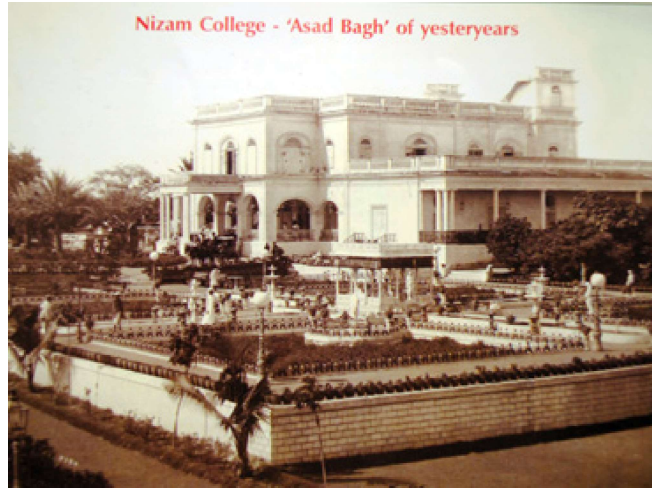


NOT FOR SALE

TS TET

مطالعاتی مواد (پرچہ دوم)

سماجی علوم



مرکز تعلیمی ترقی برائے اقلیتی طبقات

جامعہ عثمانیہ

(زیر اہتمام محکمہ اقلیتی بہبود، حکومت تلنگانہ)

احاطہ نظام کالج، گن فاؤنڈری، حیدرآباد۔ 500 001 فون نمبر: 040-23210316

TS TET

TEACHERS ELIGIBILITY TEST

(Paper - II)

SOCIAL STUDIES

(Study Material)

NOT FOR SALE



CENTRE FOR EDUCATIONAL DEVELOPMENT OF MINORITIES

Osmania University

Minorities Welfare Department, Govt. of Telangana

Nizam College Campus, Hyderabad - 500 001.

TS TET

اہلیتی امتحان برائے اساتذہ

سماجی علوم

(مطالعاتی مواد)

پرچہ دوم



مرکز تعلیمی ترقی برائے اقلیتی طبقات

جامعہ عثمانیہ

(زیر اہتمام محکمہ اقلیتی بہبود، حکومت تلنگانہ)

احاطہ نظام کالج، گن فاؤنڈری، حیدرآباد-500 001 فون نمبر: 040-23210316

www.tscedm.com, E-mail: cedm_ou@yahoo.com

اس کتاب کی خرید و فروخت ممنوع ہے۔ NOT FOR SALE



TSCEDM

GOVERNMENT OF TELANGANA
MINORITIES WELFARE DEPARTMENT
CENTRE FOR EDUCATIONAL DEVELOPMENT OF MINORITIES
OSMANIA UNIVERSITY

Nizam College Campus, Gunfoundry, Hyderabad - 500 001.




Phone / Fax: 040-23210316 (O)

پیش لفظ

انفارمیشن اور ٹکنالوجی کے اس دور میں انسان نے اس قدر حیرت انگیز ترقی کر لی ہے کہ پچھلی صدی میں اس کا تصور بھی نہیں تھا۔ مادیت کے اس دور میں مسابقت کا جنون سوار ہے برتری کی خواہشات نے انسان کے حوصلے اور ہمت کو جلا بخشی۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ حیات و کائنات کے ہر شعبہ میں تیز رفتار ترقی نے دنیا کو مٹھی میں بند کر لیا ہے۔ ان ہی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت تلنگانہ نے محکمہ اقلیتی بہبود کے زیر سرپرستی مرکز تعلیمی ترقی برائے اقلیتی طبقات (CEDM) جامعہ عثمانیہ، نظام کالج کے ذریعہ مسابقتی امتحانات کیلئے طلباء و طالبات کو تربیت فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے جس میں ٹیچرس کا اہلیتی امتحان بھی شامل ہے۔ اس امتحان میں شرکت کرنے والے طلباء اور طالبات کیلئے جماعت واری تعلیم کے علاوہ معیاری تعلیمی مواد کی فراہمی اہمیت کی حامل ہے۔ چنانچہ زیر نظر تعلیمی مواد کی تیاری کیلئے ماہر اساتذہ نے اپنی انتھک کوششوں کے علاوہ اپنی قابلیت اور اپنے مشاہدہ و مطالعہ کا نچوڑ شامل کر دیا ہے جس کی بناء TET کے نتائج میں خاطر خواہ اضافہ ہوا نیز طلباء کی ایک کثیر تعداد اس کوچنگ اور تعلیمی مواد سے فیض حاصل کرتے ہوئے اپنے مستقبل کو کامیاب بنا رہی ہے۔ حیدرآباد کے علاوہ دیگر اضلاع میں بھی اس کوچنگ کا نظم رکھا گیا ہے۔

CEDM کے تحت حصول ملازمت کیلئے TET اور DSC کے علاوہ حصول داخلہ کے امتحانات مثلاً، LAW CET، ICET، EDCET، DEECET، NEET، EAMCET، ECET، POLYCET، JOURNALISM کے علاوہ PG-NEET کی مفت کوچنگ کا اہتمام بھی شامل ہے۔ ہم طلباء سے خواہش کرتے ہیں کہ وہ ان سہولیات سے زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کرتے ہوئے بہترین ملازمتوں کے حصول کو یقینی بنائیں۔ مرکز ان تمام اساتذہ کا مشکور ہے جنہوں نے اس معیاری تعلیمی مواد کی تیاری اور قبل از وقت دستیابی میں اہم حصہ ادا کیا ہے۔

تاریخ 10 اگست 2023ء


پروفیسر محمد شریف الدین
ڈائریکٹر

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ:

پروفیسر محمد شریف الدین
ڈائریکٹر مرکز تعلیمی ترقی برائے اقلیتی طبقات CEDM، جامعہ عثمانیہ
صدر شعبہ اردو و نظام کالج، حیدرآباد۔

شریک مدیر:

ڈاکٹر سید اسرار احمد
پروجیکٹ آفیسر مرکز تعلیمی ترقی برائے اقلیتی طبقات CEDM، جامعہ عثمانیہ

مولفین

روف ریحان، معلم گورنمنٹ اسکول، ہیرا خانہ، گولکنڈہ
محمد وقار الدین، معلم گورنمنٹ بائزہائی اسکول اردو گولکنڈہ
جویریہ پروین، ایم۔ اے۔ (تاریخ)، ایم۔ اے۔ (اردو)، بی۔ ایڈ، حیدرآباد

جملہ حقوق محفوظ بحق مرکز تعلیمی ترقی برائے اقلیتی طبقات CEDM، جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد۔

کمپوزنگ: محمد ذکی الدین لیاقت، ممتاز کمپیوٹرس، شاہ گنج، حیدرآباد فون: 9848615340

اس کتاب کی خرید و فروخت ممنوع ہے۔ NOT FOR SALE

TS TET (Paper - II)

Social Studies

فہرست مضامین

1	باب- I زمین پر تکثیریت
89	باب- II پیداوار، مبادلہ، زر اور ذریعہ معاش
131	باب- III سیاسی نظام اور انتظامیہ
298	باب- IV سماجی تنظیمیں اور عدم مساوات
319	باب- V مذہب اور سماج
335	باب- VI تہذیب اور موصلات
356	طریقہ تدریس - سماجی مطالعہ
379	نمونہ پرچہ سوالات TET-2016

Paper - II

Scheme of Examination

نشانات	سوالات	مضمون	سلسلہ نشان
30	30	بچوں کی نشوونما، اکتساب، تدریس	(1)
30	30	اردو (زبان اول) مواد مضمون و طریقہ تدریس	(2)
30	30	انگریزی (زبان دوم) مواد مضمون و طریقہ تدریس	(3)
60	60	سماجی علوم مواد مضمون و طریقہ تدریس	(4)
150	150	جملہ	

سماجی علوم

باب - I : زمین پر تکثیریت (Diversity on the Earth)

1. نقشہ۔ اسکیل۔ کارڈ پوائنٹ۔ نقشہ کے اقسام۔ نقشہ کی تاریخ۔ علاقے۔ علاقے کی لکھیر

- ہم نقشہ پر کسی طبعی شے کو ظاہر کرنے کے لئے علامتوں کا استعمال کرتے ہیں۔
- نقشہ میں ہم مختلف رنگوں کا استعمال کرتے ہوئے بلند مقامات کو ظاہر کر سکتے ہیں۔
- زمین پر بلند مقامات کی پیمائش سطح سمندر کی مدد سے کی جاتی ہے۔
- دنیا میں پائے جانے والے تمام سمندروں کی سطح (اوپری سطح) مساوی ہوتی ہے چونکہ تمام سمندر ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں
- **حائلی لکیریں (Contour Lines):**۔ حائلی لکیر وہ لکیر ہے جو یکساں بلندی والے مقامات کو ملاتے ہوئے کھینچی جاتی ہے۔
- حائلی لکیریں بے ترتیب ہوتی ہیں جن کا دار و مدار زمین کی ہیئت پر ہوتا ہے۔ یہ ایک دوسرے کو قطع نہیں کرتے۔
- دو حائلی لکیروں کے درمیان کا فاصلہ زمینی منظر پر منحصر ہوتا ہے۔ اگر زمین کا ڈھلان بلند ہو تو حائلی لکیریں قریب ہوں گے۔ اگر زمین پست ہو تو حائلی لکیریں ایک دوسرے سے دور ہوں گے۔
- نقشے ہمیں قطعہ زمین کی خصوصیات کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں جیسے کس مقام پر پہاڑ ہیں اور کس مقام پر وادیاں ہیں وغیرہ۔
- جب سڑک یا باندھ کی تعمیر کی جاتی ہے تو بلند مقامات کو بتانے والے نقشے بہت کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ اگر ہم کو اتار چڑھاؤ والے خطوں میں پائے جانے والے دو مقامات کے درمیان سڑک تعمیر کرنا ہے تو کس راستے سے سڑک کی تعمیر کریں فیصلہ کرنے میں یہ نقشے مددگار ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب باندھ کی تعمیر کی جاتی ہے تو یہ جاننا ضروری ہوتا ہے کہ زمین کا کتنا علاقہ زیر آب آنے والا ہے۔
- عرض بلد اور طول بلد کے منظم مواصلات سے سطح زمین پر کسی بھی محل وقوع کو معلوم کرنا پروجکشن (Projection) کہلاتا ہے۔
- علاقے میں طبعی خصوصیات کا اظہار کرتی ہیں۔
- ایسا شخص جس نے زمین کی طبعی خصوصیات اور انسانی سماج کا گہرا مطالعہ کیا ہوں ماہر جغرافیہ کہلاتا ہے۔
- الادرسی کے اتارے گئے نقشے میں جنوب کو اوپری جانب اور شمال کو چلی جانب ظاہر کیا گیا ہے کیونکہ الادرسی کا ماننا تھا کہ جنوبی سمت اوپری جانب اور شمالی سمت چلی جانب ہوتی ہے۔
- چونکہ الادرسی کا تعلق سعودی عرب سے تھا اس لئے اس نے ملک سعودی عرب کو نقشہ میں وسط میں بتلایا ہے۔
- چین کے Da Ming Hun Yi Tu نے نقشہ کو 1389ء میں تیار کیا تھا۔ یہ نقشہ موجودہ نقشہ سے یکسر مختلف ہے۔ اس لئے میں ہندوستان، عرب اور آفریقہ کی نشاندہی نہیں کی جاسکتی ہے۔
- قدیم زمانے میں نقشہ بحری سفر کرنے والوں کی نگرانی میں تیار کئے جاتے تھے۔
- ملاح اور بحری سفر کرنے والے سفر کرنے کے سبب نقشہ پر عبور رکھتے تھے۔
- بحری سفر کرنے والے نقشہ سازوں کو پہاڑی، میدانی، نشیبی علاقوں وغیرہ کی تفصیلی معلومات فراہم کرتے تھے۔
- قدیم زمانے میں سمریوں، یونانیوں اور دیگر نے اپنے ملک کو نقشہ کے وسط میں ظاہر کیا کرتے تھے کیونکہ وہ اپنے ملک کو وسط کی اساس مانتے ہوئے دیگر ممالک کے خاکے تیار کرتے ہوئے نقشہ اتارتے تھے تاکہ انھیں سفر میں سہولت مہیا کرے۔

- ادریسی نے نقشہ میں جنوب کو اوپر ظاہر کیا تھا لیکن یونانیوں نے یہ ثابت کیا کہ شمال اوپر ہوتا ہے اور جنوب نیچے پایا جاتا ہے۔ اس لئے ادریسی کے نقشہ میں ظاہر کردہ سمت کو غلط اور یونانیوں کی جانب سے پیش کردہ سمت کو صحیح مانا جاتا ہے۔
- نوآبادیاتی طاقتوں نے تفصیلی نقشوں کی تیاری پر کثیر رقم اس لئے صرف کی تاکہ وہ نوآبادیات پر سیاسی، معاشی اور فوجی کنٹرول قائم کر سکیں اور ان نقشوں کی مدد سے قدرتی وسائل کی تلاش کرتے ہوئے اس سے کثیر منافع حاصل کر پائے۔
- **David Living Stone (1813-1873):** اسکاٹ لینڈ میں پیدائش ہوئی۔ برطانیہ میں تعلیم حاصل کی۔ اس نے آفریقہ کا تفصیلی دورہ کیا۔ اس کی کفالت لندن مشنری سوسائٹی نے کی اور اس کا مقصد تجارت اور عیسائیت کا فروغ تھا۔
- **Sir Henry Morton Stanley (1841-1904):** اس کا تعلق برطانیہ سے تھا۔ اس کی کفالت نیویارک ہیرالڈ نے کی اور اس کا مقصد David Stone کے مشن کو مزید آگے بڑھانا تھا۔
- **Ronald Amundsen (1872-1928):** اس کا تعلق ناروے سے تھا۔ اس کی کفالت بلجیم انٹارٹیک اسپڈریشن نے کی۔ اس کا مقصد جنوبی کرہ کی دریافت تھا۔
- **Alfonso-De-Albuquerque:** اس کا تعلق پرتگال سے تھا اور اس کی کفالت پرتگالی بادشاہ مینوول اول نے کی۔ اس کا مقصد پرتگالی نوآبادیات کی بحر ہند تک رسائی تھا۔
- دوران جنگ نقشوں کی ضرورت اور مانگ بہت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ بحری، بری اور فضائی فوج کو پالیسیوں کی تشکیل کے لئے حکمت عملیوں کو تیار کرنے کے لئے اور اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ان نقشوں کا استعمال لازمی ہو جاتا ہے۔
- 1802 میں Willian Lambton نے ایک جغرافیائی سروے شروع کیا جو دنیا کا ایک مشہور جغرافیائی سروے شمار ہوتا ہے۔
- سروے کا آغاز جنوب میں چینائی سے ہوتا ہوا ہمالیہ پر ختم ہوا تاکہ طول بلد کی لمبائی اور مختلف مقامات کی اونچائی کی پیمائش ہو سکے۔ اس سروے کو سر جارج ایورسٹ نے مکمل کیا۔ جس کے ذریعہ سے یہ ثابت ہوا کہ دنیا کی سب سے اونچی چوٹی ایورسٹ ہے۔ (اس چوٹی کا نام جارج ایورسٹ کے نام پر رکھا گیا ہے) جنہوں نے پہلی مرتبہ سائنٹفک طرز پر چوٹی کی پیمائش کی۔
- سروے کی شروعات چینائی سے ہوئی کیونکہ تمام بلند یوں کی پیمائش سطح سمندر سے کی جاتی ہے۔
- قدیم یونانیوں نے نقشوں کی تیاری عرض بلد اور طول بلد کی مدد سے کی۔ جدید دور میں نقشوں کی تیاری کے لئے سٹیلائٹ کا استعمال کیا جا رہا ہے۔
- برطانوی نقشہ: برطانیہ نے نقشہ نوآبادیات کے پھیلاؤ اور قدرتی وسائل کے استحصال کے لئے تیار کئے۔
- اگر آپ مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیں تو آپ کے دائیں ہاتھ کی طرف کی تمام چیزیں جنوب کی جانب ہوں گی۔ آپ کے بائیں جانب کی تمام چیزیں شمال کی جانب ہوں گی اور آپ کے پیچھے کی تمام چیزیں مغرب کی جانب ہوں گی۔
- عام طور پر نقشے اس طرز پر بنائے جاتے ہیں کہ شمالی سمت نقشہ پر اوپری جانب ہو اور جنوبی سمت نیچلی جانب، اس لیے مشرقی سمت دائیں طرف اور مغربی سمت بائیں طرف ہوتی ہے۔
- چند مخصوص معاملات میں نقشے جنوب کے اوپر یا بائیں جانب رکھ کر مرتب کیے جاتے ہیں۔ تاہم ان مخصوص حالات کا ذکر نقشہ پر کر دیا جاتا ہے اور شمالی سمت کی نشاندہی تیر کی علامت کے ذریعہ دی جاتی ہے۔
- ہم زمین پر اصلی فاصلہ بتانے کے لیے جو پیمانہ استعمال کرتے ہیں، نقشہ میں اس کو کم کر دیتے ہیں۔
- آپ جانتے ہیں نقشوں میں چیزوں کو ان کی حقیقی شکل میں ظاہر نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ نقشے بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم ایک اسکول یا بس اسٹاپ یا ملکیہ کے گھر کو ان پر اتار نہیں سکتے کیونکہ یہ نقشے پر بہت زیادہ جگہ لیں گے۔

- ہم ہمیشہ نقشہ پر چیزوں کو علامتوں یا نشانوں کی مدد سے ظاہر کرتے ہیں ضلع کے نقشہ میں گاؤں اور شہروں کو نقطوں اور دائروں سے ظاہر کیا جاتا ہے۔
- نقشہ بنانے والے ضرورت کے حساب سے جو مناسب ہو وہ علامتیں بناتے ہیں۔ لیکن چند عام علامتیں جنہیں ”روایتی علامتیں“ کہا جاتا ہے بھی استعمال کی جاتی ہیں۔
- خاکہ میں ڈیزائن کردہ نقشہ میں کسی مقام کے محل وقوع کی تفصیلات فراہم کی جاتی ہیں۔
- نقشے ہمیں مختلف مقامات کی مختلف کیفیات کے بارے میں بتلاتے ہیں۔
- حقیقی فاصلہ کو پیمانہ کے استعمال سے نقشہ پر کم کرتے ہوئے ظاہر کرتے ہیں۔
- چار سمتیں ہوتی ہیں۔ شمال، جنوب، مشرق اور مغرب متعلقہ سمت (Relative Direction): کسی بھی مقام یا نقشہ کے متعلق مخصوص سمت۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) الادریسی کا نقشہ کس زبان میں تھا۔
(1) فرانسیسی (2) فارسی (3) عربی (4) انگریزی
- (2) بابائے نقشہ کشی کہتے ہیں۔
Gerardus Mercator (1) (2) الادریسی
- (3) پٹولومی نقشوں والی کتاب کہلاتی ہے۔
Da Ming Hun Yi Tu (4)
- (4) انسائیکلو پیڈیا (1) ڈکشنری (2) اٹلس (3) یہ تمام
- (4) الادریسی نے نقشہ میں اوپری جانب کس کو ظاہر کیا ہے۔
(1) جنوب (2) شمال (3) مشرق (4) مغرب
- (5) ہندوستان میں سروے کا آغاز کہاں سے کیا گیا تھا۔
(1) ممبئی (2) چینیائی (3) بنگلورو (4) لدانخ
- (6) دنیا کی فتح کا خواہشمند تھا۔
(1) راجہ پورس (2) لوئی (3) فلپ (4) سکندر
- (7) الادریسی نے کس سال دنیا کا نقشہ تیار کیا تھا۔
(1) 1164 (2) 1154 (3) 1174 (4) 1150
- (8) انھوں نے طول بلد اور عرض بلد کے مطابق نقشہ تیار کئے۔
(1) عربی (2) چینی (3) یونانی (4) مصری
- (9) ارتفاع خطوط (Contour Lines) زمین کے ڈھلان اور کس کی بلندی کو ظاہر کرتے ہیں۔
(1) سطح سمندر (2) سطح زمین (3) پہاڑ (4) میدان
- (10) Da Ming Hun Yi Tu نے اس سال نقشہ تیار کیا تھا۔
(1) 1164 (2) 1389 (3) 1174 (4) 1150
- (11) زمین کی بلندیوں کو اس سے ماپا جاتا (Measure) ہے
(1) جھیلیں (2) سطح سمندر (3) دریا (4) دریا

کے بہاؤ

(12) اگر ہم تلگانہ کے نقشہ کا مشاہدہ کرتے ہیں تو دریائے گوداوری اس سمت بہتا ہے۔

(1) مشرق (2) مغرب (3) شمال (4) جنوب

(13) نقشے میں استعمال ہونے والا "PO" علامت اس کی نشاندہی ہے۔

(1) ریلوے اسٹیشن (2) پولیس اسٹیشن (3) پوسٹ آفیس (4) رہائشی علاقہ

(14) نقشے میں استعمال ہونے والی علامت اس کی نشاندہی کرتی ہے۔

(1) براڈ گج ریلوے (2) میٹر گج ریلوے (3) ریلوے گیٹ (4) نارو گج ریلوے

(15) Contour Lines حائل کی لکیریں ان کے کام آتی ہیں۔

(1) سرٹیکس اور ڈیم بنانے والوں کے لئے (2) فصل، کاشت کرنے والے کسانوں کے لئے

(3) تاجروں کے لئے (4) دیہی لوگوں کے لئے

(16) سمندری سطح کے اوسط کو کہتے ہیں۔

LSM(4) SLM(3) MCL(2) MSL(1)

جوابات

1-3	2-1	3-3	4-1	5-2	6-4	7-3	8-3	9-1	10-2
11-2	12-1	13-3	14-2	15-1	16-1				

2. گلوب۔ بحر اعظم۔ براعظم۔ عرض بلد۔ طول بلد۔ زمین کا ارتقاء۔ زمین کے عبوری حصے۔

(خاک کی کرہ، فضائی کرہ، آبی کرہ، حیاتی کرہ) زمینی اشکال۔

زمین کی گردش اور اس کے اثرات۔ موسم۔ زمین کی ساخت

- گلوب زمین کا ایک نمونہ ہے۔ یہ زمین کی شکل، زمین پانی، براعظموں اور بحرا عظموں اور دنیا کے اہم ممالک کو ظاہر کرتا ہے۔
- کرہ نما شکل: دراصل زمین مکمل کرہ جیسی نہیں ہے اور مکمل گول نہیں۔ یہ دونوں شمالی اور جنوبی قطب میں تھوڑی سی دبی ہوئی ہے اور بیچ میں گول خط کو جسے خط استواء کہا جاتا ہے تھوڑی سی ابھری ہوئی ہے۔ تاہم یہ بہت تھوڑا سا ہے اس لیے زیادہ تر گلوب اور نقشے اسے کبھی نہیں بتاتے۔
- زمین کی شکل سے متعلق دلچسپ بات یہ ہے کہ اگر ہم ایک جگہ سے ایک سمت میں سفر کرتے رہیں تو پیچھے پلٹے بغیر سفر کرنے پر ہم اسی جگہ پرواپس آجائیں گے! گلوب پر اس کی کوشش کریں۔ کسی ایک مقام سے شروع کریں اور اسی خط پر چلتے رہیں اور دیکھیں کہ آپ جہاں سے چلے تھے اسی مقام پر واپس آ گئے ہیں۔
- کوئی چار سو سال پہلے زیادہ تر لوگ یہ سمجھتے تھے کہ زمین چوڑی ہے اور اگر آپ کسی بھی سمت سے سفر کریں گے تو آپ زمین کے کنارے پہنچ جائیں گے اور وہاں سے آپ آسمان پر گر جائیں گے۔
- تقریباً 1400ء میں سائنسدان اور بحری سیاحوں نے اندازہ لگایا کہ زمین یقیناً ایک گیند کی طرح ہوگی۔ اس لیے اٹلی کا سیاح کولمبس 1492ء میں یورپ سے نکل کر ہندوستان کو پہنچنے کی امید سے جنوبی سمت چلا۔
- بے شک وہ ہندوستان نہیں پہنچا بلکہ امریکہ کے قریب کریمین مزار پر رُکا۔ اگر وہ مزید آگے سفر کرتا تب وہ ہندوستان پہنچ سکتا تھا۔

- قطب زمین کے کنارے دو مقابل حصے ہیں۔ اگر آپ دو قطبوں کو جوڑیں۔ ایک خیالی خط زمین کے بیچ سے گذرتے ہوئے بنائیں تو یہ دو محور یا خط ہوگا جس کے اطراف پوری زمین گردش کرتی ہے۔ قطب وہ حصے ہیں جو گردش کے محور کے اختتام پر ہوتے ہیں۔
- آپ گلوب پر کھینچی گئی آڑی ترچھی لکیریں دیکھ سکتے ہیں۔ چند شمالی قطب سے جنوبی قطب جاتی ہیں۔ جب کہ دوسری زمین کے اطراف مغرب سے مشرق کی طرف جارہی ہیں۔ یہ خیالی لکیریں گلوب اور نقشہ وضع کرنے والے بناتے ہیں۔
- عرض البلد: یہ وہ لکیریں ہیں جو مغرب سے مشرق کی طرف بنائی جاتی ہیں۔ کیا آپ ان لکیروں کی نشاندہی کر سکتے ہیں؟ ان لکیروں کی لمبائی کا تقابل کیجیے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں ان تمام کی لمبائی مساوی ہوگی؟
- ان لکیروں میں سب سے بڑی لکیر کو خط استوا کہا جاتا ہے۔ یہ گلوب کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ یہ دو مساوی حصے نصف کرہ کہلاتے ہیں۔ خط استوا کی شناخت کیجیے اور اس کے اطراف دیکھیے ان براعظموں کو لکھیے جو اس سے گذر رہے ہیں۔
- طول البلد: یہ لکیریں ایک قطب سے دوسرے کی طرف جاتی ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ ارض البلد کے برخلاف یہ لکیریں مساوی لمبائی رکھتی ہیں۔ ان میں دو اہم طول البلد ہوتے ہیں۔
- گرین ویچ لائن جسے صفر درجہ طول البلد اور بین الاقوامی خط نصف النہار بھی کہا جاتا ہے۔ ہم اگلی جماعتوں میں ان لکیروں کے بارے میں مزید جانکاری حاصل کریں گے۔
- عرض البلد اور طول البلد کراہی جال بناتے ہیں جو نقشہ کا احاطہ کرتے ہیں اور ہمیں مقامات کی نشان دہی میں مدد دیتے ہیں۔ اگر آپ کسی مقام کے عرض البلد اور طول البلد کو جانتے ہیں تو گلوب یا نقشہ میں اسے بہ آسانی معلوم کر سکتے ہیں۔
- بحر اعظم: (1) بحر اوقیانوس (2) بحر الکاہل (3) بحر ہند (4) بحر منجمد شمالی (5) بحر منجمد جنوبی
- سب سے بڑے بحر اعظم بحر اوقیانوس ہے۔
- براعظم: (1) ایشیا (2) افریقہ (3) جنوبی امریکہ (4) شمالی امریکہ (5) یورپ (6) آسٹریلیا (7) انٹارٹیکا
- براعظم انٹارٹیکا جو قدرتی طور پر برف سے ڈھکا ہوا ہے؟
- ہندوستان براعظم ایشیا میں واقع ہے۔
- اسپینی سیاح کورٹیز اور پیزارو (cortez and pizzoro) نے لاطینی امریکہ کو دریافت کیا۔
- برطانوی محقق (Explorer) کپٹن جیمس کک نے آسٹریلیا کو دریافت کیا۔
- پرتگالی سیاح میگیلان نے پہلی مرتبہ مکمل دنیا کو گھومنے کا اعزاز حاصل کیا۔
- مارکو پولو ایک اطالوی مشہور سیاح تھا جس نے ایشیا کے ممالک کی کھوج کی تھی۔
- عرض بلد: فنی دائرہ نما لکیر جو کہ زمین کے دونوں قطب قطب شمالی اور قطب جنوبی سے مساوی فاصلہ پر کھینچی گئی ہے۔ خط استوا کہلاتی ہے۔ کیونکہ یہ لکیر زمین کو دو نصف مساوی حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ یہ خط 0° درجہ عرض بلد بھی کہلاتا ہے۔
- جیومیٹری میں زاویوں کی طرح عرض بلد کو ڈگری (0°) منٹ (') اور سکنڈ (") میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ آپ اکثر اٹلس میں منٹ اور سکنڈ کے زاویے نہیں پائیں گے۔
- خط استوا سے دونوں قطبین کی جانب متوازی خطوط کھینچے گئے ہیں۔ ہر لکیر کو عرض بلد کہا جاتا ہے۔ لفظ Latitude لاطینی زبان کے لفظ Latitudo سے نکلا ہے۔ جس کے معنی Width یا چوڑائی کے ہیں۔ یہ لکیریں ہمیں نقشہ کی چوڑائی بتلاتی ہیں۔
- عرض بلد کی قدر 0° درجہ (خط استوا) سے لیکر 90° درجہ شمالی (قطب شمالی) اور 90° درجہ جنوب (قطب جنوبی) ہے ہر عرض بلد کو

- اس کے سمت کے اعتبار سے شمال کے لیے N یا جنوب کے لیے S سے ظاہر کیا جاتا ہے۔
- خط استواء کو بتلانے کے لیے شمال یا جنوب کی سمت ظاہر نہیں کی جاتی۔ چند عرض بلد کو مخصوص نام دیئے گئے ہیں۔ یہ عرض بلد سورج کی کرنوں کے زمین پر گرنے سے تعلق رکھتی ہیں۔
- خط استواء سب سے طویل عرض بلد ہے جب دیگر تمام عرض بلد خط استواء کے شمال یا جنوب میں جاتے جاتے چھوٹے ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ قطبین پر 90° شمال اور 90° جنوب میں محض ایک نقطہ بن جاتے ہیں۔
- خط استواء اور قطب شمالی کے درمیان واقع زمین کا آدھا حصہ شمالی نصف کرہ کہلاتا ہے۔ خط استواء اور قطب جنوبی کا حصہ جنوبی نصف کرہ کہلاتا ہے قطب شمالی سے لیکر قطب جنوبی تک 180° عرض بلد ہیں (خط استواء کو چھوڑ کر)
- طول بلد: نقشوں کی لمبائی: طول بلد کو انگریزی میں Longitudes کہتے ہیں۔ اس کے معنی لائبنائی کے ہیں۔ یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے طول بلد سے ہمیں نقشہ کی لمبائی یا اونچائی معلوم ہوتی ہے۔ طول بلد دائرہ نما نہیں ہیں بلکہ یہ نصف دائرہ کی شکل میں ایک قطب سے دوسرے قطب تک ہوتے ہیں۔ ہر طول بلد تمام عرض بلدوں کو قطع کرتے ہیں۔
- انگلینڈ کے مقام گرین وچ میں موجود فلکیاتی رصد گاہ کے مقام سے گزرنے والے طول بلد کو 0° درجہ طول بلد کہا جاتا ہے اس طول بلد کو خط نصف النہار یا گرین وچ نصف نہار بھی کہا جاتا ہے۔
- بہت سے ممالک نے اپنے علاقوں سے گزرنے والے طول بلد کو 0° درجہ طول بلد مقرر کی کوشش کی۔ آخر کار انگلینڈ کے مقام گرین وچ سے گزرنے والے طول بلد کو 0° درجہ طول بلد قرار دیا گیا چونکہ اس وقت دنیا کے بڑے حصے ان کی حکومت قائم تھی اس لیے تمام نے اس کو قبول کیا۔
- جملہ طول بلد 360 ہیں۔ ہم ان کو دو اہم حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ 0° درجہ سے لیکر 180° مشرق کی جانب کو مشرقی طول بلد کہتے ہیں اور 0° درجہ سے لیکر 180° مغرب کی جانب کو مغربی طول بلد کہتے ہیں۔
- 0° اور 180° درجہ طول بلد کو کسی بھی سمت سے ظاہر نہیں کیا جاتا جب کہ دیگر طول بلد کو سمتوں سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثلاً $28^\circ E$ درجہ کو 28° مشرقی طول بلد اسی طرح $127^\circ W$ درجہ کو 127° مغربی طول بلد کہا جاتا ہے۔
- ہر طول البلد (عرض بلد کی طرح) زاویوں کو ($^\circ$) منٹ ($'$) اور سکنڈ میں ($''$) میں ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ 180° طول بلد جو 0° کے طول بلد کے راست مخالف ہوتا ہے اسے مخالف۔ خط نصف النہار کہتے ہیں۔
- تمام مشرقی طول بلد ملکر مشرقی نصف کرہ بناتے ہیں اور تمام مغربی طول بلد ملکر مغربی نصف کرہ بناتے ہیں۔
- آخری میں یہ بات ذہن نشین رکھنے کی ہے کہ عرض بلد یا طول بلد صرف خیالی لکیں ہیں۔
- عرض بلد کو متوازی خطوط بھی کہتے ہیں۔ چونکہ وہ ایک دوسرے کے متوازی ہیں!
- طول بلد کو خط نصف النہار بھی کہتے ہیں انگریزی لفظ Meridianus سے لیا گیا ہے (خط نصف نہار) کو لاطینی زبان کے لفظ Meridian جس کے معنی دو پہر کے ہیں جب کہ سورج برابر سر کے اوپر (دو پہر) دیئے گئے طول پر ہوتا ہے اس لیے طول بلد سے وقت سے متعلق ہے۔
- ٹائم زون: دنیا کو 24 مختلف وقت کے زمروں (Time Zone) میں تقسیم کیا گیا جو کہ گرین وچ سے شروع ہوتے ہوئے مشرق اور مغرب کی جانب جاتے ہیں۔
- ہر ایک ٹائم زون کا فاصلہ 15° طول بلد ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ٹائم زون کا اس کے بعد والے ٹائم زون کے وقت میں 1

- گھنٹے کا فرق پایا جاتا ہے (15° عرض بلد $\times 4$ منٹ ہر 1° عرض بلد کے لئے = 60 منٹ)
- اگر آپ گرین وچ سے مشرق کی جانب جائیں گے تو آپ وقت میں اضافہ کریں گے۔ اور اگر گرین وچ سے مغرب کی جانب جائیں گے تو آپ وقت میں کمی ہوتی جائیگی۔
- 0° درجہ طول بلد پر پیر کا دن دوپہر کے 12:00 بجے رہے ہیں تو اس کے مخالف طول بلد (مخالف نصف النہار) پر رات کے 12:00 کا وقت ہوگا۔ جب کہ 180° مغربی طول بلد پر منگل کا دن کی ابتدائی ساعت ہوگی۔ اسی طرح سے مشرقی جانب پیر کی آخری ساعت ہوگی۔
- یہ نکتہ غور طلب ہے کہ اگر آپ مقررہ ٹائم زون کو مان کر چلیں تو بعض ممالک میں ایک سے زائد ٹائم زونس ہیں جو کہ 1 گھنٹے سے بھی کم فرق کے ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہندوستان میں $\frac{1}{2}$ گھنٹے کے فرق کے دو ٹائم زونس ہو سکتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کے مشرقی حصوں اور مغربی علاقے کے وقت کے درمیان $\frac{1}{2}$ گھنٹے کا فرق ہوگا۔
- ایسے حالات میں کچھ ممالک اپنے ملک میں سے گزرنے والے کسی ایک طول بلد کو وقت کے لیے مقرر کرتے ہیں۔ اور تمام ملک کے لیے اس وقت مان لیا جاتا ہے کہ یہ وقت اس ملک کا معیاری وقت کہلاتا ہے۔ ہر ملک میں ٹائم زون کو الگ الگ نام دیتے ہیں۔
- ہندوستان نے ہندوستانی معیاری وقت Indian Standard Time، پاکستان نے پاکستانی معیاری وقت اسی طرح دوسرے ممالک نے بھی الگ الگ نام دیے۔
- اس کے فوائد خاص طور پر ہندوستان میں مثال کے طور پر آپ جہاں کہیں پر ہو وقت مساوی ہوتا ہے جن ممالک میں زائد طول بلد ہوں، وہاں وقت مقرر کرنا ایک پیچیدہ عمل ہے۔ ایسے ممالک اپنی سہولت کے لیے ٹائم زون میں تقسیم کر لیتے ہیں۔ جو کے عام طور پر 1 گھنٹے کے فرق کے ٹائم زونس ہوتے ہیں۔
- آپ جانتے ہیں کہ زمین اپنے محور پر گردش کرتی ہے۔ اور طول بلد خیالی لکیریں ہیں۔ جب ہم مشرق سے مغرب یا مغرب سے مشرق کی طرف سفر کرتے ہیں تو وقت میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔
- اگر آپ مغرب سے مشرق سفر کرتے ہیں تب ہر ایک طول البلد عبور کرنے پر چار منٹ کے وقت میں اضافہ ہوتا ہے لیکن اگر آپ جب مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرتے ہیں تب ہر ایک طول البلد عبور کرنے پر چار منٹ کم ہونگے اس سے EGA اور WLS (EGA: WL) کہتے ہیں۔

ہماری زمین

- ہماری کائنات، سورج اور زمین: ہزاروں سال سے انسان آسمان کی طرف دیکھتا آ رہا ہے اور اس میں چمکنے والے اجسام کے بارے میں سمجھنے کی کوشش کرتا آ رہا ہے۔ یعنی تارے جو غیر تغیر پذیر حالت میں رہتے ہیں۔
- سورج، سیارے اور چاند جو تغیر پذیر حالت میں رہتے ہیں۔ یہ سب کیا ہیں اور یہ کس طرح سے ہم سے جڑے ہوئے ہیں؟ یہ کس طرح سے ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں؟ بہت سے لوگ ان اجسام کا باریک بینی سے مطالعہ کرتے ہیں۔ ان کی حرکات و سکنات کو قلمبند کرتے ہیں۔ ان کے حرکات اور کام کرنے سے متعلق خاکے تیار کرتے ہیں۔
- ابتداء میں لوگ یہ سمجھتے تھے کہ زمین مضبوطی سے جمی ہوئی اور ساکن حالت میں ہے جبکہ دیگر اجسام اس کے اطراف گھومتے ہیں۔ وہ یہ بھی سوچتے تھے کہ زمین تارے اور سورج ہمیشہ سے ایسے ہی ہیں اور ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے۔ (بناء کسی تبدیلی کے)
- تقریباً 500 سال پہلے سائنسدانوں نے ایک نئے خیال کو پیش کیا کہ زمین کا مرکز نہیں ہے اور حقیقت یہ ہے کہ زمین سورج کے اطراف گردش کرتی ہے اور سورج بھی گردش کرتا ہے۔ آسمان میں موجود بے شمار تارے درحقیقت کئی سورج ہیں۔ پچھلے سو سالوں کے دوران سائنسدانوں نے یہ بھی ثابت کیا کہ تارے پیدا ہوتے ہیں بڑھتے ہیں اور ختم بھی ہو جاتے ہیں۔

- سائنسدانوں نے یہ ثابت کیا کہ تارے درحقیقت ایک بہت بڑے گروہوں کے حصے ہیں جس سے کہکشاں کہا جاتا ہے۔ کائنات میں اس طرح کی کئی بلین کہکشاں موجود ہیں۔
- ایک نظریے کے مطابق کائنات کی ازخودابتداء تقریباً 13.7 بلین سال پہلے بگ بینگ "Big Bang" سے ہوا۔ اور کئی بلین سال بعد اس کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اس طرح سے کہکشاں وجود میں آئے۔ اور کہکشاں میں تارے اور تاروں کے اطراف گردش کرتے سیارے وجود میں آیا۔
- ہماری زندگی میں چیزیں تیزی سے حرکت کرتی ہیں اور ہر لمحہ چیزیں تبدیل ہوتی ہیں تاہم اس طرح کی فلکیاتی تبدیلیاں کئی ہزار سالوں میں بعض اوقات کئی بلین سالوں میں واقع ہوتی ہیں۔
- مختصر یہ ہے کہ سورج اور زمین انتہائی وسیع کائنات کا ایک حصہ ہے جس میں مسلسل حرکت اور تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ زمین اور اس پر زندگی ان تبدیلیوں کی پیداوار ہیں اور یہ تبدیلیاں ان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔
- زمین بحیثیت سیاری رکن: نظام شمسی کے تمام سیارے کی طرح زمین اپنے محور پر گردش کرتے ہوئے سورج کے اطراف مدار گردش کرتی ہے۔ مدار زمین کے لیے سورج کے اطراف گھومنے کا راستہ ہے۔ یہ مدار یکساں اور سطح ہے جو کہ مدار کا سطح کہلاتا ہے۔
- اصل میں زمین کا مدار نیم دائروی ہے۔ اور سورج سے زمین کے سب سے زیادہ دوری کا فاصلہ (152 ملین کلومیٹر) اور قریب ترین فاصلہ (147 ملین کلومیٹر) کے درمیان بہت ہی کم فرق ہے۔
- زمین سورج کے اطراف 1,07,200 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتی ہے اس رفتار سے زمین اپنی محوری گردش مکمل کرنے کے لیے 1/4 365 دن لگاتی ہے۔ ہم اس کو ایک مکمل سال کہتے ہیں۔
- زمین کے مختلف حصے سورج سے توانائی حاصل کرتے ہیں۔ اور زمین کی سورج کے اطراف گردش کے نتیجے میں موسم گرما اور سرما جیسے موسم واقع ہوتے ہیں۔
- انگریزی لفظ "ارتھ" قدیم انگریزی لفظ "Eorthe" سے اخذ کیا گیا ہے 'Earth' کے معنی میدان، مٹی، خشکی کے ہیں۔ (ڈکشنری آن لائن ڈاٹ کام) ہندوستانی زبانوں میں زمین کے لیے مختلف الفاظ ہیں۔
- سنسکرت میں کئی الفاظ جیسے بھومی، پرتھوی، دھرائی وغیرہ، کئی ہندوستانی زبانوں میں سنسکرت کے ان الفاظ کو استعمال کیا ہے۔
- زمین کا ارتقاء: آج تک بھی سائنسدانوں کے لیے یہ موضوع زیر بحث چلا آ رہا ہے کہ زمین کس طرح وجود میں آئی۔ بہت سے سائنسدانوں کا خیال ہے کہ تقریباً 1/2 4 بلین سال پہلے زمین بنا شروع ہوئی۔
- زمین موجودہ شکل حاصل کرنے مختلف مراحل (ادوار) سے گزری۔ زمین ابتداء میں گرد و غبار، آبرو، آلودگی کی شکل میں اور پھر گھلنے کے مرحلے سے گزری۔ اُس وقت زمین بہت زیادہ گرم تھی اور خلاء سے پتھروں، دیگر خلائی اجسام کی مسلسل بارش جیسی گولہ باری زمین پر ہوا کرتی تھی۔ اس طرح زمین کی جسامت میں اضافہ ہوتا گیا۔
- زمین اتنی زیادہ گرم تھی کہ وہ مائع کی حالت میں پگھل گئی۔ جب آپ کسی گاڑھے Soup (بجینی) کو جوش دیتے ہیں تو آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ Soup میں موجود ذراتی اجزاء اس کے تہہ میں جم جاتے ہیں جب کہ ہلکے اجزاء اس کے سطح پر تیرنے لگتے ہیں۔ یہ ہلکے اجزاء جب ٹھنڈے ہوتے ہیں تو ایک قسم کی پرت بناتے ہیں۔ (جیسے بالائی)
- اس طرح ذراتی اجزاء پگھلا ہوا مرکزہ ہلکے اجزاء اور پرکی سطح پر آ کر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور آہستہ سے اوپر کی پرت میں موجود ہلکے اور ٹھنڈا اجزاء پگھلے ہوئے حصے کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔

- جیسے جیسے زمین کی اندرونی ساخت مسلسل ٹھنڈی ہوتی گئی زمین سکڑ گئی اور زمین کی اوپری سطح تہہ دار Wrinkled ہو کر پہاڑ اور Basins (نشیبی علاقے جو بعد میں بحرا عظیم میں تبدیل ہوئے) کی شکل اختیار کر گئی۔
- زمین کی فضاء مختلف گیسوں اور آبی بخارات کا مجموعہ ہے۔ ان میں سے بہت سی گیس زندگی گزارنے کے لیے نامناسب تھیں۔ ان گیسوں میں آکسیجن گیس شامل نہیں تھی۔ جو زندگی کے وجود کے لیے ضروری ہے۔
- موجودہ فضاء جس میں ہم سانس لیتے ہیں نمو کے لیے ایک لمبا عرصہ لگا۔ مسلسل بارش کی وجہ سے زمین کے نشیبی علاقے پانی سے بھر گئے جو بعد میں سمندر کہلائے۔
- زمین کی آدھی سے زیادہ تاریخ میں وہ بحر اور بغیر زندگی کے رہی۔ آخر کار زندگی کی شروعات بحرا عظیموں میں ہوئی۔ یہ آہستہ آہستہ نمو پاتے ہوئے مختلف نباتات اور جانداروں بشمول انسانوں کی شکل اختیار کی۔ یہ عمل کئی ملین سالوں پر محیط رہا۔
- زمین کا جنگلہ (Earth Grid):
- گلوب پر عرض بلد اور طول بلد کے لکیروں کا جال ہوتا ہے۔ اس کو Grid یا جنگلہ کہتے ہیں۔ اس جنگلہ کی مدد سے ہم مقامات کی نشاندہی کر سکتے ہیں اور ان کے بارے میں پڑھ سکتے ہیں کہ وہ مقامات کتنے سرد یا گرم ہوتے ہیں۔ کس سمت جاننے سے ہم ان مقامات تک پہنچ سکتے ہیں اور کس لمحہ میں وہاں کیا وقت ہے معلوم کر سکتے ہیں۔
- ایسے لوگ جو زمین کا مطالعہ کرتے ہیں یعنی ماہرین ارضیات عام طور پر زمین کے تین یا چار عبوری قدرتی حصوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ زمین کے عبوری حصوں میں چند مشترکہ خصوصیات پائی جاتی ہیں اس لیے ماہرین ارضیات (1) خاک کی کرہ (Lithosphere) (2) آبی کرہ (Hydrosphere) (3) فضائی کرہ (Atmosphere) اور (4) حیاتی کرہ (Biosphere) کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں۔
- آپ اپنی پچھلی جماعتوں میں ان میں اکثر کے بارے میں پڑھ چکے ہیں لیکن ہم یہاں عبوری حصوں کے بارے میں مزید تھوڑی وسعت کے ساتھ معلومات حاصل کریں گے یہ عبوری حصے ایک دوسرے سے کس طرح مربوط ہیں اور انسان کس طرح ان سے تال میل رکھتا ہے۔
- **خاک کی کرہ**
- ایسے لوگ جو زمین کا مطالعہ کرتے ہیں یعنی ماہرین ارضیات عام طور پر زمین کے تین یا چار عبوری قدرتی حصوں کو ظاہر کرتے ہیں۔
- زمین کے عبوری حصوں میں چند مشترکہ خصوصیات پائی جاتی ہیں اس لیے ماہرین ارضیات (1) خاک کی کرہ (Lithosphere) (2) آبی کرہ (Hydrosphere) (3) فضائی کرہ (Atmosphere) اور (4) حیاتی کرہ (Biosphere) کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں۔
- 1. خاک کی کرہ (Lithosphere): یہ زمین کا اوپری ٹھوس یا سخت حصہ ہوتا ہے۔ یہ چٹانوں اور نمکیات سے بنا ہوا ہوتا ہے اور مٹی کی موٹی تہہ سے ڈھکا ہوتا ہے۔ (یونانی زبان میں لیتھو کا مطلب پتھر یا چٹان ہے اور Spharia کا مطلب کرہ یا گولہ ہے) یہ حصہ اتنا نرم نہیں ہوتا جیسا کہ آپ گلوب میں دیکھتے ہیں۔
- بلکہ اس پر بلند و بالا پہاڑ، سطح مرتفع یا بلند زمین، گہری وادیاں اور بہت ہی گہرے Basins جو پانی سے بھرے ہوتے ہیں (سمندر) ان میں کئی ایک خصوصیات پانی اور ہوا کی وجہ سے تشکیل پاتی ہیں۔ اس کا کچھ حصہ دھول وغیرہ کی شکل میں ہوا میں مل جاتا ہے۔
- سورج کی شعاعوں کی وجہ سے جب Lithosphere گرم یا ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو یہ پانی اور ہوا پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ ہمارے علاوہ دیگر جاندار بھی اس پرت پر زندگی بسر کرتے ہیں ہم اس سخت پرت میں دستیاب چٹانوں اور مٹی و دیگر اشیاء کو کئی ایک طرح سے استعمال کرتے ہیں۔
- 2. آبی کرہ (Hydrosphere): پانی کے عبوری حصے آبی کرہ کہلاتے ہیں۔ یہ لفظ یونانی زبان ہوڈر (Hudor) سے ماخوذ ہے۔ پانی کا کچھ حصہ زمین کی گہرائی میں چٹانوں کے درمیان (زیر زمین پانی یا معدنی پانی) موجود ہوتا ہے یہ کرہ پانی کے مختلف وسائل اور مختلف اقسام کے آبی ذرائع جیسے ندیاں، جھیلیں، سمندر اور بحرا عظیموں وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔
- 3. فضائی کرہ (Atmosphere): ہوا کی وہ پتلی سی پرت جو زمین کو گھیرے ہوئے ہے Atmosphere کہلاتی ہے۔ (یہ یونانی

لفظ Atmosphere مطلب آبی بخارات سے ماخوذ ہے) یہ کرہ کئی گیسوں مثلاً آکسیجن، نائٹروجن، کاربن ڈائی آکسائیڈ، آبی بخارات وغیرہ اور دھول کے ذرات مشتمل ہوتا ہے۔

○ 3. حیاتی کرہ (Biosphere): اس کرہ میں زندگی موجود ہوتی ہے جس میں فضائی کرہ کی بلندی یا گہرے سمندروں میں زندگی گزارنے والے بیکٹریا بھی شامل ہوتے ہیں۔ (یونانی زبان سے ماخوذ Bios کے معنی زندگی کے ہیں) آپ نے اب تک محسوس کیا ہوگا کہ زندگی کے لئے دیگر تینوں حصے زمین، پانی اور ہوا ضروری ہیں۔

○ زمینی اشکال (Landforms): Lithosphere زمین کے اوپری حصہ سے متعلق ہے جس پر ہم زندگی بسر کرتے ہیں۔ زمین غیر مسطح ہے اور نشیب میں واقع Basins، بحرا، عظموں سے بھر چکے ہیں اور دیگر حصوں میں براعظم واقع ہیں۔ ماہرین جغرافیہ اس کو پہلے درجے کے زمینی اشکال کہتے ہیں جو براعظموں اور بحرا عظموں میں منقسم ہیں۔

○ براعظموں کی سطح ہموار نہیں ہوتی۔ اس میں ہموار زمین، سطح مرتفع اور بلند پہاڑیاں موجود ہیں۔ یہ تمام زمین کے اندرونی تعاملات کی وجہ سے وجود میں آتے ہیں۔ ماہرین جغرافیہ ان پہاڑوں، سطح مرتفع اور ہموار زمین کو دوسرے درجے کی زمینی اشکال (Second order landform) کہتے ہیں۔

○ آہستہ وقوع پذیر حرکات اور اچانک وقوع پذیر حرکات: تیزی سے وقوع پذیر حرکت ہے جو زلزلوں اور آتش فشاں کے لئے اچانک پھٹ پڑنے کی وجہ بنتی ہیں۔ تیزی سے ہونے والی حرکت تباہ کن اور نقصان دہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ حرکات زمین کے اشکال میں تبدیلی کی ذمہ دار بھی ہوتی ہیں۔

○ آتش فشاں زمین کی سطح پر وہ مقام جہاں Mantle سے پگھلا ہوا مادہ سطح پر ابل پڑتا ہے۔ اس پگھلے ہوئے مادے میں بھاپ، دھواں اور مختلف قسم کی گیسس پائی جاتی ہے جو زمین کی گہری پرتوں سے نکلتے ہیں۔ دھواں، راکھ تو فضاء میں پھیل جاتے ہیں لیکن پگھلا ہوا مادہ ٹھنڈا ہو کر سخت چٹانوں کی شکل اختیار کرتا ہے جس کو (Igneous rocks) کہا جاتا ہے۔

○ لاوا کا کچھ حصہ سطح زمین سے باہر نہیں نکلتا ہے اور زمین میں ہی ٹھنڈا ہو کر چٹان بن جاتا ہے۔ انہیں Intrusive landforms کہا جاتا ہے۔ عام طور پر یہ پرانی چٹانوں سے ڈھکار ہوتا ہے اور بعض مرتبہ پرانی چٹانوں کے کٹاؤ سے یہ واضح طور پر نظر آتا ہے۔ لاوا کا کچھ حصہ جو سطح زمین سے اوپر نکلتا ہے Extrusive landforms بناتا ہے۔

○ یہ لاوا صرف آتش فشاں سے ہی نہیں نکلتا بلکہ کچھ زمین کی سطح پر Fissures کی وجہ سے بھی نکلتا ہے اور اطراف میں پھیل جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اس طرح کا لاوا دکن کے علاقے میں نکل کر Extensive لاوا کے سطح مرتفع کے بننے میں مددگار ہوا ہے

○ خارجی عمل: ایک طرف یہ بیرونی عمل چٹانوں اور پہاڑ کی چوٹیوں سے ذرات کو نکال کر گہرے گڑھوں اور Basins میں منتقل کرتا ہے۔ اس طرح ذخیرہ کرنے سے زمین مسطح ہوتی جاتی ہے۔

○ اس طرح ہوا اور پانی کی وجہ سے زمین کی اشکال بننے کا عمل ماہرین ارضیات کے بموجب تیسرے درجے کے زمینی اشکال (Third order Landforms) کہلاتا ہے۔ اس طرح کے زمینی حصوں میں تراشی ہوئی چٹانیں، وادیاں، ڈیلٹا اور ریٹیٹی چوٹیاں وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ Erosion، Weathering اور حمل و نقل وغیرہ اس طرح کی زمینی اشکال کے بننے کے لئے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

○ اس عمل کو Denudation کا عمل کہتے ہیں۔ یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ آج کل نظر آنے والے اٹھل اور ہموار زمین وغیرہ کسی زمانے میں پہاڑ اور سطح مرتفع تھے

○ Denudation کے عمل سے زمین کی ہیئت مسلسل بدلتی رہتی ہے۔ لیکن یہ تبدیلیاں بہت ہی آہستہ واقع ہوتی ہیں۔ پہاڑوں اور سطح مرتفع

- کی ساخت Erosion cycle یا Geomorphic cycle کہلائے جانے والے عمل کی وجہ سے مسلسل تبدیل ہوتی ہے۔
- درحقیقت سخت ابتدائی چٹانیں چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ جاتی ہیں۔ ایسے ٹکڑے بڑی چٹانوں سے علیحدہ ہو جاتے ہیں اور دوسرے مقامات تک لے جائے جاتے ہیں۔ جہاں وہ جمع ہو جاتے ہیں۔ اس کو باقاعدہ طور پر مندرجہ ذیل طریقے سے بیان کیا جاسکتا ہے۔
- (i) موسمیات: کرہ ہوائی یا موسم کے اثرات سے چٹانیں بتدریج تحلیل ہوتی ہیں۔ جب چٹانیں حرارت سے تماس میں آتی ہیں تو پھیل جاتی ہیں اور ٹھنڈی ہونے پر سکڑ جاتی ہیں۔
- یہ عمل دن رات روز آہ اور سالہا سال چلتا رہتا ہے۔ یہ موسم گرما اور موسم سرما دونوں موسموں میں جاری رہتا ہے۔ جب اوپری سطح کی چٹانیں سکڑتی اور پھیلتی پھر سکڑتی ہیں تو بتدریج کمزور ہو جاتی ہیں اور ٹوٹ جاتی ہیں۔
- ہوا میں موجود پانی اور رطوبت اس عمل میں مدد دیتے ہیں۔ پانی چٹان میں موجود کیمیائی مادوں سے تعامل کرتا ہے اور چٹان کو مزید کمزور بناتا ہے۔ یہ عمل جس میں چٹانیں کمزور ہو کر ٹوٹ جاتی ہیں Weathering یا موسمیات کہلاتا ہے۔
- (ii) کٹاؤ (Erosion): بہنے والے پانی اور ہوا میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔ یہ چٹانوں کو کاٹتے ہیں اور اپنے ساتھ مٹی کی پرت اڑالے جاتے ہیں۔ پانی مختلف طریقوں سے اثر انداز ہوتا ہے۔ جیسے ندی بارش کا پانی، زریز زمین پانی، سمندری توج اور گلیشئرس وغیرہ۔ اس طرح ہوا کی بھی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ مثلاً ست رفتار ہوا، باد تیز ہوا وغیرہ اس طرح یہ حرکت کرنے والے عوامل کی وجہ سے زمین کی سطح کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا Erosion کہلاتا ہے۔
- (iii) حمل و نقل (Transportation): چھوٹی چٹانیں، مٹی، دھول، کیچڑ، باریک مٹی وغیرہ جو ہوا اور پانی کے ذریعے ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچائی جاتی ہیں۔ یہ عمل Transportation یا حمل و نقل کہلاتا ہے۔
- ندیاں، ہوائیں اور موجیں وغیرہ مٹی اور پتھروں وغیرہ کو لے کر طویل فاصلوں تک ایک مقام سے دوسرے مقام کو پہنچاتی ہیں۔ بعض اوقات یہ کئی سو کلو میٹر تک پہنچائے جاتے ہیں۔
- (iv) ذخیرگی (Deposition): جب ندیاں اور ہوائیں آہستہ چلنے لگتی ہیں تو ان کے پاس اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ ان چٹانوں اور مٹی کے ریزوں کو مزید کچھ دور لے جاسکیں۔ اس طرح وہ ان اشیاء کو وہاں چھوڑ دیتی ہیں۔
- یہ اشیاء، میدان اور دریائی Basins وغیرہ کے بننے میں مددگار ہوتی ہیں۔ ان میں زیادہ تر ندیوں سے سمندروں کو منتقل کی جاتی ہیں۔ جہاں یہ پرت در پرت ایک دوسرے پر جم جاتی ہیں اور گہرائی میں ایک طویل مدت کے بعد تلچھٹی چٹانوں (Sedimentary rocks) میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔
- اس عمل کے چار پہلو بھی دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف شرح سے متوازی طور پر واقع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کا واقع ہونا ڈھلانوں کی خاصیت، چٹان کی ساخت، مقامی آب و ہوا اور انسانوں کی مداخلت پر منحصر ہوتا ہے۔
- پانی کی کارکردگی (Work of Water): کسی بھی دریا کا کام اس کے منبع سے ہی شروع ہو جاتا ہے جو بلند چٹانوں میں واقع ہوتا ہے۔ ندی کے بہنے سے اس میں زیادہ قوت آتی ہے اس کی وجہ سے وہ چٹانوں سے تیزی سے نیچے کی طرف بہنا ہے۔
- یہ چٹانوں کو توڑ کر اپنے ساتھ لے جاتی ہے اس سے گہری وادیاں وجود میں آتی ہے۔ جو گہرائی میں تنگ اور اوپری حصہ میں چوڑی ہوتی ہیں۔ ان کو عام طور پر V شکل کی وادی کہا جاتا ہے۔
- اس مرحلے میں پانی میں وہ طاقت ہوتی ہے جو بھاری اور کل وزن چٹانوں کو ساتھ لے جاتی ہے۔ ایسے مواقعوں پر جہاں چٹانیں بہت ہی سخت ہوتی ہیں۔ ندیاں کناروں سے اس کو کاٹی ہیں جس کی وجہ سے تنگ وادیاں بنتی ہیں۔ جس کو Gorges کہا جاتا ہے۔

- آندھراپردیش میں گوداوری ندی پر Byson اور کشمیر میں Indus gorge اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ ایک اور اہم کٹاؤ Canyon ہے۔ ایک Canyon بہت ہی گہرے اتار والا ہوتا ہے۔ اور یہ Gorge کے برابر گہرائی بھی رکھتا ہے۔ Gorge کی چوڑائی اوپر سے نیچے تک مساوی ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف Canyon اوپر چوڑا اور نیچے کم چوڑا ہوتا ہے۔
- پہاڑی علاقوں میں جہاں ڈھلانیں کثرت سے ہوتی ہیں وہاں آبشار بنتے ہیں۔ یہاں سے پانی بڑی زور کی طاقت سے نیچے گرتا ہے اور نیچے موجود چٹانوں کو کھود دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں تالاب (Punge Pool) بنتے ہیں۔
- جب ندی میدانی علاقوں میں داخل ہوتی ہے تو ڈھلان کم ہو جاتا ہے اور ندی کا بہاؤ بھی کم ہوتا ہے۔ اب ندی میں وہ طاقت برقرار نہیں رہتی کے وہ وزنی ذرات کو لے جا کر اپنے کنارے پر یا bed پر اس کو جمع کیا جاسکے جب کبھی ندی میں طغیانی ہو تو یہ زیادہ طاقت رکھتی ہے اور مٹی کا کٹاؤ بھی زیادہ ہوتا ہے (اس کو Silt کہتے ہیں) اور جب طغیانی نہ ہو تو یہ ذرات تہہ میں جمع ہوتے جاتے ہیں۔
- گنگا کے میدان، کرشنا، گوداوری کے میدان جیسے میدان اسی طرح وجود میں آتے ہیں۔ جب سیلاب کا پانی دوبارہ آتا ہے تو River Bed بلند ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ چٹانوں کے ذرات کا جمع ہونا ہے۔ تب یہ اپنا معمول بدل کر دوسرا راستہ بناتا ہے۔
- یہ ندی کے لئے اپنا معمول بدل کر میدان کے علاقوں میں بہنے کے لئے معاون ہوتا ہے۔ سیلابی میدان میں ندی عام طور پر ایک سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی چلتی ہے اور Meanders بنتی ہے۔ ان Meanders کے کناروں پر ذرات جمع ہونے سے اس کے سرے ایک دوسرے کے قریب تر ہو جاتے ہیں۔ ایک عرصہ کے بعد Meanders loop ندی سے کٹ جاتے ہیں اور ایک Cut off lake جھیل بناتے ہیں جس کو Ox-bow کہاجاتا ہے۔
- جب ایک دریا سمندر تک پہنچتی ہے تو عمدہ ذرات جو دریا کے ساتھ بہتے آئے تھے۔ سمندر کے دہانے جمع ہو جاتے ہیں۔ جس سے ڈیلٹا بنتے ہیں۔ لفظ ڈیلٹا یونانی حرف تہجی ڈیلٹا سے ماخوذ ہے۔ جو مثلثی شکل سے ملتا جلتا ہے۔
- گلیشیرس کی کارگردگی: ہمالیہ یا آلپس (Alps) جیسے سرد مقامات پر بارش کے بجائے کثرت سے برفباری ہوتی ہے۔ یہ برف جمع ہو کر برف بن جاتی ہے۔ جب یہ زیادہ ہو جاتی ہے تو آہستہ آہستہ برف گرم علاقے کی طرف بہنا شروع ہو جاتی ہے۔
- جہاں یہ پگھل کر ایک چھوٹی ندی کی ابتداء ہو جاتی ہے۔ ہمالیہ کے گنگوتری گلیشیرس سے اسی طرح گنگا ندی وجود میں آتی ہے۔ برف کے تودوں (ڈھیر) کا آہستہ آہستہ حرکت کرنا گلیشیرس کہلاتا ہے۔
- گلیشیرس کی حرکت پانی کے بہاؤ کے برخلاف بہت ہی سست ہوتی ہے۔ یہ ایک دن میں چند سنٹی میٹر تک یا اس سے بھی کم حرکت کرتے ہیں۔ دراصل قوت کشش کی وجہ سے گلیشیرس حرکت کرتے ہیں۔
- گلیشیرس Plucking کے عمل سے کٹاؤ کرتے ہیں۔ جس میں یہ چٹانوں کے ٹکڑوں کو اٹھاتے ہیں۔ اور انہیں دوسرے مقام تک پہنچاتے ہیں۔
- یہ چٹانوں کے ٹکڑے اور بہنے والا برف دونوں مل کر چٹان کی سطح پر جس پر سے یہ بہتے ہیں ایک sand paper کی طرح عمل کرتے ہیں۔ جس طرح Sand Paper لکڑی پر جھے ہوئے باریک ذرات کو نکالتا ہے اس طرح گلیشیر بھی چٹان کی سطح پر اس طرح کام کرتے ہوئے اس کو صاف کرتا ہے۔ اس دوہرے عمل کی وجہ سے گلیشیر U شکل کی وادی بناتے ہیں۔
- جب گلیشیر پگھل کر پانی بنتا ہے تو اس میں بڑی چٹانوں کو لے کر جانے کی قوت نہیں پائی جاتی۔ وہ انہیں ایک بڑے ناہموار ڈھیر کی شکل میں چھوڑ دیتے ہیں۔ چھوٹے ذرات اور کنکر گلیشیرس کی تہہ میں جمع ہو جاتے ہیں۔ گلیشیرس ان کنکروں اور ریت کو ساتھ لاتا ہے۔
- ان تمام فاضل گلیشیرس انکو پہاڑیوں سے حاصل کرتے ہیں۔ وہ مادے جو گلیشیرس کے ذریعے لے جائے نہیں جاتے وہ وہیں گلیشیرس پر جمع ہو جاتے ہیں۔ مادوں کو Till کہتے ہیں۔ اس طرح Till کا جمع ہونا Moraines کہلاتا ہے۔

- موجوں کی کارکردگی (Work of Waves): سمندری موجوں کی وجہ سے کٹاؤ اور مادوں کے جمع ہونے سے ساحلی زمینی اشکال بنتے ہیں۔ چونکہ سمندری موجیں مسلسل چٹانوں سے ٹکراتی ہیں۔ ان میں کئی سالوں کے بعد دراڑ پیدا ہوتی ہے۔ بتدریج ان چٹانوں پر غار نما کھوکھلے حصے بنتے ہیں۔
- یہ کافی بڑے بڑے ہو جاتے ہیں اور غاروں کا چھت باقی رہ جاتا ہے۔ اور sea Arches (سمندری کمان) بنتی ہیں۔ مزید کٹاؤ چھت کو توڑ دیتی ہے اور صرف دیواریں باقی رہ جاتی ہیں۔ ان دیوار نما ساختوں کو Stacks کہا جاتا ہے۔
- سمندری پانی کے عموداً اونچے پہاڑیوں والا ساحل Sea cliff (کھڑی چٹان) کہلاتا ہے۔ جب Sea Cliffs پر موسم اثر انداز ہوتا ہے تو یہ مزید کٹے چھٹے راس و خلیج میں تبدیل ہو جاتا ہے۔
- ایک Cape وہ نوکدار زمینی خطہ ہے جو کسی بڑے زمینی خطے کا کنارہ ہو۔ جبکہ خلیج (Bay) سمندروں کے وہ حصے ہیں جو کسی ساحل کے قریب ہوتے ہیں۔ سمندری موجیں ساحل پر Sediments وغیرہ کو جمع کرتی ہیں۔ جس سے ریتیلے ساحل Beaches وجود میں آتے ہیں۔
- ہوا کی کارکردگی (Work of Wind): گرم ریگستانوں میں ہوا ایک با اثر عامل ہے۔ دنیا کی جملہ زمین کا 1/5 حصہ ریگستان پر مشتمل ہے۔ چند چٹانی، چند پتھریلی اور دیگر علاقے ریتیلے ہیں۔
- تیز ہوائیں اپنے ساتھ ریت اور باریک مٹی کو اٹالے جاتی ہیں جو چٹانوں سے ٹکراتی ہیں۔ یہ بھی ایک رگڑنے والے Sand paper کی طرح عمل کرتے ہیں اور سخت چٹانوں کو کاٹتے ہیں۔ تیز ہواؤں کے اثر سے ریگستان میں بڑے ہی دلچسپ کٹاؤ اور جمع ہونے کے مناظر تشکیل پاتے ہیں۔
- ریت کے ٹیلے (Sand Dunes): موسمیانہ کے عمل اور مسلسل ہوا کے اثرات سے کئی ریگستانی علاقوں میں باریک ریت ایک مقام پر جمع ہو جاتی ہے۔ اس سے ریت کے ٹیلے (Sand Dunes) تیار ہوتے ہیں۔
- یہ ریت کے نا قیام پذیر پہاڑ ہیں جو تیز ہواؤں سے حرکت کرتے ہیں۔ جب یہ حرکت کرتے اور جمع ہوتے ہیں تو کئی ایک اشکال بناتے ہیں۔
- باریک مٹی یا گرد جو ریگستانی حدود کے باہر اڑتی ہے اس پاس کی زمین پر جمع ہو جاتی ہے، عام طور پر یہ گرد ڈھول ذرہ رنگ کی ہوتی ہے اور یہ بہت ذرخیز بھی ہوتی ہے۔ اس مٹی کو 'Loess' کہا جاتا ہے۔
- درحقیقت Loess بہت ہی عمدہ اور چونے سے بھری ہوئی اور مسام دار مٹی ہوتی ہے۔ میدان جو Loess مٹی کی وجہ سے وجود میں آتے ہیں Loess میدان کہلاتے ہیں۔
- لفظ Tectonics ایک یونانی لفظ Tekton سے ماخوذ ہے جس کے معنی بڑھتی یا مستری یا (Builder) کے ہیں۔ سنسکرت لفظ 'Takshan' سے ملتا جلتا ہے جس کے معنی بھی بڑھتی ہے۔

دنیا کے اہم آتش فشاں

اسٹورم بولی	=	سیلیبی	=	ہیمٹی پٹی	=	جزائر غرب الہند
ماؤنٹ ویسوولیس	=	اٹلی	=	جاپان	=	فیوجیاما
کوٹاپاکس	=	اسکوڈار	=	مایان	=	فلپائن
بیارین نارکوڈم	=	ہندوستان	=	کیلی منجارو	=	کینیا

کثیر جوابی سوالات

- (1) زمین کا سب سے اوپری ٹھوس یا سخت حصہ ہوتا ہے۔

- (1) Mantle (2) Core (3) Crust (4) یہ تمام
- (2) حیاتی کرہ سے مراد۔
- (1) ہوا (2) زندگی (3) چٹان (4) پانی
- (3) براعظموں اور بحرا عظموں کو شامل کیا جاتا ہے۔
- (1) زمین کے دوسرے حصے (2) زمین کے تیسرے حصے میں (3) زمین کا ابتدائی حصہ (4) ان میں سے کوئی نہیں۔
- (4) پہاڑوں، سطح مرتفع اور زمین کا شمار ہوتا ہے۔
- (1) زمین کے دوسرے حصے (2) زمین کے تیسرے حصے میں (3) زمین کا ابتدائی حصہ (4) ان میں سے کوئی نہیں۔
- (5) ہندوستانی Eurasian Plate کو ڈھکیلنے کی وجہ سے وجود میں آتے ہیں۔
- (1) راکی پہاڑ (2) ہمالیہ پہاڑ (3) انڈس پہاڑ (4) اروالی پہاڑ
- (6) زیادہ تر زلزلے اور آتش فشاں اس حلقے کے اطراف واقع ہوتے ہیں۔
- (1) بحر ہند کا حلقہ (2) بحر الکاہل کا حلقہ (3) بحر اوقیانوس (4) بحر شمالی حلقہ
- (7) ماؤنٹ ویسوولیس واقع ہے۔
- (1) جاپان (2) اٹلی (3) فلپائن (4) تنزانیہ
- (8) کراکواتوا (Krakatova) آتش فشاں دھماکہ اس سال پیش آیا۔
- (1) 1881ء (2) 1981ء (3) 1883ء (4) 1983ء
- (9) یونانی زبان کے لفظ "Litho" کے معنی ہیں۔
- (1) پانی (2) پتھر (3) زندگی (4) آبی بخارات
- (10) Gorges اس کی تعمیر کے لئے موزوں ہوتے ہیں۔
- (1) کثیر منزلہ عمارتیں (2) پلازہ (3) ڈیم (4) مکانات
- (11) دنیا کا سب سے اونچا آبشار ہے۔
- (1) اینجل (2) نیاگرا (3) وکٹوریہ (4) ٹوگیلا
- (12) دنیا کا سب سے طویل ڈیلٹا ہے۔
- (1) سنڈربن (2) کرشنا (3) گوداوری (4) گنگا
- (13) ڈیلٹا کی شکل ہوتی ہے۔
- (1) O (2) Δ (3) V (4) □
- (14) کیا کاٹنے سے Gorges بنتے ہیں۔
- (1) گلڈیٹر (2) ہوائیں (3) ندیاں (4) نہریں
- (15) کس سے U شکل کی وادی بنتی ہے۔
- (1) گلڈیٹر (2) ندیاں (3) ہوائیں (4) لہریں
- (16) زمین پر پہنچنے کے بعد کتنی شمسی توانائی ماحول میں واپس آتی ہے۔

- (17) یہ وہ گیس ہے جو تابکاری کو روکتی ہے۔
 (1) آکسیجن (2) کاربن ڈائی آکسائیڈ (3) نائٹروجن (4) ہیلیم
- (18) وہ جگہ جہاں اب تک کاسب سے کم درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا ہے۔
 (1) Vladivostok (2) Verkhoynsky (3) Siberia (4) Alaska
- (19) مندرجہ ذیل میں کون سا خطہ خط استواء کے قریب ہے۔
 (1) سنگاپور (2) دہلی (3) شنکھائی (4) ان میں کوئی نہیں
- (20) Nasa اس ملک میں قائم کردہ ایک خلائی تحقیقی ادارہ ہے۔
 (1) چین (2) فرانس (3) امریکہ (4) ہندوستان
- (21) ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کا فیصد۔
 (1) 0.3% (2) 0.03% (3) 0.003% (4) 0.0003%
- (22) فضاء میں نائٹروجن کا فیصد۔
 (1) 21% (2) 78% (3) 70% (4) 60%
- (23) فضاء میں آکسیجن کا فیصد۔
 (1) 21% (2) 29% (3) 32% (4) 25%
- (24) زمینی پرت کی تختیاں اس پر تیرتی ہیں۔
 (1) میانہ پرت (Mantle) (2) مرکزہ (Core) (3) قشرہ (Crust) (4) سمندر (Sea)
- (25) سمندری تہہ کو زیر سطح مساوی عمودی فاصلے پر جوڑنے والا خط ہے جو کبھی سمندر کی گہرائی ظاہر کرنے والا خط کہلاتا تھا۔
 (1) Isobar (2) Isohyets (3) Isobaths (4) ان میں کوئی نہیں
- (26) زمین کا نصف قطر یا زمین کا اندرونی مرکز کا فاصلہ تقریباً کتنے کلومیٹر ہے۔
 (1) 2000 کلومیٹر (2) 4000 کلومیٹر (3) 6000 کلومیٹر (4) 8000 کلومیٹر
- (27) "Eskimo" کا لفظی معنی کیا ہے۔
 (1) برف کے جوتوں کا جال (2) وہ شخص جو برف کھاتا ہے
 (3) وہ شخص جو برف میں رہتا ہے (4) وہ شخص جو برف سے گھر بناتا
- (28) دنیا کو مختلف وقت کے زمروں Time Zone میں تقسیم کیا گیا وہ کتنے ہیں۔
 (1) 20 (2) 22 (3) 24 (4) 26

جوابات

1-3	2-2	3-3	4-1	5-2	6-3	7-2	8-3	9-2	10-3
11-1	12-1	13-2	14-1	15-1	16-2	17-2	18-1	19-1	20-3
21-2	22-2	23-1	24-1	25-3	26-3	27-1	28-3		

آبی کرہ

- آبی دور کا چکر: پانی ایک قابل تجدید وسیلہ ہے اسے بار بار استعمال کیا جاسکتا ہے پانی سمندروں سے زمین اور زمین سے سمندروں کا چکر بناتا ہے۔ آبی دور اربوں سالوں سے کام کر رہا ہے اور کرہ ارض پر تمام تر زندگی کا انحصار اسی پر ہے۔
- آبی چکر مختلف شکلوں جیسے ٹھوس، مائع، گیس شکلوں میں جاری رہتا ہے۔ یہ آبی چکر عمل سمندروں، آب و ہوا، سطح زمین، زیر زمین اور تمام جانداروں کے درمیان پانی کی منتقلی سے بھی متعلق ہے۔
- آبی چکر کبھی حسابی طریقے سے اس طرح ظاہر کیا جاتا ہے۔
- $RF = Ro + ET$ جہاں RF (Rainfall) میں تمام قسم کی ترسیب شامل ہے۔ $Run\ off = RO$ ہے اور $Evapo\ transpiration = ET$ اخراج بخارات ہیں۔
- آبی دور کے چھ مدارج ہیں۔
- ☆ تبخیر $Evaporation$ ☆ حمل و نقل $Transport$ ☆ تکثیف $Condensation$
- ☆ ترسیب $Precipitation$ ☆ بہاؤ $Run\ off$ ☆ زیر زمین پانی $Ground\ Water$
- تبخیر ($Evaporation$): پانی سطح زمین سے فضاء میں تبخیر کے ذریعے منتقل ہوتا ہے۔ یعنی یہ ایسا مرحلہ جس کے ذریعہ پانی مائع سے گیس میں تبدیل ہوتا ہے۔ سورج کی گرمی سطح زمین کے پانی کو بخارات بن کر اڑنے کے لئے توانائی فراہم کرتی ہے۔ زمین، جھیلیں، دریا، سمندروں سے آبی بخارات اٹھتے ہیں اور پودے بھی $Transpiration$ کے ذریعے ہوا میں پانی خارج کرتے ہیں۔
- حمل و نقل ($Transport$): فضاء میں پانی کی حرکت خصوصاً سمندر کے اوپر سے زمین کے اوپر تک بادلوں کی شکل میں، حمل و نقل کہلاتی ہے۔ اوپر کی سطح کی ہواؤں زمین کی سطح پر چلنے والی ہواؤں اور دیگر میکا نزم کے ذریعے بادل ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرتے ہیں۔
- تکثیف ($Condensation$): فضاء میں منتقل شدہ پانی کے بخارات تکثیف پا کر چھوٹے قطرے یا بادل کی شکل اختیار کرتے ہیں۔
- ترسیب ($Percipitation$): پانی کا آب و ہوا سے سطح زمین پر منتقل ہونے کا ابتدائی میکا نزم ترسیب ہے۔ جب بادل زمین کی اوپر سرد ہوا سے ٹکراتے ہیں تو بارش اولہ یا برف کی شکل میں زمین (یا سمندر) پر واپس آتے ہیں۔
- بہاؤ ($Runoff$): یادہ تر پانی جو زمین پر آتا ہے پہاڑوں کے نشیب میں روانی کے ساتھ یہ جاتا ہے۔ کچھ حصہ زمین میں جذب ہو کر زیر زمین پانی سے مل جاتا ہے۔ بقیہ پانی دریاؤں کے ذریعے واپس سمندر میں چلا جاتا ہے جہاں اسکی تبخیر ہوتی ہے۔
- زیر زمین پانی ($Ground\ water$): مخصوص حالات میں زیر زمین پانی فواری کنوؤں میں اوپر کی جانب بھی بہ سکتا ہے۔ زیر زمین پانی کا بہاؤ $Runoff$ سے دھیمہ ہوتا ہے۔
- آبی دور سمندر، آب و ہوا اور زمین کے مابین پانی کی سادہ گردش نہیں ہے۔ بلکہ اس میں متعدد ضمنی ادوار کام کرتے ہیں۔
- آبی ذرائع: پانی کا %97.25 سمندری کھارا پانی ہے۔ اور صرف %2.75 پانی تازہ ہے۔ تازہ پانی کا اعظم ترین حصہ یعنی (%68.7) اختارتیکا آرکٹک اور پہاڑی علاقوں میں برف اور برف کے غلاف کی شکل میں موجود ہے۔ %29.9 زیر زمین تازہ پانی موجود ہے۔
- جملہ تازہ پانی کا %0.26 زمین پر جھیلوں، آبی ذخیروں اور دریائی نظام میں پایا جاتا ہے جو ہماری معاشی ضروریات کے لئے آسانی سے دستیاب ہے اور آبی ماحولیاتی نظام کے لئے بے حد اہم ہے۔

- سمندر: بحر اعظم اور سمندر بحر اعظموں زمین کی پہلے درجے کی خصوصیات ہیں۔ بھاری آبی اجسام بحر اعظم کہلاتے ہیں۔ ماہرین جغرافیہ نے زمین کے سمندری حصہ کو پانچ براعظموں میں تقسیم کیا ہے۔ ان کے نام بحر الکاہل، بحر اوقیانوس، بحر ہند، بحر منجمد جنوبی (بحر انتارٹیک) اور بحر قطب شمالی۔
- لفظ سمندر اکثر بحر اعظم کے ساتھ اول بدل کر استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن صحیح معنی میں سمندر ایک کھارے پانی کا حصہ ہے۔ جو جزوی یا مکمل طور پر خشکی سے گھرا ہوا ہوتا ہے۔

ذخیرہ آب	جملہ پانی کافی صد
بحر اعظم	97.25%
گلیشئرس اور برفانی تودہ	2.05%
زیر زمین پانی	0.68%
جھیلیں	0.01%
زمین کی نمی	0.005%
آب و ہوا	0.001%
دریاں	0.0001%
حیاتیاتی کرہ	0.00004%

- عظیم سمندروں کی تقسیم براعظموں، مختلف مجمع الجزائر اور دیگر معیارات کے ذریعہ نمایاں کی گئی ہے۔ مزید معلومات کے لئے حسب ذیل جدول دیکھئے۔ نوٹ کیجئے یہ جدول رقبے اور سائز کے اعتبار سے گھٹی ہوئی ترتیب میں ہے۔

درجہ	بحر اعظم	تفصیل
1	بحر الکاہل	ایشیاء اور اوشیانیا (آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، پاپوا نیو گانیہ، کواہامریکہ سے جدا کرتا ہے)
2	بحر اوقیانوس	امریکہ کو یورپ اور افریقہ سے جدا کرتا ہے
3	بحر ہند	جنوبی ایشیا میں بہتے ہوئے آفریقہ اور آسٹریلیا کو جدا کرتا ہے
4	بحر انتارٹک (بحر جنوبی)	کبھی بحر الکاہل سے بحر اوقیانوس اور بحر ہند کی توسیع سمجھا جاتا تھا انتارٹیکا کے اطراف ہے
5	بحر منجمد شمالی (آرکٹک)	کبھی اوقیانوس کا سمندر سمجھا جاتا تھا جو آرکٹک دائرہ کے زیادہ تر حصہ پر پھیلا ہوا ہے اور جنوبی امریکہ اور یوریشیاء میں بہتا ہے

- روایتی سمندری مطالعاتی تحقیق کا آغاز برطانوی مہم Challenger سے ہی ہوا جو پہلی کامیاب عالمی عمیق سمندری مہم تھی۔
- بحر اعظم کے نشیب و فراز: بحری طاس کی سطح زمین کی طرح سمندری فرش میں بھی مشابہہ ہیں پہاڑی چوٹی، سطح مرتفع، گہری وادیاں، اور میدان پائے جاتے ہیں سمندری فرش کو عام طور پر 4 حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- 1. براعظمی کنارہ (Continental Shelf): 200 میٹر تک گہرائی سے سمندری رقبے کے 7.6% حصہ پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ زمین اور سمندر کے بیچ کا سرحدی علاقہ ہے۔
- سب سے بڑا براعظمی کنارہ ساہیریائی کنارہ ہے جو بحر منجمد شمالی میں واقع ہے جسکی چوڑائی 1500 کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔
- براعظمی کنارے نہایت اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ:

- مچھلیوں کے ذخائر اس علاقے میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔
- چٹانی پٹرول اور قدرتی گیس یہاں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔
- یہاں بندرگاہوں کی تعمیر ممکن ہے
- 2. براعظمی کا ڈھلان: براعظمی کا ڈھلان پیچیدہ نشیب و فراز کے ساتھ 200 سے 3000 میٹر تک پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ جو 15% سمندری رقبے پر حاوط کرتا ہے براعظمی کے ڈھلان کی سرحد براعظموں کی نشاندہی کرتی ہے۔
- سمندری وادیوں کا مشاہدہ اس علاقے میں کیا جاسکتا ہے۔ جو دریاؤں اور گلیشروں کے کٹاؤ کے عمل کی وجہ سے بننے ہیں۔
- 3. گہرے سمندری میدان (Abyssal Plain): یہ میدان سمندری طاس کے کم ڈھلان والے علاقے ہوتے ہیں۔ یہ دنیا کے ہموار ترین اور ملامت ترین خطے ہیں۔ یہ 3000 سے 6000 میٹر کی گہرائی میں پائے جاتے ہیں۔ سمندری فرش کا 762% حصہ گہرے ہوئے ہیں۔

- 4. عمیق سمندری میدان یا خندق Trenches: یہ سمندری خندقیں وسیع و عریض سمندروں میں 6000 فٹ گہرائی تک ڈوبی ہوئی ہیں۔ ہماری توقع کے برخلاف زیادہ تر گہری خندقیں سمندروں کے بیچ میں واقع نہیں ہیں بلکہ براعظموں کے قریب پائی جاتی ہیں۔ یہی تو یہ Plate کی حرکات کے مطالعہ میں بے حد اہم ہیں۔ اب تک 57 خندقوں کی تحقیق کی جا چکی ہے

سلسلہ نشان	خندق کا نام	بحر اعظم	گہرائی (میٹروں میں)
1	چیلینجر یا ماریانہ	بحرالکابل	11,022
2	Naves یا Puertrico	بحر اوقیانوس	10,475
3	Java	بحر ہند	7,450

- Isobaths سمندری تہہ کو زیر سطح مساوی عمودی فاصلے پر جوڑنے والا خط ہے جو کبھی سمندر کی گہرائی ظاہر کرنے والا خط کہلاتا تھا۔
- سمندر کا کھارا پن: 1000 گرام سمندری پانی میں تحلیل شدہ نمک کی مقدار (گراموں میں) جو عام طور پر حصے فی ہزار (0% یا PPT) کے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ عام طور پر کہا جائے تو سمندروں کا کھارا پن 0/35% ہے جو 1000 پانی کے حصوں کا 35% حصہ ہے۔
- تمام سمندروں کے پانی میں تحلیل شدہ معدنی مادوں کی بھاری مقدار پائی جاتی ہے۔ جس میں صرف سوڈیم کلورائیڈ یا عام نمک کی مقدار 77.8% فیصد ہوتی ہے۔
- دریائی پانی میں 0/2% سوڈیم کلورائیڈ پایا جاتا ہے۔
- سمندری لہریں بھی کھارے پن کی تبدیلیوں میں مدد و معاون ہوتی ہیں۔

آبی اجسام میں اقل ترین کھارا پن	آبی اجسام میں عظیم ترین کھارا پن
1. بالٹک سمندر 0/3-15%	1. ویان جھیل- ترکی 0/330%
2. خلیج ہڈسن 0/3.15%	2. بحر مردار- اسرائیل 0/238%
	3. گریٹ سالٹ لیک- امریکہ 0/220%

- Isohaline: ایک خط ہے جو سمندر میں موجود کھارے پن کی کو جوڑتا ہے۔ Isohaline کہلاتا ہے۔
- سمندری درجہ حرارت: سمندری حرارت پر عرض بلد سمندری لہریں ہوائیں، زمین کی غیر مساویانہ تقسیم، اور موسموں کی تبدیلی اثر انداز ہوتی ہیں۔ عام طور پر سمندری درجہ حرارت 2 ڈگری سلسیس تا 29 ڈگری سلسیس کے درمیان ہوتا ہے۔
- درجہ حرارت کی عمودی تقسیم: جیسے جیسے کوئی سمندر میں گہرائی میں جائے گا پہلے کلومیٹر پر تیزی کے ساتھ درجہ حرارت

- میں کی واقع ہوگی پھر وہی برقرار رہے گا۔ اسکے بعد 5 کلومیٹر کی گہرائی تک درجہ حرارت میں یکساں کمی ہوتی ہے۔ اسکے بعد سمندر کے نچلے حصے میں درجہ حرارت 2° ڈگری سلسیس برقرار رہتا ہے۔
- سمندری لہریں: سمندری پانی کی وہ عام حرکت جو طویل فاصلے تک ایک واضح سمت میں ہوسمندری لہریں کہلاتی ہیں۔ سمندری لہروں کو سمندری دریا نہیں بھی کہا جاتا تھا۔
- Inland Seas میں ریکارڈ شدہ اعظم ترین درجہ حرارت سب سے زیادہ درجہ حرارت 38° بحر میں ہوتا ہے۔
- حرارت کی بنیاد پر سمندری لہروں کی درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔ جیسے سرد لہریں اور گرم لہریں عام طور پر گرم لہروں کا بہاؤ قطبین کی جانب ہوتا ہے جبکہ سرد لہریں خط استواء کی جانب بہتی ہیں۔
- رفتار اور ہلکے بہاؤ کی بنیاد پر سمندری موج کی درجہ بندی ہو سکتی ہے۔ سمندری پانی کی لہر جو تیزی سے بہتی ہے اسے ریلا Stream کہتے ہیں۔ آہستہ بہنے والی لہر کو Drift یا رو کہتے ہیں۔
- سمندری لہروں کی وجوہات:
- 1. مرکز گریز قوت (Centrifugal Force) مرکز گریز قوت قطبین کے مقابلے میں خط استواء پر زیادہ ہوتی ہیں۔ کیونکہ دوران گردش بڑے چکرے خط استواء سے ملتے ہیں ان قوتوں کی تبدیلی خط استوائی پانی کو قطبین کی جانب ڈھکیلتی ہیں۔
- 2. ہواؤں کا اثر: ہوا کا دباؤ اور حرکت لہروں کی فرضی سمت تبدیل کرتے ہیں۔ ہواؤں کے روانی سے ٹکراؤ کے باعث سمندر کا پانی ہوا کی سمت کھینچا جاتا ہے۔ اس طرح 50 میل فی گھنٹہ کی رفتار کی ہوا 0.75 میل فی گھنٹہ کی رفتار والی موج پیدا کر سکتی ہے۔
- 3. تریسب کا اثر: استوائی خطوں میں کثیر بارش سے سطح سمندر اونچی ہو جاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں پانی خط استواء سے شمال اور جنوب کی سمت حرکت کرتا ہے۔
- 4. شمسی توانائی کا اثر: پانی جب شمسی توانائی سے گرم ہوتا ہے تو پھیل جاتا ہے۔ جس سے استواء کے قریب سمندری پانی کی سطح وسطی عرض بلد کے مقابلے 8 سٹی میٹر اونچی ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے درجہ حرارت میں ہلکا اضافہ پانی کو ڈھلان کی جانب اترنے پر مائل کرتا ہے۔
- کھاراپن، کشاف، کافرق، برف کا پگھلنا بھی سمندری لہروں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

خالص پانی کی رسائی	
برف کی شکل میں	68.7%
زیر زمین پانی	29.9%
دریاں، جھیلیں، آبی ذخائر	1.4%
جملہ	100.0%

کثیر جوابی سوالات

- (1) ایک دورانی ذریعہ ہے۔
- (1) پانی (2) ہوا (3) کونکہ (4) آندھی
- (2) پودے ہوا میں آبی بخارات چھوڑتے ہیں۔ یہ عمل کہلاتا ہے۔
- (1) تریسب (2) تکثیف (3) اخراج (4) تبخیر
- (3) پانی کے بخارات تکثیف پا کر چھوٹے قطرے یا بادل کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ اس عمل کو کہتے ہیں۔

- (1) تریب (2) تکثیف (3) اخراج (4) تبخیر
- (4) عام طور پر کہا جائے تو سمندروں کا کھارا پن 0 ہے۔
- (5) جملہ تازہ پانی کا کتنا فیصد زمین پر پھیلوں، آبی، ذخائر اور دریائی نظام میں پایا جاتا ہے۔
- (6) یہ بحر اعظم ایشیا اور اوشیانا کو جدا کرتا ہے۔
- (7) کونسا بحر اعظم امریکہ اور یورپ کو جدا کرتا ہے۔
- (8) چٹانی پٹرول اور قدرتی گیس یہاں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔
- (9) نمک Salt کا کیمیائی نام ہے۔
- (10) کس کو 0/000 یا PPT کے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے۔
- (11) سمندر کا اوسط کھارا پن ہے۔
- (12) سب سے بڑا براعظمی کنارہ ساہیریائی کنارہ ہے جو بحر منجمد شمالی میں واقع ہے جسکی چوڑائی کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔
- (13) دریائی پانی کے کتنے حصے میں سوڈیم کلورائیڈ پایا جاتا ہے۔
- (14) عظیم ترین کھارا پن پایا جاتا ہے۔
- (15) اقل ترین کھارا پن پایا جاتا ہے۔
- (16) ایک خد جو سمندر میں موجود کھارے پن کی یکساں مقدار کے نکات کو جوڑتا ہے۔
- (1) Isohar (2) Isoytes (3) Isohaline (4) Isobaths

جوابات

1-1	2-4	3-2	4-2	5-3	6-2	7-2	8-2	9-2	10-1
11-2	12-3	13-2	14-4	15-2	16-3				

فضائی کرہ

- فضائی کرہ ایک گیسوں کا سمندر ہے جو زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس کا مطلب ہم سب گیسوں کے سمندر میں تیر رہے ہیں (جیسے مچھلیاں پانی کے سمندر میں تیرتی ہیں) جب ہم زمین کی جسامت سے تقابل کرتے ہیں تو فضائی کرہ ایک بہت ہی باریک غلاف ہے۔ جو زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔
- فضائی کرہ تقریباً 1000 کیلومیٹر موٹا ہے۔ اقوام متحدہ امریکہ کے خلائی ایجنسی (NASA) کی توضیح کے مطابق زمین کی جسامت ایک باسکٹ بال کی طرح ہے تو فضائی کرہ اس کے اطراف لپیٹی ہوئی پلاسٹک شیٹ کی طرح ہوگی۔
- گیسوں پر مشتمل ہونے کے ناطے فضائی کرہ گیسوں کی تمام خصوصیات کو ظاہر کرتا ہے یہ سکڑتا اور پھیلتا ہے۔ اور اسکی کوئی ساخت نہیں ہوتی۔ (چھوٹی جگہ میں زیادہ سے زیادہ گیس بھری جاسکتی ہے۔
- فضائی کرہ میں کئی گیسیں ہیں لیکن آکسیجن (تقریباً 21% باعتبار حجم) اور نائٹروجن (تقریباً 78% باعتبار حجم) نمایاں ہیں۔ دوسری گیسوں کا تناسب بہت کم ہے۔ جن میں 'argon'، 'neon'، 'carbon dioxide' (تقریباً 0.3% باعتبار حجم) 'methane'، 'ammonia'، 'Ozone' وغیرہ۔
- پورے فضائی کرہ میں آبی بخارات کی مقدار تقریباً 0.4% لیکن یہ مقدار زیادہ تر سطح سے قریب ہوتی ہے۔ (سطح زمین سے 6 کلومیٹر اوپر تک) جی ہاں آبی بخارات گیس ہے! نہیں آسمان میں آپ جو بادل دیکھتے ہیں وہ آبی بخارات نہیں ہیں۔ وہ پانی کے چھوٹے قطرے (Droplets) ہیں۔
- فضاء میں گیسوں کے علاوہ ملائم گرد کے اجزاء ہیں۔ جو ذرات کہلاتے ہیں۔ ذرات قدرتی طریقوں سے بھی آسکتے ہیں (مثال کے طور پر صحرا میں ریت کے طوفان اور جنگل میں لگی قدرتی آگ) اور انسانی عمل سے بھی (مثلاً جنگلوں کو جلانا، پٹرول جلانا اور صنعتی اخراج) یہ ذرات فضائی حالات کو تبدیل کر سکتے ہیں۔
- فضائی کرہ کی ساخت (Structure of the atmosphere): فضائی کرہ میں بھی مختلف پرتیں ہیں جو مختلف اجزاء پر مشتمل ہیں۔
- سائنسدان اس بارے میں غباروں اور سٹیلائنٹس وغیرہ کے ذریعہ معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ کیمیائی ترکیب کی بنیاد پر فضائی کرہ دو وسیع پرتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ 1. Homosphere. 2. Heterosphere
- Homosphere: 90 کلومیٹر کی اونچائی تک پھیلا ہوا ہے۔ اس میں تین حراری Thermal پرتیں پائی جاتی ہیں۔ ٹرانوسفیر، اسٹروٹوسفیر، میزوسفیر، جیسے نائٹروجن، آکسیجن، آرگن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی ترکیب میں یکسانیت اس کی خاص خصوصیت ہے۔
- Heterosphere: فضائی کرہ میں 90 کلومیٹر سے اونچی پرت heterosphere کہلاتی ہے۔ چونکہ اسکی ترکیب غیر یکساں یا مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے Heterosphere کہا جاتا ہے۔ اس کی دو حراری پرتیں ہیں۔ تھرموسفیر اور ایکزوسفیر کثافت اور درجہ حرارت کی بنیاد پر فضائی کرہ کو 5 مختلف پرتوں میں تقسیم کیا گیا ہے
- 1. Troposphere: ٹروپوسفیر فضائی کرہ کی سب سے نچلی پرت ہے اسکی اوسط بلندی 13 کلومیٹر ہے۔ جو قطبین کے قریب کم و بیش 8 کلومیٹر اور خط استواء پر تقریباً 18 کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔ ٹروپوسفیر کی پرت خط استواء پر موٹی رہتی ہے۔ کیونکہ انتقال حرارت سے پیدا ہونے والی ہوا کی گردش حرارت کو بڑی بلندیوں پر منتقل کرتی ہے۔
- جو فضائی کرہ کی جملہ گیسوں کی کمیت کے تقریباً 75% حصے اور عملاً تمام نمی اور گرد کے ذرات پر مشتمل ہے۔ موسم کی مکمل اصطلاح دراصل اس کرہ میں ہے۔ اس پرت میں جیسے جیسے بلندی پر جائیں گے درجہ حرارت کم ہونے لگتا ہے۔ جو عام طور پر شرح ہبوط حرارت Normal Lapse rate کہلاتا ہے۔ تکثیف، تیخیر بارش، طوفان وغیرہ۔ اس پرت میں عمل میں آتے ہیں۔

- 2. بالائی کرہ ہوائی Stratosphere: یہ پرت 50 کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہ پرت بادلوں اور موسم کے حالات سے مکمل آزاد ہے جو ہوائی جہازوں کو اڑنے کے لئے حالات نہایت سازگار بناتی ہے Stratosphere کی ایک اہم خاصیت یہ ہے کہ اس میں Ozone layer پائی جاتی ہے جیسے جیسے بلندی میں اضافہ ہوتا ہے حرارت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔
- 3. Metsosphere: یہ پرت 80 کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس پرت میں (Meteorites) حجر شہابی خلاء سے داخل ہوتے ہی جلنے لگتے ہیں۔ بلندی میں اضافے کے ساتھ درجہ حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے۔
- 4. Thermosphere: جو 400 کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس پرت میں بلندی میں اضافہ کے ساتھ درجہ حرارت تیزی سے بڑھتا ہے۔ اس میں برقی سے چارج کئے ہوئے ذرات پائے جاتے ہیں۔ جنہیں ions برقیہ کہتے ہیں۔ جو ریڈیائی لہریں زمین سے ارسال کی جاتی ہیں ان برق پاروں کے ذریعہ واپس زمین پر منعکس ہوتی ہیں۔ اسے Inosphere بھی کہتے ہیں۔
- 5. Exosphere: یہ فضائی کرہ کی سب سے اوپری پرت ہے یہ بلند ترین پرت ہے جس کے بارے میں بہت کم جانکاری ہے ہوا کا دباؤ: ہمارے اطراف جو ہوا ہے گیس کے سالموں (بہت چھوٹے ذرات) پر مشتمل ہے۔ یہ سالے ہمیشہ ایک دوسرے کو یا جو شے ان کے راستے میں آتی ہے ڈھکیلتے رہتے ہیں۔ اس ڈھکیلنے کے زیر اثر اکٹھا کسی شے پر زور ڈالنے کو بطور ہوا کا دباؤ بیان کیا جاتا ہے۔ یوں ہوا زور دار دباؤ نہ صرف اوپر بلکہ نیچے اور بازو سے کسی شے پر ڈالتی ہے۔
- اس لیے ماہرین جغرافیہ کہتے ہیں، جب ہوا گرم ہوتی ہے تو ہوا کا دباؤ کم ہوتا ہے اور جب ٹھنڈی ہوتی ہے تو ہوا کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ سادہ جملے میں اگر ایک بڑھتا ہے تو دوسرا گھٹتا ہے جسے معکوس تعلق کہتے ہیں۔
- جب گرم ہوا بلند ہو جاتی ہے تب زمین سے حاصل کی ہوئی توانائی (گرمی کی شکل میں) کھونا شروع کرتی ہے۔ جب توانائی کم ہوتی ہے تو سالے دھیمے اور ست بن جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے قریب آ جاتے ہیں۔
- ہوا سرد اور کثیف بنتی جاتی ہے۔ کثیف ہوا کشش کی بناء پر واپس زمین پر گرنا شروع ہوتی ہے۔ اب ان کے پاس کشش سے مزید مقابلہ کرنے توانائی ناکافی ہوتی ہے! جہاں یہ ٹھنڈی ہوا اترتی ہے ہوا کا دباؤ بڑھتا ہے۔
- ہواؤں کی درجہ بندی (Classification of Winds): ہواؤں کی رفتار ان کی خصوصیات، انکی سمت اور ان کی چال کے تحت ان کو تین قسموں میں درجہ بندی کی جاتی ہے۔

1. دائمی ہوائیں Planetary Winds: دائمی ہوائیں سال تمام چلتی ہیں۔
 2. موسمی ہوائیں Seasonal Winds: ان کا چلنا علاقوں یا موسموں تک محدود ہے۔
 3. مقامی ہوائیں Local Winds: علاقے تک محدود ہیں۔
- دائمی ہوائیں Planetary Winds: وہ ہوائیں جو عالمی دباؤں کی پیٹوں اور مستقل، مسلسل اور پابندی سے چلتی ہیں دائمی ہوائیں Planetary Wind کہلاتی ہیں۔ یہ تین قسم کی ہیں۔ تجارتی ہوائیں (Trade Winds) مغربی ہوائیں (Westerlies) اور قطبی ہوائیں (Polar Winds) تجارتی ہوائیں منطقہ حارہ میں مغربی ہوائیں منطقہ معتدلہ میں اور قطبی ہوائیں قطبی پٹی میں چلتی ہیں۔
- تجارتی ہوائیں مشرقی سمت سے یعنی مشرق سے مغرب کی طرف حرکت کرتی ہیں شمال مشرقی تجارتی ہوائیں شمال نصف کرہ میں چلتی ہیں۔ اور جنوب مشرقی تجارتی ہوائیں جنوبی نصف کرہ میں چلتی ہیں۔
- مغربی ہوائیں مغرب سے مشرق کی طرف چلتی ہیں۔ اسی لئے انہیں مغربی ہوائیں کہتے ہیں۔ جنوبی مغربی ہوائیں شمالی نصف کرہ میں

- اور شمالی مغربی ہوائیں جنوبی نصف کرہ میں چلتی ہیں۔ قطبی خطوں میں مشرقی ہوائیں چلتی ہیں۔
- آپ نے نوٹ کیا ہوگا ہوا کا دباؤ اور چلنے کا نظام دراصل آبی کرہ اور خاکی کرہ کا فضائی کرہ پر اثر ہوتا ہے۔ یہ ہوائیں دنیا کے گرد حرارت اور نمی کو منتقل کرنے میں اہم رول ادا کرتی ہیں۔ اسی لئے دنیا کا کوئی بھی خطہ نہ انتہائی سردی اور نہ انتہائی گرمی حاصل کرتا ہے۔ تاکہ زندگی کی بقا ہو۔
- اگر آب و ہوا کا وجود نہ ہوتا (جیسا کہ چاند پر) دن میں منطوقہ حارہ میں ناقابل برداشت گرمی ہوتی یا قطبی علاقوں میں رات کے وقت اتنی ہی شدت کی سردی ہوتی تاہم یہ ہوائیں گرمی اور نمی کو یکساں تقسیم نہیں کرتے۔ جس کی بناء پر ہم زمین کے کچھ حصے بالکل گرم اور کچھ حصے سرد تر کچھ حصوں میں زیادہ بارش اور کچھ حصوں میں صحراء دیکھتے ہیں۔
- موسمی ہوائیں Sesimal Winds: ہندوستان میں جو بارش ہوتی ہے بنیادی طور پر موسمی ہواؤں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ملک کے تمام عوامل مانسون سے تعلق رکھتے ہیں۔ لفظ مانسون عربی زبان کے لفظ موسم سے اخذ کیا گیا ہے۔
- مانسون کا وجود سمندر اور زمین کے ٹھنڈے ہونے میں فرق کی بناء پر ہے۔ گرمائی مانسون کا فروغ شمال مغربی ہندوستان میں ہوتا ہے۔ جبکہ جنوبی مشرقی تجارتی ہوائیں خط استواء پار کرتی ہیں۔
- زمین کا گردش اثر (Coriolis Effect) کے نتیجے میں جزیرہ نما ہند اور متصل ممالک میں جنوب مغربی مانسون بنتا ہے۔ موسم سرما میں مخالف دباؤ کی پٹیاں یعنی شمال مشرقی تجارتی ہوائیں خط استواء پار کرتی ہیں۔ Coriolis Effect اثر کے نتیجے میں شمال اور شمال مشرقی آسٹریلیا میں جنوب مغربی مانسون بنتا ہے۔
- مقامی ہوائیں Local Winds: یہ ہوائیں مقامی طور پر درجہ حرارت اور دباؤ میں فرق کی وجہ سے چلتی ہیں۔ اور چھوٹے سے علاقے کو متاثر کرتی ہے گرم مقامی ہوائیں علاقے کے درجہ حرارت میں اضافہ کا باعث بنتی ہیں۔ ٹھنڈی مقامی ہوائیں بعض وقت علاقے کے درجہ حرارت نفاذ انجام دے سے نیچے لاتی ہیں۔ یہ مقامی ہوائیں ٹروپوسفیر کے نچلے پرتوں پر چلتی ہیں۔
- پہاڑ اور وادیوں کی ہوائیں نسیم بحری اور نسیم بری مقامی ہواؤں کی قسموں میں سے زیریں ہوائی کرہ کا گرم یا ٹھنڈے ہونے کی وجہ سے جو دباؤ بتدریج کمی یا زیادتی (دباؤ میں تبدیلی) قائم ہوتی ہے تو یہ مقامی ہوائیں رد عمل ظاہر کرتی ہیں۔
- 1. Chinook: یہ ہوائیں ریاست ہائے متحدہ امریکہ، کینیڈا اور شمالی امریکہ کے علاقے میں واقع کوہ راکیز Rocky Mountains سے چلتی ہیں۔ کئی لوگوں کا ايقان ہے کہ لفظ Chinook کے معنی برف خور Snoweater ہیں (اصل میں یہ امریکہ کے متوطن قبیلے کا نام ہے جسے Chinook کہتے ہیں) یہ لوگ اس خطے میں رہتے ہیں جہاں یہ ہوائیں چلتی ہیں۔
- یہ زیادہ تر سرما کے دوران گھانسن کے میدانوں کو برف سے صاف رکھتی ہیں۔ ایسی مماثل ہوائیں جو یورپ میں چلتی ہیں۔ Foehn کہلاتی ہیں۔ جو آلپس Alps کے شمال ڈھلان پر سے چلتی ہیں یہ برف کو پگھلاتی ہیں موسم کو خوشگوار بناتی ہیں اور انوروں کو جلد پکنے میں مدد کرتی ہیں۔
- 2. LOO (LOO): یہ گرم ہوائیں ہیں جو مسمی اور جون کے مہینوں میں شمالی ہند کے میدانوں میں مغرب سے مشرق کی طرف چلتی ہیں۔ عظیم درجہ حرارت کی بنا پر یہ لوگوں کو لو سے متاثر کرتی ہیں۔
- صحرائے عرب میں Simmon، جاپان میں Yoma، نیوزی لینڈ میں Nor wester، گرم ہواؤں کی دیگر چند مثالیں ہیں۔
- 1. Mistral: بہت مشہور سرد ہوا مسٹرل ہے۔ جو فرانس کے اوپر آلپس سے بحرہ روم کی طرف چلتی ہیں اس کا گذر وادی روم سے ہوتا ہے یہ بہت ہی سرد اور خشک ہوا ہے۔
- 2. Puna: یہ Andes خطے کی سرد مقامی ہوا ہے۔

○ 3. Pampero: یہ سرد قطبی ہوائیں ہیں جو جنوبی امریکہ کے Pampas بہ پاس خطے میں تیزی سے چلتی ہیں۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) فضائی کرہ میں آکسیجن کی مقدار ہے۔
 (1) 78% (2) 21% (3) 0.3% (4) 33%
- (2) فضائی کرہ میں کس گیس کی مقدار سب سے زیادہ ہے۔
 (1) آکسیجن (2) کاربن ڈائی آکسائیڈ (3) نائٹروجن (4) آرگان
- (3) کاربن ڈائی آکسائیڈ کا تناسب فضائی کرہ میں ہے۔
 (1) 78% (2) 21% (3) 0.3% (4) 33%
- (4) پورے فضائی کرہ میں آبی بخارات کا فیصد ہے۔
 (1) 0.4% (2) 0.04% (3) 25% (4) 4.4%
- (5) گیسوں کی ترکیب میں یکسانیت اس پرت کی خاص خصوصیت ہے۔
 (1) Heterosphere (2) Thermosphere (3) Homesphere (4) Troposphere
- (6) فضائی کرہ کی سب سے نچلی پرت ہے۔
 (1) Strosphere (2) Mesosphere (3) Troposphere (4) Exosphere
- (7) گیسوں اور زرات کا آمیزہ کہلاتا ہے۔
 (1) خاکی کرہ (2) فضائی کرہ (3) حیاتی کرہ (4) آبی کرہ
- (8) لفظ Ores ہے۔
 (1) انگریزی (2) یونانی (3) لاطینی (4) فرینچ
- (9) فضائی کرہ کی سب سے اونچی پرت ہے۔
 (1) Strosphere (2) Mesosphere (3) Troposphere (4) Exosphere
- (10) اس پرت میں اوزون پرت پائی جاتی ہے۔
 (1) Strosphere (2) Mesosphere (3) Troposphere (4) Exosphere
- (11) لفظ Ores کے معنی ہے۔
 (1) سمندر (2) پہاڑ (3) زمین (4) آسمان
- (12) Coriolis effect کا اثر کس کے قریب 0 ڈگری ہوتا ہے۔
 (1) خط سرطان (2) خط جدی (3) خط استواء (4) قطبین
- (13) اعظم ترین Coriolis effect کس کے قریب ہوتا ہے۔
 (1) خط سرطان (2) خط جدی (3) خط استواء (4) قطبین
- (14) دباؤ اور ہوا کے نظام میں اس کے اثرات ہوتے ہیں۔

- (1) فضائی کرہ (2) آبی کرہ (3) خاکی کرہ (4) یہ تینوں
- (15) Foehn گرم ہوائیں اس کے شمالی ڈھلان پر سے چلتی ہیں۔
- (1) Rockeys (2) Andes (3) Alps (4) Himaliyas
- (16) لفظ ”موسم“ کو کون سے زبان سے اخذ کیا گیا ہے۔
- (1) انگریزی (2) عربی (3) فرانسیسی (4) یونانی
- (17) انسانی جلد میں روکھاپین، خراش اور کھجلی محسوس کی جاتی ہے۔
- (1) موسم گرما (2) موسم سرما (3) موسم بارش (4) یہ تمام
- (18) واسکو ڈی گامانے اپنی کشتیوں کیلئے ہوائی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے ملک کی دریافت کی۔
- (1) امریکہ (2) ہندوستان (3) ویسٹ انڈیز (4) مصر
- (19) لفظ ”Cyclon“ اخذ کیا گیا ہے۔
- (1) انگریزی (2) عربی (3) فرانسیسی (4) یونانی
- (20) صحرائے عرب میں Simmon، جاپان میں Yoma، نیوزی لینڈ میں Nor wester، مثالیں ہیں۔
- (1) سرد ہوائیں (2) معتدل ہوائیں (3) گرم ہوائیں (4) ان میں سے کوئی نہیں

جوابات

1-2	2-3	3-4	4-1	5-3	6-3	7-2	8-3	9-4	10-1
11-2	12-3	13-2	14-4	15-3	16-2	17-1	18-2	19-3	20-3

حیاتی کرہ

- قدرتی نباتات: عام طور پر قدرتی نباتات کو تین بڑے حصوں میں درجہ بندی کرتے ہیں۔ ان علاقوں کے جنگلات جہاں مناسب بارش اور سورج نکلتا ہے ان علاقوں کے گھانس کے میدان جہاں معتدل بارش ہوتی ہے۔ اور جھاڑ کھنڈ کے علاقے، سرد خطوط میں ہمیں ٹنڈرا کے چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں اور کائی اورع Licheas۔
- منطقہ حارہ کے سدا بہار جنگلات: ان جنگلات کو منطقہ حارہ کے بارش کے جنگلات بھی کہا جاتا ہے۔ یہ گھنے جنگلات خط استواء کے قریب اور منطقہ حارہ کے نزدیک پائے جاتے ہیں یہ خطے گرم ہوتے ہیں اور یہاں سال بھر بارش ہوتی رہتی ہے۔ یہاں پر موسم (خصوص طور پر) گرم نہیں پایا جاتا۔
- یہاں کے درختوں کے پتے کبھی نہیں سوکھتے ہیں اس وجہ سے یہ سدا بہار کہلاتے ہیں۔ ان جنگلات میں درخت نزدیک نزدیک اور گھنے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے سورج کی کرنیں دن کے اوقات میں زمین پر نہیں پڑتی۔
- یہاں عام طور پر سخت لکڑی کے درخت جیسے روز و وڈ Rose Wood، ایبونی Ebony، مہاگنی Mahogany پائے جاتے ہیں۔
- منطقہ حارہ کے پت جھڑ کے جنگلات: منطقہ حارہ کے پت جھڑ کے جنگلات مانسونی جنگلات ہیں جو کہ ہندوستان کے ایک بڑے حصے، آسٹریلیا شمالی حصہ اور امریکہ کے مرکزی حصے میں پائے جاتے ہیں۔ ان خطوں میں موسمی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ یہاں کے درخت

- سایہ دار ہوتے ہیں جس سے موسم گرما میں پانی کو بچائے رکھتے ہیں۔
- یہاں کے جنگلات میں سخت لکڑی کے درخت جیسے سال (Sal)، ساگوان، نیم اور شیشم قابل ذکر ہیں۔ ان درختوں کی لکڑی سے چوبینہ، حمل و نقل اور تعمیری کاموں کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ شیر، بھرتھی، لنگورا اور بندران خطوں کے عام جانور ہیں۔
- منطقہ معتدلہ کے سدا بہار جنگلات: منطقہ معتدلہ کے سدا بہار جنگلات خط استواء ساحلی خطے میں پائے جاتے ہیں۔ یہ عموماً براعظموں کے مشرقی پٹی میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً جنوبی مشرقی متحدہ امریکہ، جنوبی چین اور جنوب مشرقی برازیل، یہاں نرم اور سخت لکڑی کے درخت پائے جاتے ہیں جیسے اکا (Oat)، ہاٹن یوکلیپٹس (Eucalyptus) وغیرہ۔
- منطقہ معتدلہ کے پت جھڑ کے جنگلات: جیسے جیسے ہم خط استواء سے آگے کسی جانب بڑھیں گے وہاں ہمیں منطقہ معتدلہ کے پت جھڑ کے جنگلات ملیں گے۔ خاکہ (6.11) یہ جنگلات متحدہ امریکہ، چین، نیوزی لینڈ، چلی اور مغربی یورپ کے ساحلی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔
- خشک موسم میں یہ درخت اپنے پتوں سے سایہ کرتے ہیں۔ عام طور پر ان جنگلات میں Oak، آئش (ash)، بیچ (beech) درخت پائے جاتے ہیں۔ ہرن، لومٹری، بھیڑیے یہاں کے عام جانور ہیں۔ پرندے جیسے Monals، چکور (Pheasants) بھی پائے جاتے ہیں۔
- بحر روم کے خطے میں موجود نباتات: براعظموں کا شمال مشرقی پٹی منطقہ معتدلہ کے جنگلات اور منطقہ معتدلہ کے پت جھڑ کے جنگلات سے گھیرا ہوا ہے۔ مگر براعظموں کی مغرب اور جنوب مغربی پٹی کا علاقہ مختلف ہے۔
- یہ بحر رومی خطے کے نباتات ہیں۔ (خاکہ بحر رومی خطے کا تانستان (Vineyard) بحر رومی درخت گرما میں اپنے موٹے متولی نما اور موسم سے کرے ہوئے پتوں کی مدد سے کم رطوبت خارج کرنے میں مدد دیتے ہیں) یہ زیادہ تر بحر روم کے اطراف کے علاقے یورپ، افریقہ اور ایشیاء پائے جاتے ہیں۔ اس قسم کے نباتات اصل بحر رومی خطے کے باہر علاقوں California امریکہ، جنوب مغربی افریقہ، جنوب مغربی امریکہ، جنوب مشرقی آسٹریلیا پائے جاتے ہیں۔
- ان خطوں میں موسم گرما سخت اور خشک، ہلکی بارش والے اور موسم سرما ہوتے ہیں۔ یہاں پرتش پھل جیسے سنٹروں، انجیر، زیتون اور انگور کی عام طور پر کاشت کی جاتی ہے۔ یہاں کے باشندے قدرتی نباتات کو نکال کر اپنی پسند کی کاشت کرتے ہیں۔ ان خطوں میں جنگلی جانورنا کے برابر ہیں۔
- صنوبر کے جنگلات: صنوبری جنگلات زمین کے شمالی نصف میں 50% تا 70% درجہ عرض بلد کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ (خاکہ صنوبری جنگلات اور برف سے ڈھکے ہوئے صنوبر کے جنگلات) ان کو ٹانگا بھی کہا جاتا ہے۔ ان جنگلات کو بلند عرض بلد میں بھی دیکھا جاتا ہے۔
- یہ درخت ہمالیہ میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہ درخت لمبے اور ان کی لکڑی نرم اور یہ سدا بہار رہتے ہیں۔ اس درخت کی لکڑی بہت کام میں آتی ہے۔ اس لکڑی کے گودے سے پیپر، نیوز پیپر، بنایا جاتا ہے اس کی نرم لکڑی سے دیا سلائی کی کاڑی اور باندھنے کے ڈبے Packing Bags بھی بنانے کے کام میں آتی ہے۔
- ان جنگلات کے اہم درخت چیر Chair، ہائن Cedar، Pine ہیں۔ یہاں پر سلور فوکس Mink، Silver Fox اور قطبی ریچھ عام طور پر پائے جاتے ہیں۔
- گھانس کے میدان: منطقہ حارہ کے گھانس کے میدان: خط استواء کو دونوں جانب، منطقہ حارہ تک پھیلے ہوئے ہیں (خاکہ) یہ اس قسم کی گھانس مناسب سے کم بارش کے علاقوں میں پیدا ہوتی ہے۔
- گھانس کی لمبائی 3 سے 4 میٹر تک ہوتی ہے۔ یہاں کی گھانس بہت لالچی ہوتی ہے۔ افریقہ کے سوانا گھانس کے میدان اس کی ایک

- مثال ہے عام طور پر یہاں ہاتھی، زراف، چیتا پائے جاتے ہیں۔
- منطقہ معتدلہ کے گھانسن کے میدان: یہ گھانسن کے میدان عرض بلد کے وسطی علاقے اور براعظموں کے اندرونی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ عموماً یہاں کی گھانسن پست قد اور تغذیہ بخش ہوتی ہے۔ یہاں کے جانوروں میں جنگلی بھینس، ارنابھینسا اور بارہ سینگھا شامل ہیں۔
- **Thorny Bushes**: یہ ریگستانی خطوں میں پائے جاتے ہیں۔ منطقہ حارہ کے ریگستان، براعظموں جنوبی سرحدی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہاں کے نباتات کمیاب ہیں۔ کیونکہ یہاں پر تیز گرمی اور بارش بمشکل برستی ہے۔
- ٹنڈرا: جب آپ قطبین تک جائیں گے تو اس جگہ کو انتہائی ٹنڈرا پائیں گے۔ یہاں پر قدرتی نباتات بہت کم پائے جاتے ہیں۔ یہاں پر صرف ماسس (Mosses) کائی (lichens) اور چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں (Shurbs) پائے جاتے ہیں۔
- گرما کی مختصر سی مدت میں ان کی نشوونما ہوتی ہے۔ اس کو ٹنڈرا کے گھانسن کا علاقہ کہتے ہیں۔ اس قسم کے نباتات قطبین کے علاقے یورپ، ایشیا اور شمالی امریکہ میں پائے جاتے ہیں یہاں کے جانوروں کی کھال موٹی اور اس پر فر (Fur) اون نما کھال ہوتی ہے جو کہ ان کو سرد موسم سے بچاتی ہے۔ یہاں کے جانوروں میں Seal دریائی گھوڑے، سانپ، آرنک، کالو، قطبی ریچھ اور قطبی لومٹریا پائے جاتے ہیں۔
- ایک اہم اثر جو ساری دنیا کی آب و ہوا پر کر رہا ہے عالمی حدت کہتے ہیں۔
- عالمی حدت: کچھ حرارت زمین سورج سے حاصل کرتی ہیں اس میں سے کچھ مقدار آسمان میں واپس کر دیتی ہے۔ اور اس طرح سے وہ زمین مناسب درجہ حرارت کو برقرار رکھتی ہے۔
- اس کے بدلے اگر وہ زیادہ مقدار میں حواست حاصل کر کے کم سے کم مقدار میں حرارت کو خارج کرے تو ایک وقت ایسا آئیگا کہ زمین گرم سے گرم تر ہو جائیگی عالمی حدت میں یہی ہوگا کہ جو حرارت زمین حاصل کر کے اس میں سے کچھ مقدار فضاء میں خارج کر لیگی لیکن وہ واپس آسمان میں خارج نہیں ہو سکے گی۔
- چند گیس حرارت کو جذب کرتی ہیں جو کہ زمین کی جانب سے آسمان میں خارج کردہ ہوتی ہیں۔ اور اس طرح سے مناسب درجہ حرارت قائم رہتا ہے یہ میکانزم کو Green House Effect کہا جاتا ہے "Green House Effect" کو آسان اصطلاح میں فضاء جو سورج کی شعاعوں کو کسی حدت آسانی سے آنے اور مشکل سے حرارت کو خارج کرتے ہیں۔
- کاربن ڈائی آکسائیڈ (CO₂)، میتھین (CH₄)، کلوروفلوروکاربن (CFC)، نائٹرو آکسائیڈ (N₂O) جب وہ سطح سے Long wave radiation کو جذب کرتے ہیں۔ یہ گرم ذرات بعد میں ہوا کے ذرات سے متصادم ہوتے ہیں۔
- اس طرح سے وہ باقی کو گرم کرتے ہیں۔ ایک بار جب یہ جذب کی ہوئی گیس گرم ہوتی ہے وہ بھی حرارت خارج کرتی ہیں۔ اس میں چند ریڈیشن خلاء میں غائب ہو جاتے ہیں۔ مگر تھوڑے سے راست زمین کو واپس ہو جاتے ہیں۔
- یہ زائد شعاعوں کے اخراج کو زمین کی اوپری سطح پر Green House Effect کو پیدا کرتی ہیں۔ Green House Effect کو تھوڑی سے وقت میں ایک کانچ کے گھر میں پیدا کریں اور کچھ دوری سے شعاعوں کو اس میں سے گذاریں تو وہ انفراریڈ Red شعاعوں کو نکلنے نہیں دیں گے۔ بغیر Green House Effect زمین کا درجہ حرارت 320°C سے کم ہوتا ہے۔
- کمی اور Green House Effect میں اضافہ کی وجہ سے زمین پر درجہ حرارت میں اچانک اضافہ ہوتا ہے۔ Green House Effect کی ارتکاز سے زمین کے درجہ حرارت میں اضافہ اس کو عالمی حدت (Global Warming) کہا جاتا ہے۔

بڑی گرین ہاؤز گیس	
ذرائع اور جوبات	گیاس کا نام
Combation، Fossil Fuel، جنگلات کی کٹائی	کاربن ڈائی آکسائیڈ (CO ₂)

میٹھین CH ₄	Bio Mass کے جلنے، گڈھوں کو کوڑا کرکٹ سے بھرنے، دھان کے کھیت، کونکے کی کانیں، قدرتی گیسوں کا اخراج
کلوروفلوروکاربن	Aerasols، فریج، ایرکنڈیشنیر، صنعتی محلول
نائٹروس آکسائیڈ (N ₂ O)	کیمیائی کھادا کا استعمال، Fossil Fuel کاربن

○ عالمی حدت (Global Warming) کے اثرات:

1. اگر کاربن ڈائی آکسائیڈ دوگنا ہو جائے۔ عالمی حرارت C⁰ 1.5 تا C⁰ 4 تک بڑھ سکتا ہے۔
2. 1973ء سے شمالی نصف کرہ میں موجود برف %8 تک کا پگھلاؤ دیکھا جا رہا ہے۔
3. زمین پر Green House Effect کے اثرات کی وجہ سے برفباری اور مٹی کی نمی میں کمی واقع ہوئی۔
4. سطحی درجہ حرارت میں اضافہ سے براعظمی اور پہاڑی گلیشیر پگھلنے لگیں گے اس طرح سے کئی ممالک کے ساحلی علاقے طوفانوں سے متاثر ہونگے۔ بنگلہ دیش کے نچلے ڈیلٹا کا ایک بڑا حصہ سمندر کے پانی میں ڈوب جا سکتا ہے۔
5. بارش کی کمی، مٹی کی نمی میں کمی واقع ہوگی۔
6. فضاء کی نمی میں کمی کی وجہ سے کئی بیماریاں ہوتی ہیں۔

- جدید زراعت کی وجہ سے ہونے والی آلودگی کا سب سے خوفناک پہلو یہ ہے کہ (Toxins) ٹاگسزین (زہریلے ذرات) کا ہماری غذا خاص طور پر غذائی اجناس اور ترکاریوں اور پھلوں میں اضافہ ہونا یہ ثابت ہو چکا ہے کہ انسانوں کی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔
- عالمی حدت سے زمین کی حفاظت کے لئے ڈسمبر 1997ء میں اقوام متحدہ نے جاپان کے ایک شہر KYOTO میں ایک کانفرنس کا انعقاد عمل میں لایا۔ اس کانفرنس میں شامل ممالک کو Green House Effect کا احساس ہوا اور ایک معاہدہ پر دستخط کئے جس کو KYOTO PROTOCOL کہا جاتا ہے۔

- اس کا ایک اہم مقصد 1990 تک Green House Effect کے اخراج میں کمی لانا۔ 1997ء تک %5.2 کم سے بھی کم۔ اس معاہدہ کے مطابق 2008-2012 تک اس مقصد کو حاصل کر لینا چاہیے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) جو جنگلات خط استواء کے قریب کے قریب پائے جاتے ہیں۔ کہلاتے ہیں۔
- (1) منطقہ حارہ کے خشک جنگلات
- (2) منطقہ حارہ کے سدا بہار جنگلات
- (2) معتدل سدا بہار جنگلات
- (3) معتدل خشک جنگلات
- (2) غذا کے بنیادی پیدا کنندگان ہیں۔
- (1) حیوانات
- (2) پرندے
- (3) نباتات
- (4) انسان
- (3) پودوں کی فراہم کردہ غذا کو جاندار کھاتے ہیں۔ وہ کہلاتے ہیں۔
- (1) Herbivoves
- (2) Carnivores
- (3) Cannibals
- (4) Omnivores
- (4) روزوڈ، ایبونی اور مہاگنی کے درخت ان جنگلات میں پائے جاتے ہیں۔
- (1) منطقہ حارہ کے خشک جنگلات
- (2) منطقہ حارہ کے سدا بہار جنگلات

- (3) معتدل سدا بہار جنگلات
(5) ہندوستان میں اس قسم کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔
- (1) منطقہ حارہ کے خشک جنگلات
(2) منطقہ حارہ کے پت جھڑ کے جنگلات
- (3) معتدل سدا بہار جنگلات
(4) معتدل خشک جنگلات
- (6) ان جنگلات کو مانسونی جنگلات کہتے ہیں۔
(1) منطقہ حارہ کے خشک جنگلات
(2) منطقہ حارہ کے سدا بہار جنگلات
- (3) معتدل سدا بہار جنگلات
(4) معتدل خشک جنگلات
- (7) یہ جنگلات عموماً براعظموں کے مشرقی پٹی میں پائے جاتے ہیں۔
(1) منطقہ معتدلہ کے سدا بہار جنگلات
(2) منطقہ حارہ کے سدا بہار جنگلات
- (3) منطقہ حارہ کے خشک جنگلات
(4) معتدل خشک جنگلات
- (8) براعظموں کی شمال مشرقی پٹی ان جنگلات سے گھیری ہوتی ہے۔
(1) منطقہ معتدلہ کے سدا بہار جنگلات
(2) منطقہ حارہ کے سدا بہار جنگلات
- (3) منطقہ حارہ کے خشک جنگلات
(4) بحر روم کے نباتات
- (9) ترش پھل جیسے سنتروں، انجیر، زیتون اور انگور کی عام طور پر کاشت کی جاتی ہے۔
(1) منطقہ معتدلہ کے سدا بہار جنگلات
(2) منطقہ حارہ کے سدا بہار جنگلات
- (3) بحر روم کے نباتات
(4) کوان فیرس جنگلات
- (10) ان کو ٹائیگا کے جنگلات بھی کہا جاتا ہے۔
(1) بحر روم کے نباتات
(2) صنوبر کے جنگلات
(3) ٹنڈرا کے نباتات
(4) خاردار جھاڑیاں
- (11) یہاں زندگی ممکن ہے۔
(1) آبی کرہ
(2) خاک کی کرہ
(3) حیاتی کرہ
(4) فضائی کرہ
- (12) کثیف ورس جنگلات کہلاتے ہیں۔
(1) سدا بہار
(2) ٹائیگا
(3) گھنے جنگلات
(4) گھانس کے جنگلات
- (13) CFC کا مخفف ہے۔
(1) Cluro fine Carbons
(2) Chloro full Carbon
(3) Chloro fluoro carbons
(4) ان میں سے کوئی نہیں۔
- (14) Toxins کے معنی ہیں۔
(1) فضائی گیس
(2) زہریلے گیس
(3) قہقہہ گیس
(4) ان میں سے کوئی نہیں
- (15) یہ سخت لکڑی ہے۔
(1) Oak
(2) Sal سال
(3) گھانس
(4) بانس

جوابات

1-2	2-3	3-1	4-2	5-2	6-1	7-1	8-4	9-3	10-2
11-3	12-2	13-3	14-2	15-2					

بڑے زمینی اشکال

- پہاڑ، سطح مرتفع والے پہاڑ اور ہموار میدان کرہ ارض کے بڑے زمینی اشکال ہیں۔
- پہاڑ زمینی مناظر میں عظیم وضع قطع والے ہوتے ہیں۔
- پہاڑ تمام براعظموں میں پائے جاتے ہیں۔
- ہمالیہ ایشیاء میں، آپس یورپ میں، راکیز شمالی امریکہ میں، انڈیز جنوبی امریکہ میں اور اٹلس آفریقہ میں ہیں۔
- کئی پہاڑ زنجیروں کی شکل میں زمین کے بڑے حصے کو گھیر ہوئے ہوتے ہیں جیسے ہمالیہ اور انڈیز اور راکیز۔
- پہاڑ چار قسم کے ہوتے ہیں۔
- پہاڑ کی چار قسمیں تہہ دار پہاڑ، بلاک پہاڑ، باقیاتی پہاڑ اور آتش فشاں پہاڑ ہیں۔
- تہہ دار پہاڑ (Folded Mountains) بہت اونچے اور پرکشش ہوتے ہیں۔
- ہمالیہ، آپس، انڈیز، راکیز تہہ دار پہاڑ کی مثالیں ہیں۔
- بلاک پہاڑ (Black Mountains) زیادہ اونچے نہیں ہوتے ہیں اور سطح مرتفع والے پہاڑوں کے کناروں پر پائے جاتے ہیں۔
- مشرقی آفریقہ کے ڈراگیز، برگ پہاڑ، فرانس کے کوہ سگیس پہاڑ بلاک پہاڑ کی مثالیں ہیں۔
- باقیاتی پہاڑ (Residual Mountain) کروڑوں سال پہلے جو تھیں اونچے تھے ان کے باقیات کے طور پر یہ پہاڑ پائے جاتے ہیں۔
- راجستھان میں اراولی پہاڑ سلسلہ اور جنوبی ہند میں مشرقی گھاٹ اس کی بہترین مثالیں ہیں۔
- بعض اوقات زمین کے اندرونی حصے سے پگھلے ہوئے پتھر لاوا کی شکل میں باہر آنے کی وجہ سے آتش فشانی پہاڑ (Valcanic Mountains) وجود میں آتے ہیں۔
- وسطی آفریقہ کا کلی منجرا، اٹلی کا ماؤنٹ ویسویوس (Vesuvius) اور جاپان کا ماؤنٹ فیوجی یا ماؤنٹ آتش فشانی پہاڑوں کی مثالیں ہیں۔
- پہاڑ انسان کے لئے وسائلی علاقے ہیں۔ ان سے دریا نکلتے ہیں اور جہاں پر چراگا ہیں، صحت اور تفریحی مقامات ملتے ہیں۔
- معدنیات اور جنگلاتی پیداوار حاصل ہوتی ہے اور سرد ہواؤں سے بھی پہاڑ بچاتے ہیں جیسے کہ ہمالیہ پہاڑ۔
- سطح مرتفع والے پہاڑ زمینی اشکال ہیں جو اوپری حصوں میں نسبتاً ہموار سطح رکھتے ہیں لیکن چند میں غیر ہموار سطح بھی ہوتی ہے۔
- سطح مرتفع والے پہاڑ تین قسم کے ہوتے ہیں۔
- باقیاتی سطح مرتفع Residual Plateaus، لاوا سے بنے سطح مرتفع Lava Plateaus اور بین کوہستانی سطح مرتفع Inter Mountain Plateaus۔
- باقیاتی پہاڑ کی مثال سطح مرتفع دکن اور اس کے مشرقی اور جنوبی حصے، کینڈین سطح مرتفع، عربین سطح مرتفع ہیں۔
- دکن کا مغربی حصہ جو گجرات، مہاراشٹر اور شمالی کرناٹک میں واقع ہے۔ یہ لاوا سطح مرتفع کی مثالیں ہیں۔
- دیگر آتش فشانی سطح مرتفع کولمبیا میں اور متحدہ امریکہ کے مغرب میں واقع سینک ندی کی وادیوں میں ملتی ہیں۔
- بین کوہستانی سطح مرتفع اونچے پہاڑوں سے گھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

- ثبتت کا سطح مرتفع جو ہمالیہ کے شمال میں واقع ہے اور بولیو کا سطح مرتفع جو جنوبی امریکہ میں واقع ہے اس قسم کے پہاڑوں کی بہترین مثالیں ہیں۔
- بلند پہاڑوں کے مقابلے میں سطح مرتفع والی پہاڑیوں میں آبادی زیادہ ہوتی ہے۔
- لاوا سے بنے سطح مرتفع کی زمین زرخیز ہوتی ہے۔
- کئی باقیاتی سطح مرتفع میں کارآمد معدنیات جیسے نکل، پلائٹیم، سونا وغیرہ پائے جاتے ہیں۔
- جنوبی آفریقہ اور آسٹریلیا میں سونے کی کانیں پائی جاتی ہیں۔
- ہندوستان میں کرناٹک کے کولار میں سونے کی کانیں ہیں۔
- زمین کے تقریباً مسطح خطے جن کی بلندی سطح مرتفع پہاڑوں سے بہت ہی کم اور نشیبی ڈھلانیں معمولی ہوتی ہیں۔ ہموار میدانی علاقے کہلاتے ہیں۔
- کئی مقامات پر ہموار میدانی علاقے سمندر تک پھیلے ہوئے ہیں۔
- دریائی ہموار میدانوں میں ہندوستان کا گنگا، جمننا کا ہموار میدانی علاقہ ایک اچھی مثال ہے۔
- دنیا کے بیشتر بڑے شہر ہموار میدانی علاقوں میں فروغ پائے ہیں۔
- ہندوستان میں دریائے گنگا کا میدان، مصر میں دریائے نیل کا میدان اور عراق میں دریائے میسوپوٹامیا کا میدان۔
- دنیا میں عام طور پر دو قسم کے ہموار میدانی علاقے ہوتے ہیں۔
- زمینی کٹاؤ سے بنے ہموار میدان اور سیلابی ہموار میدان۔
- زمینی کٹاؤ سے بنے ہموار میدان کی مثالیں کینڈا میں خلیج ہڈسن کے اطراف کا ہموار میدان اور یورپ میں فن لینڈ کا ہموار میدان اس کی مثالیں ہیں۔
- سیلابی ہموار میدان کی مثالیں ہندوستان اور بنگلہ دیش میں دریائے گنگا کے ہموار میدان میں بڑے گنجان آبادی والے علاقے ہیں۔
- اس کے علاوہ اس کی دیگر مثالیں چین میں دریائے ہوانگ ہواوریا نگیسی کیا ننگ کے علاقے ہیں۔
- مصر میں دریائے نیل کے علاقے بھی سیلابی ہموار میدان کے زمرے میں آتے ہیں۔
- دریا سمندر میں گرنے سے پہلے اپنے ساتھ لائی ہوئی زرخیز مٹی سے جو ایک بڑا ٹکون بناتا ہے اس کو ڈیلٹا کہتے ہیں
- اس ٹکون کو یونانی لفظ ڈیلٹا سے منسوب کرتے ہوئے ڈیلٹا کا نام دیا گیا ہے۔
- ڈیلٹا کی زمین عمدہ فصلوں کی پیداوار کے لئے موزوں ہوتی ہے۔
- دنیا کے بڑے بڑے شہر دریاؤں کے قریب ہموار میدانوں میں پائے جاتے ہیں۔
- وہ مقامات جہاں دریا سمندر میں مل جاتے ہیں وہاں بندرگاہی شہر وجود میں آتے ہیں۔
- جن ہموار میدانی علاقوں میں بارش نہیں ہوتی ہے وہ علاقے ریگستان بن جاتے ہیں۔
- اس کی مثالیں ہندوستان کا تہار ریگستان، آسٹریلیا کا عظیم ریگستان Great Desert ہے جہاں آبادی بہت کم پائی جاتی ہے۔
- کثیر جوابی سوالات**
- (1) فرانس کے کوہ واسکیس پہاڑ اس کی مثال ہیں۔
- (2) ہماڈوں کی قسمیں ہوتی ہیں۔
- (1) باقیاتی پہاڑ (2) بلاک پہاڑ (3) آتش فشاں پہاڑ (4) یہ تمام

- (3) آلپس پہاڑیں ہیں۔ (1) 5 (2) 7 (3) 4 (4) 3
- (4) ماؤنٹ ویزیو (Vesuvius) واقع ہیں۔ (2) بلاک پہاڑ (3) آتش فشاں پہاڑ (4) تہہ دار پہاڑ
- (5) سنیک ندی کی وادیاں اس سطح مرتفع کی مثالیں ہیں۔ (1) اٹلی (2) ہندوستان (3) جاپان (4) وسطی آفریقہ
- (6) ڈیلٹا کوئی زبان کا لفظ ہے۔ (1) باقیاتی سطح مرتفع (2) لاوا سے بنا سطح مرتفع (3) بین کوہستانی سطح مرتفع (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (7) بولیویا کا سطح مرتفع مثال ہے۔ (1) انگریزی (2) فرانسیسی (3) یونانی (4) رومی
- (8) ہندوستان کی کوئی ریاست میں کولار سونے کا کانیں ہیں۔ (1) باقیاتی سطح مرتفع (2) لاوا سے بنا سطح مرتفع (3) بین کوہستانی سطح مرتفع (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (9) سطح مرتفع والے پہاڑوں کی قسمیں ہوتی ہیں۔ (1) کرناتک (2) آندھر پردیش (3) گجرات (4) راجستھان
- (10) وہ مقامات جہاں دریا سمندر میں مل جاتے ہیں وہاں کونسے شہر وجود میں آتے ہیں۔ (1) 5 (2) 3 (3) 4 (4) 2
- (1) طیران گاہی شہر (2) بندرگاہی شہر (3) میٹروپولیٹین شہر (4) میگا شہر

جوابات

- | 1-2 | 2-3 | 3-4 | 4-1 | 5-2 | 6-3 | 7-3 | 8-1 | 9-2 | 10-2 |
|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|------|
|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|------|
- زمین کی اندرونی ساخت: زمین کی اندرونی ساخت کو سمجھنے کے لیے ہمیں سائنسی تحقیق اور حقائق کا تجزیہ کرنے کے لیے کئی کئی سال لگے۔ اسکی اہم وجہ یہ ہے کہ ہم نے جو گہری کانیں کھودی وہ چند کلومیٹر سے زیادہ گہری نہ تھیں۔ جب کہ زمین کا نصف قطر یا زمین کا اندرونی مرکز کا فاصلہ تقریباً 6000 کلومیٹر ہے۔
- زمین تین اہم پرتوں سے بنی ہے۔
1. اوپری پرت یا قشرہ (Crust) 2. میانہ پرت (Mantle) 3. مرکزی کرہ (Core)
- 1. اوپری پرت: ہم زمین کے اوپر کی سطح پر زندگی گزارتے ہیں۔ اس کو اوپری کی پرت کہتے ہیں۔ آپ نے پچھلے حصہ میں اس پرت کے بننے کے بارے میں پڑھا ہے۔ یہ پرت زمین کے اندر 30 سے 100 کلومیٹر تک پائی جاتی ہے۔ یہ پرت زیادہ تر مختلف اقسام کے چٹانوں پر مشتمل ہے۔
- 2. درمیانی پرت (Mantle): اس پرت کی موٹائی تقریباً 100-2900 کلومیٹر ہے۔ Mantle کی اوپری سطح سخت حالت میں نہیں ہوتی ہے۔ جس کے اوپر زمین کی اوپری پرت (Crust) تیرتی ہے۔ یہ پرت درحقیقت Silicates نامی کیمیکل پر مشتمل ہے
- 3. مرکزی کرہ (Core): اس پرت کی موٹائی 2900 تا 6376 کلومیٹر ہے۔ اس پرت میں بھاری مقدار میں لوہا اور نکل پایا جاتا ہے۔ اس پرت کو دو ذیلی حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔
- بیرونی مرکزی کرہ (Outer Core): یہ پرت تقریباً 2900 تا 5100 کلومیٹر تک ہوتی ہے۔ جس میں نکل اور لوہا جیسی دھاتیں مائع

حالت میں پائی جاتی ہیں۔

- اندرونی مرکزی کرہ (Inner Core): زمین کی ٹھوس اندرونی مرکزی کرہ کی موٹائی 5,100 سے 6376 کلومیٹر تک ہے یہ پرت ٹھوس لوہے کے اجزاء سے ملکر بنتی ہے جس میں بھاری مقدار میں سونے کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔
- دلچسپ بات یہ ہے کہ Mantle کی اندرونی سطح آتشفشانوں اور بڑے شگافوں (Fissures) کے ذریعہ بحرا عظموں کے سطح پر آ کر ٹھنڈے ہوتے ہیں تو وہ زمین کی اوپری پرت Crust بن جاتی ہے۔
- دنیا کے کئی خطوں میں زمین کی اوپری پرت Crust کے حصے Mantle میں شامل ہو کر دوبارہ پگھل جاتے ہیں۔ زمین کے پرتوں کے بننے اور بگڑنے کے مسلسل عمل سے ہم پر یہ حقائق واضح ہوتے ہیں کہ ہماری زمین اب بھی بہت زیادہ فعال ہے زمین کی جس پرت پر ہم زندگی گزارتے ہیں اس میں زلزلوں، آتشفشانوں، زمین کا سرکاؤ اور پہاڑوں کا وجود میں آنا یہ سب زمین کے اندر جاری رہنے والے عوامل کا نتیجہ ہے۔
- زمین کے حجم میں زمین کی اوپری پرت صرف ایک فیصد ہے جبکہ Mantle 16% ہے اور Core 83% ہے۔ اگر ہم زمین کو پورا ایک انڈا فرض کریں تب زمین کی اوپری پرت Crust کی موٹائی انڈے کے جھلکے کی موٹائی کے برابر ہے۔
- زمین کے اوپری سطح (Crust) کی حرکت: 20 ویں صدی کے ابتداء میں جرمن ماہر موسمیات اور ماہر طبیعیات الارض الفریڈ وگنر نے براعظمی ہٹاؤ کے نظریے کو پیش کیا۔ جس میں براعظموں اور بحرا عظموں کی موجودہ ترتیب کی وضاحت اور کچھ حد تک تشریح کی گئی۔
- اس کے مفروضے کے مطابق 220 ملین سال پہلے ایک عظیم الشان براعظم موجود تھا جس نے اسے Pangaea (یونانی ”مکمل زمین“) قرار دیا اور پھر وہ بعد میں کئی بڑے بڑے حصوں میں بکھر گیا۔
- اس نے یہ بتلایا کہ زمین کے بڑے بڑے حصے حرکت کرتے ہوئے ایک دوسرے سے دور چلے گئے۔ کئی ملین سال بعد ان میں سے چند براعظموں میں تصادم عمل میں آیا وہ اب بھی برابر حرکت کرتے رہتے ہیں۔
- Pangaea ایک مفروضے پر مبنی براعظم ہے اس نظریے میں Mesozoi دور سے لے کر موجودہ دور کے براعظموں کے وجود کی پیش کیا گیا۔ Wagerer کے مفروضے کے مطابق بڑے براعظم کے ٹوٹنے پر یہ وجود میں آئے۔
- 1. Laursia (موجودہ شمالی امریکہ، گرین لینڈ اور یوریشیا کا پورا علاقہ ہندوستانی کا شمالی حصہ) اور
- 2. Gondwana-land (موجودہ جنوبی امریکہ، افریقہ، مدغاسکر، ہندوستان، عرب، ملیشیا، ایسٹ انڈیز، آسٹریلیا اور انٹارٹیکا
- یہ دونوں حصوں کو ایک لائے کم گہرے سمندر (جس سے Tethys سمندر کہا جاتا ہے) نے جدا کر دیا تھا
- براعظموں کو کرہ ارض پر موجودہ اشکال اور مقامات حاصل کرنے کے لئے کئی ملین سال کا عرصہ لگا۔ آج بھی بہت سے براعظم آہستہ آہستہ حرکت کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو ڈھکیلتے رہتے ہیں۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) ان میں سے کونسی ماحولیاتی بحران کی مثال نہیں ہے۔
- (1) عالمی حدت (2) ہوائی آلودگی (3) سیارچوں کا ٹکراؤ (4) سمندر کی آبی سطح میں اضافہ
- (2) ان میں سب سے عظیم ہے۔
- (1) کہکشاں (2) Milky Way (3) سورج (4) کائنات
- (3) کائنات کا ارتقاء تقریباً کتنے سال قبل ہوا۔

- (4) زمین کے لئے سورج کے اطراف گھومنے کا راستہ ہے۔
 (1) محور (2) مدار (3) قطعہ (4) کہکشاں
- (5) Earth کس زبان کا لفظ ہے۔
 (1) فرانسیسی (2) جرمن (3) ڈچ (4) انگریزی
- (6) زمین سورج کے اطراف کتنے کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتی ہے۔
 (1) 1,07,200 (2) 6200 (3) 152 بلین (4) 1,02700
- (7) زمین کو اپنی محوری گردش مکمل کرتی ہے۔
 (1) 28 دن (2) 30 دن (3) 360 دن (4) 365 1/4 دن
- (8) اس کے نتیجے میں زمین پر موسم وقوع پذیر ہوتے ہیں۔
 (1) زمین کی روزانہ محوری گردش
 (2) چاند کی زمین کے اطراف ماہانہ گردش
 (3) زمین کی سورج کے اطراف گردش
 (4) زمین کی محوری گردش کا پنے مدار پر ایک جانب جھکاؤ
- (9) تقریباً کتنے سال قبل زمین بنا شروع ہوئی۔
 (1) ہندوستان (2) 4 1/2 بلین (3) 1,07,200 (4) 6 بلین
- (10) سب سے پہلے کس کا وجود عمل میں آیا۔
 (1) انسان (2) نباتات (3) حیوانات (4) سمندری انواع
- (11) زمین کا نصف قطر ہے۔
 (1) 1,07,200 کلومیٹر (2) 9000 کلومیٹر (3) 8848 کلومیٹر (4) 6000 کلومیٹر
- (12) زمین کی اوپری پرت کہلاتی ہے۔
 (1) قشر (2) Crust (3) مرکزی کرہ (4) اندرونی کرہ
- (13) زمین کی کونسی پرت کی موٹائی زیادہ ہے۔
 (1) قشر (2) Crust (3) مرکزی کرہ (4) اندرونی کرہ
- (14) زمین کو کونسی پرت تپتی ہے۔
 (1) قشر (2) Crust (3) مرکزی کرہ (4) اندرونی کرہ
- (15) زمین کی کونسی پرت میں Scilcon ہے۔
 (1) مرکزی کرہ (2) Mantle (3) قشر (4) اندرونی کرہ
- (16) زمین کی کونسی پرت میں لوہا اور نکل پایا جاتا ہے۔
 (1) مرکزی کرہ (2) Mantle (3) قشر (4) اندرونی کرہ
- (17) زمین کی کس پرت میں سونا پایا جاتا ہے۔
 (1) مرکزی کرہ (2) Mantle (3) قشر (4) اندرونی کرہ
- (18) براعظمی ہٹاؤ کے نظریہ کو پیش کیا۔

- (1) الفرڈنوبل (2) الفرڈوینگر (3) جان ڈالٹن (4) گیلی لیو
 (19) اس کی مدد سے ہم مقامات اور محل وقوع معلوم کر سکتے ہیں۔
 (1) عرض بلد (2) طول بلد (3) جنگلہ (4) خط استواء
 (20) عرض بلد ہیں۔
 (1) دائرے (2) خطوط مستقیم (3) نیم دائرے (4) خطوط منحنی

جوابات

1-3	2-4	3-2	4-2	5-4	6-1	7-4	8-4	9-2	10-4
11-4	12-1	13-3	14-1	15-2	16-1	17-4	18-2	19-3	20-1

3. سورج سے حرارت (توانائی)، درجہ حرارت اور پیمائش۔ قطبی قطے

سورج سے حرارت (توانائی)

- زمین کے اطراف گہرے ہوئے گیسوں کی چادر فضائی کرہ کہلاتا ہے۔
- ایسا منطقہ جو خط استواء کے قریب تقریباً 10 ڈگری شمالی سے 10 ڈگری جنوبی عرض بلد تک پھیلا ہوا ہے استوائی خط کہلاتا ہے۔
- منتقل شدہ پانی کے بخارات کا کثیف پاؤں کے قطرے یا بادل کی شکل اختیار کرنا عمل انجماد کہلاتا ہے۔
- سورج سے جو توانائی مستقل خارج ہوتی ہے اس کو "شمسی اشعاع (Solar Radiation)" کہتے ہیں۔
- سطح زمین جو شمسی توانائی حاصل کرتی ہے اس کو انجماد حرارت (Insolation) کہتے ہیں۔
- سورج کی شعاعیں جب خط استوا 90° درجہ پر پڑتی ہیں اور قطبین پر ترچھی پڑتی ہیں۔ یہ "زاویہ وقوع" کہلاتا ہے۔ یعنی وہ زاویہ جس پر شعاعیں سطح زمین پر پڑتی ہیں۔
- ریڈیشن سے درجہ حرارت کے زمین پر عمل کو توازن حرارت کہتے ہیں۔
- بعض اوقات، خصوصاً موسم سرما میں صبح کے وقت میں نچلے علاقوں میں بھی درجہ حرارت کم نظر آتا ہے۔ یعنی بلندی کے ساتھ ساتھ حرارت کی شرح کا گھٹنا عمومی کلیہ ہونے کے باوجود اس کے برخلاف بھی ہو سکتا ہے۔ اسی کو حرارت کی معکوسیت کہا جاتا ہے۔
- آلودگی کے مجموعی اثرات ہمارے ماحول کو زہر آلود کر رہے ہیں۔ ایک اہم اثر جو ساری دنیا کی آب و ہوا پر اثر انداز ہو رہا ہے عالمی حدت کہلاتا ہے۔
- کسی بھی شے سے توانائی کے خارج ہونے کے عمل (Radiation) کہتے ہیں۔
- اوئی ریاست ٹائلناڈو میں نیلگری پہاڑیوں پر واقع ہے جس سے پہاڑیوں کی ملکہ کہا جاتا ہے۔ اوئی کا موسم کافی سرد اور خوشگوار ہوتا ہے کیونکہ یہ مقام کافی اونچائی پر واقع ہے۔
- سطح سمندر سے جیسے جیسے مقام کی بلندی میں اضافہ ہوتا ہے ویسے ہی اوسط درجہ حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ فی کیلومیٹر بلندی پر 6 ڈگری سلسیوس میں کمی واقع ہوتی ہے۔
- فضائی کرہ دھوئیں اور گرد سے آلودہ ہونے پر سورج کی کرنیں متاثر ہوتی ہیں جس سے سطح زمین کو حاصل ہونے والے انسولیشن میں کمی

- واقع ہوتی ہے اور زمین کے درجہ حرارت میں بھی کمی واقع ہوتی ہے۔
- قطب شمالی میں سورج کی شعاعیں ترچھی پڑتی ہیں کیونکہ یہاں زاویہ وقوع زیادہ ہے۔
- زمین گرمی کا انجذاب کرتی ہے جبکہ پانی تری کے حصہ سے مختلف ہے۔ زمین بہت جلد گرم ہوتی ہے اور پھر ٹھنڈی بھی ہو جاتی ہے جبکہ سمندر گرم ہونے اور ٹھنڈا ہونے کے لئے کافی مدت لیتے ہیں۔
- معکوسیت کے واقع ہونے سے بلند مقامات گرم ہو سکتے ہیں اور پہاڑی Hill Stations جیسے شملہ اور اوٹی وغیرہ اپنی اہمیت کھو سکتے ہیں۔
- کسی بھی مقام کا درجہ حرارت مختلف وجوہات جیسے اونچائی خشکی اور تری کی تقسیم سطح سمندر سے دوری ہوائیں سمندروں لہروں وغیرہ پر منحصر ہوتا ہے۔
- آپ جیسے جیسے سطح زمین سے اوپر کی جانب جائیں گے گرمی بڑھتی جائے گی۔
- سورج کی شعاعیں پہلے زمین کو پھر اس کے بعد ہوا کو گرم کرتی ہے۔
- عالمی حدت کا تعلق کاربن ڈائی آکسائیڈ (CO₂)، کلوروفلورو، میتھن سے تعلق ہے۔
- ممبئی میں معتدل آب و ہوا ہوتی ہے جبکہ دہلی میں سخت سرد موسم ہوتا ہے کیونکہ ممبئی ساحلی علاقے پر واقع ہے اور منطقی ہونے کی وجہ سے سال تمام درجہ حرارت معتدل رہتا ہے۔
- دہلی سطح سمندر سے کافی دور ہے۔ اس لئے یہاں پر سخت موسم ہوتا ہے۔ اگست اور ستمبر دونوں شہروں کا درجہ حرارت تقریباً یکساں ہوتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) سورج کی روشنی جب خط استوا پر کتنے درجہ پر پڑتی ہے تب قطبین پر ترچھی پڑتی ہیں۔
- (1) 80 ڈگری (2) 90 ڈگری (3) 60 ڈگری (4) 30 ڈگری
- (2) سطح سمندر سے جیسے جیسے مقام کی بلندی میں اضافہ ہوتا ہے ویسے ہی اوسط درجہ حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ فی کیلومیٹر بلندی پر 6 ڈگری سیلسیس میں کمی واقع ہوتی ہے۔
- (1) 8 ڈگری (2) 10 ڈگری (3) 5 ڈگری (4) 6 ڈگری
- (3) اس مقام پر درجہ حرارت سب زیادہ 57.8 ڈگری ریکارڈ کیا گیا تھا۔
- (1) جدہ (2) عزیزیہ (3) لندن (4) نیروبی
- (4) دہلی سطح سمندر سے تقریباً کتنے میٹر بلندی پر واقع ہے۔
- (1) 30 (2) 20 (3) 40 (4) 50
- (5) حسب ذیل میں سے توانائی کا اہم ذریعہ ہے۔
- (1) زمین (2) سورج (3) چاند (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (6) حسب ذیل میں سے کونسا شہر سرد ہوتا ہے۔
- (1) شملہ (2) دہلی (3) ممبئی (4) کولکتہ
- (7) لیپیا اس براعظم میں واقع ہے۔
- (1) یورپ (2) آفریقہ (3) ایشیا (4) آسٹریلیا

(8) پانی کتنے ڈگری سلسیس پر ابلتا ہے۔

10,000 (4) 1000 (3) 100 (2) 10 (1)

(9) درج ذیل شہروں میں کونسا شہر خط استواء کے قریب واقع ہے۔

(1) شنگھائی (2) والڈی و سٹوک (3) ملبورن (4) سنگاپور

(10) آپ جیسے جیسے سطح زمین سے اوپر کی جانب جائیں گے گرمی ہو جائے گی۔

(1) کم (2) زیادہ (3) برابر (4) ان میں سے کوئی نہیں

جوابات

1-2	2-4	3-2	4-2	5-4	6-2	7-2	8-1	9-4	10-2
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

موسموں کا جادو

- زمین کے سورج کے اطراف اپنے محور پر گھومنے سے موسم وجود میں آتے ہیں۔
- زمین کی شکل کروئی ہوتی اسی لیے اسے سطح زمین کی گولائی بھی کہتے ہیں۔
- زمین سورج کے اطراف گردش کرتے ہوئے 23.5° زاویے پر جھکتی ہے۔ جسے زمین کا جھکاؤ کہتے ہیں۔
- موسم سرما میں بادل آبی بخارات سے حرارت کی وجہ سے برف کے ذرات میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور یہ برف زمین کی سطح پر جب گرتی ہے تب اسے برف باری کہتے ہیں۔
- زمین کو حرارت کی بنیاد پر مختلف علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جسے حرارت کے منطقے کہتے ہیں۔
- وہ جگہ جہاں زمین آسمان سے ملتی نظر آتی ہے اسے افق کہتے ہیں۔
- ناروے کو نصف شب کے آفتاب کی سرزمین کہتے ہیں۔
- زمین سورج کے اطراف ایک مقررہ راستہ پر گردش کرتی ہے جسے زمین کا مدار کہا جاتا ہے۔ اور زمین کی یہ گردش خلاء میں ایک ہموار سطح پر ہوتی ہے۔ یعنی زمین سورج کے اطراف گردش کرتی ہوئی اس مقررہ سطح سے اوپر نیچے نہیں ہوتی۔
- اس ہموار خلائی سطح کو Orbital plane کہا جاتا ہے۔ زمین کا محور اس ہموار سطح پر عمودی یعنی 90° کے زاویہ پر کھڑا نہیں ہوتا بلکہ یہ 66.5° اوپر بناتے ہوئے جھکا ہوا ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس کا جھکاؤ $(90^\circ - 66.5^\circ = 23.5^\circ)$ ہوتا ہے۔
- دہلی منطقہ معتدلہ میں واقع ہے اور موسم سرما میں وہاں برف باری نہیں ہوتی ہے۔
- سورج کی جانب والے نصف کرہ میں ہمیشہ دن ہوتا اور دوسرے نصف کرہ میں ہمیشہ رات رہتی۔
- ہندوستان کی قدیم روایتوں کے مطابق ہندوستانی آب و ہوا کو چھ موسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- (1) وسنتا (موسم خزاں) (2) گریشما (موسم گرما) (3) ورشا (مانسون)
- (4) شرد (موسم بہار) (5) ہمہنتا (گرما) (6) شیشیرا (گرما اور فال)

کثیر جوابی سوالات

(1) ہندوستان کی قدیم روایتوں کے مطابق ہندوستانی آب و ہوا کو موسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(1) پانچ (2) چھ (3) چار (4) سات

- (2) سورج کی کرنیں راست طور پر خط سرطان پر پڑتی ہیں۔
- (1) 25 جون (2) 10 جون (3) 21 جون (4) 6 جون
- (3) 21/مارچ اور 23/ستمبر کو سورج کی کرنیں پر سیدھی پڑتی ہیں۔
- (1) خط استوا (2) خط جدی (3) خط سرطان (4) ان تمام پر
- (4) زمین اپنے محور پر کی طرح گردش کرتی ہے۔
- (1) فقیال (2) ہوا (3) گیند (4) لٹو
- (5) مداری گردش کے لئے زمین کو درکار ہوتے ہیں۔
- (1) 365 دن (2) 365 دن اور 5.56 گھنٹے
- (3) 366 دن (4) 24 گھنٹے
- (6) چھ مہینے دن اور چھ مہینے رات اس علاقے میں ہوتی ہے۔
- (1) قطبین (2) حارہ (3) معتدلہ (4) یہ تمام
- (7) سال بھر منجمد رہتا ہے۔
- (1) بحر احمر (2) بحر آرکٹک (3) بحر مدیترہ (4) بحر ہند
- (8) خط سرطان اور خط جدی کے درمیان پھیلے ہوئے علاقہ کو کہتے ہیں۔
- (1) منطقہ معتدلہ (2) منطقہ بارہ (3) منطقہ حارہ (4) قطبین
- (9) کس کو نصف شب کے آفتاب کی سرزمین کہتے ہیں۔
- (1) ناروے (2) لندن (3) ملبورن (4) سنگاپور
- (10) تلنگانہ واقع ہے۔
- (1) منطقہ معتدلہ (2) منطقہ بارہ (3) منطقہ حارہ (4) قطبین

جوابات

1-2	2-3	3-1	4-4	5-2	6-1	7-2	8-1	9-1	10-3
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

قطبی خطے / منطقے

- 66.5° درجے شمالی عرض بلد قطبی دائرہ کہلاتا ہے۔
- ٹنڈرا کے علاقے میں انتہائی کم روشنی حاصل ہوتی ہے۔ اور یہاں پر ایک مخصوص قسم کے نباتات اگتے ہیں جسے ٹنڈرا کے نباتات کہتے ہیں۔
- برف کی بڑی چٹانیں ٹوٹ کر بہتے ہوئے سمندر میں جاملتی ہیں اسے برفی تودے کہتے ہیں۔
- ٹنڈرا کے علاقے میں بسنے والوں کو اسکیموس کہا جاتا ہے۔
- چھوٹی کشتیاں جسے لکڑیوں سے بنایا جاتا ہے اور ان پر جانوروں کی کھال منڈھ دی جاتی ہے۔
- اسکیموس کی رہائش گاہ اگلو کہلاتی ہے۔
- ٹنڈرا پر سورج تقریباً فروری اور مارچ میں طلوع ہونا شروع ہوتا ہے۔ شروع شروع میں سورج ایک آدھ گھنٹہ چمکتا ہے، اور پھر غروب ہو جاتا ہے، اور اس کے بعد دھیرے دھیرے بڑھتا ہوا 2 گھنٹے، 6 گھنٹے، 8 گھنٹے، 16 گھنٹے اور آخر میں 24 گھنٹے چمکتا ہے۔
- اس کے بعد تقریباً 3 مہینے مئی سے جولائی تک سورج غروب ہی نہیں ہوتا اور سورج 24 گھنٹے چمکتا رہتا ہے۔

- لیکن سورج ایک دم سر پر نہیں آتا۔ یہ افق سے تھوڑا اوپر منڈلاتا ہے۔ (افق یعنی وہ جگہ جہاں زمین آسمان سے ملتی نظر آتی ہے) کیونکہ سورج آسمان پر بلند نہیں ہوتا اس لیے کبھی بھی زیادہ گرمی نہیں رہتی۔
- یہاں تک کے گرما کے مہینوں میں بھی سردی رہتی ہے، لیکن سرما کے بہ نسبت سردی کم رہتی ہے۔ نسبتاً گرم موسم کی وجہ سے کچھ برف پگھلتی ہے، وہ ندیاں جو موسم سرما میں منجمد ہو جاتی ہیں پگھل کر بہنے لگتی ہیں۔ جھیلیں بھر جاتی ہیں، اور برف کی بڑی چٹانیں ٹوٹ کر بہتے ہوئے سمندر میں جا ملتی ہیں، یہ برف کے تودے کہلاتے ہیں۔
- وہ زمین جو سرما میں منجمد اور ویران تھی گرما میں پھر رنگوں سے زندہ ہو جاتی ہے۔
- ٹنڈرا کا علاقہ موسم سرما نومبر، ڈسمبر اور جنوری میں تقریباً تاریک رہتا ہے کیونکہ ان علاقوں میں سورج طلوع ہی نہیں ہوتا ہے۔
- اسی اثناء میں برف کی سفیدی اور برنی تودے کے عکس کے سبب ایک مخصوص روشنی دکھائی دیتی ہے جسے Aurora Borealis کہتے ہیں۔ اس سے ٹنڈرا کے لوگ روشنی حاصل کرتے ہیں۔
- ٹنڈرا کے علاقے میں موسموں میں کوئی فرق نہیں پایا جاتا ہے۔ انھیں صرف برائے نام گرمی ملتی ہے۔ یہ لوگ مختلف فصلوں کی پیداوار بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ انھیں ذائقہ دار اشیاء بھی دستیاب نہیں ہوتی ہیں۔
- وہیل کی پسلیوں اور لکڑی سے گنبد نما گھر بنائے جاتے ہیں۔
- یہ لوگ برف کے بند بلاکوں سے گنبد تیار کرتے ہیں۔
- موسم سرما میں اکثر اسکیموس جانوروں کے کھال سے بنے خیموں میں رہتے ہیں، مغربی الاسکا میں لکڑی کے فریم پر سمندری گھوڑے کی کھال کے بہت بڑے سرمائی خیمے لگائے جاتے ہیں۔ الاسکا کے شمالی ساحل پر وہیل کی پسلیوں اور لکڑی کے گنبد نما گھر بنائے جاتے ہیں۔
- برف کے مکانات صرف مشرقی اور وسطی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ برف کے بند بلاکوں سے گنبد تیار کئے جاتے ہیں۔ مختصر داخلی راستوں والے برف کے چھوٹے مکانات سفر کے دوران استعمال کیے جاتے ہیں۔
- آئس لینڈ کے Viking پہلے یورپی ہیں جنہیں اسکیموس نے دیکھا انہوں نے گرین لینڈ میں بودو باش اختیار کی۔ آئس لینڈ اور اسکیمو کا رابطہ تقریباً 1200ء میں شروع ہوا اور تقریباً 1400ء تک جاری رہا۔
- دوسرے یورپی 1576-78 کے بعد اسکیموس کے علاقوں میں دور دور تک آنے لگے برطانوی ملاح مارٹن فراس پیشتر جزیرہ ہاٹن کے دور کے بعد ڈنمارک، ناروے اور برطانوی ہم جدوں نے چین کا شمال مغربی راستہ دریافت کرنے کی خاطر شمالی سمندر میں دور تک سفر 1728 تک روسی باشندے شمالی الاسکا اور ساہیریا تک پہنچ گئے۔ یوروپین اقوام سے مزید رابطہ اس وقت ہوا جب سیاحوں کے جہاز اکاہل اور بحر اقیانوس سے شمال مغربی راستہ معلوم کرنے کی کوشش کی۔
- لیکن قطب شمالی کے جزائر کے اسکیموس کے کچھ گروپ 1960ء میں بھی باہر کے لوگوں سے زیادہ رابطہ نہیں رہا۔
- 1850 کے بعد یورپیوں، امریکی وہیلر (وہیل کے شکاری) اور فر کے تاجروں کی آمد سے بہت تبدیلیاں ہوئیں۔ اسکیموس وہیلر کیلئے کام کرتے اور انہیں چرم فروخت کرتے تھے اس کے بدلے میں بیرونی باشندے مادی ہتھیار اور رائل مہیا کرتے تھے۔
- بیرونی باشندے اپنے ساتھ نئی بیماریاں لائے جس کا اسکیموس کے پاس علاج تھا اور نہ قوت مدافعت۔ یہ چچک، تپ دق، انفلوینزا، کالی کھانسی، نمونیا، ممس (غدود) کھرے کے دانے (Scarlet fever) ڈبھتر یا (خناق) وغیرہ خطرناک بیماریاں تھیں۔
- 18 ویں صدی کے آخر تک بڑی تعداد میں یورپی باشندے سال بھر قطبی خطے میں رہنے لگے اور یہ بیماریاں بہت زیادہ پھیل گئیں۔

- ایکسوس اور غیر ملکوں کے درمیان روابط کی ترتیب عروج و زوال سے عبارت تھی۔ بیرونی باشندوں کی لہر مختصر عرصے کیلئے دولت، تعلیم اور روزگار جیسی سہولتیں لے آئی۔ اس کے بعد کا دور غربت اور بد حالی کا رہا۔
- وہیل کے شکار کا دور (1859 تا 1910) چرم کی جدید رہا۔ تجارت (1925 تا 1950) 'ملٹری اور دفاعی اڈے (وسط 1950) شہری مراکز کی تعمیر (وسط 1960) اور تیل کی دریافت اور ترقی (1970)۔ یہ ادوار ترقی کے عروج کے ادوار تھے۔
- قدیم دور کے لوگ جانوروں کی کھال سے بنے ہوئے کپڑے زیب تن کرتے تھے اور ہڈی، ہاتھی دانت، لکڑی اور نرم پتھر سے اوزار اور ہتھیار بناتے ہوئے ان کو شکار کے لئے استعمال کرتے تھے۔
- گرما میں اکثر ایکسوس جانوروں کے کھال سے بنے خیموں میں رہتے ہیں، مغربی الاسکا میں لکڑی کے فریم پر سمندری گھوڑے کی کھال کے بہت بڑے سرمائی خیمے لگائے جاتے ہیں
- الاسکا کے شمالی ساحل پر وہیل کی پسلیوں اور لکڑی کے گنبد نما گھر بنائے جاتے ہیں۔ یہ گنبد نما مکانات نشیبی میدانوں میں بنائے جاتے ہیں۔ برف کے مکانات صرف مشرقی اور وسطی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ برف کے بند بلاکوں سے گنبد تیار کئے جاتے ہیں۔
- اگر ایک روز دن بھر (24 گھنٹے) سورج غروب نہیں ہوتا ہے تب ہم گھر کے تمام کھڑکیوں اور دروازوں کو بند کر دیں گے تاکہ اندھیرا ہو جائے اور ہم سو پائے اور باقی دن ہم کام کریں گے۔
- اگر دوسرا دن سورج نظر ہی نہیں آئے تب ہم متبادل روشنی کے انتظامات جیسے کہ Flood Light کا استعمال عام کریں گے لیکن یہ صرف ایک دن یا چند ایام کے لئے ممکن ہے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) ٹنڈر کے معنی ہیں۔

(1) سرد	(2) گرم	(3) بہت سرد	(4) بہت گرم
---------	---------	-------------	-------------
- (2) جہاں زمین اور آسمان ملتی نظر آتی ہے۔ اسے کہتے ہیں۔

(1) پہاڑ	(2) چوٹی	(3) افق	(4) آکاش
----------	----------	---------	----------
- (3) $66.5^{\circ}C$ درجے شمالی عرض بلد قطبی دائرہ کہلاتا ہے۔

(1) خط استوا	(2) قطبی دائرہ	(3) قطب جنوبی	(4) نصف کرہ
--------------	----------------	---------------	-------------
- (4) ایکسوس سے پہلے کتنے سال قبل آئے۔

(1) 6000 سال	(2) 7000 سال	(3) 5000 سال	(4) 8000 سال
--------------	--------------	--------------	--------------
- (5) ایکسوس کیسے گروپس کی شکل میں رہتے ہیں۔

(1) چھوٹے	(2) بڑے	(3) اوسط	(4) ان میں سے کوئی نہیں
-----------	---------	----------	-------------------------
- (6) اگلو کے معنی ہیں۔

(1) بندرگاہ	(2) رہائش گاہ	(3) گنبد	(4) یہ تمام
-------------	---------------	----------	-------------
- (7) ایکسو برف کے بند بلاکوں سے بناتے ہیں۔

(1) پہاڑ	(2) گنبد	(3) غار	(4) باؤلی
----------	----------	---------	-----------
- (8) آکس لینڈ اور ایکسو کارا رابطہ شروع ہوا۔

(1) 1204	(2) 1200	(3) 1203	(4) 1204
----------	----------	----------	----------

(9) 1728 تک کوئٹہ سے شمالی الاسکا اور سا بھریا پہنچ گئے۔

(1) پرتگالی	(2) روسی	(3) ہندوستانی	(4) چینی	
(10) کوئٹہ سال کے بعد یورپیوں، امریکی وھیملر (وھیمل کے شکاری) اور فر کے تاجروں کی آمد سے بہت تبدیلیاں ہوئیں۔	(1) 1200 ء	(2) 1860 ء	(3) 1850 ء	(4) 1900 ء

جوابات

1-3	2-3	3-2	4-3	5-1	6-2	7-2	8-2	9-2	10-3
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

4. آب و ہوا کے عناصر۔ بارش کے اقسام

- موسم اور آب و ہوا (Weather and Climate): جغرافیہ کی دو اہم اصطلاحیں ہیں۔ یہ ہماری زندگیوں کو مختلف طریقوں سے ڈھالتی ہیں۔ اور کئی لوگ ان اصطلاحوں میں الجھ جاتے ہیں۔
- اکثر لوگ موسم کے بجائے آب و ہوا اور آب و ہوا کے بجائے موسم کا استعمال کرتے ہیں۔
- گیسوں اور زرات کا آمیزہ فضائی کرہ Atmosphere کہلاتا ہے۔ یہ جامد نہیں بلکہ بے حد حرکیاتی ہے۔ یہ اوپر نیچے افقی اور تمام سمتوں میں حرکت کرتا ہے۔ حرکت سے اسکی خصوصیات میں تغیر ہوتا ہے۔ یہ گرم سرد تر خشک یا نم ہو سکتا ہے۔
- جب آب فضائی کرہ کے مختصر مدت کے حالات (جو زیادہ تر دن سے زیادہ ہیں ہوتے ہیں) بیان کرتے ہیں تو وہ علاقے کا موسم ہوتا ہے۔ موسم روزانہ تبدیل ہو سکتا ہے یا ایک ہی دن میں تبدیل ہو سکتا ہے۔
- آب و ہوا (Climate) سے مراد علاقوں میں طویل مدت کے اوسط فضائی کیفیات کا ہیں۔ آب و ہوا کی کیفیات دہوں پر محیط فضائی اعداد و شمار اور ان کے اوسط کی معلومات پر مبنی ہوتے ہیں۔ آب و ہوا ہمیں سال کی مقررہ مدت کی کیفیات بتاتی ہیں نہ کہ مخصوص ایام کی۔
- Atmosphere (فضائی کرہ) (a) درجہ حرارت (b) دباؤ (c) ہوا (d) رطوبت اور (e) ترسب کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ سب موسم Weather کے عناصر ہیں جنہیں ہم آب و ہوا Climate کو بیان کرنے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے یہ آب و ہوا کے عناصر بھی ہیں۔
- رطوبت اور ترسب (Humidity and Percepitation): فضائی کرہ میں پانی کے بخارات ایک اہم عنصر ہے۔ زیادہ تر مقامات پر فضائی کرہ میں پانی کے بخارات کی مقدار میں وقت کے ساتھ موسمی ترتیب میں تغیر و تبدیلی آتی ہے۔
- کئی مقامات پر سرد خشک اور سرد ہوتا ہے ایسے مقامات میں ہماری جلد کھلی اور خشکی محسوس کرتی ہے اور پھٹ سکتی ہے۔ آپ شاید پھٹے ہونٹوں کا شکار ہو چکے ہوں گے۔ جس کے لئے آپ Lip Balm، ویسلین Vaseline اور کسی قسم کا تیل استعمال کر چکے ہوں۔
- یہ آبی بخارات ہی ہیں جو زیادہ درجہ حرارت سے ملکر آپ کو بھوس اور پسینہ کا احساس دلانے کا سبب بنتے ہیں۔ جب ایسا ہوتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ ”بہت مرطوب“ ہے یا رطوبت زیادہ ہے۔ لیکن تمام مقامات اس معاملے میں یکساں نہیں ہیں۔
- کچھ مقامات بہت خشک ہوتے ہیں (مثال کے طور پر صحراء)۔ فضائی کرہ میں نمی (آبی بخارات) آبی اجسام سے بذریعہ بخیر اور نباتات سے بذریعہ اخراج حاصل ہوتی ہے۔ رطوبت سے مراد ہوا میں پانی کے بخارات کی مقدار ہے۔ زیادہ رطوبت میں ہمارا پسینہ ہمیں ٹھنڈک نہیں دیتا کیونکہ یہ بخارات نہیں بن پاتا۔ کم رطوبت میں ہم بہت پیاس محسوس کرتے ہیں۔
- مکثیف (Condensation): مکثیف ضد ہے بخیر کی۔ جیسا کہ اس میں آبی بخارات پانی کے چھوٹے چھوٹے قطروں یا برف

- کے قلموں میں تبدیل ہوتے ہیں۔ جب تناسب رطوبت 100% سے بڑھتی ہے تو فضائی کرہ میں موجود زائد آبی بخارات تکثیف پانی کے چھوٹے قطرے بنتے ہیں۔ مثال کے طور پر 20 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت پر ہوا 49 گرام آبی بخارات فی کیوبک میٹر پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور 10 ڈگری سیلسیس پر ٹھنڈی ہوتی ہے۔ جو صرف 40 گرام آبی بخارات سطح سیری پر رکھ سکتی ہے۔
- زائد 9 گرام آبی بخارات تکثیف پاتے ہیں عمل تکثیف صرف اسی وقت ہو سکتا ہے جب فضائی کرہ میں چھوٹے ذرات موجود ہوں۔ تکثیف سطح اتصال (Contact Surface) پر بھی ہو سکتی ہے۔
- فضائی کرہ میں گرد کے ذرات آبی بخارات پانی کے سالموں کو اپنی طرف کشش کرتے ہیں جس کے سبب (تکثیف مزید گاڑھا پن) آبی بخارات پانی کے چھوٹے قطرے قطروں میں تکثیف پاتے ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے قطرے لاکھوں لاکھ لاکھ مختلف قسم کے بادلوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔
- اگر بادل کافی سرد ہوں تو ان میں برف کے قلم پائے جاتے ہیں۔ بادلوں کو ان کے اشکال اور بلندیوں کی بناء پر ان کی مختلف قسموں میں درجہ بندی کی گئی ہے۔ مثلاً Cirrus Clouds (جو بلندی پر پائے جاتے ہیں) Cumulus Clouds (درمیانی سطح پر) Stratus clouds (چلی سطح پر) Nimbus (بارش رکھنے والے افقی بادل) پائے جاتے ہیں۔
- عمل تکثیف کے ساتھ ہی پانی کے چھوٹے قطرے بھاری ہو کر زمین پر بطور ترسیب گرتے ہیں (لاطینی لفظ Praecipitatio کا مطلب سرے کا بل شاقول پر گرنا) مثلاً بارش برف، ژالہ وغیرہ کی شکل میں۔ اگر یہ پانی کے چھوٹے قطرے سطح زمین سے قریب تر تکثیف پاتے ہیں تو ہلکے ہو جاتے ہیں تو کہر یا دھند حاصل ہوتی ہے۔
- ترسیب کے اشکال (Forms of Precipiation): بارش ترسیب کی سب سے عام مثال ہے۔ جب نقطہ انجماد سے کم درجہ حرارت پر تکثیف عمل میں آتی ہے۔ تو آبی بخارات راست طور پر برف کی قلموں میں تبدیل ہوتے ہیں۔ اور برف کے گالوں کی شکل میں زمین پر گرتے ہیں۔ اس قسم کی ترسیب برف باری کہلاتی ہے برف باری وسطی اور اونچے مقامات اور پہاڑی خطوں میں بالکل عام ہے۔
- جب بارش سطح زمین سے قریب سرد پرت سے گرتی ہے پانی کے قطرے برف میں جم کر نیچے گرتے ہیں اس قسم کی ترسیب Sleet کہلاتی ہے۔
- جب فضائی کرہ میں طاقتور عمودی بحری روائیں پیدا ہوتی ہیں۔ تو اونچے مقامات میں کم درجہ حرارت پر تکثیف ہوتی ہے۔ برف کی قلمیں بتدریج بڑی ہوتی ہیں لیکن بڑھتی روؤں کی بنا پر نیچے نہیں گرتیں۔ آخر کار برف کی قلموں کے قطر کی ساخت میں کچھ سمر اضافہ ہوتا ہے اور ٹھوس شکل میں نیچے گرتے ہیں اس قسم کی ترسیب ژالہ باری کہلاتی ہے۔ ژالہ باری سے فصلوں اور عمارتوں کو نقصان پہنچتا ہے۔
- بارش کے اقسام (Types of Rainfall):
1. گرجتی برسات (Convective Rainfall) 2. طبعی بارش (Orographic Rainfall)
 3. سائیکلون بارش (Cyclone Rainfall)
- گرجتی برسات (Convective Rainfall): اس قسم کی بارش اس وقت ہوتی ہے جب رطوبت ہو اور گرم سطح زمین کی وجہ سے اپنے اطراف کی ہوا کی بہ نسبت گرم ہو جاتی ہے تو اوپر کی جانب اٹھتی ہے وہاں ٹھنڈی ہو کر پھلتی ہے
- اپنی رطوبت کا کچھ حصہ گرجتی برسات نشیبی عرض بلد میں عام ہے اس طرح دن کے گرم ترین حصے کے فوری بعد مختصر زوردار پھواروں کی شکل میں بارش ہوتی ہے۔ یہ بارش گرمیوں کے اندرونی حصوں میں ہوتی ہے۔ یہ بارش بجلی کی کڑک اور چمک کے ساتھ بھی ہوتی ہے۔

- طبعی بارش (Orographic Rainfall): طبعی برسات کو کبھی Orogenic rainfall بھی کہتے ہیں لفظ Ores لا طبعی لفظ ہے۔ جس کے معنی پہاڑ کے ہیں۔ مرطوب ہوا جب اٹھ کر پہاڑوں پر یا بلندی پر اپنا راستہ بناتی ہے یہ بارش ہوتی ہے۔
- اس طرح کئی پہاڑی سلسلے ہوا کی سمت بھاری ترسیب حاصل کرتے ہیں جبکہ بارش سے محروم حصے Leeward sides میں ہوا کم چلتی ہے جہاں کم بارش ہوتی ہے ایسی صورت حال زیادہ تر ہندوستان کے مغربی ساحل پر پیدا ہوتی ہے۔
- بحرہ عرب کی مرطوب ہوا کو مغربی گھاٹ کی وجہ سے اوپر کم اٹھتی ہے نتیجتاً پھیل کر اور ٹھنڈی ہو کر بارش ہوتی ہے۔
- مغربی گھاٹ کی دوسری جانب اترتی ہوا رطوبت سے محروم رہتی ہے۔ لہذا سطح مرتفع دکن کے مرکزی حصے میں بارش نہیں برساتی اس طرح یہ خطہ خشک رہتا ہے۔ جسے بارش کا سائبانی خطہ (Rainshadow region) کہتے ہیں۔
- سائیکلون بارش (Cyclone Rainfall): اس قسم کی بارش ہوا کے کم دباؤ یا سائیکلون کے گذرگاہ سے جڑی ہوتی ہے۔ Cyclones دو قسم کے ہیں۔ منطقہ حارہ کے سائیکلون اور منطقہ معتدلہ کے سائیکلون لفظ Cyclone لا طبعی زبان کے لفظ Kyklon سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنی گردش کے ہیں۔
- منطقہ حارہ کے سائیکلون اصل میں گرم اور منطقہ حارہ کی بھوری گردش پر مبنی ہوتے ہیں۔ جس کا نصف قطر چھوٹا (کچھ سینکڑوں کیلومیٹر) اور اکثر دائرہ کی شکل کا ہوتا ہے۔ اس کا اقل ترین سطحی دباؤ (900mb سے کم) اور ہواؤں کی اعظم ترین رفتار 33 میٹر فی سکند ہوتی ہے۔
- جو گرم سمندر کی سطح (260 ڈگری سیلس سے 270 ڈگری سیلسیس) پر فروغ پاتی ہیں اور زمین کی طرف چلتی ہیں۔ سائیکلون کی حرکت سے یہ ہوائیں اوپر اٹھتی ہیں۔ یہ ہوائیں بھاری بارش برساتی ہیں۔ معتدل سائیکلون بارش اس وقت ہوتی ہے۔
- جب سرد خشک کثیف ہوا کی بھاری مقدار گرم نم اور بلند ہوا کی مقدار کی طرف مائل ہوتی ہے۔ گرم ہوا ہلکی ہونے سے کثیف سرد ہلکی ہوا اسے اوپر اٹھاتی ہے جس کے نتیجے میں بارش ہوتی ہے۔

5. یورپ۔ آفریقہ۔ انٹارٹیکا۔ آب و ہوا۔ جنگلات اور جنگلاتی زندگی۔

آبادی۔ زراعت۔ معدنیات۔ صنعتیں۔ حمل و نقل۔ تجارت۔ درآمدات اور برآمدات

- بحر کیسپین اور بحر اسود کے درمیان واقع کاوکسیسین پہاڑ یورپ کی جنوبی سرحد بناتے ہیں۔ وہ نہایت بلند اور سال تمام برف پوش رہتے ہیں۔
- یورپ میں کوئی وسیع سطح مرتفع نہیں ہے۔ بعض ممالک جیسے فرانس، جرمنی اور اسپین میں چھوٹے سطح مرتفع پائے جاتے ہیں۔ یورپ میں کئی وسیع میدان ہیں۔
- مشرقی یورپ تمام ایک وسیع میدان ہے جو مختلف ممالک جیسے روس، یوکرین، پولینڈ، بیلا روس وغیرہ کے عرض میں پھیلا ہوا ہے۔ موسم سرما میں یہ میدانی علاقے زبردست برف باری اور ناقابل برداشت سردی کا سامنا کرتے ہیں۔
- جب موسم گرم میں برف پگھلتی ہے تو کئی چھوٹی نہریں بہنے لگتی ہیں۔ یہ تمام مل کر نہایت طاقتور دریا بناتے ہیں۔ دریائے ڈنپر اور والگا جو کہ یورپ کی طویل ترین دریا ہیں، انہی میدانوں سے وجود میں آتی ہیں۔
- یورپی دریا نہ صرف کھیتوں کی آبیاری کرتے ہیں بلکہ یہ اہم آبی گذرگاہیں بھی ہیں۔ یہ آبی گذرگاہیں افراد و اشیاء کے حمل و نقل اور جہازوں کے لئے مسلسل استعمال ہونے والا مصروف ترین راستہ بھی ہے
- چونکہ یہ دریا کئی ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں اس لیے یہ بین الاقوامی تجارت اور حمل و نقل کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔ ان میں سب سے اہم دریائے راہینہ Rahine ہے جو کئی ممالک سے گذرتے ہوئے بحر شمالی سے جا ملتی ہے۔
- کئی بڑے اہم صنعتی اور معدنیاتی شہر سمندر کے کنارے واقع ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی تجارت سے جڑے

ہیں۔

- دریائے راہین کے مقابلے دریائے والگا بحر کیسپین سے جا ملتی ہے۔ جو کہ ایک وسیع جھیل ہے۔ کھلے سمندر تک حمل و نقل اس دریائی راستہ کے ذریعہ ناممکن ہے۔ اسی لیے دریائے والگا کے کنارے بسے شہر آبی راستوں کے ذریعہ بین الاقوامی تجارت سے نہیں جڑے ہیں۔
- یورپی ساحل کئی جگہ سے نوکدار ہے اور کٹا پھٹا ہے۔ کئی مقامات پر سمندر نے زمین کو گہرائی تک کاٹ دیا ہے جیسے کہ بحر بالٹک اور ایسا لگتا ہے کہ زمین دور تک سمندر میں پھیلی ہوئی ہے۔ جیسے کہ اٹلی۔
- اٹلی تین طرف سے سمندر سے گھرا ہے۔ ایسا زمینی خطہ جو تین طرف پانی سے گھرا ہو اور چوتھی طرف زمین سے جڑا ہو اسے جزیرہ نما کہتے ہیں۔ ناروے اور سویڈن جزیرہ نما کا حصہ ہیں۔
- بعض یورپی ممالک سمندر سے گھرے ہیں۔ یہ تین طرف سے نہیں بلکہ چاروں طرف سے گھرے ہوئے ہیں۔ یہ ممالک جزائر ہیں۔ مثال کے طور پر ملک برطانیہ جزیرے کی مثال ہے۔
- متعدد خلیجوں و کھاڑیوں کی موجودگی بحری راستوں کے لیے سہولت بخش ہے۔
- خلیج اور کھاڑیاں وہ سمندری حصے ہوتے ہیں جو تین طرف سے زمین سے گھرے ہوتے ہیں۔
- خلیج میں زمین کا خط منحنی اندر کی جانب مڑا ہوتا ہے اور اس کا دہانہ عموماً چوڑا ہوتا ہے جیسے کہ خلیج بنگال۔
- کھاڑی سمندر سے جڑی اور تنگ دہانہ والی ہوتی ہے۔ نقشہ 4 میں دیکھئے پورا بحر بالٹک ایک بڑی کھاڑی ہے۔
- کیونکہ خلیج اور کھاڑیاں اونچی سمندری موجوں اور طوفانوں سے محفوظ ہوتی ہیں اس لیے یہ بندرگاہوں کی تعمیر کے لیے نہایت کارآمد ہیں۔ جہاں جہاز محفوظ طور پر لنگر انداز ہوتے ہوئے بار بردار کا مال لادو اتار سکتے ہیں۔
- گہری کھاڑیاں اور خلیج بندرگاہوں کی تعمیر کے لیے ترجیحی ہوتے ہیں کیونکہ ان میں بڑے جہاز لنگر انداز ہو سکتے ہیں۔ جہازوں کو ٹھہرانے کے لئے گہرے پانی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس کا کنارہ سطح سمندر کو نہ چھو لے۔
- ہندوستان کے مقابلے میں یورپ کا موسم سرد ہے۔ موسم سرما میں اس کے زیادہ تر ممالک میں برف باری ہوتی ہے اور ان کا موسم گرم بھی ہمارے ملک کی طرح گرم نہیں ہے۔
- خط استواء کے قریبی علاقے سال تمام گرم رہتے ہیں۔ جیسے جیسے ہم خط استواء کے شمال یا جنوب میں آگے بڑھتے جائیں گے موسم سرد سے سرد تر ہوتا جائے گا۔ حقیقتاً قطبین سال تمام برف سے ڈھکے ہوتے ہیں۔
- خط استواء کے علاوہ کئی دوسرے عوامل بھی یورپ کے موسم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ بحراوقیانوس اور اس سے آنے والی ہواؤں کے اس ٹکراؤ کا اثر درواز زمینی علاقوں کے مقابلے بحراوقیانوس کے قریبی علاقوں میں زیادہ محسوس ہوتا ہے۔
- موسم سرما میں مغربی یورپ نہایت سرد ہوتا ہے مگر مشرقی یورپ سرد ترین ہوتا ہے۔ پولینڈ اور روس جیسے ممالک شدید سرد ہوتے ہیں جبکہ فرانس اور برطانیہ نسبتاً گرم ہیں۔ روس کا موسم سرما، اتنا سرد ہوتا ہے کہ دریا اور قریبی سمندر برف سے جم جاتے ہیں۔
- مغربی ہوائیں: وہ ہوائیں ہیں جو سال بھر بحراوقیانوس سے یورپ کی جانب چلتی ہیں۔ چونکہ یہ ہوائیں مغرب کی جانب سے چلتی ہیں اس لیے انہیں مغربی ہوائیں کہا جاتا ہے۔
- (دراصل یہ ہوائیں جنوب مغرب سے شمال مشرق کی جانب اٹھتی ہیں) یہ ہوائیں زمینی ہواؤں کے مقابلے میں گرم اور مرطوب ہوتی ہیں۔ یہ سال بھر اٹھنے والی گرم و مرطوب ہوائیں مغربی یورپ کے موسم پر اثر انداز ہوتی ہیں۔
- گرم بحری روئیں (Warm Ocean Current): سمندری پانی ساکت نہیں ہے۔ یہ براعظموں کے درمیان ایک مقام سے دوسرے مقام تک بہتے رہتا ہے۔ یہ بحری روئیں ہیں جو سمندر میں ہزاروں کیلومیٹر ایسے ہی بہتی ہیں جیسے زمین پر دریا۔

- ایسی ہی بحری روئیں بحراوقیانوں میں بھی پائی جاتی ہیں ان روؤں کی شروعات خط استواء کے قریب ہوتی ہے جہاں کا پانی تمام سال گرم رہتا ہے۔
- یہ روئیں مغربی جانب سے شمالی امریکہ تک بہتی ہیں۔ یہ شمال میں امریکہ کے مشرقی ساحل کے ساتھ مغربی ہواؤں کے زیر اثر بہتی ہوئی یورپ کی جانب بڑھ جاتی ہیں۔
- شمال مشرق میں بڑھتے ہوئے یہ یورپ کے مغربی ساحل سے ٹکراتی ہیں۔ اس رو کو امریکہ میں Gulf Stream خلیجی رو (لہر) کہتے ہیں جبکہ یورپ میں اسے North Atlantic Drift شمالی اٹلانٹک سست لہر کہا جاتا ہے۔
- خلیجی روؤں کی وجہ سے شمالی امریکہ کے مشرقی ساحل اور یورپ کے مغربی ساحل کا پانی موسم سرما میں منجمد نہیں ہوتا اسی لیے موسم سرما میں بھی ان ساحلی بندرگاہوں تک جہازوں کا پہنچنا ممکن ہے۔
- سال تمام بہنے والی مغربی ہوائیں اپنے ساتھ شمالی مغربی یورپ کو وافر مقدار میں رطوبت لاتی ہیں۔ چونکہ یہ ہوائیں سمندر کی جانب سے چلتی ہیں اپنے ساتھ رطوبت لاتی اور مسلسل بارش کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اسی لیے شمالی مغربی یورپ میں سال تمام (میںہ) بارش ہوتی ہے۔ جبکہ ہمارے ملک میں برسات صرف چند مہینوں میں ہی ہوتی ہے۔
- مغربی یورپ میں سال بھر بوند باندی ہوتی رہتی ہے۔ عموماً آسمان ابر آلود رہتا ہے۔ جبکہ ہندوستان میں ہم بوند باندی کا انتظار کرتے ہیں اور مغربی یورپ میں لوگ گرم روشن دنوں کا انتظار کرتے ہیں۔
- مغربی یورپ کو خلیجی روؤں سے اور بھی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ گرم روئیں مچھلیوں کی پرورش کے لیے کافی بہتر ہیں۔ کیونکہ یہاں وافر مقدار میں مچھلیوں کے غذائی گودام ہیں۔
- برطانیہ کے قریب بحر شمالی (North Sea) میں مچھلی پکڑنے کی صنعت نے بہت ترقی کی ہے۔ بحر شمالی کا یہ حصہ Dogger Bank کہلاتا ہے۔ مچھلی یورپی غذاؤں کا اہم جز ہے۔ اور مچھلی پکڑنا یورپ کی اہم صنعت ہے۔
- جنوبی یورپی ممالک کے جنوب میں بحر روم واقع ہونے کی وجہ سے انہیں بحر رومی ممالک کہا جاتا ہے۔ بحر روم سے متصل زمین کی آب و ہوا منفرد ہے جو بحر رومی آب و ہوا کہلاتی ہے۔
- بحر رومی ممالک یورپ کے انتہائی جنوب میں واقع ہونے کی وجہ سے یہاں موسم سرما بے انتہا سرد نہیں ہوتا اور موسم گرما گرم ہوتا ہے۔ مغربی یورپ کی نسبت یہاں سال بھر برسات نہیں ہوتی۔ مغربی ہوائیں موسم سرما میں ہی چلتی ہیں۔ یہ ہوائیں بحر رومی ممالک میں برسات کا موجب ہوتی ہیں۔
- آب و ہوا ریلے پھلوں کی افزائش کے لیے بہتر ہے اسی لیے بحر رومی آب و ہوا والے خطے پھلوں کے لیے مشہور ہے۔ مثلاً زیتون، انجیر، انگور، سنگترے وغیرہ کی جنوبی یورپ میں بہ کثرت افزائش کی جاتی ہے۔
- یورپ کے میدان اور دریائی وادیاں نہایت زرخیز ہیں۔ یہاں سال بھر برسات ہونے کی وجہ سے دریا کبھی کسی موسم میں خشک نہیں ہوتے۔ نتیجتاً یہ میدان زراعت کے لیے موزوں ہیں۔
- یورپ کا بڑا حصہ کوہستانی ہونے کی وجہ سے زراعت کے لیے موزوں نہیں ہے۔ مثلاً 3% فیصد زمین ناروے میں اور 30% فیصد برطانیہ اور 40% فیصد جرمنی میں قابل کاشت زمین پائی جاتی ہے۔
- ہمارے ملک ہندوستان میں 55% فیصد زمین قابل کاشت ہے۔
- ہالینڈ میں زمین کی شدید قلت ہونے کی وجہ سے ہالینڈ کے لوگوں (ڈچ) نے سمندر کو پیچھے ڈھکیل کر بند باندھ کر زمین کے چھوٹے ٹکڑوں کو قابل کاشت بنایا جنہیں Dykes پشتہ کہا جاتا ہے۔ قابل کاشت بنائی گئی زمین (Polder) آب برآمدہ خطہ کہلاتی ہے۔
- یورپی میدانوں کی اہم فصل گیہوں ہے۔ وسیع پیمانہ پر فرانس، جرمنی، روس، یوکرین، پولینڈ، اٹلی، یونان وغیرہ میں گیہوں کی پیداوار ہوتی ہے۔

- جنوبی یورپ میں پھلوں کی افزائش نمایاں مقام رکھتی ہے۔ پھل جیسے انگور، شراب کی تیاری میں استعمال ہوتے ہیں۔
- بحر رومی ممالک جیسے پرتگال، اسپین، اٹلی اور جنوبی فرانس ان کی شراب کے لیے مشہور ہیں۔ Barley جو Oats جٹی rye، چقندر، آلو وغیرہ یورپ کی اہم فصلیں ہیں۔ جرمنی، یوکرین اور روس میں چقندر کے ذریعہ شکر تیار کی جاتی ہے۔
- مغربی یورپ کا کوئی بھی حصہ سمندر سے زیادہ دور نہیں ہے۔ نسبتاً براعظم ایشیا کے کئی ممالک سمندر سے کئی ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔
- سمندر کے کنارے ہزاروں آبادیاں ہیں جہاں لوگ سینکڑوں سال سے بحری سفر کے ذریعہ زندگی گزارتے ہیں۔ کئی صدیوں پر محیط سمندری سفر کا تجربہ مہارت اور جرأت کے لیے یورپی ملاح مشہور ہو گئے۔ انہوں نے کشتی اور جہاز سازی میں مہارت حاصل کی۔
- ابتداء میں یہ گہرے سمندر میں مچھلیاں پکڑنے کے لیے بنائے گئے۔ بتدریج مچھلی پکڑنے کے ساتھ ساتھ یہ جہاز بین الاقوامی تجارت کے لیے بھی استعمال ہونے لگے۔
- زمانہ قدیم سے ہی یورپی لوگوں کے تجارتی تعلقات ہندوستان و دیگر ایشیائی ممالک جیسے انڈونیشیا اور چین سے قائم تھے۔ ان ممالک سے یورپ کئی چیزیں حاصل کرتا تھا جیسے کپاس، ریشمی کپڑے، جواہرات، ہاتھی دانت اور مسالے جیسے لونگ، کالی مرچ اور دارچینی جو یورپ میں نہیں ملتی۔
- یورپ کے لوگ یہ سب سونا اور چاندی کے عوض حاصل کرتے تھے۔ جو وہ یورپ سے درآمد کرتے تھے۔
- تقریباً 500 سال قبل مغربی یورپ کے ملاحوں اور تاجروں نے ہندوستان پہنچنے کے لیے نئے راستے کی تلاش شروع کی۔ کیونکہ دونوں ہی راستے عرب ممالک سے ہو کر گذرتے تھے جو اکثر و بیشتر یورپی لوگوں سے جنگ میں مصروف رہتے تھے۔
- اس کے علاوہ بحر روم کا تجارتی علاقہ پر اطالوی تاجروں کی اجارہ داری قائم تھی اور وہ دوسرے ممالک کے تاجروں کو بحر روم میں داخل ہونے نہیں دیتے تھے۔ اسی لیے دوسرے ممالک کے ملاحوں نے ہندوستان پہنچنے کے لیے ایسے راستے کی تلاش شروع کی جو بحر روم یا عرب ممالک سے نہ گذرتا ہو۔
- اطالوی ملاح کرسٹوفر کولمبس (Christopher Columbus) نے سوچا اگر زمین گول ہے تو مغربی سمت سے بھی ہندوستان پہنچنا ممکن ہے۔ اگر ہم مغربی سمت میں Atlantic Ocean بحر اوقیانوس میں سفر کریں تو جلد یا دیر سے ہم چین اور ہندوستان پہنچ ہی جائیں گے۔
- 1492ء میں کولمبس نے 3 جہازوں کے ساتھ بحر اوقیانوس میں سفر شروع کیا تین مہینوں کے سفر کے بعد زمین دکھائی دی۔ کولمبس سمجھا کہ وہ ہندوستان پہنچ گیا ہے۔ دراصل وہ ہندوستان سے بہت دور ایسے ملک پہنچا جسے ہم آج West Indies کہتے ہیں۔
- یہ امریکہ کے قریب مجموعہ جزائر ہے۔ دراصل کولمبس کے پہنچنے سے پہلے یورپ کے لوگ امریکہ کو نہیں جانتے تھے اتفاقاً وہ امریکہ کو دریافت کئے۔ جلد ہی یورپی لوگوں کو احساس ہوا کہ کولمبس ہندوستان نہیں بلکہ ایک نامعلوم براعظم کو پہنچ گیا۔ اس کے بعد کئی یورپین بغرض تجارت و فتوحات اور بسنے کے لیے امریکہ پہنچے۔
- کولمبس کے بعد یورپی باشندوں نے کئی بحری راستے دریافت کئے۔ اب وہ نہ صرف امریکہ بلکہ افریقہ ہندوستان، آسٹریلیا اور دیگر حصوں میں بھی سفر کرتے تھے۔ وہ ان ممالک سے تجارت کے ذریعے بے پایاں دولت اکٹھا کرتے جو یورپ کی صنعتی ترقی میں استعمال ہوتی تھی۔
- فرانس مغربی یورپ کا ایک بڑا ملک ہے۔ اس کا دار الحکومت پیرس ہے جو دنیا بھر میں اپنی خوبصورتی کے لیے مشہور ہے۔
- وسیع کشادہ سڑکیں جس کی دونوں طرف پھولوں کے غنچے، درختوں کی قطاریں، نوارے، رنگین روشنیوں، چوراہوں پر موجود خوبصورت مجسمے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔
- پیرس دریائے سین کے دونوں کناروں پر پھیلا ہوا ہے۔ ایفل ٹاور سے آپ پیرس کا مکمل نظارہ کر سکتے ہیں۔

- جدید جمہوریت کے نقیب فرانسیسی انقلاب کی صد (100) سالہ تقاریب کی خوشی میں ایفل ٹاور کو 1889ء میں اسٹیل سے تعمیر کیا گیا۔
- فرانسیسی لوگوں نے بادشاہی نظام کو ٹھکرایا اور آزادی، مساوات Equality اور بھائی چارہ Brotherhood کے اصولوں کو قائم کرنا پسند کیا۔
- فرانسیسی اپنے فیشن، رجحان سازی، نقش و نگار اور لذیذ غذاؤں کی تیاری کے لیے مشہور ہیں۔ فرانس الپس سے لیکر بحراوقیانوس اور سرد شمال سے گرم بحر روم تک پھیلا ہونے کی وجہ سے کافی متنوع ہے۔
- فرانس کے درمیان موجود سطح مرتفع (Massif Central) کہلاتا ہے۔
- یورپ ہمارے ملک کی طرح گرم نہیں ہے اس میں طویل اور شدید موسم سرما ہوتا ہے۔ حالانکہ فرانس براعظم کے مغرب میں واقع ہونے کی وجہ سے شدید سرما کا سامنا نہیں کرتا جیسے کہ مغربی یورپی ممالک پولینڈ اور فرانس کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- کیونکہ اسے بحراوقیانوس سے آنے والی گرم ہوائیں ملتی ہیں۔ جیسے جیسے ہم ساحلی علاقہ سے براعظم میں اندر کی جانب بڑھیں گے تو موسم سرد سے سرد تر ہوتا جائے گا۔
- سال بھر چلنے والی مرطوب مغربی ہواؤں کی وجہ سے فرانس میں تمام سال مینہ برستا ہے۔ دن کا کچھ حصہ روشن و چمکدار ہوتا ہے کچھ ہی دیر بعد بادل آکر بارش ہوتی ہے۔
- ہمارے ملک میں تین موسم ہیں سرما، گرما اور برسات، حالانکہ کئی یورپی ممالک منجملہ فرانس کے چار موسم ہوتے ہیں۔ وہ ہیں سرما، بہار، گرما اور خزاں۔ زراعت کے ساتھ ساتھ زمین کا منظر بھی موسم کے مطابق تبدیل ہوتا رہتا ہے۔
- موسم سرما : ماہ نومبر سے ٹھنڈ پڑنے لگتی ہے اور ڈسمبر آتے آتے موسم بے انتہا سرد ہو جاتا ہے۔ برف باری شروع ہو جاتی ہے۔ پہاڑی علاقوں میں برف باری شدید ہوتی ہے اور میدانوں میں کم ہوتی ہے۔ سورج کبھی کبھار نکلتا ہے۔
- صبح سورج دیر سے طلوع ہوتا ہے۔ تقریباً نو یا دس بجے اور چار بجے دوپہر میں غروب ہو جاتا ہے۔ بادلوں سے گھرا آسمان اسے اور تاریک کر دیتا ہے۔
- فرانس میں چوڑے پتے والے درخت پائے جاتے ہیں جن کے پتے موسم سرما میں جھڑ جاتے ہیں۔ اور بغیر پتوں کے درخت باقی رہ جاتے ہیں۔
- حد سے زیادہ سردی ہونے کی وجہ سے پالتو جانوروں کو باہر نہیں رکھا جاسکتا۔ انہیں ان کی کوٹھیوں میں رکھ کر وہیں پرچارہ دینا ہوتا ہے۔
- موسم سرما کے لیے کسان جانوروں کی غذا کے لیے گھاس پھوس کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔ موسم سرما میں فصلیں نہ ہونے کی وجہ سے زمین بخر پڑی رہتی ہے۔
- بہار : مارچ کی آمد کے ساتھ ہی زمینی منظر بدلنے لگتا ہے۔ دن طویل اور راتیں مختصر ہو جاتی ہیں۔ برف پگھلنے کے ساتھ ہی درختوں پر نئی کونپلیں نظر آتی ہیں۔ ہر طرف سبزہ اور رنگ برنگے پھولوں کی بہار ہوتی ہے۔ چراگا ہوں میں سرسبز و شاداب گھاس اُگتی ہے۔
- موسم بہار میں ہی کھیتوں میں اہل چلایا جاتا ہے اور بیج بوئے جاتے ہیں۔ گیہوں (Wheat) جو (Barley)، رائی (Musturd) مکئی (Corn) چقندر (Sugar Beat) اور جٹی (Oats) اہم فصلیں ہیں۔
- گیہوں فرانس کی سب سے اہم فصل ہے۔ فرانس کے جن علاقوں میں زیادہ برف باری نہیں ہوتی سرما کے آغاز پر برف پگھلنے کے ساتھ ہی گیہوں کی بوائی کی جاتی ہے۔
- دوسری اہم فصل دیوگندم یا جودار Rye ہے اس جنس کے بیج لہبے ہوتے ہیں یہ ڈبل روٹی بنانے اور بطور جانوروں کی غذا کے استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ شراب کی تیاری میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔

- فرانس کی آب و ہوا میں گنا نہیں اگتا لیکن چقدر اگتا ہے۔ جو شکر سازی کے کام آتا ہے۔ اس کا کچر جانوروں کے چارے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تمام فصلیں موسم بہار میں بوئی جاتی ہیں اور موسم گرما تک پوری طرح پک کر تیار ہو جاتی ہیں۔
- موسم گرما : فرانس میں موسم گرما ماہ جون تا اگست ہوتا ہے۔ زیادہ برسات نہیں ہوتی اور سورج چمکتا رہتا ہے۔ دن طویل ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک سے بھی نسبتاً طویل یعنی صبح چار بجے سورج طلوع ہوتا ہے اور رات آٹھ بجے غروب ہوتا ہے۔
- تاہم (پھر بھی) یہ علاقے زیادہ گرم نہیں ہوتے۔ فرانس کا موسم گرما ہمارے ملک کے موسم سرما جتنا ہی گرم ہوتا ہے۔
- فرانس میں گرما زراعت کا موسم ہے۔ اس موسم میں فصلیں پک کر تیار ہو جاتی ہیں۔ کبھی کبھار ہونے والی برسات کافی ہونے کی وجہ سے آب پاشی کی ضرورت نہیں ہے۔ موسم گرما کے اختتام پر فصل کٹائی کے لیے تیار ہو جاتی ہے۔
- مشرقی اور جنوبی فرانس کی سب سے اہم پیداوار انگور ہے۔ تاک خانوں (Vine Yards) میں انگور کی بیل میں پتے اور پھول آتے ہیں اور گرما کے اختتام تک انگور پک کر تیار ہو جاتے ہیں۔
- فرانس میں کئی اقسام کے انگور اُگائے جاتے ہیں۔ یہ زیادہ تر شراب کی تیاری میں استعمال ہوتے ہیں۔ انگور کارس نکال کر خمیر اُٹھنے تک چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ شراب حاصل کر سکیں۔ فرانس کی شراب دنیا بھر میں مشہور ہے۔
- ہمارے ملک میں زراعت دو موسموں میں کی جاتی ہے۔ ربی-Rabi اور خریف-Kharif (سرما اور برسات) اس لیے سال بھر میں آٹھ تا دس ماہ میں فصلیں اُگانا ممکن ہے۔
- دوسری جانب فرانس اور دوسرے یورپی ممالک میں زراعت چھ تا سات ماہ میں ہی ممکن ہے۔
- خزاں: ماہ ستمبر اور اکتوبر میں آب و ہوا پھر سے تبدیل ہو جاتی ہے۔ درختوں کے پتے سرخ اور زرد ہو کر چھڑنے لگتے ہیں تمام زری عمل ختم جاتا ہے۔
- موسم سرما میں پالتو جانوروں کو کھلانے کے لیے گھاس کاٹ کر سکھائی جاتی ہے۔ انگور اور دوسرے پھل شراب جام اور شربت تیار کرنے کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں اور مختلف طریقوں سے محفوظ کر لیے جاتے ہیں۔
- فرانس کے پھل: انگور کے علاوہ فرانس میں اسٹابری، چیری، خوبانی، آلو بخارہ، شفتالو (آڑو) اور سیب بھی اُگائے جاتے ہیں۔ یہ پھل بڑے پیمانے پر پھلوں کے باغ میں اُگائے جاتے ہیں۔
- ہمارے ملک میں بھی نینی تال اور شملہ کے قریب ہمالیائی علاقوں میں پھلوں کے باغات میں پھلوں کی پیداوار کی جاتی ہے۔ عموماً یہاں سرد مقامات پر ہی پھل اُگائے جاتے ہیں۔ ہماری ریاست کی طرح گرم آب و ہوا کے علاقوں میں ہم آم، موز، امرود وغیرہ اُگاتے ہیں۔ یہ فرانس جیسے سرد ممالک میں نہیں اُگتے۔
- جنوبی فرانس شمال سے نسبتاً گرم ہوتا ہے۔ اس لیے جن فصلوں کی پیداوار شمال میں نہیں ہوتی وہ یہاں بہتر طور پر اُگتے ہیں۔ جنوب میں زیتون (افراط) کثرت سے اُگائے جاتے ہیں خاص طور پر ساحلی علاقوں کے قریب یہ درخت پتھرلی ڈھلوانوں پر اُگتے ہیں۔
- دودھ، مکھن، پنیر اور گوشت فرانس میں غذا کے اہم اجزاء ہیں۔ دودھ سے بنی اشیاء کے لیے جانوروں کی پرورش کی جاتی ہے۔ دودھ سے پنیر نکال کر بڑے بڑے ٹکڑوں میں گڑ کی طرح جمنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ پنیر فرانس میں پکوان کا اہم جز ہے۔
- فرانس میں باشدے بڑی مقدار میں دودھ ملائی، مکھن کا استعمال کرتے ہیں۔ سطح مرتفع اور پہاڑی علاقوں میں بھیٹر بکریوں کی پرورش گوشت اور اون حاصل کرنے کے لیے کی جاتی ہے۔
- فرانس میں زیادہ تر زراعت بڑے کھیتوں میں کی جاتی ہے ان میں سے زیادہ تر کا رقبہ 50 تا 100 ایکڑ ہوتا ہے۔ عموماً کسان اپنے گھر کھیتوں میں ہی بناتے ہیں۔ اسی لیے فرانس میں بڑے گاؤں نہیں ہیں (Farm Houses) مزارع کا گھر عام طور پر بہت بڑے ہوتے ہیں

- جن میں ہر مقصد کے لیے مختلف کمرے ہوتے ہیں۔
- موبیشیوں کے لئے باڑے، اناج رکھنے کے لیے گودام، مرغیوں اور سور کے لیے ڈربے (خزیر خانہ) زراعت کا حصہ ہیں۔
 - یورپ کے دوسرے ممالک کی طرح فرانس میں کسی بھی دوسری صنعتوں کی طرح زراعت کو بھی تجارتی ادارہ مانا جاتا ہے۔ کسان اپنی تمام پیداوار فروخت کر کے بازار سے اپنی ضروریات کی چیزیں حاصل کرتے ہیں۔ وہ زرعی مہارت کے ساتھ مخلوط نسل کے بیج، کیمیائی کھاد اور جراثیم کش وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔
 - جرمنی اور برطانیہ کے مقابلے میں فرانس میں وسیع معدنیاتی ذخائر نہیں ہیں۔ حالانکہ کوئلہ اور لوہے کی کچھ ہات دستیاب ہے۔
 - توانائی کے ذرائع کی قلت کو دور کرنے کے لیے فرانس نے نیوکلیائی توانائی کا استعمال کیا۔ آج فرانس کی 80% فیصد بجلی نیوکلیائی توانائی سے تیار کی جاتی ہے۔ فرانس میں 61 تابکاری، تعامل ساز (Nuclear Reactors) ہیں جو بجلی تیار کرتے ہیں۔
 - حالانکہ نیوکلیائی توانائی کے استعمال سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ یہ تابکاری فضلہ پیدا کرتے ہیں جو انسانی صحت اور جانوروں اور پیڑ پودوں کے لیے ضرر رساں ہیں۔ نتیجتاً فرانس کی حکومت نے فیصلہ کیا کہ نیوکلیائی توانائی کے ذریعہ پیدا ہونے والی بجلی کی پیداوار میں اضافہ نہیں کرے گی۔ اسی لیے فرانس کو توانائی کے دوسرے ذرائع میں اضافہ کرنا پڑا۔
 - پہلے سے ہی فرانس برق آبی (Hydro Electricity) کی صلاحیت کا بھرپور استعمال کر رہا ہے۔ اس لیے فرانس کو سمندری لہروں سے حاصل ہونے والی توانائی کشی اور Biogas کے ممکنہ استعمال پر غور کرنا پڑا۔
 - ہندوستان کے مغرب میں ایک بڑا براعظم واقع ہے۔ اس براعظم میں وسیع صحراء، گھنے جنگلات، طویل وعریض دریا متعدد جھیلیں اور گھاس کے میدان ہیں جو میلوں دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ براعظم افریقہ ہے۔
 - دُنیا کی سب سے بڑی سونے اور ہیرے کی کانیں یہیں واقع ہیں۔ اس براعظم کا نام آفریقہ ہے۔ شاید آپ کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ افریقہ انسانی تہذیب و تمدن کا گہوارہ ہے۔
 - انسانی ارتقاء سب سے پہلے افریقہ میں ہوئی اور اس کے بعد دوسرے براعظموں میں پھیل گئی۔
 - افریقہ میں دریائے نیل کی وادی اور دریائے کانگو کے علاوہ یہاں اس سطح مرتفع پر متعدد پہاڑ بھی ہیں۔
 - افریقہ میں سب سے اونچی چوٹی Kalimanjaro کیلی منجارو ہے جو تنزانیہ (Tanzania) میں واقع ہے۔
 - افریقہ کی سب سے بڑی جھیل وکٹوریہ ہے۔ یہ دنیا میں سب سے بڑی تازہ پانی کی جھیل ہے۔ دریائے نیل اسی جھیل سے شروع ہوئی ہے۔
 - وہ علاقہ جہاں اس دریا کا منبع ہے وہاں اتنی شدید بارش ہوتی ہے کہ جس سے دریا میں اتنا پانی بھر جاتا ہے کہ یہ صحرا سے گزر کر بحیرہ روم میں ملنے کے لیے کافی ہے۔ دریائے نیل پورے مصر میں بہتی ہے زیادہ تر مصر صحراء ہے۔
 - دریائے نیل نے ہی اس صحراء میں تہذیب و تمدن کو پروان چڑھایا۔ مصری تہذیب و تمدن کئی ہزار سال پرانا ہے۔ ہزاروں سال سے مصر کی زراعت کے لیے دریائے نیل کا پانی استعمال کیا جا رہا ہے۔
 - گلوب میں افریقہ کو دیکھیں تو خط استواء کو بیچ سے گذرتا ہوا پائیں گے۔ اس لیے افریقہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ شمالی اور جنوبی:
 - خط سرطان اور خط جدی کے درمیانی علاقہ میں شدید گرمی ہوتی ہے۔ دراصل یہ دُنیا کا گرم ترین علاقہ ہے۔ یہاں موسم سرد (بہت کم) بہ مشکل ہوتا ہے۔ یہ خطہ منطقہ حارہ (Tropic Region) بھی کہلاتا ہے۔
 - برسات اور گرم آب و ہوا کی وجہ سے یہاں گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں۔
 - افریقہ کے جنوب میں ایک اور خشک علاقہ ہے جسے صحرائے کالاہاری Kalahari کہتے ہیں۔
 - دوسرے براعظموں کے لوگ بہت زمانے تک افریقہ سے (ناواقف) لاعلم تھے۔ یورپی باشندے افریقہ کے شمالی ساحلی علاقوں سے ہی واقف تھے۔ جبکہ ہندوستانی اور عرب تاجر (تجارت) مشرقی ساحل سے واقفیت رکھتے تھے۔

- براہِ افریقہ تقریباً 500 سال قبل یورپی باشندوں نے بحری راستہ کے ذریعہ ہندوستان پہنچنے کی کوشش شروع کی۔ بحراوقیانوس کو پار کر کے وہ سینٹ ماڈریا اور اوزورلیس کے جزائر پر رُکے وہ ان جزائر کے جنوب میں سفر سے خائف (ہراساں) تھے۔ ان کا خیال تھا کہ جنوب میں مزید اتنی گرمی ہوگی کہ سمندر ابل رہا ہوگا
- 1498ء میں پرتگالی ملاح واسکوڈمی گاما آفریقہ کے انتہائی جنوبی کنارے کے اطراف سفر کرتے ہوئے ہندوستان پہنچا۔
- سولہویں صدی میں کئی یورپی باشندے امریکہ ہجرت کر گئے وہاں زراعت کرنے لگے۔ امریکہ میں زمین کی فراوانی تھی مگر کھیتوں میں کام کرنے کے لیے افرادی قوت ناکافی تھی۔
- افرادی قوت کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے امریکہ نے افریقہ سے غلاموں کی تجارت شروع کی۔
- ساحلی علاقہ گوینا (Guinea) کے ساتھ ساتھ مشرقی آفریقہ سے آفریقیوں کو پکڑ کر قید کر کے غلام بنایا جاتا ان قیدیوں کو ساحلی علاقوں میں یورپی باشندوں کو فروخت کر دیا جاتا۔ آفریقہ کے قبائلی سردار غلاموں کے تبادلہ میں بندوقیس، فولادی اشیاء، شراب اور کپڑے حاصل کرتے۔
- غلاموں پر بے انتہاء ظلم و ستم کیا جاتا۔ ساحل پر پہنچنے تک ان میں سے کئی غلاموں کی موت واقع ہو جاتی۔ جہاز غلاموں سے بھرے ہوتے۔ غذا اور ادویات کا مناسب انتظام نہ ہوتا، اُن دنوں امریکہ پہنچنے کے لیے کئی دن درکار ہوتے تھے۔ بیماریوں اور تغذیہ کی کمی کی وجہ سے بچ نہیں پاتے۔
- امریکہ میں بھی ان سے غیر انسانی سلوک روا رکھا گیا اور سزائیں دی گئیں۔ سخت محنت مشقت کے باوجود انہیں مناسب غذا یا رہائش فراہم نہیں کی جاتی۔ اس طرح سے کئی ملین آفریقیوں کو غلام بنا کر شمالی و جنوبی امریکہ اور قریبی جزائر کو لے جایا گیا۔
- غلام بنانے کے بعد لاکھوں افراد کی موت واقع ہو گئی۔ سوٹھویں اور سترہویں صدی میں کئی تجارتی ادارے بردہ فروشی (غلاموں کی تجارت) کرتے تھے۔ انیسویں صدی میں بتدریج بردہ فروشی ختم ہو گئی۔ اور 1860ء میں غلاموں کو امریکہ کے آزاد شہری قرار دیا گیا۔
- نائیجیریا براعظم افریقہ کے مغربی سمت میں واقع ہے۔ نائیجیریا جو ہندوستان کی طرح ایک برطانوی نوآبادی تھا جو ایک طویل جدوجہد کے بعد آزاد ہوا۔
- خط استواء کے قریب نائیجیریا کے جنوبی علاقہ میں استوائی آب و ہوا پائی جاتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس علاقے میں سال تمام ایک ہی موسم ہوتا ہے۔ یعنی یہاں کا موسم ہمیشہ گرم رہتا ہے اور بارش ہوتی ہے اس کے نتیجے میں ساحل سمندر پر گھنے جنگلات اُگتے ہیں۔
- لاگوس (Lagos) اسی علاقہ میں واقع ہے جو نائیجیریا کا صدر مقام ہے۔ تاہم جنوبی نائیجیریا کے شمالی علاقوں میں معتدل موسم سرما بھی ہوتا ہے اور یہاں پر مئی تا اکتوبر تک بارش ہوتی ہے۔ لاگوس کی طرح یہاں بارش سال تمام نہیں ہوتی۔
- نائیجیریا کے جنوبی علاقے میں جو درخت پائے جاتے ہیں وہ شمالی نائیجیریا میں نہیں پائے جاتے، حقیقتاً شمال مشرقی علاقوں میں کسی بھی قسم کے درخت نہیں پائے جاتے۔
- ہندوستان کے ساحلی علاقوں میں بھی چیرنگ جنگلات (Mangrove Forest) پائے جاتے ہیں۔ مغربی بنگال میں دریائے گنگا کے طاس میں پائے جانے والے سمندر بن کے جنگلات ہندوستان میں اہم چیرنگ جنگلات (Mangrove Forest) ہیں۔ سمندری ان جنگلات کا ایک عجیب و غریب درخت ہے۔
- جہاں کھارے پانی کے دلدل ختم ہوتے ہیں وہاں سے گھنے استوائی جنگلات شروع ہوتے ہیں ان جنگلوں میں اونچے درخت، بیلین جیسے مہاگنی، ایبونی (Ebony)، بربر ساپیلی (Sapele)، اوبچ (Obече)، افریقی اخروٹ، آئیل پام (Oil Palm)، وغیرہ پائے جاتے ہیں۔
- چونکہ یہاں کا موسم کبھی خشک نہیں ہوتا یہاں کے درخت سدا بہار ہوتے ہیں۔ ان کے پتے کبھی نہیں جھڑتے۔ رفیہ پام

(Raffia Palm) اس جنگلاتی پٹی کا ایک اور اہم درخت ہے۔ اس کے پھل سے خوردنی تیل نکالا جاتا ہے۔ اس تمام پٹی میں ناریل کے درخت بھی پائے جاتے ہیں۔

- استوائی جنگلات، چرنگ جنگلات (Mangrove Forest) کے بعد 80-160 کلومیٹر کی پٹی میں پھیلے ہوئے ہیں۔
- نائیجیریا میں بڑے پہاڑ نہیں ہیں۔ وہاں صرف چھوٹے پہاڑ ہوتے ہیں۔
- نائیجیر کے ساحلی میدان ڈیلٹا کے حدود سے باہر پھیلے ہوئے ہیں یہ میدان تقریباً 120 میٹر اونچائی پر واقع ہیں۔
- نائیجیریا کی عوام مختلف قبائل مثلاً ایبو-Ibo، فیلانی-Fulani، ایروبا-Yeroba، ہوسا-Hausa وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔
- یہاں کے عوام کی غذا ”یام (Yam)“ ایک قسم کی نشاستہ والی موٹی جڑ، کساوا-Casva (کڑوا کساوا) ایک قسم کی جڑ، گنیا کارن (Guinea Corn) چاول اور پھلیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ کساوا ایک قسم کا ریش دار میٹھا رتا لو کی طرح گڈے والی ترکاری ہوتی ہے۔ یہ ان کی غذا میں بڑے پیمانہ پر شامل ہے۔
- نائیجیریا میں کسان محض اپنے خاندان کی ضروریات کی تکمیل کی حد تک زراعت کرتے ہیں۔ اپنی زمین کی ناگرکشی کے لیے وہ پھاؤڑے کا استعمال کرتے ہیں۔ بل جو تنے میں بیل اور گھوڑے کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔ لہذا پیداوار بھی بہت کم ہوتی ہے۔
- جنوبی نائیجیریا میں کوکو کے علاوہ ربر کے باغات بھی پائے جاتے ہیں۔ خوردنی تیل والے درخت بھی پائے جاتے ہیں ان درختوں کے پھل سے تیل نکالا جاتا ہے۔
- پام، کوکو، اور ربر کی تجارت سے ہونے والے نفع کا بیشتر حصہ برطانیہ کو جاتا تھا، نائیجیریا کی عوام وہاں صرف زرعی مزدور کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہندوستان میں بھی برطانوی دور حکومت میں چائے اور کافی کے باغات تجارتی غرض سے لگائے جانے لگے۔
- نائیجیریا 1960ء تک برطانیہ کے زیر تسلط رہا۔ تب کہیں اسے آزادی نصیب ہوئی۔ اس کے بعد پلانٹیشن اور پلانٹیشن کی پیداوار کی تجارت بتدریج نائیجیریا کی باشندوں کے قبضہ میں آئی اور وہ اس سے نفع حاصل کرنے کے قابل ہو گئے۔
- شمالی نائیجیریا میں مونگ پھلی کی پیداوار بھی بکثرت ہوتی ہے۔ برطانوی باشندوں نے مونگ پھلی کو متعارف کروایا۔ کیونکہ یہاں کی زمین اور آب و ہوا اس کی فصل کے لیے موزوں تھے۔ کانو-Kano اور کیڈونا-Kadona میں مونگ پھلی سے تیل نکالنے کے کارخانے قائم کئے گئے۔
- معدنی تیل نائیجیریا کا ایک اہم قدرتی وسیلہ ہے۔
- 1958ء سے نائیجیریا سے معدنی تیل برآمد کیا جا رہا ہے۔ تیل کی تخلیص کے کارخانے ہارکورت-Harcourt اور واری پورٹ-Variport میں قائم کئے گئے۔ ایک ایسا ہی کارخانہ وسطی نائیجیریا میں کڈونا شہر-Kadona City میں بھی قائم کیا گیا۔
- نائیجیریا قدرتی وسائل اور زرعی حیثیت سے مالا مال ہے۔ مگر وہ ان وسائل کا بھرپور فائدہ اٹھانے کے قابل نہیں ہے۔ مزید برآں کہ ان میں زیادہ تر وسائل بیرونی کمپنیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ موجودہ دور میں نائیجیریا کے عوام بتدریج اپنی صنعتیں قائم کر رہے ہیں۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) سمندر کے کنارے کہلاتے ہیں۔
- (1) پہاڑ (2) سطح مرتفع (3) ساحل (4) میدان
- (2) بارش کی پیمائش کرنے والے آلہ کو کہتے ہیں۔

- (1) بادِ پیا (2) بارشِ پیا (3) زلزلہ پیا (4) بارمیٹر
 (3) زمین پر حقیقی فاصلہ اور نقشہ پر بتلائے گئے فاصلے کے درمیان تناسب کو پرظاہر کیا جاتا ہے۔
- (1) پیمانہ (2) نقشہ (3) گلوب (4) ان میں سے کوئی نہیں
 (4) ایسے نقشے جس میں زمین کی قدرتی خصوصیات پہاڑوں، وادیاں، سمندر، میدان اور سطح مرتفع ظاہر کیا جاتا ہے۔
- (1) سیاسی نقشہ (2) تاریخی نقشہ (3) طبعی نقشہ (4) انتظامی نقشہ
 (5) اودا (Blue) رنگ کس کو ظاہر کرتا ہے۔
- (1) پہاڑ (2) زمین (3) پانی کے حصے (4) میدان
 (6) سمندری سطح کے اوسط کو کہتے ہیں۔
- (1) MSL (2) MCL (3) SLM (4) LNS
 (7) نقشوں کی کتاب کہلاتی ہے۔
- (1) گلوب (2) انسائیکلو پیڈیا (3) اٹلس (4) دنیا
 (8) یہ علامت ظاہر کرتی ہے۔
- (1) فٹ پاتھ (2) ریلوے (3) کنواں (4) شہر
 (9) وہ لکیر ہے جو یکساں بلندی والے مقامات کو ملاتے ہوئے کھینچی جاتی ہے۔
- (1) Isobar (2) نشیبی لکھیر (3) حائل لکھیر (4) افقی لکھیر
 (10) MSL سے مراد ہے۔
- Minimum Sea Level (2) Median Sea Level (1)
 Maximum Sea Level (4) Mean Sea Level (3)
- (11) زمین کا نمونہ ہے۔
- (1) اٹلس (2) پیمانہ (3) گلوب (4) نقشہ
 (12) آندھرا پردیش کے مشرق میں واقع ہے۔
- (1) بحر ہند (2) خلیج بنگال (3) پنجاب (4) ان میں سے کوئی نہیں
 (13) 1 سمر = کیلومیٹر ہوتا ہے۔
- (1) 300 (2) 100 (3) 150 (4) 200
 (14) زمین کا کتنے فیصد حصہ پانی سے گھرا ہوا ہے۔
- (1) 75% (2) 71% (3) 61% (4) 68%
 (15) پانی کا آبی بخارات میں تبدیل ہونا کہلاتا ہے۔
- (1) ترسیب (2) رطوبت (3) تبخیر (4) آبی دور
 (16) کرشناندی بہتی ہے۔
- (1) شمال (2) جنوب (3) مغرب (4) مشرق

- (17) ہر سال نصف میٹر سے کتنے میٹر تک زیر زمین سطح آب کی گہرائی میں اضافہ ہو رہا ہے۔
- (1) 4 میٹر (2) 3 میٹر (3) 2 میٹر (4) 1 میٹر
- (18) ایک Water shed کتنی زمین کا احاطہ کرتی ہے۔
- (1) تقریباً 2000 ہیکٹرس (2) تقریباً 3000 ہیکٹرس (3) تقریباً 4000 ہیکٹرس (4) تقریباً 1000 ہیکٹرس
- (19) زیادہ Tube پائے جاتے ہیں۔
- (1) اتر پردیش (2) مدھیہ پردیش (3) آندھرا پردیش (4) ٹاملناڈو
- (20) تالاب زیادہ ہیں۔
- (1) شمالی ہندوستان (2) مشرقی ریاستیں (3) راجستھان (4) دکن سطح مرتفع
- (21) چھیلوں کی بیویوں کو کہتے ہیں۔
- (1) ٹیراکنے (2) چھیرین (3) بیراکنے (4) ٹیراکنے
- (22) جب پانی سطح سے اوپر اٹھتا ہے اور گرتا ہے تب یہ کہلاتے ہیں۔
- (1) تریب (2) لہریں (3) موجیں (4) تبخیر
- (23) سمندر میں پانی ایک مقام سے دوسرے مقام تک بڑھاوے کی شکل میں بہتا ہے۔ انہیں کہتے ہیں۔
- (1) تریب (2) لہریں (3) موجیں (4) تبخیر
- (24) روزانہ سمندر میں پانی کا ایک خاص ”لے“ ترتیب میں اور پراٹھتا اور گرنا کے عمل کو..... کہتے ہیں۔
- (1) تریب (2) لہریں (3) موجیں (4) مدوجزر
- (25) دلال مچھلیوں کو میں رکھتے ہیں۔
- Tracks(4) Tiffin Boxes (3) Hot Containers (2) Cold Containers (1)
- (26) صنعتی انقلاب سب سے پہلے کس براعظم میں شروع ہوا۔
- (1) آفریقہ (2) ایشیا (3) یورپ (4) آسٹریلیا
- (27) کونسے سال صنعتی انقلاب برطانیہ میں شروع ہوا۔
- (1) 1850 (2) 1750 (3) 1760 (4) 1650 ء
- (28) مغربی یورپ واقع ہے۔
- (1) بحر اوقیانوس (2) بحر روم (3) یورال پہاڑیاں (4) آرکٹک سمندر
- (29) یورپ کے سب سے اہم پہاڑی سلسلے ہیں۔
- (1) آلپس پہاڑیاں (2) یورال پہاڑیاں (3) پائریسینس پہاڑی (4) Caucasus
- پہاڑیاں
- (30) چاروں جانب پانی گھیرا ہو تب کہلاتا ہے۔
- (1) جزیرہ (2) جزیرہ نما (3) خلیج (4) سمندر
- (31) Dogger Bank کی اہم صنعت ہے۔

(1) مچھلی پکڑنا	(2) زراعت صنعت	(3) کپڑے کی صنعت (4) مویشی پالنا
(32) یورپ کا سب سے بڑا ملک ہے۔	(1) آسٹریا	(3) روس (4) جرمنی
(33) نائیجیریا کب تک برطانیہ کے زیر تسلط رہا۔	(1) 1950 (2) 1955	(3) 1960 (4) 1970
(34) نائیجیریا کے کونسے قبیلہ کا اہم پیشہ افزائش مویشی ہیں۔	(1) Ibo (2) Fulani	(3) The Yorub (4) The Hausr
(35) ماسف وسط (Massif) واقع ہے۔	(1) نائیجیریا	(3) امریکہ (4) برطانیہ
(36) امریکہ بچنے والا پہلا یورپی۔	(1) ہنری (2) واسکو ڈی گاما	(3) دیاز (4) کولمبس
(37) وہ ہوائیں جو شمالی یورپ اور مغربی یورپ میں بارش کا باعث بنتی ہیں۔	(1) مغربی ہوائیں (2) مشرقی ہوائیں	(3) جنوبی ہوائیں (4) شمالی ہوائیں
(38) یورپ میں سال بھر بارش کا علاقہ	(1) جنوبی یورپ (2) مشرقی یورپ	(3) وسطی یورپ (4) مغربی یورپ
(39) آفریقہ کی بلند ترین چوٹی	(1) Kenya (2) Kalimanjaro	(3) Stanley (4) Speke
(40) آفریقہ کی سب سے بڑی جھیل	(1) چاڈ (2) گامی	(3) وکٹوریہ (4) ان میں کوئی نہیں
(41) دریائے "نیل" اس سمندر میں جالتی ہے۔	(1) بحر اوقیانوس (2) بحر روم	(3) بحر ہند (4) ان میں کوئی نہیں
(42) وہ ملک جس نے سوڈان کو نوآبادیاتی بنایا۔	(1) بلجیم (2) برطانیہ	(3) فرانس (4) اٹلی
(43) آفریقہ میں گھاس کے میدانوں کو کہا جاتا ہے۔	(1) پمپاس (2) سوانا	(3) اسٹپس (4) Elephant Grass

جوابات

1-3	2-2	3-1	4-3	5-3	6-1	7-3	8-2	9-3	10-3
11-3	12-2	13-4	14-2	15-3	16-4	17-3	18-4	19-1	20-4
21-3	22-3	23-2	24-4	25-1	26-3	27-3	28-1	29-3	30-1
31-4	32-3	33-3	34-2	35-2	36-4	37-1	38-3	39-2	40-3

ہندوستان اور تلنگانہ کا جغرافیہ

ہندوستان کا جغرافیہ

- ہندوستان ایک وسیع و عریض ملک ہے جو مکمل طور پر شمالی نصف کرہ میں واقع ہے۔ ملک کا تقریباً تمام تر زمین حصہ $8^{\circ}.4'$ درجہ شمال اور $36^{\circ}.6'$ درجہ شمال طول البلد اور $68^{\circ}.7'$ درجہ جنوب اور $97^{\circ}.25'$ درجہ مشرقی عرض البلد کے درمیان ہے۔
- ہندوستان کے لئے درمیانی طول البلد $82^{\circ}30'$ مشرق کو معیاری نصف النہار کے طور پر لیا گیا جو آلہ آباد سے گذرتا ہے۔ اسے ہندوستان کے معیاری وقت (IST) کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے جو گرین وچ معیاری وقت (GMT) سے $5\frac{1}{2}$ آگے ہے۔
- ہندوستان کا زمینی خطہ گونڈوانہ لینڈ کا ایک حصہ ہے جس کا وجود ارضیاتی ترتیب اور کئی دوسرے طریقہ کار جیسے موسمیانہ، کٹاؤ اور Deposition کے نتیجے میں عمل میں آیا۔
- دنیا کے زمینی اشکال دو بڑے دیوبہکل براعظموں انگارالینڈ (Laurasia) اور گونڈوانہ لینڈ سے وجود میں آئے۔
- جزیرہ نما ہند گونڈوانہ لینڈ کا حصہ تھا۔
- برصغیر سطح مرتفع شمالی کناروں سے الگ کے بعد ایک بڑا دریائی طاس (Basin) کا قیام عمل میں آیا۔
- برصغیر کا سطح مرتفع زمینی سطح کے سب سے قدیم زمینی حصوں میں ایک ہے۔
- ہندوستان کے زمینی خطوں کو مندرجہ ذیل گروپوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔
- 1. ہمالیہ 2. گنگا-سندھ کا میدان 3. برصغیر کا سطح مرتفع
- 4. ساحلی میدان 5. ریگستان 6. جزائر
- ہمالیائی سلسلے مغرب سے مشرق کی سمت ایک کمان کی شکل میں تقریباً 2400 کلومیٹر فاصلہ پر پھیلے ہوئے ہیں۔
- ہمالیائی سلسلے کی چوڑائی مغربی خطوں میں 500 کلومیٹر اور درمیانی و مشرقی خطوں میں 200 کلومیٹر ہے۔
- ہمالیہ تین متوازی سلسلوں پر مشتمل ہے۔
- انتہائی شمالی سلسلہ عظیم ہمالیہ یا ہیمادری سے جانا جاتا ہے۔
- عظیم ہمالیہ تسلسل کے ساتھ بلند ترین پہاڑی چوٹیوں پر مشتمل ہے جس کی اوسط بلندی سطح سمندر سے تقریباً 6100 میٹر ہے۔
- عظیم ہمالیہ کے جنوب میں پایا جانے والا سلسلہ ذیلی ہمالیہ کہلاتا ہے
- ذیلی ہمالیائی سلسلوں کی بلندی 3700 میٹرس سے 4500 میٹر ہوتی ہے۔
- ذیلی ہمالیائی سلسلہ مشہور وادی کشمیر، کانگرا اور کلوجو ہماچل پردیش میں ہے پر مشتمل ہے۔
- یہ خطہ کئی پہاڑی اسٹیشنوں جیسے شملہ، مسوری، نینی تال، رانی کیت وغیرہ کیلئے مشہور ہے۔ اور سردا بہار جنگلات سے گھرا ہوا ہے۔
- ہمالیہ سلسلہ کو بلندی کے پانچ سطحوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
- سکم میں تنگ ڈھلوان والی وادیاں۔
- ہمالیہ پر Tesrace Farming (پہاڑی سطحوں پر کاشتکاری) اور Pebbles کا جائزہ۔
- ہمالیہ کا انتہائی جنوبی حصہ شیوا لک ہیں۔

- شیوا لک 10 سے 50 کیلومیٹر چوڑے اور 900 سے 1100 میٹر کی بلندی کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں۔
- جموں علاقہ میں جموں کی پہاڑیاں، ارونا چل پردیش میں مشمی پہاڑیاں، آسام میں کچار Cachar وغیرہ۔ یہ حصے سیلاب سے لائی ہوئی مٹی اور سنگریزوں پر مشتمل ہیں۔
- ذیلی ہمالیہ اور شیوا لک کے درمیان واقع وادیاں ڈون DUNS کہلاتے ہیں۔
- دہرہ دون، کوٹلی دون اور ہٹلی دون چند مشہور دون ہیں۔
- برہمپتر کی وادی ہمالیہ کی انتہائی مشرقی سرحد ہے۔
- ارونا چل پردیش میں دیہانگ وادی کے آگے ہمالیہ جنوب کی جانب موڑ لے کر ہندوستان کی مشرقی سرحد بناتے ہیں اور شمال مشرقی ریاستوں سے گذرتے ہیں۔ یہ حصے پورا نچل Purvanchal کے نام سے جانے جاتے ہیں اور زیادہ تر تلچٹ سنگریزیتہ سے تشکیل پائے ہیں۔
- مقامی طور پر Purvanchal پہاڑیاں، Patkai hills، ناگا پہاڑیاں، منی پور پہاڑیاں، خاصی اور میزو پہاڑیاں سے جانے جاتے ہیں۔
- ہمالیائی دریاؤں کی گلیشیرس کی وجہ سے ہمیشہ بہتی ہیں۔ اور اپنے ساتھ کافی مقدار میں کچڑا اور گار لاتے ہیں اور ان میدانوں کو کافی زرخیز بناتے ہیں۔
- تینوں ہمالیائی دریاؤں، سندھ، گنگا اور برہمپتر اور ان کی معاون ندیوں کے باہمی تال میل کے نتیجے میں عظیم شمالی میدان وجود میں آئے۔
- مغربی حصہ جو دریائے سندھ اور اس کی معاون ندیوں جہلم، چناب، راوی، بیاس اور ستلج جو ہمالیہ سے نکلتی ہیں سے وجود میں آیا۔
- دریائے سندھ کا زیادہ حصہ پاکستان میں واقع ہے۔
- وسطی گنگا کا علاقہ دریائے گھاگر سے تیس سال Teesal تک پھیلا ہوا ہے۔
- وسطی حصہ زیادہ تر اتر پردیش، بہار اور ہریانہ کا کچھ حصہ، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال میں پھیلا ہوا ہے۔
- وسطی حصہ میں دریائے گنگا، جمنا اور ان کی معاون ندیاں سون اور کاسی وغیرہ بہتی ہیں۔
- میدان کے مشرقی حصہ میں زیادہ تر آسام کی برہمپتر وادی کا حصہ شامل ہے۔ اس کی تشکیل و بناوٹ کے لئے دریائے برہمپتر اذمہ دار ہے۔
- متعدد چھوٹے دریا بھابھر خطے میں زیر زمین بہتے ہوئے نشیبی علاقوں میں زمین کے اوپر دوبارہ نمودار ہو کر بھابھر خطے میں دلدل والا خطہ کہلاتا ہے۔
- بھارت کا سطح مرتفع جزیرہ نمائی سطح مرتفع کی حیثیت سے بھی جانا جاتا ہے۔
- یہ قدیم بلوریں، سخت آتشی اور اپنی شکل بدلتی چٹانوں سے بنا ہے۔
- بھارت کے سطح مرتفع میں بڑی مقدار میں دھاتی اور غیر دھاتی معدنی وسائل دستیاب ہیں۔
- یہاں وسیع اور کم گہری وادیاں ہیں جن کے اطراف پہاڑ پائے جاتے ہیں۔
- سطح مرتفع مشرق کی جانب کسی قدر جھکا ہوا ہے۔ اس کے مشرقی کنارے پر مشرقی گھاٹ اور مغربی کنارے پر مغربی گھاٹ ہیں۔
- سطح مرتفع کی انتہائی جنوب میں کنیا کماری ہے۔
- برصغیر کا سطح مرتفع دو بڑے حصوں وسطی بلند حصے (مالوہ سطح مرتفع) اور سطح مرتفع دکن پر مشتمل ہے۔ ہندوستان کے طبعی نقشہ میں گنگا کے

- میدان کے جنوب اور دریائے نرمدا کے شمال میں وسطی بلند خطے ہیں۔
- یہاں کے نمایاں سطح مرتفع میں مغربی جانب مالوہ سطح مرتفع اور مشرق کی جانب چھوٹا ناگپور سطح مرتفع ہیں۔
- وسری فصل کی آبپاشی کے لئے گہرے Tube Wells اور تالابوں پر انحصار ہوتا ہے۔
- چھوٹا ناگپور سطح مرتفع معدنی وسائل سے مالا مال ہے۔
- برصغیر سطح مرتفع کا ایک حصہ جو نرمدا کے جنوب میں واقع ہے جو شملت نماز مینی خطہ ہے سطح مرتفع دکن کہلاتا ہے۔
- سست پڑا سلسلہ سطح مرتفع دکن کے شمالی کنارے کو بناتا ہے۔
- مہاراشٹر Kaimur اور میکل سلسلہ کا کچھ حصہ مشرقی کنارے ہیں۔
- مغربی گھاٹ، مشرقی گھاٹ اور نیلگری علی الترتیب مغربی، مشرقی اور جنوبی سرحدیں بناتے ہیں۔
- مغربی گھاٹ مغربی ساحل کی طرف متوازی ہیں۔
- مغربی گھاٹ مشرقی گھاٹ سے زیادہ بلند ہیں۔
- سطح مرتفع دکن کا علاقہ مغرب سے مشرق کی جانب ڈھلان ہے۔
- مغربی گھاٹ 1600 کیلومیٹر تک پھیلے ہوئے ہیں۔
- گدالور کے قریب نیلگری پہاڑیاں مغربی گھاٹ سے ملتے ہیں اور تقریباً 2000 میٹر کی بلندی تک اٹھتے ہیں۔
- مشہور پہاڑی اسٹیشن اوداگا منڈلم جو عام طور پر اوٹی کے نام سے جانی جاتی ہیں نیلگری میں واقع ہے۔
- ڈوڈایٹا (2637 میٹر) بلند ترین چوٹی ہے۔
- انائی ملائی پلانی (ٹالمانا ڈو) اور کارڈام (کیرالا) پہاڑیاں مغربی گھاٹ میں شامل ہیں۔
- انائی ملائی پہاڑی کی انائی مڑی (2695) جنوبی ہندوستان کی بلند ترین پہاڑی چوٹی ہے۔
- مشرقی گھاٹ شمال میں مہاندی وادی سے جنوب میں نیلگری تک پھیلے ہوئے ہیں۔
- مشرقی گھاٹ میں تسلسل نہیں ہے۔
- دریائیں جو مغربی گھاٹ سے نکلتی ہیں جیسے گوداوری اور کرشنا سطح مرتفع کو پار کرتے ہوئے خلیج بنگال میں جا ملتے ہیں۔
- مشرقی گھاٹ کی اوسط بلندی کہیں کہیں 900 میٹر سے زیادہ ہے۔
- نالما، ویلی کنڈہ، پالکنڈہ، اور شیشا چلم مشرقی گھاٹ کے چند پہاڑی خطے ہیں۔
- برصغیر سطح مرتفع کی عجیب انوکھی جغرافیائی خصوصیت کالی مٹی ہے جو آتش فشاں کا نتیجہ ہے۔
- تھار ریگستان اروالی پہاڑیوں کے سائبانی خطے میں واقع ہے
- اور بہت ہی کم مقدار میں بارش یعنی سالانہ 100 تا 150 ملی میٹر بارش حاصل کرتا ہے۔
- ریگستان لہراتے ہوئے ریت کے میدانوں اور کھڑے ہوئے چٹانوں پر مشتمل ہے۔
- اس قسم کے ریگستان زیادہ تر مغربی راجستھان میں ہے۔
- اس علاقہ میں لوئی، ہی واحد دریا ہے۔
- جزیرہ نما سطح مرتفع کا جنوبی حصہ مشرق میں خلیج بنگال اور مغرب میں بحر عرب کے ساتھ تنگ ساحلی پٹی سے گھرا ہوا ہے۔
- مغربی ساحل کچھ کارن سے شروع ہوتا ہے اور کنیا کماری پر ختم ہوتا ہے۔
- یہ میدان ناہموار پھیلے پہاڑی سلسلوں سے منسلک زمین کا خطہ ہے۔

- اسے تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔
- 1. کوکن ساحل: یہ شمالی حصہ ہے جو مہاراشٹر اور گواتک ہے۔
- 2. Canara ساحل: یہ درمیانی حصہ ہے جس میں کرناٹک کا ساحلی میدان شامل ہے۔
- 3. مالابار ساحل: یہ جنوبی حصہ زیادہ تر ریاست کیرالا میں ہے۔
- خلیج بنگال کے میدان زیادہ چوڑے اور مسطح ہیں۔
- خلیج بنگال کے میدان اڑیسہ میں مہاندی سے ٹالنا ڈومین کا ویری ڈیلٹا تک پھیلے ہوئے ہیں۔
- یہ میدان مہاندی، گودواری، کرشنا اور کاویری دریاؤں سے بنے ہیں اور بہت ہی زرخیز ہیں۔
- یہ ساحلی میدان مقامی طور پر مختلف ناموں سے جانے جاتے ہیں۔
- اُنکل ساحل (اڈیشہ) سرکار ساحل (آندھرا پردیش) کارومنڈل ساحل (ٹالنا ڈومین شمالی میدانوں کی طرح یہ ڈیلٹا بھی زرعی طور پر ترقی یافتہ ہیں۔
- ساحلی منطقے مچھلی وسائل سے بھی مالا مال ہیں۔
- جھیلیں جیسے چلاکا اڑیسہ میں کوئرو اور پل کٹ (آندھرا پردیش) میں ساحلی میدان کی دیگر اہم خصوصیات ہیں۔
- جزیروں کے دو گروپ پائے جاتے ہیں۔
- انڈومان اور نکوبار جزائر خلیج بنگال میں ہیں اور لکشا دیپ جزائر بحیرہ عرب میں پھیلے ہوئے ہیں۔
- انڈومان اور نکوبار جزائر مینمار کے پہاڑ Arkan Yama کے غرقاب پہاڑی سلسلوں کے بلند حصے ہیں۔
- انڈومان اور نکوبار جزائر میں Barren Dam اور جزیرے آتش فشاں ہیں۔
- ہندوستان کے جنوب بعید کی پٹی جو نکوبار جزیرہ میں پائی جاتی ہے جو 2004 کے سنہ میں غرقاب ہو گئی اندر اپوائنٹ کہلاتی ہے۔
- لکشا دیپ جزائر مونگا سے بنے ہوئے ہیں اس کا جغرافیائی رقبہ 32 کلومیٹر ہے۔
- جزیروں کا گروپ مختلف النوع حیوانات اور نباتات کے لئے مشہور ہے۔
- بعض علاقے ہمالیہ سے بننے والی طاقتور دریاؤں کی وجہ سے زرخیز ہیں اور بعض پر موسمی دریاؤں پر منحصر ہیں۔ جو مغربی گھاٹ اور اسکے جنگلات سے نکلتی ہیں۔ کئی مقامات وادیوں میں اور دیگر مقامات پہاڑوں پر واقع ہیں۔
- پورونا چل: ارونا چل پردیش میں دیہانگ وادی کے آگے ہمالیہ کی تقسیم پورنا چل کہلاتی ہے۔
- کسی علاقہ میں ایک مخصوص مدت کے دوران پائے جانے والے فضائی حالات کو موسم کہا جاتا ہے۔ یہ موسمی حالات اکثر تھوڑے سے وقفہ میں بھی بدلتے رہتے ہیں۔
- ایک بڑے علاقہ میں ایسے حالات عمومی طور پر کئی سالوں تک پائے جاتے تو اسے آب و ہوا کہتے ہیں۔ سال در سال تیس سالوں سے زیادہ کے عام حالات کو آب و ہوا سمجھا جاتا ہے۔
- کلیموگراف ایک مقام کے اوسط زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت اور بارش بتاتا ہے۔
- ہندوستان کے درجہ حرارت میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ شمالی حصہ ہمالیہ سے گھرا ہوا ہے جبکہ جنوبی جزیرہ نما سمندروں سے گھرا ہوا ہے۔
- چند مقامات ساحل سے دور ہیں۔ وہ جزیرے ہیں۔ چند مقامات زیادہ بلند ہیں جبکہ دوسرے میدان ہیں۔
- آب و ہوا پر اثر انداز ہونے والے عناصر آب و ہوائی کنٹرولس کہلاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

1. عرض بلد 2. خشکی۔ تری کا تعلق 3. خدو خال 4. اوپری ہوا کا بہاؤ
- جیسے جیسے خط استواء سے دور ہوتے جائیں گے سالانہ اوسط درجہ حرارت گرتا جائے گا۔ اس وجہ سے ہم زمین پر خطوں کو اس طرح تقسیم کر سکتے ہیں۔
- منطقہ حارہ وہ خطے جو خط استواء کے قریب ہیں، * قطبی، وہ خطے جو قطبین کے قریب ہیں، * معتدل، وہ خطے جو ان دونوں شدید خطوں کے درمیان میں ہیں۔
- ہندوستان میں جنوبی حصہ منطقہ حارہ کی پٹی میں استواء کے قریب واقع ہے۔ اس لئے یہ خطہ شمالی حصہ سے زیادہ اوسط درجہ حرارت رکھتا ہے۔ کنیا کماری کی آب و ہوا کا بھوپال یا دہلی سے بالکل الگ ہونے کی ایک وجہ ہے۔
- ہندوستان ایک وسیع و عریض ملک ہے جو مکمل طور پر شمالی نصف کرہ میں واقع ہے۔ ملک کا تقریباً تمام تر زمین حصہ $8^{\circ} 4'$ درجہ شمال اور $36^{\circ} 6'$ درجہ شمال طول البلد اور $68^{\circ} 7'$ درجہ جنوب اور $97^{\circ} 25'$ درجہ مشرقی عرض البلد کے درمیان ہے۔
- جنوبی ہندوستان کا ایک بڑا حصہ اس کے طویل ساحل کی وجہ سے سمندر کے معتدل اثر کے تحت آتا ہے جس سے دن اور رات کے درجہ حرارت میں موسم سرما اور گرما میں زیادہ فرق نہیں ہوتا۔ اسے یکساں آب و ہوا سے جانا جاتا ہے۔
- شمالی نصف کرہ ذیلی منطقہ حارہ کی زیادہ دباؤ والی پٹی دائمی ہوائیں اٹھاتی ہیں۔ یہ ہوائیں استوائی خط کی کم دباؤ والی پٹی کی طرف چلتے ہوئے مغرب کی جانب پلٹتی ہیں تجارتی ہوائیں کہلاتی ہیں۔
- جرمن لفظ: ٹریڈ تجارت کا مطلب راستہ کے ہیں اور استقلال کے ساتھ ایک ہی جانب دائمی چلتی ہیں۔ بھارت خشک شمال۔ مشرقی تجارتی ہواؤں کی پٹی میں واقع ہے۔
- بھارت کی آب و ہوا اوپرائی دھاروں کی حرکت سے بھی جو Jet Streams سے جانے جاتے ہیں متاثر ہوتی ہے۔ یہ اوپری فضاء (12,000 میٹر سے زیادہ) میں تیز رفتار چلنے والی ہوائی دھاروں کی تنگ پٹی ہے۔ رفا میں فرق 110 کلومیٹر فی گھنٹہ موسم گرما میں اور موسم سرما میں 184 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتا ہے۔ مشرقی تیز رفتار دھارے 25No تک بڑھتے ہیں۔ تیز رفتار دھارے قریبی فضاء کو ٹھنڈا بناتے ہیں۔ مشرقی تیز رفتار دھاروں کا یہ ٹھنڈا اثر اس عرض بلد 25° شمال میں بادلوں سے بارش کا سبب بنتے ہیں۔
- بھارت میں درجہ حرارت وسطی نمبر سے گھٹتا جاتا ہے اور یہ موسم فروری تک جاری رہتا ہے۔ جنوری ہمیشہ سرد ترین مہینہ ہوتا ہے دن میں بعض اوقات ملک کے کئی حصوں میں درجہ حرارت 10° سنٹی گریڈ تک گر جاتا ہے۔ تاہم موسم سرما شمالی ہندوستان میں زیادہ ہوتا ہے۔ جنوبی ہندوستان خاص طور پر ساحلی علاقے معتدل آب و ہوا 20° سنٹی گریڈ درجہ حرارت کے ساتھ لطف اندوز ہوتے ہیں۔
- گرم موسم کے دوران جب ہم جنوبی حصہ سے شمالی حصہ کی جانب بڑھتے ہیں اوسط درجہ حرارت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔
- بھارت کے شمالی میدان میں اپریل میں شروع ہو کر درجہ حرارت بڑھتا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ دن کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37° سنٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ \ll ملک کے کئی حصوں میں خاص طور پر شمال۔ مغربی میدانوں اور وسطی ہندوستان میں مئی کے درمیان تک 41° سنٹی گریڈ سے 42° سنٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔
- تاہم اقل ترین درجہ حرارت 20° سنٹی گریڈ سے کم نہیں ہوتا۔ شمالی میدان میں خشک اور گرم ہوا محسوس کی جاتی ہے۔ جسے ”لو“ کہتے ہیں۔
- بھارت کی آب و ہوا مانسونی ہواؤں سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ پرانے زمانے میں ہندوستان آنے والے سیاحوں نے مستقل طور پر وقتاً فوقتاً پلٹنے والی ہواؤں کی طرف توجہ کی۔ وہ ان بادلوں کو ہندوستانی ساحل کی طرف سفر کے لئے استعمال کیا۔ عرب تاجروں نے اس

موسمی پلٹنے والی ہواؤں کو ’مانسون‘ کا نام دیا۔

- مانسون منطقی علاقہ میں تقریباً 20° شمال اور 20° جنوب کے درمیان تشکیل پاتے ہیں۔
- بارش کی مقدار مغربی گھاٹ کی وجہ سے مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ شمال مشرقی ہندوستان میں بلند پہاڑی چوٹیوں کی وجہ بہت زیادہ ہوتی ہے۔ تاہم ٹامنا ڈو کا ساحل (کارومنڈل) اس موسم میں زیادہ تر خشک رہتا ہے جیسا کہ یہ بحیرہ عرب کی شاخ جو خلیج بنگال کی شاخ کے متوازی ہوتا ہے۔
- ہندوستان کی روایت میں سال کو چھ دو ماہی موسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ موسموں کا چکر جسے شمال اور وسطی بھارت کے لوگ اپناتے ہیں ان کے عملی تجربوں اور عرصہ دراز سے چلے آ رہے موسمی طریقوں کی بنیاد پر ہے۔
- فضائی کرہ شمسی توانائی کو جو زمین تک پہنچتی ہے مکمل طور پر دوبارہ خلاء میں محفوظ ہونے سے روکتا ہے۔ یہ عالمی حدت کہلاتا ہے۔ اسی لیے موجودہ عالمی حدت کا رجحان (Anthropogenic Global Warming) AGW کہلاتا ہے۔
- Anthropogenic کا مطلب انسانی سبب سے ہے۔
- حالیہ عرصہ میں سائنسدانوں نے انتہائی شمالی عرض بلد کے منجمد ٹنڈرا (جو زیادہ تر شمالی روس میں پھیلا ہوا ہے) کے نیچے بڑی مقدار میں Methane میتھین کو دریافت کیا۔ عالمی درجہ حرارت میں اضافہ سے ٹنڈرا میں برف زیادہ پگھل رہا ہے۔ Methane جو برف کے نیچے پھنسی ہوتی ہے فضاء میں داخل ہو کر عالمی درجہ حرارت کو بڑھاتی ہے۔ جس کی وجہ سے اور زیادہ برف پگھلنے لگتی ہے اور زیادہ میتھین خارج ہوتی ہے اور یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گرین ہاؤز گیس میں میتھین کاربن ڈائی آکسائیڈ سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔
- بین الاقوامی جدوجہد ہے کہ تمام ممالک گرین ہاؤز گیسوں کے اخراج کو کم کرنے کی کوشش کریں لیکن یہ ابھی تک حاصل نہ ہو سکا۔ ایک بین الاقوامی تنظیم (IPCC) Inter Governmental Panel on Climate Change (IPCC) کہا جاتا ہے۔ اس مسئلہ کے حل کیلئے تشکیل دی گئی ہے۔ یہ تنظیم دنیا کے ممالک کے مابین AGW کی کمی پر معاہدہ کی کئی کانفرنسوں کا انعقاد عمل میں لاتی ہے تاکہ آب و ہوا کی تبدیلی کے عمل میں کمی کی کوشش کریں۔ لیکن یہ ابھی تک کامیاب نہ ہو سکی۔
- 2013 میں وارسا (پولینڈ) میں IPCC کانفرنس جدید کوشش تھی۔
- مشرقی کولکتہ کے نو ناندگا میں رہنے والے تقریباً 200 بے گھر خاندان جو پچھلے چند سالوں سے زندگی گزار رہے تھے۔
- کولکتہ میٹرو ڈیولپمنٹ اتھارٹی (KMDA) کی جانب تخیلہ کروایا گیا۔ کئی خاندان عظیم طوفان آئیلا کی 2009ء میں تباہ کاریوں کے بعد کولکتہ میں کام کی تلاش میں آئے تھے۔
- ہندوستان کا ناسی نظام تین طبعی جغرافیائی اکائیوں کے ارتقا سے ہم آہنگ ہو کر تشکیل پایا۔
- (1) ہمالیہ پہاڑ (2) جزیرہ نما کے سطح مرتفع اور (3) دریائے سندھ اور گنگا کا میدان۔
- (1) ہمالیائی دریا (The Himalayan Rivers): ہمالیائی دریا تین اہم بنیادی نظاموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ دریائے سندھ، دریائے گنگا اور دریائے برہم پترا۔ یہ تمام دریا ایک ہی علاقہ سے مندرج ہوتے ہیں اور چند کلو میٹر کے اندر آبی تقسیم کے ذریعہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ پہلے یہ پہاڑوں کے بنیادی محور کے متوازی بہتے ہیں۔ پھر اچانک جنوبی سمت جھک کر عظیم پہاڑی سلسلہ کو قطع کرتے ہوئے شمالی ہند کے میدانوں تک پہنچتے ہیں۔ اس عمل کے دوران وہ گہری ’V‘ شکل کی وادیاں بناتے ہیں۔ دریائے سندھ اور برہم پترا اسکی بہترین مثالیں ہیں۔ ہمالیائی دریا سدا بہار ہوتے ہیں کیونکہ ان دریاؤں کو برسات کے علاوہ پگھلتے ہوئے برف سے پانی حاصل ہوتا ہے۔
- دریائے سندھ کا نظام (Indus System): مانسروور جھیل کے قریب تبت میں کیلاش پہاڑی سلسلہ کی شمالی ڈھلانوں سے دریا

سندھ مستخرج ہوتی ہے۔ یہ براہ راست تبت سے شمال مغربی راستہ اختیار کرتی ہوئی ہندوستانی علاقہ جموں و کشمیر میں داخل ہوتی ہے۔ ہندوستان میں دریائے سندھ کی معاون ندیاں جہلم، چناب، راوی، بیاس اور ستلج ہیں۔ یہ ہندوستان میں جموں و کشمیر کے علاوہ پنجاب اور ہماچل پردیش کا احاطہ کرتی ہیں۔

○ دریائے گنگا کا نظام (The Ganga System): دریائے گنگا کا بہاؤ دو خاص دریاؤں سے بنا ہے۔ پہلا اہم ذریعہ گنگوتری گلشیر (برفانی تودہ) ہے۔ جیسے بھاگیرتھی کہا جاتا ہے۔ دوسرا بدرینا تھ کے شمال مغرب میں ستوپنٹھ (Satopanth) گلشیر جیسے الگھ نندا کہا جاتا ہے۔ بھاگیرتھی اور الگھ نندا دونوں دیو پریاگ کے مقام پر ملکر دریا گنگا کی تشکیل کرتے ہیں جو کہ ہری دوار کی پہاڑی سے برآمد ہوتی ہے۔ دریائے گنگا متعدد معاون ندیوں سے جڑی ہوئی ہے۔ ان میں اکثر ہمالیائی پہاڑی سلسلہ سے مستخرج ہوتے ہیں لیکن ان میں سے چند کا موجز جزیرہ نما سطح مرتفع میں ہے۔

○ دریائے برہم پتر کا نظام: تبت میں مانسروور کے قریب کیلاش پہاڑی سلسلہ کے چمائیگ ڈنگ Chema Yung dung گلشیر کا دہانہ دریائے برہم پتر کا منبع ہے جو تسانگ پو بھی کہلاتی ہے۔ یہ جنوبی تبت سے مشرقی سمت بہتی ہے۔ لوئی زنگ (Lhotse Dzong) کے قریب یہ تقریباً 640 km کیلومیٹر تک جہاز رانی کے قابل وسیع و کشادہ نہر میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہ عظیم حلقہ بناتے ہوئے جنوب مغرب سے اروناچل پردیش سے ہندوستان میں داخل ہوتی ہے۔ پہلے سیا ننگ اور بعد میں ڈیبا ننگ نام دیا جاتا ہے۔ وادی آسام میں ظہور پذیری کے وقت اس سے دو معاون ندیاں دیبا ننگ اور لوہت جڑ جاتی ہیں۔ یہاں سے برہم پتر کے طور پر جانی جاتی ہے۔

○ جزیرہ نما ہند کے دریا (The Peninsular Rivers): مغربی گھاٹ، جزیرہ نما کے اہم دریاؤں کی آبی تقسیم کرتا ہے۔ جو خلیج بنگال میں اپنے آبی ذخائر کا اخراج کرتی ہیں اور چھوٹی ندیاں بحرہ عرب میں شامل ہو جاتی ہیں۔ جزیرہ نما کے زیادہ تر بڑے دریا سوائے نرمد اور تاپی کے مغرب سے مشرق کی سمت بہتے ہیں۔ جزیرہ نما کے شمال سے مستخرج ہونے والی دریاں جمبل، سندھ، بیٹوا، کین اور سون دریاؤں گنگا کے نظام کا حصہ ہیں۔ جزیرہ نما کے دوسرے اہم دریا مہاندی، گوداوری، کرشنا اور کایری ہیں۔ جزیرہ نما کے دریاؤں کی اہم خصوصیت مخصوص راستہ دریاؤں کے بیچ و خم کی غیر موجودگی اور دریاؤں کا موسمی بہاؤ ہے۔ اس کا منبع (سطح مرتفع ٹریمیک) مہاراشٹر میں ناسک کے قریب سے نمودار پر اپنے ذخیرہ آب کا اخراج خلیج بنگال میں کرتی ہے۔

○ دروں ریزش (دروں بہاؤ): کسی بھی علاقہ کیدروں ریزش = ترسیب + سطحی بہاؤ + زمینی پانی کا بہاؤ
○ بہاؤ کی سطح میں دریا۔ ندیاں۔ نہریں۔ آبی سطح پر بہنے والے دوسرے بہاؤ پر مشتمل ہے۔ زمینی سطح پر بہنے والے پانی کا اندازہ لگانا مشکل ہے لیکن یہ ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ ترسیب، شبنم، ذالہ یا برف، بارش پر مشتمل ہوتی ہے۔ کسی علاقہ کی ترسیب کا اندازہ لگانے کیلئے ہم کئی سالوں کا اوسط لیتے ہیں کیونکہ ہر سال ترسیب مختلف ہوتی ہے۔

○ پانی کا بھاپ بہنا عمل تبخیر کہلاتا ہے۔ زمین کی سطح پر کئی آبی ذرائع موجود ہیں جیسے سمندر، دریا اور جھیل وغیرہ۔ ان آبی ذرائع سے پانی مسلسل بخارات میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ جہاں نمی پانی جاتی ہے۔ وہاں تبخیر کا عمل ہوتا ہے۔

○ جاندار اجسام عمل تنفس کے دوران فضاء میں پانی خارج کرتے ہیں اسے Transpiration یا سریان کہتے ہیں۔ عمل سریان اور عمل تبخیر سے فضاء میں جمع ہونے والا پانی اخراج بخارات (Evapotranspiration) کہلاتا ہے۔

○ گھر بیلو مقاصد اور جانوروں کیلئے پانی کا استعمال:۔ پینے، پکانے، دھونے، صفائی وغیرہ جیسے گھر بیلو مقاصد کے علاوہ جانوروں کیلئے بھی پانی بچہ ضروری ہے۔ پانی کی حصول یا بی کو بڑھانے کیلئے اس جز کی منصوبہ بندی ضروری ہے تاکہ بلا لحاظ آمدنی پانی کی کم از کم مقدار سب کو حاصل ہو۔

- تنگبھدرا طاس کے دو حصے ہیں (1) کرناٹک میں بالائی اور وسطی طاس (2) زیریں طاس آندھرا پردیش میں واقع ہے۔
- کئی دہائیوں کے بعد تنگبھدرا ڈیم کے پانی ذخیرہ اندوزی کی گنجائش بتدریج گھٹ رہی ہے۔ تقریباً 50 سال پہلے خزانہ آب کی گنجائش 3,766 ملین کیوبک میٹر تھی۔ اب دھول، ملے، زمینی کٹاؤ، کان کنی کی وجہ سے گارے، کیچڑ کے انبار کی وجہ سے تالاب کی ذخیرہ اندوزی کی گنجائش 849 ملین کیوبک میٹر پانی تک کم ہو گئی ہے۔ ایک مطالعہ کے مطابق لوہے کی کچدھات کی کان کنی کیلئے اصولوں پر مناسب عمل آوری نہیں ہو رہی ہے۔
- کورمگھ کے مقام پر لوہے کی کچدھات اور سندور میں میگنیز کی کان کنی نے جس کی وجہ زمینی کٹاؤ اور کئی چھوٹے ذخائر آب میں تہ نشین مادے قدیم تالابوں اور تنگبھدرا کے ذخائر آب نے قریبی علاقوں پر شدید اثر ڈالا ہے۔ اور تعرف کیلئے تنگبھدرا کے پانی کو آندھرا پردیش اور کرناٹک کے مابین تنازعہ پایا جاتا ہے۔
- پانی ایک قدرتی وسیلہ ہے۔ اس کی ذخیرہ اندوزی کیلئے پانی کے مخالف بہاؤ کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دریا کے رخ پر رہنے والے لوگوں کو پانی دستیاب ہے۔ پانی وافر مقدار میں ہے۔
- ریاستی حکومتوں کے درمیان پانی بیثاق کی بنیاد پر تقسیم ہوتی ہے۔ پانی تک رسائی متعینہ شرط ہے۔ ایسا زرعی علاقہ جہاں 80% آبادی کا گذر بسر زراعت پر منحصر ہو۔
- پچھلے دو دہائیوں کے دوران چھوٹے شہروں اور صنعتی علاقوں کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ جس سے پانی طلب اور پیچیدہ ہو گئی ہے جہاں صنعتوں میں اضافہ اور شہری علاقوں کے بڑھنے سے چند افراد کی معیاری زندگی بہتر ہونی ہے وہیں یہی سرگرمیاں آلودگی کا باعث بنی۔
- 1984 میں عوامی احتجاج کے بعد Molasses کے اخراج کے متعلق جو مچھلیوں کو بڑے پیمانے پر ختم کر رہی تھی تو انہیں وضع کئے گئے۔ صنعتیں صرف صاف کیے ہوئے مادہ کی ہی نکاسی کر سکتے ہیں۔ ان قوانین پر سختی سے عمل آوری نہیں کی گئی۔ نتیجتاً دریائی نظام میں شدید آلودگی برقرار ہے۔
- گاؤں کی مکمل ترقی اور فاصلہ آب کیلئے حکومت مہاراشٹر نے آدرش گرام یو جنا شروع کی جس کے تحت ”ہیوارے جازار“ کو منتخب کیا۔ مہاراشٹر کے ضلع احمد نگر میں ہیوارے بازار واقع ہے۔ یہ سیہاوری پہاڑی سلسلہ کے مشرقی جانب واقع ہے جو شمال سے لے کر جنوب تک پھیلے ہوئے ہیں جو ساحلی علاقہ کو نکلن کو مہاراشٹر سے علیحدہ کرتے ہیں۔ تقریباً 400 mm سالانہ برسات کے ساتھ احمد نگر ایک قحط زدہ ضلع ہے۔
- ہیوارے بازار میں عوامی زمینات اور نجی گھاس کے میدانوں میں زمین اور پانی کے تحفظ کے پروگرام پر عمل آوری کی گئی۔ غیر منقطع حدود خندق پہاڑیوں کے نشیب میں کھودے گئے تاکہ زمینی کٹاؤ کو روک سکیں۔ افزائش آب اور گھاس کے پیداوار کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ متعدد افزائش آب کے ڈھانچے تعمیر کئے گئے۔
- جب مہاراشٹر میں آدرش گرام یو جنا شروع کی گئی تب گاؤں کے انتخاب کیلئے چند شرائط پیش کئے گئے۔ سب سے اہم چاد بندی (چار ممانعتیں) رائیگاؤں سدھی تجربات کے طور پر مشہور ہوئے۔ چار ممانعتیں ”مُردہ بندی“ (درختوں کو کاٹنے پر پابندی) ”چرائے بندی“ (مفت چراگاہ پر پابندی) نس بندی (خاندانی منصوبہ بندی) اور نشہ بندی (شراب نوشی پر پابندی) تھیں۔ لوگ شرم دان (رضا کارانہ جسٹانی مشقت) کیلئے بھی تیار ہو گئے۔ سوائے بے زمین لوگوں کے، جنہیں اس اس چھوٹ سے دی گئی۔
- پانی کو مشترکہ وسیلہ کے طور پر تسلیم کرنے کیلئے جس چیز کی ضرورت ہے وہ ہے قوانین اور ضابطے۔ پینے کا پانی پہلی ترجیح اور انسانی حق ہے۔ اس لئے پنجاتی راج اداروں کو زمینی پانی کے استعمال پر کنٹرول کرنا چاہیے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) اتنے سالوں کی بنیاد پر آب و ہوا کا تعین کیا جاتا ہے۔
- (1) 30 سال (2) 28 سال (3) 25 سال (4) 25 سال
- (2) ایک مقام کے اوسط زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت اور بارش بتاتا ہے۔
- (1) Isotherms (2) Climograph (3) Bargraph (4)
- (3) اس مقام پر مہینوں کے دوران درجہ حرارت میں بڑا فرق پایا جاتا ہے
- (1) چینیائی (2) گوا (3) ممبئی (4) دہلی
- (4) انجذاب (insolation) اس خطے میں زیادہ ہوتا ہے
- (1) معتدل خطہ (2) منطقہ حارہ (3) قطب شمالی (4) قطب جنوبی
- (5) درجہ حرارت کی شدت کا انحصار اس پر ہوتا ہے
- (1) عرض بلد (2) طول بلد (3) محور (4) مدار
- (6) جیسے جیسے خط استوا سے دور ہوتے جائیں گے سالانہ درجہ حرارت میں یہ ہوگا
- (1) کمی (2) اضافہ (3) کوئی تبدیلی نہیں (4) اتار چڑھاؤ
- (7) یہ ساحلی پٹی ہندوستان کی طویل ترین ساحلی پٹی ہے
- (1) شمالی (2) شمال مشرقی (3) شمال مغربی (4) جنوبی
- (8) اوپری ہوائی گردش کا دوسرا نام ہے
- (1) jetstreams (2) bora (3) mistral (4) chinook
- (9) ہندوستان کی مشرق میں یہ ساحل واقع ہے
- (1) کوئنی ساحل (2) ملابار ساحل (3) کورامنڈل ساحل (4) کوئی نہیں
- (10) جنوبی جزیرہ نما گھرا ہے۔
- (1) خشکی سے (2) جھیلوں سے (3) دریاؤں سے (4) سمندروں سے
- (11) ہمالیائی دریا ہے۔
- (a) گندک (b) موسیٰ (c) کوئنا (d) بھیمبا
- (12) ہمالیائی دریا _____ شکل کی وادیاں بناتے ہیں۔
- (a) M کی شکل (b) V کی شکل (c) T کی شکل (d) P کی شکل
- (13) بھاگیہ رتی اور لکھ اس مقام پر ملکر دریائے گنگا کی تشکیل کرتے ہیں۔
- (a) دیو پریاگ (b) ردر پریاگ (c) وشنو پریاگ (d) دیوی پریاگ
- (14) پانی کا آبی بخارات میں تبدیل ہونا یہ کہلاتا ہے۔
- (a) بکثیف (b) تسخیر (c) ترتیب (d) رطوبت
- (15) تنگبدر اس کی معاون دریا ہے۔
- (a) کرشنا (b) گوداوری (c) گنگا (d) کاویری
- (16) ہندوستان کے شمال میں واقع ہے۔

- (a) تبت (b) سری لنکا (c) بنگلہ دیش (d) مینار
- (17) کرناٹک اور متحدہ آندھرا پردیش کے مابین تنازعہ عموماً اس سے مربوط ہے۔
- (a) برقی (b) زراعت (c) پانی (d) کوئی بھی نہیں
- (18) پچھلے 20 سالوں میں اس رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔
- (a) شہریانہ (b) دیہانہ (c) عالمیانہ (d) کوئی بھی نہیں
- (19) رضا کارانہ جسمانی مشقت کہلاتی ہے۔
- (a) نس بندی (b) شرم دان (c) بھودان (d) چرایے بندی
- (20) دیہانگ اس کی معاون ندی ہے۔
- (a) دیہانگ (b) ماہی (c) لوننی (d) برہم پترا

جوابات

1-1	2-3	3-4	4-2	5-1	6-1	7-4	8-1	9-3	10-4
11-1	12-2	13-1	14-2	15-1	6-1	17-3	18-1	19-2	20-4

جنگلات۔ ان کی حفاظت اور استعمال

- حقوق جنگلات کے قانون کو حکومت نے 2006ء میں منظور کیا۔
- مخصوص جنگلات (Reserved Forests) سے مراد ایسے جنگلات ہوتے ہیں جن میں کسی کو بھی داخلہ کی اجازت نہیں ہوتی ہے۔
- جنگل سے مختلف لوگ مختلف معنی مراد لیتے ہیں۔ کچھ لوگ جنگل کے نام ہی سے ڈرتے ہیں کیونکہ وہاں جنگلی جانور سانپ، حشرات، دلدل، پتھر ملی، ڈھلانی گھاٹیاں اور بڑی بڑی خوف ناک کھانیاں موجود ہوتی ہیں۔
- بعض لوگ جنگلات کو ایسے مقامات کی حیثیت سے دیکھتے ہیں جہاں پر کھیت، تفریح گاہ، بند باندھنے اور پانی کو ذخیرہ کرنے کے لیے ڈیم تعمیر کئے جاسکتے ہیں۔
- ماحولیاتی توازن کی برقراری، جنگلاتی زندگی کی بقاء، درجہ حرارت میں اضافہ کی روک تھام اور حیاتیاتی تنوع کے توازن کیلئے 33 فیصد پر جنگلات کا پایا جانا ضروری ہے۔
- کرہ زمین پر قدرتی جنگلات کا ہونا لازمی ہے۔ جنگلات کے بغیر کئی قسم کے مسائل زمینی کٹاؤ، بارش کی کمی اور عالمی حدت میں زیادتی ہو سکتی ہے۔ اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ ہم جنگلات کے بغیر زندگی کی بقاء ناممکن ہے۔
- مانگر و جنگلات زیادہ تر ساحل سمندر پر پرتیلیے کناروں، دلدلی زمینوں اور مدوجزر کی لہروں سے متاثر زمینوں پر لگتے ہیں۔ یہ درخت 30 فٹ اونچائی پر لگتے ہیں۔
- خط استوائی خطے یا ہندوستان میں کیرالا اور انڈومان جیسے علاقے جہاں بہت زیادہ بارش ہوتی ہے اور آب و ہوا شدید گرم ہوتی ہو وہاں سدا بہار جنگل ہوتے ہیں۔ یہ جنگلات بہت ہی گھنے ہوتے ہیں اور ان میں ہمد قسم کے درخت، پودے اور بیلبلیں وغیرہ پائی جاتی ہیں۔ یہ جنگلات ہمیشہ ہرے بھرے رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ درخت بہت جلد پرانے پتوں کو جھاڑ کر نئے پتے پیدا کر لیتے ہیں۔
- جب کہ ایک درخت پتوں کو جھاڑتا ہے تو دوسرا ہرا بھرا رہتا ہے۔ یہ اس لیے ہوتا ہے کہ کیونکہ انہیں نمی (رطوبت) اور حرارت مسلسل حاصل ہوتی رہتی ہے۔ جامن، گنا، بانس، کدم (Kadam) وغیرہ یہ تمام اس علاقے کے مخصوص درخت ہیں۔ اس قسم کے جنگلات

آندھرا پردیش میں موجود نہیں ہیں۔

- برطانوی دور میں محکمہ جنگلات قائم کئے گئے۔ محکمہ جنگلات کے سامنے جنگلات کا تحفظ کرنا اور نئے درختوں کو اگانے کا مقصد تھا۔ اس کے علاوہ جنگلات کی ترویج کی ذمہ داری بھی اس پر تھی تاکہ قدیم پختہ درختوں کو فروخت کر کے حکومت کیلئے مالیہ حاصل کیا جاسکے۔
- برطانوی حکومت جنگلات پر اس طرح کنٹرول کرنا چاہتی تھی کہ ان سے حکومت کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو اور باقی ماندہ جنگلات کا تحفظ کیا جاسکے۔ انگریزوں نے 1864 اور 1878ء میں جنگلات کے محکمہ کے قیام کے لیے قوانین بنائے اور جنگلات پر کنٹرول حاصل کر لیا۔
- محکمہ جنگلات کے عہدیدار عموماً امیر اور دولت مند خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے اور قبائلی لوگوں کو جاہل اور خطرناک تصور کرتے ہوئے ان سے کسی قسم کی ہمدردی روا نہیں رکھتے تھے۔ ان افسروں نے بے سہارا قبائلی لوگوں کا استحصال کیا، ان کے ساتھ دھوکہ کرتے ہوئے انہیں مسلسل ہراساں کرتے تھے۔
- جنگلات کے تحفظ کے نام پر 1920 کے دہے میں بڑے پیمانے پر قبائلیوں کو جنگلات سے بے دخل کیا گیا۔ اور یہ مہمات 1940 تک جاری رہیں۔ اس سے قبائلی لوگوں کے لیے ایک ختم نہ ہونے والی عدم تحفظ کی فضا قائم ہو گئی۔
- 1988 حکومت نے یہ محسوس کیا کہ قبائلی لوگوں میں اس وقت تک ترقی نہیں لائی جاسکتی جب تک انہیں جنگلات پر حقوق نہ دیے جائیں اور ان کے عملی کردار (Active role) کے بنا جنگلات کی حفاظت ناممکن ہے۔ 1988 میں (NFP) قومی جنگلاتی پالیسی نے اعلان کیا کہ سب سے پہلا مقصد قبائلی لوگوں کی شمولیت کو ہی جنگلات کی حفاظت دوبارہ پیداوار اور ترقی کے عمل میں یقینی بنایا جائے، اور ساتھ ہی ساتھ جنگل میں اور جنگل کے اطراف رہنے والوں کو فائدہ مند روزگار مہیا کیا جائے گا۔
- حکومت نے جنگلات کی تباہ شدہ زمینات کے تحفظ اور ترقی کے لیے جنگلات کے قریب میں رہنے والے گاؤں کی کمیونٹیوں کو شامل کرنا چاہا۔ یہ بھی تجویز کیا گیا کہ گاؤں کے قبیلوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جنگلات کی پیداوار کو استعمال میں کرنے کا حق دیا جائے۔
- جنگلات کی بازآباد کاری کے پروگرام میں عملی شمولیت کا حق دیا جائے۔ تباہ شدہ جنگلات کی بازآباد کاری اور ترقی میں جنگلات کے قبیلوں اور محکمہ جنگلات کے درمیان عملی تعاون کی یہ شروعات تھی، اس طرح 1988ء میں ایک نئی پالیسی پر عمل شروع کیا گیا جس نے دھیرے دھیرے جنگلات کے مشترک انتظام (Joint Forest Management) کی راہ ہموار کی۔
- تلنگانہ میں اس پروگرام کا نام بدل کر Community Forest Management (CFM) رکھا گیا۔ اس پروگرام کی وجہ سے محکمہ جنگلات اور مقامی گروہوں کو قریب ہونے کا موقع ملا۔ لیکن اس کے ذریعے قبائلی لوگوں کو Podu کا شکاری کو ترک کرنے پر مجبور کیا گیا تاکہ جنگلات کی ترقی ہو۔
- برطانوی حکومت کی جانب سے بنائے گئے قانون کے مطابق قبائلی لوگوں کو محدود علاقے تک پوڈو کی کاشتکاری کی اجازت دی گئی تھی۔ اس کاشتکاری کے عوض انہیں برطانوی حکومت کو مالگزاری ادا کرنا پڑتا تھا لیکن یہ لوگ اس سے ادا کرنے کے مطالبہ سے قاصر تھے
- برطانوی دور سے لے کر آزادی تک قبائلی عوام کے ساتھ نا انصافیاں ہوئی اور ان کا استحصال کیا گیا۔ برطانوی دور میں پھر آزادی کے بعد قبائلی عوام ان زیادتیوں کے خلاف مسلسل لڑتے اور احتجاج کرتے آ رہے تھے، ان کے مقصد کی حمایت میں کئی غیر سرکاری اداروں نے آواز اٹھائی جس کی وجہ سے جنگلات پر قبائلیوں کے حقوق کی تحریک ایک قومی تحریک بن گئی۔
- طویل عرصے کے بحث و مباحثوں کے بعد 2006 میں پارلیمنٹ نے حقوق جنگلات کا قانون منظور کیا۔ پہلی بار یہ تسلیم کیا گیا کہ گذشتہ دو سو سال سے قبائلیوں اور دوسرے لوگوں کے ساتھ جو جنگل میں زندگی گزارتے آ رہے ہیں، صریح نا انصافی کی جاتی رہی ہے۔

- اسکولی طلبہ کا پودوں اور درختوں کے فروغ کے پروگرام Vanamahothsavam میں شرکت کرنا قابل ستائش عمل ہے کیونکہ اس سے طلبہ کو درختوں کی اہمیت معلوم ہوگی اور طلبہ شجر کاری کے پروگرام میں سرگرمی سے حصہ لے گے۔ یہ کام ماحول کے توازن کو برقرار رکھنے میں اہم قدم ثابت ہوگا۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) ہمالیہ کے سدا بہار جنگلات کو کہتے ہیں۔
 (1) شائین (2) کائن (3) پائین (4) فائن
 (2) آندھرا پردیش کی حکومت کی جانب سے کتنے علاقے کو جنگلاتی قرار دیا گیا۔
 (1) 66,000 مربع کیلومیٹر (2) 64,000 مربع کیلومیٹر (3) 76,000 مربع کیلومیٹر (4) 74,000 مربع کیلومیٹر
 (3) قومی جنگلاتی پالیسی کا اعلان کس سال کیا گیا۔
 (1) 1989ء (2) 1988ء (3) 1990ء (4) 1986ء
 (4) جنگلات میں اس قسم کے لوگ زیادہ رہتے ہیں۔
 (1) دیہی (2) شہری (3) قبائلی (4) یہ تمام
 (5) ویں صدی کی ابتداء تک جنگلات صرف ایسے علاقوں تک محدود ہو کر رہ گئے جو زراعت اور کاشتکاری کے قابل نہ ہوں۔
 (1) 19 ویں (2) 20 ویں (3) 21 ویں (4) 18 ویں
 (6) ہمالیہ کے جنگلات بھی کہتے ہیں۔
 (1) مانگرو (2) دلدلی (3) پائین (4) خاردار
 (7) ساحلی یا دلدلی جنگلات کو کہتے ہیں۔
 (1) مانگرو (2) دلدلی (3) پائین (4) خاردار
 (8) حکومت کی جانب سے تقریباً مربع کلومیٹر علاقے کو جنگلاتی علاقہ قرار دیا گیا ہے۔
 (1) 76 ہزار (2) 66 ہزار (3) 74 ہزار (4) 64 ہزار
 (9) CFM سے مراد ہے۔
 Community Forest Management (2) Community Finance Management (1)
 Curriculum Forest Management (4) Common Forest Management (3)
 (10) حقوق جنگلات کے قانون کو حکومت نے منظور کیا۔
 (1) 2005ء (2) 2006ء (3) 2007ء (4) 2008ء

جوابات

1-3	2-2	3-2	4-3	5-2	6-1	7-1	8-4	9-2	10-2
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

معدنیات اور کان کنی

- معدنیات قدرتی وسائل ہوتے ہیں۔
 ○ ہم زمین کی گہرائی میں پائے جانے والے معدنیات کو نکالنے کے لیے زیر زمین سرنگ بنا سکتے ہیں اسے زیر زمین کان کنی کہتے ہیں۔
 ○ معدنیات کو استعمال میں لانے کیلئے ہم کان کنی یعنی زمین کھود کر حاصل کرتے ہیں، کان کنی کے کئی طریقے ہیں، ہم ایک بڑا گڑھا کھودتے ہیں اور معدنیات نکالتے رہتے ہیں۔ ہم گرانائیٹ اور پیرائٹ کو زمین کی سطح پھوڑ کر حاصل کر سکتے ہیں۔ اسے ”اوپری تہہ کی کان کنی (Open cast)

mining)“ کہتے ہیں۔

- قابل تجدید وسائل سے مراد ایسے ذرائع جس کی تجدید کی جاسکتی ہے یعنی اسے دوبارہ استعمال کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔
- ایسے وسائل جس کو استعمال کرنے کے بعد اس سے دوبارہ تجدید نہیں کیا جاسکتا ہے۔
- کوئلہ عموماً سیاہ رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔
- پیرائیٹ (BaSo4) بیریم سلفیٹ پر مشتمل ہوتا ہے۔
- ایسی کوئی معدنیات نہیں ہیں جو خود بہ خود تجدید ہو جاتی ہوں۔ معدنیات ناقابل تجدید شے ہے۔ ہم کسی بھی معدنیات میں بڑھاوے کو اس نہج پر بڑھاوا نہیں دے سکتے ہیں
- 1970ء کے دہے میں حکومت نے کانیں اپنی ملکیت میں لے لی اور اس کے بعد 1993ء میں ایک نئی معدنی قومی پالیسی کا اعلان کیا جس کی رو سے کمپنیوں کو کانیں لیز پر چلانے دی گئیں۔ کمپنیوں کے لیے ضروری تھا کہ وہ جو بھی معدنیات کی کان کانی اور فروخت کرے اس کے عوض حکومت کو معاوضہ (Royalty) ادا کرے۔
- اس طرح سے حکومت کا کانوں پر دوبارہ کنٹرول قائم ہوا، کانوں سے آمدنی حاصل ہوئی اور ساتھ ہی ساتھ خانگی کمپنیوں کو سرمایہ کاری کرنے اور نئی ٹکنالوجی کو متعارف کرنے کی ہمت افزائی کی گئی۔ ساتھ ہی ساتھ حکومت نے ان سارے معدنیات کی کان کئی پر کنٹرول کرنا شروع کی جن کا تعلق اٹاک تو انائی سے ہے۔ اس معاوضہ کو حکومت عوام اور قوم کی فلاح بہبود کے لئے استعمال کرتی ہے۔
- ماحول کے تحفظ کے لئے ضروری ہے کہ حکومت خانگی کان کئی کی کمپنیوں پر گہری نظر رکھیں اور کمپنیاں قواعد کی خلاف ورزی کرتی ہیں تب ان کے لائسنس منسوخ کر دیئے جائے۔
- معدنی وسائل قومی ملکیت ہوتے ہیں سے مراد معدنیات قوم کے نام معنون ہوتے ہیں۔ ان معدنیات کو ملک کی عوام کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ خانگی اداروں کی جانب سے دی جانے والے معاوضہ کو بھی عوامی فلاح پر صرف کیا جاتا ہے۔
- ہیلمنٹ پر لائٹ اس لئے ہوتی ہے تاکہ کان کے اندر راستہ کے لئے روشنی پڑیں اور اس ہیلمنٹ کو مزدور اپنے سروں پر پہنتے ہیں۔
- پٹرولیم اور قدرتی گیس کے لیے گہرے سوراخوں کے کھودنے (Drilling) کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ پیرائیٹ کو رنگوں، پلاسٹک اور آٹوموبائل میں بھی اس کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس لئے پیرائیٹ کے استعمالات کے سبب اس کی مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے۔
- کوئلہ کی کان کا انتظام سنگاری کالیبرس کمپنی لمیٹڈ اور پیرائیٹ کان کو آندھرا پردیش معدنیاتی ترقی کارپوریشن (APMDC) کے تحت ہے۔
- کوئلہ کی کان کئی سے کوئلہ اور پیرائیٹ کی کان سے پیرائیٹ نکالا جاتا ہے۔
- کوئلہ کی کان میں کوئلہ کو زیر زمین کان کئی کے طریقے سے نکالا جاتا ہے جبکہ پیرائیٹ کو کھلی کان کئی سے نکالا جاتا ہے۔
- حکومت کے کنٹرول میں رہ کر قواعد کے مطابق مملکت نے 1993ء میں ایک نئی معدنی قومی پالیسی کا اعلان کیا جس کی رو سے کمپنیوں کو کانیں لیز پر چلانے دی گئیں۔
- 1970ء کے دہے میں حکومت ہندوستان نے سارے کانوں کو اپنی ملکیت میں لے لیا۔ یہ زیادہ تر کانوں کو ملکیت میں لے کر خود چلاتے اور معدنیات برآمد (Export) کرنے کے لیے کمپنیوں اور تاجروں کو بیچتے تھے۔ اس طرح سے حکومت کچھ حد تک کانوں پر کنٹرول کے قابل ہوگی۔ استحصال میں کمی آئی یا طریقوں کا صحیح استعمال ہوا جو لوگوں کے لیے بہت مضر اور نقصان دہ تھا۔
- حکومت کے کنٹرول میں رہ کر قواعد کے مطابق مملکت نے 1993ء میں ایک نئی معدنی قومی پالیسی کا اعلان کیا جس کی رو سے کمپنیوں کو کانیں لیز پر چلانے دی گئیں۔ کمپنیوں کیلئے ضروری تھا کہ وہ جو بھی معدنیات کی کان کانی اور فروخت کرے اس کے عوض حکومت کو معاوضہ (Royalty) ادا کرے۔

- عام شہری اس کے گاؤں کے قریب کان کنی کے سبب بے شمار مسائل کا سامنا کر رہا ہے۔ اسے صحت، ماحول اور آلودگی کے مسائل درپیش ہیں۔ اس لئے وہ کہہ رہا ہے کہ ”معدنیات کی وجہ سے ہم زندہ نہیں رہ سکتے ہیں“۔ اس کے برخلاف کان کانٹراکٹر کہتا ہے کہ معدنیات ملک کے قیمتی اثاثہ ہوتے ہیں۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) ماہرین ماحولیات نے وسائل کو کتنے اقسام میں تقسیم کیا ہے۔
 (1) تین (2) دو (3) چار (4) تین
- (2) ہندوستان کی مشہور سونے کا کان کا نام۔
 (1) سولار (2) منگا پٹم (3) کولار (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (3) حکومت نے کس سال میں ایک نئی معدنی قومی پالیسی کا اعلان کیا۔
 (1) 2005ء (2) 2000ء (3) 1993ء (4) 2008ء
- (4) ریاست کے چار اضلاع کھمم، کریم نگر، عادل آباد اور میں کون سے بڑے ذخائر موجود ہیں۔
 (1) محبوب نگر (2) نلگنڈہ (3) کریم نگر (4) درنگل
- (5) نظام حیدرآباد نے SCCL کو سال خرید لئے۔
 (1) 1925ء (2) 1920 (3) 1930 (4) 1932ء
- (6) کان میں کون کس کے ذریعے منتقل کیا جاتا ہے۔
 (1) لفٹ (2) شیلف (3) بیلٹ (4) ٹیبیل
- (7) ست پلے ضلع میں واقع ہے
 (1) محبوب نگر (2) نلگنڈہ (3) نظام آباد (4) کریم نگر
- (8) اسکیموں سے پہلے کتنے سال قبل آئے۔
 (1) 6000 سال (2) 7000 سال (3) 5000 سال (4) 8000 سال
- (9) اسکیموں کیسے گروپس کی شکل میں رہتے ہیں۔
 (1) چھوٹے (2) بڑے (3) اوسط (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (10) اگلو کے معنی ہیں۔
 (1) بندرگاہ (2) رہائش گاہ (3) گنبد (4) یہ تمام

جوابات

1-2	2-3	3-3	4-4	5-2	6-3	7-4	8-1	9-1	10-2
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

زرعی ترقی

- کاشتکاری کی قیمتیں۔ زراعت ہمارے ملک کی قدیم معاشی سرگرمی ہے۔ حالیہ سالوں میں زراعت کی پیداوار کے طریقے طبعی ماحول، ٹکنالوجی اور سماجی و ثقافتی عوامل کی ضروریات کے سبب تبدیل ہو رہے ہیں۔ گزارے کی کاشتکاری اور تجارتی کاشتکاری کے درمیان فرق پایا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں ہندوستان کے مختلف علاقوں میں حسب ذیل طریقوں سے کاشت کاری کی جا رہی ہے۔
- 1. Simple Subsistence Farming: چھوٹے زمین کے حصے پر روایتی اوزار کدال، سبل اور بیج بونے کی لکڑی کی مدد سے خاندان یا قبیلہ کے مزدور کاشت کاری کرتے ہیں۔ اس قسم کی کاشت کاری مانسون، زمین کی قطراتی زرخیزی اور فصل کے اضافہ میں

- مناسب ماحول کے حالات پر منحصر ہوتی ہے۔ یہ کٹائی کرنے اور جلانے کی زراعت (Slash and burn Agriculture) ہے۔
- 2. **Intensive Subsistence Farming**: اس طریقے کو کثافت والی آبادی میں اپنایا جاتا ہے۔ اس میں زیادہ تعداد میں مزدور کام کرتے ہیں۔ زیادہ پیداوار کے لئے حیاتی کیمیا (بائیو کیمیکل) اور آبپاشی کا استعمال کیا جاتا ہے۔
- تجارتی کاشت کاری **Commercial Farming**: اس کاشتکاری کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس طریقہ میں جدید آلات مثلاً زیادہ پیداواری قسموں کے بیج (High Yielding Variety (HYV) کیمیائی کھادیں اور کیڑے مارا دو یہ زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔
- ہندوستان میں پیداوار کے تین اہم موسم ہیں۔ رجب، خریف اور زائد۔
- رجب فصلوں کو موسم سرما کے دوران اکتوبر تا دسمبر میں بویا جاتا ہے اور موسم گرما میں اپریل تا جون کٹائی کی جاتی ہے۔
- رجب کی اہم فصلیں گیہوں، بارلی، مٹر، چنے اور سرسوں ہیں۔ مغرب سے آنے والے طوفان، موسم سرما میں عمل ترسیب کا ہونا ان فصلوں کی پیداواریں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ سبز انقلاب کے رونما ہونے کی وجہ سے پنجاب، ہریانہ، مغربی اتر پردیش اور راجستھان کے چند علاقوں میں سب بالاصراحت کردہ رجب فصلوں کی پیداواریں کافی اضافہ ہوا ہے۔
- خریف فصلیں مانسون کے آغاز کے وقت ملک کے مختلف حصوں میں اگائی جاتی ہیں۔ اور اس کی کٹائی ستمبر یا اکتوبر میں کی جاتی ہے۔ ان موسموں میں اگائی جانے والی اہم فصلیں دھان، مکئی، جوار، باجرا، مسور کی دال، تور کی دال، اُرد کی دال، کپاس جوٹ، مونگ پھلی اور سویا بین ہیں۔
- رجب اور خریف موسم کے دوران ایک مختصر سے وقفہ کا موسم گرما ہی ہوتا ہے۔ جو Zayed Season کہلاتا ہے اس موسم کی اہم پیداوار تربوز، خربوز، ککڑی، ترکاریاں اور گھاس کی فصلیں ہیں۔
- اہم فصلیں: مختلف قسم کی غذائی اور غیر غذائی فصلیں اگنے کے لئے ملک کے مختلف علاقوں میں زمین کے فرق، آب و ہوا اور زراعتی پیداواری طریقوں پر منحصر ہوتی ہے۔ ہندوستان میں اگائی جانے والی اہم فصلیں چاول، گیہوں، اجناس، دالیں، چائے، کافی، گنا، تیل کے بیج، کپاس، اور جوٹ وغیرہ ہیں۔
- چاول: یہ ہندوستان کی اکثریتی لوگوں کی غذائی پیداوار ہے۔ چاول کی پیداوار میں چین کے بعد ہمارا ملک دوسرا مقام رکھتا ہے۔ یہ خریف کی فصل ہے اس فصل کے لئے 25°C سے زائد درجہ حرارت، عظیم ترین تپش، سالانہ 100CM سے زائد بارش درکار ہوتی ہے۔
- کم بارش کے علاقوں میں اس کی پیداوار آبپاشی سے کی جاتی ہے۔ چاول کی پیداوار ہندوستان کے شمال، شمال مشرقی میدانوں ساحلی علاقوں اور ڈیلٹا کے خطوں میں کی جاتی ہے۔ نہری آبپاشی اور بورویل کی کثیف ترسیل کی ترقی کی وجہ سے کم بارش والے ریاستوں پنجاب، ہریانہ، مغربی اتر پردیش اور راجستھان کے علاقوں میں چاول کی پیداوار ممکن ہو پارہی ہے۔
- گیہوں: یہ دوسری اہم فصل ہے۔ یہ شمال اور شمال مغربی ہندوستان کی اہم غذائی فصل ہے۔ اس فصل کو اگنے کے لئے ٹھنڈا موسم اور کٹائی کے قابل بننے کے لیے سورج کی تیز روشنی درکار ہوتی ہے۔ اس فصل کو 50cm تا 75cm سالانہ بارش کی ضرورت ہوتی ہے۔
- ہندوستان میں دو اہم گیہوں کی پیداوار کے خطے ہیں۔ شمال و مغرب میں گنگا، ستلج کے میدان اور کالی مٹی والے دکن کے علاقے۔ گیہوں کی کثیر پیداوار کرنے والی ریاستیں پنجاب، ہریانہ، اتر پردیش، بہار، راجستھان، اور مدھیہ پردیش کے علاقے ہیں۔
- مکئی (Maize): یہ ایسی فصل ہے جس کی پیداوار (غذائی اور گھاس دونوں کے استعمال کے لئے کی جاتی ہے۔ یہ خریف کی فصل ہے اور اس کو 21°C تا 27°C کا درجہ حرارت اور بہتر پکنی مٹی درکار ہوتی ہے۔

- چند ریاستوں جیسے بہار میں ربیع کے موسم میں بھی اسکی پیداوار کی جاتی ہے جدید آلات HYV بچس، کھاد اور آبپاشی مکئی کی زیادہ پیداوار میں معاون ہوتے ہیں۔ مکئی کی پیداوار کی اہم ریاستیں کرناٹک، اتر پردیش، بہار، آندھرا پردیش، اور مدھیہ پردیش ہیں۔
- اجناس (Millets): جوار، باجرہ اور راگی ہندوستان میں اگائی جانے والی اہم اجناس ہیں۔ اس سے Coarse grains کہتے ہیں۔ اس کی تغذیہ ہی کافی اہمیت ہے۔ راگی میں وافر مقدار میں لوہا، کیشیم، دیگر جزوی مقوی اجزاء پائے جاتے ہیں۔
- ہندوستان میں جوار (تیسری اہم غذائی فصل علاقے اور پیداوار کے لحاظ سے ہے۔ یہ بارشی فصل ہے یہ کالی مٹی میں اگتی ہے۔ اور اس کو کم آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ جوار کی پیداوار مہاراشٹر، اہی ہوتی ہے۔ اس کے بعد کرناٹک، آندھرا پردیش اور مدھیہ پردیش ہی بالترتیب جوار کی پیداوار کی جاتی ہے۔
- باجرہ کی پیداوار ریتیلی مٹی اور کالی مٹی ہی کی جاتی ہے۔ راجستھان ہی سب سے زیادہ باجرہ کی پیداوار کی جاتی ہے اس کے بعد اتر پردیش، مہاراشٹر، گجرات، اور ہریانہ ہی باجرہ کی پیداوار کی جاتی ہے۔
- راگی خشک علاقوں کی فصل ہے جو کہ سرخ، کالی، ریتیلی اور چینی مٹی میں اچھی طرح اگتی ہے۔ کرناٹک وائی کی پیداوار سرفہرست ہے اس کے بعد رائی کی پیداوار میں ٹاملناڈو کو دوسرا مقام حاصل ہے۔
- دالیں (Pulses): دالوں کی پیداوار اور صرفہ ہی ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے یہ سبز خور غذا کے اہم ذریعہ ہوتے ہیں۔ ہندوستان ہی جن اہم دالوں کی پیداوار کی جاتی ہے اس میں مسور کی دال، چنے کی دال، اڑت کی دال، تور دال اور مٹر شامل ہیں۔
- دالوں کی پیداوار کے لئے کم نمی والی مٹی درکار ہوتی ہے۔ اور یہ خشک موسموں کے حالات میں باقی رہتی ہے تو رکی دال کے علاوہ تمام دالیں مٹی کو ہوا سے ناسٹروجن حاصل کر کے زرخیز بناتے ہیں۔ اس لیے ان فصلوں کو دوسری فصلوں سے تبدیل کیا جاتا ہے۔ دالوں کی کثیر پیداوار مدھیہ پردیش، اتر پردیش، راجستھان، مہاراشٹر اور کرناٹک میں ہوتی ہے۔
- اجناس کے علاوہ دیگر غذائی فصلیں: گنا (Sugar Cane): یہ ایک منطقی (منطقہ حارہ) اور ذیلی منطقہ کی فصل ہے۔ اس کی بہتر پیداوار کے لئے گرم اور زیادہ پیش والی آب و ہوا کے ساتھ 21°C تا 27°C اور سالانہ بارش 75cm تا 100cm کے دوران ہوتی ہے۔
- کم بارش والے علاقوں میں آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ دستی مزدوروں سے بوئی اور کاٹی جاتی ہے۔
- ہندوستان میں برازیل کے بعد دنیا میں گنے کی پیداوار کی جاتی ہے۔ یہ شکر، گڑ، کھانڈ، اساری، اور Woalsses کا ذریعہ ہے۔ گنے کی پیداوار کی اہم ریاستیں، اتر پردیش، مہاراشٹر، کرناٹک، ٹاملناڈو، آندھرا پردیش، بہار، پنجاب اور ہریانہ ہیں۔
- تیل کے بیج (Oil Seeds): ہندوستان دنیا میں سب سے زیادہ تیل کے بیج کی پیداوار کرنے والا ملک ہے۔ مختلف قسم کے تیل کے بیج کی پیداوار فصلوں کے 12 فیصد حصہ پر ہوتی ہے۔
- ان تیل کے بیج میں چند کا استعمال صابن کی پیداوار، کاسمک اور مرہم دواؤں میں خام اشیاء کے طور پر کیا جاتا ہے۔ مونگ پھلی خریف کی فصل ہے۔ اور نصف سے زیادہ تیل کے بیج ہندوستان میں اس کی پیداوار سے حاصل کئے جاتے ہیں۔
- آندھرا پردیش میں سب سے زیادہ مونگ پھلی کی پیداوار ہوتی ہے۔ اس کے بعد ٹاملناڈو، کرناٹک، گجرات، اور مہاراشٹر کا مقام مونگ پھلی کی پیداوار ہی ہے۔ اسی (Linseed) اور سرسوں ربیع فصل ہے۔
- تل شمالی ہندوستان میں خریف اور جنوبی ہندوستان میں ربیع فصل ہے۔ ارنڈی بیجوں کی پیداوار ربیع اور خریف دونوں میں کی جاتی ہے۔
- چائے (TEA): چائے کی پیداوار / شجر دار (Plantation) زراعت کی مثال ہے۔ یہ ہندوستان کی اہم فصل ہے۔ جس کو برطانوی حکمرانوں سے مشروبات کے طور پر روشناس کروایا تھا۔

○ موجودہ دور ہی ہندوستان خود چائے کی پیداوار کرتا ہے۔ چائے کے پودے منطقی اور ذیلی منطقی کے آب و ہوائی

- خطے میں اگائے جاتے ہیں۔ اس کے لئے گہری اور زرخیز و تراب مٹی کی ضرورت ہوتی ہے۔
- اس صنعت کے لئے سال تمام دھول سے پاک و صاف مٹی درکار ہوتی ہے چائے کے پتوں کے نمو کے لئے اس پر مسلسل پانی کا چھڑکاؤ کرنا ضروری ہے۔ اسکی پیداوار کے لئے کثیر ماہر مزدوروں کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ چائے کی پیداوار ناگزیر کو برقرار رکھنے کے لئے چائے کے باغات میں ہی کی جاتی ہے۔
- چائے کی پیداوار کی اہم ریاستیں آسام، دارجلنگ کے پہاڑی علاقے چلیاگری اضلاع، مغربی بنگال، ٹاملناڈو اور کیرالا ہے۔ ہندوستان چائے کی پیداوار اور برآمد کرنے والا دنیا کا اہم ملک ہے۔
- کافی: ہندوستان دنیا کی 4 فیصد کافی کی پیداوار کرتا ہے۔ ہندوستانی کافی دنیا میں معیار اور ذائقہ کے لئے پہنچانی جاتی ہے۔ عربیہ کی قسم یمن سے ہمارے ملک میں پیداوار کے لئے لائی گئی تھی۔ اس قسم کی چائے کی دنیا بھر میں کافی مانگ ہے۔
- کافی کی کاشت کا آغاز بابو بوان پہاڑوں میں کیا گیا۔ کافی کی کاشت کرنا ٹک کے نیلگیری کے علاقے، کیرالا اور ٹاملناڈو میں کی جاتی ہے۔
- باغبانی کی فصلیں (Horticulture Crops): ہندوستان دنیا میں پھلوں اور ترکاریوں کی پیداوار میں سرفہرست ہے۔
- مہاراشٹرا، آندھرا پردیش اور مغربی بنگال کے آم ناگپور اور چیراپونچی (میگھالیہ) کے سنترے کیرالا، میزورم، مہاراشٹرا کے موز، اتر پردیش اور بہار کے جام، میگھالیہ کے انناس، آندھرا پردیش اور مہاراشٹرا کے انگور، کشمیر اور ہماچل پردیش کے سیب، ناشپاتی، خوبانی اور اخروٹ کی دنیا میں کافی مانگ ہے۔
- ہندوستان دنیا کی تقریباً 13% تارکاریوں کی پیداوار کرتا ہے۔ پھول گو بھی، پیاز، پتہ گو بھی، مٹر، ٹماٹر، بیگن اور آلود کی پیداوار کا اہم ملک ہے۔
- غذائی اجناس (Food Crops): بربر: یہ ایک استوائی فصل ہے، لیکن مخصوص حالات میں اس کی پیداوار منطقی اور ذیلی منطقی علاقوں میں ہوتی ہے۔ اس پیداوار کے لئے معتدل آب و ہوا کے ساتھ 200cm سے زائد بارش اور 25oC سے زائد درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے
- ربر اہم صنعتی خام مال ہے اس کی پیداوار کثیر تعداد میں کیرالا، ٹاملناڈو، کرناٹک اور انڈومان نکوبار کے جزیروں کے علاوہ میگھالیہ کے گارو پہاڑیوں میں کی جاتی ہے۔ قدرتی ربر کی پیداوار کے لئے دنیا میں ہندوستان کو پانچواں مقام حاصل ہے۔
- ریشہ دار فصلیں (Fibre Crops): کپاس، جوٹ، خشیش، Hemp، اور قدرتی ریشم چار اہم ریشہ دار فصلیں ہندوستان میں اگائی جاتی ہیں۔ پہلے کے تین فصلوں کی پیداوار اس میں کی جاتی ہے۔ جبکہ چوتھی فصل کوریشم کے کیڑوں کے خول (Cocoons) سے حاصل کیا جاتا ہے۔
- ریشم کے کیڑے یہ خول شہتوت کے پتوں کو کھا کر بناتے ہیں۔ ریشم کے کیڑے کے پالنے کو Sericulture کہتے ہیں۔
- کپاس (Cotton): ہندوستان کو کپاس کے پودوں کا حقیقی گھر جانا جاتا ہے۔ کپاس کیڑے کی صنعت کا اہم خام مال ہے۔ کپاس کی پیداوار سطح مرتفع دکن کالی مٹی والے علاقوں میں بہتر انداز میں ہوتی ہے۔
- اس کی پیداوار کے لئے زیادہ درجہ حرارت، ہلکی بارش اور سال میں 210 دن منجمد ایام اور سورج کی تیز روشنی ضروری ہے۔ یہ ایک خریف فصل ہے جو 6 تا 8 مہینے میں کٹائی کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اسکی کثیر پیداوار مہاراشٹرا، گجرات، مدھیہ پردیش، کرناٹک، آندھرا پردیش، ٹاملناڈو، پنجاب، ہریانہ اور اتر پردیش میں ہوتی ہے۔
- جوٹ: جوٹ سنہرے ریشے (Golden Fibre): کہلاتے ہیں۔ جوٹ کی پیداوار سیلابی زرخیز مٹی جو کہ سیلابی میدانوں میں پائی

- جاتی ہے۔ اور ہر سال بدلتی ہے۔ بہتر انداز میں ہوتی ہے۔ جوٹ کو نمو کے وقت اعظم ترین درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔
- مغربی بنگال، بہار، آسام، اڈیشہ اور میگھالیہ جوٹ کی کثیر مقدار پیدا کرنے والی ریاستیں ہیں۔ جوٹ کا استعمال Gunny bags، چٹائی، رسیاں، اون، قالین اور دیگر اشیاء کی تیاری میں کیا جاتا ہے۔ اس کی زیادہ قیمت کی وجہ سے بازار میں اس کا استعمال بتدریج ختم ہو رہا ہے۔ اور اس کی جگہ Synthetic Fibre اور نائیلان کا استعمال کیا جا رہا ہے۔
- ہندوستان میں کسان مختلف قسم کی کاشتکاری کرتے ہیں۔ اس کو وسیع پیمانے پر دو حصوں زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ غذائی اجناس Food Grains، غیر غذائی اجناس Non-Food Grains۔ غذائی اجناس میں اناج جیسے چاول، گہوں، جوار، باجرہ، مکئی، راگی، بارلی اور دوسرے اجناس دالیں، چنے، لال دالیں اور دوسری دالیں شامل ہیں۔
- غیر غذائی اجناس مونگ پھلی، تل، Rip Seeds، سرسوں، لسی Linseed، ارٹھی کے بیج اور سورج مکھی ہیں۔ یہ تمام ملا کر بنیادی غذا اور اناج اور دیگر حیاتین تیار کرتے ہیں۔
- ہمارے ملک کو دو چیلنجز درپیش ہیں۔ پہلا مناسب مقدار میں اناج کی پیداوار کرنا دوسرا اس بات کو یقینی بنانا کہ لوگ تغذیہ سے محروم نہ رہے۔ جبکہ اناج موجود ہوں۔
- غیر غذائی اناج ریشے Fibres جیسے کپاس، جوٹ، Mesta، اور sannhemp شجر دار فصلیں جیسے چائے، کافی اور ربڑ ہیں۔ ہندوستانی کسان زیادہ تر قلیل زمین رکھتے ہیں۔
- زمینی اصلاحات کے علاوہ نئی تشکیل شدہ ہندوستانی حکومت نے اہم اقدامات اٹھاتے ہوئے پالیسیوں میں تبدیلیاں لائی۔ اس کو ہم تین مرحلوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ 1950ء تا 1965ء، 1966ء تا 1990ء اور ما بعد 1991ء ہر مرحلہ ہندوستانی زراعت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے۔
- پہلا مرحلہ: آپہاشی میں اضافہ اور باندھوں (ڈیم) کی تعمیرات: 1950ء اور 1965ء کے دوران ہندوستانی حکومت نے آپہاشی اور برقی کے پراجیکٹس میں کثیر سرمایہ کاری کی۔ یہ امید تھی کہ اس سے فصلوں کی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ اور غذائی قلت کے مسائل حل ہونگے۔
- آپہاشی کے لئے بڑے ڈیموں اور برقی پیداوار کے لئے بھاکر اننگل (پنجاب) دامودر وادی (مغربی بنگال) ہیرا کڈ (اڈیشہ) ناگر جناساگر (آندھرا پردیش) گاندھی ساگر (مدھیہ پردیش) تعمیر کیئے گئے۔
- اس سے آپہاشی کے علاقے اور کاشتکاری میں ترقی ہوئی اور فصلوں کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ اس مرحلہ میں حکومت سے امداد باہمی سوسائٹیوں کے قیام کو فروغ دیا۔ اور زرعتی توسیعی عہدیداروں (Agriculture extension officers) کے تقررات کیئے تاکہ کسانوں کو فنی مدد ملیں۔
- مختلف قسم کے اقدامات بالخصوص چھوٹے کسانوں کے لئے منڈل و بلاک سطح کی پالیسیاں سماجی ترقی پروگرام (Community development programme) کے تحت کئے گئے۔
- دوسرا مرحلہ: حکومت نے ہندوستانی مٹی کے لئے ہندوستان و دیگر ممالک کے تحقیق اداروں کی ایجاد کردہ نئے بیجوں کو روشناس کروایا۔ اس سے زراعت کی ترقی ظاہر ہوتی ہے۔ یہ نئے بیج High Yielding Variety کہلاتے ہیں۔
- کیمیائی کھاد، مشنری، نئے ٹریکٹر اور دیگر آپہاشی کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ دیہی علاقوں میں مختلف قسم کے امدادی بنکوں کا قیام عمل میں لایا گیا تاکہ وہ کسانوں کو قرض مہیا کریں۔ اور انہوں نے جدید کاشتکاری کے لئے خام مال، جیسے کھاد، کیڑے مارا دوہ اور مشین وغیرہ کی خریداری کی۔
- **High Yielding Varieties:** اونچی پیداواری قسموں کے بیج (HYV) اور جدید زرعتی ٹکنالوجی کی کلید ہیں HYV بیجیں

- اس وقت اچھی طرح اگتی ہیں جب کھادیں اور پانی استعمال ہوں۔ ان میں اناج وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اور کم قد کے ہوتے ہیں۔ کم عرصہ میں تقریباً فصلیں پختہ ہو جاتے ہیں۔
- قلیل عرصہ میں فصلوں کے پکنے سے دوگنی کاشتکاری کی جاسکتی ہے۔ کسان اپنی زمینات کو سال میں ایک سے زائد مرتبہ استعمال کر سکتے ہیں۔
- اس پالیسی پر ابتداء سب پنجاب، ہریانہ، مغربی اتر پردیش، آندھرا پردیش اور ٹاملناڈو کے چند اضلاع میں عمل آوری کی گئی۔ HYV بیجوں کو وافر مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی استعمال پہلے سے ہی آبپاشی والے علاقے میں کیا جاتا ہے۔
- گیہوں کی نئی قسمیں پنجاب، ہریانہ، اور اتر پردیش ہی اگائی گئی جبکہ چاول کی نئی قسمیں آندھرا پردیش اور ٹاملناڈو میں اگائی گئی تھی۔
- خشک علاقوں میں زراعت (Dryland Agriculture): ہندوستان میں جملہ کھیتی کچانے والی زمین میں 40 فیصد سے زیادہ آبپاشی کی جاتی ہے۔ یہ فیصد زیادہ سے زیادہ 55 تک جاسکتا ہے باقی 45% حصے پر آبپاشی سے زراعت کرنا آسان نہیں ہے۔ یہ بہت مشکل اور مہنگا ہے۔ اس لئے ان علاقوں کو مکمل طور سے بارش پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ یہ ہمارے ملک کی خشک زمینات ہیں
- ان علاقوں میں پیداوار میں اضافہ کے لئے کئی کھیتی باڑی کی جاتی ہے۔ خشک زمینات پر کاشتکاری کرنے کے لئے مختلف مسائل درپیش ہیں۔ پہلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ ان علاقوں میں بارش کے پانی کی ذخیرہ اندوزی کی جائے اسے بہت سے طریقے ہیں جس سے لوگ بارش کے پانی کو تیزی سے پینے سے روک سکتے ہیں۔
- اس طرح یہ پانی زمین جذب کر سکتی ہے۔ اور اس کو دوبارہ استعمال کیا جاسکتا ہے یہ اقدامات Watershed Development Programme سے کئے گئے ہیں۔ اس میں جنگلات اگانے کا عمل ہے۔ Bunding، Afforestation، چیک ڈیموں اور تالابوں کی تعمیر شامل ہیں۔ مٹی کی زرخیزی کو بڑھانے کے لئے (Organic Material) نامیاتی اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے،
- سبز انقلاب کے اثرات: پیداوار میں اضافہ: ہمارے ملک میں وسیع علاقوں پر HYV کے پھیلاؤ اور نئی فصلوں کے آغاز سے پیداوار میں کافی اضافہ ہوا اور ہندوستان غذائی اجناس میں خود ملکتی بن گیا۔
- غذائی اجناس کی پیداوار ہی اضافہ کی وجہ سے ہمیں دیگر ممالک سے ان کی درآمد کی ضرورت نہیں رہی۔ فی الحال غذائی اشیاء کا ہندوستان کے برآمدات میں 3 فیصد حصہ ہے۔ غذائی اجناس میں گذشتہ پانچ دہوں میں چار گنا اضافہ اور اس کی پیداوار 51 ٹن سے 242 ٹن تک پہنچ گئی۔
- حکومت نے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا FCI کے تعاون سے غذائی اجناس کی بڑی مقدار میں ذخیرہ اندوزی کی ہے۔ اس کا استعمال ملک میں ناگہانی اور قحط کے حالات کے وقت کیا جاسکتا ہے۔ حاصل شدہ غذائی اجناس کو ناقابل رسائی علاقوں میں مہیا کیا جاسکتا ہے۔
- حاصل شدہ غذائی اجناس کو ناقابل رسائی علاقوں میں مہیا کیا جاسکتا ہے۔ 1967ء میں حکومت کے پاس صرف 19 لاکھ ٹن غذا ذخیرہ کی ہوئی تھی لیکن یہ 11-2010 کے دوران 220 لاکھ ٹن ہو گئی۔ جملہ غذائی اجناس میں 1/10 حصہ ہندوستان میں پیدا کیا جاتا ہے۔
- سبز انقلاب سے کسانوں کو ایک ہی قسم کی زمین پر غذائی اور غیر غذائی اجناس میں اونچی پیداوار کے لئے مدد ملی۔ کاشتکاری کے لیئے زمین میں کوئی زیادہ اضافہ نہیں ہوا۔
- 1960ء میں ایک کسان ایک ایکڑ زمین پر 287 کیلوگرام غذائی اجناس دھان یا گیہوں کی کاشتکاری کرتے تھے۔ لیکن آج وہی کسان فی ایکڑ زمین پر 800 کیلوگرام کاشتکاری کرتے ہیں۔
- ماحولیاتی اثرات: عدم توازن سبز انقلاب سے ماحولیاتی عدم توازن پیدا ہوا پہلے ہی بنایا جا چکا ہے کہ اس کا آغاز شمالی پنجاب، ہریانہ اور اتر پردیش کے علاقوں میں ہوا
- تیسرا مرحلہ 1990ء تا اب تک۔ مابعد زراعتی انقلاب: 1967ء تا 1991ء کے دوران ہندوستانی کسانوں نے اپنی پیداوار اندرون

ملک کے بازار اور فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے توسط سے حکومت کو فروخت کی ہے۔ عوام ملک کے بازاروں پر غذائی اشیاء کی خریداری کے لئے منحصر تھے۔

- بیرونی پیداواری اشیاء کی تجارت کی اجازت نہیں تھی۔ تقریباً پیداواری اشیاء بالخصوص غذائی اجناس کی درآمد پر پابندی تھی۔ درآمدات کی اجازت نہیں تھی۔ صرف حکومت ہی اختیار تھا کہ وہ غذا کی قلت کے موقع پر اسے درآمد کر سکے۔
- حکومت کسانوں کی مدد سے کاشتکاری کے آلات کی فراہمی اور اقل ترین امدادی قیمت (MSP) سے پیداواری اشیاء کو خرید کر کرتی ہے۔ اس طرح ہندوستانی کسان اندرون ملک کے بازاروں میں اشیاء کو فروخت کرتے ہیں اور حکومت کے تعاون پر منحصر ہوتے ہوئے کاشتکاری سے واجبی آمدنی کماتے ہیں۔
- MSP قیمت وہ ہے جس پر اگر کسان چاہے تو اپنے اجناس کو حکومت کو فروخت کر سکتا ہے۔ حکومت نے MSP کا تعین کیا تاکہ کسانوں کو پیداواری لاگت اور کم سے کم منافع کا حصول ہوں اور تاہم کسانوں پر زبردستی اقل ترین قیمتوں پر ان کے اجناس کو فروخت کرنے کے لیے دباؤ نہیں ڈال سکتے ہیں۔
- حکومت نے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا (FCI) کا قیام کسانوں سے اجناس خریدنے اور ذخیرہ کرنے کے لئے کیا ہے۔ یہ ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں اور راشن کی دکانوں اور دوسرے حکومتی اسکیمات جیسے اسکولوں میں دوپہر کے کھانے کو یہ اجناس مہیا کرتے ہیں۔
- 1991ء سے قبل حکومت نے کسانوں کو بہت سے طریقوں سے مدد کی تھی کسانوں نے سبز انقلاب میں حصہ لیا اور جدید کاشتکاری کے طریقے شروع کئے حالیہ برسوں میں حکومت کا تعاون اتنا زیادہ سرگرم نہ رہا مثلاً حکومت نے آبپاشی کے پراجیکٹس کا آغاز کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اکثر کسانوں کو خشک زمین علاقوں میں کاشتکاری کے لئے بارش پر منحصر ہونا پڑا۔
- کچھ قدیم آبپاشی کے پراجیکٹس کو مکمل کرنے اور نگہداشت کے لئے معقول فنڈس دستیاب نہیں ہیں۔ اسی طرح بہت سے دیہاتوں میں برقی قلت کا سامنا ہے۔ کسانوں کو ضرورت کے وقت برقی دستیاب نہیں ہے۔
- بہت سے کسانوں کی شکایت ہے کہ بینک سے قرض حاصل کرنا ان کے لیے ایک بڑا مسئلہ بن گیا ہے جبکہ پہلے ملک چھوٹے کسانوں کو قرض دیتی تھی۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) حسب ذیل کاشت کاری کے کونسے طریقے میں زمین کے بڑے حصے پر ایک ہی قسم کی پیداوار کی جاتی ہے؟
- (1) متبادل کاشت کاری (2) پودوں والی زراعت (3) باغبانی (4) تیز گام زراعت
- (2) موسم سرما کی فصل ہے۔
- (1) ربیع (2) Zaid (3) خریف (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (3) خریف فصل ہے۔
- (1) دھان (2) گیہوں (3) مونگ پھلی (4) گنا
- (4) ملک کے درآمدات اور برآمدات کہلاتے ہیں۔
- (1) مقامی تجارت (2) ریاستی تجارت (3) بیرونی تجارت (4) قومی تجارت
- (5) FCI سے مراد؟

Food Corporation of India (2) Finananc Corporation of India (1)

Phone Corporetion of India (4) Filim Corporation of India (3)

- (6) حسب ذیل میں سے کوئی ربيع فصل ہے
- (1) چاول (2) اجناس (3) دالیں (4) کپاس
- (7) حسب ذیل میں سے کوئی بیجوں والی فصل ہے
- (1) دالیں (2) اجناس (3) جوار (4) تل
- (8) 1950ء میں ہندوستان کی کتنی آبادی زراعتی شعبہ میں کام کرتی تھی۔
- (1) 50% (2) 60% (3) 70% (4) 80%
- (9) ایسا زرعی نظام جس میں ایک فصل کی بڑے پیمانے پر کاشت کی جاتی ہے۔
- Plantation Agriculture (2) Shifting Agriculture (1)
- Intensive Agriculture (4) Horticulture (3)
- (10) ان میں سے کوئی Leguminous فصل ہے۔
- (1) دالیں (2) باجرہ (3) جوار (4) Sesamum
- (11) حکومت نے 1991ء سے قبل بہت سے حفاظتی اقدامات کیے جس سے ہندوستانی کی پالیسوں میں اہم تبدیلیاں ہوئی۔
- (1) خارجہ (2) زرمبادلہ (3) زراعت (4) صنعت
- (12) ہندوستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔
- (1) صنعت (2) زراعت (3) خدمات (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (13) سبز انقلاب کا آغاز اس ریاست سے ہوا۔
- (1) دہلی (2) آندھرا پردیش (3) اتر پردیش (4) پنجاب
- (14) ناگر چنسا گرڈیم کوئی ریاست میں واقع ہے۔
- (1) تلنگانہ (2) آندھرا پردیش (3) اتر پردیش (4) پنجاب

جوابات

1-2	2-3	3-3	4-4	5-2	6-3	7-4	8-1	9-1	10-2
11-4	12-2	13-4	14-1						

ہندوستان میں صنعتیں

- زراعت پر مبنی صنعتیں (Agro Based Industries): وہ صنعتیں جو زرعی پیداوار پر انحصار کرتی ہیں زراعت پر مبنی صنعتیں کہلاتی ہیں۔
- کپڑے کی صنعت (Textile Industry): کپڑے کی صنعت کو ہندوستانی معیشت میں نہایت ہی منفرد مقام حاصل ہے کیونکہ صنعتی پیداوار میں (14%)، روزگار کی فراہمی میں (35) ملین افراد کو راست طور پر روزگار فراہم کرتی ہے۔ اور زراعت کے بعد دوسرا مقام رکھتی ہے) اور بیرونی زرمبادلہ کے حصول میں کافی اہم حصہ (تقریباً 24.6%) ادا کرتی ہے۔
- اس کا خام گھریلو پیداوار میں چارنی صد حصہ ہوتا ہے۔ یہ ملک کی واحد صنعت ہے جو مکمل طور پر خود ملکی ہے۔ اور خام اشیاء سے لیکر اعلیٰ

- قیمت کی پیداوار کو فراہم کرنے تک ساری سرگرمیاں پائے تکمیل کو پہنچانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔
- سوئی کپڑے کی صنعت (Cotton textile Industry): قدیم ہندوستان میں سوئی کپڑے کی تیاری دستی چرخوں اور ہاتھ سے کپڑا بننے کی کاریگری کے ذریعے ہوتی تھی۔
- اٹھارویں صدی عیسوی کے بعد برقی کرگے (پاور لوم) استعمال ہونے لگے۔ نوآبادیاتی دور میں ہمارے ملک کی روایتی صنعتوں کو بڑا دھک لگا کیونکہ وہ انگلینڈ سے درآمد شدہ مشینوں سے تیار کردہ کپڑے کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھیں۔
- فی الوقت ہمارے ملک میں 1600 سوئی کپڑے اور ہینڈلوم کے کارخانے قائم ہیں۔ ان میں تقریباً 80% خانگی شعبے کے تحت ہیں اور باقی عوامی اور امداد باہمی شعبے کے تحت ہیں۔
- ان تمام کے علاوہ کئی ہزار چھوٹے چھوٹے کارخانے ایسے ہیں جن میں چار تادس کرگے (Looms) استعمال کئے جاتے ہیں۔
- شروع میں سوئی کپڑے کی صنعت مہاراشٹر اور گجرات کے کپاس کے پیداواری علاقوں کے قریب مرکوز تھی۔ خام کپاس کی فراہمی، بازار کی قربت، حمل و نقل کی سہولت، بندرگاہوں کی قربت، مزدوروں کی دستیابی اور مرطوب آب و ہوا جیسے عوامل اس مرکوزیت کے اہم اسباب ہیں۔
- سوت کا تنے کا کام مہاراشٹر، گجرات اور نائل ناڈو میں مرکوز تھا لیکن کپڑے بننے کی سرگرمیاں غیر مرکوز تھیں جسکی بناء پر کپاس، ریشم، زری اور ایمبر ایڈری کے کپڑے بننے میں ڈیزائنوں کا روایتی تنوع باقی رکھا جاسکا۔
- ہندوستان میں عالمی سطح کا سوت کا تاجاتا ہے لیکن بننے کے اعتبار سے کم تر درجے کے کپڑے دستیاب ہوتے ہیں کیونکہ اس میں اعلیٰ درجہ کے دھاگے استعمال نہیں کئے جاتے۔ کپڑا بننے کا عمل دستی کرگوں (ہینڈلوم)، پاورلوم اور کارخانوں میں انجام پاتا ہے۔
- ہاتھ سے بنا کھادی کا کپڑا بنگلہ دیش کے لئے روزگار کا اہم ذریعہ ہے جو ایک گھریلو صنعت ہے۔ ہندوستانی سوت کے دھاگے جاپان کو برآمد کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ریاستہائے متحدہ امریکہ، انگلینڈ، روس، فرانس، مشرقی یورپی ممالک، نیپال، سنگاپور، سری لنکا اور افریقی ممالک بھی ہندوستان سے کپاس کی اشیاء درآمد کرتے ہیں۔
- جوٹ (پٹ سن) کی صنعت: ہندوستان خام جوٹ اور جوٹ کی اشیاء کا سب سے بڑا پیدا کار ہے اور برآمدی اعتبار سے بنگلہ دیش کے بعد دوسرا مقام رکھتا ہے۔ ہندوستان میں تقریباً 70 جوٹ کے کارخانے ہیں۔ جن میں اکثر مغربی بنگال میں دریائے گنگی کے کنارے 98 کلومیٹر طویل اور 3 کلومیٹر چوڑی پٹی پر پھیلے ہوئے ہیں۔
- جوٹ کی صنعت راست طور پر 2.61 لاکھ ورکروں کو روزگار فراہم کرتی ہے اور 40 لاکھ چھوٹے اور حاشیائی کسانوں کا سہارا ہے جو جوٹ اور Mesta کی کاشتکاری میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ بے شمار لوگ اس سے بالواسطہ طور پر جڑے ہوئے ہیں۔
- اس صنعت کو بین الاقوامی بازار میں مصنوعی متبادلات (Synthetic) سے بنگلہ دیش، برازیل، فلپائین، مصر اور تھائی لینڈ کے جوٹ کی اشیاء سے مقابلہ درپیش ہے۔ البتہ حکومت کی پالیسی کے سبب کہ جسکی وجہ سے جوٹ کی اشیاء کے ذریعہ پیکیجنگ (Packaging) کو لازمی قرار دیا گیا ہے ملک کے اندر جوٹ کی طلب میں اضافہ ہو رہا ہے۔
- اس طلب کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ جوٹ کی اشیاء کی پیداوار میں جدت اور تنوع پیدا کیا جائے۔ 2005ء میں قومی جوٹ پالیسی کا اعلان کیا گیا تھا جس کا مقصد پیداوار میں اضافہ کرنا، معیار کو بڑھانا، کسانوں کے لئے بہتر قیمت کو یقینی بنانا اور فی ہیکٹر پیداوار کی شرح کو بڑھانا تھا۔ جوٹ کی اشیاء کے اہم بازار ریاستہائے متحدہ امریکہ، کینیڈا، روس، متحدہ عرب امارات، انگلینڈ اور آسٹریلیا ہیں۔
- عالمی سطح پر ماحول دوست اشیاء اور نباتی انحطاط پیدا کرنے والی اشیاء کے لئے پیدا ہونے والی فکر نے جوٹ کی اشیاء کے لئے ترقی کی

راہیں کشادہ کر دی ہیں۔

- شکر کی صنعت (Sugar Industry): ہندوستان شکر کی پیداوار میں دنیا بھر میں دوسرا مقام رکھتا ہے لیکن گڑ اور کھانڈسری (اس صنعت میں استعمال ہونے والا خام مال) کی پیداوار میں پہلا مقام رکھتا ہے۔
- ملک بھر میں تقریباً 460 شکر کے کارخانے ہیں جو اتر پردیش، بہار، مہاراشٹر، کرناٹک، ٹائل ناڈو، آندھرا پردیش اور گجرات کے علاوہ پنجاب، ہریانہ اور مدھیہ پردیش میں بھی پھیلے ہوئے ہیں۔ ساٹھ فی صد کارخانے اتر پردیش اور بہار میں ہیں۔
- حالیہ برسوں میں جنوبی اور مغربی ریاستوں میں خصوصاً مہاراشٹر میں کارخانوں کو قائم کرنے کا رجحان نظر آنے لگا ہے۔ کیونکہ یہاں پیدا شدہ گنے میں سکروز کا فیصد زیادہ ہوتا ہے۔
- معدنیات پر منحصر صنعتیں (Mineral based Industries): ایسی صنعتیں جو معدنیات اور دھاتوں کو خام مال کے طور پر استعمال کرتی ہیں معدنیات پر منحصر صنعتیں کہا جاتا ہے۔
- برصغیر ہند میں ارضیاتی ساخت کے لحاظ سے بے شمار معدنیات کے ذخائر موجود ہیں۔ لوہے اور فولاد کی صنعتوں کے لئے درکار معدنیات کے ذخائر جزیرہ ہند میں پائے جاتے ہیں۔
- لوہے اور فولاد کی صنعت: لوہے اور فولاد کی صنعت بنیادی صنعت کہلاتی ہے کیونکہ تمام صنعتیں چاہے وہ بھاری صنعتیں ہوں یا اوسط اور چھوٹی صنعتیں ہوں اپنے مشینوں کے لئے اس پر ہی انحصار کرتے ہیں۔
- فولاد کا استعمال انجینئرنگ کی اشیاء، تعمیراتی اشیاء، دفاعی آلات، طبی آلات و اوزار، ٹیلی فون، سائنسی ساز و سامان اور بے شمار اشیائے صارفین کی پیداوار میں ہوتا ہے۔
- آج 32.8 ملین ٹن فولاد کی پیداوار کے ذریعے سے ہندوستان کو دنیا میں خام فولاد پیدا کرنے میں 9واں مقام حاصل ہے اور یہ نرم لوہا پیدا کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔ ایک بڑی مقدار میں فولاد کی پیداوار کے باوجود سالانہ فی کس استعمال صرف 32 کلو ہے۔
- المونیم پگھلانے کی صنعت: المونیم کے پگھلانے کی صنعت ہندوستان میں دھاتی کشیدگی کرنے کی دوسری اہم صنعت ہے۔ یہ ہلکی ہوتی ہے۔ اور یہ آہستہ آہستہ دھاتوں کے خراب ہونے میں مزاحم ہے۔ اور ایک اچھی موصل برق ہے۔ اور نرم دھات ہے۔ اسے جب دوسری دھاتوں سے ملا یا جاتا ہے تو وہ مضبوط ہو جاتی ہے یہ ہوائی جہاز، گھریلو برتن اور برقی تاروں کے بنانے میں کام آتی ہے
- یہ مختلف صنعتوں میں فولاد تانبہ، جست اور سیسہ کے متبادل کے طور پر کام آتی ہے۔
- ہمارے ملک میں 8 المونیم پگھلانے کے کارخانے ہیں۔ جو کہ اڑیشہ (بیلکو اور بالکو) مغربی بنگال، کیرالا، اتر پردیش، چھتیس گڑھ، مہاراشٹر اور ٹاملناڈو واقع ہے۔ ہندوستان نے 2004 میں 600 ملین ٹن المونیم کی پیداوار کی ہے۔
- باکسائیٹ اس دھات کو پگھلانے میں خام مال کی حیثیت سے استعمال ہوتا ہے جو وزن دار گہرے سرخ رنگ کی چٹان سے حاصل ہوتا ہے۔ برقی قوت کی مسلسل فراہمی اور کم قیمتوں پر خام مال کی فراہمی اس صنعت کے قیام کے دو اہم عناصر ہیں۔
- کیمیائی اشیاء کی صنعت: ہندوستان میں کیمیائی اشیاء کی صنعت بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اور جداگانہ نوعیت کی ہیں۔ یہ GDP کا تقریباً 3 فی صد حصہ ادا کرتی ہیں۔ یہ جسامت کے اعتبار سے براعظم ایشیاء میں تیسری بڑی صنعت ہے۔ اور دنیا میں بارہواں مقام رکھتی ہے۔
- غیر نامیاتی کیمیائی اشیاء میں سلیفورک ترشہ جو کہ کھاد، مصنوعی ریشہ، پلاسٹک، چپکانے والی اشیاء رنگ بنانے کے کام آتا ہے۔ اس کے علاوہ نائٹرک ترشہ، فلی، سوڈا جو کہ گلاس صابن اور کپڑے دھونے کے پاؤڈر، ہیر وغیرہ بنانے کے کام آتا ہے۔ اور کاسٹک سوڈا شامل

- ہیں۔ یہ صنعتیں سارے ملک میں پھیلی ہوئی ہیں۔
- نامیاتی کیمیائی اشیاء بشمول پٹرولیم کی کیمیائی اشیاء جو کہ مصنوعی ریشے، مصنوعی ربڑ، پلاسٹک اور چھپوائی اشیاء ادویات وغیرہ بنانے میں استعمال ہوتے ہیں۔ نامیاتی کیمیائی تنصیبات تیل صاف کرنے کے کارخانوں یا پٹرولیم کی کیمیائی اشیاء کے قریب واقع ہیں۔
- کیمیائی اشیاء کی صنعت کے بڑے پیمانے پر صارف موجود ہیں۔ بنیادی کیمیائی اشیاء کو دیگر کیمیائی اشیاء بنانے کے لئے مخصوص مراحل سے گزارا جاتا ہے۔ جو کہ صنعتی، زرعی یا راست طور پر صارفین کے بازاروں میں استعمال ہوتے ہیں۔
- کھاد کی صنعت: کھاد کی صنعت ان مقامات کے اطراف مرکوز ہے جہاں نائٹروجن سے حاصل ہونے والی کھاد خاص طور پر یوریا، فاسفیٹ، کھادیں اور امونیم فاسفیٹ جو نائٹروجن، فاسفیٹ اور پوٹاشیم کا مرکب ہیں۔ دستیاب ہوتے ہیں اور پوٹاش جو کہ مکمل طور پر درآمد ہوتی ہے کیونکہ ہمارے پاس تجارتی مقاصد میں استعمال ہونے والی پوٹاشیم کسی شکل میں بھی موجود نہیں ہے۔
- ہندوستان نائٹروجنی کھادوں کا ایک بڑا پیدا کنندہ ہے یہاں 57 نائٹروجنی کھاد تیار کرنے والے اور مرکب نائٹروجنی کھاد تیار کرنے والے یونٹ ہیں۔ 29 یوریا کے لئے اور 9 امونیم سلفیٹ بہ حیثیت اضافی پیداوار کے ہیں۔ اور 68 دیگر چھوٹی اکائیاں ہیں جو سوپر فاسفیٹ پیدا کرتے ہیں۔
- تاحال 10 عوامی شعبے کی نگرانی میں اور ایک امداد باہمی شعبے میں ہیں جو کہ گجرات میں ہے جسکی نگرانی فریڈلانڈ کارپوریشن آف انڈیا کرتا ہے۔
- سبزا انقلاب کے بعد یہ صنعت ملک کے دوسرے حصوں میں بھی پھیل گئی۔ گجرات، ٹاملناڈو، اتر پردیش، پنجاب اور کیرالا کھاد کی پیداوار کا آدھا حصہ سربراہ کرتے ہیں۔
- سیمنٹ کی صنعت: سیمنٹ تعمیری کام جیسے گھروں کی تعمیر، فیکٹریوں، پلوں، سڑکوں، ہوائی اڈوں، ڈیم اور دوسری تجارتی عمارتوں کے لئے ضروری ہے۔ اس صنعت کے لئے بہت زیادہ مقدار میں خام مال جیسے گچی، سیلیکا، المونیا اور چھم درکار ہوتے ہیں۔ اسکے علاوہ کوئلہ اور برقی قوت اور ریل کا حمل و نقل بھی ضروری ہے۔
- 1904 میں چینیائی میں سمنٹ کا پہلا یونٹ قائم کیا گیا۔ آزادی کے بعد اس صنعت میں توسیع ہوئی۔ 1989 سے قیمتوں اور تقسیم پر قابو نہ رکھنے اور دیگر پالیسیوں کے نتیجے میں سمنٹ کی صنعت کو اپنی استعداد طریقہ کار، ٹکنالوجی اور پیداوار میں بڑے قدم اٹھانے پڑے۔ ہمارے ملک میں سمنٹ کے 128 بڑے پلانٹس اور 332 چھوٹے پلانٹس ہیں۔
- معیاد میں بہتری نے سمنٹ کے لئے اندرون ملک کے علاوہ مشرقی ایشیاء، مشرق وسطیٰ، آفریقہ اور جنوبی ایشیاء میں منڈیاں فراہم کیں۔ یہ صنعت پیداوار کے ساتھ ساتھ برآمدات میں بھی بہتر مظاہرہ کر رہی ہے۔
- مناسب مقدار میں گھریلو طلب اور رسد میں اضافے کی کوشش کی جا رہی ہیں تاکہ اس صنعت کو مفقود ہونے سے بچایا جاسکے۔
- آٹوموبائل صنعت (موٹر گاڑیوں کی تیاری کی صنعت): موٹر گاڑیاں مسافروں اور اشیاء کے حمل و نقل کا تیز ذریعہ ہیں۔ سڑکیں، بسیں، کاریں، موٹر سائیکل، اسکوٹر، تین پہیے والی گاڑیاں اور دیگر ہمہ گیر افادیت والی گاڑیاں ہندوستان کے مختلف مراکز میں تیار کی جاتی ہیں۔
- 15 سال سے کم عرصے میں اس صنعت نے قابل لحاظ ترقی کی ہے۔ بیرونی سرمایہ کاری نے نئی ٹکنالوجی کو متعارف کروایا اور عالمی معیار کی ترقی کی راہ پر کھڑا کر دیا۔ تاحال مسافروں کو لے جانے والی کاریں اور ہمہ اقسام کی گاڑیوں کو تیار کرنے والے 15 تیار کنندے ہیں۔
- 9 تجارتی گاڑیوں کو بنانے والے اور 14 دو اور تین پہیے والی گاڑیاں بنانے والے تیار کنندے ہیں یہ صنعت، دہلی، گڑ گاؤں، ممبئی، پونے، چینیائی، کولکٹہ، لکھنؤ، اندور، حیدرآباد، جھینڈ پور اور بنگلور کے اطراف و اکناف میں واقع ہے۔
- برقی اشیاء اور موصلاتی صنعت: برقی پیداوار کی صنعت وسیع اشیاء کا احاطہ کرتی ہے۔ جیسے ٹرانسٹرٹ، ٹیلی ویژن، ٹیلی فون، سیلولار فون، پیجرس، ٹیلی فون، ایکسیچینج، راڈ اس اور کمپیوٹر وغیرہ۔ اس کے علاوہ موصلاتی صنعت کے لئے درکار آلات وغیرہ بنگلور ہندوستان کے برقی اشیاء کے صدر مقام کے حیثیت سے ابھرا۔

- برقی اشیاء کے دوسرے اہم مراکز ممبئی، دہلی، حیدرآباد پونے، چنئی، کولکتہ، لکھنؤ اور کوئٹہ ہیں۔ 18 سافٹ ویئر ٹیکنالوجی کے مراکز ایک مقام سے بہ یک وقت کئی خدمات اور سافٹ ویئر ماہرین کے لئے سہولت فراہم کرتے ہیں۔ اس صنعت کا سب سے بڑا اثر روزگاری کے مواقع فراہم کرنے پر پڑا ہے۔
- 31 مارچ 2005 تک موصلاتی صنعت نے ایک ملین سے زیادہ افراد روزگار سے مربوط کیا۔ آئندہ تین تا چار سالوں کے اندر اسکے آٹھ گنا بڑھنے کے امکانات ہیں۔ یہ اطلاع کافی ہمت افزا ہے کہ اس میں 30 فی صد خواتین ملازم ہیں۔
- یہ صنعت پچھلے دو تین برس سے بیرونی زرمبادلہ کی فراہمی میں بڑی حد تک حصے دار ہے۔ اسکی وجہ بیرونی افراد سے کام لینا ہے۔ جسے Business Process Outsourcing کہا جاتا ہے ہندوستان میں موصلاتی صنعت میں کامیابی کا کلیدی سبب مشینی کل پرزے (ہارڈ ویئر) اور کمپیوٹر پروگراموں (سافٹ ویئر) کی مسلسل ترقی ہے۔
- حکومت اور صنعتی ترقی ابتدائی سالوں میں: ہندوستان میں چند بڑی فیکٹریاں حکومت کے زیر انتظام ہیں اور باقی دیگر فیکٹریوں کو خانگی کمپنیاں چلاتی ہیں۔ سرکاری اور خانگی فیکٹریوں کا اس قسم کا چلن ہندوستانی پارلیمنٹ کی پالیسی سازی کا نتیجہ ہے۔

صنعت	وہ ریاستیں جہاں پر فی الحال یہ صنعت ہے	ان ریاستوں میں یہ صنعت کیوں مرکوز ہے
کیمیائی صنعت	گجرات، مہاراشٹرا	خام مال کی دستیابی
کھاد کی صنعت	ٹاملناڈو، اتر پردیش، گجرات، اے، پی	خام مال کی دستیابی
سمٹ کی صنعت	ٹاملناڈو، گجرات، جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش، اے۔ پی، کرناٹک، راجستھان	خام مال کی دستیابی
آٹوموبائل صنعت	مہاراشٹرا، مدھیہ پردیش، ہریانہ، اے۔ پی کرناٹک، دہلی، اتر پردیش	خام مال کی دستیابی

- بھاری صنعتوں کے قیام کے لئے کثیر سرمائے کی ضرورت کو پیش نظر رکھ کر اس وقت اس قسم کا انتظام کیا گیا تھا۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا کئی صنعتوں کے وجود میں آنے کے لئے درکار ضروری اجزاء کی فراہمی نہایت اہم ہے۔
- حکومت نے قانون سازی کی جس کی رو سے بھاری فیکٹری کے قیام کے لئے حکومت سے قبل از وقت اجازت نامہ (لائسنس) لینا ضروری قرار دیا گیا۔ اس اقدام کا مقصد بہتر منصوبہ بندی اور تال میل پیدا کرنا تھا۔
- حکومت مخصوص اشیاء کی پیداوار پر کسی ایک صنعتی ادارے کے تسلط سے چوکس تھی۔ ایسی حالت میں اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ فیکٹری مالک مسابقت کی عدم موجودگی کی بنا پر اپنی اشیاء کی اونچی قیمت تعین کرے جو صارفین کے دشواری کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کے لینے حکومت نے فیکٹری میں پیدا ہونے والی اشیاء کی مقدار میں باقاعدگی پیدا کی۔ کچھ اشیاء کی قیمت فروخت بھی مقرر کی گئی۔
- مسائل کا ظہور: کئی سالوں سے یہ صنعتی پالیسیاں صنعتی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بننے لگی ہیں۔ صنعتوں کے قیام کے خواہشمند افراد کو کئی طریق کار سے گذرنا اور سرکاری دفاتر سے منظوری حاصل کرنے کے لئے کئی سال انتظار کرنا پڑتا ہے۔ انتظامی رکاوٹیں جیسے درخواست کی یکسوئی نے رشوت خوری کی غیر صحت مندانہ روش کو فروغ دیا۔
- لائسنسنگ سٹم (Licencing System) کے غلط استعمال کے کئی واقعات رونما ہوئے لائسنس Licence ہمیشہ اہل ترین پیداوار کنندوں کو نہیں دیئے جاتے تھے۔ ان کا انتخاب جانبدارانہ معاشی طور پر مستحکم اور سیاسی تعلقات رکھنے والے لوگوں کے حق میں ہوتا تھا۔
- 1970 اور 1980 کی دہائی میں ہندوستان میں کئی صنعتی گھرانے اہم صنعتی اشیاء کے پیداواری لائسنس کے مالک تھے اور صرف چند نئے لوگ صنعتی میدان میں داخل ہو سکے۔

○ ہندوستانی صنعت کا دوسرا عمومی مسئلہ کچھ صنعتی اشیاء میں معیار کی کمی کا دیکھا گیا ہے۔ مثلاً ہندوستان میں تیار ہونے والی اعلیٰ تقسیم کئی کاروں

- کا دنیا میں تیار ہونے والی دیگر کاروں سے تقابل کیا گیا تو ان کا معیار ہندوستانی کاروں سے نہ صرف اونچا تھا بلکہ قیمت بھی کم تھی۔
- معیار میں کمی کے لئے ہندوستانی صنعت میں مسابقت کی کمی کو ایک وجہ بتایا گیا۔ حکومت کے کنٹرول کی بناء پر خانگی پیداوار کنندوں کے درمیان بھی مسابقت کا فقدان پایا گیا۔ نئی فیکٹریوں کا قیام، نئی مشینوں کی خریدی، اور صنعتی اشیاء بشمول مشینوں اور خام مال کی درآمدات و برآمدات پر حکومت کا کنٹرول تھا۔
- خانگی پیداوار کنندوں کو ایسی سرگرمیوں کے لئے حکومت کی اجازت (لائسنس) ضروری تھی۔ اہم صنعتی اشیاء کی قیمتوں کا تعین حکومت کرتی تھی۔ پیداوار کنندوں اسی قیمت پر فروخت کرنے کا پابند تھا۔ بہت لوگوں کا خیال تھا کہ حکومت کے کنٹرول کی وجہ سے ہندوستانی صنعت تیزی سے جدت اختیار کرنے سے قاصر تھی۔ زیادہ قیمتوں پر اشیاء کی پیداوار ہو رہی تھی اور ان میں تکنیکی بہتری نہیں لائی جا رہی تھی۔
- صنعتوں کے لیے نئی پالیسی: 1990ء میں ملک نے اس وقت تک کی صنعتی پالیسیوں پر نظر ثانی اور ایک نئی صنعتی پالیسی کا اعلان کیا۔ کئی سرگرمیاں جو صرف حکومت کے لئے مختص تھیں ان تمام کی اجازت خانگی صنعتوں کو دی گئی۔
- حکومت نے قوانین میں نرمی کیتا کہ اشیاء صارفین کو دوسرے ممالک سے بھی درآمد کیا جاسکے۔ ہندوستان میں صنعتی سرگرمیوں خصوصاً نئے صنعت کاروں کی حوصلہ افزائی کے لئے کئی سرکاری اصولوں میں آسانی پیدا کی گئی۔
- سرکاری صنعتی کمپنیوں کی صلاحیت میں بہتری لانے کی غرض سے حکومت نے کچھ کمپنیوں کو فروخت کر دیا۔ ایسی کمپنیوں کے تئیں حکومت کے مالی تعاون میں بھی کمی لائی گئی۔ ان کمپنیوں کو آزادانہ فیصلے کرنے کی اجازت دیتے ہوئے حکومت نے مداخلت سے گریز کیا۔
- دیگر ممالک کی خانگی و سرکاری کمپنیوں کو ہندوستان میں اپنی فیکٹریوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ تاکہ نئی ٹکنالوجی عام ہو۔ اور زیادہ اشیاء بیرونی مارکت کو برآمد کی جاسکیں۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) کونسے سال کے بعد ہندوستان میں صنعتی سرگرمیوں کے فروغ کے اقدامات کئے گئے۔
- (2) کتنے لاکھ چھوٹی صنعتیں ہندوستان میں کام کرتی ہیں
- (3) آج تقریباً بڑی و منظم صنعتیں ہیں۔
- (4) سوت سے حاصل کیا جاتا ہے۔
- (5) سڑک، حمل و نقل، مواصلات وغیرہ کہلاتے ہیں۔
- (6) ملک میں روزگار فراہم کرنے والا اہم شعبہ
- (7) تقریباً چھوٹی صنعتیں (غیر منظم صنعتی ادارے) ہندوستان میں کارکرد ہیں۔
- (8) کس سال میں ملک نے اس وقت تک کی صنعتی پالیسیوں پر نظر ثانی اور ایک نئی صنعتی پالیسی کا اعلان کیا۔
- | | | | |
|---------------|-----------------|---------------|----------------|
| 1937 (4) ء | 1967 (3) ء | 1947 (2) ء | 1957 (1) ء |
| 1 لاکھ (4) | 4 لاکھ (3) | 2 لاکھ (2) | 3 لاکھ (1) |
| 10 لاکھ (4) | 9 لاکھ (3) | 5 لاکھ (2) | 2 لاکھ (1) |
| یہ تمام (4) | کپاس (3) | گنا (2) | دھان (1) |
| یہ تمام (4) | انفراسٹرکچر (3) | زرعی شعبہ (2) | صنعتی شعبہ (1) |
| کوئی نہیں (4) | زراعت (3) | زرعی شعبہ (2) | صنعت (1) |
| 10 لاکھ (4) | 3 لاکھ (3) | 5 لاکھ (2) | 2 لاکھ (1) |

جوابات

1-2	2-2	3-1	4-3	5-3	6-2	7-3	8-4
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----

ہندوستان میں خدمات

- زراعت یا صنعت کی طرح خدمات کی سرگرمیاں ایک شے پیدا نہیں کرتیں بلکہ وہ خاص قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ جس سے زراعت اور صنعتوں کو مدد ملتی ہے۔ اس کے علاوہ لوگوں کو درکار بہت ساری خدمات فراہم کرتی ہے۔
- ہندوستان جیسے کسی بھی ترقی پزیر ملک میں ترقیاتی پیش قدمیوں میں کئی کاروباری اداروں کا قیام شامل ہے۔ اس میں انفراسٹرکچر کے وسائل اور دیگر خدمات بھی شامل ہیں۔ خدمات کی قدر میں اضافہ کی تلاش معمول کی توقع ہے۔
- ڈاک و تار کے دفاتر، پولیس اسٹیشن، عدالتیں، گاؤں کی انتظامی دفاتر، بلدیہ کارپوریشن، ریلوے نظام، بسیں، ہوائی راستے، بنکوں کا قیام، بیمہ کمپنیاں، اسٹاک ایکسچینج، اور دیگر مالیاتی ادارے، ہسپتال، تعلیمی ادارے، چلانا اور کئی دیگر سماجی و طبقاتی وسائل چند مثالیں ہیں۔
- ٹکنالوجی میں تغیر اور خدمات کی برآمد: Bussiness Process outsourcing یعنی تجارتی طریقہ برائے بیرونی افراد سے کام کے معاہدہ کی وجہ سے بے شمار نو جوانوں کے لئے نئے اقسام کے روزگار کے مواقع پیدا ہو چکے ہیں۔
- BPOs مقامی لوگوں کا تقرر کرتے ہیں لیکن وہ مواصلاتی رابطے سے دنیا بھر کے لوگوں کو خدمات فراہم کرتے ہیں۔ میٹر و پالٹین شہروں میں قائم انفارمیشن ٹکنالوجی کمپنیاں اعلیٰ ماہر انجینروں کا تقرر کرتی ہے۔ تاکہ دنیا بھر کی کمپنیوں کو خصوصی سافٹ ویئر خدمات فراہم کر سکیں۔ وہ بیرونی کمپنیوں سے پراجکٹ حاصل کرتے ہیں۔
- تفریحی صنعت مختلف پرنٹ میڈیا، فرموں، کیبل ٹیلی ویژن چینلوں میں کام کے لئے نوکریاں فراہم کرتی ہیں۔ تقریباً تمام قصبات اور شہروں میں انٹرنٹ مراکز عوامی ٹیلی فون بوتھ کی دستیابی عام ہے۔
- اشتہاری صنعت میں نئے روزگار کے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ کئی نئی سرگرمیاں بنلنگ اور بیمہ شعبوں میں پائی جاتی ہیں۔ یہ سب ٹکنالوجی میں تغیر کی بنا پر ممکن ہوا ہے۔
- بڑے شہروں میں کئی ”کال سنٹر“ موجود ہوتے ہیں اگر لندن میں مقیم کوئی شخص اپنی بنک میں جمع رقم یا ہسپتال کے ریکارڈ کے بارے میں جاننا چاہتا ہو تو معلومات وہاں واقع کسی کال سنٹر سے پاسکتا ہے۔
- خدمات کی سرگرمیوں کی دوسروں کو منتقلی ”آؤٹ سورسنگ“ صنعتی شعبے میں ٹکنالوجی کے تغیر اور سخت مسابقت کی بناء پر کئی صنعتیں اپنی مصروفیات کے ایک بڑے حصے کو خدمات کے شعبے کی طرف منتقل کر چکی ہیں۔ وہ یہ کام از خود نہیں کرتے بلکہ بیرونی لوگوں سے کراتے ہیں۔
- موافقین کا خیال ہے کہ FDI ریٹیل میں سرمایہ کاری سے کچھ فائدہ ہوگا کچھ نقصان جبکہ مجموعی طور پر فائدہ زیادہ ہونے سے نقصان کا تناسب کم ہو جاتا ہے۔ مزید یہ کہ وقت کے ساتھ نقصان پائیوالے بھی فائدہ پائیں گے۔ یہ دلیل دی گئی کہ پہلے بڑے اور درمیانی نوعیت کے کسانوں کو زیادہ فائدہ ہوگا۔ جبکہ چھوٹے کسان اور بے زمین مزدوروں کو نقصان ہوگا۔
- انفارمیشن ٹکنالوجی کی ملازمت میں دباؤ: 2012ء میں حکومت نے غیر ملکی اشیاء کی فروخت کے لیے بیرونی کمپنیوں کو اپنے تجارتی ادارے قائم کرنے کی اجازت دی ہے۔ جبکہ کچھ لوگوں نے اس پالیسی کی حمایت کی۔ بہت لوگ اس پالیسی کی مخالفت میں بحث کر رہے ہیں۔
- مثال کے طور پر بڑی ریٹیل فرموں سے بین الاقوامی تجربہ کی جانب توجہ مبذول کر دی گئی تو ایک اسکالر نے ریٹیل میں FDI کو کئی

- وجوہات سے ناپسندیدہ قرار دیا۔ ابتداء میں کسان بڑے غیر ملکی سوپر مارکٹ میں اپنی اشیاء کی راست فروخت پر راغب ہو سکتے ہیں۔
- لیکن یہ غیر ملکی کمپنیاں جلد یا بدیر اپنی طاقت کا غلط استعمال کرتے ہوئے اشیاء کو بڑی مقدار میں خریدنے کے لیے کسانوں کو کم قیمتوں پر فروخت کرنے پر مجبور کریں گے۔
- تاہم بڑے مارکٹوں کی خریداری سے زرعی اشیاء کی طلب میں اضافہ ہوگا۔ جس کے بدلے زرعی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ نتیجے میں مزدوروں کی طلب میں اضافہ ہوگا۔ اور طویل مدت میں زرعی مزدوروں کی اجرتوں میں اضافہ ہوگا۔
- صحت کے شعبہ میں ہندوستان 64 لاکھ سے زیادہ ماہر پیشہ وروں کی شدید قلت کا سامنا کر رہا ہے۔ تحقیق کے مطابق صرف اتر پردیش ہی میں 10 لاکھ صحت کی نگہداشت کرنے والے پیشہ وروں کی قلت ہے۔
- ہندوستان میں 2011 میں 10,000 کی آبادی کے لئے ڈاکٹروں کی کثافت صرف چھ (6) تھی۔ اور نرسوں اور دایاؤں کی کثافت 10,000 افراد کے لئے 13 تھی۔
- ہندوستان میں آبادی کے لحاظ سے ڈاکٹروں کا تناسب 0.5:1000 ہے۔ دیگر ممالک سے اگر تقابل کرتے ہیں تو اس کا تناسب تھائی لینڈ میں 0.3، سری لنکا میں 0.4، چین میں 1.6، برطانیہ میں 5.4 اور متحدہ امریکہ میں 5.5 ہے۔
- علاوہ ازیں 20 لاکھ ڈیٹیل اسسٹنٹس (Dental Assistance) سے تعلق رکھنے والے ٹکنالوجسٹس 18 لاکھ بازا آباد کاری سے متعلق عملہ 9 لاکھ متفرق صحت کے کارندے اور 9 جراحی و بے ہوشی سے متعلق پیشہ وروں کا خلاء پایا جاتا ہے۔
- اس کے علاوہ 2.4 لاکھ میڈیکل ٹکنالوجسٹس، 2 لاکھ سرجیکل اور انٹرنیشن ٹکنالوجی سے تعلق رکھنے والے پیشہ وروں 1.3 لاکھ بصریات سے متعلق کارندوں، 62 ہزار میڈیکل لیباریٹری پیشہ وروں کی قلت پائی جاتی ہے۔
- مختلف پیشہ وروں کی قلت کی وجہ سے تمام Cader سے تعلق رکھنے والے صحت کے کارندوں، میڈیکل اور نرسنگ کالجوں، نرسنگ اور ANM (مددگار نرس اور دایاؤں) اسکولوں اور حلیف طبی اداروں کی تمام ریاست میں غیر مناسب تقسیم نظر آتی ہے۔ جن میں تعلیم اور معیار کا وسیع فرق پایا جاتا ہے۔
- پیشہ وارانہ کالجوں اور اسکولوں کی غیر مناسب تقسیم اور پیداواری اہلیت اور معیاری تعلیم و تربیت میں عدم توازن پیدا کر رہی ہے جس کی وجہ سے صحت سے متعلق بہتر نتائج حاصل نہیں ہو رہے ہیں۔
- حلیف طبی پیشہ وروں یا مادہ طبی خدمت کے تربیت یافتہ افراد کو بااختیار بنایا جائے کیونکہ وہ ایسے علاقوں میں جہاں کوئی سہولت میسر نہیں ہے صحت کی خدمات کو بہتر بنانے میں انتہائی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور تبدیلی لانے والے قائدین کے طور پر ابھر سکتے ہیں۔

آبادی

- سماجی علم میں آبادی ایک نہایت ہی اہم عنصر ہے۔
- ہندوستان میں کام کرنے والے افراد کا 92% حصہ غیر منظم شعبہ میں ہے۔
- مردم شماری (Census) کے ذریعہ ہمیں ملک کی آبادی کے متعلق تفصیلات حاصل ہوتی ہیں۔
- مردم شماری سے مراد دی گئی آبادی کے افراد سے متعلق تفصیلات کو ترتیب کے ساتھ اکٹھا کرنا اور اس کا اندراج کرنا ہے۔
- دس سال میں ایک بار ہندوستان میں رہنے والے تمام لوگوں کی تفصیلات اکٹھا کی جاتی ہیں۔
- مردم شماری کو جمع کروانے اور ریکارڈ کرنے کا انتظام The Registrar General & Census Commission of India کے ذمہ ہے۔
- آبادی کے Age Structure سے مراد ملک کے مرد و خواتین کی وہ تعداد ہے جو مختلف عمر کے گروپوں میں ظاہر کی جاتی ہے۔

- عموماً کسی ملک کی آبادی کو تین بڑے زمروں میں درجہ بند کیا جاسکتا ہے۔
- (1) بچے (عموماً 15 سال سے کم عمر والے): خاندان والے ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور دوسروں کی طرح انہیں بھی غذا، لباس، تعلیم، طبی نگرانی اور پرورش اور ترقی پانے کے دیگر مواقع ضروری ہیں۔ البتہ یہ بچے اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے آمدنی نہیں کما تے۔ یہ کوئی بہتر بات نہیں کہ معاشی حالات کی وجہ سے بچوں کو کام کرنے پر مجبور کیا جائے۔
- (2) کام کرنے والے افراد (15-59 سال): اس گروپ میں عموماً سماج کے کام کرنے والے افراد شامل ہوتے ہیں۔ حیاتیاتی اعتبار سے بھی وہ افزائش نسل کے قابل ہوتے ہیں۔ اس گروپ کے اکثر افراد بہترین آمدنی اور روزگار کا تحفظ چاہتے ہیں۔ بچے اور عمر رسیدہ افراد ان کی کمائی پر منحصر ہوتے ہیں۔
- (3) معمر افراد (59 سال سے زائد عمر): ملازمت کرنے والے یا منظم شعبے میں کام کرنے والے لوگ اس عمر میں وظیفہ حاصل کرتے ہیں۔ البتہ زرعی مزدوروں، گھریلو کام کرنے والوں، تعمیراتی کامگاروں اور دیگر لوگوں کی اکثریت جسمانی طور پر جب تک تندرست ہوتے ہیں کام کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ جب یہ لوگ کام کرنے کے قابل نہیں ہوتے ان کو اپنے خاندان پر انحصار کرنا پڑتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ صحت کے مسائل کی بناء پر دوسرے گروپ والوں کے مقابلے میں ان کے طبی اخراجات زیادہ ہو جاتے ہیں۔
- آبادی میں فی ہزار مردوں (مزرک) میں عورتوں (مونث) کی تعداد جنسی تناسب ہے۔ کسی سماج میں مردوں اور عورتوں کے مابین مساوات کو معلوم کرنے کے لیے یہ اہم سماجی اشاریہ ہے۔
- ہندوستان میں بعض علاقے جیسے کہ کیرلا میں جنس کا تناسب مثبت نظر آتا ہے۔
- شرح خواندگی 2011 کی مردم شماری کے مطابق کوئی فرد جو 7 سال یا اس سے زیادہ عمر کا ہو اور وہ کسی زبان کو لکھ پڑھ اور سمجھ سکتا ہو تو وہ خواندہ تصور کیا جائے گا۔ خواندگی سماجی و معاشی ترقی کے لیے ایک کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔
- آزادی کے وقت 1947 میں ہمارے ملک کی 12% آبادی خواندہ تھی۔
- 2001 میں یہ 64.84% تھی۔ جو بڑھ کر 2011 میں 74.04% ہو گئی۔
- البتہ 2011 کی مردم شماری سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مردوں (82.14%) اور عورتوں (65.46%) کی خواندگی کی شرح میں کافی فرق پایا جاتا ہے۔
- ہندوستان میں مردم شماری کے دوران انہیں چار گروپوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
- کاشتکاروں سے مراد کسان ہیں جو اپنی ذاتی زمین یا کرایہ کی زمین پر کاشتکاری کرتے ہیں یا کاشتکاری کا انتظام کرتے ہیں۔
- زرعی مزدور وہ لوگ ہوتے ہیں جو رقم یا جنس کے بدلے دوسروں کی زمین یا کھیت میں کام کرتے ہیں۔
- گھریلو صنعتوں کے کامگاروں سے مراد وہ افراد ہیں جو گھریلو سطح پر کسی شے کی تیاری یا درستگی کے کام کرتے ہیں۔ مثلاً دھان کوٹنا، بیڑی بنانا، برتن سازی، رنگ سازی، جوتوں کی مرمت، دیاسلائی بنانا یا گڑیاں بنانا وغیرہ کے کام۔
- دیگر کامگاروں میں وہ لوگ شامل ہوتے ہیں جو کارخانوں میں کام کرتے ہیں، تجارت کرتے ہیں، جزوقتی مزدوری وغیرہ کرتے ہیں اور دیگر تمام کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔
- آبادی حرکتیاتی ہوتی ہے۔ آبادی کے اعداد و شمار، تقسیم اور ترکیب مسلسل تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ یہ دراصل تین امور کے مابین تعامل کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (1) پیدائش (2) اموات (3) ہجرت (نقل مکانی)
- آبادی کے سائز میں تبدیلی کا مطلب کسی ملک یا علاقے کے باشندوں کی تعداد میں مخصوص مدت مثلاً گذشتہ دس سال میں ہونے والی تبدیلی ہے۔ ایسی تبدیلی کو دو طرح سے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ (1) حقیقی تعداد کی شکل میں یا (2) فیصد کی شکل میں۔

- آبادی میں ہر دس سال میں جو تعداد شامل ہوتی ہے وہی اس دہائی میں ہونے والا اضافہ ہوتا ہے۔
- آبادی کا پتہ چلانے کے لیے قدیم آبادی مثلاً (مثلاً 1991 کی) کی تعداد کو موجودہ آبادی (مثلاً 2011 کی) کی تعداد میں تفریق کرنا پڑتا ہے۔ اگر نتیجہ مثبت عدد میں ہو تو اس کا مطلب آبادی میں اضافہ ہے اور اگر منفی عدد ہو تو آبادی میں کمی اس عدد کے برابر ہوتی ہے۔
- آبادی میں تبدیلی (حقیقی تعداد) = (بعد کی تاریخ میں آبادی) - (پہلے کی تاریخ میں آبادی)
- آبادی میں اضافہ کی شرح یا رفتار ایک نہایت اہم عنصر ہے۔ اس کا مطالعہ فیصد فی سال میں کیا جاتا ہے۔ مثلاً اضافہ کی شرح %2 فی سال کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دئے گئے سال میں ہر 100 افراد کے مقابل 2 افراد کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ مرکب سود کی طرح کارگر ہوتا ہے۔ اسے سالانہ اضافہ کی شرح کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہندوستان کی آبادی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔
- 1960ء میں ہندوستان میں تولید کی شرح 5.6 تھی جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس وقت فی عورت کو اوسطاً 5 یا چھ بچے ہوتے تھے۔
- فی الوقت ہندوستان میں شرح تولید 2.7 ہے جبکہ یہ شرح آندھرا پردیش میں 1.9 ہے۔
- آبادی میں تبدیلی کا تیسرا عنصر مہاجرت یا نقل مکانی ہے۔
- مہاجرت سے مراد لوگوں کا مختلف علاقوں سے دوسرے علاقوں کو منتقل ہونا ہے۔ مہاجرت داخلی بھی ہو سکتی ہے یعنی ایک ملک کے اندر، یا بین الاقوامی ہو سکتی ہے یعنی مختلف ملکوں کے مابین۔
- داخلی مہاجرت آبادی کے سائز کو تبدیل نہیں کرتی۔ البتہ ملک کے اندر آبادی کی تقسیم پر اثر انداز ہوتی ہے۔ مہاجرت آبادی کی تقسیم اور ترکیب میں تبدیلی میں کافی اہم رول ادا کرتی ہے۔
- 1960ء میں ہندوستان میں تولید کی شرح 5.6 تھی جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس وقت فی عورت کو اوسطاً 5 یا چھ بچے ہوتے تھے۔ سماجی اقدار، بچوں کے لیے دستیاب مواقع اور تحفظ کے پیش نظر خاندان کے افراد بچوں کی تعداد سے متعلق فیصلہ لیتے ہیں۔
- کثافت آبادی کی مدد سے آبادی کے تقسیم کی صحیح تصویر سامنے آتی ہے۔
- 2011ء کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں کثافت آبادی 332 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔
- کثافت آبادی سے مراد قہ کی کسی اکائی میں افراد کی تعداد ہے۔
- ہندوستان دنیا کے کثیر آبادی والے ملکوں میں سے ایک ہے۔
- 2011ء کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں کثافت آبادی 332 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔
- ریاست واری دیکھا جائے تو ہر ریاست کی کثافت آبادی مختلف ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ مغربی بنگال میں کثافت سب سے زیادہ (904 افراد فی مربع کلومیٹر) ہے اور ارونا چل پردیش میں سب سے کم (13 افراد فی مربع کلومیٹر) ہے۔
- آسام اور جزیرہ نما بھارت کی اکثر ریاستوں میں اوسط کثافت آبادی پائی جاتی ہے۔
- پہاڑی خطے، کٹی پھٹی پتھریلی زمینات، اوسط تا کم تر بارش، بنجر اور غیر زرخیز مٹی وغیرہ وہ عناصر ہیں جو ان علاقوں میں کثافت آبادی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
- شمالی ہند کے میدانوں اور جنوب میں کیرلا میں ہموار میدانی خطے، زرخیز مٹی اور کثرت بارش کی وجہ سے کثافت آبادی بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔
- جس طریقے سے ہم اپنے آپ کو اور اپنے بسنے کی جگہوں کو ترتیب دیتے ہیں یا منظم کرتے ہیں اس کو ہم بسنتی کہتے ہیں۔
- تقریباً 1.8 لاکھ سال تک انسان گروہوں کی شکل میں شکاری اور غذا جمع کرنے والے کی حیثیت میں زندگی گزارتے رہے۔
- انہوں نے زراعت کی سرگرمی کو اختیار نہیں کیا۔ لیکن غذا کی رسد میں کمی بیشی کی وجہ سے بعض گروہ غذا کی پیداوار یعنی زراعت کرنے

- لگے۔ اس کا آغاز لگ بھگ 10,000 سال پہلے ہوا۔
- فی الحال دہلی ملک کا دوسرا بڑا شہر ہے جسکی آبادی 1,60,00,000 سے زیادہ ہے۔ 1951ء میں اسکی آبادی 20,00,000 تھی۔ پچھلے 60 برسوں میں یہ آٹھ گنا بڑھ گئی ہے۔
- آبادی میں اضافہ کی سب سے بڑی وجہ لوگوں کا مختلف علاقوں سے آکر یہاں بس جانا ہے۔ اس کی بناء پر شہر کی ترکیب اور بستیوں کی ساخت میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔
- شا کھا پٹم کی ایک طویل تاریخ بھی ہے۔ ما قبل نوآبادیاتی دور میں اس پر کئی خاندانوں نے حکمرانی کی۔ 19 ویں صدی عیسوی میں اس شہر کے لئے انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان بحری لڑائی ہوئی۔
- ہر شہر کا عموماً ایک ماسٹر پلان ہوتا ہے جس میں مختلف اقسام کے علاقوں کا منصوبہ اور مقام کی نشان دہی کی جاتی ہے۔ کسی بھی شہر میں رہائشی علاقے، بازار، اسکولس، صنعتی علاقے، دفاتر کے علاقے، باغات اور تفریحی مقامات اور دیگر مقامات پائے جاتے ہیں۔
- ایک بڑے گاؤں یا چھوٹے سے قصبہ میں ایک پرائمری ہیلت سنٹر (PHC) پایا جاتا ہے۔ ایک PHC میں لوگوں کی چھوٹی موٹی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے جیسے سردی، کھانسی، زکام، چھوٹے موٹے زخم وغیرہ۔
- ہندوستان میں 350 ملین یعنی ایک تہائی آبادی شہروں اور قصبات میں پائی جاتی ہے۔ لوگوں کا غیر زرعی کاموں میں مشغول ہونا، شہروں اور قصبات میں زندگی گزارنے کے لئے وہاں منتقل ہونا شہر یا نہ (Urbanisation) کہلاتا ہے
- 1950ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی کا قابل لحاظ حصہ 5.6 لاکھ دیہاتوں میں آباد تھے اور صرف 5 شہر ایسے تھے جن کی آبادی 1 ملین سے زائد تھی اور ایک لاکھ سے زیادہ آبادی والے شہروں کی تعداد 40 تھی۔ موجودہ دور میں گاؤں کی تعداد بڑھ کر 6.4 لاکھ تک اور ان گاؤں میں موجود آبادی 850 ملین تک جا پہنچی۔
- تین شہر ممبئی، دہلی اور کولکتہ ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک کی آبادی 10 ملین سے زیادہ ہے۔ اور 50 سے زیادہ شہر ایسے ہیں جن کی آبادی ایک ملین سے زیادہ ہے۔
- کئی ممالک میں بشمول ہندوستان ایک نئی قسم کی بستیاں وجود میں آرہی ہیں۔ یہ بستیاں بڑی بڑی طیران گاہوں کے اطراف بسائی جارہی ہیں۔ اسی لئے ان کو Aerotropolis یعنی طیران گاہی شہر کا نام دیا گیا ہے۔
- طیران گاہی شہر (Aerotropolis - Jet-age city) ہندوستان میں ترقی پانے والے طیران گاہی شہروں میں بنگلور و انٹرنیشنل ایر پورٹ، اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایر پورٹ (دہلی)، راجیو گاندھی انٹرنیشنل ایر پورٹ (حیدرآباد) شامل ہیں۔
- دنیا کے مختلف مقامات پر فروغ پانے والے طیران گاہی شہروں میں سورنا بھومی انٹرنیشنل ایر پورٹ (بنکاک، تھائی لینڈ)، دبئی انٹرنیشنل ایر پورٹ (دبئی، متحدہ عرب امارات)، قاہرہ انٹرنیشنل ایر پورٹ (قاہرہ، مصر) اور لندن ہیٹھرو ایر پورٹ (لندن، برطانیہ) اہم ہیں۔
- سن 1921 سے کاشت کاری سے متعلق زمین میں اور کاشت کاری کے رقبے میں کچھ بھی توسیع نہیں ہوئی۔
- ایک سال کے عرصے میں ایک فصل سے زائد فصلوں کو ایک ہی قطعہ زمین پر اگانے کے عمل کو "کثیر زراعی" کہتے ہیں۔ یہ زمین سے پیداوار کو بڑھانے کا عام طریقہ ہے۔
- رام پور کے تمام کسان سال میں دو اہم فصلیں اگاتے ہیں ان میں سے کئی آلو کو تیسری فصل کی حیثیت سے اگاتے ہیں۔
- ہندوستان کے تمام دیہاتوں میں اتنے اعلیٰ پیمانے کی آب پاشی نہیں تھی۔ ندی کے میدانوں کے علاوہ ہمارے ملک میں ساحلی علاقوں کی بہتر طور پر آب پاشی ہوتی ہے۔

- زمین کی پیمائش کی معیاری اکائی ہیکٹر ہے۔
- دیہاتوں میں زمین کو مقامی اکائی ”گنٹھ“ میں ناپا جاتا ہے۔
- ایک ہیکٹر 10000 مربع میٹر کا ہوتا ہے۔
- تجربات بتاتے ہیں کہ زمین کی زرخیزی کیمیائی کھادوں اور کیڑے مار دو کے حد سے زیادہ استعمال سے گھٹ رہی ہے۔
- آلات اور مشینوں میں کسان کے ہل سے لے کر جدید ترقی یافتہ مشینیں جیسے جنریٹر، ٹرانس، کمپیوٹر یا خود کار مشینوں تک شامل ہیں۔ یہ فوری طور پر پیدا کا حصہ نہیں بن جاتیں۔ یہ کئی سالوں تک ان اشیاء کی پیداوار میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔
- سارے پیداواری عمل عوام یا تاجرین زمین، مزدور اور سرمایے کی مدد سے منظم کرتے ہیں اور انھیں ”عوامل پیداوار“ کہا جاتا ہے۔
- زمین، مزدور، عوامل پیداوار کے ضروری عناصر ہیں۔
- دیہات بہترین سڑکوں، حمل و نقل کی سہولتوں اور ٹیلی فون وغیرہ سے دیگر قصبوں اور شہروں سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ آنے والے برسوں میں زرعی اور غیر زرعی پیداوار کے مواقع بڑھنے کی امید ہے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) سماجی علم میں یہ ایک نہایت ہی اہم عنصر ہے۔

(1) آبادی	(2) عالمیانہ	(3) خانگیانہ	(4) سرمایہ کاری
-----------	--------------	--------------	-----------------
- (2) ہندوستان میں کام کرنے والے افراد کا اتنا فیصد حصہ غیر منظم شعبہ میں ہے۔

(1) 92%	(2) 75%	(3) 96%	(4) 74%
---------	---------	---------	---------
- (3) دی گئی آبادی کے افراد سے متعلق تفصیلات کو ترتیب کے ساتھ اکٹھا کرنا اور اس کا اندراج کرنا ہے۔

(1) رجسٹریشن	(2) رائے شماری	(3) مردم شماری	(4) کوئی بھی نہیں
--------------	----------------	----------------	-------------------
- (4) بچوں کی حد عمر اتنی ہے۔

(1) 15 سال سے کم	(2) 14 سال سے کم	(3) 13 سال سے کم	(4) 12 سال سے کم
------------------	------------------	------------------	------------------
- (5) آبادی میں ___ مردوں میں عورتوں کی تعداد جنسی تناسب ہے۔

(1) 1000	(2) 100	(3) 10000	(4) 1000000
----------	---------	-----------	-------------
- (6) مردم شماری اشاریہ کے مطابق ہندوستان میں 100 لڑکوں کے مقابل اتنی لڑکیاں پیدا ہوتی ہے۔

(1) 103	(2) 100	(3) 95	(4) 90
---------	---------	--------	--------
- (7) ہندوستان میں اس کی شرح میں تیزی سے کمی ہوئی ہے۔

(1) پیدائش	(2) اموات	(3) ترقی	(4) کوئی نہیں
------------	-----------	----------	---------------
- (8) 2011ء کے مطابق ہندوستان میں خواندگی کی شرح ہے۔

(1) 74.04%	(2) 73%	(3) 75.04%	(4) 76%
------------	---------	------------	---------
- (9) اندرون نقل مکانی سے ان میں منتقلی ہے۔

(1) اندرون ریاست	(2) اندرون ملک	(3) اندرون ضلع	(4) اندرون منڈل
------------------	----------------	----------------	-----------------

(10) عموماً کسی ملک کی آبادی کی زمروں میں درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔

2 (4)

4 (3)

3 (2)

1 (1)

جوابات

1-1	2-2	3-3	4-1	5-1	6-1	7-2	8-1	9-2	10-2
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

ہندوستان کی آبادی 2011

○ ہندوستان کی آبادی 2011 میں : 1,21,05,69,573

○ ہندوستان کی دیہاتی آبادی : 83,34,63,448

○ ہندوستان کی شہری آبادی : 37,71,06,125

اعظم ترین آبادی والی ریاستیں 2011

سلسلہ نشان	ریاست	آبادی
1	اتر پردیش	19,98,12,341
2	مہاراشٹرا	11,23,74,333
3	بہار	10,40,99,452
4	مغربی بنگال	9,12,76,115
5	مدھیہ پردیش	7,26,26,809

اعظم ترین کثافت آبادی (ہر مربع کلومیٹر 2011) 5 سرفہرست کی ریاستیں مرکزی زیر انتظام علاقہ			
ریاستیں	کثافت آبادی (ہر مربع کلومیٹر 2011)	مرکزی زیر انتظام علاقہ	کثافت آبادی (ہر مربع کلومیٹر 2011)
بہار	1106	NCT دہلی	11,320
مغربی بنگال	1028	چندی گڑھ	9,258
کیرالا	860	پانڈیچری	2,547
اتر پردیش	829	دس اور پو	2,191
ٹاملناڈو	555	لکشادیپ	2,149

شرح خواندگی (ہندوستان 2001 - 2011)

2001 - 2011	2011	2001	
+ 8.2	73.0	64.8	اشخاص
+ 5.6	80.9	75.3	مرد
+ 10.9	64.6	53.7	خواتین



باب - II : پیداوار ، مبادلہ زر اور ذریعہ معاش

1. پیداوار۔ دستکاری۔ ہینڈ لوم۔ تجارت۔ عالمین پیداوار۔ روزگار۔

منظم اور غیر منظم شعبے

- پولیا ٹوکریاں بننے والا کاریگر ہے۔ اس کا تعلق محبوب نگر ضلع کے کلوا کرتی منڈل کے گاؤں اندوگلا سے ہے۔ اس کی عمر 35 سال ہے۔ اس کا تعلق ایرو کلا قبیلہ سے ہے۔
- پولیا کا خاندان نسل در نسل بٹیاں بناتا آ رہا ہے۔ پولیا کی بیوی بھاگیماں بھی بٹیاں بناتی ہے۔ ان کے تین بچے ہیں۔ پولیا کے والد 30 سال قبل 25 دیگر خاندانوں کے ہمراہ حیدرآباد آئے تھے کیوں کہ ان کے اپنے علاقے میں ٹوکریوں کی طلب میں کمی ہو گئی تھی۔ پولیا چادر گھاٹ میں سڑک کے کنارے ٹوکریاں بیچتا ہے۔
- بڑی صنعتوں کی جانب سے استحصال کی وجہ سے جنگلات کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ اس سے ان لوگوں کے روزگار پر اثر پڑ رہا ہے۔ جو روایتی طور پر جنگلات پر انحصار کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ اس قسم کی اشیاء کی طلب گھٹتی جا رہی ہے۔
- جولہے کپڑا بننے کی لکڑی کی مشین استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ چھوٹی چھریاں بھی استعمال کرتے ہیں۔
- ساڑھی بننے کے مراحل : ساڑھی تیار کرنے کے مختلف مراحل ہیں سب سے پہلے دھاگہ تیار کیا جاتا ہے۔ ریشمی دھاگے کو باہن پر لپیٹا جاتا ہے۔ ان دھاگوں پر نشان لگائے جاتے ہیں۔ ان نشانات کے ذریعہ پتہ ہوتا ہے کہ دھاگے کے کس حصہ پر کونسا رنگ کرنا ہے۔ دھاگے رنگنا بھی ایک سلسلہ وار مرحلہ ہے۔ ہر رنگ کو الگ الگ کر کے یکے بعد دیگرے خشک کرنا پڑتا ہے۔ جب رنگ سازی مکمل ہوتی ہے۔ تبھی دھاگے بننے کے لئے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔
- دھاگوں کا رنگنا : رنگنے کے لئے خشک سوت کے لچھے لئے جاتے ہیں۔ پھر اس کو پھیلا یا جاتا ہے۔ اس کے ایک حصے کو گرہ باندھ کر رنگ میں ڈبوایا جاتا ہے پھر سکھایا جاتا ہے۔ اس طرح کا مرحلہ کئی بار دہرایا جاتا ہے۔ اس طریقہ کو ٹائی اینڈ ڈائی کہا جاتا ہے۔ ساڑھیوں کو مختلف رنگوں میں رنگنے کے لئے مختلف طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ سیاہ و سفید کے درمیان سرخ یا بھورا رنگ کرنے کے لئے Alizarin رنگوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے پہلے سوت کو تیل اور Alkaline کے آمیزہ میں ملایا جاتا ہے۔ پھر خشک کر کے تر بہتر کیا جاتا ہے۔ پھر Alizarin کے پیسٹ میں اُبالا جاتا ہے تاکہ سرخ ہو جائے۔ بھورے رنگ کے لئے رنگ میں آہنی مسالہ ملایا جاتا ہے۔ جو پوری طرح سرکہ (Vinegar) میں حل ہونے کے بعد سیاہ رنگ دیتا ہے۔
- جگتیا پوچم پلی میں رہتا ہے اس کے تمام افراد خاندان بیوی لڑکا، لڑکی اور بھوجلا ہے کا کام کرتے ہیں۔ جب ہم نے گھر میں قدم رکھا ہم نے دیکھا کہ سبھی لوگ بنوائی کے کسی نہ کسی کام میں مصروف ہیں۔ جگتیا سوت لپیٹ رہا تھا۔ اُس کا بیٹا مرلی گھر کے اندر زمین میں موجود کرگھے پر بننے کا کام کر رہا تھا۔
- دوسرے آلات جن میں منحنی فریم Curved Frame جس پر IKKAT کے دھاگے آڑھے تیزھے اوپر نیچے بندھے ہوتے ہیں۔ ان کو یکجا کر کے رنگا جاتا ہے۔
- دھاگے اور ربر کی نلیاں مختلف کاموں کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ تب جا کر IKKAT ساڑھیاں تیار ہوتی ہیں۔ زیادہ تر آلات لکڑی کے ہیں۔ چونکہ جگتیا بوڑھا ہے اس لئے وہ زیادہ تر سوت لپیٹنے کا کام کرتا ہے۔ جب کہ اُس کا بیٹا کرگھے پر بننے کا کام کرتا ہے۔

- جگتیا کو بہ یک وقت آٹھ ساڑیاں بننے کا خام مال ملتا ہے۔ اُس کا پورا خاندان پچاس دن تک روزانہ بارہ سے پندرہ گھنٹے کام کر کے 8 ساڑیاں تیار کرتا ہے۔ اس کام کے لئے انہیں -/1200 روپے فی ساڑی ملتے ہیں۔
 - ساڑی بننا جگتیا کا موروثی پیشہ ہے۔ اس کا خاندان IKKAT ساڑی بننے پر جو آمدنی پاتا ہے۔ وہ خاندان کے اخراجات کے لئے ناکافی ہے۔ مارچ سے مئی کے مہینوں کے دوران یہ خاندان دن میں چند گھنٹے ہی کام کر سکتا ہے۔ پورا خاندان صرف دوپہر تک کام کرتا ہے۔ کیوں کہ درجہ حرارت بڑھ جائے تو دھاگے ٹوٹنے لگتے ہیں۔ اگلے گھر کی عورتیں بہت مصیبت اٹھاتی ہیں۔ بکری اور متعلقہ دیگر کام کرنے کے علاوہ پکوان کرنا، پانی لانا اور بچوں کو اسکول کے لئے تیار کرنے کا کام بھی ان ہی کو کرنا پڑتا ہے۔
 - پہلے جگتیا کا خاندان کوآپرٹیو سوسائٹی (امداد باہمی سوسائٹی) کے لئے بکری کرتا تھا۔ یہ سوسائٹیاں مالی امداد فراہم کرتی ہیں اور بکری کے گھر کسی کے بیمار ہونے یا اچانک موت واقع ہونے پر بیمہ کی رقم دیا کرتی ہیں۔ گھر کی تعمیر پر قرض دیا کرتی ہیں۔ مگر آج کل یہ سوسائٹیاں بکروں کو معقول کام دینے سے قاصر ہیں۔ جس کی وجہ سے بکرہ دیگر ذرائع آمدنی سے اپنے خاندان کی کفالت کرتے ہیں۔ چونکہ پوچم پلی کا صدر بکرہ Master weaver انکو کام اور اس کا معاوضہ دیتا ہے۔ تب جا کر وہ زائد آمدنی سے خاندان کی ضروریات پوری کر سکتے ہیں۔
 - بکروں کے مسائل اور امداد باہمی / کوآپرٹیو سوسائٹی: دستی پارچہ سازی یا ہاتھ سے کرگہ چلا کر کپڑا تیار کرنے کے میدان میں آندھرا پردیش کا ملک میں دوسرا مقام ہے۔ جبکہ مغربی بنگال کا پہلا مقام ہے پینڈلوم بکر کوئی مسائل درپیش ہیں۔ انہیں مشین یا مل سے تیار ہونے والے کپڑے سے مسابقت کا سامنا ہے۔ مل کا کپڑا نسبتاً سستا ہوتا ہے مشین سے تیار ہونے کی بناء اور اس کی تیاری میں مصنوعی Synthetic دھاگہ استعمال ہوتا ہے۔ جو کپاس یا ریشم سے کافی سستا ہوتا ہے۔ گوکہ پوچم پلی ساڑی اپنی خوبصورتی اور معیار میں اونچی ہے مگر قیمتی ہے۔ درمیانی آدمیوں کی شمولیت کی وجہ سے بکروں کو ان ساڑیوں کے لئے صحیح دام نہیں مل پارہے ہیں۔
 - کچھ سوسائٹیاں خام مال کی خریدی اور پارچہ کی فروخت جیسے امور کے فیصلوں میں بکروں کو کوئی رول ادا کرنے نہیں دیتی۔ بدلتے فیشن اور ڈیزائن کے مطابق بکروں کو ساڑیاں تیار کرنے کے مواقع بھی فراہم نہیں کرتی۔ جس سے بکرہ دوبارہ درمیانی آدمیوں کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں۔
 - تانگانہ میں کاغذ کے کارخانے 2 ہیں۔ سرپور کا غنڈگر (ضلع عادل آباد) اور بھدررا چلم (ضلع کھمم) ہے۔
- کاغذ کی تیاری کا مرحلہ :**
- کارخانے کے احاطہ میں ہم نے دیکھا کہ کرین Subabul کی لکڑی اٹھا کر لوہے کے پلیٹ فارم پر رکھ رہی ہے۔ جہاں بیلٹ کے ذریعہ یہ کاٹنے والی مشین تک پہنچ رہے ہیں۔ کاغذ پانچ مرحلوں میں تیار ہوتا ہے۔ ہر مرحلے کے لیے علیحدہ سکشن ہے جو مختلف خام مال اور مشینوں کو استعمال کرتا ہے۔ یہ پانچ مرحلے حسب ذیل ہیں۔
 - لکڑی کو کاٹنا : اس مرحلے میں بھاری مشینوں کے ذریعہ لکڑی کے بڑے ٹکڑوں کو کاٹا جاتا ہے۔ یہاں 5 تا 20 مزدور کام کرتے ہیں۔ تراشے ہوئے ٹکڑے جسامت کے لحاظ سے الگ کئے جاتے ہیں۔ بڑے ٹکڑے دوبارہ کاٹ کر چھوٹے بنائے جاتے ہیں۔ لاری بھر لکڑیوں کو مشینیں آدھے گھنٹے میں کاٹی ہیں۔
 - لکڑی کا گودا بنانا : لکڑی کے تراشے ہوئے ٹکڑوں کو ریشے کے سکشن Fibre Line Section کو روانہ کیا جاتا ہے۔ جہاں لکڑی کے ٹکڑوں کو کیمیائی اشیاء کے ساتھ بڑے گھڑوں میں اُبالا جاتا ہے۔
 - اس مرحلے میں لکڑی کے ٹکڑے باریک ریشے (سوتی ریشے کی طرح) میں بدلتے ہیں۔ گودے کے مائع کو کیمیائی عمل سے سفید بنایا جاتا ہے۔ پھر یہ گاڑھا ہوتا ہے۔ گودے کا مائع ہم کو سفید دودھیائی نظر آتا ہے۔ جو گرد سے پاک ہوتا ہے۔

- گودے کا پھیلاؤ : گودے کا مایا سلنڈر پر موجود پردوں پر پھیلا دیا جاتا ہے۔ کاغذ کی تیاری میں یہ اہم مرحلہ ہے جس میں کاغذ کی لمبائی، چورائی اور موٹائی سیٹ کی جاتی ہے۔ پانی نکالا جاتا ہے اور کچھ پانی حرارت کی وجہ سے بخارات بن کر اڑ جاتا ہے اس طرح گودا خشک ہو جاتا ہے۔ گودے کو Conveyor Belt کے ذریعہ آگے بڑھایا جاتا ہے۔
- دبانہ، خشک کرنا، لیٹینا : سوکھنے والے گودے کو رولر سے دبایا جاتا ہے تاکہ ٹھیک طرح سے صاف ہو جائے جب یہ پوری طرح خشک ہوتا ہے تو ہم کاغذ کی شیٹ کو دیکھ سکتے ہیں جو لیٹی جا رہی ہے۔
- کٹائی : کاغذ کو سائز کے مطابق مشینوں میں کاٹا جاتا ہے۔ کاغذ کو لیٹا جاتا ہے اور شیٹ بھی بنائی جاتی ہے۔ اب کاغذ کو پیک کر کے گودام بھیجا جاتا ہے۔
- کاغذ کی پیداوار ان تمام سیکشنوں میں ایک ساتھ مسلسل جاری رہتی ہے۔
- **بیاج کی شکل میں کام کرنا :**
- کاغذ کو لپیٹ کر گھولوں-Roll اور شیٹ کی شکل میں گودام میں ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ ہر گھولے-Roll پر بیاج نمبر/لاٹ نمبر، وزن وغیرہ درج ہوتا ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ بیاج کیا ہے؟
- جب ایک لاری بھر وزن لکڑی کا خانے کو آتی ہے اسکی پوری لکڑی کو بیاج نمبر دیا جاتا ہے۔ یہ بیاج تمام سیکشنوں کو ایک کے بعد دیگر بھیجا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر بیاج نمبر 201 کی لکڑیاں چھوٹے ٹکڑوں میں تراشی جا رہی ہیں۔ اسی وقت کچھلی بیاج نمبر 200 کی لکڑیاں گودا بننے کے مرحلے میں ہوں گی۔ بیاج نمبر 199 کی لکڑی گودے کے پھیلاؤ کے مرحلے میں ہوں گی۔ اس طرح 5 ویں مرحلے تک گذرتی رہیں گی۔ جیسے ہی بیج نمبر 201 کی لکڑی ٹکڑوں میں تراشی گئی اگلے مرحلے کو چلی جائے گی اور بیاج نمبر 202 کی لکڑیاں اس سیکشن میں آئیں گی تاکہ ان کے چھوٹے ٹکڑے تراشے جاسکیں۔
- **VI- حاصلات کا پیمانہ Returns to Scale**
- طویل مدت میں تمام عاملین پیداوار متغیر ہوتے ہیں اس لئے پیداوار میں تمام داخلات میں متناسب اضافہ سے کیا جاتا ہے۔ حاصلات کا پیمانہ تین قسم کے ہیں۔
- (1) **پیمانہ تکثیر حاصل Increasing Returns to Scale** : داخل میں جس تناسب میں اضافہ کیا جاتا ہے تو پیداوار میں اس سے زیادہ تناسب سے اضافہ ہوتا ہے تو اس کو پیمانہ تکثیر حاصل کہتے ہیں۔
- (2) **پیمانہ مستقل حاصل Constant Returns to Scale** : اگر داخل کو دو گنا کیا جاتا ہے پیداوار میں بھی دو گنا اضافہ ہوتا ہے اس کو پیمانہ مستقل حاصل کہتے ہیں۔
- (3) **پیمانہ تقلیل حاصل Decreasing Returns to Scale** : داخل میں جس تناسب میں اضافہ کیا جاتا ہے تو پیداوار میں اس سے کم تناسب سے اضافہ ہوتا ہے تو اس کو پیمانہ تقلیل حاصل کہتے ہیں۔
- **VII- پیمانہ کی کفایات Economis of Scale**
- مارشل نے بڑے پیمانے کی کفایات کو داخلی اور خارجی کفایات میں درجہ بند کیا ہے۔
- (1) **داخلی کفایات Internal Economics** : جب ایک مخصوص فرم کی سائز کو وسعت حاصل ہوتی ہے تو اسے چند فوائد حاصل ہوتے ہیں اسی کو داخلی کفایات کہتے ہیں۔ داخلی کفایات کی پانچ قسمیں ہیں۔ تکنیکی، انتظامی، مالیاتی، مارکنگ اور خطرہ مول لینا ہیں۔

(2) خارجی کفایات External Economics: جب کسی خاص علاقے میں ایک ہی قسم کی شے تیار کرنے والی فرمیں قائم ہوتی ہے تو ان فرموں کو چند فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ان ہی کو خارجی کفایات کہتے ہیں۔ خارجی کفایات کی تین قسمیں ہیں۔ مرکزیت کی کفایات، معلومات کی کفایات اور تخصیص کار کی کفایتیں۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) پیداوار سے مراد کس کی تخلیق لی جاتی ہے۔
- (1) دولت (2) قدر (3) افادہ (4) قیمت
- (2) کسی شے کی پیداوار کن کے اشتراک پر منحصر ہوتی ہے۔
- (1) عالمین پیداوار (2) ذرائع وسائل (3) طبعی وسائل (4) قدرتی وسائل
- (3) کس عامل پیداوار کی کوئی پیداواری لاگت نہیں ہوتی ہے۔
- (1) محنت (2) زمین (3) اصل (4) تنظیم
- (4) زمین کی رسد کیسی ہوتی ہے۔
- (1) چکدار (2) غیر چکدار (3) اکائی چکدار (4) مکمل چکدار
- (5) پیداوار میں انسانی عنصر کو یہ کہتے ہیں۔
- (1) زمین (2) محنت (3) اصل (4) تنظیم
- (6) پیدا شدہ وسائل کو یہ کہا جاتا ہے۔
- (1) اصل (2) محنت (3) زمین (4) تنظیم
- (7) مادی داخل اور حاصل کے درمیانی تعلق کی تعلق کو یہ کہا جاتا ہے۔
- (1) تفاعل صرف (2) تفاعل پیداوار (3) تفاعل سرمایہ کاری (4) کوئی بھی نہیں
- (8) متغیر تناسب کے قانون کو یہ بھی کہا جاتا ہے۔
- (1) طویل قدرتی تفاعل پیداوار (2) قلیل مدتی تفاعل پیداوار (3) پیمانہ حاصل (4) مستقل حاصل
- (9) قلیل مدت میں پیداوار میں اضافہ کس عامل میں تبدیلی سے کیا جاتا ہے۔
- (1) مستقل عامل (2) متغیر عامل (3) قائم عامل (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (10) متغیر عامل پیداوار کی اکائیاں کیسی ہوتی ہے۔
- (1) غیر چکدار (2) نابرابر (3) ہم جنس (4) مستقل
- (11) متغیر تناسب کی صورت میں طریقہ پیداوار ایسا ہوتا ہے۔
- (1) متغیر (2) مستقل (3) غیر مساوی (4) تکثیری
- (12) داخل میں اضافہ کا تناسب کم اور پیداوار میں اضافہ زیادہ رہے تو اسے یہ کہتے ہیں۔

(1) پیمانہ استقرار حاصل (2) پیمانہ تقلیل حاصل (3) پیمانہ تکثیر حاصل (4) داخلی پیمانہ
 (13) جب ایک مخصوص فرم کو سائیز کی وسعت سے چند فوائد حاصل ہوتے ہیں تو اسے یہ کہتے ہیں۔

(1) خارجی کفایات (2) تکنیکی کفایات (3) داخلی کفایات (4) انتظامی کفایات
 (14) جب کسی خاص علاقے میں ایک ہی قسم کی شے تیار کرنے والی فرمیں قائم ہو کر چند فوائد حاصل کرتی ہیں تو اسے یہ کہتے ہیں۔
 (1) داخلی کفایات (2) اندرونی کفایات (3) خارجی کفایات (4) دونوں اور 3

جوابات

1-3	2-1	3-2	4-2	5-2	6-1	7-2	8-2	9-2	10-3
11-2	12-3	13-3	14-3						

تجزیہ رسد Supply Analysis

- زراعت اور اس سے متعلقہ کارکردگیاں جیسے کہ مچھلی پکڑنا، جنگل بانی، کان کنی وغیرہ جہاں پیداواری عمل میں قدرت کا نمایاں کردار ہوتا ہے۔
- مشینی پیداواری عمل اور دیگر صنعتیں جہاں لوگ اشیاء کی پیداوار اور اوزار اور مشینوں کے ذریعہ کرتے ہیں اور
- وہ تمام کارکردگیاں جو راست طور پر اشیاء کی پیداوار نہیں کرتی بلکہ خدمات فراہم کرتی ہیں جو کہ اشیاء کی پیداوار اور دیگر عوامی خدمات کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔
- ملک کے لیے مجموعی طور پر ملک میں پیدا کی گئی اشیاء اور خدمات جملہ مالیت کو ملک کی آمدنی کے طور پر دکھایا جاتا ہے۔
- فنی اصطلاح میں اسکو خام گھریلو پیداوار (GDP) سے ظاہر کیا جاتا ہے۔
- اشیاء جیسے کہ اس مثال میں دھان، چاول اور بھوسی درمیانی مرحلہ میں ہیں یہ تمام چیزیں اشیاء صرف کی طرح صاف استعمال نہیں کرنا۔
- اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف ہر مرحلہ کی اضافی قدر کو جمع کریں یا آخری شکل میں دستیاب اشیاء اور خدمات کی قدر لیں۔ کسی مخصوص سال میں آخری شکل میں دستیاب اشیاء اور خدمات کی جملہ مالیت جو ہر شعبہ سے حاصل کی گئی اس شعبہ کی مکمل پیداوار ہوتی ہے۔ اور تینوں شعبوں کی پیداوار کا مجموعہ ملک کی خام گھریلو پیداوار GDP کہلاتا ہے۔ یہ ملک میں ایک مخصوص سال میں آخری شکل میں دستیاب اشیاء اور خدمات کی مالیت ہوتی ہے۔
- GDP تینوں شعبوں زراعت، صنعت اور خدمات کی پیداوار پر مشتمل ہوتی ہے۔
- یہ کمترین روزگار کا موقف ہے۔ جہاں تمام لوگ کام کرتے ہیں مگر ہر کوئی اپنی صلاحیت سے کم کام کرتا ہے۔ اس قسم کی کمترین روزگاری ہر ایک کی نظروں سے پوشیدہ رہتی ہے برخلاف اسکے اگر کوئی فرد جسے روزگار نہیں وہ واضح طور پر بے روزگار نظر آتا ہے۔ اسی لئے کمترین روزگار کو پوشیدہ یا غائبانہ بے روزگاری بھی کہتے ہیں۔
- ہر میسٹری (Mason) کے ماتحت 6 تا 10 مزدور ہوتے ہیں۔
- ہندوستان میں 92 فیصد کامگار غیر منظم شعبہ میں پائے جاتے ہیں اور صرف 8 فیصد ہی منظم شعبہ میں کام پاتے ہیں۔
- منظم شعبہ ان تجارتی اداروں اور کام کے مقامات کا احاطہ کرتا ہے جہاں شرائط روزگار مستقل رہتے ہیں اور لوگوں کو کام کی ضمانت رہتی ہے۔
- یہ حکومت کی جانب سے رجسٹرڈ ہوتے ہیں اور ان کو قاعدے اور ضوابط جو مختلف قوانین کے ذریعہ جیسے کارخانوں کا قانون، کم سے کم اجرت کا قانون دوکانوں اور ادارہ جات کا قانون وغیرہ کو اپنانا پڑتا ہے۔

- منظم شعبہ میں کامگاروں کو روزگار کی طمانیت حاصل ہوتی ہے۔
- انہیں صرف متعینہ گھنٹوں میں ہی کام کرنا ہوتا ہے۔
- اگر وہ وقت سے زیادہ کام کریں تو انہیں آجر کی جانب سے اور ٹائم کا معاوضہ ادا کیا جاتا ہے۔
- وہ آجر کی جانب سے دیگر کئی سہولتیں بھی حاصل کرتے ہیں۔ وہ بااجرت رخصت، تعطیلات کے دوران ادائیگی اور پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ بھی حاصل کرتے ہیں۔
- وہ میڈیکل سہولتیں اور قانون کی تحت دیگر سہولتوں کے مستحق ہوتے ہیں۔
- آجر کو ضروری ہوتا ہے کہ تمام سہولتوں جیسے پینے کا پانی، کام کا حفاظتی ماحول کو یقینی بنائے۔
- جب وہ سبکدوش ہوتے ہیں ایسے کئی کامگاروں کو وظیفہ بھی پاتے ہیں۔ وہ لوگ جو حکومت میں کام کرتے ہیں یا کمپنیوں یا بڑے ادارے تمام منظم شعبہ میں شامل ہیں۔
- غیر منظم شعبہ خصوصیت کے ساتھ چھوٹے اور کھڑے ہوئے اکائیوں پر مشتمل ہوتا ہے زیادہ تر حکومت کے کنٹرول سے باہر رہتے ہیں۔
- وہاں قاعدے اور ضوابط تو ہوتے ہیں لیکن ان پر عمل نہیں کیا جاتا۔
- یہاں نوکریاں کم ادائیگی والی اور مستقل نہیں ہوتی ہیں۔
- وورٹائم، ادائیگی کے ساتھ رخصت، تعطیلات رخصت بوجہ بیماری وغیرہ کی کوئی سہولت نہیں ہوتی۔
- روزگار کی طمانیت نہیں رہتی۔
- بغیر کسی وجہ روزگار چھوڑنے کے لیے کہا جاتا ہے۔
- جب کبھی کچھ موسموں میں کام کی کمی ہوتی ہے تو لوگوں کو ہٹا دیا جاتا ہے۔
- زیادہ تر روزگار آجر کی مرضی اور مارکٹ کے موقف کی تبدیلی پر منحصر ہوتا ہے۔
- دیہی علاقوں میں غیر منظم شعبہ زیادہ تر بے زمین زرعی مزدور، چھوٹے کسان، حصہ داری میں فصل اگانے والے اور کاریگر (جیسے جولاہے، لوہار، بڑھئی، اور سنار) پر مشتمل ہوتا ہے۔
- ہندوستان میں دیہی علاقوں میں رہنے والے تقریباً 80 فیصد چھوٹے کسانوں کے زمرہ میں پائے جاتے ہیں۔
- شہری علاقوں میں غیر منظم شعبہ زیادہ تر چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے مزدوروں، تعمیرات میں بے قاعدہ کامگار، تجارت اور حمل و نقل کے علاوہ جوگی کوچوں میں پھر کر سامان بیچنے والوں، وزن ڈھونے والوں، کپڑے بنانے والوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
- دیہی اور شہری دونوں علاقوں میں بے قاعدہ کامگاروں کے تحفظ کی ضرورت ہے۔
- غیر منظم شعبہ کے کامگاروں کی مدد اور تحفظ معاشی اور سماجی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔
- غیر منظم شعبہ بھی GDP میں اپنا حصہ ادا کرتا ہے۔
- پانی کے ساتھ ساتھ ہمیں کسانوں کو کاشتکاری کو ترقی دینے کے لیے سستے زرعی قرضے بھی فراہم کرنا ہوگا۔
- کامگاروں کو مشینوں کے ذریعہ مہارت کے ساتھ کام کرنے کی تربیت دینا بھی ضروری ہے
- خام گھریلو پیداوار : ملک کے لیے مجموعی طور پر ملک میں پیدا کی گئی اشیاء اور خدمات جملہ مالیت کو ملک کی آمدنی کے طور پر دکھایا جاتا ہے۔ فنی اصطلاح میں اسکو خام گھریلو پیداوار (GDP) سے ظاہر کیا جاتا ہے یا ملک میں ایک سال کے دوران پیدا کی گئی حتمی اشیاء کو خام گھریلو پیداوار کہتے ہیں۔

- اشیاء صرف: آخری شکل میں دستیاب شے جس کا استعمال صارفین کرتے ہیں۔
- شعبہ جاتی اشیاء: مختلف شعبے جیسے کہ غذا، کپڑے اور آٹوموبائل وغیرہ سے متعلقہ اشیاء شعبہ جاتی اشیاء کہلاتی ہیں۔
- روزگار کی منتقلی: ایک شعبہ سے دوسرے شعبہ میں روزگار کی منتقلی جیسے کہ بنیادی شعبہ سے صنعتی شعبہ اور صنعتی شعبہ سے خدماتی شعبہ میں منتقلی۔
- منظم شعبہ: منظم شعبہ میں پیداوار اور روزگار کے متعینہ نظام پر مشتمل بڑے پیمانے کی صنعتیں اور زرعی اکائیاں شامل ہوتی ہیں۔
- جیسے کہ آٹوموبائل، کیمیائی اشیاء وغیرہ کی تیاری۔ منظم شعبہ میں روزگار مستقل ہوتا ہے اور کام کی ضمانت ہوتی ہے۔
- غیر منظم شعبہ: غیر منظم شعبہ گھریلو صنعتوں اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ دستکاری، کھادی و دیہی مصنوعات وغیرہ اس شعبہ میں شامل ہوتے ہیں۔ غیر منظم شعبہ میں روزگار مستقل نہیں ہوتا ہے اور کام کی ضمانت نہیں ہوتی ہے۔

ابتدائی یا بنیادی شعبہ	ثانوی شعبہ	ثلاثی شعبہ
(1) ابتدائی شعبہ میں بنیادی شعبوں کو شمار کیا جاتا ہے۔ ان کا تعلق قدرتی اور فطری امور سے ہوتا ہے۔	(1) اس شعبہ میں خام مال کو تکمیلی اشیاء میں تبدیل کیا جاتا ہے۔	(1) یہ دونوں شعبوں کا امتزاج ہوتا ہے۔ اس میں خدمات انجام دی جاتی ہیں۔
(2) اس شعبہ میں زراعت، ماہی گیری، شجر کاری، مویشی پالنے، کانکنی وغیرہ کو شامل کیا جاتا ہے۔	(2) ثانوی شعبہ میں بڑے اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں میں پیداواری عمل، تعمیری کام، اشیائے اصل، اشیائے صرف کو شامل کیا جاتا ہے۔	(2) ثلاثی شعبہ میں بنک اور دوسرے خدماتی امور کو شامل کیا جاتا ہے۔
(3) ابتدائی پیشوں میں اکثریت غیر ہنرمند افراد کی ہوتی ہے۔	(3) اس میں ہنرمند اور غیر ہنرمند دونوں مزدور ہوتے ہیں۔	(3) اعلیٰ لیاقت اور ہنرمند افراد کی ضرورت ہوتی ہے۔
(4) قدرتی عناصر پر یہ پیشے منحصر ہوتے ہیں۔ جیسے کہ زراعت کا انحصار بارش پر ہوتا ہے۔	(4) بنیادی شعبے کی پیداوار اور مظاہرے کی بنیاد پر ان کا انحصار ہوتا ہے۔	(4) ابتدائی اور ثانوی شعبوں کی ساخت اور کارکردگی پر اس کا انحصار ہوتا ہے۔
(5) اکثر ترقی یافتہ ٹکنالوجی کا استعمال اس شعبہ میں نہیں ہوتا ہے۔	(5) چھوٹے پیمانے کی صنعتوں میں کم ٹکنالوجی اور بڑے پیمانے کی صنعتوں میں ترقی یافتہ ٹکنالوجی کا اطلاق کیا جاتا ہے۔	(5) اس شعبہ میں اڈوانس ٹکنالوجی کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے کہ بنک اور دو خانوں میں انٹرنیٹ وای۔ بنکنگ کا استعمال۔

پیشہ	درجہ بندی
1 ٹیلر	یہ شخصی اور گھریلو کام ہوتا ہے۔ اس لیے خدماتی شعبہ میں آتا ہے۔
2 باسکٹ بنانا	اس لیے اس کا شمار ثانوی شعبہ میں شمار ہوتا ہے۔
3 پھولوں کی کاشت کرنے والے	پھولوں کی کاشت کاری زرعی شعبہ میں آتا ہے۔ اس لیے اس کا شمار ابتدائی شعبہ میں کیا جاتا ہے۔
4 دودھ فروشی	دودھ فروشی خدماتی شعبہ میں آتا ہے کیونکہ دودھ فروشی عوام کو دودھ فروخت کرتا ہے۔
5 مذہبی پیشوا	اس کا شمار خدماتی شعبہ میں آتا ہے۔

6	کوریر	کوریر: یہ خدماتی شعبہ ہے کیونکہ وقت پر عوام تک اشیاء پہنچاتا ہے۔
7	دیسلائی کارخانہ میں کام کرنے والے	صنعتی شعبہ میں شمار کیا جاتا ہے اور یہ ثانوی شعبہ کے تحت ہوتا ہے۔
8	قرض دہندے	اس کا شمار خدماتی شعبہ میں ہوتا ہے۔ یہ لوگ اعلیٰ شرح سود پر قرض دیتے ہیں۔
9	مالی	زرعی سرگرمی میں ہوتا ہے۔ اس لیے ابتدائی شعبہ کے تحت اس کو شامل کیا جاتا ہے۔
10	کمہار	ہاتھوں سے کمہار برتن بناتا ہے۔ اس لیے ابتدائی شعبہ میں شمار کیا جاتا ہے۔
11	شہد کی مکھی پالنے والے	اس کا شمار ابتدائی شعبہ میں ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق قدرتی شے سے ہوتا ہے۔
12	خلاء باز	ملک کے لئے اس کی خدمات اہم ہوتی ہے۔
13	کاسنٹر کے ملازم	کال سنٹر کے ملازمین صارفین تک معلومات پہنچاتے ہیں۔ ان کا شمار خدماتی شعبہ میں ہوتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) درج ذیل میں کونسی خدماتی سرگرمی ہے۔
 (1) زرعی پیداوار (2) کان کنی (3) تدریسی افعال انجام دینا (4) مچھلی پکڑنا
- (2) 1973ء میں اس شعبہ میں سب سے زیادہ پیداوار کی جاتی تھی۔
 (1) صنعتی شعبہ (2) خدماتی شعبہ (3) زرعی شعبہ (4) عوامی شعبہ
- (3) عبدالرحیم مہندر اینڈ مہینڈرا کمپنی میں ماہانہ متعینہ تنخواہ میں اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس کا شمار اس شعبہ میں ہوگا۔
 (1) منظم (2) غیر منظم (3) عوامی شعبہ (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (4) GDP کا مخفف ہے۔
 Gross Domestic Product (2) Gross Domestic Public (1)
 General Domestic Public (4) Gross Domestic Profit (3)
- (5) کان کنی کا شمار اس شعبہ میں ہوتا ہے۔
 (1) صنعتی شعبہ (2) خدماتی شعبہ (3) بنیادی شعبہ (4) ثانوی شعبہ

جوابات

1-3	2-3	3-1	4-2	5-3
-----	-----	-----	-----	-----

2. تبادلہ، زر اور بینک کاری، اکاؤنٹ کی قسمیں، بینک کا نظام۔ قرض۔
 کمرشیل بینک۔۔ قیمت کا اشاریہ، CPI، بارٹر طریقہ۔ زر کا ارتقاء، کاغذ
 زر، پلاسٹک زر، انٹرنیٹ زر، مالیاتی خواندگی، ریزرو بینک اور

سیلف ہیلپ گروپ

تبادلہ، زر اور بینک کاری

- معیاری سائز اور اوزان کے خالص سکے کو ڈھالنا مفید کام تھا۔ کیونکہ انھیں ہر بار تولنے کی ضرورت باقی نہ رہی۔ ان سکوں کے خالص ہونے پر مکمل اعتماد کیا جانے لگا۔ اور ان کی منتقلی بھی آسان ہو گئی۔
 - بینک کے ملازمین اپنے روزمرہ کے افعال انجام دیتے ہیں اور کھاتے داروں کی رقم کو قبول کرتے ہیں اور طلب پرواپس کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈی۔ ڈی، اور ڈرافٹ اور دیگر افعال انجام دیتے ہیں۔ ان تمام کاموں کی نگرانی مینیجر کرتا ہے جس کے لئے علیحدہ کمرہ ہوتا ہے۔
 - بڑے پیمانے پر تجارت کرنے والوں کو سونے اور چاندی کے سکے کی مقدار میں لے کر گھومنا دشوار ہونے لگا۔ لہذا انہوں نے انکی حفاظت کی خاطر محفوظ مقامات کی تلاش شروع کر دی۔
 - 1606ء میں ایبمسٹرڈم، یورپ میں ایک بڑا تجارتی مرکز تھا۔ وہاں پر 846 چاندی اور سونے کے سکے حکومت کی طرف سے مسلمہ قرار دیئے گئے اور مبادلے کے لیے قبول کئے جاتے تھے۔
 - اس کے باوجود تاجروں میں ایک دوسرے کے لیے شک و شبہ کی کیفیت پائی جاتی تھی۔ ہر ایک کو سکوں کے وزن اور خالص ہونے پر شبہ رہنے لگا۔
 - اس لیے ایبمسٹرڈم کے تاجروں نے متحدہ طور پر اس مسئلہ کو ایک منفرد طریقے سے حل کیا انہوں نے شہر کا ایک بینک قائم کیا کوئی تاجر اپنے سکے لیکر اس بینک کو جاتا اور بینک ان کے وزن کے اور معیار کی جانچ کر کے ایک رسید جاری کرتا اور بینک میں تاجر کے نام پر ایک کھاتہ کھول دیا جاتا تھا۔
 - اگر وہ تاجر چاہتا تو کسی بھی وقت اپنے اصل سکوں کو واپس لے سکتا تھا اور چاہے تو اس کا کچھ حصہ دوسرے فرد کو منتقل بھی کر سکتا تھا۔ یہ طریقہ تاجروں کے لیے کافی سہولت بخش ثابت ہوا۔
 - قرض لینے کے لئے بہترین ذریعہ بینک ہیں کیونکہ بینک کم شرح سود پر اقساط کی سہولت مہیا کرتے ہوئے قرض دیتا ہے جبکہ ساہوکار زیادہ شرح سود پر قرض دیتے ہیں اور یہ بعض دفعہ غریبوں کا استحصال بھی کرتے ہیں۔
 - تو میاے ہوئے بینک میں رقم رکھنے پر بینک اس کی حفاظت کی ذمہ داری لیتا ہے اور اس پر زائد رقم بھی ادا کرتا ہے۔
 - SHG کے ذریعہ لئے گئے قرض ممبروں کے لئے مفید ہوتے ہیں کیونکہ اس میں شرح سود کم ہوتا ہے اور قرض کی واپسی کی مدت بھی زیادہ ہوتی ہے۔
- اکاؤنٹ کی قسمیں، بینک کا نظام**
- بینک ایک مالیاتی ادارہ ہے۔ یہ زرسے سروکار رکھنے والا ایک نفع رساں کاروباری ادارہ (فرم) ہے۔
 - ہندوستان میں جدید بینکنگس انڈین کمپنیز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ مشترکہ سرمایہ کمپنی ہے۔
 - بینکوں کی کئی قسمیں ہیں جیسے تجارتی بینک، صنعتی بینک، مبادلہ بینک، سوداگر بینک اور مدادی بینک وغیرہ۔
 - عوام سے ڈپازٹ کی شکل میں زقبول کر کے، بیوپاریوں اور صنعت کاروں وغیرہ کو وہ ڈپازٹ شدہ رقم، قرضوں کی صورت میں جاری کرنے کا تجارتی عمل بینک کاری کہلاتا ہے۔
 - تجارتی بینک معیشت کے مالیاتی نظام میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔

○ کھاتے کی قسمیں

1. **بچت بینک کھاتہ (Saving Bank Account):** تنخواہ یافتہ اور عام لوگوں کے لئے یہ کھاتہ ہے۔ یہ کھاتہ اکثر بینکوں میں 1000 روپے میں کھولا جاتا ہے۔ بینک اس کھاتہ پر سود کم دیتا ہے۔ اور اس کھاتہ کے کھولنے پر بینک صارف کو چیک بک اور ATM کارڈ جاری کرتا ہے۔
2. **چالو کھاتہ (Current Account):** یہ کھاتے اکثر تاجریں، کمپنیوں اور کارپوریشنس وغیرہ کے لئے ہوتے ہیں۔ اس کھاتہ میں اور ڈرافٹ کی سہولت ہوتی ہے۔ اور ڈرافٹ میں کھاتہ دار جمع رقم سے زیادہ رقم نکال سکتا ہے۔ اس کے لئے بینک زائد فیس لیتا ہے۔ اس کھاتے میں جمع کی گئی رقم پر بینک کوئی سود ادا نہیں کرتا ہے۔
3. **معیادی کھاتہ (Fixed Deposit Account):** اس کھاتے میں متعینہ مدت کے لئے رقم کی جاتی ہے۔ اس کھاتے سے عام طور پر متعینہ مدت کے بعد رقم نکالی جاسکتی ہے۔ اس قسم کے کھاتوں پر بینک اعلیٰ شرح سود دیتے ہیں۔
4. **جمع کھاتہ (Deposit Account):** اس کھاتے کو کھولنے والے کھاتہ دار یا جمع کار کو ایک مخصوص مدت کا انتخاب کرنا ہوتا ہے اور اس رقم کو ہر مہینے کھاتہ کھولنے کے لئے وقت اس کے ذریعہ منتخب مدت کے لئے جمع کرنا ہوتا ہے۔ اس پر سود کی شرح بچت کھاتہ کے مقابلے میں زیادہ اور معیادی کھاتہ کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔

ریزرو بینک آف انڈیا

- ریزرو بینک آف انڈیا ہندوستان کا مرکزی بینک ہے۔
- ریزرو بینک آف انڈیا کو اپریل 1935ء میں قائم کیا گیا۔
- 1949ء میں حکومت ہند نے RBI کو تو میا لیا۔
- ریزرو بینک آف انڈیا ایکٹ 1934ء کے تحت مرکزی بینک کی طرح کام انجام دیتا ہے۔
- ریزرو بینک آف انڈیا کو ملک میں نوٹ جاری کرنے کا اختیار حاصل ہے۔
- ایک روپیہ کے سکے حکومت ہند کے وزارت مالیات جاری کرتی ہے۔
- ایک روپیہ کے نوٹ پر حکومت ہند کے فینانس سکریٹری کی دستخط ہوتی ہے۔
- دیگر کرنسی نوٹ پر ریزرو بینک آف انڈیا کے گورنر کی دستخط ہوتی ہے۔
- ریزرو بینک آف انڈیا حکومت ہند کا مشیر ایجنٹ اور بینک کار ہے۔
- یہ بینک تمام ریاستی حکومتوں سوائے حکومت جموں و کشمیر کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔
- ریزرو بینک آف انڈیا کو بینکوں کا بینک Banker's Bank کہتے ہیں۔
- ریزرو بینک آف انڈیا تمام تجارتی بینکوں کے مالی بد حالی کے دور میں قرضوں کی فراہم یا مبادلہ کی بازمنہائی کے ذریعہ انہیں مالی امداد فراہم کرتا ہے۔
- ریزرو بینک آف انڈیا چیکوں کے لئے مختلف مقامات پر کلیئرنگ ہاؤس قائم کرتا ہے۔
- بیرونی زرمبادلہ ذخائر کی حفاظت کرنا بھی ریزرو بینک آف انڈیا کی ذمہ داری ہے۔
- بیرونی زرمبادلہ کی خرید و فروخت کو باقاعدہ رکھنے میں ریزرو بینک آف انڈیا کلیدی کردار ہوتا ہے۔
- ریزرو بینک قرضوں پر کنٹرول قائم رکھتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) گوپال اپنی بکری کے بدلے کتنے چاول حاصل کرنا چاہتا تھا۔
 (1) پانچ (2) چھ (3) آٹھ (4) سات
- (2) کس کے دور میں ایک معیاری سکے Besant کا ذکر ملتا ہے۔
 (1) یونانی (2) جاپانی (3) رومی (4) پرتگالی
- (3) ہندوستان میں کس کے دور میں "Pana" نامی چاندی کے سکے کو معیاری زر کا درجہ حاصل تھا۔
 (1) گپت (2) موریا (3) مغل (4) چولا
- (4) 1606ء میں ایمسٹرم کون سے براعظم میں تجارتی مرکز قائم کیا گیا۔
 (1) ایشیاء (2) افریقہ (3) امریکہ (4) یورپ
- (5) ATM سے مراد ہے۔
 Auto Talk Machine (2) Automated Teller Machine (1)
 Automated Teller Money (4) Arts Teller Machine (3)
- (6) چالو کھاتا اکثر رکھتے ہیں۔
 (1) چھوٹے تاجر (2) عام کھاتہ دار (3) بڑے تاجر (4) ان میں سے کوئی نہیں۔
- (7) بنک کی سرگرمیوں کی نگرانی کرتا ہے۔
 (1) انسپکٹر (2) کیشئر (3) کلرک (4) مینیجر
- (8) بنک کی وہ سہولت جو ہمیں 24 گھنٹے رقم نکالنے میں سہولت دیتی ہے۔
 (1) چیک (2) ڈی۔ ڈی (3) ATM (4) فون بینکنگ
- (9) موجودہ دور میں وصولیوں اور ادائیگیوں کے لئے بڑے پیمانے پر استعمال ہوتا ہے۔
 (1) چیک (2) ڈی۔ ڈی (3) نقد (4) فون بینکنگ
- (10) وہ سہولت جو ہمیں انٹرنیٹ کے ذریعے بنک سے لین دین کرنے میں مدد دیتی ہے۔
 (1) نیٹ بینکنگ (2) فون بینکنگ (3) ڈبپٹ کارڈ (4) ان میں سے کوئی نہیں

جوابات

1-2	2-3	3-2	4-4	5-1	6-3	7-4	8-3	9-1	10-1
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

مالیاتی نظام اور قرض

- زر کی جدید شکلوں میں رائج الوقت کاغذ کے نوٹ، سکے اور بنک میں جمع رقم (ڈپازٹ) شامل ہیں۔
- بنک ڈپازٹس قبول کرتے ہیں اور ان پر سود بھی ادا کرتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کا پیسہ بنکوں میں محفوظ رہتا ہے۔ اور سود بھی دیا جاتا ہے۔ لوگوں کو یہ حق ہوتا ہے کہ بہ وقت ضرورت وہ جب چاہیں اپنی رقم نکال لیں۔ چونکہ بنک کے کھاتوں میں جمع ڈپازٹ طلب پر نکال سکتے ہیں اس لیے انہیں ڈیمانڈ ڈپازٹ کہتے ہیں۔

- آج کل ہندوستان کے بینک ڈپازٹ کی تقریباً 15% نقدی اپنے پاس رکھتے ہیں تاکہ ڈپازٹس کسی بھی دن رقم نکالنے آسیں تو انکی ضرورت پوری ہو سکے۔
- چونکہ کسی خاص دن کچھ لوگ نقد نکالنے آتے ہیں بینک اسی نقدی سے انہیں ادا کر کے قابل رہتا ہے۔ اسی طرح بینک کا آغاز ہوا کیونکہ دنیا کے تمام بینک اپنے پاس تھوڑی نقدی رکھ کر طلب پر رقم ادا کر نیکاً وعدہ پر قائم رہتے ہیں۔
- بینک ڈپازٹ کی زیادہ تر رقم قرض کے لئے مختص کرتی ہیں۔ مختلف معاشی سرگرمیوں کے لئے قرض کی طلب بہت زیادہ ہے۔ ذیل میں ہم اس بارے میں تفصیل پڑھیں گے۔ بینک ڈپازٹس کی رقم لوگوں کو قرض دینے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔
- اس طرح بینک اضافی رقم کے مالک (ڈپازٹس) اور رقم کی ضرورت مند (قرض دار) کے درمیان کام کرتی ہے بینک قرضوں پر اونچی شرح سود عائد کرتے ہیں جبکہ ڈپازٹ پر کم شرح سود دیتے ہیں۔ قرض داروں کو عائد کئے جانے والے سود اور ڈپازٹس کو ادا کئے جانے والے سود کا فرق بینک کی آمدنی کا ابتدائی ذریعہ ہے
- دہی علاقوں میں فصل کی پیداوار کے لئے قرض اہم ضرورت ہے۔ فصل کی پیداوار میں بیجوں کی قابل لحاظ قیمت، کھاد، جراثیم کش ادویات، پانی، الیکٹریٹی اور آلات کی مرمت شامل ہے۔ ان سب کی خریدی اور فصل کی فروخت کے درمیان تین تا چار ماہ کا وقفہ ہوتا ہے
- کسان عام طور پر موسم کے آغاز پر قرض لیتے ہیں اور فصل کی کٹائی کے بعد ادا کر دیتے ہیں۔ کاشت کاری سے حاصل ہونے والی آمدنی ہی قرض کی ادائیگی کا اہم ذریعہ ہوتی ہے۔
- سوہن کے معاملے میں فصل کی خرابی نے قرض کی ادائیگی کو ناممکن بنا دیا اور اسے ادائیگی قرض کے لئے زمین کا ایک حصہ فروخت کرنا پڑا۔ قرض سوہن کی آمدنی میں بہتری پیدا کرنے کے بجائے مصیبت میں ڈال دیا۔
- ہر قرض کے معاہدہ میں اس بات کی صراحت ہوتی ہے کہ قرض دار قرض خواہ کو کس شرح پر سود معاًصل ادا کرنے چاہئے۔ قرض خواہ ان قرضوں کے لئے ضمانت کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔
- اگر قرض دار قرض ادا کرنے میں ناکام ہو جائے قرض خواہ ضمانت یا اثاثے فروخت کر کے اپنی قرض کی رقم حاصل کر سکتا ہے۔ جائیداد کی ملکیت کے دستاویزات بینک ڈپازٹس، مویشی ضمانت کی چند عام مثالیں ہیں۔ جو قرض لینے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔
- سیوا کامی ایک ٹیچر ہے اس نے گھر کی خریدی کیلئے بینک سے 5 لاکھ قرض حاصل کیا ہے۔ اس قرض پر سالانہ سود 12% ہے اور قرض ماہانہ اقساط میں دس سال کی مدت میں ادا کرنا ہے۔
- قرض کی منظوری سے قبل اسے ملازمت و تنخواہ کی تفصیل کے دستاویزات بینک میں پیش کرنے پڑے۔ نئے گھر کے دستاویزات بینک نے بطور ضمانت اپنے پاس رکھے۔ جو سیوا کامی کے مکمل قرض معاً سود ادا کرنے پر واپس کئے جائیں گے۔
- شرح سود، ضمانت، دستاویزی ضروریات اور ادائیگی کا طریقہ کار قرض کی شرائط کہلاتی ہیں۔ مختلف قرضوں کے لیے شرائط کافی تبدیلیاں پائی جاتی ہیں۔
- قرض کی شرائط میں تبدیلی قرض دینے اور لینے والے کی نوعیت پر منحصر ہے۔ مختلف اقسام کے قرض کی شرائط میں ہونے والے کی تبدیلیوں کی مثالیں آگے کے سیشن میں دی گئی ہیں۔
- واسوا ایک چھوٹا کسان ہے جسے 1.5 ایکڑ زمین پر کاشتکاری کے لئے قرض درکار ہے۔ پچھلے چند سالوں میں وہ گاؤں کے ایک زرعی تاجر سے ماہانہ 3% شرح سود یعنی سالانہ 36% سود پر قرض حاصل کرتا آ رہا ہے۔
- موسم فصل کے آغاز پر تاجر اسے کھیت کے لئے درکار آلات قرض پر فراہم کرتا ہے۔ جب فصل تیار ہو جاتی ہے قرض ادا کر دیا جاتا ہے۔
- قرض پر سود ادا کرنے کے علاوہ تاجر کسانوں سے تین لیتا ہے کہ وہ اپنی فصل اسے ہی فروخت کریں گے اس طرح تاجر کو رقم کی بروقت

ادائیگی کا تین مل سکتا ہے۔ چونکہ فصل کی کٹائی کے بعد قیمتیں کم رہتی ہیں۔ تاجر کسانوں سے کم قیمت پر فصل خرید کر قیمتیں بڑھنے کے بعد فروخت کرتے ہوئے نفع کماتا ہے۔

- ارون ایک کسان ہے اور 17 ایکڑ زمین کا مالک ہے کاشت کاری کے لئے بنک سے قرض پانے والے چند لوگوں میں ایک ہے۔ قرض پر سالانہ شرح سود 10% ہے۔ جو سال میں کبھی بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔ ارون کٹائی کے بعد فصل کا کچھ حصہ فروخت کر کے ادائیگی کا منصوبہ بناتا ہے پھر باقی بچی ہوئی فصل کو شہر کے قریب گودام میں ذخیرہ کرتا ہے۔ اور تازہ قرض کے لئے بنک میں درخواست سرڈ ذخیرہ اندوزی کی رسید کے عوض دیتا ہے کسان جو کاشت کاری کے لئے بنک سے قرض لے چکے ہیں۔ انہیں بنک یہ سہولت کی پیشکش کرتا ہے۔
- رما ایک زرعی مزدور ہے جو پڑوس کے کھیت میں کام کرتی ہے۔ سال میں کئی مہینے رما بے روزگار رہتی ہے۔ روز کے اخراجات کی تکمیل کیلئے اسے قرض کی ضرورت پڑتی ہے۔ اچانک بیماری یا خاندان میں تقاریب کے اخراجات بھی قرض کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔
- قرض کے لئے رما کو اپنے آجر زمیندار پر انحصار کرنا پڑتا ہے وہ 5% سود ماہانہ عائد کرتا ہے۔ رما زمیندار کے لئے کام کر کے قرض ادا کرتی ہے رما کو کئی بار پچھلا قرض ادا کرنے سے قبل تازہ قرض لینا پڑتا ہے۔ فی الحال وہ زمیندار کو 5000 روپیے ادا کرنا باقی ہے۔
- اگرچہ زمیندار اس سے اچھی طرح پیش نہیں آتا وہ اس کے ہاں کام کرتی رہتی ہے کیونکہ وہاں اسے ضرورت پر قرض مل سکتا ہے۔ رما کا کہنا ہے کہ بے زمین لوگوں کے لئے قرض کا واحد ذریعہ زمیندار یا آجر ہی ہیں۔

○ حالیہ دنوں میں RBI کے علاوہ NABARD قومی بنک برائے زراعت اور دیہی ترقی National Bank for Agriculture and Rural Development ایک اور تنظیم ہے جو ہندوستان کے دیہی علاقوں میں قرض کے رسمی اداروں کو فراہم کرتی ہے۔

- اگرچہ کے بنک زرعی قرضوں کی رقم میں اضافہ ہو رہا ہے تاہم کسانوں کے ایک قابل لحاظ تعداد کی ان تک پہنچ نہیں ہو پائی ہے۔ 2011ء میں ہندوستان میں 14 کروڑ کسان تھے ان میں سے صرف 5.3 کروڑ کسان ہی زرعی قرض کھاتوں کے مالک تھے۔
- اس کا مطلب یہ ہوا کہ دو تہائی سے زیادہ کسانوں کی بنک قرض سہولتوں تک پہنچ نہیں تھی۔ تقریباً ان 9 کروڑ کسانوں کا انحصار غیر رسمی ذرائع قرض جیسے ساہوکار اور تاجروں پر تھا۔ جو بہت زیادہ شرح سود عائد کرتے ہیں۔
- رسمی قرض خواہ کے مقابلے میں اکثر غیر رسمی قرض خواہ قرضات پر کافی اونچی شرح سود عائد کرتے ہیں۔ اگرچہ کئی ریاستوں میں ایسے قوانین ہیں جو غیر رسمی قرض خواہوں جیسے ساہوکاروں کو زیادہ شرح سود عائد کرنے سے عوام کا تحفظ کرتے ہیں۔
- یہ قوانین ساہوکاروں کو زیادہ شرح پر سود عائد کرنے سے روکنے کے لئے کافی ہیں۔ لیکن اب تک ان کا نفاذ موثر طور پر نہیں ہو سکا ہے۔
- امیر گھرانے رسمی قرض خواہوں سے سستا قرض حاصل کرتے ہیں۔ جبکہ غریب گھرانے غیر رسمی ذرائع سے قرض لے کر بھاری قیمت چکاتے ہیں۔

- غیر رسمی قرض خواہوں کے قرض بہت اونچی شرح سود کے ہوتے ہیں۔ جو قرضدار کی آمدنی بہ مشکل بڑھاتے ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے بنک اور امداد باہمی ان کے قرضوں میں اضافہ کرے۔ خصوصاً دیہی علاقوں میں تاکہ غیر رسمی ذرائع قرض پر انحصار کم ہو۔
- دوسرا یہ کہ جہاں رسمی شعبے کے قرضوں میں توسیع کی ضرورت ہے وہیں یہ بھی ضروری ہے ہر ایک ان قرضوں کو حاصل کرے۔ فی الحال امیر ترین گھرانے ہیں رسمی قرض حاصل کرتے ہیں۔ جبکہ غریبوں کو غیر رسمی ذرائع پر منحصر ہونا پڑتا ہے۔
- رسمی قرض کی مساویانہ تقسیم بہت ضروری ہے تاکہ غریب افراد بھی سستے قرضوں سے استفادہ کر سکیں۔
- بنک قرضوں کے لئے مناسب دستاویزات اور ضمانت درکار ہوتی ہے۔ ضمانت کی عدم دستیابی غریبوں کو بنک قرضوں سے محروم کرنے کی ایک بڑی وجہ ہے۔ ان کے پاس چند اثاثے ہیں جو بطور ضمانت رکھ سکیں۔ دوسری جانب غیر رسمی قرض خواہ جیسے ساہوکار قرضداروں سے شخصی طور پر واقف ہوتے ہیں اس لئے بلا ضمانت قرض دینے کے لئے ہمیشہ رضامند رہتے ہیں۔

- حالیہ سالوں میں سرکاری اور غیر سرکاری تنظیمیں (NGOs) غریبوں کو قرض فراہم کرانے کے کچھ نئے طریقے آزما چکے ہیں۔ یہ تصور یہی غریبوں کو چھوٹے سیلف ہلپ گروپوں میں (SHGs) میں منظم کرنے اور انکی بچت کو اکٹھا کرنے کا ہے۔
- ایک مثالی سیلف ہلپ گروپ 15 سے 20 ارکان پر مشتمل ہوتا ہے جن کا تعلق عموماً ایک علاقے سے ہوتا ہے۔ جو مل کر پابندی سے بچت کرتے ہیں۔ اور آپس میں اجلاس کرتے ہیں بچت فی رکن 25 روپوں سے 100 روپوں کے درمیان یا زیادہ ہوتی ہے۔ جو لوگوں کی قوت بچت پر منحصر ہوتی ہے۔ ارکان ضروریات کی تکمیل کے لئے گروپ سے چھوٹے قرض لیتے ہیں۔ یہ گروپ ان قرضوں پر سود عائد کرتے ہیں۔
- اس کے علاوہ RBI نے اسکولی طلباء کے لئے مزاحیہ انداز میں مالیاتی خواندگی پر مواد تیار کیا ہے۔ جسے راجو اور پیسوں کا جھاڑ، کمار اور پیسوں سے متعلق پالیسی وغیرہ۔ یہ تمام RBI کی web site سے ڈاؤن لوڈ کئے جاسکتے ہیں، ان کے علاوہ شہری اور دیہی ان پڑھ افراد کے لئے (SLBC) اسٹیٹ لیول بینکس کمیٹی آف انڈیا نے بنک میں بچت کے فوائد پر ایک سمعی سی ڈی تیار کی ہے۔
- ہندوستان میں مالیاتی خواندگی کی ضرورت خواندگی کی نچلی سطح اور آبادی کا بیشتر حصہ عام مالیاتی نظام سے دور رہنے کے پیش نظر بہت زیادہ ضروری ہے۔
- مالیاتی خواندگی حالیہ برسوں میں اہمیت کی حامل ہو گئی ہے۔ کیوں کہ مالیاتی بازار بڑی حد تک پیچیدہ ہو گئے ہیں اور عام آدمی کو صحیح فیصلے کرنا مشکل ہو گیا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) آج کل ہندوستان کے بنک ڈپازٹ کی تقریباً نقدی اپنے پاس رکھتے ہیں۔

(1) 19%	(2) 18%	(3) 15%	(4) 16%
---------	---------	---------	---------
- (2) 2011ء میں ہندوستان میں 14 کڑوڑ کسان تھے ان میں سے صرف کتنے کڑوڑ کسان ہی زرعی قرض کھاتوں کے مالک تھے۔

(1) 50 گنا	(2) 5.3	(3) 150 گنا	(4) 200 گنا
------------	---------	-------------	-------------
- (3) کس قسم کے گھرانے رسمی قرض خواہوں سے سستا قرض حاصل کرتے ہیں۔

(1) امیر	(2) متوسط	(3) غریب	(4) یہ تمام
----------	-----------	----------	-------------
- (4) ہندوستان میں تمام بینکنگ نظام کی نگرانی کرتا ہے۔

(1) SBI	(2) RBI	(3) CBI	(4) انڈین بینک
---------	---------	---------	----------------
- (5) RBI سے مالیاتی خواندگی کیلئے کونسی کام کے نام سے اسکیم شروع کی۔

(1) چھوٹا بھیم	(2) Raju and Money tree
----------------	-------------------------
- (6) Unique Identifications number کونسے کارڈ پر درج ہوتا ہے۔

(1) راشن کارڈ	(2) Debit Cart	(3) آدھار کارڈ	(4) کریڈٹ کارڈ
---------------	----------------	----------------	----------------
- (7) SHG سے مراد..... ہے

(1) Society Help Group	(2) Self Help Group
------------------------	---------------------
- (8) SHG میں اراکین کی تعداد..... ہے۔

(1) Self Hope Group	(2) Self Help Group
---------------------	---------------------

19-24 (4)

20-25 (3)

18-22 (2)

15-20 (1)

(9) ریزرو بینک آف انڈیا کی ویب سائٹ..... ہے۔

www.rbi. ass. in (2)

www.rbi. org. in (1)

(4) یہ تمام

www.rbi. fed. in (3)

(10) تقریباً کتنے کروڑ کسانوں کا انحصار غیر رسمی ذرائع قرض جیسے ساہوکار اور تاجروں پر تھا۔

8 (4)

9 (3)

7 (2)

6 (1)

جوابات

1-3	2-2	3-1	4-2	5-3	6-3	7-2	8-1	9-1	10-3
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

3. موازنہ۔ خاندان کا موازنہ۔ حکومت کا موازنہ۔ محصولات۔

محصولات کے اقسام۔ VAT۔ حکومت کے اخراجات

موازنہ (بجٹ)

- خاندانی بجٹ (موازنہ): آپ کے والدین کسی کام کو کرتے ہوئے آمدنی حاصل کرتے ہوں گے وہ کھیتی باڑی، تعمیری کاموں، ترکاری بیچ کر یا کرانہ کا سامان بیچ کر، آفس میں کام کر کے، دکان یا فیکٹری وغیرہ میں کام کر کے پیسے کماتے ہیں۔ وہ گھر کے لئے سامان خریدتے ہیں یا گھر کی ضروریات کے لئے پیسے خرچ کرتے ہیں۔
- بعض اوقات وہ دوسروں سے ادھار مانگتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنے اخراجات کے لئے مناسب منصوبہ بندی کرتے ہیں اور اپنے پاس موجود پیسوں سے اپنی ضروریات کی تکمیل کا انتظام کرتے ہیں۔ اسی طرح آمدنی اور اخراجات کے توازن کو بھی بجٹ یا موازنہ کہتے ہیں۔
- متعین آمدنی والے افراد جیسے وظیفہ یاب یا یومیہ اجرت والے مزدور، چھوٹے کاروباری، چھوٹی صنعتوں میں کام کرنے والے اور غیر سرکاری اداروں میں کام کرنے والے کم تنخواہ یافتہ ملازمین وغیرہ یہ سب لوگ مسلسل قیمتوں کے بڑھنے سے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اس کو افراط زر کہتے ہیں۔
- افراط زر میں اضافہ سے ان لوگوں کی آمدنی میں اضافہ نہیں ہوتا اس لئے انہیں اپنی ضروریات میں زبردستی کٹوتی لانا پڑتا ہے۔ پہلے سے ہی ان افراد کی معیاری زندگی بہت کم ہوتی ہے۔ اب افراط زر ان کے مصارف میں اور کمی لاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ غربی کی جانب ڈھکیلا جاتے ہیں۔
- عوام ہمیشہ قیمتوں میں اضافہ سے پریشان رہتے ہیں۔ کیونکہ جب قیمتوں میں اضافہ ان کی ضروریات پر اثر انداز ہوتا ہے اور انہیں ہر شے کے لیے قیمت زیادہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ، بس اور آٹو رکشہ کے کرایوں میں اضافہ، سودا سلف، ترکاریوں اور دودھ کی قیمتوں میں اضافہ، ڈاکٹر کی فیس میں اضافہ اور بہت کچھ۔
- معیاری زندگی ایک کنبہ کی دوسرے کنبہ سے ایک قسم کے پیشہ سے دوسرے پیشہ کی، ایک آمدنی کے گروہ سے دوسرے گروہ کی اور ایک ملک سے دوسرے ملک کی الگ الگ ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر متحدہ امریکہ میں ایک کارٹیلی ویژن اور موبائل فون کا حاصل ہونا معیار زندگی میں شمار نہیں کیا جاتا مگر ہندوستان میں ان اشیاء کے حامل افراد کی زندگی کو بہتر معیار زندگی تصور کیا جاتا ہے۔

- بڑھتی ہوئی قیمتوں سے ہر کوئی ایک متاثر نہیں ہوتا چند گروپس بڑھتی ہوئی قیمتوں سے متاثر نہیں ہوتے۔
- مرکز یا ریاستی سرکاری ملازمین کو اضافی ادائیگی کی جاتی ہے، جس کو Dearness allowance یا DA کہا جاتا ہے، جب قیمتیں طے شدہ فیصد میں بڑھتی ہیں تو ان کی تنخواہ میں بھی اضافہ ہوتا ہے کیونکہ حکومت انہیں اور زیادہ DA ادا کرتی ہے۔ اس لئے ان کی تنخواہ میں بھی اضافہ افراط زر کے ساتھ اضافہ ہوتا ہے۔
- کاروباری افراد ضروریات زندگی کو دوبارہ اپنے فروخت کئے جانے والی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کر کے حاصل کر لیتے ہیں۔ مثال کے لئے اگر شکر کی قیمت میں اضافہ ہو تو مٹھائی گری بھی اپنی مٹھائی کی قیمتوں میں اضافہ کریگا۔ اور چائے بچنے والا بھی ایک پیالی چائے کی قیمت میں اضافہ کریگا۔
- خدمات کے شعبہ سے تعلق رکھنے والے افراد جیسے نائی، کپڑے دھونے والے، ڈیکل ڈاکٹر قیمتوں میں اضافہ ہونے پر اپنی اپنی فیس میں اضافہ کرتے ہیں۔ وہ اپنی خدمات کا عوض اپنے گاہکوں، موکل مریضوں سے زائد قیمت وصول کرتے ہیں۔
- انتہائی امیر افراد کارپوریٹ اداروں میں کام کرنے والے قیمتوں کے بڑھنے سے متاثر نہیں ہوتے۔
- اشاریہ یا انڈیکس نمبر ہمیں یہ بتلاتے ہیں کہ اشیاء کے ایک گروہ کی جملہ قیمتوں میں ایک وقت کے درمیان ہونے والی تبدیلیاں کیا ہیں یہ ایک سال کے جملہ اشیاء کا تقابل۔ دوسرے سال میں ان ہی اشیاء سے کرتے ہیں۔
- اس طرح سے Price Index Number میں طے شدہ اشیاء کی قیمتوں میں ایک مخصوص وقت سے دوسرے وقت میں آنے والی تبدیلیوں کو دیکھا جاتا ہے۔ مثال کے لئے ہم گھریلو بجٹ کا تقابل اس سال سے پچھلے سال اور اس مہینے کا پچھلے مہینے سے کر سکتے ہیں دو سالوں کے درمیان قیمت کی سطح میں فرق کو کتنے فیصد ہوا یہ قیمتوں میں ایک سال کے درمیان اضافہ دکھاتا ہے۔
- اس کا استعمال ایک جگہ کی قیمت کی سطح کا دوسری جگہ کی قیمت سے تقابل کرنے کے لیے کیا جاسکتا ہے۔ ہم آندھرا پردیش میں قیمت کی سطح کا تقابل دوسری ریاست سے کر سکتے ہیں جیسے کرناٹک یا مہاراشٹر سے۔
- ویسے معاشی نظام میں کئی ایک ہزار اشیاء اور خدمات ہیں، ہم کو چاہئے کہ ان میں سے Price Index کے لئے چند کو منتخب کریں۔
- Price Index نمبر کئی اقسام کے ہیں۔ اس کا انحصار اس گروپ کے صارفین پر ہوتا ہے جن کو لیتے ہیں۔
- مثال کے طور پر ہمارے پاس Wholesale price Index (WPI) اور Consumer Price Index (CPI) ہے WPI میں جملہ اشیاء (اصل اشیاء اور اشیاء کے صارفین) اور ان کے ٹھوک قیمت میں تبدیلی شامل ہوتی ہے، CPI صرف اشیاء صارفین کچلر (خوردہ) قیمتوں میں تبدیلی کو ناپتا ہے۔
- مختلف CPI's کو حکومت کی جانب سے اپنے ملازمین کو دیئے جانے والے DA کا حساب کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ حکومت ہند کے قانون کے مطابق نظر ثانی شدہ مقررہ اجرت اور اس کے علاوہ ہندوستان میں غربی کے اعداد و شمار کیلئے بھی CPI سے غذائی اشیاء جس کو غذائی افراط زر یا صرف ایندھن جس کو ایندھن افراط زر کہتے ہیں کا بھی حساب لگایا جاتا ہے۔
- ہندوستان میں افراط زر کو عام طور پر WPI میں تبدیلیوں کی بنیاد پر ناپا جاتا ہے۔
- 2009ء سے حکومت نے ایک نئے اشاریہ New Index غذائی نرخ نامہ (FPI) "Food Price Index" کا تخمینہ لگانا شروع کیا۔ یہ Index غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کا تخمینہ لگاتا ہے۔ جس کو غذائی افراط زر یا Food Inflation کہتے ہیں۔
- FPI میں غذائی اشیاء جیسے چاول، گہیوں، دالیں، ترکاریاں، شکر، دودھ، انڈے، گوشت، مچھلی اور تیار کئے جانے والے غذائی اشیاء جیسے خوردنی تیل وغیرہ کی ٹھوک قیمتوں کو شامل کیا جاتا ہے۔
- سال 2011-12 کے دوران خوردنی تیل غذائی افراط زر کی وجہ بنا۔ اس سال کے دوران ہندوستان کے تقریباً 50% فیصد خوردنی

- تیل کی مانگ کو خام پام تیل، سورج مکھی کا تیل، سویا بین کا تیل اور ریفائنڈ پامولین تیل وغیرہ کی درآمد سے پورا کیا گیا۔
- جب ان اشیاء کی قیمت کا عالمی سطح پر یعنی دوسرے ممالک جہاں سے ہم ان اشیاء کی درآمد کرتے ہیں اضافہ درج کیا گیا۔ ہندوستانی صارفین نے بھی بہت زیادہ قیمت ادا کی۔ جب سے حکومت نے بڑھتی قیمتوں پر کنٹرول کے اقدامات کئے کئی ایک تحقیقاتی مطالعات جات کئے گئے۔
- قیمتوں میں باقاعدگی لانے میں حکومت کا کردار: جب عام افراط زر ہوتا ہے یعنی (ٹھوک نر خنامہ میں تیزی سے اضافہ) یہ صنعتوں کے مالکین کے لئے اہم بات ہوگی۔ اگر غذائی افراط زر میں اضافہ ہوا۔ یہ راست طور پر عام لوگوں کے معیاری زندگی پر اثر انداز ہوگا۔
- اونچی سطحی افراط زر کے دوران نہ صرف کم تنخواہ یاب ملازمین یا بندھی متعین آمدنی والے افراد متاثر ہوتے ہیں بلکہ دوسرے افراد جو اپنی بچت کو زمین خریدنے، سونا یا دوسرے غیر پیداوار مقاصد میں استعمال کرنا چاہتے ہیں اور عوام کی رائے کے مطابق اس طرح سے وہ اپنی بچت کی قدر میں دن بہ دن اضافہ کر سکتے ہیں۔
- تمام معیشتوں میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ افراط زر رہتی ہے اسی وجہ سے صارفین کو زیادہ قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ اس کا راست فائدہ ان مزدوروں کو ہوگا جنہوں نے ان اشیاء کو بنایا ہے۔ اس طرح اس کو ہم ملک کی بہتری میں دیکھ سکتے ہیں۔
- پیدا کنندگان کا اہم مقصد سز یا زیادہ منافع کمانا ہوتا ہے، اس کے لئے وہ غیر قانونی طور پر کئی اشیاء خاص کر اشیاء ضروری کی قیمتوں میں اضافہ کرتے ہیں۔ اگر مزدوروں کی اجرتوں میں اضافہ نہ ہو تو جو کہ وہ بھی ایک صارف ہیں، وہ لوگ بھی اشیاء نہیں خرید سکتے ہیں۔
- وہ لوگ جو مقررہ قیمتوں پر عمل نہیں کرتے مختلف قوانین کے ذریعہ حکومت پر ان پر جرمانے لگاتی ہے مختلف اشیاء جیسے کیروسین، ڈیزل، پٹرولیم گیس، طبعی گیس وغیرہ اسکی مثالیں ہیں۔ جن کی قیمتوں میں حکومت جزوی یا مکمل طور پر سبسیڈی دیتی ہے۔
- حکومت خود بھی درآمدات اور برآمدات کی پالیسی کے ذریعہ اشیاء ضروری کی قیمتوں پر کنٹرول کرتی ہے۔ مثلاً جب غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ درج ہو تو حکومت ان اشیاء کی برآمدات پر مکمل روک یا ان کی مقدار پر روک لگاتی ہے۔
- جب کبھی اشیاء کی قلت ہو تو حکومت دوسرے ممالک پر مختلف سرکاری تنظیموں جیسے National Agricultural Co operative Marketing Federation of India Ltd اور دوسرے امدادی باہمی انجمنوں کے ذریعہ سے تقسیم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت ذخیرہ اندوزوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی بھی کرتی ہے۔
- سرکاری بچٹ اور ٹیکس عائد کرنا**
- جدید سماج میں حکومت کو متعدد اہم کام انجام دینے ہوتے ہیں۔ ان میں زیادہ تر روایتی کام جیسے ملک کا دفاع اور داخلی سلامتی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ حکومت، اسکول، کالج، کتب خانے، ہیلت سنٹر، ہسپتال، پوسٹ آفس کے قیام اور انھیں چلانے کی ذمہ دار ہے۔
- عوامی ٹرانسپورٹ نظام اور سڑک اور ریلوے انفراسٹرکچر کی تعمیر اور دیکھ بھال اس کے ذمے ہے۔ پانی، صفائی، الیکٹریسیٹی کے شعبے حکومت کے فعال کردار نبھانے کے متقاضی ہیں۔ سہولیات جیسے حفظانِ صحت اور صفائی، الیکٹریسیٹی، سرکاری ٹرانسپورٹ، اسکول، کالج عوامی سہولیات کہلاتی ہیں۔
- عوامی سہولیات کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ جب ایک باریہ فراہم کی جاتی ہے تو اس سے کئی لوگ مستفید ہوتے ہیں۔ مثلاً گاؤں میں ایک اسکول کئی بچوں کو تعلیم یافتہ بناتا ہے۔ اسی طرح کسی علاقے میں الیکٹریسیٹی کی سہولت ہی اس علاقے کے کئی لوگوں کے لیے کارآمد ہوتی ہے۔
- اس قانون کی رو سے مزدوری کے کام، ہاتھوں سے کیے جانے والے کام کی فراہمی، مزدوروں کو اجرت اور درکار سرمائے کی ادائیگی کی ذمہ داری حکومت پر لازم ہے۔ عوامی نظام تقسیم کی دکانات میں سستی قیمتوں پر غذائی اجناس کی فراہمی کے اخراجات بھی حکومت برداشت کرتی ہے۔ غریبوں کے لئے غذا کی ضمانت کے لیے یہ نہایت اہم ہیں۔
- ماضی میں حکومت ہند بھاری صنعتوں جیسے بھاری انجینئرنگ، بجلی کی پیداواری، فولاد کی پیداواری اور پٹرول کی تخلیص و صفائی وغیرہ کی

- صنعتوں کے قیام میں اہم رول ادا کر چکی ہے، جس کے بغیر صنعتیائے کا تصور نہایت دشوار تھا۔
- دیہی علاقوں میں کاشت کاری کے لیے آب پاشی پراجیکٹس اور زرعی توسیعی کاموں پر حکومت کی جانب سے سرمایہ کاری، نہایت اہم ہے۔ حکومت کسانوں کو فیکٹری دام سے بھی کم قیمت پر کھاد فروخت کر کے ان کی مدد کرتی ہے۔
- حکومت فیکٹریوں کو کچھ حد تک معاوضہ دیتی ہے تاکہ کھاد کی قیمت کسانوں کے لیے قابل استطاعت ہو۔ فیکٹریوں کو حکومت یہ رقم ادا کرتی ہے جو سبسائیڈی برائے کھاد ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو فیکٹریاں بہت زیادہ قیمت وصول کرتیں۔
- وزیر فنانس کا پارلیمنٹ کے سامنے پیش کردہ سالانہ بجٹ آنے والے سال کے لیے حکومت کے پروگراموں کے متوقع اخراجات کو ظاہر کرتا ہے، جو یہ بیان بھی کرتا ہے کہ مختلف ٹیکسوں کی وصولی کے ذریعے ان اخراجات کی تکمیل کیسے کی جائے گی۔ اسی طرح ہر ریاستی اسمبلی میں ریاست کا سرکاری بجٹ پیش کیا جاتا ہے۔
- سال 2011-12 میں حکومت نے تقریباً 23,00,000 کروڑ یا 23 لاکھ کروڑ خرچ کیے۔ یہ خطیر رقم دکھائی دیتی ہے اور بے شک یہ ایک خطیر رقم ہے۔ ہندوستانی معیشت کے جملہ خرچ کا 1/4 حصہ حکومت خرچ کرتی ہے۔
- بقیہ 3/4 حصہ خانگی شعبے اور افراد کرتے ہیں جو غذا، تعلیم، سفر، پارچہ، مکانات، صحت، تفریح وغیرہ پر خرچ کرتے ہیں اور ایسے کاروبار جو پیداواری ہو یا خدمات سے متعلق ہوں انکو خام مال، مشینوں، دیگر اشیاء، اجرتوں، ملازمین کی تنخواہوں، فروخت اور مارکنگ اور دیگر اخراجات کے لیے برداشت کرنے پڑتے ہیں۔
- حکومت سے مراد مرکزی حکومت اور تمام ریاستی حکومتیں ہیں۔ سال 2011-12 میں جملہ اخراجات کا 12% تعلیم، آرٹ اور ثقافت پر خرچ کیا گیا۔ جس میں ملازمین کی تنخواہیں، اسکولوں و کالج چلانے کا خرچ ساتھ ہی نئے اسکول کی عمارتوں کی تعمیر پر سرمایہ کاری، کتابوں، کمپیوٹر کی خریدی وغیرہ شامل ہیں۔ اسی طرح صحت و صفائی پر جملہ اخراجات کا 4% اور دیہی ترقی پر 4% خرچ کیا گیا
- صحت کے مقابلے میں دفاع پر حکومت کتنا خرچ کرتی ہے، اس کا دار و مدار سرکاری پالیسی ترجیحات اور رائے عامہ پر ہے۔ ہر سال جس وقت بجٹ پیش ہوتا ہے، تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ ان موضوعات پر میڈیا کی زیادہ توجہ ہوتی ہے گوکہ بجٹ کے خرچ کا فیصلہ زیادہ تر حکومت ہی کرتی ہے۔
- بجٹ کے معاملات میں حکومت پر روک لگانا قانون ساز کنٹرول کے ذریعے یقینی بنایا جاتا ہے۔ پارلیمنٹ اس میں پیش کئے جانے والے بجٹ کے مختلف موضوعات پر بحث و مباحثہ کرتی ہے اور حکومت کے مجوزہ اخراجات کو منظور کرتی ہے۔
- حکومت کو اخراجات کے لیے رقم حاصل کرنے کی اجازت پارلیمنٹ دیتی ہے۔ اسی طرح کوئی ٹیکس عائد نہیں کیا جاسکتا تا وقتیکہ پارلیمنٹ قانون منظور کرے جس کی وہ مجاز ہے۔ اس طرح دستوری ضروریات کے بموجب نتیجہ عوامی نمائندے بجٹ کی فیصلہ سازی میں ایک اہم رول ادا کر سکتے ہیں۔
- محصولات حکومت کے لیے آمدنی کا اہم ذریعہ ہیں۔ حکومت کئی قسم کے ٹیکس وصول کرتی ہے۔ ان میں سے کچھ کے بارے میں آپ سن چکے ہوں گے جیسے Value added tax (VAT) یعنی اضافی قدر ٹیکس، سروس ٹیکس، اکسائز ڈیوٹی، انکم ٹیکس، جائیداد ٹیکس، کسٹمز ڈیوٹی وغیرہ۔ ان ٹیکسوں کی عام طور پر دوزمروں میں درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔ راست ٹیکس اور بالواسطہ ٹیکس۔
- بالواسطہ ٹیکس (Indirect Tax): بالواسطہ ٹیکس اشیاء اور خدمات پر عائد کئے جاتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ اشیاء پر ان کی اعظم ترین ریٹیل قیمت (MRP) کے ساتھ ”بشمول ٹیکسوں کے“ لکھا ہوتا ہے۔ جس کا مطلب قیمت میں ٹیکس شامل ہے۔ اسی طرح بہت سی خدمات جیسے ٹیلی فون اور موبائل فون خدمات کے لیے صارفین جو قیمت ادا کرتے ہیں اس میں ٹیکس شامل ہوتا ہے۔
- جو فیکٹریوں میں تیار ہونے والی اشیاء پر اکسائز ڈیوٹی عائد کی جاتی ہے۔ فیکٹری میں تیار کی جانے والی اشیاء اسی وقت فیکٹری کے باہر لائی جاسکتی ہیں جبکہ پیدا کی گئی اشیاء پر اکسائز ڈیوٹی ادا کی جائے۔ فیکٹری کا مالک یا نیچر حکومت کو پیداواری مقدار کے مطابق رقم (ٹیکس) ادا

- کرتا ہے۔
- اکسائز ڈیوٹی فیکٹری سے ہی عائد کی جاتی ہے لیکن فی الحقیقت یہ ٹیکس ایشیا کے خریدار ادا کرتے ہیں۔ فیکٹری مالک اپنی ایشیا پر ادا کردہ ٹیکس کو قیمت میں جمع کر کے فروخت کرتا ہے۔ فرض کیجیے ٹی وی کی تیاری کی لاگت 10,000 روپے ہے۔ کمپنی نے حکومت کو 1200 روپے اکسائز ڈیوٹی ادا کی۔ اسے قیمت میں شامل کیا جاتا ہے جس پر ٹی وی کو فروخت کیا جاتا ہے اور یہ ٹیکس صارف برداشت کرتا ہے۔
- آپ کی بل میں VAT، سے مراد سیلز ٹیکس ہے جو ریٹیل تاجر کو حکومت کو ادا کرتا ہے۔ اکسائز ڈیوٹی کی طرح ریٹیل تاجر سیلز ٹیکس کا بوجھ صارف پر ڈالتا ہے اور صارف ایک اونچی قیمت ادا کرتا ہے۔
- حاصل کردہ منافع کا تناسب اور ادا کئے گئے ٹیکسوں کا تناسب ہر شے پر الگ الگ اور ہر ریاست میں علحدہ ہوتا ہے۔ یاد رکھنے کے قابل اہم نکتہ یہ ہے کہ اکثر ایشیا کی قیمت پر ٹیکس شامل ہوتا ہے۔ اسی طریقے سے خدمات پر ٹیکس عائد کئے جاتے ہیں۔
- یعنی ان کی آخری قیمت میں ٹیکس شامل کر دیا جاتا ہے۔ خدمات پر عائد کردہ ٹیکس ”سرویس ٹیکس“ کہلاتا ہے۔ سرویس ٹیکس کی چند عام مثالیں اسپڈ پوسٹ، ٹیلی فون / موبائل کمیونیکیشن، ریستورنٹ، ریلوے کا اے سی اور فرسٹ کلاس سفر ہیں۔
- ایشیا پر دوسرا اہم ٹیکس کسٹمز ڈیوٹی کہلاتا ہے۔ یہ اس وقت عائد کیا جاتا ہے جب ہم دوسرے ممالک سے ایشیا درآمد کرتے ہیں۔ فرض کیجیے ایک شخص بیرونی دورے سے واپس ہو رہا ہے اور غیر ملک سے نیا کیمرا خرید چکا ہے۔ ہمارے ملک کے ایر پورٹ پر اسے کسٹمز ڈیوٹی ادا کرنا پڑے گا۔ کئی فیکٹریوں کو مشینوں یا خام مال خریدنا پڑتا ہے۔ ان چیزوں پر بھی کسٹمز ڈیوٹی ادا کرنا پڑتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) سال 2011-12 میں حکومت نے تقریباً کتنے لاکھ کروڑ خرچ کیے۔
- (1) 19 (2) 18 (3) 23 (4) 16
- (2) مرکزی اور ریاستی حکومت کے ملازمین کے بھتہ میں اضافہ کو کہتے ہیں۔
- (1) MA (2) CA (3) DA (4) BA
- (3) یہ سفید کارلر (White Color) ملازم نہیں ہے۔
- (1) بینک آفیسر (2) ترقاری فروش (3) IT ملازم (4) لیکچرر
- (4) افراط زر (Inflation) سے مراد ان کی قیمتوں میں اضافہ ہے۔
- (1) خدمات (2) ایشیا (3) لاگت (4) ان میں کوئی نہیں
- (5) ہندوستان میں تمام بنکوں کی Apex Body ہے۔
- (1) SBI (2) RBI (3) CBI (4) ورلڈ بینک
- (6) کئی لوگ ان کی آمدنی کو ظاہر نہیں کرتے یا اصل سے کم بتاتے ہیں۔ یہ آمدنی جو چھپائی جاتی ہے کہلاتی ہے۔
- (1) White money (2) Black money (3) Inflation (4) Loss money
- (7) آمدنی ٹیکس مثال ہے۔
- (1) راست ٹیکس (2) بالراست ٹیکس (3) یہ دونوں (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (8) (VAT) سے مراد ہے۔
- (1) Value added tax (2) Valume added tax

- (9) - سال 2011-12 میں جملہ اخراجات کا کتنے فیصد تعلیم، آرٹ اور ثقافت پر خرچ کیا گیا۔
- (10) پارلیمنٹ میں ملک کا سالانہ موازنہ (بجٹ) کون پیش کرتے ہیں۔
- (1) وزیر اعظم (2) وزیر خارجہ (3) وزیر فینانس (4) وزیر دفاع
- (1) 22% (2) 12% (3) 21% (4) 32%

جوابات

1-3	2-3	3-2	4-3	5-2	6-2	7-1	8-2	9-2	10-3
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

4. ٹکنالوجی کا شعبوں پر اطلاق

- ٹکنالوجی روزمرہ زندگی میں علم کا عملی طور پر اطلاق کرنے کا ذریعہ ٹکنالوجی ہے۔ جو ایک نئی شے کی ایجاد میں یا ہمارے کام کرنے کے انداز کو بدلنے میں یا کسی کام کو کس طرح انجام دیا جائے اس بات کی رہبری کرتی ہے۔
- فریڈلائزر سے مراد کیمیائی کھاد کا زرعی شعبہ میں استعمال اور گرم کش ادویات سے مراد کیمیائی ادویات جس کا چھڑکاؤ پیداوار کے دوران کیڑوں کے خاتمہ کے لئے کیا جاتا ہے۔
- تمام حمل و نقل، مواصلات، نشریات، بینک، مالیاتی افعال وغیرہ خدمات کی سرگرمیوں کے تحت آتی ہیں۔
- اٹھارویں و انیسویں صدی میں پیداواری طریقوں میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں لائی گئیں۔
- مثال کے طور پر USA کے ہنری فورڈ بہتر صنعتی پیداوار کے لیے اسمبلی لائن طریقہ شروع کیا اس طرح انہوں نے کم وقت میں بہت زیادہ کاروں کو وضع کیا۔
- یہ فیکٹریوں میں پیداوار کو کثرت سے بڑھایا اور بہت زیادہ مال فیکٹریوں سے تیار ہو کر نکلنے لگا۔
- صنعتی انقلاب میں صنعتکار، موجدین، سرمایہ دار اور مزدور حصہ دار ہیں۔
- موجودہ دور میں ہر جگہ کمپیوٹرز اور انٹرنیٹ کا استعمال عام ہو گیا ہے۔ اکثر بینکوں میں رقومات کی ادائیگی کے افراد کی کاؤنٹرس کے بجائے مشینوں کے ذریعے کی جاتی ہے جسے Automated Teller Machine (ATM) کہا جاتا ہے۔
- بینک کے کام کا ج کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور دیگر الیکٹرانک ذرائع سے انجام پاتے ہیں اسے انٹرنیٹ بینکنگ یا الیکٹرانک بینکنگ کہا جاتا ہے۔ کئی بینک Debit Card, Credit card, net banking, phone banking کی سہولت اپنے گاہکوں کو مہیا کر رہے ہیں تاکہ وہ بینکوں کی آن لائن خدمات سے بھی استفادہ کر سکیں۔
- کمپیوٹر کا استعمال زندگی کے ہر شعبہ صحت، تعلیم، تجارت، صنعت، طب، انتظامیہ، عدلیہ اور تحقیق میں ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں کمپیوٹر کا استعمال بچہ کی ولادت کی سند جاری کرنے سے لے انسان کی موت کے صداقت نامے کی اجرائی تک ہو رہا ہے۔
- موجودہ دور میں جدید ٹکنالوجی نے تفریح کے ذرائع میں انقلابی تبدیلی لائی ہے۔ نت نئے چیٹنوں اور مختلف الیکٹرانک اشیاء کا ظہور ہوا۔ سٹیلائٹ چیٹنلس، Direct to Home (DTH) چیٹنلس، آن لائن کھیل، ایف۔ ایم ریڈیو، ایپاڈس، سی ڈی پلیئر، پلازمہ ٹی۔ وی 3 ڈی۔ ٹی۔ وی وغیرہ تفریحی ذرائع بنے ہوئے ہیں۔
- حیدرآباد کے مشہور نہر و والوجیکل پارک میں سیر و تفریح کروانے کے لئے شمسی گاڑیوں کا استعمال کیا جاتا ہے جس سے میں نے چڑیا گھر کا نظارہ کیا ہے۔

- مخلوط (Harvester) دھان کی کٹوائی میں استعمال ہونے والی مشینوں میں سے ایک مشین ہے۔ یہ فصل کی کٹائی کرتی ہے، Threshes اور اجناس کو گھاس پوس سے علیحدہ کرتی ہے۔
- چونکہ یہ مشین کٹائی، Threshes اور Wining وغیرہ کی جملہ سرگرمیاں انجام دتا ہے تو اسی لیے اس کو مخلوط (Harvester) کہا جاتا ہے۔
- CH مخلوط (Harvester) کا استعمال دھان کی بروقت کٹوائی میں مدد دیتا ہے۔ یہ کم وقت لیتا ہے اور پیداوار کے نقصان سے بچاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عین وقت پر مزدوروں کی قلت کی پابجائی بھی کرتا ہے۔
- یہ اڑیسہ اور آندھرا پردیش کے ساحلی علاقوں میں موسم کے اثرات سے تحفظ بھی کرتا ہے۔ علاوہ ازیں کسان بلاتا خیر دوسری فصل کے لیے بیج بونے کے قابل رہتے ہیں مزدوروں پر ان کا انحصار کم ہو جاتا ہے۔
- سال 2003 میں CH کے استعمال پر کیے جانے والے مطالعہ کی رپورٹ مندرجہ ذیل ہے۔ کسان فی ایکٹر ایک کنٹل اجناس کی بچت کرنے کے قابل ہو گئے ہیں جس کا ہاتھوں سے کی جانے والی کٹائی میں نقصان ہوا کرتا تھا۔ CH آپریٹرز روزانہ 1100-1400 معاوضہ طلب کرتے ہیں اور بڑے کسان اپنے CH کو کرائے پر دے کر ایک بڑی رقم کماتے ہیں۔
- ہندوستان میں 60 فیصد سے زائد لوگ زرعی شعبہ سے منسلک ہیں اور جب مخلوط (Harvester) کو استعمال کیا جانے لگا تو زرعی مزدوروں کی چلے جانے والی ملازمتیں یہ ہیں۔
- مابعد آزادی حکومت نے ڈیموں کی تعمیر آغا ز کیا اور ٹیوب ویلس کی ویلس کے استعمال کی ترغیب دیتے ہوئے آبپاشی کی سہولیات مہیا کیں۔ زمین سے پانی نکالنے کے لیے ڈیزل اور بجلی سے چلنے والے پمپس کا استعمال کیا جانے لگا۔
- زراعت میں کئی ایسے ٹکنالوجی کے طریقے تھے جن میں تبدیلی لائی گئی۔ ملک کے چند علاقوں میں زراعت کے لیے مسلسل آبپاشی کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا۔ زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لیے تحقیقی اداروں کے ذریعہ نئے اقسام کے بیجوں کی سربراہی عمل میں آئی
- فریڈلانڈرز اور کرم کش ادویات کو انجمن امداد باہمی یا بازار میں دوکانوں کے ذریعہ فروخت کیا گیا مختلف کاموں کے لیے زراعتی مشینوں جیسے ٹریکٹر وغیرہ خریدنے کے لیے کسانوں کو ترغیب دی گئی۔
- برطانوی لوگوں نے برقی کرگھوں سے کپڑوں کی تباہی کو ہندوستان میں متعارف کروایا۔
- سال 1940 میں صرف 40,000 برقی کرگھے موجود تھے اب تقریباً 5 لاکھ برقی کرگھے کام کرتے ہیں جب کہ ان کی تعداد سارے ہندوستان میں 23 لاکھ ہے۔
- برقی کرگھے بڑی ملوں سے چھوٹے شہروں اور گھروں تک پھیل چکے ہیں۔
- پارچہ بانی کی صنعت میں کئی تبدیلیوں کے ذمہ دار ہیں۔ تقریباً 60 لاکھ افراد ان کرگھوں میں ملازمت حاصل کر رہے ہیں۔
- مخلوط (Harvester) دھان کی کٹوائی میں استعمال ہونے والی مشینوں میں سے ایک مشین ہے۔
- یہ فصل کی کٹائی کرتی ہے، Threshes اور اجناس کو گھاس پوس سے علیحدہ کرتی ہے۔
- CH ایک ایکٹر دھان کے کھیت کی ایک گھنٹہ میں کٹوائی کرتا ہے، اگر یہ کام مزدوروں کے ذریعہ انجام دیا جائے تو کم از کم 5 مزدور 4 دن تک کام کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔
- CH مخلوط (Harvester) کا استعمال دھان کی بروقت کٹوائی میں مدد دیتا ہے۔ یہ کم وقت لیتا ہے اور پیداوار کے نقصان سے بچاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عین وقت پر مزدوروں کی قلت کی پابجائی بھی کرتا ہے۔
- ایسے لوگ جو جنگلات یا اس کے آس پاس مقیم رہتے ہیں انھیں قبائلی کہا جاتا ہے۔ قبائلی ہندوستان میں جدید ٹکنالوجی کے استعمال میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے ہیں۔ اس کے لئے حسب ذیل اقدامات کرنے چاہئے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) کپڑوں کی پیداوار کو درجوں میں تقسیم کیا۔
(1) پانچ (2) چھ (3) چار (4) سات
- (2) کونسی ریاست میں سال 1988 کے دو داں بہت زیادہ دستی پارچہ بانی کے یونٹس تھے۔
(1) مہاراشٹرا (2) ٹاملناڈو (3) کرناٹک (4) مہاراشٹرا
- (3) کس ملک کے ہنری فورڈ نے بہتر صنعتی پیداوار کے لئے اسمبلی لائن طریقہ شروع کیا۔
(1) برطانیہ (2) امریکہ (3) ہندوستان (4) چین
- (4) Harvester کا استعمال کس کی کٹائی میں کیا جاتا ہے۔
(1) گنا (2) ترکاری (3) دھان (4) درخت
- (5) نہرو زوالوجیکل پارک واقع ہے۔
(1) بنگلور (2) رنگاریڈی (3) حیدرآباد (4) عادل آباد
- (6) دارم ونوڈ کس ضلع کا کاروباری ہے۔
(1) کریم نگر (2) ورنگل (3) چینائی (4) حیدرآباد
- (7) ہندوستان کا موصلاتی نیٹ ورک دنیا کا کونسا بڑا نیٹ ورک ہے۔
(1) پہلا (2) دوسرا (3) چوتھا (4) تیسرا
- (8) ہندوستان میں 2012ء میں فون صارفین کی تعداد تھی۔
(1) چار ملین (2) 929 ملین (3) 900 ملین (4) پانچ ملین
- (9) کونسے سال پہلی مرتبہ موبائل فون متعارف ہوئے۔
(1) 1995ء (2) 1996ء (3) 1998ء (4) 2000ء
- (10) کونسے سال تک عوام کوک موصول ہونے والے کالس پر پیسے ادا کرنے پڑتے تھے۔
(1) 1995ء (2) 2002ء (3) 1998ء (4) 2000ء

جوابات

1-2	2-2	3-2	4-3	5-3	6-1	7-4	8-2	9-1	10-2
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

5. ریاست تلنگانہ میں شعبہ صحت

- جیسا کہ انسانی ترقی کے اشاریہ (HDI) میں ذکر کیا گیا کہ صحت انسانی ترقی کے تین اہم اجزاء میں سے ایک ہے۔ مختلف جائزوں میں صحت کی صورت حال کا تعین کرنے کے لئے اکثر پیدائش پر متوقع حیات اور شیرخوار بچوں کی اموات کی شرح کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ تعلیم، محفوظ پینے کا پانی، حفظان صحت، آلودگی سے پاک ماحولیات وغیرہ ملک میں شہریوں کی اچھی صحت کی لازمی شرائط ہیں۔ تلنگانہ میں کئی گاؤں میں لوگ فلورسس (Fluorosis) (دانتوں سے متعلق بیماری) کا شکار ہیں۔ حکومت تلنگانہ 2017ء تک ہر گھر کو محفوظ پینے کے پانی کی فراہمی پر خصوصی توجہ مرکوز کئے ہوئے ہے۔

- شیرخوار بچوں کی اموات کا رشتہ ایک علاقہ کی ترقی سے جڑا ہوا ہے۔ اموات اور خواندگی میں گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ اونچی شرح خواندگی کمترین اموات، شیرخوار بچوں کی اموات کی شرح ریاست میں 1981ء میں 83 فی ہزار تھی اور 2011ء میں 49 فی ایک ہزار تک

- گھٹ گئی۔ تلنگانہ شیرخوار بچوں کی اموات کی شرح (IMR) کل ہندسہ کی شرح سے کم ہے۔
- عالمی صحت تنظیم (WHO) کے مقصد ”صحت سب کے لئے“ تک پہنچنے کی خاطر حکومت تلنگانہ مختلف پروگراموں پر عمل آوری کر رہی ہے۔
- زچگی کے فوائد سے متعلق ‘National Maternity Benefit Programme’ بچوں کی ترقی سے متعلق Child Development Programme ‘خواتین کو تغذیہ سے متعلق Supplementary Nutrition Programme for the women in reproductive age group’ اور بچوں کے لئے Balika Samrudhi Yojna وغیرہ۔ آرگنیزیشن اپنی اسکیم اپنی اطلاق پذیری (Applicability) کے اعتبار سے ایک منفرد اسکیم ہے کیونکہ ابھی تک کسی دوسری ریاستی حکومت نے غربا کے ایک بڑے طبقہ کو عام صحت کے فوائد فراہم نہیں کر سکی ہے۔ اس اسکیم کے تحت ہر خاندان کو طبی علاج و معالجہ کے لئے ایک سال میں 2 لاکھ روپیوں کا تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ تمام خط غربت کے نیچے زندگی بسر کرنے والے راشن کارڈ کے حاملین اس پروگرام سے فائدہ اٹھانے کے اہل ہیں۔
- حکومت تلنگانہ نے تمام سرکاری ملازمین کو ’ہیلت کارڈس‘ فراہم کئے ہیں تاکہ کارپوریٹ دواخانوں میں طبی سہولتیں فراہم کی جاسکیں۔
- تلنگانہ کی نئی ریاست کو درپیش اہم کاموں میں سے ایک معقول حد تک صحت کی خدمات خصوصاً دیہی علاقوں میں جو اب دہی کا احساس پیدا کرتے ہوئے پرائمری ہیلت کیمر کو بہتر بنانے پر سرکاری اخراجات میں اضافہ کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خانگی کارپوریٹ شعبہ کی خدمات کو پابند اور باقاعدہ بنانے کی ضرورت بھی محسوس کی گئی تاکہ کم سے کم معیارات کے لحاظ کو یقینی بنایا جائے اور ایسے طرز عمل سے روکا جائے جو قابل اعتراض ہوں۔
- ساریتا کا تعلق خوشحال گھرانے سے تھا۔
- ساریتا کے والد کو سرکاری ہسپتال میں فراہم کردہ سہولیات پر بھروسہ نہیں تھا۔
- ساریتا کے والد خانگی دواخانے سے رجوع ہوئے اور کم وقت میں زیادہ پیسے 3500 روپے خرچ کئے جس کے سبب ساریتا صحت یاب ہو گئی۔
- دیہاتوں میں آنگن واڈی مراکز بڑے بچوں کو ٹیکہ اندازی اور تغذیہ کی فراہمی کے مرکز کی طرح خدمات انجام دیتے ہیں۔ یہاں بچوں کے وزن پر بھی نظر رکھی جاتی ہے آیا وہ اپنی عمر کی مناسبت سے بڑھ رہے ہیں یا نہیں۔
- ذیلی مرکز 5000 نفوس پر مشتمل آبادی کا احاطہ کرتا ہے۔ جو دیہی علاقوں میں ایک یا اس سے زیادہ دیہاتوں میں ہوتے ہیں۔ اس مرکز میں ہمہ مقصدی طبی اعداد (Multipurpose Health Assistants MPHA) (مردوزن) ہوتے ہیں۔
- انھیں عام بیماریوں سے متعلق بچوں کو ٹیکہ اندازی، حاملہ ماؤں کی نگہداشت، لیبریا اور دست کی روک تھام کے اقدامات کی تربیت دی جاتی ہے۔ یہ مراکز منڈل کی سطح پر قائم ابتدائی طبی مراکز (PHC) کی نگرانی میں کام انجام دیتے ہیں۔ ہر ابتدائی طبی مرکز 30,000 آبادی کا احاطہ کرتا ہے۔ (تقریباً پانچ ذیلی مراکز کا علاقہ) پر 4 تا 5 ابتدائی طبی مراکز پر ایک (Community Health Centre) ہوتا ہے۔
- عوامی سہولیات کا تعلق عوام کی بنیادی ضروریات سے ہے۔ جو ہر سماج کو اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ سہولتیں اس لیے مہیا کی جاتی ہیں کہ لوگوں کی بنیادی ضروریات کی تکمیل ہو سکے۔ دستور میں ہر فرد کو جینے کا حق حاصل ہے۔
- حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ عوامی سہولیات فراہم کرے۔ طبی سہولتوں کے لیے دونوں مرکزی و ریاستی حکومتیں ذمہ دار ہیں۔
- (Priyamvada) ایک خانگی دواخانہ چلاتی ہے۔ جس میں سرکاری دواخانہ کی بہ نسبت زیادہ سہولتیں دستیاب ہیں۔

○ NRHM سے مراد NRHM (National Rural Health Mission)

○ JBAR سے مراد JBAR (Jawahar Bala Arogya Raksha)

کثیر جوابی سوالات

- (1) ادویات کی پیداوار میں ہندوستان کو مقام ہے۔
(1) تیسرا (2) چوتھا (3) پانچواں (4) چھٹا
- (2) کونسے سال ہندوستان میں 18218 دواخانے تھے۔
(1) 1995ء (2) 1996ء (3) 1998ء (4) 2000ء
- (3) کرن اور ساریتا کس شہر میں پڑھتے ہیں۔
(1) وجے واڑہ (2) حیدرآباد (3) کانناڈا (4) مچھلی پنٹم
- (4) ہرابتدائی طبی مرکز کتنی آبادی کا احاطہ کرتا ہے۔
(1) پچیس ہزار (2) تیس ہزار (3) چالیس ہزار (4) بیس ہزار
- (5) صحت عامہ میں گاؤں کے رضا کار (Volunter) کو کہتے ہیں۔
(1) اوشاورکر (2) آشاورکر (3) شانتی ورکر (4) سوشیل ورکر
- (6) ایمرجنسی میں کونسی خدمات پہنچ کرابتدائی طبی امداد فراہم کرتی ہے اور مریض کو قریبی صحت کے مرکز کو پہنچاتی ہے۔
(1) 108 (2) 104 (3) 102 (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (7) کتنے سے زائد ہندوستانی ہر سال پانی سے متعلقہ بیماریوں سے مرتے ہیں۔
(1) 1200 (2) 1400 (3) 1600 (4) 2000
- (8) تلنگانہ میں 5 سال سے کم عمر کے کتنے فیصد بچوں کا وزن عمر کے حساب سے کم پایا گیا۔
(1) 36% (2) 40% (3) 33% (4) 43%
- (9) WHO کے مطابق کتنے فیصد ترقی پذیر ممالک میں اموات و بانی امراض سے متاثر ناقص غذا کی وجہ سے ہوتی ہے۔
(1) 36% (2) 40% (3) 33% (4) 53%
- (10) جیماں حسب ذیل کا استعمال کرتی ہے۔ ان میں سے آپ کن کو عوامی بنیادی سہولتوں میں شامل کریں گے؟
(a) مدرسہ کو اسکول پر جاتی ہے (b) اپنے بچے کو آنگن واڑی بھیجتی ہے
(c) اس کے پاس TV ہے (d) بستی میں سڑکیں
- (1) b اور d (2) a اور b (3) c اور d (4) a اور d

جوابات

1-2	2-4	3-3	4-2	5-2	6-1	7-3	8-3	9-4	10-1
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

6. افراط زر۔ افراط زر کے اقسام۔ اسباب اور اثرات

○ جدید مبادلہ معیشت میں زر بہت اہم رول کرتا ہے۔ جدید معیشت کو بجا طور پر زر کی معیشت کہا جاتا ہے کیونکہ زر کو بے حد اہم مقام حاصل ہوتا ہے۔ جدید دور میں بغیر زر کے کسی بھی معاشی سرگرمی کا خیال کرنا ممکن نہیں ہوتا ہے۔ جب زر موجود نہ تھا اس وقت معیشت راست تبادلے کا نظام جاری تھا اور معیشت کو باٹر معیشت کہا گیا۔ زر کے وجود نے باٹر نظام کی تمام خرابیاں دور کر دیں اور آج معیشت میں تمام تبادلے زر کی شکل میں انجام دئے جاتے ہیں۔

○ I- زر کی تعریف Definition of Money

ماہرین نے زر کی تعریف مختلف انداز میں بیان کی ہے۔ چند اہم تعریفیں درج ذیل ہیں۔

(1) پروفیسر واکر کے مطابق زر کو زر کے کاموں سے پہچانا جاتا ہے۔

(2) Seligman نے زر کی تعریف یہ کی ہے کہ زر کوئی چیز ہوتی ہے جو عام قبولیت کی خاصیت رکھتی ہے۔

○ II- زر کے افعال Functions of Money: زر کے افعال چار ہیں۔

(1) تبادلہ کا ذریعہ Medium of Exchange: زر کا سب سے اہم کام یہ ہے کہ زر تبادلہ کا ذریعہ ہوتا ہے۔

اس کے بدلے اشیاء و خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔

(2) قدر کا پیمانہ Measure of Value: زر کی شکل میں اشیاء و خدمات کی قدر کا تعین کیا جاتا ہے۔ زر قدر کا پیمانہ

ہوتا ہے۔ زر کی شکل میں مختلف اشیاء کی اضافی قدر کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

(3) قدر کا ذخیرہ Store of Value: زر تمام اشیاء و خدمات پر عام قوت خرید رکھتی ہے۔ لیکن زر کی قدر طویل مدت تک

مستحکم رکھی جاسکتی ہے۔ اس کا ذخیرہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ زر کے ذریعہ مستقبل میں اشیاء و خدمات خریدی جاسکتی ہیں۔

(4) آئندہ ادائیگیوں کا معیار Standard of Deferred Payments: زر آئندہ ادائیگیوں کا معیار ہوتا

ہے۔ زر کے ذریعہ مستقبل کی ادائیگیوں کو پورا کیا جاتا ہے۔ اس طرح زر حال اور مستقبل کے درمیانی وقفہ کو پر کرتا ہے کیونکہ زر قدر کا

ذخیرہ ہوتا ہے۔ اگر زر بہتر اور صحیح آئندہ ادائیگیوں کا معیار ہے تو اس کی قدر مستحکم برقرار رہتی ہے۔

○ III- افراط زر Inflation

(1) افراط زر کا مفہوم Meaning of Inflation

افراط زر سے مراد ایسی صورت حال لی جاتی ہے جس میں زر کی مقدار میں اضافہ اور قیمتوں کی عام سطح میں اضافہ کے نتیجے میں زر

کی قدر میں کمی واقع ہوتی ہے۔ افراط زر حقیقت میں قیمتوں کی عام سطح میں مسلسل اضافہ ہوتا ہے۔

(2) افراط زر کی تعریف Definition of Inflation

افراط زر کی تعریف ماہرین معاشیات نے مختلف انداز میں بیان کی ہے۔ ذیل میں چند تعریفیں پیش کی گئی ہیں۔

(1) پروفیسر کروٹھر کے مطابق افراط زر ایسی صورت حال ہے جس میں زر کی قدر گھٹتی جاتی ہے۔ یعنی قیمتیں بڑھتی جاتی ہیں۔

(2) پروفیسر باٹرے بیان کرتا ہے کہ افراط زر حد سے زیادہ کرنسی کا اجرا ہوتا ہے۔

(3) افراط زر کے اقسام Kinds of Inflation

افراط زر کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

- (1) **طلب کش افراط زر Demand Pull Inflation**: جب معیشت میں زر کی مقدار بڑھتی ہے ولوگوں کی قوت خرید بھی بڑھ جاتی ہے جس کے نتیجے میں طلب میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر ان کی طلب کے مطابق اشیاء و خدمات کی رسد فراہم نہ کی جائے تو ایسی صورت میں اشیاء و خدمات کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ اسی کو طلب کش افراط زر کہتے ہیں۔
- (2) **لاگت افروز افراط زر Cost Push Inflation**: اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کا اثر پیدائشی لاگت پر اس طرح پڑتا ہے کہ عاملین پیداوار کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں پیدائشی لاگت بڑھ جاتی ہے۔ اسی کو لاگت افروز افراط زر کہتے ہیں۔
- (3) **حقیقی افراط زر Real Inflation**: حقیقی افراط زر اس وقت نمودار ہوتا ہے جب مزدوروں کے معیار زندگی میں کمی واقع ہوتی ہے۔ جب قیمتیں بڑھتی ہیں اور اگر مزدوروں کی زری اجرت میں اس کے تناسب سے اضافہ نہیں ہوتا ہے تو حقیقی اجرت کی شرح گھٹ جاتی ہے اور مزدوروں کو کم اشیاء و خدمات کی مقدار حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح حقیقی افراط زر کا مطلب حقیقی اجرت میں کمی لیا جاتا ہے۔
- (4) **Walking Inflation**: جب قیمتیں معتدل طور پر بڑھتی ہیں تو اسے یہاں قیمت کی سطح میں اضافہ 3 سے 4 فیصد سالانہ ہوتا ہے۔
- (5) **دوڑتا افراط زر Running Inflation**: یہ ایسا افراط زر ہوتا ہے جس میں قیمتوں میں اضافہ 10% سالانہ سے ہوتا ہے۔ یہ افراط زر خطرے کی علامت کا حکومت کو اشارہ دیتا ہے۔
- (6) **شدید افراط زر Hyper Inflation**: جب قیمتوں میں اضافہ بہت تیزی سے ہوتا ہے تو اسے شدید افراط زر کہا جاتا ہے۔ شدید افراط زر کی صورت میں قیمتوں کے اضافہ کی کوئی بالائی حد نہیں ہوتی ہے۔
- (7) **ضبط کردہ Suppressed Inflation**: اگر افراط زر کے زور کو حکومتی کنٹرول اور اشتنگ سے توڑ دیا جاتا ہے تو قیمتیں گر جاتی ہیں۔ اس کو ضبط کردہ افراط زر کہتے ہیں۔ جب کنٹرول ہٹا دیا جاتا ہے تو قیمتیں دوبارہ بڑھتی جاتی ہیں۔

○ -V افراط زر پر کنٹرول کے طریقے Methods of Control of Inflation

افراط زر پر کنٹرول کے طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔

- (1) **زری طریقہ Monetary Measures**: ملک کا مرکزی بنک زری طریقہ اختیار کرتا ہے اور افراط زر پر کنٹرول کرتا ہے لیکن افراط زر پر زری طریقے سے کسی حد تک کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔
- (2) **مالیاتی طریقے Fiscal Measures**: افراط زر پر کنٹرول کے لئے مالیاتی پالیسی ایک اہم آلہ کار ہوتی ہے۔ حکومت افراط زر پر کنٹرول کے لئے افراط زر کی مالیاتی پالیسی مرتب کرتی ہے۔ یہ طریقہ بڑی حد تک افراط زر کو قابو میں رکھتا ہے۔
- (3) **قیمت کنٹرول اور راشنگ Price Control and Rationing**: افراط زر پر کنٹرول کا سب سے اچھا طریقہ قیمت کنٹرول اور راشنگ ہے۔ اس طریقے کے تحت حکومت اشیاء کی قیمتیں مقرر کرتی ہے اور اسے زائد قیمت عائد نہیں کی جاسکتی ہے۔ اور اشیاء کی طلب پر راشنگ کے ذریعہ کنٹرول کیا جاتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) جدید معیشت کو بجا طور پر یہ کہا جاتا ہے۔
- (1) مخلوط معیشت (2) زری معیشت (3) اشتراکی معیشت (4) سرمایہ دارانہ معیشت
- (2) اشیاء کے راست تبادلے کا نظام یہ کہلاتا ہے۔
- (1) زری نظام (2) مالیاتی نظام (3) معاشی نظام (4) بارٹر نظام
- (3) زر کے وجود سے کس نظام کی خرابیاں دور ہو گئیں۔
- (1) بارٹر نظام (2) مالیاتی نظام (3) مخلوط نظام (4) اشتراکی نظام
- (4) کوئی بھی چیز جو عام قبولیت رکھتی ہے اسے یہ کہا جاتا ہے۔
- (1) مالیہ (2) زر (3) دولت (4) اشیاء
- (5) زر کا سب سے اہم کام یہ ہے۔
- (1) تبادلہ کا ذریعہ (2) قدر کا پیمانہ (3) قدر کا ذخیرہ (4) ملتی شدہ ادائیگیوں کا پیمانہ
- (6) اگر زر مستقبل کی ادائیگیوں کا بہتر اور صحیح معیار رہے تو اس کی قدر ایسی رہتی ہے۔
- (1) عارضی (2) مستحکم (3) مستقل (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (7) افراط زر کی حالت میں کس کی عام سطح میں مسلسل اضافہ ہوتا ہے۔
- (1) قیمتوں (2) اشیاء و خدمات (3) 1 اور 2 (4) کوئی بھی نہیں
- (8) اگر اشیاء و خدمات کی طلب کے مطابق رسد فراہم نہ کی جائے تو اسے یہ کہتے ہیں۔
- (1) لاگت افروز افراط زر (2) طلب کش افراط زر (3) حقیقی افراط زر (4) زری افراط زر
- (9) لاگت افروز افراط زر کس کی قیمتوں میں اضافہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔
- (1) اشیاء و خدمات (2) عالمین پیداوار (3) پیدائشی لاگت (4) قوت خرید
- (10) دوڑتا افراط زر کی صورت میں قیمتوں میں اضافہ سلا نہ کس فیصد سے ہوتا ہے۔
- (1) 5 فیصد (2) 7 فیصد (3) 10 فیصد (4) 15 فیصد
- (11) قیمتوں میں اضافہ جب بہت تیزی سے ہوتا ہے تو اسے یہ کہا جاتا ہے۔
- (1) شدید افراط زر (2) حقیقی افراط زر (3) زری افراط زر (4) ضبط کردہ افراط زر
- (12) دوڑتا افراط زر کس کو خطرے کی علامت کا اشارہ دیتا ہے۔
- (1) معیشت (2) مملکت (3) حکومت (4) ملک
- (13) خسارہ مالیہ سازی میں اضافہ سے ایسی حالت پیدا ہوتی ہے۔
- (1) تفریطی (2) مالیاتی (3) افراطی (4) سکونی
- (14) افراط زر کی بدولت سرمایہ کاری پیداوار اور کس میں اضافہ ہوتا ہے۔
- (1) دولت (2) روزگار (3) بے روزگاری (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (15) افراط زر سے قرض دار کو فائدہ اور کس کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔
- (1) قرض دینے والا (2) قرض لینے والا (3) سرمایہ دار (4) اصل دار

(16) افراط زر پر کنٹرول کا سب سے بہترین طریقہ ہے۔

(1) قیمتوں پر کنٹرول (2) راشننگ (3) دونوں 1 اور 2 (4) مالیاتی طریقہ

جوابات

1-2	2-4	3-1	4-2	5-1	6-2	7-1	8-2	9-2	10-3
11-1	12-3	13-3	14-2	15-2	16-3				

7. جدید معاشی اصلاحات۔ عالمیانہ۔ آزاد تجارت۔ خانگیانہ۔ FDI

- گذشتہ سال کئی مغربی ایشیاء کے اقوام اور شمالی افریقہ جیسے تیونس، مصر، ایک دوسرے کے انقلاب اور آمرانہ حکومت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے سے متاثر ہوئے۔ ذرائع ابلاغ میں اُسے ”بہارِ عرب“ کہا گیا۔ ی میں مزدوروں کی نقل مکانی:
- ہندوستان کے معاہداتی مزدوروں کی جائے پناہ وسطی امریکہ کے جزائر، مارشس، فیجی، کلا یا اور سیلون وغیرہ ہیں۔
- انیسویں صدی کے وسط تک پیداوار اندرون ممالک ہی منظم ہوتی تھی۔
- MNC ایک ایسی کمپنی ہے جو ایک سے زائد ممالک کی پیداوار پر کنٹرول رکھتی ہے۔
- MNC پیداوار کے لیے کارخانوں اور دفاتر ان مقامات پر قائم کر سکے جہاں وہ مزدور اور دوسرے ذرائع کم قیمتوں پر حاصل کر سکتی ہے۔
- ہمہ قومی کمپنیاں (MNC) ایسے مقامات پر قائم کی جاتی ہیں جہاں عام طور سے MNC تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ مزدوروں کی کم شرحوں پر دستیابی، دوسرے عوامل پیداوار کی یقینی طور پر دستیابی حکومت کی پالیسی جو ان کے مفاد کی حفاظت میں معاون ہوں۔
- وہ پیسہ جو بین الاقوامی کارپوریشن استعمال کرتے ہیں تاکہ زمین، عمارتیں، مشینیں اور دوسرے آلات جیسے اثاثے خرید سکیں اُسے بیرونی خرچ کہتے ہیں۔
- ہمہ قومی کارپوریشن اتنی دولت رکھتے ہیں جو ترقی پذیر ممالک کی حکومتوں کے بجٹ سے زیادہ ہے۔
- بڑے بڑے MNCs قیمتوں کے تعین، بہتر قسم، وصولی اور مزدوروں کے شرائط ان دور رہنے والے پیدا کنندوں کے لیے ان تمام چیزوں میں MNCs بہت زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ان ہمہ قومی کارپوریشنوں کی پیداوار جو وسیع مقامات پر دور دور تک پھیلی ہے آپس میں ایک دوسرے سے منسلک ہو رہی ہے۔
- فورڈ موٹرس ایک امریکی کمپنی ہے جو دنیا کی سب سے بڑی آٹوموبائل تیار کرنے والی ہے جس کی پیداوار دنیا بھر کے 26 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔
- فورڈ موٹرس ہندوستان میں 1995ء میں آئی۔
- چینائی کے قریب سترہ سو کروڑ روپے کے خرچ سے اپنا کارخانہ قائم کیا۔
- اس نے یہ ہندوستان کی ایک بڑی کمپنی ”مہندرا اینڈ مہندرا“ جو جیپ اور ٹرکس بناتی ہے اُس کے اشتراک سے کیا۔
- سن 2004 تک فورڈ موٹرس نے ہندوستانی بازار میں ستائیس ہزار کاریں فروخت کیں جب کہ چوبیس ہزار کاریں ہندوستان سے ساؤتھ افریقہ، میکسیکو اور برازیل کو برآمد کی گئیں
- ”عالمیانہ“ مختلف ممالک کے درمیان تیزی سے بکجا ہونے اور آپس میں ربط پیدا کرنے کا عمل ہے۔
- (MNCs) ہمہ قومی کارپوریشن عالمیانہ کے عمل میں ایک اہم رول ادا کر رہے ہیں۔
- فنی مہارت میں تیزی سے ترقی عالمیانہ کے عمل میں ایک اہم عامل ہے جس نے اسے تیزی عطا کی ہے۔

- اطلاعات اور مواصلات کے میدانوں میں فنی مہارت کی ترقی اور زیادہ شاندار اور تیز رفتار ہے۔
- دور رسائی کی سہولتیں، پیغام رسانی، ٹیلی فون بشمول موبائل فون فیکس دنیا بھر میں دوسرے ممالک سے ربط پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں تاکہ اطلاعات کو فوراً اور در دراز کے مقامات تک پہنچایا جاسکے جو کہ سیاروں کے ترسیلی آلات کی وجہ سے سہولت بخش ہوا ہے۔
- انٹرنیٹ آپ کو ای میل یعنی الیکٹرانک میل کو فوری طور پر بھیجنے اور گفتگو کرنے کی دنیا میں کم قیمتوں پر سہولت مہیا کرتا ہے۔
- 20 سال پہلے شہری ہندوستان میں ہمیں کمپیوٹرز کے لیے تیزی سے ربط قائم ہو جاتا تھا جب کہ دیہی ہندوستان میں برقی تحفیف ہے۔ موجودہ شہری ہندوستان میں ہمیں موبائل فون میں انٹرنیٹ دستیاب ہے۔
- درآمدات پر ٹیکس تجارت میں رکاوٹ کی ایک مثال ہے۔
- صنعتیں 1950ء سے 1960ء کے دہوں کی شروعات ہیں اور مسابقت جو درآمدات سے اس وقت پیدا ہو رہی تھی صنعتوں کے باقی رہنے کے لیے ایک خطرہ تھی۔ غرض ہندوستان نے صرف ضروری اشیاء کی درآمدات کی اجازت دی جیسے مشنری، کھاد، پٹرولیم وغیرہ۔ تاہم 1991 کے شروع ہونے کے قریب ہندوستان میں دور رس تبدیلی پالیسی عمل میں لائی گئی۔
- رت اور بیرونی سرمایہ کاری پر لگائی گئی روک بہت حد تک گھٹادی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اشیاء کی درآمدات اور برآمدات آسانی سے کی جاسکتی ہیں اور بیرونی کمپنیاں اپنے کارخانے اور دفاتر یہاں قائم کر سکتے ہیں۔
- تجارتی تنظیم (WTO) ایک ایسی تنظیم ہے جس کا مقصد بین الاقوامی تجارت کو آزادی دلانا ہے۔
- عالمی قیافتہ ممالک کی ایما پر جس کا آغاز ہوا WTO بین الاقوامی تجارت سے متعلق قوانین بناتی ہے اور یہ دیکھتی ہے کہ آیا ان قوانین کی پابندی ہو رہی ہے یا نہیں۔
- دنیا کے تقریباً 150 ممالک WTO کے موجودہ ارکان میں سے ہیں۔ کہ کئی ہندوستانی مشہور کمپنیاں یہ بڑھتی ہوئی مسابقت کی وجہ سے اپنے فائدے کو بڑھانے کے قابل ہو گئیں۔
- عالمیائے عمل نے IT یعنی اطلاعات اور فنی مہارت والی کمپنیوں کو خدمات کے نئے مواقع فراہم کیے ہیں۔
- وہ چھوٹے بیوپاریوں کی مدد کر سکتی ہے تا وقتیکہ وہ اپنے مظاہرے کو بہتر بنائیں اور مسابقت کرنے کے قابل بن جائیں۔
- اگر ضرورت پڑے تو حکومت تجارتی تحدیدات اور سرمایہ کاری پر تحدیدات کا استعمال کر سکتی ہے۔
- وہ (WTO) عالمی تجارت تنظیم سے صاف و شفاف قوانین کے بارے میں باترچیت کر سکتی ہے۔
- وہ چھوٹے بیوپاریوں کی مدد کر سکتی ہے تا وقتیکہ وہ اپنے مظاہرے کو بہتر بنائیں اور مسابقت کرنے کے قابل بن جائیں۔
- اگر ضرورت پڑے تو حکومت تجارتی تحدیدات اور سرمایہ کاری پر تحدیدات کا استعمال کر سکتی ہے۔ وہ (WTO) عالمی تجارت تنظیم سے صاف و شفاف قوانین کے بارے میں باترچیت کر سکتی ہے۔
- عالمیائے عمل آپس میں ممالک کو جوڑنے کا ایک تیز مرحلہ ہے۔
- یہ بیسویں صدی بھی اہم تبدیلی کی حیثیت سے ابھرنے والا عالمی بدلاؤ ہے۔
- اس کے معاشی، سیاسی اور تہذیبی پہلو ہیں۔ بازاروں کا انضمام اور پیداوار بذر لعل تجارت اور سرمایہ ہمہ قومی کارپوریشنوں کے ذریعہ زیادہ دولت اور طاقت کا استعمال یہ موجودہ عالمیائے عمل کا اہم ثبوت ہے۔
- تجارت اور سرمایہ کاری میں آزادی فراہم کرنا تحدیدات کو ہٹاتے ہوئے اس چیز نے معیشتوں کو عالمیائے عمل کے لیے راہ ہموار کر دی۔
- بین الاقوامی معاشی مبادلہ، تجارت، سرمایہ کاری، نقل مکانی یا گھریلو معاملات ہوں ان سب میں دولت مند مغربی ممالک کا دنیا کے

دوسرے ممالک پر غیر واجبی اثر دوسو ہے۔

○ بین الاقوامی تنظیمیں جیسے IMF، WB، WTO (عالمی تجارتی تنظیم)، (عالمی بینک)، (عالمی مالیاتی فنڈ) ترقی یافتہ ممالک کے فائدے کی نمائندگی کرتے ہیں نہ کہ ترقی پذیر ممالک کی۔

○ ہندوستانی معیشت میں عالمیانہ کے عمل کے بیچ کو 1980ء کے دہے سے پہلے ہی بودیا گیا تھا۔ بیرونی سرمایہ کاری کو کئی رعایتیں بھی منظور کی گئی تھیں۔ کئی اہم شعبوں میں جس میں پہلے سے پابندیاں تحدیدات عائد تھے MNCs کو اجازت دی گئی FERA پر اچھے طریقے سے عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ آزادیانہ کو تیز کرتے ہوئے درآمد کی اجازت دی۔ اس کے باوجود حقیقی عالمیانہ نئی معاشی پالیسی سے ہی عمل میں آیا جس کو حکومت ہند نے جولائی 1991ء کو IMF اور World Bank کی فرمائش پر متعارف کروایا۔

○ چھٹوں اور ساتوں منصوبوں کے دوران ہندوستانی معیشت مختلف مسائل جیسے تجارتی توازن میں خسارہ اور Invisible Account کی وصولیات میں کمی اور توازن ادائیگی میں تشویشناک صورتحال پیدا ہوگئی۔ اس بحران سے معیشت کو باہر نکالنے کے لئے ہندوستان نے IMF اور World Bank سے 7 بلین ڈالر کے غیر معمولی قرض کی درخواست کی اور وہ ہندوستان کی مدد کرنے تیار ہو گئے۔ IMF نے ہندوستان پر LPG پالیسی کو اپنانے پر زور دیا۔ کانگریس حکومت نے اس کو قبول کرتے ہوئے اس شروع کرنے کے اقدامات 1991 سے اب تک کئے جا رہے ہیں۔

○ آزادیانہ (Liberalization) آزادیانہ کو عام طور پر آزاد تجارت بھی کہتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے ان میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا ہے۔ اس کے خاتمہ کے لئے کانگریس حکومت جس کے قائد وزیراعظم جناب پی وی نرسیمہا راؤ اور فینانس منسٹر جناب منموہن سنگھ نے نئی صنعتی پالیسی 24-07-1991 کو اعلان کیا۔

○ صنعتی شعبہ (Industrial Sector): نئی صنعتی پالیسی 1991 سے بڑی بڑی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئیں۔ تجارت کو آزادیانہ کی وجہ سے عوامی شعبہ کے لئے بالکل 18 صنعتوں کو محفوظ کر دیا گیا جو لوہے، فولاد، بھاری پلانٹس اور مشینری، مواصلات اور ٹیلی کام آلات، معدنیات، تیل، کانکنی، ہوائی حمل و نقل خدمات اور بجلی کی پیداوار اور تقسیم۔ ان میں سختی کے ساتھ کمی کرتے ہوئے تین کر دیا گیا۔ دفاعی جنگی جہاز، جنگی بحری جہاز، جوہری توانائی کی پیداوار اور ہندوستانی ریلوے۔

○ مرکزی حکومت کی صنعتی پالیسی نے سوائے 18 صنعتوں کے جو ماحولیاتی اعتبار سے حساس ہیں بقیہ پر سے لائسنسنگ کے لزوم کو ختم کر دیا۔ اب صرف پانچ صنعتوں کے لئے لائسنس لازمی کر دیا جو یہ ہیں: الکوہل، سگریٹ، خطرات سے پُر کیمیکل، الیکٹرانک اور دفاعی سازوسامان، دھماکوشیاء تیار کرنے والی صنعتیں۔ ایک ملین سے زیادہ آبادی والے شہروں کے علاوہ دوسرے مقامات میں حکومت کی جانب سے صنعتی منظوری حاصل کرنا ضروری نہیں۔

○ تجارتی پالیسی (Trade Policy): اصلاحات سے پہلے تجارتی پالیسی کی خصوصیت یہ رہی کہ بہت زیادہ محصول اور درآمدی تحدیدات عائد تھیں۔ اشیاء صارفین کی مصنوعات کی درآمدات پر مکمل پابندی عائد تھی۔ اشیاء اصل خام مال اور درمیانی اشیاء کی مخصوص فہرست کو ہی مفت درآمد کیا جاسکتا تھا۔ لیکن زیادہ اشیاء متبادل پیداوار ملک میں ہی تیار کی جارہی تھیں۔ درآمدات کے لئے لائسنس لازمی تھا۔ لائسنس جاری کرنے کا معیار شفاف نہیں تھا۔ تاخیر کرنے کی بیماری تھی۔ نئے معاشی اصلاحات نے درآمدی لائسنس کے مرحلوں کو ختم کر دیا اور درآمدی محصول کو کم کر دیا۔

○ بیرونی سرمایہ کاری (Foreign Investment): ہندوستانی اصلاحات کی دوسری اہم خصوصیت آزادیانہ سے راست بیرونی سرمایہ کاری تھی۔ اونچی ترجیحی صنعتوں میں جہاں بھاری سرمایہ کاری اور ترقی یافتہ ٹکنالوجی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بیرونی سرمایہ کاری کو

مدعو کرنے کی غرض سے 51 فیصد حصص تک راست بیرونی سرمایہ کاری کی اجازت دی گئی۔ اس وقت بہت سارے شعبوں میں 100 فیصد بیرونی سرمایہ کاری کی اجازت ہے سوائے بینک، بیمہ کمپنیوں، مواصلات اور Airlines۔ اجازت نامہ کے طریقہ کار کو آسان بنا کر فہرست میں شامل صنعتوں کے لئے اہلیت رکھنے والوں کو خود بہ خود منظوری فراہم کی جا رہی ہے۔ (100 فیصد، 74 فیصد اور 51 فیصد)۔ اس مد میں RBI کے رجسٹر میں شامل بیرونی سرمایہ دار سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔

○ بیرونی ٹکنالوجی (Foreign Technology): اونچی ترچھی صنعتوں سے متعلق ٹکنالوجی معاہدوں کے لئے خود بہ خود منظوری فراہم کرے گی۔ بیرونی ٹکنیشن کو کام پر لگانے اور دیسی ترقی دی ہوئی ٹکنالوجی بیرونی جانچ کے لئے اجازت کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔

○ عوامی شعبہ کی پالیسی (Public Sector Policy): صنعتی پالیسی قرارداد 1956ء میں 17 صنعتوں کو عوامی شعبہ کے لئے مختص کیا گیا۔ 1991 کی صنعتی پالیسی میں کم کر کے 8 کر دیا گیا جو (1) ہتھیار اور گولہ بارود (2) جوہری توانائی (3) کونڈ اور بھورا کونڈ (Lignite) (4) معدنی تیل (5) کانکنی اور خام لوہا، سونا، ہیرے، خام کروم (Chrome ore)، جپسم (Gypsum)، سلفر (Sulphur) (6) کانکنی اور کاپر (Copper)، زنک (Zinc)، ٹن (Tin) (7) معدنی اور (8) ریل حمل و نقل۔ محفوظ صنعتوں کی فہرست سے 5 اور 6 آئٹم کو نکال دیا گیا 1993ء میں پھر 3 اور 4 items کو 1998-99 میں نکال دیا گیا محفوظ صنعتوں کی فہرست سے۔ ہتھیار اور گولہ بارود کے شعبہ کو 9 مئی 2001 میں خانگی شعبہ کے تحت کر دیا گیا۔

○ MRTP Act: MRTP قانون 1969ء کے تحت بھاری صنعتوں کو اجازت نامہ کے لئے چندہ صنعتوں کو صنعتی لائسنس کا حاصل کرنا۔ اس کے علاوہ ان یونٹس کے لئے ضروری ہے کہ MRTP کمیشن سے اجازت لیں۔ نئی صنعتی پالیسی 1991 نے اس کو ناکارہ قرار دے کر بھاری صنعتوں کے اثاثہ جات حد اور سرمایہ کاری میں اضافہ کرنا۔

☆ ہندوستان میں خانگیانہ (Privatisation in India)

○ صنعتی پالیسی قرارداد 1956ء نے عوامی شعبہ کو بہت زیادہ اہمیت دی۔ آنے والے چار دہوں میں عوامی شعبہ کی تعمیر کے لئے بہت زیادہ سرمایہ کاری کی گئی۔ ان میں سے چند کاروباری اداروں کی پیداوار کو کامیابی سے بڑھایا گیا۔ نئے علاقوں میں ٹکنالوجی محفوظ ٹکنیکل موزونیت کے لحاظ سے شروع کی گئی۔ اس کے باوجود ابتدائی غور و فکر سے پتہ چلا کہ عوامی شعبہ کی سرمایہ کاری بنیادی سہولیات کے علاقوں میں کرتی تھیں۔ لیکن عوامی شعبوں کی ابتداء ایسے علاقوں سے کی گئی جہاں بنیادی سہولتوں کا فقدان اور کاروباری اعتبار سے بخر ہیں۔

○ مرکزی حکومت نے معاشی اصلاحات کے حصہ کے طور پر نئی صنعتی پالیسی کا 24 جولائی 1991ء میں اعلان کیا۔ یہ پالیسی نے خانگی شعبہ کے لئے کئی راستے کھول دئے اور بڑے پیمانہ پر عوامی اشتراک کی ترغیب دی جا رہی ہے اور حکومت عوامی شعبہ کے حصص، میوچول فنڈ، مالی ادارے، عام پبلک اور ملازمین کو خریدنے کا پیشکش کر رہی ہے۔

○ سرمایہ نکاسی کی تعریف اس طرح بھی کی گئی ہے حکومت کا وہ عمل اثاثہ یا اسکے ذیلی کی فروخت یا نقدی میں تبدیلی کرے اس کو سرمایہ نکاسی Divestment or Divestiture کہتے ہیں۔

○ قومی سرمایہ کاری فنڈ (National Investment Fund): حکومت نے عوامی شعبوں کے اداروں کی سرمایہ نکاسی سے حاصل ہونے والی رقمات کو شامل کرتے ہوئے ایک قومی سرمایہ کاری فنڈ (NIF) کا قیام 3 نومبر 2005ء میں ہوا۔

○ راست بیرونی سرمایہ کاری (Foreign Direct Investment (FDI): راست بیرونی سرمایہ کاری کی تعریف اس طرح کی گئی کہ طویل مدتی بین الاقوامی سرمایہ کے بہاؤ کے ساتھ پیداواری مصروفیت اور انتظامی کنٹرول یا حصہ داری بیرونی فرم کے انتظامیہ میں ہو۔ راست بیرونی سرمایہ کاری قانون سرمایہ کاری اور بچت کے حوالہ کو پڑھتا ہے۔ معاشی ترقی کے عمل، مستقل بچت اور بہترین ٹکنالوجی جو صلاحیت میں اضافہ پیداواری اور پیداوار میں اضافہ اور پیداوار کے نئے مواقع تخلیق کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

○ آج کل راست بیرونی سرمایہ کاری کو Financial Collaboration، مشترکہ ویچر اور سرمایہ بازار کے ذریعہ اجازت دی گئی ہے۔ معاشی اصطلاحات کے حصہ کے طور پر ہندوستان نے اپنی معیشت کے دروازے کھول دئے اور MNCs کو اجازت دی کہ وہ ہمارے اہم شعبہ جیسے بجلی، تیل، الیکٹریکل ساز و سامان، حمل و نقل، کیمیکل، Food Processing، دوائیں، کپڑا، صنعتی مشینری، مواصلات، بینک، بیمہ، ہوٹل، سیاحت وغیرہ۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) پچھلے دو دہوں میں _____ ممالک کے مابین تجارت اشیا اور خدمات کے بہاؤں کا مشاہدہ کیا۔
(1) عالمیانہ (2) خانگیا نہ (3) آزادی (4) کوئی نہیں
- (2) اس کمپنی کی مختلف ممالک میں شاخیں پائی جاتی ہیں۔
(1) جوائنٹ اسٹاک (2) عالمیانہ (3) کارپوریٹ (4) MNC
- (3) ہمہ قومی کمپنیاں MNC ایسے مقام پر پیداوار انجام دیتی ہیں جہاں۔
(1) مزدوروں کی کم شرح پر دستیابی ہو (2) اشیاء سستی ہو
(C) معاشی بڑھاؤ ہو (4) خوبصورت منظر ہو
- (4) کارگل فوڈس نامی امریکی کمپنی کی ہمہ قومی کارپوریشن نے ہندوستانی کمپنی _____ کو خریدا۔
(1) ڈاٹر (2) پارکھی فوڈس (3) برٹانیہ (4) امول
- (5) فورڈ فوڈس کمپنی کا اشتراک اس سے ہے۔
(1) ٹاٹا موٹرس (2) ماروتی سوزوکی (3) مہندرا اینڈ مہندرا (4) ہندوستان موٹرس
- (6) ہندوستان میں چینی کھلونے درآمد کرنے کا نتیجہ۔
(1) ہندوستانی کھلونے زیادہ فروخت ہو رہے ہیں (2) ہندوستانی صارفین کی خریدی کم ہو گئی ہے
(3) چینی صارفین چھنے کے اختیار سے محروم ہو گئے (4) ہندوستانی صارفین کو سستے کھلونے چھنے کا اختیار حاصل ہے
- (7) چینی کھلونے پر آڈیٹس عائد کرے تو یہ ہوگا۔
(1) چینی کھلونہ ساز کو فائدہ ہوگا (2) ہندوستانی کھلونہ ساز خوش رہ سکیں گے
(3) چینی کھلونے بدستور رہیں گے (4) ہندوستانی صارفین زیادہ چینی کھلونے خریدیں گے
- (8) یہ تجارت میں رکاوٹ کی ایک مثال ہے۔
(1) بیرونی سرمایہ کاری (2) اشیاء کا خراب ہونا (3) درآمدی ٹیکس (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (9) حکومت کار کاؤٹوں کا یا پابندیوں کا ہٹانا _____ کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔
(1) آزادانہ تجارت (2) سرمایہ کاری (3) تجارت (4) کھلی تجارت
- (10) اس صنعت کو شہری علاقوں کے متمول افراد خریدار کے طور پر زیادہ تعداد میں دستیاب ہیں۔
(A) فٹ ویر (2) آٹوموبائل (3) زیورات (4) پارچہ

جوابات

1-2	2-4	3-1	4-2	5-3	6-4	7-2	8-3	9-1	10-2
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

8. قومی آمدنی۔ GNP, NNP, GDP, NDP ہندوستان کی قومی

آمدنی۔ فی کس آمدنی۔ معیار زندگی۔ ترقی۔ معنی اور نتائج

قومی آمدنی:

○ کلی معاشیات Macro Economics میں قومی آمدنی ایک بہت اہم تصور ہے۔ یہ معیشت کی مجموعی سرگرمیوں کی عکاسی کرتا ہے۔ جدید معیشتیں ان گنت تبادلوں کی وجہ سے زیادہ پیچیدہ ہوتی ہیں۔ ان معیشتوں کے تجزیہ اور رویہ پر کنٹرول کے لئے چند اظہار یعنی (Indicators) ضروری ہوتے ہیں۔

○ I- قومی آمدنی کی تعریف Definition of National Income

الفریڈ مارشل کے مطابق ملک کی محنت اور اصل پر اس کے قدرتی وسائل کے عمل کرنے پر سالانہ چند نقد اشیاء کا مجموعہ مادی اور غیر مادی بشمول تمام قسم کی خدمات پیدا کرتے ہیں۔ لفظ خالص کا مطلب یہ ہے کہ پیداوار کی خام قدر میں سے اصل کی فرسودگی کے اخراجات منہا کئے جاتے ہیں۔ یہی حقیقی منافع یا ملک کی آمدنی یا قومی منافع ہوتا ہے۔ Simon Kuznets کے مطابق قومی آمدنی اشیاء اور خدمات کی خالص پیداوار کا بھاری بھاری جو صارفین کو ملک کے پیداواری نظام سے حاصل ایک سال کے دوران حاصل ہوتا ہے یا ملک کی اشیاء اصل میں خالص اضافہ ہوتا ہے۔ اس طرح قومی آمدنی سے مراد معیشت میں ایک سال میں پیدا کی گئیں اشیاء و خدمات کی قدر لی جاتی ہے۔

○ II- قومی آمدنی کے تعین کے عوامل Determinants of National Income

قومی آمدنی کے تعین کے عوامل یہ ہیں۔

- (1) قدرتی وسائل (Natural Resources): قومی آمدنی میں اضافہ قدرتی وسائل کے بھرپور استعمال سے کیا جاسکتا ہے۔ قدرتی وسائل قدرت کا عطیہ ہوتے ہیں اسے قدرتی دولت کہا جاتا ہے۔
- (2) محنت (Labour): محنت کی روزگار کی سطح پر قومی آمدنی کا تعین کیا جاتا ہے۔ جس ملک میں سخت محنت استعمال کی جاتی ہے وہاں قومی آمدنی زیادہ ہوتی ہے۔
- (3) اصل (Capital): پیداوار کے عمل میں اصل اہم رول ادا کرتا ہے۔ اصل سے دولت میں اضافہ ہوتا ہے اس کے نتیجہ میں قومی آمدنی کی سطح اونچی ہوتی ہے۔
- (4) تنظیم (Organization): جب تمام مندرجہ بالا عوامل کو موثر طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے اور اس اضافہ کا ذمہ دار تنظیم ہوتا ہے۔

○ III- قومی آمدنی کے تصورات Concepts of National Income

قومی آمدنی کے تصورات یہ ہیں۔

- (1) خام قومی پیداوار Gross National Product: خام قومی پیداوار سے مراد ایک سال کی مدت میں معیشت میں پیدا کردہ تمام مکمل اشیاء اور خدمات کی قدر لی جاتی ہے جس میں بیرونی سرمایہ شامل رہتا ہے۔
یہاں C = صرف I = خام سرمایہ کاری = G = حکومتی خرچ = X - M = بیرونی سرمایہ
- (2) خام گھریلو پیداوار Gross Domestic Product: کسی ملک میں ایک سال کے دوران پیدا کردہ تمام اشیاء و خدمات

کی بازاری قدر کو خام گھریلو پیداوار کہتے ہیں۔ جس میں بیرونی اصل شامل نہیں کیا جاتا ہے۔
 $C = I = \text{خام گھریلو سرمایہ کاری} = G = \text{حکومتی اخراجات} = \text{GDP} = C + I + G$
 جب خام گھریلو پیداوار میں سے اخراجات فرسودگی (Depreciation) کو منہا کیا جاتا ہے تو نقد گھریلو پیداوار (Net Domestic Product) کہتے ہیں۔

(3) نقد قومی پیداوار (Net National Product): نقد قومی پیداوار سے مراد ایک سال کے دوران پیدا کردہ تمام اشیاء و خدمات کی بازاری قدر لی جاتی ہے جس میں اخراجات فرسودگی شامل نہیں کئے جاتے ہیں۔
 $NNP = GNP - \text{Depreciation}$

GNP = خام قومی پیداوار = Depreciation = اخراجات فرسودگی
 (4) قومی آمدنی عامل پیداوار کی لاگت National Income at Factor Cost: قومی آمدنی عامل

پیداوار کی لاگت پر مساوی ہوتی ہے جملہ لاگان + جملہ اجرت + جملہ سود + جملہ منافع
 قومی آمدنی عامل پیداوار کی لاگت پر = نقد قومی آمدنی + رعایتیں (Subsidies)۔ بالواسطہ حاصل
 (5) شخصی آمدنی Personal Income: تمام افراد کی مخصوص وقت میں تمام وسائل سے حاصل کردہ آمدنیوں کے مجموعے کو شخصی آمدنی کہتے ہیں۔

اس طرح شخصی آمدنی = قومی آمدنی عامل پیداوار پر۔ (غیر تقسیم شدہ + کارپوریٹ حاصل) + صرف ادائیاں
 (6) قابل صرف آمدنی Disposable Income: جب شخصی آمدنی زمین سے شخصی حاصل منہا کئے جاتے ہیں تو قابل صرف آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح قابل صرف آمدنی = صرف + بچت

(7) فی کس آمدنی Per Capita Income: فی کس آمدنی سے مراد سالانہ تخمینہ کردہ اوسط فی کس آمدنی ہوتی ہے جب قومی آمدنی کو جملہ آبادی سے تقسیم کیا جاتا ہے تو فی کس آمدنی حاصل ہوتی ہے
 $\text{فی کس آمدنی} = \frac{\text{قومی آمدنی}}{\text{جملہ آبادی}}$

فی کس آمدنی سے ملک کے اوسط معیار زندگی کو ظاہر کیا جاتا ہے۔

○ IV- قومی آمدنی کے اجزاء Components of National Income

قومی آمدنی کے مختلف اجزاء یہ ہیں۔

- (1) صرف Consumption: صرف سے مراد اشیاء و خدمات پر صرف کئے گئے اخراجات ہوتے ہیں جس سے احتیاجات کی راست طور پر تکمیل کی جاتی ہے۔ اخراجات صرف کا انحصار آمدنی کی سطح پر ہوتا ہے۔
- (2) خام گھریلو سرمایہ کاری Gross Domestic Investment: اشیاء اصل انجام دئے جانے والے اخراجات کو سرمایہ کاری اخراجات کہتے ہیں۔ اشیاء اصل کو عمل پیرائش بطور پیداوار کے آلات کے استعمال کیا جاتا ہے۔
- (3) حکومت کے اخراجات Government Expenditure: حکومت کی جانب سے مختلف اشیاء پر انجام دئے گئے اخراجات کو عوامی خرچ کہتے ہیں۔

(4) خالص بیرونی سرمایہ کاری Net Foreign Investment: اگر برآمد کی قدر درآمد کی قدر کی بہ نسبت زیادہ رہے تو دیگر ممالک مقروض ہوتے ہیں تو اسے قومی آمدنی میں جمع کیا جاتا ہے۔ اگر درآمد کی قدر برآمد کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ اس طرح اس فرق کو قومی آمدنی سے منہا کرنا چاہیے۔

○ -V قومی آمدنی کا تخمینہ Measurement of National Income

قومی آمدنی کے تخمینہ کے تین طریقے ہیں۔

(1) پیداوار کا طریقہ Output Method : اس طریقہ کے تحت معیشت میں جملہ اشیاء و خدمات کی بازاری قدر

معلوم کی جاتی ہے۔ پیداوار اور خدمات کی قدر حاصل کرنے کے لئے ہر شے کی قیمت کو اس کی مقدار سے ضرب دیا ہے۔ اس طرح جب تمام پیدا کردہ اشیاء و خدمات کی نقد قدر معلوم کی جاتی ہے تو اسے جمع کرنے پر قومی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔

$$N.I = P_1Q_1 + P_2Q_2 + \dots + P_nQ_n$$

یہاں NI = قومی آمدنی = P = شے کی قیمت = Q = مقدار

(2) خرچ کا طریقہ Expenditure Method : اس طریقہ میں افراد، فرس اور حکومتی اخراجات جو مکمل

اشیاء پر انجام دئے جاتے ہیں۔ ان سب کو جمع کیا جاتا ہے تو قومی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔

$$N.I = EH + EF + EG$$

یہاں EH = گھریلو اخراجات = EF = فرس کے اخراجات = EG = حکومتی اخراجات

(3) آمدنی کا طریقہ Income Method : اس طریقہ میں تمام عاملین پیداوار کی آمدنیوں کو جمع کیا جاتا ہے تب

قومی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ $N.I = R + W + I + P$

یہاں R = لگان = W = اجرتیں = I = سود = P = منافع

اس طریقے کو آسان بنانے کی خاطر معیشت کو دو حصوں یعنی آمدنی محصول دہندے اور غیر محصول دہندوں میں تقسیم کیا

جاتا ہے۔ اور پھر محکمہ آمدنی ٹیکس سے اعداد و شمار حاصل کئے جاتے ہیں۔ جس کی بنیاد پر قومی آمدنی کا تخمینہ کیا جاتا ہے۔

○ -VI قومی آمدنی کی پیمائش میں مشکلات Difficulties in the Measurement of National Income

ترقی پذیر ممالک میں قومی آمدنی کی پیمائش میں چند مشکلات پیش آتی ہیں جو یہ ہیں۔

(1) غیر زری تبدلے انجام دئے جاتے ہیں۔ ان کا شمار قومی آمدنی میں صرف اس وقت کیا جاتا ہے جبکہ یہ تبدلے بازاری قدر کے

حامل ہوتے ہیں ورنہ انھیں قومی آمدنی میں شامل نہیں کیا جاتا ہے۔

(2) پیداوار میں اکثر کاروبار اس طرح انجام دئے جاتے ہیں کہ ان کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہوتا ہے۔ لہذا قومی آمدنی کی پیمائش مشکل ہو

جاتی ہے۔

(3) ترقی پذیر ممالک میں قیمتیں تیزی سے بدلتی رہتی ہیں۔ اس لئے صحیح قومی آمدنی معلوم کرنے میں وقت پیدا ہوتی ہے۔

(4) قومی آمدنی کی پیمائش کے لئے عوامی اخراجات کا باقاعدہ حساب درکار ہوتا ہے اس عدم موجودگی میں قومی آمدنی کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔

(5) معاشی ترقی کا جائزہ لینے کے لئے قومی آمدنی کے اعداد و شمار کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ ترقی پذیر معیشت میں ہر سال قیمتیں تبدیل

ہوتی رہتی ہیں اس لئے قومی آمدنی مستقل قیمتوں کی بنیاد پر معلوم کی جاتی ہے۔

(6) ترقی پذیر ممالک جیسے ہندوستان میں ایک شخص کئی پیشوں سے روزگار حاصل کرتا ہے۔ تو اس کو تمام پیشوں سے حاصل ہونے

والی آمدنی کا حساب لگانا مشکل ہوتا ہے۔ اس طرح قومی آمدنی کی پیمائش میں وقت پیش آتی ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) گلی معاشیات میں کونسا تصور بہت اہم ہے۔

(1) فی کس آمدنی (2) قومی آمدنی (3) شخصی آمدنی (4) صنعتی آمدنی

- (2) قومی آمدنی میں کن اشیاء و خدمات کی قدر شامل کی جاتی ہے۔
- (1) درمیانی اشیاء (2) اشیاء اصل (3) آخری (4) قطعی
- (3) اصل کے استعمال سے یہ پیدا کی جاتی ہے۔
- (1) آمدنی (2) صرف (3) دولت (4) زر
- (4) خام قومی پیداوار معیشت میں پیدا کردہ تمام مکمل اشیاء اور خدمات کی یہ کہلاتی ہے۔
- (1) قیمت (2) قدر و قیمت (3) قدر (4) دولت
- (5) کسی ملک میں ایک سال کے دوران پیدا کردہ تمام اشیاء و خدمات کی بازاری قدر کو یہ کہتے ہیں۔
- (1) خام گھریلو پیداوار (2) نقد گھریلو پیداوار (3) خام قومی پیداوار (4) نقد قومی پیداوار
- (6) اشیاء اصل کی قدر کی برقراری کے انجام دئے جانے والے خرچ کو یہ کہتے ہیں۔
- (1) فرسودگی (2) منہائی (3) اضافی (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (7) قومی آمدنی عامل پیداوار کی لاگت پر مساوی جملہ لگان + جملہ اجرتیں + جملہ سود اور
- (1) نفع صارف (2) جملہ نقصان (3) جملہ منافع (4) جملہ آمدنی
- (8) حکومت کی جانب سے دی گئی امداد کو یہ کہا جاتا ہے۔
- (1) اعانت (2) امداد (3) منافع (4) آمدنی
- (9) تمام افراد کی مخصوص وقت میں ذرائع سے حاصل کردہ آمدنیوں کو یہ کہتے ہیں۔
- (1) قابل صرف آمدنی (2) شخصی آمدنی (3) فی کس آمدنی (4) قومی آمدنی
- (10) قابل صرف آمدنی =
- (1) صرف + سرمایہ کاری (2) صرف + بچت (3) قومی آمدنی - فرسودگی (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (11) فی کس آمدنی کس کے مساوی ہوتی ہے۔
- (1) قومی آمدنی (2) جملہ آبادی (3) قومی پیداوار (4) خام قومی پیداوار
- جملہ آبادی قومی آمدنی جملہ آبادی فرسودگی
- (12) اگر برآمد کی قدر درآمد کی قدر کی بہ نسبت زیادہ رہے تو اسے کس میں جمع کیا جاتا ہے۔
- (1) خام قومی پیداوار (2) قابل صرف آمدنی (3) قومی آمدنی (4)
- خام گھریلو پیداوار

جوابات

1-2	2-3	3-3	4-3	5-1	6-1	7-3	8-1	9-2	10-2
11-1	12-3								

- ریاستی خام گھریلو پیداوار (SGDP) یا ریاستی آمدنی ایک ریاست کے نمو کی پیمائش کا سب سے اہم اشاریہ ہے۔ ریاستی خام گھریلو پیداوار کو اس طرح تعین کیا جاسکتا ہے ”کسی ریاست کی جغرافیائی حدود کے اندر ایک سال کی مدت میں پیدا کی جانے والی تمام اشیاء اور خدمات کا مجموعہ بشرطیکہ دوسری گنتی سے بچا جائے“۔
- Director of Economics and Statistics پیداوار اور آمدنی کے طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے ریاستی خام گھریلو

- پیداوار کا تخمینہ لگاتا ہے۔ وسیع طور پر SGDP کا دو مختلف طریقوں سے تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔ پہلا طریقہ یہ جانچنے کے لئے ہے کہ خام آمدنی کی سطح میں ہونے والا اضافہ جو کئی دہوں کے دوران موجودہ قیمتوں اور مستقل قیمتوں پر کیا ہے۔ دوسرے طریقے میں SGDP میں شعبہ واری تعاون، تینوں شعبوں ابتدائی، ثانوی اور تیشی شعبہ کا تجزیہ کیا جاتا ہے تاکہ مختلف برسوں میں SGDP میں شعبہ واری تعاون میں آنے والی متعلقہ تبدیلیوں کا اندازہ لگایا جائے جو کہ مختلف شعبوں کی متعلقہ اہمیت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔
- ہندوستان میں آزادی سے پہلے غیر معمولی غذائی اشیاء کی کمی کے باعث قحط سالی کا دور دورہ ہوتا تھا اور یہ بڑے پیمانہ پر فاقہ کشی کی اموات کا سبب بنتا تھا۔
- 1943ء سے 1945ء کے دوران بنگال میں قحط آیا جس کی وجہ سے بنگال، آسام اور اڑیسہ میں رہنے والے 3 تا 5 ملین افراد کی جانیں چلی گئیں۔
- پیداوار اور غذائی اجناس کی دستیابی میں فرق ہے۔ اسے اس طرح تخمینہ لگایا جاسکتا ہے:
- سال بھر میں دستیاب غذائی اجناس: سال کے دوران غذائی اجناس کی پیداوار (پیداوار۔ بیج، چارہ اور ضائع شدہ اشیاء) + نقد درآمد (درآمد۔ برآمد)۔ حکومت کے ساتھ ذخیرہ میں تبدیلی (سال کے اختتام پر ذخیرے کی مقدار۔ ابتداء میں افتتاحی ذخیرہ کے مقدار)
- یومیہ فی کس غذائی اجناس کی دستیابی: سال بھر میں غذائی اجناس کی دستیابی / آبادی) / 365 دن
- غذائی اناج کا ذخیرہ جو بنیادی طور پر چاول اور گہوں FCI نوڈ کارپوریشن آف انڈیا سے حاصل کیا جاتا ہے اور منظم کیا جاتا ہے۔ جسے زائد یا فاضل ذخیرہ کہا جاتا ہے۔
- FCI گہوں اور چاول کی خریداری ان ریاستوں کے کسانوں سے کرتا ہے جہاں پیداوار فاضل ہوتی ہے۔ کسانوں کو ان کی فصل کی قیمت ماقبل اعلان کر دی جاتی ہے۔ اس قیمت کو اقل ترین امدادی قیمت (MSP) (منیم سپورٹ پرائس) کہا جاتا ہے۔
- MSP کو ہر سال حکومتی اداروں کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ ہر سال مرکزی اور ریاستی حکومتیں غذائی اناج کی ایک تہائی مقدار کسانوں سے حاصل کرتی ہیں۔ ان غذائی اناج کو عوام میں مختلف طریقوں سے تقسیم کیا جاتا ہے۔
- ہندوستانی حکومت نے سن 2013ء میں ”قانون برائے تحفظ غذا“ کا اعلان کیا تاکہ عوام کے حق غذا کو قانونی بنایا جاسکے۔ یہ تقریباً ہندوستان کی دو تہائی 2/3 آبادی پر اطلاق کرتا ہے۔ اس قانون کے مطابق کم آمدنی والے ہر فرد کے لئے 5 کلوگرام غذائی اناج فی ماہ رعایتی قیمتوں پر دیا جاتا ہے۔
- حالیہ عرصے میں ہندوستانی پارلیمنٹ نے قومی غذائی تحفظ ایکٹ کو بنایا ہے اور بچوں کی باہمی ترقی جیسی اسکیمیں (ICDS) کو نافذ کیا ہے۔ ہندوستانی عدالتیں غذائی تحفظ کے یقینی بنانے میں مستعد ہو گئی ہیں۔
- غیر حکومتی اداروں کی طرف سے دائر کئے گئے مقدمات کے جواب میں عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیا کہ تمام ریاستی اور مرکزی حکومتیں اسکول میں پڑھ رہے نوجوان طلباء کو دوپہر کا کھانا فراہم کریں۔
- اگرچہ اس قسم کی اسکیمیں چند ریاستیں جیسے ٹامناڈو وغیرہ میں چھوٹے پیمانہ پر ہیں لیکن اب یہ اسکیم ساری ریاستوں میں نافذ کی جا رہی ہے۔ تقریباً چودہ کروڑ اسکولی بچے دوپہر کے کھانے کی اسکیم کے تحت مدرسوں میں دوپہر کا کھانا کھا رہے ہیں۔
- کاربوہائیڈریٹس (نشاستہ): یہ قوت فراہم کرتا ہے۔ گہوں، چاول، راگی، جوار، مختلف قسم کے تیل، شکر، چربی وغیرہ کے ذریعہ۔
- پروٹین۔ (لحمیات): یہ نواور جسم کی بافتوں کے دوبارہ بننے میں مدد دیتے ہیں۔ پھلیوں، دالوں، گوشت، انڈے، چاول، گہوں وغیرہ کی مدد سے۔
- وٹامنز (حیاتین): وہ جسم کو تحفظ فراہم کرتے ہیں اور جسم کے کئی اہم ترین نظاموں کو کام کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔ یہ میوے، پتے والی ترکاریاں، جڑوں والی اشیاء غیر پائش شدہ چاول وغیرہ۔

- بالغ مرد اور عورتوں میں تغذیے کے مقام یا حالت کو جسمانی کیمت کے اشاریے (BMI) باڈی ماس انڈیکس سے ناپا جاتا ہے۔
- (جسمانی کیمت کا اشاریہ (BMI) = وزن کلوگرام میں / قد مربع میٹر میں)
- جو کچھ بھی پیداوار دستیاب ہے اسے عوام تک پہنچانا ضروری ہے۔ یہ انہیں بازار میں خریداری یا ازراں فروشی کی دوکان یعنی راشن کی دوکان یا مدرسے میں دیا جانے والا کھانا کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہیں۔
- یہاں ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے لوگ انہیں مطلوبہ مقدار سے کم حرارے استعمال کر رہے ہیں۔ غریبوں کے لئے خلاء بہت زیادہ ہے گوکہ غذائی استعمال کا رخ میوہ جات، ترکاریاں، گوشت اور انڈے وغیرہ کی ہو گیا ہے۔ یہ ایک خوش آئندہ بات ہے۔ حراروں میں کمی
- ہونا ایک خطرے کی گھنٹی ہے۔
- عوامی تقسیمی نظام (PDS) ان مقامات پر جہاں اس کی سخت ضرورت ہے وہاں اطمینان بخش نہیں ہے۔ یہ خطرناک صورتحال ایک جائزہ کے ذریعے سے علم میں آئی جس میں یہ بتایا گیا کہ بچے اور بڑے بہت حد تک کم وزنی یا وزن گھٹ جانے کا شکار ہیں۔
- ایک طویل عرصے سے عوام 35 سے لے کر 45 فیصد حصہ انہیں مطلوب غذا سے کم مقدار کا استعمال کر رہا ہے۔ عوام کا ایک بڑا طبقہ ناقص تغذیہ سے متاثر ہے یا بھوک ہے باوجود اس کے کہ ملک میں کافی مقدار میں غذا دستیاب ہے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) _____ کے دوران بنگال میں قحط آیا۔
- (2) 1940 سے 1942 (1) 1951 سے 1955 (2) 1943 سے 1945 (3) 1970 سے 1972 ء (4) کوئی ملک اپنی تمام آبادی کے لئے پیداوار فراہم کرنے کے قابل ہو جائے اسے ملک کی _____ قرار دی جانی چاہئے۔
- (3) غذائی اجناس کی دستیابی کا اہم ذریعہ حکومت کے ذریعے فراہم کیا گیا _____ کا ذخیرہ ہے۔
- (4) جب کبھی حکومت کے اناج کا ذخیرہ کم ہو جاتا ہے اس سال میں دستیاب چاول کے صرفے میں _____ ہو جاتا ہے۔
- (5) جب لوگ زیادہ میوے ترکاریاں دودھ گوشت مرغ کا گوشت اور مچھلی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں یہ ان دونوں خوشامند ہے۔
- (6) ماہر تغذیہ مشورہ دیتے ہیں کہ ہندوستان میں ہر شخص ایک دن میں اتنی ترکاریاں استعمال کرے۔
- (7) گوشت کے تغذیہ کی ضرورت سالانہ 11 کلوگرام ہے جبکہ دستیابی صرف _____ کلوگرام ہے۔
- (8) ہر شخص 100 گرام میوہ ایک دن میں استعمال کرے جبکہ دستیابی صرف _____ گرام ہے۔
- (9) ایک دن میں فی کس دودھ کی دستیابی 210 ملی لیٹر ہے جبکہ ہمیں ضرورت _____ ملی لیٹر کی ہے۔
- (10) مدنا پور کی زمین ایسی ہے۔

جوابات

1-3	2-2	3-2	4-1	5-2	6-3	7-2	8-1	9-3	10-1
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

مستقل ترقی

- انسانی ترقی کا اشاریہ (HDI) Human Development Index، خام گھریلو پیداوار GDP اور فی کس آمدنی میں اضافہ کسی بھی ملک کی ترقی کا ضامن ہے
- Gross domestic Product (GDP) خام گھریلو پیداوار سے مراد ایک سال کے دوران کسی بھی ملک میں پیدا کردہ گھریلو اشیاء و خدمات کی قدر ہے۔
- ہندوستان میں زائیدازہ 90% فیصد افرادی قوت غیر منظم شعبہ سے تعلق رکھتی ہے۔
- GDP خام گھریلو پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ صرف مخصوص طبقہ کیلئے مفید ہے۔ ممول افراد دنیا کی منتخبہ چیزیں خریدنے کے اہل ہوتے ہیں (بحوالہ باب 10) بعض افراد عالمی معیاری زندگی سے لطف اندوز ہوتے ہیں جبکہ اکثریت غیر موزوں روزگار، نامناسب آمدنی اور بنیادی ضروریات سے ہنوز محروم ہے۔ جنگلات کی کٹائی، زمینی کٹاؤ، زیر زمین آبی سطح کی کمی، آلودگی میں اضافہ، چرگا گاہیں، جامد ایندھن (کوئلہ، پٹرول) پر بڑھتا انحصار، صنعتی ناکارہ مادے، کیمیائی کھاد، جراثیم کش ادویات، موسمی تبدیلی جیسے اہم اور اشد ضروری ماحولیاتی مسائل ہمارے سامنے ہیں۔
- صنعتوں کے قیام نے چند افراد کیلئے ضروری مادی سہولیات پہنچائی ہیں۔
- جیسے زراعت، معدنیاتی کان کنی، پتھر کی کان وغیرہ اس کے علاوہ صنعتی اور توانائی کے شعبوں و دیگر شعبوں کا انحصار بڑی حد تک قدرتی وسائل پر منحصر ہے۔
- وسائل کی فراہمی میں ماحول کی صلاحیت کو ماحولیاتی کارکردگی کے ذرائع، Environment Source Function کے طور پر جانا جاتا ہے۔
- وسائل کے صرفہ یا آلودگی سے اس کی کارکردگی بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے۔
- ماحول کا اکام مختلف سرگرمیوں سے پیدا ہونے والی آلودگی اور ناکارہ ملبہ کو بے ضرر بنانا اور جذب کرنا ہے۔
- قدرتی وسائل جیسے زمین، پانی، معدنیات اور کچھ ہات، درختوں اور جانوروں سے حاصل ہونے والی اشیاء عمل پیداوار کا مرکز ہیں۔
- پیداوار کی صفائی کے لئے پانی کا استعمال، ناکارہ ملبہ غیر ضروری اشیاء وہ ماحول میں جذب ہو جاتے ہیں۔
- غرق مضمی (Sink Function) ماحول کے جذب کرنے اور بے ضرر مادے اور آلودگی کی شکست خوردگی کی صلاحیت کو بیان کرتی ہے۔ جب بیکار ماحول غرق مضمی کی حد سے تجاوز کرتا ہے تو ماحول کو طویل مدتی ضرر پہنچتا ہے۔
- زیر زمین پانی کا راستہ مٹی اور چٹانوں کے ذریعہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہوتا ہے۔ جتنا پانی کی بازیابی ہو رہی ہے اس سے زیادہ نکاسی ہوگی تو یہ یقینی امر ہے کہ کچھ وقت بعد ہمارے پاس زمین میں پانی باقی نہ ہوگا۔
- ہندوستان میں تقریباً 1/3 واں حصہ بازیابی کے مقابلہ میں نکاسی زیادہ کر رہے ہیں۔
- زیر زمین پانی کا زیادہ صرفہ زری طور پر کامیاب علاقوں میں پایا جاتا ہے جیسے کہ پنجاب مغربی اتر پردیش، وسطی اور جنوبی ہند کے سمت چٹانی سطح مرتفع، بعض ساحلی علاقے تیزی سے بڑھتی ہوئی شہری آبادیاں بھی زیر زمین پانی کے بے دریغ استعمال کرتی ہیں۔

- ہندوستان کے 59% اضلاع میں اینڈ پمپ اور کنوؤں کا پانی پینے کیلئے غیر محفوظ ہے۔
- زراعت اور صنعت سے کیمیائی مادوں سے زمینی پانی آلودہ ہو گیا ہے۔
- جدید زرعی عمل میں ”جراثیم کش ادویہ“ اہم جز ہے۔
- سال 1962ء میں ریچل کارسن Rachel Carson نے ایک کتاب بہ عنوان ”Silent Spring“ یا ”خاموش بہار“ اس میں انہوں نے چھمروں پر قابو کے لئے DDT کا چھڑکاؤ پرندوں اور انسانی زندگی پر اثر کے بارے میں لکھا تھا۔
- مادے جیسے جراثیم کش پر مشتمل بھاری وزنی دھاتیں ماحول سے غائب نہیں ہوتیں بلکہ جاندار اجسام کے اندر ذخیرہ ہو جاتی ہیں۔
- مچھلیوں کے جسم میں DDT جمع ہو جانا جو اس پانی میں رہتی ہے جہاں DDT سے متاثرہ پانی بہتا ہے۔
- ہندوستان کے 59% اضلاع میں اینڈ پمپ اور کنوؤں کا پانی پینے کیلئے غیر محفوظ ہے۔
- زراعت اور صنعت سے کیمیائی مادوں سے زمینی پانی آلودہ ہو گیا ہے۔
- جدید زرعی عمل میں ”جراثیم کش ادویہ“ اہم جز ہے۔
- سال 1962ء میں ریچل کارسن Rachel Carson نے ایک کتاب بہ عنوان ”Silent Spring“ یا ”خاموش بہار“ اس میں انہوں نے چھمروں پر قابو کے لئے DDT کا چھڑکاؤ پرندوں اور انسانی زندگی پر اثر کے بارے میں لکھا تھا۔
- مادے جیسے جراثیم کش پر مشتمل بھاری وزنی دھاتیں ماحول سے غائب نہیں ہوتیں بلکہ جاندار اجسام کے اندر ذخیرہ ہو جاتی ہیں۔
- مچھلیوں کے جسم میں DDT جمع ہو جانا جو اس پانی میں رہتی ہے جہاں DDT سے متاثرہ پانی بہتا ہے۔
- ہندوستان میں جراثیم کش کا مہلک اثر انڈوسلفان Endosulfan جراثیم کش کا دیکھا گیا۔
- 1976ء میں کاجو کی فصل کو جراثیم سے تحفظ کے لئے سرکار نے 15000 ایکڑ زمین پر ہیلی کاپٹر کے ذریعہ انڈوسلفان کا چھڑکاؤ کیا۔
- حالیہ عرصہ میں انڈوسلفان کے چھڑکاؤ پر عدالت نے پابندی عائد کی۔
- جراثیم کش کا صرف 1% ہی جراثیم پر اثر ڈالتا ہے باقی ہمارے جسمانی نظام میں غذا، پانی اور ماحول کے ذریعہ داخل ہو جاتا ہے۔
- Narmada Valley Development Project دنیا کے سب سے بڑے برقی پیداوار منصوبوں میں سے ایک ہے۔
- ایسے منصوبے جس میں زائد 3000 بڑے اور چھوٹے ڈیموں کی تعمیر شامل ہے۔
- سب سے بڑا تعمیر کردہ سردار سرور ڈیم ہے۔ جس میں زائد 137,000 ایکڑ جنگلاتی اراضی غرقاب ہو گئی۔
- نصف ملین افراد بے خانماں ہو گئے۔
- سردار سرور اور دوسرے ڈیم کے ایک جیسے سنگین نتائج کے خلاف مزاحمت نے وادیٰ نرمدا میں سماجی تحریک کی شکل اختیار کر لی۔ اسے نرمدا بچاؤ آندولن (NBA) کہتے ہیں۔
- چیکو تحریک 1970ء کے دہے کی ابتداء میں ہمالیائی علاقہ گھڑ وال، اتر کھنڈ میں شروع ہوئی۔
- لفظ ”چیکو“ کے معنی لپٹ جانا یا بغل گیر ہوتا ہے۔
- زیر زمین آبی سطح کی کمی اور جراثیم کش ادویات اس کی اہم مثالیں ہیں۔
- خورد غصیہ (Micro Organism) جیسے کماز وٹیکٹریا (Azoto bacteria) پودوں کو تغذیہ فراہم کرتے ہیں
- سکم کی حکومت نے کیمیائی کھاد اور جراثیم کش ادویات پر پابندی عائد کرنے کا جراتمند قدم اٹھایا ہے۔
- یہ ہندوستان کی پہلی ریاست ہے جس نے 2015 تک مکمل نامیاتی کاشتکاری کا منصوبہ بنایا۔
- تر کھنڈ نے بھی وہی راستہ اختیار کیا اور 100% فیصد نامیاتی کاشتکاری کرنے والی ریاست بن گیا۔

- متبادل PDS نظام کو کمیونٹی گروہوں نے آندھرا پردیش کے علاقہ ظہیر آباد میں شروع کیا۔
- 1991 میں سپریم کورٹ نے حق برائے زندگی کو دفعہ 21 کے تحت برقرار رکھا۔ آلودگی سے پاک پانی اور ہوا سے بھرپور لطف اندوز ہونے کا حق اس میں شامل کیا۔
- آلودگی کے انسداد کے لئے قوانین وضع کرنا اور عمل آوری دونوں حکومت کی ذمہ داری ہے۔
- ان ذمہ دار افراد پر بھاری جرمانہ عائد کرنا چاہیے۔ اور سزائیں دی جانی چاہیے جو آلودگی کا باعث بنیں۔ مختلف حکومتی ادارے قوانین کو باقاعدہ بنانے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔
- ماحولیاتی آلودگی کی سب سے اہم وجہ گاڑیوں سے دھوئیں کا اخراج ہے۔
- ہندوستان میں جملہ قابل کاشت اراضی کا رقبہ میں سے 92 ملین ایکڑ رقبہ برساتی سیرابی پر منحصر ہے۔
- 51 ملین علاقہ پر آبپاشی کی سہولت ہے۔ ہندوستان میں قابل کاشت زمین کا 2/3 برساتی سیریبانی والا علاقہ ہے جو کہ زرعی آبپاشی کیلئے غیر موزوں ہے۔
- مخلوط فصلوں نے کسی بھی قسم کے حشرات الارض کی تباہی کے مواقع کم کر دیئے۔
- سبز انقلاب کے ذریعہ چاول اور گہوں کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔
- گھروں میں پکائے جانے والے بنیادی اناج کا متبادل چاول اور گہوں ہو گئے۔
- سبز انقلاب نے تحت چاول اور گہوں کی کاشتکاری کی حوصلہ افزائی کی گئی تاکہ غذا کے معاملے میں خود ملکتی ہو سکیں۔
- باجرہ، جوار، راگی، کنگنسی، وغیرہ علاقہ کے روایتی اجناس تھے جو چاول کی وجہ سے ختم ہو گئے۔
- (Millets) اجناس کی مقابلہ میں چاول تغذیہ کے اعتبار سے کمتر درجہ کا ہے۔
- PDS Community Grain Bank نظام کے اصولوں پر چلتا ہے۔ جیسے عوام کے پاس راشن کارڈ ہوتے ہیں اس کی نوعیت کے لحاظ سے طے شدہ متعینہ مقدار تفویض کی جاتی ہے)
- سپریم کورٹ نے حکم دیا ہے کہ 1998ء کے بعد سے تمام عوامی حمل و نقل کی سواریاں ڈیزل کے بجائے Compressed Natural Gas (CNG) استعمال کریں۔
- نامیاتی کاشتکاروں نے کیمیائی کھاد اور جراثیم کش ادویات کو ترک کر دیا۔ اس کے بجائے ان کا انحصار فطری طریقہ کار جیسے کہ گردشی فصل Crop Rotation، مرکب کھاد Composit اور حیاتیاتی حشرات کی روک تھام پر ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) _____ نے ترقی کے مفہوم کو زیادہ وسعت عطا کی تعلیم اور صحت جیسے سماجی مظہر کو اس میں شامل کیا گیا۔

- | | | | |
|--|-----------|-------------|-----------|
| DDT(d) | NBA(c) | HDI(b) | GDP(a) |
| (2) ہندوستان میں زائداز _____ فی صد افرادی قوت غیر منظم شعبہ سے تعلق رکھتی ہے۔ | | | |
| 90(d) | 80(c) | 70(b) | 60(a) |
| (3) _____ افراد دنیا کی منتخب چیزیں خریدنے کے اہل ہوتے ہیں۔ | | | |
| (d) زیادہ تر | (c) کم | (b) پسماندہ | (a) متمول |
| (4) موٹھ کی بادل کے ذریعہ صرف _____ ایکڑ پر ہی پر آبپاشی ممکن تھی۔ | | | |
| 5 سے 4(d) | 4 سے 3(c) | 3 سے 2(b) | 2 سے 1(a) |

- (5) _____ موسم برسات تک محدود تھی مابقی خشک زمین کا بڑا علاقہ سیرا کے لئے بارش پر منحصر تھا۔
- (a) زراعت (b) صنعت (c) پارچہ کی پیداوار (d) غیر غذائیا جناس
- (6) کھلے کنوؤں کی گہرائی _____ فیٹ ہوتی ہے۔
- (a) 1 تا 5 (b) 5 تا 10 (c) 10 تا 15 (d) 15 تا 20
- (7) ٹیوب ویل کی گہرائی _____ فیٹ ہوتی ہے۔
- (a) 100 (b) 200 (c) 300 (d) 400
- (8) 300 اضلاع نے اطلاع دی ہے کہ پچھلے سالوں کے دوران پانی کی سطح _____ میٹر تک کم ہو گئی ہے۔
- (a) 10 (b) 20 (c) 30 (d) 40
- (9) ہمہ اقسام کے ناکارہ اشیا اور زہریلے مادوں کو _____ میں غرق کر دیا جاتا ہے۔
- (a) زمین (b) پانی (c) آگ (d) ہوا
- (10) کتنے فیصد اضلاع میں ہینڈ پمپ اور کنوؤں کا پانی پینے کے لئے غیر محفوظ ہے۔
- (a) 29% (b) 39% (c) 49% (d) 59%

جوابات

1-2	2-4	3-1	4-2	5-1	6-3	7-1	8-2	9-2	10-4
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

باب III (Political Systems and Governance) سیاسی نظام اور انتظامیہ

قبائلی پنچایت

- مختلف قسم کے معاشرے قبائل کہلاتے ہیں۔ تلنگانہ میں چنچو، کنڈاریڈی، گونڈ، کویا، بینادی، سوارا وغیرہ ہیں۔ ہمارے ملک کی تمام ریا ستوں میں قبائل جنگلوں میں رہتے ہیں۔ ان کی طرز زندگی مختلف ہوتی ہے۔ ان کی زبانیں اور ثقافتیں بھی الگ ہوتی ہیں۔ ان اختلا فات کے باوجود وہ قبائل کہلاتے ہیں۔
- عام طور پر ایک قبیلہ کے افراد اپنے آپ کو ایک مشترکہ جدِ اعلیٰ کے وارث تصور کرتے ہیں۔ اس لیے ایک قبیلہ کے افراد ایک دوسرے کو اپنا رشتہ دار سمجھتے ہیں۔
- عام طور پر ایک قبیلہ کے افراد مختلف قسم کے کام انجام دیتے ہیں مثلاً کاشت کاری، جنگلوں سے غذا کا حصول، جانوروں کو چرانا، ٹو کری، کپڑا تیار کرنا، ٹھکانوں کی تعمیر، اوزار بنانا وغیرہ وہاں خصوصی ہنرمندوں کا فقدان ہوتا ہے۔
- مردوزن اور بچے خاندان کے کاموں میں شریک رہتے ہیں۔ تاہم فیصلوں میں عورتوں سے زیادہ مردوں کا اختیار زیادہ رہتا ہے۔
- چھوٹے چھوٹے دیہاتوں اور وسیع بودوباش کے علاقوں میں ایک قبیلہ رہا لیش پذیر ہوتا ہے۔

گوٹھ پنچ اور پائلہ

- گاؤں کے صدر کے اختیارات گاؤں کی پنچ یا ٹھکانوں جو ان مردوں کی کونسل سے ماخوذ ہوتے ہیں۔ اس کونسل یا مجلس کا گاؤں کے معاملات کے تعلق سے فیصلہ حرف آخر ہوتا ہے۔ گاؤں کا صدر اس کونسل کا صدر نشین یعنی چیرمن ہوتا ہے۔ گاؤں کی پنچ ایک لحاظ سے گو ٹھ سماج کی مکمل نمائندگی کرتی ہے۔
- پنچ کی مسلسل بیٹھک نہیں ہوتی۔ وہ ضرورت کے وقت ہی بیٹھتی ہے۔ جب اہم معاملات پر بحث ہوتی ہے تو تمام بالغ مرد موجود ہو تے ہیں۔ نوجوان لڑکے اور عورتیں کارروائی کا مشاہدہ کرتی ہیں۔ عورتوں کی کونسل میں کوئی آواز نہیں ہوتی۔ لیکن وہ اپنی بات کو کونسل کے آگے پیش کر سکتی ہیں۔
- پنچ کے فرائض میں بڑے تہواروں کی تواریخ کا تعین، شادیوں کی اجازت، طلاق کی منظوری، شادیوں کے قواعد کی تشکیل موت کی رسو مات کے قائدے اور تنازعات کی یکسوئی ہے۔ پنچ جرمانے عائد کر سکتی ہے۔ فرد کو گاؤں چھوڑنے کے لیے مجبور کر سکتی ہے۔ کچھ ترمیم کا خواستگار ہوتا ہے۔ مرد یا عورت کا جواب سن کر پنچ آخری فیصلہ کرتی ہے۔
- نوجوان لڑکے اور لڑکیاں گوٹھ پنچایت کے اراکین نہیں ہوتے تھے۔

گاؤں کے صدور (پائلہ)

- ہر دیہات میں ایک صدر یا پائلہ ہوتا ہے۔ جو عام طور پر موروثی ہوتا ہے۔ (لڑکا یا لڑکی کو والدین گزر جانے کے بعد باپ یا ماں کا خطاب یا جائیداد حاصل ہو جاتی ہے۔ اسے موروثی کہا جاتا ہے۔) صدر پنچ کے آگے جواب دہ ہوتا ہے۔ بہت سے امور میں وہ ایک موثر قائد بھی ہو سکتا ہے۔
- پنچ کی بیٹھک کبھی کبھار ہوتی ہے۔ صدر روزمرہ کی اساس پر کام کرتا ہے۔ وہ عام طور پر اس شخص کے خاندان سے ہوتا ہے جس نے ابتدا میں گاؤں کو بسایا تھا۔
- پائلہ کا اہم فریضہ دیہاتوں کی وحدت کو یقینی بنانا اور بیرونی افراد اور حکومت کے اداروں سے بات چیت کرنا ہے۔ وہ گاؤں کی بہت سی سر گرمیوں یعنی تہواروں وغیرہ میں تعاون کرتا ہے۔ وہ گاؤں میں مہمانوں کی ضیافت کرتا ہے۔

○ وہ دانشور جنہیں ماہر علم بشریات کہا جاتا ہے۔ وہ قبائل کے افراد کا مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے قبائل کے درمیان رہتے ہوئے ان کی ثقافت، طرز معاشرت، عقیدے اور فیصلوں کے طریقہ کار کو ضبط تحریر میں لایا ہے۔ ایسا ہی ایک مشہور و معروف اسکالر فر رہیمن ڈارف تھا۔

○ وہ تلنگانہ میں 1940 میں آیا تھا۔ اس نے ریاست کے قبائل کا مطالعہ کیا۔ اس نے چچو، کنڈاریڈی اور گونڈوں کا مشاہدہ کیا۔ ان پر کتا ہیں لکھیں۔ اس نے ہندوستان کے دیگر قبائل کا بھی مطالعہ کیا۔ اس نے خاص طور پر شمال مشرقی ریاستوں کا بھی مشاہدہ کیا۔

گرام پنچایتوں کی تشکیل:

○ انتخابات کے ذریعہ گرام پنچایتوں کا قیام عمل میں آتا ہے۔

○ دیہات کے سارے لوگ جن کی عمر 18 سال یا اس سے زیادہ ہو انہیں اپنے نام ووٹروں کی فہرست میں درج کرانے پڑتے ہیں۔ عام طور پر حکومت کا ایک ملازم ہر گھر کا دورہ کرتا ہے اور ووٹروں کی فہرست کی تصحیح کرتا ہے۔ فہرست میں تبدیلیوں کا اندراج کرتا ہے۔ وہ اُس میں ناموں کے اضافہ یا حذف کرنے کے تعلق سے تجاویز طلب کرتا ہے۔

○ ایک دیہات کو عام طور پر کئی حلقوں (گلیوں اور محلوں) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ تقسیم کچھ اس انداز سے کی جاتی ہے کہ تمام حلقوں میں ووٹروں کی تعداد مساوی ہوتی ہے۔ ہر حلقے سے دیہات کی پنچایت کے لیے ایک رکن کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ انہیں وارڈ ممبر کہا جاتا ہے۔ اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ دیہات کے تمام محلوں کی نمائندگی ہو۔ ایک پنچایت میں کم از کم پانچ یا اکیس حلقوں کے اراکین ہوتے ہیں۔ کوئی بھی فرد جس کی عمر 21 سال یا اس سے زیادہ ہو وہ انتخاب میں امیدوار کی حیثیت سے حصہ لے سکتا ہے۔

○ خواتین کے لیے حلقے کے رکن یا سر پنچ کی حیثیت سے منتخب ہونا نہایت دشوار ہوتا ہے۔ ان اداروں میں مردوں کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس کے سبب نصف آبادی کی ضرورتیں اور خیالات کی ترجمانی نہیں ہوتی۔ ان مسائل کے پیش نظر پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ کم از کم پنچایت کے حلقوں کے اراکین اور سر پنچوں میں ایک تہائی نشستیں خواتین کے لیے محفوظ کی جائیں۔

○ اس طرح ایس سی ایس ٹی اور بی سی طبقے کے لوگوں کے لیے ”تحفظات“ کی پالیسی وضع کی گئی ہے۔ سماج کے تمام طبقات کے افراد پنچایت کے لیے منتخب ہو سکیں۔ اس طرح پنچایتیں دیہی علاقوں میں تمام لوگوں کے نمائندہ کی حیثیت سے کام کرتی ہیں۔

○ عام طور پر گرام پنچایتوں کے انتخابات پانچ سال میں ایک بار منعقد ہوتے ہیں۔ ان انتخابات میں ہر ووٹر دو ووٹوں کا استعمال کرتا ہے۔ ایک حلقے کے رکن اور دوسرا سر پنچ کو منتخب کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

○ سر پنچ گرام پنچایت کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ پنچایت کے سارے فیصلوں کو رو بہ عمل لانے کا ذمہ دار رہتا ہے اور پنچایت کے روزمرہ کاموں کی نگرانی کرتا ہے۔ سر پنچ پنچایت کی آمدنی اور خرچ کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔

○ نائب سر پنچ: سر پنچ اور حلقے کے اراکین مل کر کسی ایک حلقے کے رکن کو اپنا سر پنچ یا نائب سر پنچ کی حیثیت سے منتخب کرتے ہیں۔ سر پنچ کی عدم موجودگی میں نائب سر پنچ فرائض انجام دیتا ہے۔

○ ہر پنچایت میں ایک معتمد یعنی سکرٹری ہوتا ہے۔ وہ سرکاری ملازم ہوتا ہے۔ اُس کا کام حسابات کا ریکارڈ رکھنا اور اجلاسوں کی روداد ضبط تحریر میں لانا ہوتا ہے۔ بڑی پنچایتوں میں آمدنی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے وہاں ایک عاملانہ عہدہ دار بھی ہوتا ہے حکومت جس کا تقرر کرتی ہے۔

○ پنچایت کا اجلاس ہر مہینہ ہوتا ہے۔ ہر اجلاس کے لیے پنچایت کے نصف اراکین کی موجودگی ضروری ہے ورنہ اجلاس منسوخ کر دیا جاتا ہے۔ عموماً اجلاس کا آغاز گذشتہ اجلاس کی روداد کے پڑھنے سے ہوتا ہے۔

○ ایک منڈل پریشنڈ کے تحت بیس (20) گرام پنچایتیں ہوتے ہیں۔ ضلع کے تمام منڈل پریشنڈ ایک ضلع پریشنڈ کے تحت ہوتے ہیں۔

منڈل پریشد علاقائی حلقوں (MPTCS) Mandal Parishad Territorial Constitutencies کے اراکین کو دیہات کے لوگ راست منتخب کرتے ہیں۔ ☆ بعض کو نامزد کیا جاتا ہے۔ ضلع پریشد کے اراکین کا بھی انتخاب اسی طرح کیا جاتا ہے۔ ضلع پریشد اور منڈل پریشد دونوں ضلع میں پنچایت کی سرگرمیوں میں تال میل رکھتے ہیں۔ منڈل اُن کے منصوبوں کو منظور کرتی ہے اور رقومات کو مختص کرنے میں تعاون کرتی ہے۔

○ حاضی پٹی ضلع محبوب نگر میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ سرسینج جنگم نے پنچایت کے ذریعے بہت سی پختہ سڑکیں اور زیر زمین مواریاں بنوائیں۔ اُس نے تمام گاؤں والوں کو اُن کے گھروں میں بیت الخلاء بنانے کی ترغیب دی۔

○ مدرسوں، آنگن واڑی اور گرام پنچایتوں میں بھی بیت الخلاء بنانے کی کوشش کی۔ اُس کی قیادت میں پنچایت نے سارے گاؤں والوں کو پینے کے پانی کی فراہمی کے لیے پانی کی ٹانکیاں بنوائیں۔ اس کے علاوہ شہر کی طرح گاؤں میں زیر زمین ڈرنج بنائے گئے۔ پنچایت نے مختلف اسکیمات کے ذریعے حاصل کی جانے والی رقومات کو مستحق افراد پر خرچ کیا۔ ان تمام تعمیری سرگرمیوں کی بدولت ریاستی حکومت نے نومبر 2008ء میں اُسے صاف و شفاف (شہرم) کا ایوارڈ دیا۔ صدر ہند محترمہ پر تبھاپال نے اُنہیں ڈسمبر 2008ء میں نرمل گرام پرسکار (توصیف نامہ) سے سرفراز کیا۔

○ گنگا دیوا پٹی پنچایت: گرام سبھا کے ذریعے گنگا دیوا پٹی پنچایت میں اٹھارہ مختلف کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ مثلاً پینے کے پانی، صحت عامہ، صفائی، ترسیل و ابلاغ وغیرہ۔ ان کمیٹیوں نے دیہات کے لوگوں کو بہتر خدمات فراہم کیں۔ اس دیہات کے کارہائے نمایاں ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

- ♦ مدارس میں صد فیصد داخلہ۔
- ♦ صد فیصد خواندگی۔
- ♦ تمام گھرانوں کو صاف پینے کے پانی کی سہولت۔
- ♦ مستحق جوڑوں کی خاندانی منصوبہ بندی پر عمل آوری۔
- ♦ تمام بچوں کی ٹیکہ اندازی۔
- ♦ بینک بچت اسکیمات میں صد فیصد گھروں کی شرکت۔
- ♦ دیہات میں مکمل صاف صفائی۔
- ♦ شراب نوشی پر مکمل امتناع۔

○ ہر دیہات کے رہنے والے کو اٹھارہ کمیٹیوں میں کچھ نہ کچھ حصہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ شہروں میں عوامی سہولتوں کی فراہمی ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔ اس کے لیے وسیع تنظیم کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ اس تنظیم کو بلدیہ کہتے ہیں۔ تین قسم کی بلدیات آبادی کے تناسب کے اعتبار سے ہوتی ہیں۔

○ شہری پنچایت بیس ہزار سے چالیس ہزار بلدیاتی مجلس چالیس ہزار سے تیس ہزار اور بلدی کارپوریشن تین لاکھ سے زیادہ نفوذ پر مشتمل ہوتی ہے۔

○ دیہات کی پنچایتوں کی طرح بلدیات بھی انتخابات کے ذریعے قائم کی جاتی ہیں۔ شہری علاقوں کو حلقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور افراد کو نمائندوں کی حیثیت سے چنا جاتا ہے۔ اُن نمائندوں کو شہروں کی بلدیات میں کونسلر کہتے ہیں اور کارپوریشن کے شہروں میں انہیں کارپوریشنر کہا جاتا ہے۔ حلقوں کے کونسلروں کے علاوہ وہاں میئر بھی ہوتے ہیں۔ صدر نشین جو پنچایت کے سرسینج کی طرح ادارے کے سربراہ ہوتے ہیں۔

○ حلقہ کے کونسلر اپنے حلقے کے مسائل اور ضرورتوں کو کونسل کے آگے پیش کرتے ہیں۔ اُن پر فیصلے کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اپنے حلقے کے لوگوں سے رابطے میں رہتے ہیں۔ لوگ اپنے مسائل کو اپنے آگے رکھتے ہیں۔ ایک مثال پر غور کیجیے۔ کس طرح حلقے کے لوگ اپنے حلقے کے کونسلر سے مل کر اپنے مسائل حل کرواتے ہیں۔

○ ملک کے طول و عرض میں بلدیات بہتر خدمات کی انجام دہی کے لیے کچرے کی نکاسی کے لیے متاجروں کو کراہیہ پر حاصل کر رہی ہیں۔

اُسے مستاجروں کے حصول سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ پہلے جو کام بلدیات کے ملازمین انجام دیا کرتے تھے اب وہی کام خانگی کمپنی سے لیا جاتا ہے۔

- چنا اور ناظمہ دونوں مل کر ستارہ کالونی جاتے ہیں۔ اُن کے محلے سے ستارہ کالونی کے درمیان کوئی بس نہیں چلتی۔ اُنہوں نے اپنے خاص مقام سے جھاڑو اور چھوٹی بنڈی لی۔ پرانی بنڈی چلتے ہوئے آواز پیدا کرتی ہے۔ دونوں نے سڑک پر جا کر جھاڑو دینی شروع کیں۔
- 73 ویں اور 74 ویں دستوری ترمیم قانون 1992 ہندوستان میں حکومت مقامی سے متعلق بیان کرتی ہے۔ 73 ویں دستوری ترمیم دیہی مقامی حکومتیں (جو پنچایت راج اداروں سے مشہور ہیں) کے متعلق وضاحت کرتا ہے۔ 74 ویں دستوری ترمیم شہری مقامی حکومتوں (نگر پالیکا یا میونسپل اداروں) کے متعلق بیان کرتی ہے۔ ان دونوں ترمیمات کا نفاذ 1993 سے ہوا۔ یہ دو ترمیمات بنیادی سطح پر جمہوریت کو استحکام بخشنے میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ریاستی مقانناؤں کی توثیق و صدر جمہوریہ ہند کی منظوری کے بعد یہ بل 73 ویں دستوری ترمیمی قانون 1992 اور 74 ویں دستوری ترمیمی قانون 1992 بنا۔

- مرکزی حکومت نے پنچایت راج اداروں کے تعلق سے اقدامات کئے۔ 1952 میں دیہی ترقی پر توجہ کرنے کے لئے کمیٹی ڈیولپمنٹ پروگرام شروع کیا گیا۔ اس کا مقصد دیہی علاقوں میں جدید سائنس اور ٹکنالوجی کو فروغ دینا تھا۔ اگرچہ کہ اس پروگرام کے خاطر خواہ نتائج نہیں حاصل ہوئے۔ 1953 میں نیشنل ایکسٹینشن سروس اسکیم (این سی ایس ایس) دیہی عوام کو شامل کرتے ہوئے دیہی علاقوں کی ترقی کے لئے شروع کی گئی۔ اس کے بھی مقاصد صحیح طور پر حاصل نہیں ہو سکے۔

- حکومت نے 1957 میں بلونت رائے مہتا کمیٹی قائم کی تاکہ اس بات کا جائزہ لیا جاسکے کہ جو اقدامات کئے گئے اس میں ناکامی کیوں ہوئی اور جمہوری غیر مرکزیت کیلئے سفارشات پیش کی جاسکیں۔ کمیٹی نے کئی سفارشات پیش کیں جیسے پنچایتوں کے لئے تین سطحی ڈھانچہ اور دیہی مقامی حکومتوں کے لئے مناسب مالیاتی وسائل کی فراہمی۔ بلونت رائے مہتا کمیٹی کی سفارشات حکومت ہند کی جانب سے قبول کر لی گئیں۔ راجستھان اور آندھرا پردیش وہ پہلی ریاستیں تھیں جنہوں نے پنچایت راج سسٹم کو نافذ کیا۔

- وقت کے ساتھ ساتھ پنچایت نظام کی کارڈگی کا جائزہ لیا جاتا رہا۔ یہ دیکھا گیا کہ ادارہ جاتی اور دفتری کمیٹیوں کی وجہ سے ان کی کارکردگی تسلی بخش نہیں ہے۔ ان پر قابو پانے کے لئے حسب دہلی کمیٹیوں کو قائم کیا گیا۔

● اشوک مہتا کمیٹی - 1978

● جی۔ وی۔ کے۔ راؤ کمیٹی - 1985

● ایل۔ ایم۔ سنگھوی کمیٹی - 1986 اور دوسرے

ان کمیٹیوں کی سفارشات کو ”عبوری مرحلہ“ قرار دیا گیا اور بالآخر دتوری (73 ویں ترمیم) قانون اور دستوری (74 ویں ترمیم) قانون 1992 کی تدوین عمل میں آئی۔ آخری کمیٹی جو ایل۔ ایم۔ سنگھوی کمیٹی تھی اس نے پنچایتوں کے استحکام اور ان کی شفافیت اور سہولیت کو برقرار رکھنے کے لئے دستوری تحفظ کی سفارش کی۔ اس نے حکومت مقامی کو دوبارہ منظم کرنے کے لئے بھی تجاویز دیں۔

ایل۔ ایم۔ سنگھوی کمیٹی کی سفارشات کو حکومت ہند نے منظور کر لیا۔ وزیر اعلیٰ پی وی نرسہہاراؤ کے دور میں دستور میں ترمیمات کے بل مرکزی پارلیمنٹ میں منظور کئے گئے اور ریاستی مقنناؤں نے اس کی توثیق کی۔ انہیں صدر جمہوریہ ہند کی منظوری حاصل ہوئی۔ آخر میں یہ دونوں بل ”دستوری 73 ویں ترمیم قانون 1992“ اور ”دستوری 74 ویں ترمیم قانون 1992“ بن گئے۔ جن کا نفاذ 24 اپریل 1993 سے ہوا۔

- 73 ویں دستوری ترمیم اس بات کو تسلیم کیا کہ پنچایت راج اداروں کے تسلسل اور استحکام کیلئے بعض بنیادی اور ضروری خصوصیات کی دستور میں شمولیت ضروری ہے۔

○ 73 ویں دستوری ترمیمی قانون 1992 کا نفاذ 24/ اپریل 1993 سے ہوا۔ اس قانون کو دستور کے 11 ویں باب میں شامل کیا گیا ہے۔ (دفعات 243A، 243 تا 243 تک) جو پنچایت The Panchayat سے متعلق توضیحات بیان کرتے ہیں۔ اسے دستور کے 11 ویں باب میں شامل کیا گیا ہے جو پنچایت راج نظام کے اختیارات و فرائض اور ذمہ داریوں کی تشریح کرتا ہے یہ قانون پنچایت راج داروں کو دستوری درجہ عطا کرتا ہے۔

○ یہ دستور کے مناسب حصہ کے دائرہ کے تحت لایا گیا ہے۔ ایکٹ کے تحت ریاستی حکومت دستوری ذمہ داری کے طور پر نئے پنچایت راج نظام کو اپنایا۔ اس طرح کا قانون بنیادی جمہوری اداروں کی ارتقاء میں ایک سنگ میل ہے۔

○ پنچایت راج اداروں کی تشکیل 73 ویں دستوری ترمیمی قانون 1993 کی بنیاد پر ہوئی۔ 73 ویں دستوری ترمیم 1992 دہی علاقوں میں تین سطحی ادارے فراہم کرتا ہے۔ نمائندہ اداروں کو منظم و باقاعدہ بنانے کے لئے متعلقہ ریاستی مقننہ قوانین وضع کرتی ہے۔ تمام ریاستوں میں یکساں تین سطحی ساخت پائی جاتی ہے۔ جو اس طرح ہے۔

- گرام پنچایت
- منڈل پریشد (درمیانی سطح) اور
- ضلع پریشد
- (i) گرام پنچایت

○ گرام پنچایت، پنچایت راج اداروں کے ڈھانچے کی بنیاد ہے۔ یہ ایک گاؤں یا گاؤں کے مجموعے کا احاطہ کرتا ہے۔ ہر گرام پنچایت چار (4) اعضاء پر مشتمل ہوتی ہے۔ جیسے پنچایت (گاؤں کا قانون ساز و بحث مباحثہ کی شاخ) سرینچ (پنچایت کا سیاسی سربراہ) گرام سبھا (گاؤں کے تمام رجسٹرڈ رائے دہندوں پر مشتمل) معتمد سکرٹری (حکومت کی جانب سے تقرر کردہ انتظامی عہدیدار)۔ گرام پنچایت کا اہم کام پینے کا پانی فراہم کرنا، صحت و صفائی جیسے امور کی انجام دہی، اور اپنے دائرہ میں عوامی ضروریات کی تکمیل جو تقریباً دستور ہند کے 11 ویں باب میں بیان کئے گئے ہیں۔ عموماً گرام پنچایت کی مرکز نگاہ ترقیاتی و فلاح بہبود کی سرگرمیوں پر ہوتی ہے۔

(ii) منڈل پریشد : پنچایت راج نظام ساخت میں منڈل دوسری سطح کا ادارہ ہے (جس کے مختلف ریاستوں میں علیحدہ نام ہیں)۔ اسے چند پنچایتوں کو ملا کر بلاک کی سطح پر تشکیل دیا جاتا ہے۔ یہ ایک درمیانی سطح کا ادارہ ہے جسکی تشکیل چھوٹی ریاستوں میں ضروری نہیں ہے۔ اسکے اجزاء اس طرح ہیں۔ منڈل پریشد (بحث و مباحثہ کا ادارہ) صدر نشین منڈل پریشد (سیاسی سربراہ) منڈل پریشد کا ترقیاتی عہدیدار MPDO (انتظامی سربراہ)

○ منڈل پریشد (پنچایت سمیتی، بلاک سمیتی وغیرہ) کا اہم اختیار یہ ہے کہ بلاک کے دائرہ حدود میں ترقیاتی سرگرمیوں اور پروگراموں اور پراجیکٹوں کو انجام دینے کے لئے مختلف پنچایتوں کے درمیان ارتباط اور ہم آہنگی پیدا کرنا ہے۔

(iii) ضلع پریشد: ضلع پریشد ضلعی سطح کا اعلیٰ ترین پنچایت راج ادارہ ہے۔ یہ ضلع کے تمام دیہی علاقوں پر محیط ہوتا ہے۔ یہ بھی مختلف علاقوں میں مختلف ناموں سے موسوم ہے۔ ضلع پریشد کے اجزاء اس طرح ہیں ضلع پریشد (بحث و مباحثہ کا ادارہ) صدر نشین ضلع پریشد (سیاسی سربراہ) ضلع مہا سبھا (مشاورت ادارہ) چیف انگریجوئی آفیسر CEO (پریشد کا انتظامی سربراہ) ان تمام اجزاء کے علاوہ ضلع کلکٹر بطور ضلع کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے۔ اس طرح گرام پنچایت تین سطحی ساخت کے ذریعہ کام کرتی ہے۔

○ بلدیات کی تشکیل (دفعہ 243Q):

اس قانون کی دفعہ 243Q ہر ریاست میں بلدیات کی مختلف اقسام کی وضاحت کرتی ہے جو اس طرح ہیں۔

- نگر پنچایت عبوری علاقوں کے لئے (ایسے علاقہ جو دیہی علاقوں سے شہری علاقوں میں تبدیل ہو رہے ہوں)۔

- میونسپل کونسل / بلدی کونسل چھوٹے شہری علاقوں کے لئے اور
- میونسپل کارپوریشن بڑے شہری علاقوں کیلئے ہوتی ہیں۔

○ بلدیات کی ساخت (دفعہ 243R)

یہ قانون بلدیات کی ساخت کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ قانون اراکین بلدیہ کے راست انتخابات کی ہدایت دیتا ہے۔ ریاستی متفقہ کو مجاز گردانہ کہ بلدیات میں مخصوص قابلیت کے حامل بلدیہ کے نظم و نسق کا تجربہ رکھنے والے افراد کی نمائندگی کے لئے قوانین تشکیل دیں۔ قانون ساز اسمبلی اور لوک سبھا کے اراکین، راجیہ سبھا کے اراکین اس کے رکن ہوں گے اور قانون ساز کونسل کے اراکین اگر وہ اس کے ووٹر ہوں، مختلف کمیٹیوں کے صدور نہیں (سوائے وراڈ کمیٹی)

○ ہندوستان میں 8 قسم کے شہری حکومت مقامی کے ادارے پائے جاتے ہیں جو یہ ہیں۔

- | | | |
|-----------------------|------------------------------|------------------------------|
| (i) میونسپل کارپوریشن | (ii) بلدیات | (iii) اعلان کردہ علاقہ کمیٹی |
| (iv) شہری علاقہ کمیٹی | (v) کنٹونمنٹ بورڈ | (vi) ٹاؤن شپ |
| (vii) پورٹ ٹرسٹ | (viii) مخصوص مقاصد کی ایجنسی | |

○ میونسپل کارپوریشن: میونسپل کارپوریشن حکومت مقامی کے اداروں میں سب سے بڑا ادارہ ہے۔ یہ بڑے شہروں کے انتظامی امور انجام دینے کے لئے تشکیل دئے جاتے ہیں۔ جیسے ممبئی، کولکتہ، حیدرآباد، بنگلور وغیرہ۔ یہ چار اجزاء کے ذریعہ اپنی کارکردگی انجام دیتے ہیں۔ جن میں کونسل، میئر، مجالس قائمہ کمیٹیاں اور کمشنر شامل ہیں۔ کونسل کارپوریشن کے رجسٹرارائے دہندوں کے ذریعہ منتخبہ اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔

○ میئر رائے دہندوں کے ذریعہ راست طور پر منتخب کیا جاتا ہے۔ اور وہ کارپوریشن کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے۔ کارپوریشن کی کارکردگی کی انجام دہی کے لئے تجاویز پیش کرنے چند مجالس قائمہ کمیٹیاں پائی جاتی ہیں۔ کمشنر کا تقرر حکومت کرتی ہے۔ جس کا تعلق آئی اے ایس زمرہ سے ہوتا ہے۔ اور یہ کارپوریشن کے انتظامی امور انجام دیتا ہے۔ ریاست تلنگانہ میں چھ میونسپل کارپوریشن پائے جاتے ہیں جو یہ ہیں۔ 1 حیدرآباد 2. ورنگل 3. رامانگڈم 4. کریم نگر 5. کھم 6. نظام آباد

○ بلدیات: بلدیات قصبوں اور چھوٹے شہروں کے انتظامی امور انجام دینے کے لئے تشکیل دئے گئے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن کی طرح بلدیات تین اجزاء پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جنہیں کونسل، اسٹانڈنگ کمیٹیاں / مجالس قائمہ اور چیف اگزیکیوٹو آفیسر کونسل بحث و مباحثہ کا جز ہے جو چیئرمین کی صدارت ہوتا ہے۔ مجالس قائمہ کو دستور کے بارہویں باب میں بتائے گئے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

○ اعلان کردہ علاقہ کمیٹی: یہ ایسے علاقوں میں تشکیل دی جاتی ہیں جہاں تیز رفتار شہری ترقی ہو رہی ہے یا بلدیہ کے قیام کی شرائط کی تکمیل نہ کرتے ہوں۔ اسے قانونی موقف حاصل نہیں ہوتا اس کے اراکین کو حکومت نامزد کرتی ہے۔

○ شہری علاقہ کمیٹی: چھوٹے شہروں کے انتظامی امور کی تکمیل کے لئے شہری علاقہ کمیٹی / ٹاؤن ایریا کمیٹی قائم کی جاتی ہے۔

○ کنٹونمنٹ بورڈس: کنٹونمنٹ علاقوں میں رہنے والے عام شہریوں کے لئے میونسپل انتظامیہ کی جانب سے کنٹونمنٹ بورڈس تشکیل دئے جاتے ہیں۔ مرکزی حکومت کی جانب سے وضع کردہ کنٹونمنٹ قانون 1924 اور کنٹونمنٹ ترمیمی قانون 2006 کی رو سے انکا قیام عمل میں لایا جاتا ہے۔ کنٹونمنٹ بورڈس کی کارکردگی بلدیات کے مماثل ہوتی ہے۔ یہ نتیجہ نامزد کردہ اور بے اعتبار عہدہ اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔

○ ٹاؤن شپ: ٹاؤن شپ عوامی ادارہ جات کی جانب سے قائم کئے جاتے ہیں جو اپنے عمل کی شہری و بنیادی ضروریات کی تکمیل کرتے ہیں۔

- پورٹ ٹرسٹ : یہ بندرگاہی علاقوں میں قائم کئے جاتے ہیں۔ جیسے چینائی، ممبئی، وشاکھا پٹنم وغیرہ
- مخصوص مقاصد کی ایجنسیاں: ان ایجنسیوں کا مقصد بلدیات میں رہائش پزیر افراد کے لئے مخصوص فرائض کی انجام دہی ہے۔ ہاؤسنگ بورڈ، برقی تقسیم بورڈ، آلودگی کنٹرول بورڈ وغیرہ اسکی مثالیں ہیں۔

- ای۔ پنچائتیں (E-panchayats)
- تلنگانہ حکومت 2400 گرام پنچائتوں میں ای۔ پنچائتوں کو شروع کرنا چاہتی ہے۔ اس پروگرام کے تحت تمام اخراجات کی ادائیگی جیسے MGNREGS، وظیفے، واٹر شیڈ اور حکومتی پروگراموں کو آن لائن کے ذریعے سنگل ونڈوسٹم کو مربوط کیا جائے گا۔ وزیر برائے پنچائت راج کے تارک راما راؤ نے کہا کہ ای۔ پنچائتوں کا مقصد مقامی حکومت کی سطح پر کمپیوٹرسروس کی فراہمی ہے۔

- حکومت ای۔ پنچائتوں کو براڈ پیمانہ کے رابطے کے ذریعے مربوط کرتے ہوئے سارے خدمات کو کمپیوٹرس کے ذریعے محفوظ کرنا چاہتی ہے جس میں ٹیکس کی وصولی، شرح پیدائش اور اموات کے صداقت ناموں کی اجرائی اس کے لئے ایک مخصوص منصوبہ ”اینا گاؤں۔ اینی پرائیگ“ شروع کیا گیا۔

- ضلع کلکٹر ضلعی نظم و نسق کا سربراہ ہوتا ہے۔ ضلع میں یہ نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اس کا تعلق آئی اے ایس (IAS) زمرہ سے ہوتا ہے۔ یہ ضلعی نظم و نسق میں بے مثال رول ادا کرتا ہے۔

- ضلع کلکٹر کا اہم فریضہ زرعی محصولات اور دیگر حکومتی سرکاری بقایا جات کی وصولی و بازیابی کی نگرانی کرنا، زمین ریکارڈس اور سروے امور کی ذمہ داری کلکٹر کے تفویض ہوتی ہے۔ ان تمام امور کی انجام دہی جو انٹ کلکٹر ایم آر او MRO، ریونیو انسپکٹرس کی مدد سے انجام دیتا ہے۔

- ضلع کلکٹر کو عدالتی اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ ضلع میں امن و ضبط کی برقراری کا ذمہ دار ہوتا ہے۔
- کلکٹر ضلعی چیف الیکٹورل آفیسر کے فرائض انجام دیتا ہے۔ یہ آزادانہ اور غیر جانب دارانہ انتخابات منعقد کرتا ہے۔
- کلکٹر ضلع کے مختلف محکموں کا اعلیٰ رابطہ کار ہوتا ہے۔ زرعی آبپاشی، مزدوروں وغیرہ کے محکموں کے معاملوں کا اہم رابطہ کار ہوتا ہے۔ تمام محکموں کے ضلعی سربراہ اس کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں۔

- کلکٹر ہر دس سال میں ایک مرتبہ مرکزی و ریاستی حکومتوں کی جانب سے منعقد کردہ مردم شماری کے عمل کے اقدامات کرتا ہے۔
- کلکٹر کئی ایک اختیارات کا حامل ہوتا ہے۔ جیسے دیہی و شہری حکومت مقامی اداروں کے اجلاسوں میں شرکت کرتا ہے۔ ضلع کی ترقیاتی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہوئے انسانی، مادی و معاشی وسائل کا استعمال اور مرکزی و ریاستی حکومتوں کی جانب سے جاری کئے جانے والے ہدایات پر عمل آوری کرتا ہے۔

- مرکزی و ریاستی حکومتیں ضلع کے عوامی مسائل کے حل کے لئے ضلع کلکٹر پر اعتبار و انحصار کرتی ہیں۔ عوام ضلع کلکٹر کو اپنے اختیارات جذبہ یگانگت کے ساتھ استعمال کرنے والے اتھارٹی سمجھتے ہیں۔ آزاد پانہ، خانگیا نہ اور عالمیانہ کے نتیجے میں ضلع کلکٹر کے اختیارات و فرائض میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس طرح اس کا رتبہ بڑھا ہے جس کی بنیاد پر کلکٹر یہ سمجھا گیا کہ ضلع کا وہ ”حکومتی بادشاہ“ ہے۔

2. ابتدائی سلطنتوں اور جمہوری مملکت کا ظہور۔ ابتدائی حکمران۔ موریائی دور۔ راجپوت۔

راشٹر کوٹ۔ چولا۔ دکن کے حکمران

ابتدائی سلطنتوں اور جمہوری مملکت کا ظہور

- ابتدا میں مختلف قبیلوں کے لوگ کاشت کاری کے لیے وادی کے اچھے حصوں میں قیام پذیر ہو گئے۔ ان قبیلوں کو سنسکرت میں جانا کہا جاتا

- ہے اور وہ مقام جہاں وہ رہائش پذیر تھے۔ اسے جناپد کہا جاتا ہے۔
- دو ہزار سات سو برس پہلے لوگ کثیر تعداد میں ان دریاؤں کے کنارے بستے چلے گئے۔ انہوں نے لوہے کے اوزاروں سے جنگلوں کو صاف کیا۔ دھان اور دیگر فصلوں کی پیداوار کے لئے کھیتی باڑی شروع کر دی۔ ان حصوں میں بڑے دیہاتوں اور شہروں کو فروغ حاصل ہوا۔ وہاں لوگ آباد ہونے لگے۔ ان کا غالباً مختلف قبائل سے تعلق تھا۔ اسی طرح کے بڑے دیہاتوں اور شہروں کو مہاجنپد کہا گیا۔
- مہاجنپدوں کے دور کے اہم آثار قدیمہ کے مقامات میں دہلی، اٹراکھی کھیرا، کومہی (الہ باد کے قریب) پٹنہ، ایودھی راج گڑھ وغیرہ۔
- مہاجنپد کے دور میں زمین کے مالک زراعت کیا کرتے تھے۔ انہیں گرمی ہاپتی یا گاہپتی کہا جاتا تھا۔ وہ عام طور پر اپنے اراکین خاندان کے ساتھ کھیتوں میں کام کرتے تھے۔ وہ غلاموں (داسا) کو بھی ملازم رکھتے تھے۔ انہیں جنگوں میں گرفتار کیا جاتا تھا اور کسانوں کو فروخت کر دیئے جاتے تھے۔ مزدوروں کو بھرتکا کہا جاتا تھا۔ وہ اجرت پر کھیتوں اور گھروں میں کام کرتے تھے۔ کچھ
- بہت سے مہاجنپدوں پر بادشاہوں کی حکومت تھی۔ یہ بادشاہ اپنی ایک فوج رکھتے تھے۔ تاکہ لوگ ان کے احکامات کی تعمیل کریں۔ اور کوئی دوسرا بادشاہ ان کی سلطنت پر حملہ آور نہ ہو سکے۔ وہ بڑے شہروں میں رہتے تھے اور وہاں لکڑی، پتھر، اینٹ اور دیگر کچی مٹی سے مضبوط قلعے بناتے تھے۔
- مہاجنپدوں کے بادشاہ قبائلی صدر یا سرداروں سے مختلف تھے۔ بادشاہ عوام سے محصولات وصول کرتے تھے۔ ان کے عہدہ دار گراہپتی، ہنرمندوں اور سوداگروں سے محصول وصول کرتے تھے۔ اگر کوئی محصول ادا کرنے سے انکار کر دیتا تو اسے بادشاہ کے سپاہی سزا دیتے تھے۔ یہ عہدہ دار اور سپاہی بادشاہ کے ملازمین تھے۔ وہ اس کے احکامات پر لازمی طور پر عمل کرتے تھے۔ بادشاہ عام لوگوں عام لوگوں کے متعلق احکامات کی تعمیل کرواتا تھا۔
- بہت سے بادشاہ امیر و کبیر اور طاقتور بننا چاہتے تھے۔ اس مقصد کو وہ دو طرح حاصل کر سکتے تھے۔ پہلا اپنی رعایا پر محصولات میں اضافہ اور دوسرے پڑوسی سلطنتوں کی تسخیر۔ بادشاہ کاشت کرنے والے گراہپتی سے باقاعدہ محصول وصول کرنے لگے۔ گراہپتی اپنی فصلوں کو چھ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے اور ایک حصہ بادشاہ کو دیتے تھے۔ اسے بھاگا کہا جاتا تھا۔
- مگدھ ایک طاقتور سلطنت بن کر ابھری۔ بھی سارا اور اجات شتر و ابتدائی حکمران تھے جنہوں نے مگدھ کو طاقتور بنایا۔ مہاپد مانندا مگدھ کا دوسرا طاقتور حکمران تھا۔ ان تمام حکمرانوں نے دوسری ریاستوں کو فتح کرنے کے لیے اپنی فوجوں کو استعمال کیا۔ مہاپد مگدھ کے دور میں سلطنت ہندوستان کے شمال مغربی حصہ سے ادھیشیا تک پھیلی ہوئی تھی۔
- ورتھی مہاجنپد مگدھ کے شمال میں واقع تھا۔ وہاں گانہ طرز حکومت تھی۔ گانہ میں ایک حکمران کے بجائے حکمرانوں کا ایک گروہ تھا۔ بعض مرتبہ بہت سے لوگ مل کر حکومت کرتے تھے۔ ہر فرد خود کو حکمران کہا کرتا تھا۔
- گوتم بدھ اور مہاویر کا گانہ سے تعلق تھا۔ وہ عظیم معلم تھے۔ ان کی تمام مہاجنپدوں میں عزت و توقیر تھی۔ اگرچہ حکمرانوں نے گاناؤں کو تسخیر کرنے کی کوشش کی لیکن وہ پندرہ سو برس سے زیادہ لمبے عرصہ تک سرگرم رہے۔
- پہلی مرتبہ کتابوں میں سولہ مہاجنپدوں کا ذکر ملتا ہے۔ وہ زیادہ تر وندھیا کے شمال میں واقع تھے۔ اور ان میں سے اکثر وادی گنگا میں مرتکز تھے۔ وہ انکا، مگدھ، ورتھی، ملا، کوشالہ، وشا، پنچالہ، مٹیا، سوداسنیا، کرو، کمبوجا، گندھارا، چنڈی، اوتھی اور اسمکا تھے۔ ان میں سے مگدھ، کوشالہ، وٹسا، اور اوتھی اہمیت کے حامل تھے ملا میں جمہوری طرز حکومت تھی۔ ورتھی بھی ایک جمہوریہ تھا۔

موجودہ مقام	صدر مقام	مہاجنپدائیں	سلسلہ نشان
شمال مغربی سرحدی ریاست	بھوجا پورم	کمبوجا	1.
افغانستان	ٹکشیلا	گندھارا	2.

3.	کرو	اندراپرستھا	تھانیشور
4.	ٹیا	وراٹنگر	جے پور
5.	سوراسینا	متھرا	مشورا
6.	پنچالہ	اپتھرا	بریلی
7.	ملا	کوسی نگر	گورکھپور
8.	کوشالہ	شراوتی	اودھ (اتر پردیش)
9.	وجی	ویشالی	شمالی بہار
10.	انگا	چمپا	مشرقی بہار
11.	مگدھ	پاٹلی پتر	جنوبی بہار
12.	کاشی	وارانسی	بنارس
13.	وٹسا	کوٹمبی	الہ آباد
14.	چنڈی	سکتی ماتی	بنڈیل کھنڈ
15.	اوتی	اجین	مالوہ
16.	اسمکا	پوٹن	وادی گوداوری

- کوسالہ اور مگدھ قبائلی ریاستیں قابل زراعت زمینوں پر مکمل کنٹرول رکھتی تھیں زمین کے ان حصوں کو کسی کو بھی دے سکتی تھیں حتیٰ کہ دوبارہ دوسروں کے تفویض کر سکتی تھیں۔ ان کی بڑی افواج اور انتظامی مشنری کے اخراجات کے لئے ان کو بڑی رقم کی ضرورت تھی۔ اس طرح مگدھ اور کوسالہ مہاجنا پداؤں میں طاقتور ہوئے۔
- مگدھ کا پہلا مشہور معلوم اور اہم حکمران بمبی سارا (Bimbisara) (492-544 ق۔ م) ہری یا نکا خاندان سے تھا۔ اس نے کوسالہ ویشالی اور مدرا (پنجاب) کی بیٹیوں سے شادی کرتے ہوئے مگدھ کی عزت اور طاقت میں اضافہ کیا۔ اس نے انکا فتح کیا۔ اجات شتر و (462-492 ق۔ م) جو بمبی سارا کا بیٹا تھا اور کونیکا کے نام سے بھی مشہور تھا۔ تخت نشین ہوا۔ اس نے کوشالہ کے راجہ پرسن جیت سے لڑائی کی اور اس کو شکست دی۔ اس نے لچھوی قبیلے کے ساتھ 16 سال تک جنگ کی۔ اس نے ویشالی پر حملہ کیا اور کامیاب ہوا۔
- اجات شتر و نے راج گرہیا قلعہ کے دفاع کو مضبوط بنایا۔ اجات شتر و کا بیٹا اودیان (440-462 ق۔ م) اس کا جانشین بنا۔ اس کا دور اہم ہے۔ چونکہ اس نے ایک نیا صدر مقام پاٹلی پتر مکمل کیا جو لوگ اور سون کے سنگم پر تعمیر کیا گیا اودیان کا جانشین شیشوناگ خاندان بنا۔ جنہوں نے عارضی طور پر صدر مقام ویشالی منتقل کیا۔ شیشوناگ خاندان کی حکومت بمشکل نصف صدی رہی اور اس کا جانشین غاصب مہاپدمانند بنا جس نے ایک مختصر مدت کی حکومت چلائی جو 321 ق۔ م میں ختم ہوئی۔ نندا حکمرانی پہلی غیر چھتری سلطنتوں میں سے ایک تھی۔ نندا حکمرانی کا خاتمہ چندر گپت موریا ایک نوجوان جانبا ز نے کیا اور 321 ق۔ م میں نندا حکومت کو بے دخل کیا۔

موریائی دور

موریا سلطنت

- وسیع و عریض سلطنت شہنشاہیت کہلاتی ہے۔ اس کا حکمران شہنشاہ کہلاتا ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ چندر گپت موریا برصغیر ہند کے ابتدائی

بادشاہوں میں تھا۔ ابتدا میں مگدھ کی سلطنت مگدھ اور قریبی علاقوں تک محدود تھی۔ بعد میں اس میں اس زمانے کے تمام مہاجن پدا بھی شامل کر لیے گئے۔

○ شمال مغرب میں ہندوکش پہاڑیاں، عظیم صحرائے ہند، گجرات، دریائے سندھ، وادی گنگا، مالوہ کا سطح مرتفع، وسط ہند کے جنگلات، وادی کرشنا و تنگبھدرا، وادی گوداوری۔ کیا تم سلطنت کی وسعت کا اندازہ کر سکتے ہو جہاں مختلف قسم کے لوگ اس میں رہا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض علاقے جیسے وادی گنگا، دریائے کرشنا کی وادی، مالوہ، گجرات، پنجاب نہایت زرخیز تھے۔ وہاں گنجان آبادی والے گاؤں اور شہر آباد تھے۔ بعض دیگر علاقے تجارت اور پیشوں کے اعتبار سے اہم تھے۔ ان سے اہم راستے جڑے ہوئے تھے۔ جن سے بڑے شہر، بندرگاہیں اور دوسرے ممالک مربوط تھے۔ بعض علاقے قیمتی و نایاب دھاتوں جیسے سونا اور نیکینوں کے لیے اہم تھے۔

○ موریا حکمران سلطنت کے مختلف علاقوں پر مختلف انداز سے حکومت کرتے تھے۔ پائلٹی پتر کے اطراف کا علاقہ راست بادشاہ کی نگرانی میں تھا۔ وہ محصولات کی وصولی کے لیے عہدہ داروں کا تقرر کرتا تھا۔ جو لوگ شاہی احکامات کی خلاف ورزی کرتے انہیں سزائیں دی جاتی تھیں۔ جاسوسوں سے معلومات حاصل ہوتی تھیں۔

○ موریا حکمران ان پر کنٹرول رکھنے کے لیے خصوصی انتظامات کرتے تھے۔ ان راستوں سے موریا حکمران سورنہ گیری جاتے جہاں سونے کی معدنیات تھیں۔ وہ تلکشا شیلہ سے دیگر ممالک سے آئی ہوئی اشیاء لاتے تھے۔ ان علاقوں سے وہ محصولات کھال، جنگلی جانوروں، قیمتی پتھروں، سونے وغیرہ کی شکل میں حاصل کرتے تھے۔ ان علاقوں میں صحرائی قبائل کو رہنے کی اجازت تھی۔ ان کے معاملات میں زیادہ مداخلت نہیں کی جاتی تھی۔

○ یہ کہا جاتا ہے کہ چانکیہ یا کوٹلیا نے اس اہم کتاب کو لکھا۔ اُس میں ریاستوں کی تسخیر اور ان پر حکومت کرنے کے طریقے بتلائے گئے ہیں۔ اس کتاب میں بادشاہوں کو سازشوں سے محفوظ رہنے کی ترکیبیں بتائی گئی ہیں۔ کس طرح مختلف قسم کے پیشہ وروں پر محصول عائد کیا جائے۔ برصغیر ہند وغیرہ میں کس طرح کے وسائل موجود ہیں۔

○ اشوک ایک مشہور موریا حکمران تھا۔ وہ پہلا حکمران تھا جس نے اپنے پیغام کو عوام الناس تک کتابت کے ذریعہ پہنچایا۔ اُس کے بہت سے کتابت پر اکرت میں تھے اور انہیں برہمی رسم الخط میں لکھا گیا۔

○ کنگ ساحلی اڑیسہ (نقشہ دیکھو) کا قدیم نام ہے۔ اشوک نے کنگ کی تسخیر کے لیے جنگ کی۔ اُسے جنگ کی تباہ کاریوں، تشدد، خون خرابے سے دلی صدمہ ہوا۔ اُس نے مزید جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ تاریخ میں پہلا بادشاہ ہے جس نے جنگ جیت کر فتح و ظفریابی کے راستے کو ترک کر دیا۔

○ ’دھما‘ پر اکرت لفظ ہے۔ سنسکرت میں اُس کے لیے دھما کی اصطلاح ہے

○ موریا حکمرانوں نے اُس عرصہ میں دکن کو فتح کیا (دریائے گوداوری سے دریائے کرشنا و تنگبھدرا وادیوں تک)۔ اس علاقے کے بہت سے حصوں میں دیہات اور چھوٹے شہر فروغ پانچکے تھے۔ جن میں لوہے کے اوزار اور دوسری اشیاء بنائی اور فروخت کی جاتی تھیں۔ بعض علاقوں میں سونے کے زیورات بھی بنائے جاتے تھے۔ تاہم دوسرے علاقوں میں جنگلات تھے جن میں شکاری، غذا جمع کرنے والے چرواہے، چھوٹے چھوٹے بسیروں میں فروکش تھے۔

موریائی دور کے ماخذ

1. کوشلیہ کی ارتھ شاستر 2. میگاستھینز کی ’انڈیکا‘ 3. وشاکھادتا کی ’مدرا راکھشسا‘

4. پرانا بدمت کا ادب (جٹا کا قصے) تاریخی کتب، تہمتی ذرائع اور چین ادب

○ چندرگپت (297-321 ق۔م): چندرگپت نے 25 سال کی کم عمری ہی میں آخری نندر حکمران (دھنسانند) کو بے دخل کیا اور 321 ق۔م میں پائلٹی پتر (نندوں کا صدر مقام اور بعد میں موریوں کا صدر مقام) پر قبضہ کوٹلیہ کی مدد سے کیا۔ کوٹلیہ، چانکیہ یا وشنو گپتا کے نام

سے بھی مشہور ہے۔

○ ایک مہیب جنگ 305 ق۔م میں چندرگپت اور سیلوکس کے درمیان لڑی گئی۔ سیلوکس کو شکست دی گئی۔ سیلوکس اور چندرگپت کے درمیان ایک معاہدہ ہوا۔ اس کے مطابق سیلوکس کی بیٹی ہیلینا (Helena) کی شادی چندرگپت سے ہوئی۔ اس کے عوض سیلوکس کو 500 ہاتھی حاصل ہوئے۔ سیلوکس نے میگاستھینز کو سفیر کے طور پر چندرگپت کے دربار کو بھیجا۔

○ بندوسارا (273-297 ق۔م): یونانیوں میں ”بندوسارا“ امیتروچٹس (Amitrochates) کے نام سے جانا جاتا تھا (یہ سنسکرت لفظ ”امترا گھانا“ یا دشمنوں کو قتل کرنے والا ہے)۔ یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی فوجوں کو دکن کی طرف لے گیا اور اپنے کنٹرول کو ہندوستان میں جنوب میں میسور تک توسیع دی۔

○ اشوک (232-273 ق۔م): 1837ء میں جیمس پرنسپ (James Prinsep) نے ایک برہمی تحریر میں ایک بادشاہ کا حوالہ دیا جس کا نام Devanampiya Piyadassi (دیوتاؤں کا چہیتا) تھا۔ دستیاب ذرائع سے (بدھ مت ادب) معلوم ہوتا ہے کہ بندوسارا کی موت پر یا اس سے کچھ عرصے پہلے شہزادوں میں تخت کے لئے لڑائی شروع ہوئی۔ اس میں اشوک بھی ملوث رہا اور اس نے اپنے ان بھائیوں کو راستے سے ہٹایا جو اس کی مخالفت کر رہے تھے۔ جانشینی کی یہ لڑائی 4 سال تک (269-273 ق۔م) چلتی رہی اور تخت حاصل ہونے کے بعد ہی اشوک نے اپنی تاجپوشی 269 ق۔م میں رسمی طور پر کی۔

○ اشوک کے دور کا اہم واقعہ کلنگ (261 ق۔م) کے ساتھ اس کی کامیاب جنگ تھی۔ اس جنگ کی ہولناکیوں کو خود اشوک نے بیان کیا اور وہ ایک بدھ مت کاراہب ”اپا گپتا“ کے اثر سے بدھ مت قبول کیا۔

○ موریاؤں کا نظم و نسق: چندرگپت موریا ایک قابل منتظم بھی تھا۔ نظم و نسق کے میدان میں اس کی مدد کوٹلیہ (چانکیہ) کرتا تھا۔ چندرگپت کے جانشینوں نے بغیر کسی تبدیلی کے اس پر عمل کیا۔ اشوک نے کلنگ کی لڑائی کے بعد اپنی زندگی بدھ مت کے پھیلاؤ کے لئے وقف کر دی۔

○ راجہ: راجہ ریاست کے لئے مقتدر اعلیٰ تھا۔ اس کے اختیارات لامحدود تھے۔ وزرا اور دیگر عہدیداروں کا تقرر راجہ کرتا تھا۔ وہ فوج کا کمانڈران چیف (سربراہ اعلیٰ) بھی ہوتا تھا۔ ریاست کے معاملات میں وہ منتری پریشد (وزیروں کی مجلس) سے مشورے کرتا تھا۔ وہ دن رات عوام کی فلاح کے لئے کام کرتا تھا۔

○ وزیروں کی مجلس: کوٹلیہ رقمطراز ہے ”منتری پریشد راجہ کی گاڑی کا دوسرا پہیہ ہوتی ہے۔ منتری پریشد یا مجلس وزراء کا تقرر بادشاہ کرتا تھا۔ یہ مجلس ریاست کے معاملات میں بادشاہ کی رہنمائی کرتی تھی۔ کوٹلیہ خود وزیر اعظم تھا اور دیگر 18 وزرات تھے۔ ہر وزیر متعلق محکمہ کا سربراہ ہوتا تھا۔ وہ اس طرح ہیں۔

1. منتری۔ وزیر۔ 2. سینا پتی۔ وزیر دفاع۔ 3. پجاری۔ 4. ولی عہد وغیرہ

○ صوبائی انتظام: چندرگپت موریا کی سلطنت بڑی تھی ایک مرکز سے مناسب کنٹرول ممکن نہیں تھا۔ اس لئے اس سلطنت کو انتظام سہولت کی خاطر چار صوبوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ان صوبوں کے نام تھے۔

1. پراچیہ (مگدھ کا صوبہ) 2. اتر پتھ (شمال۔ مغربی صوبہ) 3. اونتی پتھ (مغربی صوبہ) 4. دکھنا پتھ (جنوبی صوبہ)

○ چندرگپت موریا کے دور میں مقامی نظم و نسق بھی منظم تھا۔ اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: میونسپل نظم و نسق (شہری نظم و نسق)؛ دیہی نظم و نسق۔

○ چندرگپت موریا کا شہری نظم و نسق تاریخ ہند میں اس کی مخصوص خصوصیات کی بنا پر منفرد مقام رکھتا ہے۔ شہر کا سربراہ ”نگرا دھیکشا“ کہلاتا تھا۔

- موریوں کے در حکومت میں دیہات انتظام کی سب سے چھوٹی اکائی تھی۔ دیہات کا عہدیدار ”گرامنی“ ہوتا تھا۔ دس دیہاتوں کا سربراہ ”گوپا“ کہلاتا تھا۔ ضلع کے ایک رجب کا سربراہ ”استھانک“ ہوتا تھا۔ عوام کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے رجب دیہاتوں کا سفر کرتا تھا۔
- میگا سٹھینز اور کوٹلیہ کی ”ارتھ سٹریٹ“ دونوں چندرگپت موریہ کے عدالتی انتظام سے متعلق تفصیلات بتلاتے ہیں۔ کوٹلیہ کے مطابق وہاں دو قسم کی عدالتیں تھیں: (i) دھرماستھیا۔ دیوانی عدالت (ii) کنککشو دھم۔ فوجداری عدالت
- دھرماستھیا کے جج ”ویاواہاریکا“ (Vyavaharika) کہلاتے تھے۔ کنککشو دھم کے جج ”پراڈیشٹا“ (Paradishta) کہلاتے تھے۔ شہر کے جج مہامترا کہلاتے تھے اور اضلاع کے جج ”راجوکاس“ کہلاتے تھے۔ وہاں دیہی عدالتیں بھی تھیں جن میں مصنف کے اختیارات دیہات کے بزرگ استعمال کرتے تھے ان کو ”پنج“ کہا جاتا تھا۔
- کوٹلیہ کی ”ارتھ سٹریٹ“ کے مطابق دو قسم کے جاسوس تھے۔
1. سنٹھک (Santhak): ان کو چند مقامات پر متعین کر دیا جاتا تھا۔
2. سنچارا (Sanchara): ان جاسوسوں کو مختلف مقامات کا سفر کرنے اور خفیہ معلومات حاصل کرنے کہا جاتا تھا۔
- دھرما مہامترا: اشوک نے عوام کے لئے ایک نیا ضابطہ اخلاق پیش کیا۔ وہ عوام کے اخلاق میں بہتری لانا چاہتا تھا۔ اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے اس نے ایک نیا عہدہ قائم کیا جو ”دھرما مہامترا“ کہلایا۔ وہ بلاشبہ چندرگپت موریہ کے راج کردہ نظم و نسق میں ایک تبدیلی تھی۔ 13 ویں چٹان کے کتبے میں اشوک کہتا ہے ”میں نے تمام مذاہب کے ماننے والوں کے لئے دھما مہامترا کا تقرر کیا ہے۔ وہ تمام مذاہبی مقامات کی دیکھ بھال کریں گے۔“ دھرما مہامترا کا فرض تھا کہ وہ اس کے مذہب کے اخلاقی اقدار کی اشاعت عوام میں کریں۔ ان سے انسانوں کی فلاح کے لئے بھی کام کرنے کے لئے کہا گیا اور ان کی مذہبی سرگرمیوں کی دیکھ بھال کے لئے کہا گیا۔ چھٹے چٹانی کتبے میں کہتا ہے کہ اشوک نے دھرما مہامترا کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کے لئے ضروری اقدامات کئے تھے۔
- اسٹوپا: ایک اسٹوپا گنبد نما عمارت ہے جو اینٹ یا پتھر سے بنی ہوتی ہے اور یہ گول بنیاد پر تعمیر کی جاتی ہے۔ اس کے اوپر ہی حصے میں ایک چھوٹا ستون اور اس پر چھتری ہوتی ہے جو روحانی سر بلندی کی علامت ہے۔ اشوک نے ایسے 84,000 اسٹوپا پائیں سارے ہندوستان اور افغانستان میں تعمیر کروائیں۔
- موریوں کا ایک اور اہم ورثہ غار ہیں انہیں سخت چٹانوں کو کاٹ کر بنایا گیا ہے۔ ان کی اندرونی دیواروں کو اس طرح چکنا کیا گیا ہے کہ وہ آئینوں کی طرح چمکتی ہیں۔ یہ حیرت انگیز یادگاریں راہوں (دھاراس) کی رہائش گاہیں تھیں اور اسمبلی ہال (چیتیا) کے طور پر بھی کام آتی تھیں۔
- گندھارا اسکول: یہ دور پہلی صدی ق۔ م سے لے کر پانچویں صدی عیسوی کے اختتام تک گندھارا (شمال۔ مغربی صوبہ) میں رہا۔ اور یہ گندھارا اسکول) کہلاتا ہے۔ اس کی جڑیں ہیکڑیا کے یونانی حکمران اور شمال۔ مغربی ہندوستان کے حکمرانوں سے ملتی ہیں اور بعض دفعہ اس کو ہند یونانی اسکول بھی کہا گیا۔ لیکن اس فن کے حقیقی سرپرست ساکا اور کشان تھے خاص طور پر کنشک جس نے اس علاقے میں اپنے یونانی پیشرو کی فنی روایتوں کے ورثے کو باقی رکھا۔ یہ یونانی۔ بدھ مت اسکول کہلاتا ہے۔
- گندھارا سنگ تراشی کے اہم خدو خال: گندھارا فن پر یونانی۔ رومی فن کے اثرات صاف طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ گندھارا مکتب میں ایک انسانی جسم کو حقیقی انداز میں پوری صحت کے ساتھ پتھر میں تراشا جاتا تھا اور جسمانی ساخت، موجھیں، گھنگریالے بال وغیرہ۔ اس کے علاوہ جسموں پر زیورات بھی تراشے جاتے تھے۔
- متھرا اسکول: متھرا سنگ تراشی کا مکتب جین مت سے متاثر ہے۔ عریاں آلتی پالتی مارے ہوئے تیرتھن کار جو ذکر میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو متھرا کے کاریگروں نے تراشا ہے۔ متھرا کے ابتدائی بدھ مت کے ستونوں کے نمونوں میں روحانیت نہیں تھی۔ لیکن بعد میں مذہبی احساسات کو اجاگر کیا گیا۔ اس طرح اب بدھ مت کی تصویر یوں میں مردانہ اور توانائی سے بھرپور جسم روحانیت کے پہلو کے ساتھ دکھائی

دینے لگے۔ مٹھرا کے فنکاروں نے برہمنی دیوتاؤں جیسے شیوا اور وشنو کو بھی تراشا۔ یہ دیوتا کبھی اکیلے اور کبھی اپنی بیویوں بالترتیب پاروتی اور لکشمی کے ساتھ تراشے گئے۔

○ امراتی اسکول: امراتی کا عظیم استوپا چونے کے پتھر سے بنایا گیا جو ’گوتم بدھ‘ کی زندگی کی تصویروں کو پیش کرتا ہے۔ اطراف کھڑے ہوئے گوتم کے مجسمے ہیں۔ یہ نقوش والی تصویریں ہندوستانی فن کے بہترین نمونے ہیں۔ یہ تصویریں گول فریم میں خوبصورتی سے سما جاتی ہیں خاموشی کے ساتھ اپنے مذہب کی ترجمانی کرتی ہیں۔ پتلی اور لمبی ٹانگوں والی تصویریں اچھی طرح سے اتاری گئی ہیں۔

گپت دور

○ گپت بادشاہت کا آغاز موجودہ بہار کی چھوٹی سلطنتوں سے ہوا لیکن تین جانشینوں کے بعد انھوں نے شمالی ہند میں گجرات سے بنگال اور دہلی سے موجودہ مدھیہ پردیش تک کنٹرول حاصل کر لیا۔

○ چندرگپت I (چندرگپت اول): چندرگپت اول اس سلطنت کا پہلا اہم حکمران تھا۔ اس نے ’’مہاراجہ دھیراجا‘‘ کا لقب اختیار کیا۔ تحریروں اور چندرگپت اول کے سنہری سکوں سے ظاہر ہے کہ چندرگپت اول نے پچھوی شہزادی کمارادیوی سے رشتہ ازدواج قائم کیا۔ اس شادی کے نتیجے میں چندرگپت اول کو ملک کے دوسرے حکمرانوں میں بلند مقام اور شہرت حاصل ہوئی۔

○ سمرگپت (335-375 عیسوی): چندرگپت اول کی وفات کے بعد اس کا بیٹا سمرگپت 335 عیسوی میں اس کا جانشین بنا۔ سمرگپت کی جانشینی کے تفصیلی حالات الہ آباد کے ستون کے کتبے پر ملتے ہیں جو الہ آباد پر شستی کہلاتا ہے۔ اور یہ ستون کا کتبہ سمرگپت کے تاریخی ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔

○ اپنی شاندار فتوحات کے جشن کو منانے کے لئے سمرگپت نے اشوامیدھا کی قربانی انجام دی۔

○ چندرگپت دوم (380-414 عیسوی) یا چندرگپت وکرما دتیہ: چندرگپت دوم، گپت سلطنت کا دوسرا عظیم حکمران ہندوستان کے قابل ترین حکمرانوں میں سے ایک تھا۔ وہ چندرگپت وکرما دتیہ کے طور پر بھی جانا جاتا تھا۔ وہ سمرگپت کا بیٹا تھا۔ 375 عیسوی میں سمرگپت کی وفات کے بعد چندرگپت کا بڑا بھائی رام گپت تخت نشین ہوا۔ وہ ایک کمزور حکمران تھا۔ 380ء میں چندرگپت نے اس کا قتل کیا اور اس طرح چندرگپت تخت نشین ہوا۔

○ چندرگپت دوم کا دور آرٹ کے ارتقاء کے لئے بھی یاد رکھا جاتا ہے۔ اس وقت تمام فنون جیسے فن تعمیر، سنگ تراشی، مصوری، موسیقی، سکہ سازی وغیرہ شہرت پا چکے تھے۔ اس کی قابل سرپرستی میں تمام فنون نے غیر معمولی کامیابی حاصل کی۔

○ چندرگپت دوم نے سکہ سازی کا ایک نیا نظام رائج کیا۔ ہنرمندی سے بھرے ہوئے سکے گپت فن کے بہترین نمونے ہیں۔ ان کارناموں کی وجہ سے اس کا دور گپت دور کی شان و شوکت کی بلند یوں پر پہنچ چکا تھا۔

○ کماراگپت (414-455): چندرگپت وکرما دتیہ کی وفات کے بعد اس کا بیٹا کماراگپت اول تخت نشین ہوا۔ اس نے تقریباً 40 سال تک حکمرانی کی۔ اس کا دور حکومت سلطنت میں امن اور ترقی کے لئے مشہور رہا۔ آخری ایام میں سیاسی بے چینیاں پیدا ہوئیں۔

○ اسکندرگپت (455ء-467ء): کماراگپت اول کی موت کے بعد اس کا بیٹا اسکندرگپت 455ء میں تخت نشین ہوا۔ اس نے طاقتور بیرونی حملے کے خلاف گپت سلطنت کا دفاع کیا اور محفوظ رکھا۔ اس کا دور سیاسی مشکلات سے بھرپور رہا۔

○ وشنوگپت: سکے اور نالندہ کی مہریں بتلاتی ہیں کہ وشنوگپت کماراگپت سوم کا بیٹا تھا اور وہ اپنے باپ کا جانشین بنا۔ شاید اس نے 550ء تک حکمرانی کی اور حقیقی معنوں میں وہ گپت سلطنت کا آخری حکمران رہا۔ اس کے بعد گپت سلطنت بتدریج زوال پذیر ہوتی گئی اور ہندوستان کے تاریخی نقشہ سے غائب ہو گئی۔

○ مہرالی ستون: مشہور مہرالی ستونوں جو کہ اب قطب مینار کا پمپلس (دہلی) میں واقع ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسے چندرگپت دوم نے تیا

رکھتا تھا۔ چند رنگت دوم کو کوکرمادتیہ بھی کہا جاتا تھا۔ یہ بھی مشہور ہے کہ گزشتہ 1700 سال سے کھلی ہوا میں رہنے کے باوجود بھی اس ستون کو زنگ نہیں لگا۔

○ گپت دور میں کئی خوبصورت مندر تعمیر کئے گئے جس میں سے بعض کو موجودہ دور میں دیوگریا اور ادے گری (مدھیہ پردیش)، بھیت گاؤں اور ایرین (اتر پردیش) میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اس میں ہندوستان کے خوبصورت پتھر کے بنائے گئے کتبات بھی ہیں اور یہ وشنو اور شیوا عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ گپت دور بدھ کے مشہور کتبات جیسے سارناتھ کے لئے بھی کافی مشہور ہے۔

○ گپت سلطنت کے زوال کے بعد ہندوستان میں سیاسی عدم اتحاد تھا۔ یہ ہندوستان پر ہنوں کے حملے کا لازمی نتیجہ تھا۔ سیاسی اتحاد جس کو گپت راجاؤں نے قائم کیا تھا ان کی آنکھوں کے سامنے ہی بکھر گیا۔ گپت سلطنت کے ڈھیر پرکئی چھوٹی ریاستیں وجود میں آئیں۔ اور سیاسی غیر یقینی اور ملک میں بدانتظامی پیدا کی۔ یہ نئی ریاستیں ہمیشہ ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما رہتی تھیں جس سے ملک کے سیاسی حالات ابتر ہو گئے۔

○ مدھون علاقہ میں پر بھاکروردھن پہلا راجہ تھا جس نے ”مہاراجہ دھیر راجہ“ اور ”پریم بھٹارک“ کا لقب اختیار کیا۔ آر۔ کے مکر جی کے مطابق ”اسکی طاقت سارے شمالی ہند میں پھیلی ہوئی تھی“ بانا کی ”ہرشا چریتا“ نے اس کو اس طرح بیان کیا ہے ”وہ ہن کی ہرن کے لئے ایک برتھا سندھ کے راجہ کے لئے تیز بخار گجرات کی نینداڑا دینے والا ہاتھی کے طاعون، گندھارا کا آقا، لتاؤں کی لاقانونیت کے لئے ایک لیڈر، مالوہ کی شان و شوکت کے لئے ایک کلہاڑی تھا۔“

○ ہرش وردھن (606ء-647ء): ہرش کی پیدائش 590ء میں ہوئی۔ اس نے اچھی تعلیم حاصل کی اور ہتھیار چلانے کی تربیت حاصل کی۔ وہ جنگوں میں ماہر تھا۔ وہ 606ء میں تخت نشینی کے وقت کم عمر تھا پھر بھی اس نے حکومت کے معاملات کو ماہرانہ طور پر چلایا۔ ہرش کے نزدیک بڑا مسئلہ اس کی بہن کی رہائی کا تھا۔ اس نے اپنے بھائی کے قاتل ”سشدکا“ کو سزا دینے کا فیصلہ کیا۔ اس نے بھاسکر اور من کے ساتھ ایک دوستانہ معاہدہ کیا اور اپنے دشمنوں کی طرف آگے بڑھا۔ اس نے گوڑا کے سشدکا کو قنوج سے بے دخل کیا۔ 606ء اور 612ء کے درمیان اس نے شمالی ہند کے اکثر حصوں (قنوج، گوڑا کے حصے اڑیسہ اور مٹھیلا) کو اپنے کنٹرول میں لیا اور ”سیلا دیتیہ“ (Siladitya) لقب اختیار کیا۔

○ اپنی پہلی مہم میں ہرش نے قنوج سے سشدکا کو بے دخل کیا جس نے ہرش کے بھائی کے قتل کے بعد اس پر قبضہ کیا تھا۔ اس کے بعد اس نے نہ صرف قنوج کو تھانیشور سے جوڑا بلکہ اس کو اپنا نیا صدر مقام بنایا اور اس طرح وہ شمالی ہند کا طاقتور راجہ بنا۔

○ نشک ایک عظیم ناظم تھا۔ اسکے نظم و نسق کی بنیاد کشترب نظام پر تھی۔ اس نے اپنی وسیع سلطنت پر کنٹرول کرنے کے لئے مہا کشترب اور کئی کشترب کا تقرر کیا۔ انتظام سلطنت میں اس کی صلاحیتوں کی وجہ سے اس کی سلطنت میں کوئی بغاوت نہیں ہوئی۔ وہ پہلا حکمران تھا جس نے اشوک کی وفات کے بعد سارے ہندوستان میں پھیلی بد نظمی اور احتجاج کے ماحول کو ختم کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

○ گپت دور میں ریاضی اور علم فلکیات جیسے سائنسی علوم کامیابی کے ساتھ پروان چڑھے۔ صفر اور اس کے دہائی نظام کا ارتقاء اس دور کے ریاضی دانوں کا کارنامہ ہے۔ اس دور میں آریابھٹ، وراہامیہارا اور برہما گپتا ماہر علم فلکیات وہ علم ریاضی تھے۔

○ آریابھٹ نے اپنی مشہور تصنیف ”سوریا سدھانتا“ (5ویں صدی عیسوی کے آخر سے 6ویں صدی عیسوی کی ابتداء تک) میں سورج گہن اور چاند گہن کی تفصیلات بیان کی ہیں۔ زمین کے حجم کے بارے میں اس کا اندازہ جدید حساب سے نہایت قریب ہے۔ وہ پہلا ہندوستانی ماہر فلکیات ہے جس نے یہ دریافت کیا اور اعلان کیا کہ زمین اپنے محور کے اطراف گھومتی ہے۔ وہ ”آریابھٹیم“ کا مصنف تھا۔ یہ تصنیف ریاضی، جیومیٹری، الجبرا اور علم مثلث سے متعلق ہے۔

- وراہامیہارا کی برہمت سمہتا (چھٹی صدی عیسوی) علم فلکیات، طبعی جغرافیہ، حیاتیات اور تاریخ کا انسائیکلو پیڈیا (مخزن علوم) ہے۔ اس کی دوسری تصانیف 'شیخ سدھانتکا' برہمت جٹا کا وغیرہ ہیں۔

مرہٹہ سلطنت

- اٹھارویں صدی میں مرہٹوں نے دکن کی تاریخ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔
 - اورنگ زیب کی وفات کے بعد شیواجی کی سرکردگی میں مرہٹوں نے آزاد حکومت کا اعلان کیا۔
 - شیواجی (1627ء تا 1680ء) مرہٹہ ریاست کا معمار تھا۔
 - شیواجی 20 اپریل 1627 میں شونیر میں پیدا ہوا۔
 - شیواجی کی ماں کا ناما جیبائی اور باپ کا نام شہاجی بھونسلے تھا۔
 - شیواجی نے فتوحات کا سلسلہ 1646ء میں انیس سال کی عمر میں شروع کیا۔
 - شیواجی نے سب سے پہلے توارن کے قلعے کی تخریب کی۔
 - شیواجی نے 1665ء میں جوالی قلعے کے نگران کارچندر راؤ کو شکست دی۔
 - 1657ء تک شیواجی نے کلیان، بیوانی اور کونڈانا کے مہاولی قلعوں کی فتح کی۔
 - اورنگ زیب نے شیواجی کے حملہ کی سرکوبی کے لئے ایک فوجی دستہ اپنے ماموں شاستہ خاں کی رہنمائی میں روانہ کیا۔ لیکن شیواجی نے شاستہ خاں کو بھی ہرا دیا۔
 - اورنگ زیب کے فوجی جنرل امبر کے راجہ جے سنگھ سے شیواجی پورنڈر کا معاہدہ 1665ء کرنے پر مجبور ہو گیا۔
 - شیواجی نے 1674ء آزاد ریاست کا اعلان کرتے ہوئے رائے گڑھ کو صدر مقام بنایا۔
 - 14 جون 1674ء میں شیواجی چھترپتی کے لقب سے تخت نشین ہوا۔
 - 1667ء میں گولکنڈہ کے قطب شاہی حکمرانوں سے معاہدہ کیا۔
 - شیواجی کی وفات 14 اپریل 1680ء میں ہوئی۔
 - بالاجی راؤ نانا صاحب کے نام سے جانا جاتا تھا۔
 - بالاجی راؤ اور افغان بادشاہ احمد شاہ ابدالی کے درمیان تیسری پانی پت کی جنگ ہوئی جس میں بالاجی راؤ کو شکست ہوئی اور اس شکست نے مرہٹہ سلطنت کو پوری طرح توڑ کر رکھ دیا۔
 - مرہٹہ سلطنت میں آمدنی کے ذرائع میں جنگی کامحصول، سکوں سے منافع، چوتھ اور سردیش مکھی تھے۔
 - چوتھ (ایک چوتھائی) ایک قسم کا فوجی ٹیکس تھا جو دوسری ریاستوں سے مرہٹوں کے حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے وصول کیا جاتا تھا۔
 - سردیش مکھی مالگزاری کا 10% محصول تھا۔ شیواجی نے خود کو ملک کا سردیش مکھی سردار کہا اس لئے یہ ٹیکس وصول کیا جاتا تھا۔
 - شیواجی نے آٹھ وزیروں کی ایک مجلس بنائی تھی جسے اشٹھاپردھان کہا جاتا تھا۔
- راشٹر کوٹہ (752ء تا 997ء)**
- راشٹر کوٹہ دراصل ان افسروں کو کہا جاتا ہے جو "راشٹر" کے نگران ہوتے تھے۔
 - راشٹر کوٹہ بادامی کے چالوکیہ کے تحت جاگیر دار تھے۔
 - آزاد راشٹر کوٹہ سلطنت کا قیام 752ء میں دنتی درگانے آخری بادامی چالوکیہ کیرتی ورمن کو شکست دینے کے بعد عمل میں لایا۔

- راشٹر کوٹہ سلطنت کے حکمرانوں میں دھرم مادوا، گووند اکوم، اموگا ورشا اول یا سردا، کرشنا دوم، گنگا مشہور تھے۔
- راشٹر کوٹہ سلطنت کا طاقتور حکمران اموگا ورشا (814ء تا 878ء) تھا۔
- راشٹر کوٹہ حکمران اموگا ورشانے علماء کی سرپرستی کی۔
- اموگا ورشانے کتزا زبان میں قواعد کی کتاب ”کوی راجہ مارگا“ لکھی۔
- اموگا ورشانے صدر مقام منکھدی تعمیر کروایا۔
- راشٹر کوٹہ کے کی حکومت کا خاتمہ مشرقی چالوکیہ حمران پتلا دوم نے کی اور کلیانی چالوکیہ کی بنیاد ڈالی۔
- راشٹر کوٹہ حکمران مذہبی رواداری کے لئے مشہور تھے۔
- راشٹر کوٹہ دور میں آرٹ اور فن تعمیر اور تجارت و کامرس نے خوب ترقی کی۔
- ایلورہ میں چٹان میں تراشے گئے غار کے مندر، کرشنا اول کا تعمیر کردہ کیلاش مندر اس دور کے اہم نمونے ہیں۔
- راشٹر کوٹہ سلطنت میں جین مت، شیو مت اور وشنو مت کی سرپرستی کی گئی اور مسلم تاجروں کو بھی سلطنت میں قیام اور مساجد کی تعمیر کی اجازت دی گئی تھی۔

چولا حکمران:

- چولا: جنوبی ہندوستان کی تاریخ میں ایک مستند تحریری تاریخ چولاؤں کی ہے۔
- وجیالیا کے جانشینوں نے پڑوسی علاقوں کو فتح کیا اور چولا سلطنت کی وسعت اور طاقت میں اضافہ ہوتا گیا۔ جنوب اور شمال میں پانڈیا اور پلوؤں کے علاقے چولا سلطنت کا حصہ بن گئے۔
- راجہ راجہ اول چولاؤں میں طاقتور ترین حکمران مانا جاتا ہے۔ جو 985ء میں تخت نشین ہوا اور کئی علاقوں پر فتح حاصل کی۔ اس نے اپنی سلطنت کے نظم و نسق کی تنظیم جدید کی۔ اسکے بیٹے راجندر اول نے اسکی پالیسیوں کو جاری رکھا۔
- راجندر اول نے گنگا کی وادی کو فتح کرنے کی کوشش کی۔ اس نے سری لنکا اور جنوب مشرقی ایشیائی ممالک پر بھی حملے کئے ان جنگی مہمات کے لئے اس نے بحری بیڑہ تیار کیا اور مندر کی بیرونی دیواروں کی آرائش کے لئے سنگتراشی کی گئی ہے۔
- راجہ راجہ اور راجندر کے تعمیر کردہ تھماؤ اور گنگائی کوٹھ اپولا پورم کے بڑے بڑے منادرن تعمیر اور فن مجسمہ سازی کے عالیشان نمونے ہیں چولاؤں کی تعمیر کردہ منادر کی وجہ سے انکے اطراف واکناف میں آبادیاں بس جایا کرتی تھیں اس طرح یہ منادران آبادیوں کے لئے مرکزی حیثیت رکھتی تھیں۔
- چولاؤں کی پیشتر کامیابیاں زراعت کے میدان میں ترقی کی وجہ سے تھیں۔ دریائے کاویری خلیج بنگال میں گرنے سے پہلے کئی چھوٹی چھوٹی ندیوں میں تقسیم ہوتی نظر آئے گی۔
- ٹائل ناڈو کے دیگر علاقوں میں زراعت کی ترقی ہونے کے باوجود، اس علاقے میں بڑے پیمانے پر زراعت پانچویں یا چھٹی صدی میں ہی شروع ہوئی۔ بعض علاقوں میں جنگلات کو صاف کیا گیا اور بعض علاقوں میں زمینات کو ہموار کیا گیا۔
- ڈیلانا کے خطے میں سیلابوں کو روکنے کے لئے بند باندھے گئے اور نہریں تعمیر کی گئیں تاکہ کھیتوں میں پانی پہنچایا جاسکے۔ کئی خطوں میں سال میں دو فصلوں کو اگانے کا رواج تھا۔
- بادشاہ کو مشورہ دینے کے لئے وزیروں کی ایک کونسل ہوتی تھی۔ اس کے پاس ایک طاقتور فوج اور بحری بیڑہ ہوتا تھا۔ سلطنت کو صوبوں یا منڈلموں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ان صوبوں کو تقسیم کر کے والا ناڈو اور ناڈو نام کی انتظامی اکائیاں قائم کی گئیں تھیں۔
- کسانوں کی آبادیاں جو Ur کہلاتی تھیں زراعت اور آبپاشی کی ترقی کی وجہ سے خوشحال ہو گئیں تھیں۔ ایسے چند گاؤں پر مشتمل ایک

گروپ پر مشتمل انتظامی اکائی کو ناڈو کہا جاتا تھا۔

- گاؤں کی کونسل اور ناڈو مختلف انتظامی فرائض انجام دیتے تھے۔ اس کے علاوہ انصاف رسانی اور ٹیکس وصول کرنے کا کام بھی کرتے تھے۔
- چولاؤں کے دور میں ویلاڈات سے تعلق رکھنے والے دوتمند کسانوں کو Nadu کے انتظامی معاملات میں کافی اثر و رسوخ حاصل ہو گیا تھا۔
- چولا راجاؤں نے چند دولت مند زمینداروں کو موویندا ویلان (Muvendavelan) یعنی تین راجاؤں کی خدمت کرنے والا کسان، ارایار (Ariyar) یعنی سردار جیسے القاب سے نوازا تھا۔ اور ان کو مرکزی حکومت میں اہم عہدوں پر مامور کیا تھا۔
- اراضی کے اقسام: چولاؤں کے کتبوں یا فرامین میں اراضی کے مختلف اقسام کا ذکر ملتا ہے۔

Vellanvagai: غیر برہمن کسانوں کی ملکیت والی اراضی

Brahmadeya: برہمنوں کو عطا کی اراضی

Shalabhoga: مدرسوں کے انتظام کے لئے عطا کی گئی اراضی

Devedana, Tirunamattukkani: مندروں کو عطا کی گئی اراضی

Pallichandam: جین مت کے اداروں کو عطا کی گئی اراضی

- برہمنوں کو عطا کی اراضی (Brahmadeya) کی نگرانی اور انتظام ایک مجلس (Sabha) کرتی تھی جو بااثر برہمن زمینداروں پر مشتمل ہوتی تھی۔

○ تاجروں کی انجمنیں جو Nagaram کہلاتی تھیں حسب ضرورت شہروں میں انتظامی فرائض انجام دیتی تھیں۔

- ٹائل ناڈو کے ضلع چنگل پٹ کے اتر میرور میں دستیاب کتبوں میں اس بات کی تفصیل ملتی ہے کہ Sabha نامی مجلس کس طرح تشکیل دی جاتی تھی، Sabha میں آپاشی، باغات، منادرو وغیرہ امور کی دیکھ بھال کے لئے علحدہ علحدہ کمیٹیاں پائی جاتی تھیں۔

دکن کے حکمران:

- دکن کا علاقہ شمال میں دریائے تاپتی سے جنوب میں سطح مرتفع تک اور خلیج بنگال سے بحر عرب تک پھیلا ہوا ہے۔ وندھیا اور دریائے نرمدا کے جنوب میں خط سرطان کے ساتھ مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی قطعہ زمین عام طور پر جنوبی ہند کہلاتی ہے۔ ماقبل تاریخ سے دسویں صدی کے اختتام تک جنوبی ہند میں کئی تغیرات رونما ہوئے۔ خصوصاً سیاسی طاقتوں کا عروج چولا، چیرا، پانڈیا، پلاوا، چالوکیہ، راشٹرکوتھ اور تھو رجیسی ریاستوں کی شان و شوکت کا ظہور ہوا۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنی رعایا کی فلاح و بہبود کے لئے کام کیا اور اس علاقہ کے تہذیبی و ثقافتی فروغ میں کلیدی کردار ادا کیا۔

- ادبی تصانیف اور کتبائے اس دور کی دکنی اور جنوبی ہند کی تاریخ کے مطالعہ میں مددگار ثابت ہوئے۔ اس دور (سنگم عہد) کی ٹائل ادبی تصانیف میں ٹو لکا پیٹر کی ”ٹو لکا پیٹیم“ (قواعد کی کتاب) سنگم عہد کی تہذیب اور سماج کے بارے میں مفید معلومات فراہم کرتی ہے۔ اسی طرح مشہور ٹائل شاعر مترو ولادا کی تصنیف ”تروکودال“ ٹائل ریاست کی انجیل سے موسوم کی جاتی ہے۔

- ستواہن عہد کے اہم ادبی تصانیف ”برہید کتھا“ (گنڈیا) اور ارگھا سچتھاستی (بالہ) اور ایری تھین سیا کی ”پیبری پلس“ اس عہد کے سیاسی معاشی اور مذہبی حالات کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں۔ سنگم عہد کے کامل ادبی تصانیف میں تو لکپیٹر کی کتاب تو لکپیٹیم ہے جو قواعد کے موضوع پر لکھی گئی ہے۔ اس میں سنگم عہد کی تہذیب و ثقافت اور معاشرے کے بارے میں مفید معلومات ملتی ہیں۔

- اس طرح ٹائل کے ایک مشہور و معروف شاعر تھیرولا ور کی کتاب تھیرنگ کورل کو تاملناڈو کی ادبی دنیا کی انجیل سمجھا جاتا ہے۔ اس کے برعکس اُس عہد کی اخلاقی قدریں اور سماجی زندگی کے بارے میں پتہ چلتا ہے۔

- سنگم عہد ٹائل ادب کی تاریخ میں اس کے شاندار کارناموں کے لئے مشہور ہے۔ سنگم کی اصطلاح جین مت اور بدھ مت کے راہبوں کی

رہبری کے لئے برتی گئی۔ ٹال زبان میں اس کا مترادف ”کڈالی“ ہے۔ اس کے معنی ایک تنظیم کے ہیں۔ لہذا سنگم شعراء یا مدورائی کے عاملوں کی ایک کونسل تھی۔ ٹال ریاست میں لفظ ”سنگم“ کا پہلی مرتبہ حوالہ ایک مشہور شیومت کے سنت ”ترونا وکاداسو“ نیا نار (پار) نے اپنی تصنیف ”تری پور ترونا نندم“ میں کیا۔ وہ ابتدائی ساتویں صدی میں تھا۔

○ ٹال ادب کی تاریخ کا آغاز سنگم عہد کے ساتھ مانا جاتا ہے۔ قواعد پر تصنیف ”ٹوکا پیچیم“ کو ”ٹوکا پیار“ نے لکھا۔ ”ترو ولور“ مشہور کلاسیک ’کورال‘ کا مصنف تھا اور اس نے تمل عوام کی زندگی میں اہم رول انجام دیا۔ چین اور بدمت کے عاملوں نے بھی سنگم عہد کے ارتقاء میں حصہ لیا۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) موریا سلطنت کا بانی تھا۔
(1) چندر گپت موریا
(2) کمار گپت
(3) کوٹلیا
(4) اشوک
- (2) انڈیا کا مصنف تھا۔
(1) کوٹلیا
(2) میگا سٹھینز
(3) سیلوس
(4) فابیان
- (3) چانکیہ کی کس نے توپن کی تھی۔
(1) گپت
(2) کشان
(3) نندا
(4) ستواہن
- (4) کوٹلیا یا چانکیہ کس کا وزیر اعظم تھا۔
(1) چندر گپت موریا
(2) کمار گپت
(3) کوٹلیا
(4) اشوک
- (5) چندر گپت موریا کی حکمرانی کا دور تھا۔
(1) 314 ق م تا 287 ق م
(2) 310 ق م تا 299 ق م
(3) 320 ق م تا 289 ق م
(4) 324 ق م تا 300 ق م
- (6) بندوسارا کا دور حکومت تھا۔
(1) 300 ق م تا 273 ق م
(2) 300 ق م تا 299 ق م
(3) 320 ق م تا 289 ق م
(4) 324 ق م تا 300 ق م
- (7) انڈیا کس زبان میں تحریر کی گئی تھی۔
(1) سنسکرت
(2) یونانی
(3) ہندی
(4) پالی
- (8) کلنگ کی جنگ کب ہوئی۔
(1) 299 ق م
(2) 261 ق م
(3) 270 ق م
(4) 241 ق م
- (9) کس حکمران کی زندگی میں کلنگ کی جنگ کے بعد انقلابی تبدیلی آئی۔
(1) سمر گپت
(2) اشوک
(3) ہرش وردھن
(4) چندر گپت موریا
- (10) بندوسارا کے دور میں اشوک نے کس مقام کے وائسرائے کی حیثیت سے کام کیا۔
(1) سوریانگر
(2) توسالی
(3) نکسیلا اور اجین
(4) پاٹلی پتر

جوابات

1-1	2-2	3-3	4-1	5-4	6-1	7-2	8-2	9-2	10-3
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

کثیر جوابی سوالات

- (1) گپت سلطنت کا بانی تھا۔

- (1) سمرگیت (2) چندرگیت اول (3) راناگیت (4) وکرما دتیہ
- (2) کونسے ویٹنگی بادشاہ کو سمرگیت نے شکست دی تھی۔
- (1) ہستی ورما (2) وجیادیتا (3) ومالادیتا (4) دنارناوا
- (3) ساکا کا خاتمہ کس گیت بادشاہ نے کیا۔
- (1) سمرگیت (2) چندرگیت اول (3) راناگیت (4) چندرگیت دوم
- (4) گیت دور میں سونے کے سکہ کہلاتے تھے۔
- (1) روپا کا (2) نسکا (3) ٹنکا (4) پانا
- (5) ”مہندر دیتا“ لقب کس گیت بادشاہ کا تھا۔
- (1) سمرگیت (2) چندرگیت اول (3) کمارگیت (4) چندرگیت دوم
- (6) سمرگیت کا درباری شاعر تھا۔
- (1) مہاسینا (2) ہری سینا (3) روی کیرتی (4) ویرینا
- (7) گیتوں نے شمالی ہندوستان پر کتنی مدت تک حکومت کی۔
- (1) 230 (2) 130 (3) 330 (4) 430
- (8) ”کوی راجا“ لقب تھا۔
- (1) سمرگیت (2) چندرگیت اول (3) کمارگیت (4) چندرگیت دوم
- (9) گیت دور میں کس زبان کو سرپرستی حاصل تھی۔
- (1) سنسکرت (2) پراکرت (3) عربی (4) ٹامل
- (10) کس نے سمرگیت کو ہندوستانی نیولین کہا ہے۔
- (1) دیانند (2) مارشل (3) وی۔ اے۔ اسمتھ (4) ڈی۔ این۔ اچاریہ

جوابات

1-2	2-1	3-4	4-1	5-3	6-2	7-3	8-1	9-1	10-3
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

3. مقامی حکمراں۔ کاکتییہ حکمراں۔ وجے نگر سلطنت۔ قطب شاہی حکومت

کاکتییہ حکمراں

- ورنگل میں کاکتیاؤں نے اپنی سلطنت قائم کی۔
- کاکتییہ دور میں تلگو کی اولین کتابیں تحریر کی گئی۔
- روایات کے مطابق تلگو کی پہلی منظوم کتاب ”سری مد آندھرا مہا بھارتم“ لکھی گئی۔ جس کو لکھنے والے تین شاعر نینیا۔ نکانا۔ ایرا پرگاڈا۔ 1000ء سے 1200ء کے درمیانی دور کے ہیں ان تینوں کو Kavitrayment کہا جاتا ہے۔
- بے شمار کتبے دستیاب ہوئے ہیں جو ہم کو راجاؤں، رانیوں، سرداروں، کسانوں، گلہ بانوں اور تاجروں کے مشاغل کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں۔ ہم کو کئی کتب بھی ملتی ہیں جو تلگو اور سنسکرت میں تحریر کردہ ہیں۔
- ودیاننھانے کاکتیا دور میں ”پرتاپ ردرایشو بھوشنم“ نامی کتاب لکھی۔ چند کتابیں ان کے دور کے بعد لکھی گئی مثلاً ونوکونڈا اولابھاریا کی

- ”کرید بھی رام“ اور ایک امرانا تھ کی ”پرتاپ ردر اچترامو“ وغیرہ۔
- کاکتیاؤں کی نسل کا جد امجد درجیانامی شخص ہے۔ انہوں نے تلگو زبان کو اپنی درباری زبان قرار دیا۔ ان کے کتبے اور فرامین کی کثیر تعداد تلگو میں لکھی ہے۔
- کاکتیاؤں نے خود کو ”آندھرا راجو“ قرار دیا۔ انہوں نے تلگو بولنے والے تین خطوں کو یعنی ساحلی خطہ، تلنگانہ اور رائل سیماکو یکجا کر کے ایک حکومت قائم کی۔ اس طرح کاکتیاؤں نے تلگو بولنے والے علاقوں میں اتحاد کی کوشش کی۔
- مشہور کاکتیا راجا**
- پرولا دوم 1116ء تا 1157ء ردر دیوا 1158ء تا 1195ء گنپتی دیوا 1199ء تا 1262ء
- درامادیوی 1262ء تا 1289ء پرتاپ ردر 1289ء تا 1323ء
- کاکتیا خاندان کے ابتدائی سربراہ کرناٹک پر حکومت کرنے والے راشٹرکوٹ اور چالوکیہ کے دربار کے باجگذار Samanthas تھے۔
- مغربی چالوکیاؤں کے زوال کے بعد کاکتیاؤں نے اپنی خود مختاری کا اعلان کیا۔
- ردر دیوا (1158ء سے 1195ء) کے دور میں صدر مقام ہمکنڈہ سے اور ونگلو (ورنگل) کو منتقل کیا گیا۔ نئے شہر کی تعمیر منصوبہ بندی کے ساتھ کی گئی تاکہ بڑھتی آبادی کی ضرورتوں کی تکمیل ہو سکے اور شہر کی آرائش صدر مقام کے شایان شان ہو سکے۔
- ردر دیوانے ایک بڑا قلعہ، ایک تالاب اور ہمکنڈہ میں ایک مندر ہزار ستون مندر کے نام سے تعمیر کروایا۔
- ورنگل کو انتظامات میں سہولت کی خاطر شہر کو کئی حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر حصہ کو Vada کہا جاتا ہے۔ ہر پیشے سے وابستہ افراد ان کے لئے مختص واڑ Vada میں رہتے تھے۔
- کاکتیاؤں کی طاقت میں اضافہ ہونے کے بعد اطراف و اکناف کے بے شمار علاقوں کے سربراہوں نے ان کی اطاعت قبول کر لی۔
- کاکتیہ راجا اپنے ماتحت سامنتوں کی دشمنوں سے حفاظت کرتے تھے اور جنگوں کے دوران انھیں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ کئی سامنتوں نے عروج حاصل کر کے بغاوت کرنے کی کوشش کی لیکن کاکتیاؤں نے ان بغاوتوں کو کچل ڈالا۔
- ردر مادیوی نے اور ونگلو (موجودہ ورنگل) پر حکومت کی۔ وہ مشہور و معروف کاکتیا خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔ اس نے 1262ء سے 1289ء تک تقریباً 27 سال تک حکومت کی۔ ہمارے ملک میں بہت کم خاتون حکمران ہوئی ہیں۔
- ودہلی میں بھی ایک خاتون حکمران رضیہ سلطانہ گذری ہے۔ لیکن اس کے دربار کے امراء نے ایک خاتون کی حکومت کو مسترد کر دیا اور آخر کار اسے قتل کر ڈالا۔
- واٹلی کا ایک مشہور سیاح مارکو پولو نے ردر مادیوی کی سلطنت کا دورہ کیا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ ردر مادیوی نڈراور بے باک تھی۔ وہ مردوں کی طرح لباس پہنا کرتی تھی اور گھڑ سواری کرتی تھی۔ درحقیقت اسکے کتبوں میں ردر مادیوی نے اپنے آپ کو ”ردر دیوا مہاراجا“ کہلوایا۔
- رضیہ سلطانہ کی طرح اسے بھی درباری سرداروں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا جو اسکے والد کے ماتحت تھے۔ لیکن ردر مادیوی نے ان مخالفتوں پر قابو پا لیا۔ ردر مادیوی اسکے پوتے پرتاپ ردر کو کئی بغاوتوں کا سامنا کرنا پڑا اور ان پر قابو پانے کے لئے کئی اقدامات کرنے پڑے۔
- ردر مادیوی اور پرتاپ ردر نے بااثر خاندانوں کے افراد کے بجائے حکومت کے وفادار سرداروں کی ہمت افزائی کرنے کی خاطر ان کو ”نایک“ کے القاب سے نوازا۔
- ان کی خدمات اور وفاداری کے بدلے انہیں چند گاؤں میں ٹیکس وصول کرنے کا اختیار دیا جاتا تھا۔ ان گاؤں کو نایکوں کا Nayankara کہا جاتا تھا۔

- ونا کیوں کے عہدوں کا انحصار بادشاہ سے انکی وفاداری پر منحصر تھا۔ انکی خدمات کو باغیوں کی سرکوبی کے لئے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ نظام ناینکارا نظام کہلاتا تھا۔
- بادشاہ، جنگجو سردار وغیرہ اپنی آمدنی کا بڑا حصہ تاجروں پر ٹیکس عائد کر کے حاصل کرتے تھے۔ خصوصاً ان تاجروں سے جو ہندو گاہوں کے ذریعے دوسرے ملکوں سے تجارت کرتے تھے۔ ذیل میں کاکتیاراجہ گچھتی دیوا کا ایک کتبے کا متن پڑھے جو ”موتوپلی“ مقام پر دستیاب ہوا ہے۔
- 1190ء کے لگ بھگ دہلی میں ایک نئی سلطنت وجود میں آئی۔ اس کے بادشاہ سلطان کہلاتے تھے یہ لوگ ترکستان کے باشندے تھے۔ ان کے پاس کافی طاقتور فوج تھی جس کے ذریعے انہوں نے شمالی ہندوستان کے کئی راجاؤں کو شکست دی۔ اور دکن کی طرف رخ کیا۔
- سلطان محمد تغلق نے کاکتیاراجہ پر تاپ ردرا کو 1323ء میں شکست دی اور اس طرح کاکتیاراجہ کا خاتمہ ہوا۔
- چند برسوں کے بعد کرناٹک میں دو نئی سلطنتوں کا قیام عمل میں آیا جو بہمنی سلطنت اور وجے نگر سلطنت کہلاتی ہیں۔
- ”پلنائی ویرا کتھا“ کو سری ناتھانے 1350ء میں لکھا۔ جس کے ذریعے اس بات کو سمجھایا گیا ہے کہ فوجیوں کو کس طرح متحد اور یکجا ہونا چاہئے۔
- واس کہانی کا مرکزی کردار بالا چندروڈو ہے اسکے ساتھ اسکے کئی فوجی دوست ہیں جو مختلف ذاتوں سے تعلق رکھتے ہیں جن میں ایک برہمن، ایک لوہار، ایک سنار، ایک دھوبی، ایک کمہار اور ایک حجام شامل ہے۔
- کاکتیاراجہ کی یہ جدوجہد اس وقت اختتام کو پہنچی جب سلاطین دہلی نے درنگل پر قبضہ کیا۔ لیکن بہت جلد ہی ایک اور خاندان نے کرناٹک کے علاقے میں ایک طاقتور سلطنت کی بنیاد رکھی جو وجے نگر سلطنت یا کرناٹک سامراجیم کہلاتی۔

وجے نگر حکمران:

- وجے نگر کے معنی ”فتوحات کا شہر“ ہے۔ یہ کرناٹک میں دریائے تنگ بھدرا کے کنارے واقع ہے۔ روایتوں کے مطابق دو بھائیوں ہری ہرارائے اور بکارائے نے ودیارنی نامی عالم فاضل شخص کی سرپرستی میں 1336ء میں اس سلطنت کی بنیاد رکھی۔
- وجے نگر کے راجا سری ویرو پکشا (شیوا) کی پوجا کرتے تھے اور انہوں نے اس کے مندر کی توسیع کی۔
- وجے نگر سلطنت تقریباً 250 سال تک پوری شان کے ساتھ برقرار رہی۔ مگر اس سلطنت پر ایک ہی خاندان کے حکمرانوں نے حکومت نہیں کی۔
- ہری ہرارائے اور بکارائے کے خاندان کے بعد سنگما، سالوا، تولوا، اور آراوتی خاندانوں نے وجے نگر سلطنت پر یکے بعد دیگرے حکومت کی۔
- دریائے تنگ بھدرا کے شمالی حصے میں ایک اور نئی سلطنت قائم ہوئی جو بہمنی سلطنت کہلاتی تھی۔ یہ ایک وسیع و عریض سلطنت تھی جس کا صدر مقام گلبرگہ تھا۔
- 1489ء اور 1520ء کے درمیان کے عرصے میں بہمنی سلطنت بکھر کر پانچ چھوٹی سلطنتوں میں منقسم ہو گئی۔ ان پانچ سلطنتوں میں سے بیجا پور کی سلطنت اور گولکنڈہ کی سلطنت نے موجودہ کرناٹک اور آندھرا پردیش کے وسیع حصوں پر حکومت کی۔

وجے نگر سلطنت کے چند اہم حکمران

ہری ہرارائے	1357 - 1336ء
بکارائے اول	1377 - 1357ء
ہری ہرارائے دوم	1404 - 1377ء
دیوارائے دوم	1446 - 1426ء
سلوانر سمہارائے	1491 - 1486ء
کرشنا دیوارائے	1529 - 1509ء

اچیوتھارائے 1529 - 1542 ء

آلیارامارائے 1543 - 1565 ء

ویٹکلاپتی رائے 1585 - 1614 ء

- وجئے نگر سلطنت کے بارے میں ہم اس دور کے کتبوں، تصنیفات، اور عمارتوں کے ذریعے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ ان کے ذریعے ہم کو اس دور کی روزمرہ زندگی، نظم و نسق اور سماجی زندگی کی آگاہی حاصل ہوتی ہے۔
- دوسرے ملکوں کے سیاحوں نے مثلاً اطالوی سیاح نکولو کوئی جس نے وجیا نگر کا 1420 ء میں دورہ کیا، ایرانی تاجر عبدالرزاق جس نے 1443 ء میں وجئے نگر کا دورہ کیا۔ پرتگیزی سیاح پیز جس نے 1520 ء میں دورہ کیا اور نونیز جس نے 1537 ء میں اپنا سفر نامہ تحریر کیا۔
- شہر وجئے نگر کی تعمیر تگ بھدراندی کے کنارے کی گئی۔ یہاں پمپا دیوی اور سری ویری پکشا کے قدیم مندر واقع ہیں۔ ایرانی سیاح عبدالرزاق لکھتا ہے کہ شہر کے اطراف فصیلوں کے سات حلقے ہیں۔ ان میں سے کچھ کو ماہرین آثار قدیمہ نے دریافت کیا۔
- ماہرین آثار قدیمہ کے مطابق وجئے نگر شہر کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلا حصہ جو پہاڑی علاقے پر مشتمل تھا مندروں کے لئے مخصوص کیا گیا۔
- دوسرا حصہ جو وادی کا علاقہ تھا زراعت کے لئے مختص تھا یہاں آبپاشی کے لئے نہریں بھی تھیں۔
- تیسرا حصہ شاہی محلات اور اعلیٰ عہدیداروں اور نائیکوں کے رہائش گاہوں پر مشتمل تھا اور چوتھا حصہ عام شہریوں کے لئے مختص تھا۔ ہر حصے کو واضح طور پر ایک دوسرے سے جدا رکھا گیا تھا جیسا کہ خاکے میں بتلایا گیا ہے۔
- وجئے نگر سلطنت کے حکمرانوں نے اپنی فوج کو طاقتور بنانے کے لئے کافی رقومات خرچ کیں۔ انہوں نے ایران اور عربستان سے گھوڑے درآمد کئے جنہیں بحری جہازوں میں لاد کر وجئے نگر کی مغربی ساحل پر واقع بندرگاہوں کو لایا جاتا تھا۔
- ان حکمرانوں میں ایک عظیم حکمران دیورائے دوم نے اپنی فوج میں مسلم جنگجوؤں کو بھرتی کرنا شروع کیا تاکہ وہ اسکے فوجیوں کی نئے انداز کی جنگی تربیت کریں اور فوج میں خدمات انجام دیں۔ اس نے صدر مقام میں مساجد کی تعمیر کی اجازت دی جہاں مسلم فوجی عبادت کرتے اور وہیں قیام کرتے تھے۔
- اسی زمانے میں بندوق اور توپ کے استعمال کی شروعات ہوئی تھی۔ وجئے نگر کے حکمرانوں نے اپنی فوج میں بندوقوں اور توپوں کو متعارف کرایا۔ آتشی اسلحہ اور منظبوط رسالے (گھڑسوار فوجی دستے) کی وجہ سے انکی فوج ہندوستان کی ایک طاقتور فوج بن گئی۔
- درحقیقت سلطنت کا سارا نظم و نسق اور کنٹرول فوج کے سالاروں کے ہاتھوں میں تھا۔
- اوپر جن فوجی سالاروں کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ صرف سالار ہی نہیں بلکہ اپنے ماتحت علاقوں کے سربراہ (Nayaka) بھی ہوتے تھے۔ ان کو یہی امر انایا کہا جاتا تھا کیوں کہ انہیں ان کے ماتحت علاقے (امر) میں ٹیکس وصول کرنے کا اختیار دیا جاتا تھا۔
- انکو عطا کئے گئے شہروں اور گاؤں میں ٹیکس وصول کر کے ان علاقوں میں انتظامی کاموں کو انجام دینے کی ذمہ داری ان Amaranayakas کی تھی۔ ان کا فرض تھا کہ وہ متعینہ مقدار میں فوج کورکھیں۔ انہیں اپنے علاقوں میں انتظامی، مالی اور عدالتی اختیارات حاصل ہوتے تھے۔
- یہ نظام سلاطین دہلی کے انتظامی نظام سے ملتا جلتا ہے۔ جس میں امراء (Amirs) کو اپنے ماتحت علاقے (ایقلا) میں ٹیکس وصول کرنے کا اختیار دیا جاتا تھا۔
- اکثر امرانایا کا تلگو بولنے والے علاقوں کے سردار ہوتے تھے۔ یہ لوگ اپنے گاؤں سے یا اپنے رشتے داروں میں سے فوجیوں کا تقرر کرتے اور انکی تربیت کرتے تھے۔ اس لئے یہ فوجی دستے بادشاہ سے زیادہ ان سرداروں (Nayakas) کے وفادار ہوتے تھے۔

- وجے نگر سلطنت کے دور میں زرعی پیداوار کے علاوہ دستکار یوں کی تجارت بھی عروج پر تھی۔ اس دور میں تجارتی مشاغل میں کئی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔
- ہندوستان کے دونوں ساحلوں پر تجارتی مراکز قائم کئے گئے۔ جو مقامی تاجروں اور بیرونی تاجروں کے نمائندوں کے زیر انتظام ہوتے تھے۔ مثلاً عرب، یہودی، آرمینیا کے تاجر۔ مختلف ممالک ان مراکز کی جانب آمدنی کے حصول اور گھوڑوں کی تجارت کی خاطر راغب ہوئے۔
- بندرگاہوں اور تجارتی شہروں کے علاوہ کئی ایک شہر دفاعی اور انتظامی امور کی خاطر تعمیر کئے گئے۔ ان میں سے بعض شہر بڑے سیاحتی مراکز میں تبدیل ہو گئے۔
- کرشنا دیورائے نے 1509ء سے 1529ء تک حکومت کی۔ وہ ایک عظیم سپہ سالار تھا جس نے بہمنی سلاطین اور اڑیسہ کے گجپتی کے خلاف وجے نگر کی فوجوں کی کامیاب قیادت کی۔
- اس نے آندھرا، کرناٹک اور ٹائل خطوں کے باغی سرداروں کی سرکوبی کی۔ جسکی وجہ سے اسے دریائے کرشنا کے جنوب میں واقع وسیع و عریض خطے میں مکمل تسلط حاصل ہوا خصوصاً مشرقی ساحل کی بندرگاہوں کو اس کے قبضے میں آگئیں۔
- اسی زمانے میں پرتگالیوں نے مغربی ساحل پر واقع چند بندرگاہوں مثلاً گوا وغیرہ میں اپنے اقتدار میں اضافہ کیا۔ کرشنا دیورائے نے ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کئے تاکہ ان سے گھوڑے اور اسلحہ حاصل کیا جاسکے۔ اس نے جنگوں کے دوران پرتگالیوں کو اپنی فوج میں شامل کیا۔
- ہرسال وجے ڈشی کے موقع پر بادشاہ بڑے پیمانے پر تقاریب منعقد کرتا تھا۔ جس میں فوجی پریڈ کے ذریعے اپنی شان و شوکت کا مظاہرہ کیا جاتا تھا۔ اس دن تمام امراء، سردار، امرنایا کا، وغیرہ بادشاہ کو تحائف اور نذرانے پیش کیا کرتے تھے۔
- کرشنا دیورائے نے اپنی سلطنت کی مندروں پر خصوصی توجہ کی۔ اور کئی مندروں کا دورہ کیا۔ مثلاً تروپتی، سری سلیم، آہو بیلم وغیرہ۔ اس نے کئی مندروں کے لئے بڑے بڑے عطائے جاری کئے۔
- کرشنا دیورائے تلگو زبان کی کافی سرپرستی کی۔ اس نے خود ”انڈال“ نامی ایک ناول بھکتی شاعرہ کے بارے میں ایک منظوم کتاب لکھی جو اموکتا مالیا دا (Amuktamalyada) کے نام سے مشہور ہے۔
- اس کے دربار کے آٹھ شاعر ”اشٹ دگجا“ کے نام سے مشہور تھے۔ جن کے نام درج ذیل ہیں۔ الاسانی پدانا۔ مکوتمانا۔ دھور جاتی۔ راماراجا بھوشانا۔ تنالی راماکرشنا۔ پنگالی سورنا۔ ایالاراجوراما بھدروڈو اور مادیا گاری ملانا۔
- وجے نگر سلطنت کے حکمرانوں کی طاقت میں کرشنا دیورائے اور اسکے جانشینوں اچھوتا دیورائے اور آلیارامارائے کے دور میں کافی اضافہ ہوا۔ ان کے مخالف بہمنی حکمران انفرادی طور پر وجے نگر سلطنت کو شکست دینے کے موقف میں نہیں تھے اس لئے ان پانچوں سلطنتوں نے آپس میں اتحاد کر لیا اور وجے نگر حکمران رامارایا کو راکاسی تیگڈی کی لڑائی میں شکست دی۔
- یہ لڑائی تالی کوٹہ کی لڑائی کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔ اس لڑائی میں وجے نگر کو تباہ و تاراج کیا گیا۔ رامارایا کے جانشینوں نے اپنا صدر مقام تروپتی کے قریب چندرگری منتقل کر لیا مگر ماضی کی شان و شوکت دوبارہ حاصل نہ کر سکے۔
- وجے نگر سلطنت کا ایک حصہ بہمنی سلاطین کے قبضے میں چلا گیا تھا۔ مگر کئی سرداروں اور نایاکوں نے مختلف علاقوں میں اپنی خود مختاری کا اعلان کیا۔

بہمنی سلطنت:

- محمد بن تغلق کے اقتدار کے خلاف امیروں نے بغاوتیں کی اور اس کے نتیجے میں بہمنی سلطنت کا قیام عمل میں آیا۔
- امراء آزاد سلطنت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے جس کا بادشاہ اسمعیل مکھ بنا۔

- اسماعیل کچھ حسن گنگو کے حق میں تخت نشینی سے دستبردار ہو گیا۔ وہ سلطان علاء الدین کے طور پر تخت نشین ہوا۔
- حسن گنگو نے 1347ء میں بہمنی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔
- مجموعی طور پر بہمنی سلطنت پر 18 حکمرانوں نے حکومت کی۔
- فیروز شاہ نے گلبرگہ کے قریب فیروز آباد بسایا اور گلبرگہ میں ایک شاندار مسجد تعمیر کی۔
- محمد شاہ سوم نے 20 سال تک حکومت کی۔
- محمد شاہ سوم نے محمود گاوہاں کی خدمات سے استفادہ کیا۔
- محمود گاوہاں عظیم فوجی جرنل اور قابل منتظم تھا۔
- محمود گاوہاں کا لقب غازی تھا۔
- محمود گاوہاں نے بہمنی سلطنت کو 8 صوبوں میں تقسیم کیا جو گلبرگہ، بیجا پور، دولت آباد، جونار، ماہور، ورنگ اور بیدرت تھے۔
- محمود گاوہاں امراء کی سازشوں کا شکار بنا اور 1418ء میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔
- محمد شاہ بہمنی نے وجیانگر سلطنت سے گوا کو حاصل کیا۔
- محمد شاہ سوم کے دور میں افراتفری پھیلی۔
- بہمنی سلطنت نے 178 سال تک حکومت کی۔
- دکن میں بہمنی سلطنت کی متواتر ریاستیں عادل شاہی (بیجا پور)، نظام شاہی (احمد نگر)، قطب شاہی (گولکنڈہ)، برید شاہی اور عماد شاہی نے اپنی خود مختاری کا اعلان کیا۔
- ردرادیوانے ”دایا گیکیری“ کا لقب اختیار کیا۔ اس نے اپنی سلطنت کو دریائے گوداوری کے کنارے تک پھیلا یا۔
- ردرادیوانے پالناڈو کی لڑائی میں ”نالامگراجو“ کی مدد کی اور دھرنی کوٹ، کونڈاپاڈا ماتیمیا کا الحاق کیا۔ اس کے عہد میں کاتبیہ سلطنت مشرق میں خلیج بنگال سے مغرب میں کلیانی تک شمال میں اڑیسہ سے جنوب میں سری سلیم تک پھیلی۔
- ردرادیو جنگ میں یادو سلطنت کے جے ترپلا کے ہاتھوں مارا گیا۔
- ردرادیوانے ہنمکنڈہ میں مشہور ردریشورامندر تعمیر کروایا جو عام طور پر ہزار ستون دیول کے نام سے مشہور ہے۔
- ردرادیوانے صدر مقام انوما کنڈہ کے قریب اس نے ایک نیا شہر بسایا جو اورنگوڑ موجودہ ورنگل ہے۔ اس شہر کو ”ایکاشیلانگر“ کے نام سے سنسکرت میں اُنئی کنڈہ تلگو میں کہا جاتا ہے۔ ردرادیو نے سنسکرت میں ”نیتی سارا“ نامی کتاب لکھی۔
- ردرادیو کے بعد مہادیو جانشین ہوا اس نے صرف تین سال حکومت کی وہ بھی یادوں سے جنگ کرتے ہوئے مارا گیا۔ یادو حکمران نے اس کے بیٹے گنتی دیو کو قیدی بنا لیا۔
- گنتی دیو اپنے جنرل ملیلا کوٹ کو ویالنائی راجہ پر تھوی سارا کے خلاف روانہ کیا جو دوی پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ لیکن وہ میدان جنگ میں مارا گیا۔ بعد ازاں ویلناڈو کا کاتبیہ سلطنت میں ضم کر لیا گیا۔
- 1263ء موتو کور کی جنگ میں پانڈین فوج کو کاتیاؤں پر زبردست فتح حاصل ہوئی۔ گنتی دیو سیاست سے سبکدوش ہوا جب کہ وہ سن 1267ء تک زندہ رہا۔
- ردرادیو اورنگوڑ کا قلعہ کی بنیاد ڈالا تھا لیکن اُسے گنتی دیو نے مکمل کروایا اور اپنی راجدھانی کو انوما کنڈہ سے ورنگل منتقل کیا۔
- ردرادیوی: ردرادیوی ایک طاقتور اور کامیاب حکمران تھی جس نے اپنی صلاحیتوں سے ہر ایک کو متاثر کیا۔
- گنتی دیو کو زینہ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اُس نے اپنی چھوٹی لڑکی ردرما کو تخت کا وارث مقرر کیا۔
- ردرادیوی نے اورنگوڑ (موجودہ ورنگل) پر حکومت کی۔ وہ مشہور و معروف کاتیا خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔ اس نے 1262ء سے

1289ء تک تقریباً 27 سال تک حکومت کی۔

- اٹلی کا ایک مشہور سیاح مارکو پولو نے ردرا مادیوی کی سلطنت کا دورہ کیا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ ردرا مادیوی نڈرا اور بے باک تھی۔ وہ مردوں کی طرح لباس پہنا کرتی تھی اور گھڑ سواری کرتی تھی۔ درحقیقت اسکے کتبوں میں ردرا مادیوی نے اپنے آپ کو ”ردرا دیو امہارا جا“ کہلوا یا۔
- کاستہ چیف امبا دیو جو گنگا یا سہانی کا بھتیجہ تھا ردرا مادیوی کے خلاف سن 1289ء میں بغاوت کیا۔ ان دونوں کے درمیان جو جنگ ہوئی اس میں ردرا مادیوی کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔
- پرتاب ردرا دوم نے مغرب میں سیوناؤں کو شکست دیتے ہوئے ادونی اور راجچور دو آبہ کے علاقے کو کا کتیہ حکمرانی کے تحت لایا گیا۔
- پرتاب ردرا کے عہد کا اہم ترین واقعہ سلاطین دہلی کا اُردو گلو پر پانچ دفعہ حملہ تھا۔
- 1309ء میں علاء الدین خلجی ملک کافور کی قیادت میں ایک کثیر فوج روانہ کیا۔ پرتاب ردرا نے سالانہ خرچ ادا کرنے اور سلطان کو گھوڑوں کی فراہمی کے وعدہ کے ساتھ صلح کی درخواست پیش کی۔
- پرتاب ردرا کو دوسرے حملہ کا سامنا کرنا پڑا جو علاء الدین خلجی کے بیٹے سلطان قطب الدین مبارک شاہ نے کیا تھا۔
- پرتاب ردرا بغیر مزاحمت کے سالانہ خراج تمام بقایا جات کے ساتھ ادا کرنے پر راضی ہو گیا۔ 1320ء میں دہلی کے تخت پر غیاث الدین تغلق کا قبضہ ہوا اُس نے اپنے بیٹے الغ خاں کی قیادت میں تلنگانہ کو ہم روانہ کیا۔
- کاکتی ردرا نے سنسکرت میں ’نیتی سارا‘ لکھی۔ چیتا سنیا نے ’تزیارتناولی‘ قص کی سائنس پر کتاب لکھی۔
- پرتاب ردرا کے درباری شاعر ودیا ناتھ نے ”پرتاب ردرا ایو بھوشنا“ لکھی۔ ہمہ گیر شاعر آگنیا جس نے 74 نظمیں لکھیں اپنے شعری مجموعہ سے شاہی دربار کو سجا یا۔
- پالکوری سومنا تھا اس دور کا مشہور ویرا شیوا شاعر تھا۔ بسوا پورانم پنڈا اتارا دھیا چرترا ویرا شادھیا ستتم اور دوسری کتابیں لکھیں۔
- وشنوا شاعر جیسے گونا بڈھار یڈی اور اس کا لڑکا جنہوں نے ”ژنگا نادھارا مانم“ تلگو میں لکھی جو تلگو ادب کی پہلی رامائن تھی۔
- تلکنا سومایا جی 13 ویں صدی کا مشہور شاعر تھا۔ جونیوا کے منہاسدّی دوم کے دربار میں رہتا تھا۔ اُس نے ”نرواچتر ارامان“ کو نذر کیا۔
- تلکنا کو کوی برہما اور ”اُبھیا کوی مترا“ کا خطاب ملا۔ تلکنا مہا بھارت کے 15 ابواب کا تلگو میں ترجمہ کیا۔ مارتا جو تلکنا کا شاگرد تھا نے ”مارکنڈیا پورانم“ لکھی۔
- رامالنگیشور مندر جو رامپا مندر کے نام سے مشہور ہے کا کتیہ فن تعمیر کی عمدہ مثال ہے۔ اسے پالم پیٹ میں ریچر لادرا نے سن 1213ء میں تعمیر کروایا تھا۔

قطب شاہی حکمران

سلسلہ نشان	سلطان کا نام	سن تخت نشینی	سن اختتام حکومت	تبصرہ
1	قلی قطب الملک	1518ء	1543ء	کرشنا دیورائے اور اچھونارائے کا معاصر
2	جمشید قلی قطب شاہ	1543ء	1550ء	
3	سبحان قلی	1550ء	7 ماہ	
4	ابراہیم قلی قطب شاہ	1550ء	1580ء	اکبر کا معاصر، تلگوزبان کا دلدادہ
5	محمد قلی قطب شاہ	1580ء	1612ء	شہر حیدرآباد بسایا گیا۔ چار مینار کی تعمیر عمل میں آئی۔
6	محمد قطب شاہ	1612ء	1626ء	گوکنڈہ پر مغلیہ حملوں کا آغاز ہوا۔
7	عبداللہ قطب شاہ	1626ء	1672ء	گوکنڈہ پر مغلیہ حملے تیز ہو گئے۔

اورنگ زیب نے سلطنت گولکنڈہ فتح کر لیا۔ کچنا گوپنا نے بھدر اچلم رامپا مندر تعمیر کروائی۔	1687ء	1672ء	ابوالحسن تانا شاہ	8
---	-------	-------	-------------------	---

- قطب الملک قطب شاہی سلطنت کا بانی تھا جو اس وقت گولکنڈہ کا گورنر تھا۔
- محمد شاہ دوم کے انتقال کے بعد 1512ء میں قلی قطب شاہ نے اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا اور گولکنڈہ کو صدر مقام بنایا۔
- محمد قلی قطب شاہ نے گولکنڈہ کا نام محمد نگر رکھا۔
- قلی قطب شاہ بابر اور ہمایوں کا ہم عصر تھا۔
- سلطان قلی قطب الملک، وجئے نگر کے حکمرانوں سلوانر سمہارائے اور سری کرشنا دیورائے کا ہم عصر تھا۔
- اس کی شاندار فنو حات نے اس کی حدود سلطنت کو کوہیر، ورنگل، نلگنڈہ اور ساحلی آندھرا میں مسولی پٹنم تک پھیلا دیا تھا۔
- 99 سال کی عمر میں قلعہ گولکنڈہ کی مسجد میں اس کے بے وفائیے جھشید قلی نے اس کا قتل کر دیا۔
- قلی قطب شاہ نے 31 سال تک حکومت کی۔
- قلی قطب شاہ نے قطب قلی کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔
- جھشید قلی نے اپنے باپ اور بیٹے کو قتل کرتے ہوئے گولکنڈہ کا حکمران بن گیا۔
- سلطان جھشید قلی کا سات سالہ مختصر دور اس کے انتظام سلطنت میں مثبت اقدامات کے لیے مشہور ہے۔
- 1550ء میں جھشید کا کینسر کے عارضہ سے انتقال ہوا۔
- ابراہیم قطب شاہ نے گولکنڈہ پر 30 سال تک حکومت کی۔
- ابراہیم قطب شاہ کے دور میں گولکنڈہ میں امن و امان تھا۔
- ابراہیم قطب شاہ نے محکمہ جاسوسی، پولیس اور محکمہ فوج میں کئی اصلاحات کئے اور معاشی نظام کو مستحکم بنایا۔
- ابراہیم قطب شاہ نے ایران، ترکی اور عرب ممالک سے تجارتی تعلقات قائم کئے جس کی وجہ سے گولکنڈہ کی شہرت میں اضافہ ہوا۔
- ابراہیم قطب شاہ کے دور میں ترقی کے سبب گولکنڈہ کو دوسرا مصر کہا جانے لگا۔
- 1565ء میں راکشہ سنگھ کی جنگ میں مسلم قیادت کے اتحاد میں نمایاں کردار نبھایا۔ اور اس جنگ کے بعد گولکنڈہ احمد نگر اور بیجا پور کی حکومتیں مستحکم ہو گئیں۔
- شہر حیدرآباد میں موجود مشہور حسین ساگر جھیل اور ابراہیم پٹنم کا تالاب اس کا اہم کارنامہ ہے۔
- ابراہیم قلی فارسی اور اردو کے بہترین عالم تھے۔ انھوں نے تلگو شعرا اور ادیبوں کی سرپرستی کی۔ انھیں اس کا لرس نے ”ملکی بھی رام“ کے لقب سے نوازا ہے۔
- ابراہیم قلی کا انتقال 1580ء میں ہوا۔
- محمد قلی قطب شاہ ابراہیم قلی قطب شاہ کا بیٹا تھا۔ 15 سال کی عمر میں گولکنڈہ کے تخت پر جلوہ افروز ہوا۔
- عہد و سطنی کی کئی تاریخ میں محمد قلی قطب شاہ کا عہد اس کے شاندار کارناموں کی وجہ سے سنہری حرفوں میں لکھا جائے گا۔ انھوں نے شہر حیدرآباد بسایا، چارمینار، جامع مسجد اور چند محل کی تعمیر، قلی قطب شاہ نے ہی کروائی۔ اس کے پیشوا میر مومن استرآبادی نے انتظام سلطنت میں اہم کردار نبھایا۔
- قطب شاہ کے فوجی کمانڈر تانا خد خان نے اکبر کی فوج کے خلاف چاند بی بی کی مدد کی۔ سونی پت کی جنگ (1597ء) میں کئی سلطانوں کو زبردست ناکامی ہوئی۔

- محمد قلی قطب شاہ علماء کا عظیم سرپرست تھا۔ اس نے ایران کے شعراء کو خوش آمدید کہا۔ اس نے تلگو شعراء کو عزت بخشی۔ اس نے سماجی استحکام اور معاشی ترقی کے لیے کوشش کی۔ 1642ء میں 48 سال کی عمر میں اس کا انتقال ہوا۔ اس کو صرف ایک دختر حیات بخشی بیگم تھی۔ اس کے بعد اس کا داماد سلطان محمد قلی 1612ء میں تخت نشین ہوا۔
- سلطان محمد قلی قطب شاہ محمد قلی کا بھتیجا اور داماد تھا۔ سلطان محمد ایک بڑا عالم تھا اور یہ متقی تھا اور کئی کتابوں پر عبور رکھتا تھا۔ اس نے 1617ء میں حیدرآباد کی عظیم الشان مسجد، مکہ مسجد اور سلطان نگر کی عمارت کی بنیاد رکھی جو کہ اس کی زندگی میں مکمل نہ ہو سکے۔
- محمد سلطان کا لڑکا عبداللہ 12 سال کی عمر میں تخت نشین ہوا۔ اس کے سن بلوغ کو پہنچنے تک اس کی ماں نے حکومت سنبھالی۔ یہ عیش و آرام کی زندگی گزارتا تھا۔ گو کہ اس کے عہد میں مملکت کو وسعت ملی لیکن مغلیہ حکومت کے دباؤ میں آگئی۔
- 1636ء اور 1656ء میں گولکنڈہ پر حملے ہوئے اور اس کے نتیجے میں بھاری تاونان جنگ ادا کرنا پڑا۔ اس کا انتقال یکم مئی 1672ء میں ہوا۔
- ابوالحسن، عبداللہ قطب شاہ کا داماد تھا۔ اسے تانا شاہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ قطب شاہی خاندان کا آخری حکمران تھا۔ یہ ایک قابل حکمران تھا اور مغلیہ حملوں کے خلاف ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ یہ انتہائی رحمدل اور روادار حکمران تھا جس نے عوام کی خوشحالی کو تمام چیزوں پر ترجیح دی۔
- اسی کے دور میں مغلیہ بادشاہ اورنگ زیب کے 8 ماہ کے محاصرہ کے بعد قلعہ گولکنڈہ میں طوفان کی طرح داخل ہوا۔ جبکہ قلعہ کے دروازے ایک سازشی نے کھول دیئے تھے۔ ابوالحسن کو گرفتار کر لیا گیا اور پہلے بیدار اور پھر دولت آباد (اورنگ آباد) لے جایا گیا۔
- ابوالحسن تانا شاہ کو ہندو عہدیداروں پر بہت زیادہ بھروسہ تھا۔ اس کے عہدیداروں میں اکنامادنا، کچر لاگو پنا، اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔
- کاکتیہ حکمرانوں کی طرح قطب شاہی سلطانوں نے بھی زراعت میں سہولت کی خاطر آب پاشی اور تالابوں کی تعمیر میں خاص دلچسپی لی۔
- 1562ء میں سلطان ابراہیم قلی قطب شاہ کے عہد میں حسین ساگر تالاب بنوایا گیا اور اسی عہد میں بدول کا تالاب اور ابراہیم پٹنم کا تالاب بھی بنوایا گیا۔
- حضرت حسین شاہ ولی رح جو ایک عظیم صوفی بزرگ تھے اور وہ ابراہیم قلی قطب شاہ کے داماد بھی تھے نے حسین ساگر کی تعمیر کی نگرانی فرمائی۔ اس تالاب سے شہر حیدرآباد کو پینے کا پانی سربراہ کیا جاتا تھا۔
- قطب شاہی حکمرانوں نے ہیروں کی تجارت کی حوصلہ افزائی کی۔ گولکنڈہ کے ہیرے اور قیمتی پتھر کی یورپی مارکٹ میں بہت مانگ تھی۔
- براہیم قطب شاہ کا عہد ادبی سرگرمیوں کے لیے مشہور ہے۔ مشہور تلگو شاعر ”ادا کئی گنگا دھر“ کو ابراہیم قلی قطب شاہ کی سرپرستی حاصل تھی۔ اس نے اپنا ادبی مجموعہ ”تاپسی ساما اور انوفا کیا نم“ سلطان ابراہیم قلی قطب شاہ کو پیش کیا۔ اسے تلگو شعراء نے ”مالی کبیرا رامو“ کے لقب سے سراہا۔
- عظیم تلگو شاعر جس نے ”نرنگوشوپا کیم“ لکھی نے بھی ابراہیم قلی قطب شاہ کی سرپرستی حاصل کی۔ سلطان نے ”ردرا کوی“ کو ”چنٹلا پالم“ گاؤں عطا کیا۔ امین خان، جو ابراہیم قلی کا ماتحت اور چٹن چیرو کا ذمہ دار تھا نے بھی اپنے آقا کے ادبی کارناموں سے بہت متاثر تھا۔ ”پونے گنٹی تلگا ناریا“ نے اپنی ادبی تخلیق ”یا پتی چرتم“ کو امین خان کے سپرد کیا۔ اس عہد میں یہ پہلا تلگو ادبی کارنامہ تھا جو کہ ”اچھا تلگو“ میں لکھا گیا۔
- تلگو شعراء نے ابراہیم قلی کے کردار اور اس کے فراخ دلانہ عطیات کو سراہتے ہوئے کئی ”چھاٹونظیس“ لکھیں۔
- ابوالحسن تانا شاہ کے عہد میں بھی جتا پاول اور گدوال سمیتھانوں کے حکمرانوں نے بھی تلگو شعراء کی سرپرستی کی۔ ابوالحسن تانا شاہ کا گدوال علاقے کا محصول کا ذمہ دار افسر ”کچر لاگو پنا“ نے بھدر راچلم کے مقام رام کی مندر تعمیر کی۔
- عوامی مالیہ کے مندر کے استعمال کے جرم میں اسے گرفتار کر لیا گیا۔ گو پنا نے رام کی کئی کیرتن گائے جو اس زمانے میں بہت مشہور تھے۔

- یہ بھگت رام داس کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کی کتاب ”دسرتھ ستکم“ ایک کلاسیکی ادب ہے جسے علماء نے سراہا۔
- عوامی شاعر ”وینا“ کا تعلق بھی عہد قطب شاہی سے ہے۔ ویمنانے اپنی نظموں میں سماجی برائیوں اور بے جا توہمات کی مذمت کی۔ اس طرح عہد قطب شاہی میں، وجے نگر دور کی طرح شاہی سرپرستی حاصل رہی۔
- قلعہ گوکنڈہ، عہد قطب شاہی کی آزاد اور خود مختار ریاست کی علامت ہے۔ یہ محمد قلی قطب شاہ کے بسائے شہر حیدر آباد سے 10 کلومیٹر کی دوری پر مغربی جانب موجود ہے۔ کچھ مورخین کے مطابق اسے ”منکل Mankal“ بھی کہا جاتا ہے۔ اسے 1143ء میں پہاڑ کی بلندی پر کتیاؤں کے عہد میں تعمیر کیا گیا تھا۔
- 1363ء میں مسونوری کپیا کی شکست کے بعد بہمنی سلاطین کے قبضہ میں چلا گیا۔ 1518ء تک یہ سلاطین بہمنی کے قبضہ میں رہا۔ سلطان محمد شاہ بہمنی کے انتقال کے بعد 1518ء میں گوکنڈہ کے طرفدار قلی قطب الملک نے اپنی خود مختاری کا اعلان کیا۔ اور اس طرح گوکنڈہ قطب شاہی سلطنت کا پایہ تخت بنا۔
- (1) کس کا کتیاؤں حکمران نے "دریا گجاکیری" کا لقب اختیار کیا تھا۔
- (1) ردراد پوا (2) پرو لادوم (3) گنپتی دیوا (4) پرتاب ردر
- (2) ردریشورامندر کو کس نے تعمیر کیا۔
- (1) پرتاب ردر (2) ردراد پوا (3) ردر مباد پوی (4) پرو لادوم
- (3) کس کے دور میں زنجیری سلسلہ کے تالاب تعمیر کیے جاتے تھے۔
- (1) قطب شاہی دور (2) آصف جاہی دور (3) کتیاؤں دور (4) کلیائی دور
- (4) مانا جاتا ہے کہ گوکنڈہ کو کب تعمیر کیا گیا۔
- (1) 1142 (2) 1143 (3) 1148 (4) 1152
- (5) کونسا قطب شاہی حکمران کرشنا دیوارائے کا ہم عصر تھا۔
- (1) جشیہ قلی (2) قلی قطب الملک (3) عبداللہ قطب شاہ (4) ابراہیم قلی قطب شاہ
- (6) عہد وسطیٰ میں ہروں کی منڈی کیلئے مشہور تھا۔
- (1) بیدر (2) ورنگل (3) گوکنڈہ (4) وجے نگر
- (7) قطب شاہی سلطنت کا آخری بادشاہ تھا۔
- (1) قلی قطب الملک (2) عبداللہ قطب شاہ (3) قلی قطب شاہ (4) ابوالحسن تانا شاہ
- (8) آصف جاہی سلطنت کے بانی تھے۔
- (1) سکندر جاہ (2) ناصر الدولہ (3) میر قمر الدین (4) میر عثمان علی خاں
- (9) آصف جاہی سلطنت کی بنیاد کب ڈالی گئی۔
- (1) 1726ء (2) 1724ء (3) 1748ء (4) 1720ء
- (10) آصف جاہی دور کے بادشاہ میر عثمان علی خاں کا دور حکومت تھا۔
- (1) 1868 تا 1911 (2) 1761 تا 1803 (3) 1829 تا 1857 (4) 1911 تا 1948ء
- (11) میر لائق علی خاں سالار جنگ دوم نے کب فارسی کی جگہ اردو کو سرکاری زبان کا درجہ دیا۔
- (1) 1895 (2) 1892 (3) 1899 (4) 1896

- (12) کتب خانہ آصفیہ کو کب قائم کیا گیا۔
 (1) 1890ء (2) 1892ء (3) 1891ء (4) 1889ء
- (13) پہلی اور دوسری جنگِ عظیم کس بادشاہ کے دور میں ہوئی تھی۔
 (1) میر عثمان علی خاں (2) میر محبوب علی خاں (3) تہنیت علی خاں (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (14) کرم بھیم کی بغاوت کا واقعہ کس کے دور میں ہوا؟
 (1) میر محبوب علی خاں (2) میر عثمان علی خاں (3) تہنیت علی خاں (4) ناصر الدولہ
- (15) وہ زمینات جو آصف جاہی خاندان سے تعلق رکھتی تھی کہلائی گئی۔
 (1) صرف عام (2) جاگیر (3) پائیگاہ (4) صرف خاص
- (16) پراگٹلس کب قائم کیا گیا۔
 (1) 1945 (2) 1943 (3) 1948 (4) 1942
- (17) سٹی کالج کو کب قائم کیا گیا۔
 (1) 1921 (2) 1922 (3) 1925 (4) 1923
- (18) حیدرآباد کے امبیڈکر کسے کہتے ہیں؟
 (1) ادگے راماسوامی (2) بی۔ ایس۔ ونٹ راؤ (3) راماکرشنا راؤ (4) ہنمونت راؤ
- (19) آندھرا یوتی منڈلی کب قائم کی گئی۔
 (1) 1936 (2) 1935 (3) 1938 (4) 1939
- (20) کس نے "جل، جنگل اور زمین" کا نعرہ دیا تھا۔
 (1) رام جی گوند (2) رامانند تیرتھ (3) نارائن راؤ (4) کرم بھیم
- (21) کرم بھیم کو کس مقام پر ہلاک کیا گیا۔
 (1) باب گیری (2) نزل (3) جودی گھاٹ (4) بودض
- (22) کرم بھیم کی ہلاکت کا واقعہ کب پیش آیا۔
 (1) 8 نومبر 1940 (2) 8 اکتوبر 1940 (3) 8 دسمبر 1940 (4) 8 اکتوبر 1939
- (23) رضا کار تنظیم کے سربراہ؟
 (1) شعیب اللہ خاں (2) قاسم رضوی (3) العیدروس (4) ملا عبدالقیوم
- (24) پولیس ایکشن کا فوجی کوڈ تھا۔
 (1) Operation Star (2) Operation Police (3) Operation Polo (4) Operation Hyderabad
- (25) حیدرآباد ریاست میں پہلے عام انتخابات منعقد ہوئے۔
 (1) 1951 (2) 1948 (3) 1950 (4) 1952
- (26) شریفانہ معاہدہ (Gentleman Agreements) کب طے پایا۔
 (1) 20 جنوری 1956 (2) 20 فروری 1958 (3) 20 فروری 1956 (4) 20 اگست 1957

- (27) تلنگانہ علاقائی کونسل کب قائم کی گئی۔
- (28) کالوجی نارائن راؤ کو حکومت ہند نے کب پر مابھوشن سے نوازا۔
- (29) پروفیسر جے شنکر کی پیدائش کب ہوئی۔
- (30) ٹی۔آر۔ایس کی پارٹی کی تشکیل میں کے۔سی۔آر کے مشیر کون تھے۔
- (31) تلنگانہ راشٹریہ سمیتی (TRS) کا قیام کب عمل میں آیا۔
- (32) سری کرشنا کیمٹی رپورٹ کب تشکیل دی گئی۔
- (33) "پوروتلنگانہ" کس سیاسی جماعت نے شروع کیا۔
- (34) تلنگانہ تحریک عدم تعاون کب شروع کی گئی۔
- (35) بنکماں گھاٹ کہاں واقع ہے۔
- (36) ملین مارچ کب منعقد ہوا۔

10(1) اپریل 2010	10(2) مارچ 2010	10(3) اگست 2010	10(4) اپریل 2011
10-4	9-2	8-3	7-4
20-4	19-2	18-2	17-1
30-3	29-3	28-3	27-2
			26-3
			25-4
			24-3
			23-2
			22-2
			21-3
			11-2
			10-4

4. مغلیہ سلطنت، آصف جاہی، برطانوی حکومت۔ انگریزوں اور نظاموں کے تحت زمیندار اور لگان دار۔ تلنگانہ میں کسانوں کی جدوجہد

دلی سلطنت

مغلیہ سلطنت سے قبل ہندوستان میں دلی سلطنت قائم تھی۔

○ مورخین نے 1206ء تا 1526ء کے دور کو دلی سلطنت کے دور کا نام دیا ہے۔

- پانچ سلطنتوں خاندان غلاماں، خلجی خاندان، تغلق خاندان، سید خاندان اور لودھی خاندان نے دہلی پر حکومت کی۔
- قطب الدین ایبک ہندوستان میں مسلم حکومت کا بانی مانا جاتا ہے۔
- ایبک نے 1206ء میں سلطان ہونے کا اعلان کیا اور 1210ء تک حکومت کی۔
- اس کی حکومت خاندان غلاماں کے نام سے مشہور ہوئی۔
- خاندان غلاماں نے 1290ء تک حکومت کی۔
- قطب الدین ایبک محمد غوری کا غلام تھا۔
- محمد غوری کے انتقال کے بعد قطب الدین ایبک نے اپنی خود مختار حکومت کا اعلان کیا۔
- قطب الدین ایبک نے ہندوستان میں ترکی حکومت کی بنیاد ڈالی۔
- ایبک کو لکھنؤ بخش یعنی لاکھوں دینے والا کہا جاتا تھا۔
- سلطان التمش ہندوستان کا پہلا مسلمان حکمران تھا جس نے ممکنہ مالگناری کے انتظامات کی بنیاد ڈالی۔
- التمش نے سلطنت کو اقطاعوں میں تقسیم کیا۔
- التمش نے قطب مینار کی تعمیر کروائی۔
- رضیہ سلطانہ پہلی خاتون تھی جو دہلی کی تخت پر 1236ء کو بیٹھی۔
- رضیہ سلطانہ نے اپنی سلطنت کو منگول حملوں سے محفوظ رکھا۔
- غیاث الدین بلبن کی زندگی کا آغاز ایک ستمیہ کی حیثیت سے ہوا۔
- بلبن نے پنجاب میں کھوکاؤں کی بغاوت کا خاتمہ کیا۔
- جلال الدین خلجی، خلجی خاندان کا بانی تھا۔
- علاء الدین خلجی نے ایک بڑی فوج تشکیل دی۔ سپاہیوں کی بھرتی اور ان کی تنخواہ مملکت کی ذمہ داری تھی۔
- علاء الدین خلجی نے عوام کو دھوکہ دہی سے محفوظ رکھنے کے لئے گھوڑوں کو داغنے کا طریقہ متعارف کروایا۔
- علاء الدین خلجی نے مارکٹ اصلاحات کو رو بہ عمل لایا۔
- علاء الدین خلجی نے نئی دلی تعمیر کروائی جسے سیری کہا جاتا تھا۔
- تغلق سلطنت کا بانی غیاث الدین تغلق تھا۔
- محمد بن تغلق غیر معمولی صلاحیت کا حامل تھا۔
- محمد بن تغلق نے صدر مقام دہلی سے دیوگری منتقل کرنے کے احکامات صادر کئے تھے۔
- محمد بن تغلق نے علامتی سکہ جاری کئے۔
- دیوگری کا نام دولت آباد رکھا گیا تھا۔
- محمد بن تغلق کو سکوں کا خالق کہا جاتا ہے۔
- محمد بن تغلق نے لنگا جمنہ کے دو آبے میں محصول میں اضافہ کیا۔
- سید سلطنت کا بانی خضر خان تھا۔
- سید سلطنت کا عہدہ 1414ء تا 1451ء تھا۔
- لودھی خاندان کا بانی بہلول لودھی تھا۔

- سکندر لودھی نے 1504ء میں شہر آگرہ کو بسایا۔
- سکندر لودھی نے صدر مقام دہلی کو آگرہ منتقل کیا۔
- لودھی خاندان کا آخری حکمران ابراہیم لودھی تھا۔
- لودھی خاندان نے 75 سال تک حکومت کی۔
- 21 اپریل 1526ء کو پہلی جنگ پانی پت میں ابراہیم لودھی کو شکست ہوئی اور لودھی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔
- لودھی خاندان نے 1451ء تا 1526ء تک حکومت کی۔
- اقطاع سے مراد صوبہ ہے۔
- دلی میں قطب مینار کی تعمیر کا کام ایک نے شروع کیا اور اس کو اتمش نے پایہ تکمیل کو پہنچایا۔

ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد

- عرب ہندوستان پر حملہ کرنے والے پہلے بیرونی حملہ آور تھے۔ عربوں کے ہندوستانی علاقہ سے قدیم دور سے تعلقات تھے
- محمد بن قاسم سپہ سالار کی سرکردگی میں اسلامی لشکر نے 712ء میں سندھ پر چڑھائی کر دیا۔
- محمد بن قاسم نے جنگی حکمت عملی سے راجہ داہر کی کثیر فوج کو شکست دی اور راجہ داہر کو آلور کے مقام پر ہلاک کر دیا۔
- اس طرح ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد ہوئی۔

غزنوی حملے

- عام طور پر یہی خاندان کو غزنوی خاندان کہا جاتا ہے۔
- غزنوی خاندان کا تعلق ایرانی حکمران نسل سے تھا۔
- سبکتین نے 962ء میں غزنوی خاندان کی آزاد ریاست کی بنیاد رکھی۔ جس کا صدر مقام غزنی تھا۔
- سبکتین نے پنجاب کے ہندو راجہ جے چند سے جنگ کی۔ اس جنگ میں جے چند کو شکست ہوئی۔
- جے چند کو کابل کے اطراف کا علاقہ سبکتین کے حوالے کرنا پڑا۔
- سبکتین کا انتقال 979ء میں ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا محمود جانشین ہوا۔
- محمود غزنوی کی پیدائش 971ء میں ہوئی۔
- محمود نے اپنے بھائی اسماعیل سے جدوجہد کے بعد اپنے والد کا تخت حاصل کر لیا۔
- خلیفہ کی جانب سے محمود غزنوی کو سلطان تسلیم کیا گیا اور یمن الدولہ کا خطاب دیا گیا۔
- ہندوستان کی بے شمار دولت کی لالچ اور ہندوستان میں بت پرستی کے خاتمے کے لئے محمود غزنوی نے ہند پر حملہ کیا۔
- محمود غزنوی نے 1000ء تا 1026ء کے دوران ہندوستان پر تقریباً سترہ مرتبہ حملہ کیا۔
- ہندوستان پر حملہ کے وقت ہندوستان کئی ایک چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم تھا۔
- محمود نے 1001ء میں ہندوستان کی سرحد عبور کی اور اس کے دوسرے سال ہی بھٹنڈا کے راجہ جے پال کو شکست دی اور قید کر لیا
- جے چند نے اپنی عزت نفس کی خاطر خودکشی کر لی۔
- محمود غزنوی نے 1004ء میں بھیرا کے راجہ رائے کی سلطنت پر حملہ کیا اور اس نے 1005ء میں ملتان کے مسلمان حکمران کے خلاف جنگ کی۔

- محمود غزنوی کے چھٹویں حملے میں آندھ پال اور اس کے اتحادیوں کو شکست ہوئی۔
- محمود غزنوی کے ساتویں اور گیارہویں حملے ناگرکوٹ، نارائن پور، کشمیر، تھانیشور اور متھورا کے خلاف کئے گئے۔
- بارہویں حملے قنوج کے راجہ جئے کے خلاف کیا گیا۔ اس حملے میں قنوج کے بادشاہ کولوٹا گیا۔
- تیرویوں حملے میں کالجی کے چندیل راجہ کو شکست دی گئی۔
- غزنوی کا سب سے اہم حملہ 1025ء میں سومنا تھ مندر پر ہوا۔ غزنوی نے اس حملے میں مندر کے بت کو توڑا اور دولت کو اپنے لئے لے گیا۔
- محمود غزنوی کا آخری حملہ 1027ء میں جاٹوں کے خلاف ہوا۔
- محمود غزنوی مسلسل جنگوں اور خرابی صحت کی وجہ سے 1029ء میں انتقال کر گیا۔

محمد غوری (1173ء تا 1286ء)

- غزنوی خاندان کے بعد غوری خاندان کو عروج حاصل ہوا۔
- غوری خاندان کا پہلا حکمران غیاث الدین محمد تھا۔
- غیاث الدین نے غزنی پر قبضہ کیا اور اپنے بھائی معز الدین کو گورنر کی حیثیت سے مقرر کیا۔
- معز الدین ہی محمد غوری کے نام سے تاریخ میں مشہور ہوا۔
- 1191ء میں ترائن کی پہلی جنگ محمد غوری اور پرتھوی راج چوہان کے درمیان ہوئی۔ اس جنگ میں محمد غوری کو شکست ہوئی۔
- 1192ء میں ترائن کی دوسری جنگ ہوئی جس میں راجپوتوں کو تباہ کن شکست کا سامنا کرنا پڑا۔
- پرتھوی راج چوہان کو گرفتار کیا گیا اور قتل کر دیا گیا۔
- محمد غوری نے دلی اور اجیر کو فتح کر لیا اور اپنے صدر مقام واپس لوٹ گیا۔
- محمد غوری نے 1194ء میں قنوج کے راجہ جئے چند پر لشکر کشی کی اور جئے چند کو گرفتار کرتے ہوئے قتل کر دیا۔
- 1195ء میں محمد غوری نے بیانہ اور گوالیار کو فتح کر لیا۔
- محمد غوری ہندوستان میں وسیع سلطنت قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔
- مسلمانوں کی کامیابی اور خاص طور پر ترکوں کی کامیابی سے ہندوستان میں مسلم مملکت کا قیام عمل میں لایا گیا اور اسلام کی جڑیں مضبوط ہو گئی۔
- محمد غوری کے انتقال کے بعد سپہ سالار قطب الدین ایبک نے ہندوستانی فتوحات کو جاری رکھا اور خاندان غلاماں کی بنیاد ڈالی۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) سب سے پہلے کون سے علاقے کے مسلمانوں نے ہندوستان پر حملہ کیا۔

(1) عرب	(2) ترک	(3) افغان	(4) ایرانی
---------	---------	-----------	------------
- (2) محمد بن قاسم کے حملہ کے وقت ہندوستان کا ہندو حکمران تھا۔

(1) ہالا	(2) آندھ پالا	(3) داہر	(4) کرشنا
----------	---------------	----------	-----------
- (3) محمود غزنوی نے ہندوستان پر 1000ء تا 1026ء کے دوران کتنے مرتبہ حملہ کیا۔

(1) 16	(2) 17	(3) 13	(4) 15
--------	--------	--------	--------

- (4) دوسری جنگ ترائن لڑی گئی۔
- (1) 1193ء (2) 1198ء (3) 1199ء (4) 1192ء
- (5) محمد غوری نے 1195ء میں قبضہ کیا۔
- (1) مارواڑ (2) بیانا و گوالیار (3) میوا (4) مارواڑ و بندیل کھڑ
- (6) پہلی جنگ ترائن کس سال لڑی گئی۔
- (1) 1193ء (2) 1198ء (3) 1191ء (4) 1192ء
- (7) وہ راجپوت بادشاہ جو دوسری جنگ ترائن میں قتل کیا گیا۔
- (1) ناگا بھٹا (2) پرتھوی راج چوہان (3) رانا پرتاب (4) جے چندرا
- (8) کس مسلم حکمران نے سومناٹھ مندر کو مسمار کیا۔
- (1) محمد غوری (2) محمود غزنوی (3) بابر (4) قطب الدین ایبک
- (9) یحییٰ الدولہ کا خطاب کس کو دیا گیا تھا۔
- (1) محمد غوری (2) محمود غزنوی (3) محمد بن قاسم (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (10) محمد غوری کے انتقال کے بعد کس نے ہندوستان میں فتوحات کا سلسلہ جاری رکھا۔
- (1) فیروز تغلق (2) اتمش (3) بلبن (4) قطب الدین ایبک

جوابات

1-1	2-3	3-2	4-4	5-2	6-3	7-4	8-2	9-2	10-4
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

مغلیہ سلطنت

- مغل وسط ایشیائی ممالک مثلاً ازبکستان اور منگولیا کے حکمران خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے۔
- پہلے مغل شہنشاہ بابر (1526-1530) کو کسی دوسرے حکمران نے اسکے آباء و اجداد کے تحت کو چھوڑنے پر مجبور کیا۔ کئی سال کی صحرا نوردی کے بعد 1504ء میں بابر نے کابل کو فتح کیا۔
- 1526ء میں اس نے دہلی کے سلطان ابراہیم لودھی کو شکست دی اور دہلی اور آگرہ پر قبضہ کیا۔
- بابر (1526-1530ء) 1526ء میں بابر نے ابراہیم لودھی کو شکست دی اور دہلی اور آگرہ پر قبضہ کر لیا۔ اس نے ہندوستان کے جنگی میدان میں ہندوتوں اور توپوں کو متعارف کروایا۔
- ہمایوں (1530-1556ء): شیر شاہ سوری نے ہمایوں کو شکست دی اور اسے ایران فرار ہونے پر مجبور کیا۔ ایران کے صفوی بادشاہ تہماسپ نے ہمایوں کی مدد کی۔ 1556ء میں ہمایوں نے دوبارہ دہلی پر قبضہ کیا۔ لیکن ایک سال بعد ہی ایک حادثے میں ہمایوں کی وفات ہو گئی۔
- اکبر 1556-1605ء: تیرہ سال کی عمر میں اکبر ہندوستان کا شہنشاہ بنا۔ اس نے بہت جلد بنگال، وسط ایشیا، راجستھان اور گجرات کو فتح کیا۔ اس کے بعد اس نے افغانستان، کشمیر اور دکن کے کچھ حصوں پر فتح حاصل کی۔
- جہانگیر (1605-1627ء): اکبر کی شروع کردہ فوجی مہمات جاری رہیں۔ کوئی عظیم الشان فتح و ظفریابی حاصل نہیں ہوئی۔
- شاہ جہاں (1627-1658ء): دکن میں مغلوں کی مہمات جاری رہیں۔ اسے درباری امراء اور سرداروں کی بغاوتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ 1657-1658ء میں شاہ جہاں کے بیٹوں میں جانشینی کے مسئلہ پر تنازعہ پیدا ہوا۔ جس میں اورنگ زیب کو کامیابی ملی۔ اور ان کے تین بھائیوں کو راستے سے ہٹایا گیا۔ اور شاہ جہاں کو تاحیات نظر بندی کی زندگی گزارنی پڑی۔

- اورنگ زیب عالمگیر (1658-1707ء): انھوں نے آسام کو فتح کیا، سلطنت کے ہر گوشے سے بغاوت کا سامنا کرنا پڑا۔ مثلاً افغانستان، آسام، راجستھان، پنجاب، دکن وغیرہ۔ گروتھ بہادر، گوند سنگھ، شیواجی اور اورنگ زیب کے بیٹے اکبر نے بھی علم بغاوت بلند کیا۔ شیواجی نے مراٹھا سلطنت کے قیام میں کامیابی حاصل کی۔ اورنگ زیب نے 1685ء میں بیجاپور اور 1687ء میں گولکنڈہ کو فتح کیا۔ ان کی وفات کے بعد نکلے بیٹوں میں جانشینی کا جھگڑا شروع ہوا۔
- ہندوستان میں مغلوں کی آمد کے وقت مختلف علاقے مختلف راجاؤں اور حکمرانوں کے قبضے میں تھے۔ مغلوں نے ان تمام علاقوں پر اپنا تسلط قائم کیا اور ہندوستان میں ایک مرکزی حکومت قائم کی۔
- مغلوں کے اقتدار کو مسترد کرنے والے راجاؤں کے خلاف انہوں نے مسلسل مہمات جاری رکھیں۔ اور آخر کار مغلوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھ کر بہت سے حکمران اپنی رضامندی سے مغلوں کی اطاعت اختیار کیا۔ اسکی بہترین مثال راجپوت ہیں۔
- کئی راجپوتوں نے اپنی لڑکیوں کا بیاہ مغل خاندان کے افراد سے کیا اور دربار میں اعلیٰ مرتبے حاصل کئے۔ لیکن بعض راجپوتوں نے مزاحمت جاری رکھی۔ چتوڑ کے ششودیا راجپوتوں نے کافی لمبے عرصے تک مغلوں کی برتری کو مسترد کرتے رہے۔ آخر کار شکست کھا گئے۔ مغلوں نے ان کے علاقے نہیں بطور جاگیر کے واپس کر دیئے۔
- مغلوں نے اپنے مخالفین کو شکست دی لیکن انہیں حکمرانی سے بے دخل کرنے کے بجائے اپنا مطیع بنا کر انھیں مرتبے عطا کئے۔ مغلوں کی اس متوازن پالیسی سے ان کے مخالف راجاؤں پر بھی کافی مثبت اثر پڑا۔
- مغلوں نے مقامی حکمرانوں سے دوستی کے طور پر ان کی لڑکیوں سے شادیاں کیں۔ جہانگیر کی ماں، امبر (موجودہ جے پور) کے راجپوت راجا کی بیٹی تھی۔ شاہ جہاں کی ماں جو دھ پور کے راجہ کی بیٹی تھی۔
- مغلیہ سلطنت کافی وسیع و عریض ہونے کی وجہ سے انتظام سلطنت کی خاطر مختلف علاقوں کے افراد کا تقرر کیا گیا۔ ترک امراء کے علاوہ مغلوں نے ایرانی، افغانی، ہندوستانی مسلمان امراء، راجپوت اور مراٹھا سرداروں کا تقرر کیا۔
- ان کا تقرر منصب دار کی حیثیت سے کیا جاتا تھا۔ یہ لوگ راست طور پر شہنشاہ کے ماتحت ہوتے تھے۔ اور شہنشاہ انہیں کوئی بھی ذمہ داری تفویض کر سکتا تھا۔ مثلاً شاہی محل کی حفاظت کا انتظام، کسی صوبے کا نظم و نسق، کسی نئی سلطنت کو فتح کرنے کی مہم، باغیوں کی سرکوبی کی مہم وغیرہ۔
- مغلوں نے ایسے سیاسی انتظام کو ترقی دی جس میں منصب دار آزادانہ طور پر کام کرنے کے بجائے شہنشاہ کی مرضی کے تابع ہوتا تھا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ وجے نگر سلطنت میں نایا کا (Nayakas) اثر و رسوخ حاصل کرتے ہوئے اتنے طاقتور ہو جاتے تھے کہ وہ اپنی خود مختاری کا اعلان کر بیٹھتے تھے۔
- مغل شہنشاہوں نے اس سے بچنے کے لئے منصب داروں کو دو یا تین سال میں ایک جگہ سے دوسری جگہ تباد لے کا انتظام اپنایا۔ اس طرح کوئی منصب دار کسی ایک مقام پر مستقل سکونت اختیار کر کے اس علاقے میں اپنے اثر و اقتدار کو نہیں بڑھا سکتا تھا۔
- منصب دار اپنی تنخواہیں جاگیروں کی آمدنی سے حاصل کرتے تھے جو انکو شہنشاہ کی جانب سے عطا کی جاتی تھیں، جیسے وجے نگر سلطنت کے نایا کر کرتے تھے۔ لیکن منصب دار، نایا کاؤں کی طرح اپنی جاگیروں میں قیام نہیں کرتے تھے۔
- اکبر کے دور حکومت میں جاگیروں کا تعین بھی اس طرح کیا جاتا تھا کہ وہ منصب داروں کی تنخواہوں سے متوازن ہو جائیں۔ اورنگ زیب کے دور میں منصب داروں کی تعداد میں بے تحاشہ اضافہ کیا گیا جس کے نتیجے میں انہیں جاگیر کے حصول کی خاطر طویل انتظار کرنا پڑتا تھا۔
- مغلیہ حکمرانوں کی آمدنی کا اہم ترین ذریعہ زرعی پیداوار پر عائد کردہ محصول تھا۔ اکبر کے وزیر مال راجہ ٹوڈرل نے 1570-1580ء یعنی دس سالہ عرصے کے دوران کاشتکاری کے قابل زمینات، پیداوار، قیمتوں وغیرہ کا تفصیلی جائزہ لیا۔

- اکثر علاقوں میں کسان دیہی عہدیدار گاؤں کے کھیا وغیرہ کو ٹیکس ادا کرتے تھے۔ مغلوں نے تمام درمیانی افراد کے لئے ”زمیندار“ کی اصطلاح استعمال کی۔
- بعض علاقوں میں زمینداروں نے کافی طاقت حاصل کر لی۔ مغل عہدیداروں کے استحصال کے خلاف انہوں نے کسانوں کے ساتھ مل کر بغاوتیں بھی کیں۔ یہ بغاوتیں سترھویں صدی عیسوی سے مغلیہ سلطنت کے استحکام کیلئے خطرہ بن گئیں۔
- اکبر کے نظم و نسق کے اہم خصوصیات کو اسکے دوست اور درباری ابوالفضل نے اپنی کتاب ”اکبر نامہ“ میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔
- 1570ء کے دوران جب اکبر فتح پور سیکری میں مقیم تھا اس وقت سے ہی اس نے مختلف مذاہب کے ماننے والوں سے مذہب کے بارے میں بحث و مباحثہ شروع کیا۔ ان میں مسلم، برہمن، یہودی، عیسائی، اور زرتشت مذہب کے علماء شامل تھے۔ اکبر کو مختلف مذاہب اور لوگوں کے سماجی رسم و رواج سے کافی دلچسپی تھی۔
- وہ چاہتا تھا کہ مختلف عقیدوں کے لوگ آپس میں مل جل کر رہیں۔ اسکی یہ فکر ”صلح کل“ یا آفاقی امن کی فکر تھی۔ رواداری کے اسکے نظریے کی بناء پر اس کی سلطنت میں مختلف عقیدوں کے ماننے والے لوگوں میں امتیاز اور خلیج کم ہو گئی۔
- اس نے ایک اخلاقی نظریے کو پروان چڑھایا جس میں اخلاق، ایمانداری، انصاف۔ امن کو اہمیت حاصل تھی۔ اور یہ سب کے لئے قابل قبول تھا۔ صلح کل کے نظریے کے تحت حکومت چلانے میں اکبر کی ابوالفضل نے کافی مدد کی۔
- اس نظریے کے تحت شہنشاہ پر لازم تھا کہ وہ بلا کسی امتیاز مذہب، ذات، رنگ و نسل کے سارے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرے۔ ان اصولوں پر اکبر کے بعد جہانگیر اور شاہ جہاں نے عمل کیا۔
- لیکن اورنگ زیب نے اس پالیسی کو ترک کر دیا اور صرف ایک طبقے سنی مسلمانوں کی حمایت کی، دیگر مذاہب کے لوگ اورنگ زیب کی اس پالیسی سے ناراض ہو گئے۔
- مغلوں کی انتظامی اور فوجی صلاحیتوں کی بنا پر سلطنت میں معاشی اور تجارتی ترقی ہوئی۔ بین الاقوامی سیاح اس سلطنت کو دولت سے مالا مال قرار دیتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ وہ ملک میں پھیلی غربت و افلاس کا تذکرہ افسوس کے ساتھ کرتے ہیں۔ یہ عدم مساوات بہت زیادہ تھی۔
- شاہجہاں کے دور کے 20 ویں سال کے چند دستاویزات ہمیں بتلاتے ہیں کہ سلطنت میں منصب داروں کی کل تعداد 8,000 تھی جن میں سے اعلیٰ رتبے کے حامل منصبدار صرف 445 تھے۔ جنکا فیصد 5.6 تھا لیکن ان کی اور انکے دستوں کی تنخواہوں کے لئے آمدنی کا 61.5% خرچ کیا جاتا تھا۔
- مغل شہنشاہ اور اسکے منصب دار آمدنی کا بڑا حصہ تنخواہوں اور اشیاء کی خرید پر خرچ کرتے تھے۔ کسانوں اور دستکاروں کے پاس سرمایہ کاری کے لئے کچھ بچتا ہی نہیں تھا۔ غریب لوگ مزید آمدنی کی خاطر آلات و اوزار میں سرمایہ کاری کرنے کے موقف میں نہیں تھے بلکہ وہ صرف اپنی روزمرہ روزی کے حصول میں سرگرداں تھے۔
- 17 ویں صدی کے آخر تک مغل امراء اپنی بے شمار دولت کی وجہ سے کافی بااثر ہو گئے۔ یہاں تک کہ مغل شہنشاہ کے اختیارات کو زوال ہونے لگا۔
- ان امراء کی وجہ سے سلطنت میں اقتدار کے کئی مرکز بن گئے۔ مثلاً حیدرآباد اور اودھ کے صوبوں میں امراء کا اقتدار بڑھ گیا۔ حالانکہ وہ مغل شہنشاہ کے مطیع و فرمانبردار تھے لیکن 18 ویں صدی میں انہوں نے اپنی آزادانہ سیاسی شناخت بنالی۔ اور اپنی خود مختاری کا اعلان کیا۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) بابر کی مزار کہاں واقع ہے۔
 (1) دہلی (2) کابل (3) آگرہ (4) اورنگ آباد
- (2) شیرشاہ کا اصلی نام تھا۔
 (1) خسرو (2) فرید (3) عبداللہ (4) سلیم
- (3) جنگ چوسہ کونسے سال لڑی گئی۔
 (1) 1539ء (2) 1560ء (3) 1548ء (4) 1530ء
- (4) جنگ کاناوا میں بابر کے خلاف کونسا راجپوت قائد تھا۔
 (1) امر سنگھ (2) اودے سنگھ (3) رانا سنگھ رام سنگھ (4) رنجیت سنگھ
- (5) بابر کا تعلق والد کی جانب سے کس خاندان سے تھا۔
 (1) غوری (2) غزنی (3) نادر شاہ (4) تیمور
- (6) شیرشاہ نے اپنی سلطنت کو تقسیم کیا تھا۔
 (1) سرکارس (2) پری گانس (3) ایقظا (4) ویشایاس
- (7) جنگ تنوج لڑی گئی۔
 (1) 1540ء (2) 1560ء (3) 1548ء (4) 1530ء
- (8) وہ مغل حکمران جس کا انتقال لاہور کی سیڑھیوں سے گرنے کے سبب ہوا۔
 (1) اکبر (2) ہمایوں (3) بابر (4) اورنگ زیب
- (9) ”ہمایوں نامہ“ کو کس نے تحریر کیا۔
 (1) ابوالفضل (2) امیر خسرو (3) گلبدن بیگم (4) برنی
- (10) ”تذکرہ بابر“ کس نے تحریر کیا۔
 (1) اکبر (2) ہمایوں (3) بابر (4) فیروز شاہ
- (11) شیرشاہ کے دور میں محکمہ مالیہ کا صدر ہوتا تھا۔
 (1) دیوان عارض (2) دیوان انشاء (3) دیوان وزیر (4) دیوان رسالت
- (12) اکبر کی پیدائش ہوئی۔
 (1) امرکوٹ (2) کابل (3) لاہور (4) دہلی
- (13) کس حکمران نے ”رعیت واری نظام“ کو روشناس کروایا۔
 (1) اکبر (2) شیرشاہ (3) بابر (4) فیروز شاہ
- (14) شیرشاہ نے درج ذیل میں کس کو روشناس کروایا۔
 (1) ڈیم (2) چاندی کاسکھ (3) اشرفی (سونا) (4) یہ تمام
- (15) ہمایوں کے مقبرہ کا معمار تھا۔
 (1) میر تقاسم (2) مرزا غیاث (3) فیروز (4) احمد لاہوری
- (16) جہانگیر کا اصلی نام تھا۔
 (1) خسرو (2) خرم (3) سلیم (4) بحر خاں

- (17) جہانگیر نے کونسی کرنسی جاری کی تھی۔
- (1) روپیہ (2) ڈیم (3) ٹیکا (4) ٹار
- (18) کس نے زائرین کے ٹیکس کا خاتمہ 1563ء میں کیا۔
- (1) اکبر (2) ہمایوں (3) بابر (4) اورنگ زیب
- (19) منصبدار کی نگرانی کون کرتا تھا۔
- (1) امیر (2) میر بخش (3) میر قاسم (4) مشرف
- (10) عبادت خانہ کی تعمیر کس نے کی۔
- (1) اکبر (2) ہمایوں (3) بابر (4) فیروز شاہ
- (21) ”ضبط“ نظام کو کس نے روشناس کروایا۔
- (1) اکبر (2) ہمایوں (3) بابر (4) شیر شاہ
- (22) کون سے مغل حکمران نے ”نوروز“ تہوار پر پابندی عائد کی۔
- (1) اکبر (2) ہمایوں (3) اورنگ زیب (4) شیر شاہ
- (23) اکبر نے دین الہی کی بنیاد کب ڈالی۔
- (1) 1540ء (2) 1580ء (3) 1582ء (4) 1584ء
- (24) اکبر کی درباری زبان تھی۔
- (1) اردو (2) عربی (3) فارسی (4) ہندی
- (25) کس حکمران نے منصبداروں کو 1571ء میں شروع کیا۔
- (1) اکبر (2) ہمایوں (3) بابر (4) شیر شاہ
- (26) کس سکھ گرو کو اورنگ زیب نے موت کی سزا دی تھی۔
- (1) گرو گوبند سنگھ (2) تیغ بہادر (3) ارجن سنگھ (4) گوند سنگھ
- (27) دہلی کے لال قلعہ کو کس نے تعمیر کیا۔
- (1) اکبر (2) ہمایوں (3) بابر (4) شاہجہاں

جوابات

1-2	2-2	3-1	4-3	5-4	6-1	7-1	8-2	9-3	10-3
11-3	12-1	13-2	14-4	15-2	16-3	17-4	18-1	19-2	20-1
21-4	22-3	23-3	24-3	25-1	26-2	27-4			

آصف جاہی دور

- سات آصف جاہی فرمانروا جنہوں نے ریاست حیدرآباد پر 1724ء تا 1948ء تک حکومت کی۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:
- نظام اول۔ میر قمر الدین علی خان (1724ء تا 1748ء)
- نظام دوم۔ نظام علی خان (1761ء تا 1803ء)
- نظام سوم۔ سکندر جاہ (1803ء تا 1829ء)
- نظام چہارم۔ ناصر الدولہ (1829ء تا 1857ء)
- نظام پنجم۔ افضل الدولہ (1857ء تا 1868ء)
- نظام ششم۔ میر محبوب علی خان (1868ء تا 1911ء)
- نظام ہفتم۔ میر عثمان علی خان (1911ء تا 1948ء)

- میر قمر الدین جو نظام الملک کے خطاب سے شہرت رکھتے تھے۔ انہوں نے حیدرآباد کی آزاد ریاست قائم کی۔
- مغل شہنشاہ اورنگ زیب نے انہیں جن خلیج خاں کا خطاب عطا کیا تھا۔ جس کے معنی ”ماہر تلوار بازی لڑکا“ تھا۔
- اورنگ زیب کی وفات کے بعد فرخ سیر نے میر قمر الدین کو اودھ کا وائسرائے مقرر کیا۔ اور ”نظام الملک فتح جنگ“ کے خطاب سے نوازا۔ اس طرح یہ پہلے نظام کہلائے۔
- نظام الملک ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ ”شاکر“ ان کا قلمی نام تھا۔ وہ اہل صیف و قلم تھے۔ 21 مئی 1748ء میں وہ 78 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔
- نظام علی خاں نظام الملک کے چوتھے بیٹے تھے۔ انہوں نے حیدرآباد کے معاملات میں فرانسسی دخل اندازی کی مخالفت کی۔ نظام علی نے اپنے بھائی صلابت جنگ کو عہدہ سے معزول کر کے حیدرآباد کے اقتدار کی باگ دوڑ اپنے ہاتھ میں لی۔
- رابرٹ کلائیو جو 1765ء میں بنگال کا گورنر بنا، مغل شہنشاہ شاہ عالم سے درخواست کی کہ شمالی سرکار کے علاقوں کو انگریزوں کے حوالے کرنے کا فرمان جاری کیا جائے۔
- چوتھی جنگ میسور کے خاتمہ کے بعد حکومت حیدرآباد کا اکتوبر 1800ء میں انگریزوں سے ایک معاہدہ طے پایا جو دفاعی اور جارحیت پسند معاہدہ تھا۔ یہ عہد معاہدہ کے نام سے مشہور ہوا۔
- عہد معاہدہ کی شرائط کے مطابق کمپنی کی فوجی طاقت حیدرآباد میں اور بڑھ گئی۔ اس فوج کے اخراجات کیلئے نظام حیدرآباد نے میسور کی جنگ میں حاصل کئے گئے علاقے یعنی کرنول، ادونی، اننت پور، بیلا ری، رائے درگم، مدنا پلی انگریزوں کے حوالے کر دیئے جو شمالی سرکار کے علاقے کہلاتے تھے۔ یہ موجودہ رائیل سیما کا علاقہ تھا۔ نظام علی خاں کی وفات 1803ء میں ہوئی اور ان کے بیٹے سکندر جاہ تخت نشین ہوئے۔
- نظام علی خاں کا طویل دور حکومت جو 1762ء سے 1803ء تک چلا۔ یہ دکن کی تاریخ کا بہت اہم دور تھا۔
- نظام علی خاں کی رحلت کے بعد ان کے بڑے لڑکے سکندر جاہ تخت نشین ہوئے۔ ان کے دور میں انگریزوں نے اپنی طاقت اور بڑھادی۔
- حیدرآباد میں انگریز فوج کے اخراجات دن بدن بڑھتے گئے۔ 1811ء میں ایک جدید فوج تشکیل پائی جو رسل بریگیڈ یا حیدرآباد کی عارضی فوج (Hyderabad Contingent) کہلائی۔
- 1811ء میں یہ فوج مرہٹوں سے جنگ کے دوران بہت اہم رول ادا کی۔ حیدرآباد عارضی فوج کے اخراجات نے نظام پر بھاری مالی بوجھ عائد کر دیا۔ اس نازک صورتحال میں پالمر اینڈ کمپنی نظام کی مدد کیلئے سامنے آئی۔
- پالمر کمپنی کو جنرل پالمر کے بیٹے ولیم پالمر نے قائم کیا۔ یہ 1799ء میں حیدرآباد آیا اور 1812ء میں نظام حیدرآباد کی فوج میں خدمات انجام دیں۔ آخر اس نے ایک تجارتی کمپنی شروع کر دی جس کا نام پالمر اینڈ کمپنی تھا۔
- مکاف کی اصلاحات کے نتیجے میں حیدرآباد ریاست کی مالی ساخت میں کافی بہتری پیدا ہوئی۔ لیکن اتنی ساری اصلاحات کا مارٹن کے ریزٹنسی کے زمانے میں خاتمہ ہو گیا۔ مارٹن رسل کے بعد بحیثیت ریزٹنٹ حیدرآباد آیا تھا۔ اُس نے حیدرآباد ریاست کو دوبارہ مالی بحران میں مبتلا کر دیا۔
- سکندر جاہ کا انتقال 21 مئی 1829ء میں انتقال ہوا۔ سکندرآباد کو انہیں کے نام سے موسوم کیا گیا۔
- سکندر جاہ کے بیٹے میر فرخندہ علی خاں ناصر الدولہ بحیثیت چوتھے نظام کی حیثیت سے تخت نشین ہوئے۔
- ناصر الدولہ نے ریاست میں سستی کے نظام پر امتناع عائد کیا۔ ان کے دور حکومت میں دو اہم واقعات پیش آئے۔ وہاہلی تحریک اور برار کی حوالگی۔

- وہابی تحریک دراصل انگریزی سامراج کے خلاف ایک انقلابی تحریک تھی۔ 1820ء تک یہ تحریک بنگال، شمال مغربی سرحد، متحدہ صوبوں اور جنوبی ہند میں مدراس تک پھیل گئی۔
- ناصر الدولہ کی وفات 16 مئی 1857ء کو ہوئی۔
- میر تہنیت علی خاں افضل الدولہ 11 اکتوبر 1821ء میں پیدا ہوئے۔ یہ 18 مئی 1857ء میں تخت نشین ہوئے۔ دہلی میں 17 جولائی 1857ء میں فوجی بغاوت کا آغاز ہوا۔
- روہیلہ حیدرآباد ریزلٹنسی پر حملہ آور ہوئے لیکن سالار جنگ اول نے اس حملہ کو ناکام بنا دیا۔ بغاوت کے خاتمہ کے بعد انگریزوں نے افضل الدولہ کو مشورہ دیا کہ سکوں پر سے مغل شہنشاہ بہادر شاہ کا نام حذف کر کے خود کا نظام الملک آصفجاہ بہادر نقش کروائیں۔ اور اس کے دوسرے رخ پر جلوس میمن الثغرب فرخندہ بنیاد کندہ کروائیں۔ یہ سکے حیدرآباد میں ڈھالے گئے۔ ان سکوں کا نام ہالی سکھ رکھا گیا۔
- اب نظام مغل صوبیدار نہیں رہے۔ بغاوت کے خاتمہ کے بعد ملکہ وکٹوریہ نے 31 / اگست 1861ء میں نظام کو عظیم سپہ سالار اور ستارہ ہند Grand Commander star of India کے خطاب سے نوازا۔
- 1860ء میں کئی اضلاع انگریزوں کو واپس کر دیئے گئے۔ نظام نے راجپور دوآبے کی زمین انگریزوں کو دیدی۔ کیونکہ بمبئی۔ مدراس جانے والی ریلوے لائن کو حیدرآباد ریاست میں راجپور دوآب سے گزرنی پڑتا تھا۔ یہ ریلوے لائن بعد میں واڑی تک ڈالی گئی۔
- ریلوے کی ابتداء سے ریاست حیدرآباد کی معاشی ترقی میں قابل قدر اضافہ ہوا۔ افضل الدولہ کے دور میں سالار جنگ اول کی اصلاحات سے حیدرآباد نے افضل مسجد، افضل گنج پل اور افضل گنج بازار کی تعمیر کروائی۔ ان کا انتقال 42 سال کی عمر میں 26 فروری 1869ء میں ہوا۔ ان کے جانشین ان کے بیٹے میر محبوب علی خان ہوئے۔
- سالار جنگ نے حیدرآباد ریاست کے تین آصفجاہی حکمرانوں کے تحت بحیثیت دیوان (وزیر اعظم) اپنی خدمات انجام دیں۔ وہ تھے ناصر الدولہ، افضل الدولہ اور میر محبوب علی خاں۔
- سالار جنگ کا اصلی نام میر تاب علی خاں تھا۔ یہ 31 مئی 1853ء میں ناصر الدولہ کے دور میں دیوان بننے سے پہلے یہ میدک کے تعلقدار تھے۔ 1869ء میں افضل الدولہ کی وفات ہوئی۔ اس کے بعد سالار جنگ کو اپنی اصلاحات کو نافذ کرنے میں دقت نہیں ہوئی۔
- سٹی ہائی اسکول اور چار گھاٹ ہائی اسکول کو 1870ء اور 1872ء میں ایک کے بعد دیگر قائم کیا گیا۔
- امراء کے بچوں کی تعلیم کے لئے مدرسہ عالیہ 1873ء میں قائم کیا گیا۔
- شاہی خاندان کے بچوں کیلئے مدرسہ اعزاز 1878ء میں قائم کیا گیا۔
- سالار جنگ نے محکمہ پولیس کی تشکیل دی اُسے محکمہ کو توال کہا جاتا تھا۔
- سالار جنگ کی سرپرستی میں ریاست میں تقریباً 162 اسکول کئے گئے جہاں اردو، فارسی اور دوسری مقامی زبانیں پڑھائی جاتی تھیں۔
- حیدرآباد میں انقلابی طرہ باز خاں نے انگریزوں کے خلاف 1857ء کی غدر کی لڑائی کی۔ انھوں نے مولوی علاء الدین کی مدد سے 6,000 افراد کی جمعیت تیار کر کے برٹش ریزلٹنسی، موجودہ کالج برائے نسوان کوٹھی Womens' College Koti پر حملہ کیا۔
- طرہ باز خاں نے انگریزوں کے خلاف اس وقت بغاوت کی جب نظام دکن انگریزوں کی حمایت میں تھے۔ آزادی کی تحریک کی سرکوبی کی گئی اور طرہ باز خاں کو سزائے موت دی گئی۔ یہ واقعہ (17 جولائی 1857ء) کا ہے۔
- نواب افضل الدولہ کی وفات کے وقت ان کے لڑکے محبوب علی خاں ڈھائی سال کے تھے۔ وہ 17 اگست 1866ء میں پیدا ہوئے۔
- 1902ء میں نواب حیدرآباد نے ایک معاہدہ پر دستخط کئے جس کے تحت نظام حکومت نے ہر بار کو 25 لاکھ سالانہ کے عوض انگریزوں کا ٹھیکہ پر دیدیا۔ اس معاہدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نظام کا اقتدار برابر قائم تھا۔

- میر محبوب علی خاں کے عہد میں نظم و نسق میں بہت سی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ جیسے محکمہ مالگذاری کا استحکام، سوتی کپڑے کی صنعت کا قیام، دارالعرب کا قیام، تالابوں کی مرمت، آبپاشی کا فروغ، ریلوے لائن کی وسعت، محصول کے محکمہ میں بہتری، معاشی صنعت و حرفت کا فروغ، تجارتی مراکز کی ترقی وغیرہ۔
- تعلیم کو خاص اہمیت دی گئی۔ صوبے کے ہر حصہ میں مدرسوں کو قائم کیا گیا۔ مالگذاری پولیس اور عدالتی شعبہ کو نئے طرز پر قائم کیا گیا۔
- 1905ء میں وزیراعظم مہاراجہ کشن پرساد بہادر نے ریاست کو چار صوبوں میں تقسیم کیا۔ جس کے تحت صوبہ ورنگل ایگلنڈ (کریم نگر) ، نظام آباد، عادل آباد پر مشتمل تھا۔ میدک کے صوبے میں محبوب نگر، گلگنڈہ شامل تھے۔ گلبرگہ صوبہ میں راجپور، بیدر شامل تھے۔ اورنگ آباد صوبے میں بیڑ، پربھنی، ناندر، عثمان آباد شامل تھے۔ اس تقسیم کے ذریعہ نظم و نسق کو آسان کیا گیا۔
- نواب محبوب علی خاں کے عہد میں دوسری اصلاحات میں مدرسہ عالیہ، مدرسہ نسواں محبوبیہ اور دارالعلوم اسکول کے علاوہ محبوب کالج، عالیہ کالج کا قیام عمل میں لایا گیا۔
- کتب خانہ آصفیہ کو 1891ء میں قائم کیا گیا جس میں عربی و فارسی زبان کی کتابوں کا نادر و نایاب ذخیرہ تھا۔ میر لائق علی سالار جنگ دوم نے 1892ء میں فارسی کی جگہ اردو کو سرکاری زبان کا درجہ دیا۔
- 5 فروری 1885ء میں ملکہ برطانیہ نے محبوب علی بادشاہ کو ”ستارہ ہند“ کے خطاب سے سرفراز کیا۔ 1905ء میں ملکہ وکٹوریہ کی وفات کی یاد میں وکٹوریہ یادگار تیتیم خانہ سرورنگر میں قائم کیا گیا۔
- 1909ء میں محبوب علی خاں نے انجینئر موکشنا گنڈم و شویشوریا کو موسیٰ ندی پر ایک پل کی تعمیر کا کام دیا اور ناگر جینا ساگر ڈیم کا آغاز بھی اسی دور میں ہوا۔
- محبوب علی خاں کے زمانے میں تہذیبی و ثقافتی اداروں کو فروغ دیا گیا۔ ایک سماجی تنظیم ”نوجوان سدھارا انجمن“ قائم کی گئی۔
- اینی بیسنٹ کی تھیوسافیکل سوسائٹی کی ایک شاخ بھی 1882ء میں چادرگھاٹ کے مقام پر قائم کی گئی۔
- راجہ مرلی منو ہر کی صدارت میں ہندو سماجی کلب کا قیام چادرگھاٹ کے مقام پر عمل میں آیا۔ آریا سماج نے بھی 1892ء میں اپنی ایک شاخ یہاں قائم کی۔
- میر محبوب علی بادشاہ کے فرزند ارجمند میر عثمان علی خاں کی پیدائش 16 اپریل 1886ء میں ہوئی۔ آپ 1911ء میں حیدرآباد میں تخت نشین ہوئے۔
- میر عثمان علی خاں نے نے دیوداسی کے رواج اور جبری مزدوری کے چلن کو برخاست کر دیا۔
- عثمان علی خان نے 1914ء میں ریاست کے سارے اختیارات اپنے ہاتھ میں مرکوز کر لئے۔ ان کے دور حکومت میں نظم و نسق کے ہر شعبہ میں ترقی ہوئی۔ انہوں نے اپنے طریقے سے نظم و نسق کو روبرو عمل لایا۔ ان کے عہد کی نمایاں خصوصیات مالیہ کی تشکیل تھی۔
- 1938ء میں مجلس مقننہ یعنی ایک ایوان قانون ساز کونسل کی شروعات کی۔ جس میں 85 ممبر تھے۔ پہلی بار انہوں نے اس کونسل میں دلتوں کو شامل کیا۔ انہوں نے کچھڑے ہوئے طبقات اور قبائلیوں پر توجہ دی۔ عادل آباد کریم نگر، ورنگل اور محبوب نگر کے قبائلیوں کو آگے بڑھانے کیلئے کئی طرح کی ریا عتیں اور سہولتیں دیں۔ عاجلانہ فیصلوں کے لئے قبائلی پنچائیتیں قائم کی گئیں۔
- ان کے دور میں کو مارم بھیم کی قیادت میں گونڈوں نے عادل آباد میں زمینداری نظام کے خلاف بغاوت کی۔ حضور نظام نے گونڈوں کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی اور ان کی معاشی فلاح و بہبود کے لئے اقدام اٹھائے۔
- 1918ء میں انگلینڈ کے بادشاہ جارج پنجم نے نظام عثمان خاں کے مرتبہ کو اعلیٰ حضرت (His Highness) سے بلند عزت مآب مکرم و معظم عالی مرتبت (His Excellence Highness) کا درجہ دیا۔
- نواب میر عثمان علی خان کے دور میں پہلی اور دوسری جنگ عظیم ہوئی۔ پہلی جنگ عظیم کے وقت نظام نے فوجی مالی طور پر انگریزوں کی مدد کی۔ اس مدد کے عوض میں انہیں ”پاروفادار“ کا خطاب عطا کیا گیا۔

- اراضیات کی تین قسمیں تھیں۔
- پہلی قسم وہ اراضیات جن پر حکومت کی راست دسترس تھی وہ دیوان اور خالصہ کہلاتی تھیں۔ 50% سے زیادہ علاقہ اسی زمرہ میں آتا تھا۔ اس زمین کی مالگذاری ریاست کے خزانہ میں داخل ہوتی تھی۔
- دوسری قسم کی زمینات جس کے مالک حضور نظام تھے وہ صرف خاص کہلاتی تھیں اور اس علاقے کی مالگذاری ریاست حضور نظام کو پہنچتی تھی۔
- تیسری قسم کے زمینات جاگیر یا انعامی زمینات کہلاتی تھیں جو حکومت کسی فرد کو عطا کرتی تھی یا چند افراد کو عطا کرتی تھی۔
- صرف خاص دراصل شاہی زمینات تھیں جو پوری ریاست میں پھیلی ہوئی تھیں وہ آصفیاء ہی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ جس کا رقبہ 10,000 مربع میل پر مشتمل تھا۔
- 1918ء میں انگلینڈ کے بادشاہ جارج پنجم نے نظام عثمان خاں کے مرتبہ کو اعلیٰ حضرت (His Highness) سے بلند عزت مآب مکرم و معظم عالی مرتبت (His Excellence Highness) کا درجہ دیا۔ حضور نظام کی اپنی ایک فوج تھی جو صرف خاص فوج کہلاتی تھی۔
- پانچواں ایک قسم کی فوجی جاگیر تھی۔ اسے نواب نظام علی خاں بہادر نے عبدالنیر خاں، نواب شمس الامراء امیر کبیر کو عطا کی تھی تاکہ وہ گھوڑوں کے لشکر کو قائم کر سکیں جسے بادشاہ کے محل کی ذاتی فوج کہا جاتا تھا۔ اسی لئے اس جاگیر کو پانچواں جاگیر سے موسوم کیا گیا۔
- آصفیہ دور کے اہم سمستھان امر جنتا، گدوال، جیزر اپول، بالونچا، ونپرتی تھے۔
- گڑھی کا سربراہ ”دورا“ ہوتا تھا۔ جو سماج کا مراعات والا طبقہ تھا۔ وہ سمستھان کی اہم شخصیت ہوتا تھا۔ ان دوروں کو دیپٹیکھ اور دیش پانڈے کہا جاتا تھا۔ وہ بیس سے 50 گاؤں کے سردار ہوتے تھے۔

ہندوستان میں یورپیوں اور برطانوی اقتدار

ہندوستان میں برطانوی حکومت کا قیام (1858 تا 1947)

اہم واقعات				
1790-1792	تیسری جنگ میسور	13	1756	1. کالے سورخ کا المیہ
1793	مستقل اراضیات کا بندوبست	14	1757	2. جنگ پلاسی (23 جون)
1799	چوتھی جنگ میسور	15	1761	3. تیسری جنگ پانی پت
1802	عہد معاونت	16	1764	4. جنگ بکسر (22 اکتوبر)
1803	دوسری انگریز مرہٹہ جنگ	17	1765	5. دیوانی کا حصول
1813	چارٹر ایکٹ	18	1765	6. بنگال میں دوہری حکومت
1818	تیسری انگریز مرہٹہ جنگ	19	1767-1769	7. پہلی جنگ میسور
1828-1835	ولیم پیٹنگ (گورنر جنرل)	20	1773-1785	8. وارن ہیسٹنگ (گورنر جنرل)
1833	انڈین لاکمیشن	21	1773	9. ریگولیشن ایکٹ
1835	انگریزی تعلیم کا آغاز	22	1775-1785	10. پہلی انگریز-مرہٹہ جنگ
1848-1856	ڈلہوزی (گورنر جنرل)	23	1780=1782	11. دوسری جنگ میسور
1857	پہلی جنگ آزادی/ سپاہیوں کی بغاوت	24	1786-1793	12. کارنوالس (گورنر جنرل)

- بنگال پہلا مقام تھا جہاں انگریزوں نے سیاسی اقتدار حاصل کیا۔ گویا یہ برطانوی اقتدار کی بنیاد تھی۔

- 1757 میں جنگ پلاسی میں انگریزوں نے نواب سراج الدولہ کو شکست دے کر بے دردی سے قتل کر دیا۔
- اس شکست کی وجہ ان کی فوج کا کمانڈر میر جعفر تھا جس نے خود نواب بننے کی لالچ میں انگریزوں کی مدد کی۔
- 1764 میں انگریزوں نے میر جعفر کے داماد میر قاسم کو جنگ بکسر میں شکست دے دی۔
- بنگال کے بعد انگریزوں نے میسور اور مہاراشٹرا میں قدم جما نا شروع کیا۔
- میسور کے حیدر علی اور ٹیپو سلطان کے ساتھ چار جنگیں لڑی گئیں جنہیں جنگ کرناٹک کہا جاتا ہے۔
- 1765 تک انگریز بنگال، بہار اور اڑیسہ کے حقیقی حکمران بن گئے تھے۔ اودھ کا نواب ان کے رحم و کرم پر تھا۔
- وارن ہسٹنگز پہلا گورنر جنرل تھا۔
- ولیم پیٹنک نے سٹی کی رسم اور بچوں کی شادی کی رسومات کو ختم کیا۔
- ڈلہوزی نے ریلوے متعارف کروایا۔
- انگریزی زبان کی تعلیم کی وجہ سے مقامی زبانوں پر منفی اثر پڑا لیکن ہندوستانی عوام میں شعور بیدار ہوا جس کا نتیجہ تحریک آزادی تھا۔
- ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت سے ملک کا ہر فرد ناراض تھا۔
- 1757 میں بنگال پر قبضہ کے بعد وہاں کے فقیروں، سنیا سیوں اور کسانوں نے بغاوت کی اور مسلم فرقہ فرافرضی نے بھی بغاوت کی۔
- مدھیہ پردیش اور مہاراشٹرا کے بھیلوں، بنگال، بہار، اڑیسہ کے کولڑا، جستھان کے مہروں، بنگال اور بہار کے سنتالین نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کی۔
- جنوبی ہند میں 1795 سے 1805 تک بغاوت جاری رہی۔
- غرض بغاوتوں کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی کو برخواست کر دیا گیا اور ملکہ برطانیہ راست ہندوستان پر حکومت کرنے لگیں۔

معیشت اور سماج میں تبدیلیاں

اہم واقعات				
1883	11	1772	راجہ رام موہن رائے کی ولادت	1
1893	12	1820	ایشور چندر دیاساگر کی ولادت	2
1897	13	1828	برہموسجا کا قیام	3
1903	14	1829	ستی کی رسم کا انسداد	4
1905	15	1853	بہمنی - تھانے کے درمیان پہلی ریلوے	5
1920	16	1853	لائن	6
1930	17	1858-1947	پہلی کانٹنل بہمنی میں	7
1930	18	1863	قسط سالی	8
1930	19	1875	محمد لٹری سوسائٹی کلکتہ کا قیام	9
1943	20	1875	آریہ سماج کا قیام اینگلو اورینٹل کالج علیگڑھ کا قیام	10

گورنر جنرلوں کی فہرست

نشان سلسلہ	گورنر جنرل	دور	کیفیت
1	وارن ہیسٹنگ	1775ء تا 1785ء	1772ء کا تنظیمی قانون
2	لارڈ کارنوالس	1786ء تا 1793ء	سیول سروس کی شروعات
3	سرجان شورے	1793ء تا 1798ء	مجلس مالگزار کی شروعات
4	لارڈ ویلزے	1798ء تا 1803ء	عہد معاہدہ کی بنیاد
5	لارڈ میٹو	1807ء تا 1813ء	ٹائل ناڈو میں ویلور کی بغاوت
6	لارڈ ہٹنگ	1813ء تا 1823ء	رعیت واری نظام کی شروعات
7	لارڈ آرمیسٹ	1823ء تا 1828ء	پہلی جنگ برما
8	لارڈ ولیم ہٹنگ (پہلا ہندوستان کا گورنر جنرل)	1828ء تا 1835ء	انگریزی تعلیم کا آغاز
9	لارڈ آکلینڈ	1835ء تا 1842ء	پہلی افغان جنگ
10	لارڈ ایلنبرو	1842ء تا 1844ء	پہلی سکھوں کی جنگ
11	لارڈ ہارڈنگ اول	1844ء تا 1848ء	سکھوں سے جنگ
12	لارڈ ڈلہوزی	1848ء تا 1856ء	عوامی فلاحی اقدامات - ریلوے (1853) 'پوسٹ (1853) اور ٹیلیگراف

13.	لارڈ کیننگ (آخری ہندوستان گورنر جنرل)	1856ء تا 1857ء	1857ء کی فوجی بغاوت (غدر)
-----	--	----------------	---------------------------

انگریزوں اور نظاموں کے تحت زمیندار اور لگان دار

- بادشاہ کے ماتحت عہدیدار اور خود مختار سردار زمیندار کہلاتے ہیں۔
- زمینداروں یا انعام داروں کو عطاء کی گئی زمینات جاگیریں کہلاتے ہیں۔
- بادشاہ کی حکمرانی کا علاقہ سمستھان کہلاتا ہے۔
- بادشاہ کے ماتحت آزاد اور خود مختار حکمران انعام دار کہلاتا ہے۔
- مالکانہ حقوق کے کاغذات پٹہ کہلاتا ہے۔
- ٹیکس ادا کرنے کیلئے انفرادی طور پر زمین کی تقسیم رعیت واری کہلاتا ہے۔
- گاؤں کا صدر جو برطانوی حکمرانوں کے جانب سے محصول وصول کرتا ہوں دیش مکھ کہلاتا تھا۔
- مغلیہ دور میں زمیندار اپنے ماتحت کے گاؤں کی چند زمینات کے مالک ہوتے تھے۔
- مغلیہ دور میں زمیندار کاشتکاروں سے لگان وصول کرتے اور اسے مغلیہ حکومت کے عہدیداروں کے حوالے کرتے تھے۔ اس کے بدلے میں ان زمینداروں کو وصول شدہ لگان کا ایک حصہ ملتا تھا۔
- زمینداروں کو گھوڑوں اور ہتھیاروں سے لیس مختصر فوجی جتھے رکھنے کا اختیار بھی حاصل ہوتا تھا۔ ان کے مکانات چھوٹے قلعوں کی مانند ہوتے تھے جنہیں تلنگانہ میں ”گرہھی“ کہا جاتا تھا۔ ان چھوٹے قلعے کی بناء پر انہیں اپنے ماتحت دیہاتوں پر کنٹرول کرنے میں سہولت ہوتی تھی۔
- انگریزوں کے دور میں بندوبست کے شرائط کے مطابق زمینداروں کو ہراج کے طریقے سے محصول طے کرنا اور اسی کے مطابق وصول کرنا تھا۔ اس نظام کو زمینداری نظام بھی کہا جاتا تھا۔
- زمیندار وصول شدہ محصول کا 90% حکومت کو پیش کرتے تھے اور 10% وصولی کے معاوضے کے طور پر خود رکھ لیتے تھے۔ وہ حکومت کو مقررہ رقم ادا کر دیتے تھے جس میں مستقبل میں بھی اضافے کا کوئی امکان نہیں تھا۔
- زمیندار ہراج میں طے کردہ لگان سے زیادہ لگان کسانوں سے وصول کر لیتے تھے۔ انہوں نے محصول میں مسلسل اضافہ کیا اور ان کا مطالبہ پورا نہ کرنے والے کسانوں کو تبدیل کرنے لگے۔ اس طرح اس نظام نے تمام کسانوں کو کرایہ دار کی حیثیت دے دی۔
- کمپنی نے 1793ء میں بندوبست دوائی کے نظام کو متعارف کیا جب کہ لارڈ کارنوالس گورنر جنرل تھا۔ اس بندوبست کے شرائط کے مطابق زمینداروں کو ہراج کے طریقے سے محصول طے کرنا اور اسی کے مطابق وصول کرنا تھا۔ اس طرح ان تبدیلیوں نے نسل در نسل کاشتکاری کرنے والے کسانوں کے موقف کو شدید طور پر متاثر کیا۔
- ایسی آمدنی جو حکومت یا کوئی تنظیم مالیہ اور خدمات کے عوض وصول کرتی ہوں۔
- مالک کی زمین، گھریا دیگر جائیداد کے استعمال پر پابندی کے ساتھ ادا کی جانے والی رقم کرایہ کہلاتی ہے۔۔
- رعیت واری نظام کے وقت زمین اور پیداوار کے رقبہ کے لحاظ سے ٹیکس عائد کیا گیا تھا۔ اس لئے رعیت واری نظام کے تحت زمینات کا تفصیلی سروے کروایا گیا۔
- علاقہ رائل سیما پر نومبر 1800ء میں تھامس منرو کو چیف کلکٹر مقرر کیا گیا۔ اس دور میں ان اضلاع میں نزاجیت کی کیفیت تھی۔ اس علاقے میں آٹھ چھوٹے سردار موجود تھے جو Palegars کہلاتے تھے۔ انہوں نے برطانوی اقتدار کے نفاذ کے خلاف سخت

- مزاحمت کی اور مسلسل جنگوں اور لوٹ مار میں مصروف رہے۔
- تھامس منرونے سب سے پہلے ان سرداروں کو مغلوب کیا اور ان کے مسلح فوجی جتھوں کو تحلیل کر دیا۔ نظم و ضبط کی برقراری کے بعد منرونے زمینات کے سروے اور محصول کے بندوبست پر توجہ دی۔
- رعیت کے معنی کا شنکار کے ہیں۔ رعیت واری سے مراد معیاد کا شنکاری ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ محصول حقیقی کاشتکاروں یا زمین کے مالکین سے وصول کیا جائے گا، جو اپنے زمینات پر کام کرتے ہوں یا دوسروں سے کام کرواتے ہوں۔
- اس نظام کے تحت کاشتکاری کرنے والے کسانوں کی شناخت کی گئی۔ انکے کھیتوں کی شناخت کی گئی اور انہیں ایک سروے نمبر دیا گیا اس طرح ان زمینات کی ملکیت کے حقوق قانونی طور پر محفوظ کئے گئے۔ محصول مقرر کرنے کے لیے فی ایکڑ پیداوار، قیمتوں کی سطح، بازار کے حالات اور فصل کی نوعیت کا لحاظ رکھا جاتا تھا۔
- رعیت واری علاقوں میں بھی اراضی کا محصول بہت زیادہ مقرر کیا گیا تھا۔ زمینداری نظام کے برخلاف اس کی میعاد میں سے تیس سال کے درمیان ہوتی تھی۔
- معیاد کی تکمیل پر بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر محصول کی تجدید کی جاتی تھی۔ ابتداء میں اراضی محصول بہت زیادہ تھا اور اسے جبری طور سے وصول کیا جاتا تھا۔ لیکن بہت جلد محصول کے مقابلے میں قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہونے کی وجہ سے کاشتکاروں کو فائدہ ہونے لگا اور انہوں نے یہ مفید خیال کیا کہ زمین کو کاشتکاری کے لیے کرایہ پردے کر کرایہ داروں سے کرایہ وصول کر لیا جائے۔
- زمیندار (رعیت) حکومت کو جتنا محصول ادا کرتے تھے اس کا تین تاسات گنا زیادہ کرایہ وہ کرایہ داروں سے وصول کرتے تھے۔ اس لئے زمینداروں نے زراعت کی بہتری یا وسعت میں سرمایہ کاری نہیں کی۔
- محصول ادا کرنے کے لیے کسان اکثر ساہوکاروں سے قرض لینے لگے۔ اور جب وہ وقت پر قرض ادا نہ کرتے تو ساہوکار کسانوں کے خلاف عدالت سے رجوع ہو کر زمینات کا ہراج کروا کر اپنا قرض وصول کر لیتے تھے۔
- حکومت کے عہدیداروں نے آمدنی میں اضافہ کے لئے اونچی شرح پر محصول عائد کئے اور ان میں محصول کی ادائیگی کے لئے زمینداروں اور کاشتکاروں پر دباؤ ڈالا گیا
- 1861ء میں امریکہ میں خانہ جنگی کی وجہ سے برطانوی کارخانوں میں ہندوستانی کپاس کی مانگ بڑھ گئی۔ جس کے نتیجے میں کپاس کی قیمتوں میں کافی اضافہ ہوا اور کسانوں نے زیادہ آمدنی کی امید پر قرض لے کر کپاس اگانا شروع کیا۔
- 1865ء میں امریکہ میں خانہ جنگی کا اختتام ہوا اور ہندوستانی کپاس کی مانگ کم ہو گئی جس کی وجہ سے قیمتیں بھی گر گئیں۔ کپاس جو 1864ء میں بارہ آنے فی کیلو بکتا تھا اب چھ آنے فی کیلو بکتے لگا۔ اس طرح کسان شدید متاثر ہوئے اور انہیں اس قدر کمائی بھی نہیں ہوئی کہ وہ اپنے قرض اور محصول ادا کر پائے۔
- کسان زمینات پر کاشتکاری کیلئے ساہوکاروں اور زمینداروں زمینداروں سے اونچی شرح پر قرض لینے تھے اور کسان زمینداروں کی زمینوں پر کام کرنے کی وجہ سے اکثر کسان اپنی زمینوں اور کھیتوں پر مناسب توجہ نہیں دے پاتے تھے۔ انکی قابل رحم حالت کا اندازہ ہمیں 1878ء میں تحریر کردہ حکومت کی رپورٹ کے مطالعے ہو سکتا ہے
- 1861ء میں امریکہ میں خانہ جنگی کی وجہ سے برطانوی کارخانوں میں ہندوستانی کپاس کی مانگ بڑھ گئی۔ جس کے نتیجے میں کپاس کی قیمتوں میں کافی اضافہ ہوا۔
- حیدرآباد کے حکمران نظام انگریزوں کے حلیف تھے اور انہی کی پالیسیوں پر عمل کرتے تھے۔ 19ویں صدی عیسوی کے ابتدائی دور میں

انہوں نے 'دیشمکھوں' کے ذریعے زیادہ سے زیادہ محصول حاصل کرنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں زمینات بنجر ہو گئے اور زراعت پوری طرح تباہ ہو کر رہ گئی۔

- نوآبادیاتی دور میں کسانوں کو زمینداروں کی زمینوں پر بیگار (Vetti) یعنی بغیر اجرت کے کام کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ اگر وہ کام کرنے سے انکار کر دیتے تو فوجیوں کے ذریعے انہیں مجبور کیا جاتا تھا۔
- Doras قلعہ نما مکانات میں رہتے تھے جنہیں گڑھی کہا جاتا تھا۔ ان کے پاس ملازمین اور سپاہیوں کے جتھے ہوتے تھے۔ ان زمینداروں نے بے کار زمینات کو کرایہ دار کسانوں اور بیگار مزدوروں سے قابل کاشت بنایا۔
- آزادی سے پہلے کرایہ دار کسانوں کی حالت قابل رحم اور خستہ تھی اور انہیں محصولات ادا کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ اگر وہ محصول ادا نہیں کر پاتے تب انہیں زمینات سے بے دخل بھی کیا جاتا تھا لیکن موجودہ دور میں کسانوں کی حالت میں کافی بہتری آئی ہے اور حکومت کسانوں کے لئے مخصوص اسکیمات بھی روشناس کر رہی ہے۔
- دور قلعہ نما مکانات میں رہتے تھے جنہیں گڑھی کہا جاتا تھا۔
- دور کے ملازمین اور سپاہیوں کے جتھے ہوتے تھے۔ ان زمینداروں نے بے کار زمینات کو کرایہ دار کسانوں اور بیگار مزدوروں سے قابل کاشت بنایا۔
- اودھ کے زمیندار عالیشان مکانات میں رہتے ہیں۔
- اودھ کے زمینداروں کے پاس فوجی جتھے نہیں تھے۔
- زمیندار حکومت اور کسانوں کے درمیان درمیانی کردار ادا کرتے تھے۔
- سر آرتھر کٹن کی ان تھک کوششوں کے نتیجے میں 1849ء میں گوداوری ندی پر دھلیش ورم کے قریب ایک آئی کٹ تعمیر کیا گیا۔ جس سے ضلع بہت جلد فروغ پانے لگا جو کہ 1833ء سے شدید قحط سالی سے متاثرہ تھا۔
- اسی طرح اور ایک آئی کٹ دریائے کرشنا پر ضلع وجے واڑہ کے قریب 1854ء میں تعمیر کیا گیا۔ جس کو ڈیلٹائی علاقے کے فروغ میں معاون ثابت ہوا۔ 1857ء کے بعد کرنول۔ کڈپہ کنالی تعمیر کیا گیا جس سے راکسہما کے خشک علاقوں کو پانی سربراہ کیا گیا۔
- رعیت واری علاقوں میں بھی اراضی کا محصول بہت زیادہ مقرر کیا گیا تھا۔ زمینداری نظام کے برخلاف اس کی میعاد بیس سے تیس سال کے درمیان ہوتی تھی۔
- میعاد کی تکمیل پر بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر محصول کی تجدید کی جاتی تھی۔ ابتداء میں اراضی محصول بہت زیادہ تھا اور اسے جبری طور سے وصول کیا جاتا تھا۔ لیکن بہت جلد محصول کے مقابلے میں قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہونے کی وجہ سے کاشتکاروں کو فائدہ ہونے لگا اور انہوں نے یہ مفید خیال کیا کہ زمین کو کاشتکاری کے لیے کرایہ پر دے کر کرایہ داروں سے کرایہ وصول کر لیا جائے۔
- ملک کے علاقوں کی طرح آندھرا کا علاقہ بھی انیسویں اور بیسویں صدی میں شدید قحط سے متاثر ہوا۔ جن میں شدید قحط گنجام کا قحط تھا جو 66-1865 کے دوران واقع ہوا۔ راکل سیما کے علاقے میں آبپاشی کی سہولتوں کے نہ ہونے کی وجہ سے بار بار قحط پڑتے تھے۔
- انیسویں صدی عیسوی کے آخری نصف میں تقریباً گیارہ قحط واقع ہوئے۔ ہزاروں لوگ فوت ہو گئے۔ اجناس کے لیے آندھرا کے کئی اضلاع میں دنگے فسادات ہوئے۔ اور تشدد کے خاتمے کے لیے فوجی دستے روانہ کئے گئے۔

تلنگانہ میں کسانوں کی جدوجہد

- تلنگانہ کی مسلح جدوجہد کے وقت تین قسم کی اراضی کی میعاد تھی۔

- دیوانی یا خالصہ، زرعی اراضیات کا 60 فیصد حصہ۔
- جاگیریں 30 فیصد اراضیات امراء کو ان کی وفاداری کے عیوض عطا کئے گئے۔
- صرف خاص۔ اراضیات کا 10 فیصد حصہ نظام کے امور خانہ داری اخراجات کے لئے مختص کیا گیا۔ غیر جاگیر داری علاقوں میں ہر دیہات پر زمینداروں کا تسلط تھا۔ انہیں مقامی زبان میں دیشکھ، دیشپانڈے کہا جاتا ہے۔ وہ دیہاتوں میں واقع اراضیات کے ایک بڑے حصہ پر قابض ہو گئے تھے۔ ان کا تعلق سماج کی اعلیٰ ذاتوں سے تھا۔
- وٹی چاکری کارواج: حیدرآباد اور خاص طور پر تلنگانہ میں وٹی چاکری یعنی مفت اور جبری مزدوری کا طریقہ رائج تھا۔ دیہاتوں میں جاگیر دار، زمیندار اور سرکاری عہدیدار لوگوں کا مختلف انداز میں استحصال کرتے تھے۔
- جاگیر دارانہ نظام کے تحت ہر دیہات میں خدمت انجام دینے والوں کو غلام تصور کیا جاتا تھا۔ چھوت چھات چھات والی کمیونٹیاں جیسے مالا، مادیکا کے ساتھ کیڑے مکوڑوں کی طرح برتاؤ کیا جاتا تھا۔ اس جبری غلامی کے ساتھ غیر قانونی طور پر پیسوں کی وصولی، سنگین سزائیں، ذات پات کا امتیاز، خواتین کی ہراسانی، جسمانی مشقت، نذرانے، جبری محصولات (دھان پر چارگنا سود) زمینداروں اور رگاؤں کے نظم و نسق نے تلنگانہ کے ہر گاؤں میں رہنے والوں پر عائد کیا۔
- جبری مزدوری: نظام کی جاگیر دارانہ طرز حکومت اور زمینداروں کی ظالمانہ پالیسیوں کی وجہ سے جبری مزدوری ایک غیر منصفانہ آزاد مزدوری کی ساخت قائم ہوئی۔ اس زمانے میں اس قسم کی پالیسیاں ہر گاؤں ہر دیہات میں موجود تھیں۔ دیشکھ، دیشپانڈے، زمیندار، مقطوعہ دار اور دیہات کے عہدیداران پالیسیوں کو سختی سے رو بہ عمل لاتے تھے۔ نظام سرکار نے انہیں اختیارات تفویض کئے تھے
- بندگی صاحب کی مزاحمت 1938-1940: شیخ بندگی صاحب جنگاؤں تعلقہ میں واقع کاماریڈی، گڈیم گاؤں میں وشنو دیشکھ کی اراضیات میں کام کرنے والے ایک غریب کسان تھے۔ وہ سماج میں لافانی ہو گئے۔
- بندگی اور ان کے ورثہ عباس علی اور اس کے بھائیوں میں کاماریڈی، گڈیم گاؤں میں چار ایکڑ اراضی کی تقسیم پر تنازعہ پیدا ہوا۔ اس معاملے میں وشنو کے دیشکھ نے عباس علی کے بھائیوں کی حمایت کی۔ بالآخر یہ جھگڑا عدالت تک گیا اور بندگی نے مقدمہ جیت لیا۔ اس کا نتیجہ بھیا نکلا، عباس علی کے بھائیوں نے دیشکھ کی تائید سے جولائی 1940 میں بندگی کو ہلاک کر دیا۔
- یہ تلنگانہ کی تاریخ کا انتہائی افسوسناک اور بد بختانہ واقعہ تھا۔ شیخ بندگی کی یادگار کاماریڈی کے گڑم گاؤں میں تعمیر کی گئی۔
- چاکلی ایلمہ کی اراضی کی جدوجہد 1940-44: پالا کرتی گاؤں کی ایک دھوبن نے مقامی پولیس ٹھیل اور مقطوعہ دار انمارا جو راگھوراؤ کے خلاف اپنی چار ایکڑ اراضی کے لئے اپنی جدوجہد کی شروعات کی۔ بالآخر یہ تنازعہ وشنو دیشکھ کے پاس گیا۔
- لیکن دھوبن نے کمیونسٹ پارٹی کی تائید سے اپنی سرسبز دھان کی زمین پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔
- تلنگانہ کی مسلح جدوجہد میں ایلمہ کی زمین کے لئے جدوجہد بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اُس نے بدنام زمانہ شریپنند دیشکھ کیخلاف جدوجہد کی۔ اس نے آندھرا مہیلا سبھا کی مدد سے دیشکھ کے غنڈہ عناصر کے حملہ کی مزاحمت کی اور ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔
- سنگم کے نامور قادیان آرکلا رام چندر رڈی اور اس کے قبضہ کو زمین پر برقرار رکھا۔ اس طرح ایلمہ مخالف جاگیر داری مزاحمت کی علامت بن گئی۔
- ایک اہم واقعہ 4 جولائی 1946 کو واقع ہوا ایک ہزار کے قریب کسان لاکھوں کے ساتھ جنگاؤں کے تعلقہ کاڑا وینڈی گاؤں میں جلوس کی شکل میں نمودار ہوئے۔ وہ علاقہ وشنو کے دیشکھ رام چندر رڈی کی جاگیر تھا۔
- زمیندار نے غنڈوں کو کرائے پر حاصل کیا ڈجلوس پر گولیاں چلائیں، کچھ لوگوں کے علاوہ گاؤں کی سنگم کے رکن ڈاڈی کمریا کو ہلاک

کر ڈالا۔ جلوس بے قابو ہو گیا اور غصہ سے پھرے ہوئے ہجوم نے دیشمکھ کی ماں جانماں درسانی (مالکن) کے مکان کو نذر آتش کرنے کی کوشش کی۔ پولیس نے اسے تھر بٹھر کر دیا۔

○ کمریا کی شہادت نے آگ بھڑکا دی اور اس سے تلنگانہ کی مسلح جدوجہد کا آغاز ہوا۔

○ تھانوانامک کی شہادت کی یاد میں 11 مئی 1989 میں دھرم پوری کے مقام پر اس کا مجسمہ نصب کیا۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) مالکانہ حقوق کے کاغذات کہلاتے تھے۔
- (1) کاغذ (2) پانی (3) پٹہ (4) یہ تمام
- (2) کونسے سال میں بندوبست دوامی متعارف ہوئی۔
- (1) 1794ء (2) 1793ء (3) 1795ء (4) 1798ء
- (3) بندوبست دوامی کا آغاز کس جزل کے دور میں ہوا۔
- (1) جزل کارنوالس (2) جزل منرو (3) لارڈ کرزن (4) لارڈ میکالے
- (4) رعیت کے معنی کیا ہیں۔
- (1) صنعتکار (2) بنکر (3) فنکار (4) کاشتکار
- (5) رائل سیما کا صدر محصل 1800ء میں مقرر کیا گیا۔
- (1) تھامس ہنری (2) تھامس منرو (3) لارڈ میکالے (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (6) پرکاشم بیارتج مقام پر واقع ہے۔
- (1) وجے واڑہ (2) مشرقی گودواری (3) تروپتی (4) محبوب نگر
- (7) نظام حیدرآباد کی ذاتی جاگیرات کو کہا جاتا تھا۔
- (1) صرف عام (2) گڑھی (3) صرف خاص (4) یہ تمام
- (8) سمستھانم گاؤں پر مشتمل تھے۔
- (1) 1204ء (2) 497 (3) 1203 (4) 1206ء
- (9) تلنگانہ کے محبوب نگر اور نلگنڈہ میں دور تھے۔
- (1) 540 (2) 550 (3) ہندوستانی (4) چینی
- (10) امریکہ میں خانہ جنگی کی وجہ سے کونسی شے کی مانگ میں اضافہ ہوا تھا۔
- (1) کپاس (2) شکر (3) جوٹ (4) دھان

جوابات

1-3	2-2	3-1	4-4	5-2	6-1	7-3	8-2	9-2	10-4
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

5. ہندوستان میں تحریک آزادی۔ مسلم لیگ۔ تقسیم اور مہاجرت۔ دیسی ریاستوں کا انضمام

اور حیدرآباد میں تحریک آزادی

○ انگریزوں کی آمد سے قبل ہندوستان میں سماجی برائیوں کی بہتات تھی۔

- انگریزوں نے ہندوستان میں انگریزی تعلیمی نظام کو متعارف کیا۔
- سماجی مصلح راجہ رام موہن رائے و دیگر مغربی نظریات سے متاثر ہوئے اور انھوں نے سماجی برائیوں کے خلاف تحریکیں منظم کی۔
- جہاں تک آزادی کے پہلے مرحلے کا تعلق ہے اس میں اکثر دکلاء، صحافی، صنعتکار، اساتذہ اور زمیندار شامل تھے۔
- سودیشی سے مراد برطانوی اشیاء، ملبوسات اور نمک کا بائیکاٹ تھا۔ اس تحریک کا آغاز 1903ء میں ہوا اور اس کے اثرات حسب ذیل مرتب ہوئے۔
- 16 اکتوبر 1905ء کو بنگال کی تقسیم عمل میں آئی۔ اس دن سارے بنگال میں سوگ منایا گیا۔
- تمام ملک کے حصوں میں احتجاج کیا گیا۔
- انڈین نیشنل کانگریس کے ابتدائی مرحلے میں ملک کے مختلف حصوں سے لوگوں نے شرکت کی۔
- ہندوستانی صنعتکاروں نے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں سودیشی صنعتیں قائم کرنا شروع کیا۔
- اپنے مطالبات کی یکسوئی کے لئے تخریبی طریقوں کو اختیار کرنا۔
- ستیہ کے معنی سچائی اور گرہ کے معنی قائم رہنے کے ہیں اس طرح ستیہ گرہ کے معنی سچائی پر قائم رہنے کے ہیں
- برطانوی انتظامیہ سے تعاون نہ کرنے کی تحریک عدم تعاون کہلاتی ہے۔
- چیرالاپیرالائیکریک کی قیادت دگی رالاکوپال کرشنا نے کی۔
- برطانوی حکومت نے چیرالاپیرالاکومیونسٹی میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا۔
- لگ بھگ 15000 افراد نے قصبہ چھوڑ دیا اور ایک نئی بستی رام نگر کے نام سے آباد کر لی۔
- گاندھی جی کے مشورے پر نئے بستی کو آباد کیا گیا
- 1919ء میں پہلی عالمی جنگ کے بعد توقع کی جا رہی تھی کہ برطانوی حکومت ہندوستانیوں کو بنیادی حقوق عطا کریں گی لیکن 1919ء میں برطانوی حکومت نے رولٹ ایکٹ پاس کیا جس کی رو سے ہندوستانیوں کے بنیادی حقوق مثلاً اظہار خیال کی آزادی کو سلب کیا گیا اور پولیس کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا نیز ایک ایکٹ کے تحت پولیس کسی بھی ہندوستانی کو وجہ گرفتار کر سکتی تھی۔
- 1912ء میں نمک کا قانون برطانوی حکومت نے منظور کیا۔ اس قانون کے مطابق ہندوستانی ساحل کے کنارے نمک تیار نہیں کر سکتے تھے اور انھیں نمک کی تیاری کے لئے محصول برطانوی حکومت کو ادا کرنا پڑتا تھا۔
- 1906ء میں مسلم لیگ قائم ہوئی۔
- 1937ء میں لیگ نے کانگریس کے ساتھ مل کر متحدہ صوبوں میں مشترکہ حکومت تشکیل دینا چاہا لیکن کانگریس نے اسے مسترد کر دیا
- 1930ء کے دہے میں کانگریس مسلمانوں کو اپنے جانب راغب کرنے میں ناکام رہی۔
- 1940ء میں مسلم لیگ نے ایک قرارداد منظور کی جس میں مسلمانوں کیلئے ملک کے شمال مغربی اور مشرقی علاقوں میں ”آزاد ریاستوں“ کا مطالبہ شروع کیا۔
- 1946ء میں کلکتہ میں فسادات رونما ہوئے۔
- لارڈ لوئیس مونٹ بیٹن جو 1947ء میں ہندوستان کا وائسرائے مقرر ہوا تھا۔ مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان اختلافات کو دور کرنے میں ناکام رہا۔
- ہندوستان تقسیم ہوا ہندوستان نے 15 اگست 1947ء اور پاکستان نے 14 اگست 1947ء کو آزادی کی تقریب منائی۔
- گاندھی جی کا مقصد امن اور عدم تشدد سے آزادی کا تھا لیکن 1922ء میں کسانوں کے پرجوش ہجوم نے چوراچوری کے پولیس اسٹیشن پر

حملہ کیا جس کے سبب 22 پولیس والوں کی موت واقع ہوئی۔ اس واقعہ کے بعد گاندھی جی نے تحریک سے دستبرداری کا اعلان کر دیا کیونکہ گاندھی جی احتجاج میں کسی قسم کا تشدد نہیں چاہتے تھے۔

- برطانیہ چاہتا تھا کہ دوسری عالمی جنگ میں ہندوستان کے لوگوں اور قوموں کا استعمال کریں۔
- جنگ میں برطانیہ کی حمایت کے بدلے کانگریس نے خود مختاری کی مانگ کی۔ برطانوی حکومت اس مانگ کو پورا کرنا نہیں چاہتی تھی۔
- 8 اگست 1942 کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بمبئی میں منعقد ہوا اور یہ قرارداد منظور کی گئی کہ ”ہندوستان میں برطانوی حکومت کا فوری اختتام ہونا چاہئے۔“
- گاندھی جی نے قوم سے ”کرو یا مرو“ کا نعرہ دیا۔
- 9 اگست 1942 کو حکومت نے کانگریس کے کئی سرکردہ قائدین کو گرفتار کیا جن میں گاندھی جی، نہرو، پٹیل اور مولانا آزاد وغیرہ تھے حکومت نے بہر حال تحریک کو سچلنے کے لئے ہر قسم کے ظلم و استبداد کا سہارا لیا لیکن عوام کی اس شدید مزاحمت نے حکومت کو آخر کار گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔
- برطانیہ یہ چاہتا تھا جنگ کے بعد کہ ہندوستان کو تاج برطانیہ کے زیر اقتدار ایک خود مختار ریاست کا درجہ دیا جائے لیکن کانگریس نے مکمل آزادی کا تین چاہا۔
- کانگریس نے اس بات کا مطالبہ بھی کیا کہ مرکز میں فوری ایک قومی حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے۔ لیکن برطانوی حکومت نے اس مطالبہ کو یہ کہہ کر مسترد کر دیا۔
- کانگریس برطانوی حکومت کی اس ہٹ دھرمی سے برہم تھی اور اس نے تمام صوبائی حکومتوں سے مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا۔ اکتوبر 1939ء میں کانگریس کی تمام وزارتوں نے جو 1937ء میں ہی بنی تھیں، استعفیٰ دے دیا۔
- 1940ء اور 1941ء کے دوران کانگریس نے سلسلہ وار کئی انفرادی سٹیگیوں کا اہتمام کیا تاکہ انگریز حکمرانوں پر جنگ کے اختتام کے بعد آزادی دینے کا وعدہ کرنے کے لئے دباؤ ڈالا جائے۔ اس دوران کوئی بڑی عوامی احتجاجی تحریک منظم نہیں کی گئی۔
- مسلم لیگ پارٹی کا قیام 1906ء میں عمل میں آیا۔ 1930ء تک یہ پارٹی اتر پردیش کے مسلم زمینداروں کے مفادات کی نمائندگی کرتی رہی اور اسے زیادہ عوامی تائید و حمایت حاصل نہیں تھی۔
- 1909ء میں علاحدہ مجالس رائے دہندگان (Electorate) پر عمل کیا گیا۔
- 1937ء میں صوبائی حکومتوں کا انتخاب ہوا تو مسلم لیگ نے ملک بھر میں 482 مسلم نشستوں میں سے 102 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔
- کانگریس نے کئی ایک مسلم نشستوں کے لئے بھی اپنے امیدوار کھڑے کئے کیونکہ اسے قومی پارٹی کی حیثیت سے جانا جاتا تھا نہ کہ صرف ہندوؤں کی پارٹی کی حیثیت سے۔ اور کانگریس نے 58 مسلم نشستوں پر مقابلہ کیا اور 26 میں کامیابی حاصل کی۔
- 1937ء میں مسلم لیگ کو انتخابات میں ڈالے گئے جملہ مسلم ووٹوں میں سے صرف 4.4 فیصد ووٹ حاصل ہوئے۔ صوبہ متحدہ، بمبئی اور مدراس میں مسلم لیگ مقبول تھی۔
- 1946ء میں جس وقت صوبائی اور مرکزی اسمبلی کے لئے انتخابات منعقد ہوئے مسلم لیگ نے مسلم نشستوں پر فیصلہ کن کامیابی حاصل کر لی۔
- کانگریس نے اپنے ارکان کو مسلم لیگ کی رکنیت حاصل کرنے سے منع کر دیا تھا جبکہ کانگریس کے پہلے ہندو مہاسیجا کے رکن بھی ہو سکتے تھے۔
- مولانا ابوالکلام آزاد جیسے کانگریس کے مسلم قائدین کی جانب سے اعتراض اٹھائے جانے پر 1938ء سے اس پر امتناع عائد کر دیا

گیا۔ اس طرح لیگ کو یہ تاثر قائم کرنے میں کامیابی ملی کہ کانگریس بنیادی طور پر ایک ہندو پارٹی ہے اور مسلمانوں کے ساتھ اقتدار میں ساجھے داری کو پسند نہیں کرتی ہے۔

○ ہندو مہاسبھا اور راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ عوام میں اپنی مقبولیت بڑھانے میں سرگرم رہے۔ ان تنظیموں نے چاہا کہ سارے ہندوؤں کو متحد کیا جائے تاکہ ذات پات اور طبقاتی امتیاز پر قابو پایا جائے اور انکی سماجی زندگی کی اصلاح کی جائے۔ انہوں نے اس پیام کو عام کرنا چاہا کہ ہندوستان ہندوؤں کی سرزمین ہے جو یہاں اکثریت میں ہیں۔ کانگریس کے کئی لوگ ان تنظیموں کی سرگرمیوں سے متاثر تھے۔

○ پاکستان یا پاک۔ ستان کا نام (جو پنجاب، افغان، کشمیر، سندھ اور بلوچستان سے متعلق ہے) کیمبرج میں ایک پنجابی مسلم طالب علم چودھری رحمت علی نے پیش کیا۔

○ کرپس مشن کی ناکامی کے بعد مہاتما گاندھی نے برطانوی حکومت کے خلاف تیسری بڑی تحریک منظم کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ ’ہندوستان چھوڑ دو تحریک‘ تھی جو اگست 1942ء میں شروع کی گئی۔

○ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا نے برطانیہ کی جنگ کی پالیسی کی تائید کرنے کا فیصلہ کیا۔ سوویت یونین پر نازیوں کے حملہ کی وجہ سے وہ چوکس ہو گئی اور عالمی سطح کے اس خطرے کو بھانپتے ہوئے اس نے جنگ کو عوامی جنگ سے موسوم کیا۔

○ امریکیوں اور یورپیوں پر جاپان کی فتوحات نے ہندوستان کے لوگوں کو بہت زیادہ متاثر کیا۔ ایسے لگتا تھا کہ یورپ کی نوآبادیاتی طاقتیں بہت جلد شکست کھا جائیں گی۔

○ جاپان ایک ایشیائی ملک ہونے کی وجہ سے یورپی نوآبادیاتی طاقتوں کے خلاف نبرد آزما تھا۔ ہندوستانیوں نے محسوس کیا کہ وہ برطانیہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہو سکتے ہیں اور فیصلہ کن انداز میں لڑائی لڑ سکتے ہیں۔ برطانیہ کی نسلی برتری کا تصور ٹوٹ کر پاش پاش ہو چکا تھا۔

○ سبھاش چندر بوس نے آزاد ہند فوج کو تشکیل دیا۔ سبھاش چندر بوس کی ہند قومی فوج کو برطانوی فوج کے ہاتھوں شکست ہو گئی۔ اس کے بعد اس بات کا پتہ نہیں چلا کہ بوس روپوش ہو گئے یا انتقال کر گئے۔

○ ہند قومی فوج کے بیشتر سپاہی جن پر غداری کے مقدمات چلائے گئے مسلمان تھے اور عوامی غصہ اور ہمدردی کی لہر نے سپاہیوں کی مذہبی شناخت کو کوئی اہمیت نہیں دی۔

○ 18 فروری 1946ء کو بمبئی بندرگاہ میں ہندوستانی بحریہ کے گارڈس نے غیر معیاری غذا اور برطانوی افسروں کے برے برتاؤ کے خلاف بھوک ہڑتال شروع کر دی۔ اس ہڑتال میں 78 بحری جہازوں، 20 ساحلی انتظامیوں اور بیس ہزار گارڈس نے حصہ لیا۔

○ بمبئی کے سینکڑوں ہندو مسلم طلباء ہڑتال کی تائید میں سڑکوں پر نکل آئے اور پولیس اور فوج سے متصادم ہوئے۔ 22 فروری کو تین لاکھ مل وکرکروں نے بمبئی میں ہڑتال شروع کر دی اور دو دن تک سڑکوں پر پولیس اور فوج سے پرتشدد تصادم ہوتا رہا۔

○ 1946ء کا سال ملک کے مختلف حصوں میں ہڑتالوں اور کارخانوں و ملوں میں کام بند کر دینے کا سال رہا۔ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا اور سوشلسٹ پارٹی ان تحریکوں میں کافی سرگرم رہیں۔

○ 1946ء میں صوبائی حکومتوں کے لئے انتخابات منعقد ہوئے۔ مسلم لیگ نے مرکز کی تمام 30 مختص نشستوں پر اور صوبوں میں 509 میں سے 442 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔

○ 1946ء کے آخر تک مسلم لیگ نے خود کو مسلمانوں میں بڑی پارٹی کی حیثیت سے منوالیا تھا اور اپنے دعویٰ کو درست ثابت کرنے کی کوشش کی کہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کے واحد نمائندہ جماعت ہے۔

○ 1946ء میں کانگریس نے عام حلقوں میں شاندار کامیابی حاصل کی اور 91 فیصد غیر مسلم ووٹ حاصل کئے۔

○ مسلم لیگ نے فیصلہ کیا کہ اسکے مطالبات کی تکمیل گفتگو اور مذاکرات سے نہیں ہو سکتی اس لئے اسے عوام کو سڑکوں پر نکل کر احتجاج کرنے کے لئے کہنا چاہیے۔ اس لئے اس نے پاکستان کے مطالبہ کی تکمیل کے لئے اور 16 اگست 1946 کو Direct Action

- Day منانے کا اعلان کیا۔ اس دن کلکتہ میں فسادات پھوٹ پڑے جو کئی دنوں تک چلتے رہے جس میں کئی ہزار افراد مارے گئے۔ مارچ 1947ء تک تشدد شمالی ہندوستان کے کئی علاقوں تک پھیل گئے۔
- بڑے پیمانے پر فسادات کے مد نظر کانگریس نے مارچ 1947ء میں پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے لئے رضامندی اختیار کی۔ جس کا نصف حصہ مسلم اکثریت کا اور باقی نصف ہندو اور سکھ آبادی پر مشتمل تھا۔ کانگریس نے بنگال کے لئے بھی اسی اصول پر تقسیم کے لئے رضامندی اختیار کی۔
- مسلم اکثریتی علاقے پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبہ، سندھ، بلوچستان اور مشرقی بنگال پر مشتمل علاقہ کو نئی مملکت پاکستان قرار دیا جائے گیا۔ برطانوی حکومت سے پاکستان کو اقتدار کی رسمی منتقلی 14 اگست کو عمل میں آئے گی اور 15 اگست کو ہندوستان کو اقتدار منتقل کیا جائے گا۔
- آزادی کے چھ ماہ بعد بابائے قوم گاندھی جی 30 جنوری 1948ء کو جب وہ ہمہ مذہبی عبادت میں شرکت کے لئے جا رہے تھے تو ان پر تین گولیاں چلائی گئیں اور وہ گران کا قاتل ناتھورام گوڈ سے منظر سے غائب ہو گیا اور پھر بمبئی میں گرفتار ہوا۔
- آزادی کے وقت ہندوستان میں 560 دیسی ریاستیں تھی
- کانگریس نے دیسی ریاستوں کے عوام کی تحریکوں کی حمایت کی اور اعلان کیا انہیں ہندوستان میں شامل ہو کر ملک کے دستور سازی میں حصہ لینا چاہیے۔
- 15 اگست 1947ء تک سوائے کشمیر، حیدرآباد اور جونا گڑھ کے ساری ریاستوں نے ہندوستان کے ساتھ شمولیت کے معاہدہ پر دستخط کر دیا۔ یہ تین ریاستیں بھی آئندہ دو برسوں میں ہندوستان میں شامل کر لی گئیں۔
- حکومت ہند نے ان دیسی ریاستوں کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا اور راجاؤں کے ذاتی اخراجات کے لئے وظیفہ جاری کیا گیا جو پرائیوی پرس کے نام سے جانا جاتا ہے۔ علاقوں کا انضمام کر کے نئی انتظامی اکائیاں قائم کی گئیں۔
- نئی ریاستوں کے قیام کا یہ پہلا مرحلہ 1956ء تک جاری رہا۔ 1971ء میں حکومت ہند نے دیسی حکمرانوں کو دیئے گئے پرائیوی پرس اور خطابات کو منسوخ کر دیا۔
- 1947ء میں یہ ایک غریب ملک تھا جہاں کمترین انسانی ترقی کے نشاندہ ہندے اور انفراسٹرکچرل سہولتوں کی کمی تھی۔
- دو صد سالہ نوآبادیاتی تسلط نے ملک میں ترقی کے عمل کو کر دیا اور عوام کی خود اعتمادی کو چکنا چور کر دیا تھا۔ ایک جدید خود مختاری اور مساوی رتبہ رکھنے والے ملک کی تعمیر ایک چیلنج بھی تھی اور ایک موقع بھی۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) برطانوی پارلیمان نے کونسے سال حکومت ہند کا قانون کو منظور دی۔
- (2) کانگریس کے قائدین نے ہٹلر اور موسولینی کے ان نظریات کی مخالفت کی۔
- (3) کانگریس کے تمام وزراء نے اقتدار کے حصول کے بعد آزادی سے قبل کب استعفیٰ دیا۔
- (4) شہنشاہیت کے نظریات
- (1) نازیت نظریات (2) نوآبادی نظریات (3) فسطائیت کے نظریات (4) شہنشاہیت کے نظریات
- (1) اکتوبر 1937ء (2) اکتوبر 1938ء (3) اکتوبر 1939ء (4) اکتوبر 1940ء

- (4) کانگریس نے انفرادی طور پر آزادی کے لئے شروع کیا تھا۔
- (1) عدم تشدد (2) سٹیگرہ (3) عدم تعاون (4) سیول نافرمانی
- (5) ”سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا“ کس نے تحریر کیا ہے۔
- (1) رابندر ناتھ ٹیگور (2) مولانا آزاد (3) علامہ اقبال (4) حسرت موہانی
- (6) پاکستان کا نام کس نے تجویز کیا تھا۔
- (1) رحمت خان (2) مولانا آزاد (3) رحمت علی (4) برکت علی خان
- (7) ایم۔ ایس خان اس کمیٹی کے صدر تھے۔
- (1) بحری سنٹرل احتجاجی کمیٹی (2) ہوائی ہڑتالی کمیٹی (3) آرمی کلچرل کمیٹی (4) وکر سنٹرل ہڑتالی کمیٹی
- (8) آزاد ہند فوج میں گرفتار قیدیوں اکثر تعلق ان سے تھا۔
- (1) ہندو (2) سکھ (3) مسلم (4) عیسائی
- (9) گاندھی دہلی میں 1947ء میں صرف ایک دن کے لئے کب مقیم رہے۔
- (1) 7 ستمبر (2) 8 ستمبر (3) 9 ستمبر (4) 10 ستمبر
- (10) POW کا مخفف ہے۔
- Prisoners of War (2) Patriots of War (1)
- Prisoners of World (3) یہ تمام (4)

جوابات

1-2	2-3	3-3	4-2	5-3	6-3	7-1	8-3	9-3	10-2
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

ریاست حیدرآباد میں تحریک آزادی

- جنوبی ہند میں حیدرآباد برطانوی اقتدار اعلیٰ میں ایک اہم دیسی ریاست تھی۔ اس پر آصفیہ فرماواؤں کی حکومت تھی۔ وہ برطانوی وائسرائے کے حلیف تھے اور ریاست حیدرآباد کے حکمران مسلمان تھے اور یہاں کی اکثریت ہندوؤں کی تھی۔
- نظام کے دور میں وزیر اعظم کے عہدہ پر مہاراجہ کشن پرشاد بھی فائز تھے۔ اس علاقہ کے مسائل برطانوی حکمرانوں کے مقابلے میں کم تھے۔
- برطانیہ کے افراد ہندوستان کو ایک نوآبادی تصور کرتے تھے اور یہاں کی عوام کے تئیں ان کا رویہ غیر ملکیوں کی طرح رہا لیکن نظام نے حیدرآباد ریاست کو اپنا مادروطن تصور کیا۔
- عوام کیلئے مختلف شعبہ حیات میں سہولیات مہیا کی نیز حکومت آصفیہ کے خاتمہ پر استصواب رائے عامہ کیلئے بھی رضامند ہوئے۔ لیکن دونوں حکومتیں غیر جمہوری تھیں۔
- سوامی رامانند تیرتھ (1903-1972) مجاہد آزادی اور سماجی مصلح تھے۔
- دورا چونکہ نظام حکومت کی جانب سے نامزد کردہ تھے۔ اس لئے انھوں نے رضا کاروں کی حمایت کی ہوگی۔
- حیدرآباد 1948ء میں انڈین یونین میں شامل کر لیا گیا۔ حکومت ہند نے خود نظام سے کہا کہ وہ جمہوری نظام کے قیام تک حکمران کی حیثیت سے برقرار رہیں۔ نظام سابع نے جاگیر داری نظام کو منسوخ کر دیا اور انتخابات کے عمل کا آغاز کیا۔
- ہندوستان میں انضمام کے بعد دستور ہند کا نفاذ 26 جنوری 1950ء سے ہوا اور ہندوستان جمہوری ملک بن گیا اور حیدرآباد کے

- حکمران میر عثمان علی خاں کا اقتدار 26 / جنوری 1950ء کو اختتام پذیر ہوا۔
- آندھرا مہا سبھا کا قیام 1930ء کو ہوا۔ اس کا بنیادی مقصد زیادہ تعلیمی سہولتوں کی فراہمی تھا۔ آندھرا مہا سبھا کی سرگرمیاں تلنگانہ میں پھیلی۔ انھوں نے دور دراز واقع دیہاتوں میں لائبریریاں اور ثقافتی مراکز قائم کئے۔
- حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کے مطالبات تھے کہا اظہار خیال کی آزادی، صحافت کی آزادی اور مذہبی جلوس وغیرہ پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ نتیجہ نمائندے قانون تدوین کریں۔ 1948ء کے بعد تمام مطالبات کی تکمیل ہوئی۔
- انا ہزارے نے کرپشن کے خلاف ہندوستان میں تحریک چلائی اور مطالبہ کیا کہ لوک پال بل کو پارلیمنٹ میں منظور کیا جائے اور حال ہی میں مصر میں جاسمین انقلاب اور لیبیا میں قذافی حکمرانی کے خلاف تحریکیں رونما ہوئی۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) حیدرآباد میں نظام کے دور میں سرکاری زبان تھی۔
(1) تلگو (2) ہندی (3) اردو (4) انگریزی
- (2) عثمانیہ یونیورسٹی کے بانی ہیں۔
(1) نواب میر محبوب علی خاں (2) سکندر علی خاں (3) عثمان علی خاں (4) آصف الدولہ
- (3) حیدرآباد میں آریہ سماج کی بنیاد ڈالی گئی۔
(1) 1892 (2) 1893 (3) 1895 (4) 1891
- (4) ریاست کے راج پرکھ 1956ء تک تھے۔
(1) عثمان علی خاں (2) سکندر علی خاں (3) نواب میر محبوب علی خاں (4) آصف الدولہ
- (5) حیدرآباد کے پہلے وزیر اعلیٰ بنے۔
(1) رام کرشن پرشاد (2) رام کرشن راؤ (3) نواب میر محبوب علی خاں (4) معین الدولہ
- (6) ماڈرن پالیسی ہنمنت راؤ اور دیگر نے مل کر کون سے سال آندھرا جنا سنگم کا قیام عمل میں لایا۔
(1) 1932 (2) 1931 (3) 1930 (4) 1935ء
- (7) حیدرآباد کو کون سے سال میں انڈین یونین میں شامل کیا گیا۔
(1) وجے واڑہ (2) 1947ء (3) 1948ء (4) ممبئی
- (8) ساتویں نظام کب تک راج پرکھ تھے۔
(1) 1955ء (2) 1948ء (3) 1956ء (4) 1950ء
- (9) نظام کے دور میں وزیر اعظم کے عہدہ پر بھی فائز تھے۔
(1) نواب بہادر یار جنگ (2) مہاراجہ کرشن پرشاد (3) مہاراجہ کرشن پرشاد (4) نواب وقار الملک
- (10) حیدرآباد میں پہلے عام انتخابات منعقد ہوئے۔
(1) 1951ء (2) 1952ء (3) 1947ء (4) 1948ء

جوابات

1-3	2-3	3-1	4-1	5-2	6-3	7-3	8-3	9-3	10-2
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

باب 6 قانون کی تدوین۔ اسمبلی۔ کونسل۔ پارلیمنٹ۔ انتخابی عمل

- دستور ہند نے ہر ریاست کے لئے ایک قانون ساز مجلس (مقننہ) کے قیام کی گنجائش رکھی ہے۔ ہر ریاست کی مقننہ میں گورنر اور ایک یا دو ایوان ہوتے ہیں۔ یعنی ریاست کی مقننہ دو ایوانی یا ایک ایوانی ہوتی ہے۔
- ایوان زیریں کو قانون ساز اسمبلی کہا جاتا ہے جبکہ ایوان بالا کو قانون ساز کونسل کہتے ہیں۔ فی الحال صرف چند ریاستوں میں ہی دو ایوانی قانون ساز مجلس (مقننہ) موجود ہے۔

قانون ساز اسمبلی

- ریاست میں قانون سازی کرنے والی اہم ترین مجلس اسمبلی ہے۔ ریاست کی فلاح و بہبود کی خاطر قوانین کو نافذ کرنے والی، پالیسی سازی کرنے والی حکومت آندھرا پردیش کی کثیر ارکان پر مشتمل اسمبلی ہے۔
- ریاستی اسمبلی میں ارکان یا ممبر (MLAs) ہوتے ہیں۔ جو پانچایت کے ارکان کی طرح منتخب کئے جاتے ہیں۔
- عام طور پر ہر ریاستی اسمبلی کی معیاد پانچ سال ہوتی ہے، لیکن گورنر کے حکم سے وہ معیاد کی تکمیل سے قبل بھی تحلیل کی جاسکتی ہے۔ اور اسی طرح ہنگامی حالات میں پارلیمنٹ اسمبلی کی معیاد میں ایک مرتبہ میں ایک سال کا اضافہ کر سکتی ہے۔
- ریاستی اسمبلی کا اجلاس سال میں دو مرتبہ منعقد ہونا لازمی ہے۔ دو اجلاس کے درمیان چھ ماہ سے زائد وقفہ نہیں ہونا چاہئے۔

قانون ساز کونسل (Legislative Council)

- مقننہ میں دو ایوان پائے جاتے ہیں۔ دوسرے ایوان کو قانون ساز کونسل کہتے ہیں۔
- ہر دو سال میں اس کے ایک تہائی ارکان مستعفی ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ نئے ارکان کا انتخاب ہوتا ہے۔ اس ایوان کے ارکان MLC کہلاتے ہیں جو چھ سال کی معیاد کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں۔
- اس ایوان کے لئے انتخاب میں حصہ لینے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہندوستانی شہری ہو، اسکی عمر 30 سال مکمل ہو چکی ہو، وہ مرکزی یا ریاستی حکومت میں کسی نفع بخش ملازمت پر فائز نہ ہو۔ اور دیگر شرائط کو پورا کرتا ہو جو وقتاً فوقتاً پارلیمنٹ نے بنائے ہیں۔
- ہیٹ ترکیبی: 30 ارکان (1/3) اسمبلی کے ارکان کی جانب سے منتخب کئے جاتے ہیں۔
- 30 ارکان (1/3) مقامی اداروں یعنی پانچائتوں اور میونسپل کے منتخب ارکان کی جانب سے منتخب کئے جاتے ہیں۔
- 7 یا 8 ارکان (1/12) گریجویٹس کی جانب سے منتخب کئے جاتے ہیں۔
- 7 یا 8 ارکان (1/12) اساتذہ کی جانب سے منتخب کئے جاتے ہیں۔
- 15 ارکان (1/6) گورنر کی جانب سے نامزد کئے جاتے ہیں۔
- ریاست میں کسی قانون کے بننے کے لئے ضروری ہے کہ اسے دونوں ایوانوں کی منظوری حاصل ہو۔
- گورنر: ریاست کے گورنر کو صدر جمہوریہ ہند کی جانب تقرر کیا جاتا ہے۔ ریاست میں اس بات کو یقینی بنانا اسکی ذمہ داری ہے کہ ریاستی حکومت دستور ہند کے مطابق کام کرتی رہے۔ گورنر ریاست کے وزیر اعلیٰ (چیف منسٹر) کا اور وزیروں کا تقرر کرتا ہے۔ دستور ہند کے مطابق گورنر کو ریاست میں تمام عاملانہ اختیارات حاصل ہیں۔

عاملانہ اختیارات

- (1) گورنر وزیر اعلیٰ کا تقرر کرتا ہے۔
- (2) وزیر اعلیٰ کے صلاح و مشورہ سے دیگر وزراء کا تقرر کرتا ہے۔

(3) ریاست میں کام کرنے والے کل ہند خدمات عملے کے تقررات اور تبادلوں کو منضبط کرتا ہے۔

(4) ریاستی حکومت کے سکریٹری و ایڈوکیٹ جنرل کا تقرر کرتا ہے۔

(5) ریاستی مقننہ کے عدم اجلاسوں کی صورت میں گورنر آرڈیننس / فرمان جاری کرتا ہے۔

○ قانون سازی کے اختیارات فرائض

(1) ریاستی قانون ساز کونسل کے 1/6 حصہ اراکین کو نامزد کرتا ہے۔

(2) گورنر شخصی طور پر اپنے پیغامات کے ذریعہ مقننہ سے خطاب کرتا ہے۔

(3) عام انتخابات کے بعد یا ہر سال قانون ساز اسمبلی کے اجلاس کا افتتاح کرتا ہے۔

○ مالیاتی اختیارات و فرائض: گورنر کی اجازت سے ہی ریاستی مقننہ میں مالیاتی مسودے پیش کئے جاتے ہیں۔ ہر سال ریاستی حکومت کا مالیاتی موازنہ اس کی اجازت سے ریاستی اسمبلی میں پیش کیا جاتا ہے۔

○ دستور ہند ملک کے لیے پارلیمانی طرز حکومت کی سفارش کرتا ہے جس میں قانون سازی کا اعلیٰ ترین ادارہ پارلیمنٹ ہوتا ہے۔

○ ہر ریاست میں قانون ساز اسمبلی کے ارکان (MLAs) اپنی ریاست کے لیے قانون بناتے ہیں۔ ہر ریاست صرف چند امور پر اپنے

لیے قانون سازی کرتی ہے۔ اور ریاستی سطح کی معاملہ ہوتی ہے جو قانون ساز اداروں کے بنائے ہوئے قوانین اور پالیسیوں کو نافذ کرتی ہے۔

○ لوک سبھا چینل نئی دہلی میں پارلیمنٹ کے ایوان میں ہونے والے مباحث کو روزانہ نشر کرتا ہے۔ پارلیمنٹ کے کام کاج کے طریقے کے بارے میں جاننے کے لیے کچھ دیر اس چینل کا مشاہدہ کیجیے۔

○ ہماری پارلیمنٹ کئی فرائض انجام دیتی ہے۔ جن میں سب سے اہم فرض سارے ملک کے لیے قانون سازی کرنا ہے۔ اس کے علاوہ وہ ملک کے لیے پالیسیاں بھی طے کرتی ہے۔

○ مثلاً جنگلات، قدرتی وسائل، معدنیات کا استعمال کرنے، دوسرے ممالک سے تعلقات قائم کرنے، تعلیم کے بارے میں، صنعتوں کے بارے میں اور زراعت کے بارے میں پالیسیاں وغیرہ۔

○ حکومتوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان پالیسیوں کے مطابق اپنے پروگراموں کو نافذ کریں گے۔ مثال کے طور پر 1986ء میں پارلیمنٹ نے قومی تعلیمی پالیسی کو منظور کیا۔ یہ پالیسی آج تک بھی تعلیم کے میدان میں پروگراموں کو نافذ کرنے میں رہنمائی کر رہی ہے۔

○ سال 2009ء میں پارلیمنٹ نے ”بچوں کے لازمی اور مفت تعلیم کے حق کا قانون“ منظور کیا تاکہ تمام بچوں کو معیاری تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

○ حکومت جو سارے ملک پر حکمرانی کرتی ہے ملک کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لیے پارلیمنٹ میں بنائے ہوئے قوانین کو نافذ کرتی ہے۔ حکومت کو اپنے کاموں کے لیے پارلیمنٹ کی منظوری حاصل کرنی ہوتی ہے۔

○ پارلیمنٹ میں مباحث کے دوران کوئی بھی رکن پارلیمنٹ کسی بھی مسئلہ پر حکومت سے وضاحت طلب کر سکتا ہے اور حکومت کی جانب سے متعلقہ رکن (وزیر) کو وضاحت دینی پڑتی ہے۔ اس طرح حکومت پارلیمنٹ کے روبرو جوابدہ ہوتی ہے۔

○ پارلیمنٹ حکومت کے آمدنی اور اخراجات کی منظوری بھی دیتی ہے۔ ہر سال حکومت سالانہ بجٹ کو پارلیمنٹ میں منظوری کے لیے پیش کرتی ہے۔

○ پارلیمنٹ کے دو ایوان ہوتے ہیں۔ لوک سبھا اور راجیہ سبھا۔ لوک سبھا کے ارکان کو عوام کے ذریعے راست طور پر منتخب کیا جاتا ہے جبکہ راجیہ سبھا اراکین ریاستوں کے قانون ساز اداروں کے ارکان کی جانب سے منتخب کیے جاتے ہیں۔

○ راجیہ سبھا میں زیادہ سے زیادہ 250 ارکان ہو سکتے ہیں۔ ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں اور مرکزی علاقوں کی جانب سے راجیہ سبھا کے ارکان منتخب کیے جاتے ہیں۔

- کسی بھی عام قانون کو دونوں ایوانوں کی منظوری حاصل کرنی ہوتی ہے۔ لیکن اگر کسی معاملہ میں دونوں ایوانوں میں اختلاف ہو تو اس پر فیصلہ دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں کیا جاتا ہے۔
- اس مشترکہ اجلاس میں دونوں ایوانوں کے ارکان شرکت کرتے ہیں اور لوک سبھا کے ارکان کی تعداد زیادہ ہونے کی بناء پر اس کے نکتہ نظر کے مطابق ہی فیصلہ ہوتا ہے۔
- مالی معاملات میں لوک سبھا کو زیادہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ اگر لوک سبھا نے حکومت کے پیش کردہ بجٹ کو ایک مرتبہ منظور کر دیا یا کسی مالی قانون کو منظوری دے دی تو راجیہ سبھا کو اسے منسوخ کرنے یا منظور کرنے کا اختیار نہیں ہوتا۔
- سب سے اہم اختیار لوک سبھا کو یہ حاصل ہوتا ہے کہ وہ مجلس وزراء پر کنٹرول کرتی ہے۔ صرف اسی شخص کو وزیر اعظم بنایا جاتا ہے جسے لوک سبھا میں اکثریت کی تائید حاصل ہو۔
- اگر لوک سبھا کے ارکان اکثریت یہ کہے کہ انہیں مجلس وزراء پر اعتماد نہیں ہے تو تمام وزیروں کو بشمول وزیر اعظم کے اپنے عہدے سے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔ راجیہ سبھا کو اس قسم کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔
- لوک سبھا کے لیے عموماً پانچ سال میں ایک مرتبہ انتخابات منعقد کیے جاتے ہیں۔ تمام شہری جو اٹھارہ سال یا اس سے زائد عمر کے ہوں ان انتخابات میں ووٹ کا استعمال کر سکتے ہیں۔
- ووٹ دینے کے لیے ضروری ہے کہ ان کا نام اس انتخابی حلقے میں درج کیا گیا ہو جہاں وہ رہتے ہیں۔ کوئی بھی فرد جو 25 سال سے زائد عمر کا ہو لوک سبھا کارکن بننے کے لیے انتخاب میں حصہ لے سکتا ہے۔ لوک سبھا میں فی الحال 545 نشستیں ہیں۔
- تمام ریاستوں اور مرکزی زیر انتظام علاقوں کو انتخابی حلقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جہاں سے لوک سبھا کے ارکان منتخب کیے جاتے ہیں۔ کم آبادی والی ریاستوں کی بہ نسبت جن ریاستوں میں آبادی زیادہ ہو وہاں زیادہ حلقے ہوتے ہیں۔
- اس لیے اتر پردیش میں 80 انتخابی حلقے ہیں جبکہ میگھالیہ میں صرف دو حلقے ہیں۔ آندھرا پردیش میں 142 انتخابی حلقے ہیں اور مرکزی علاقہ چنڈی گڑھ میں صرف ایک ہی انتخابی حلقہ ہے۔
- عام بالغ رائے دہی کی اساس پر انتخابات منعقد کرنے کے لیے تمام شہریوں کو جو 21 سال یا اس سے زائد عمر کے ہوں ووٹ دینے کا حق دیا گیا۔
- تمام ریاستوں کی اسمبلیوں کے اراکین (MLAs) اور پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے اراکین صدر جمہوریہ کو منتخب کرتے ہیں۔
- نائب صدر کا انتخاب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ارکان کرتے ہیں۔
- نائب صدر راجیہ سبھا کے اجلاس کی صدارت کرتا ہے اور صدر جمہوریہ کی غیر حاضری میں صدر جمہوریہ کے فرائض بھی انجام دیتا ہے۔ پارلیمنٹ میں قوانین کو منظوری حاصل ہونے کے بعد وہ اسی وقت نافذ العمل ہو سکتے ہیں جب صدر جمہوریہ ان پر دستخط کرے۔
- وزیر اعظم اور مجلس وزراء کا انتخاب پارلیمنٹ کے ایوان (لوک سبھا یا راجیہ سبھا) میں سے کیا جاتا ہے۔ پارلیمنٹ کا کام صرف قانون سازی کرنا ہی نہیں ہے بلکہ وہ قانون کے مطابق حکومت چلانے والے افراد کو بھی مہیا کرتی ہے۔
- اس لیے کہا جاتا ہے کہ ہندوستان میں پارلیمانی طرز کی حکومت قائم ہے۔ یہ دونوں کام جدا گانہ ہوتے ہیں۔ پہلا کام قانون سازی ہے جو مقننہ (پارلیمنٹ) کرتی ہے۔ اور دوسرا کام پارلیمنٹ میں بنائے گئے قوانین کو نافذ کرنا ہے جو عاملہ کے ذریعے نافذ کیے جاتے ہیں۔
- عاملہ کا سربراہ بھی صدر جمہوریہ ہوتا ہے۔ وزیر اعظم اور مجلس وزراء مختلف وزارتوں کے نگران کار ہوتے ہیں اور ان کی ماتحتی میں سرکاری ملازمین کا بہت سا راول عملہ کام کرتا ہے۔
- حکومت ہند کے سارے فیصلے صدر جمہوریہ کے نام پر لیے جاتے ہیں جو ملک کا روایتی سربراہ ہوتا ہے۔ لیکن صدر جمہوریہ، وزیر اعظم اور مجلس وزراء کے مشورے سے ہی اپنے فرائض انجام دیتا ہے۔

- کابینہ حکومت کے عاملانہ شعبے کی طرح کام کرتی ہے۔ اس کا کام قوانین کو نافذ کرنا، قانون کے مطابق ملک کا نظم و نسق چلانا، ترقی کے منصوبے بنانا اور انہیں رو بہ عمل لانا، نئے قوانین اور پالیسیوں کو مرتب کرنا یا موجودہ قوانین اور پالیسیوں میں ترمیم و تبدیلی کرنا اور انہیں پارلیمنٹ میں منظور کروانا ہوتا ہے۔
- حکومت کے سارے کام مختلف شعبوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ جیسے مال، خارجی امور، داخلی سلامتی، دفاع، ریلوے، صنعت، زراعت، تعلیم، صحت وغیرہ۔ ان میں ہر شعبہ ایک وزارت کی نگرانی میں کام کرتا ہے جس کا سربراہ کوئی تجربہ کار وزیر ہوتا ہے۔
- وزیر کے علاوہ وزرات میں سرکاری عہدیداروں کی بڑی تعداد ہوتی ہے جن میں اعلیٰ ترین عہدیدار سکرٹری ہوتا ہے۔ جو وزرات کے روزمرہ کام کاج اور امور کی دیکھ بھال کرتا ہے اور وزرات سے متعلق مختلف معاملات کا جائزہ لیتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) پارلیمنٹ کے ایوان میں ہونے والے مباحث کو روز آ نہ نشر کرنے والائی۔ وی چیائل ہے۔
(1) آج تک (2) لوک سبھا (3) این۔ ڈی۔ ٹی۔ وی (4) اسٹار پلس
- (2) پارلیمنٹ نے کونسے سال قومی تعلیمی پالیسی کو منظوری دی تھی۔
(1) 2006ء (2) 1986ء (3) 2009ء (4) 1996ء
- (3) پارلیمنٹ کے کتنے ایوان ہیں۔
(1) تین (2) ایک (3) چار (4) دو
- (4) کونسے معاملات میں راجیہ سبھا کے مقابلے میں لوک سبھا کو زیادہ اختیارات حاصل ہیں۔
(1) قانون سازی (2) انتظامی (3) مالیاتی (4) یہ تمام
- (5) اتر پردیش میں کتنے لوک سبھا کے انتخابی حلقے ہیں۔
(1) 80 (2) 42 (3) 70 (4) 75
- (6) میگھالیہ میں کتنے لوک سبھا کے انتخابی حلقے ہیں۔
(1) 15 (2) 4 (3) 6 (4) 2
- (7) ہندوستان میں پہلے عام انتخابات منعقد ہوئے۔
(1) 1947-48 (2) 1952-53 (3) 1951-52 (4) 1950-51
- (8) 2009ء میں انتخابات میں رائے دہی کا فیصد تھا۔
(1) 55% (2) 58% (3) 60% (4) 65%
- (9) ڈاک کا نظام کونسے فہرست میں شامل ہے۔
(1) مرکزی فہرست (2) ریاستی فہرست (3) مشترکہ فہرست (4) ان تمام میں
- (10) بجلی کو کونسی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔
(1) مرکزی فہرست (2) ریاستی فہرست (3) مشترکہ فہرست (4) ان تمام میں

جوابات

1-2	2-2	3-4	4-3	5-1	6-2	7-3	8-2	9-1	10-1
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

7. قانون کا نفاذ۔ کلکٹر کا کردار۔ تحصیلدار۔ وی۔ آر۔ او

- ضلع کلکٹر ضلعی نظم و نسق کا سربراہ ہوتا ہے۔ ضلع میں یہ نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اس کا تعلق آئی اے ایس (IAS) زمرہ سے ہوتا ہے۔ یہ ضلعی نظم و نسق میں بے مثال رول ادا کرتا ہے۔
- ضلع کلکٹر وسیع اختیارات کا حامل ہوتا ہے۔ ضلعی نظم و نسق میں مختلف نوعیت کے فرائض انجام دیتا ہے جن میں سے چند یہ ہیں۔
- ضلع کلکٹر کا اہم فریضہ زرعی محصولات اور دیگر حکومتی سرکاری بقایا جات کی وصولی و بازیابی کی نگرانی کرنا، زمین ریکارڈس اور سروے امور کی ذمہ داری کلکٹر کے تفویض ہوتی ہے۔ ان تمام امور کی انجام دہی جو انٹ کلکٹر، ایم آر او MRO، ریونیو انسپکٹرس کی مدد سے انجام دیتا ہے۔
- ضلع کلکٹر کو عدالتی اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ ضلع میں امن و ضبط کی برقراری کا ذمہ دار ہوتا ہے۔
- کلکٹر ضلعی چیف اکیڈمرل آفیسر کے فرائض انجام دیتا ہے۔ یہ آزادانہ اور غیر جانب دارانہ انتخابات منعقد کرتا ہے۔
- کلکٹر ضلع کے مختلف محکموں کا اعلیٰ رابطہ کار ہوتا ہے۔ زرعی، آبپاشی، مزدوروں وغیرہ کے محکموں کے معاملوں کا اہم رابطہ کار ہوتا ہے۔ تمام محکموں کے ضلعی سربراہ اس کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں۔
- کلکٹر ہر دس سال میں ایک مرتبہ مرکزی و ریاستی حکومتوں کی جانب سے منعقد کردہ مردم شماری کے عمل کے اقدامات کرتا ہے۔
- کلکٹر کئی ایک اختیارات کا حامل ہوتا ہے۔ جیسے دیہی و شہری حکومت مقامی اداروں کے اجلاسوں میں شرکت کرتا ہے۔ ضلع کی ترقیاتی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہوئے انسانی، مادی و معاشی وسائل کا استعمال اور مرکزی و ریاستی حکومتوں کی جانب سے جاری کئے جانے والے ہدایات پر عمل آوری کرتا ہے۔
- مقامی حکومتوں میں ضلع کلکٹر کا عظیم الشان کردار ہوتا ہے۔ ضلع میں رہنے والے عوام کا دوست، فلسفی اور رہنما ہوتا ہے۔ آفات سماوی اور دیگر ہنگامی حالات کے دوران عوام کلکٹر سے رہبری، تسلی اور راحت حاصل کرتے ہیں۔
- ضلع کلکٹر دیہی و شہری حکومت مقامی اداروں کا محسن ہوتا ہے۔ عوامی فلاح و بہبود کی سرگرمیوں میں توسیع سے متعلق مرکزی و ریاستی حکومت کو سفارشات پیش کرتا ہے۔ بحیثیت ضلعی سربراہ مختلف حکومت مقامی اداروں کے انتظامی تنظیموں کے درمیان رابطہ / ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔
- بحیثیت مرکزی و ریاستی حکومت کا نمائندہ حکومت مقامی اداروں اور مرکزی و ریاستی حکومتوں کے درمیان رابطہ کار کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ مختلف سرکاری اسکیمات و پروگراموں کو نافذ کرنے میں وہ اپنی حرکیاتی قیادت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ جیسے دوپہر کے کھانے کی اسکیم "Mid Day Meal" دیہی روزگار ضمانتی اسکیم، دیہی صحت قومی مشن، سوچھ بھارت "Swach Bharat" وغیرہ۔
- مرکزی و ریاستی حکومتیں ضلع کے عوامی مسائل کے حل کے لئے ضلع کلکٹر پر اعتبار و انحصار کرتی ہیں۔ عوام ضلع کلکٹر کو اپنے اختیارات جذبہ یگانگت کے ساتھ استعمال کرنے والے اتھارٹی سمجھتے ہیں۔ آزادیانہ، خانگیانہ اور عالمیانہ کے نتیجے میں ضلع کلکٹر کے اختیارات و فرائض میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس طرح اس کا رتبہ بڑھا ہے جس کی بنیاد پر کلکٹر یہ سمجھا گیا کہ ضلع کا وہ "حکومتی بادشاہ" ہے۔
- تحصیلدار منڈل کے ریونیو کام کا صدر ہوتا ہے۔
- لیجسکریٹری دیہات میں پنچایت نظام میں حکومت کا عہدیدار ہوتا ہے۔

8. دستور ہند۔ تشکیل۔ خصوصیات اور دیباچہ۔ انصاف۔ قانون کی

حکمرانی۔ عدالتی نظام۔ دیوانی و فوجداری قوانین۔

- دستور ساز اسمبلی نے دستور ہند کو تیار اور منظور کیا۔ یہ ہندوستانی عوام کی برطانوی حکومت سے آزادی کی طویل جدوجہد کا اختتام تھا۔ جیسے ہی برطانوی حکومت نے یہ طے کیا کہ ہندوستان کو آزاد کر دیا جائے، تب ایک نئے دستور کی ضرورت محسوس ہوئی جس کے مطابق ہندوستان کے عوام اپنی حکومت خود چلا سکیں اور اپنے لئے طویل مدتی مقاصد کو طے کر سکیں۔
- اس مقصد کے لئے 1946ء میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے ذریعے دستور ساز اسمبلی تشکیل دی گئی۔ دستور ساز اسمبلی کے ارکان کا انتخاب صوبائی اسمبلیوں کے ذریعے بالواسطہ طور پر عمل میں آیا۔ 1946ء میں مقرر کردہ کاہنی مشن نے ہر صوبے اور ہر دیسی ریاست یا ریاستوں کے گروپ کو نشستیں الاٹ کیں۔
- اس کے مطابق صوبوں نے یعنی وہ علاقے جو راست برطانوی حکومت کے تحت تھے 292 ارکان کو منتخب کیا اور تمام دیسی ریاستوں نے 93 ارکان کو منتخب کیا۔ اس پلان میں یہ تین بھی دیا گیا تھا کہ ہر صوبے میں تین اہم طبقوں کے ارکان یعنی مسلم، سکھ اور عام ارکان، ان کی آبادی کے تناسب سے ہوں گے۔
- کونسل نے یہ تین بھی دیا کہ درج فہرست اقوام کی جانب سے 26 ارکان کی نمائندگی ہوگی۔ صوبائی اسمبلیوں میں ارکان کو الیکشن کے ذریعے منتخب کیا گیا جبکہ دیسی ریاستوں کے نمائندے مشاورت کے بعد نامزد کئے گئے۔ بہر حال جملہ 217 ارکان میں سے صرف نو خواتین تھیں۔
- انڈین نیشنل کانگریس پارٹی تمام نشستوں میں سے 69% نشستیں حاصل کر کے سب سے بڑی پارٹی رہی جبکہ مسلم لیگ نے اسکے بعد دوسرا مقام حاصل کیا جس نے مسلمانوں کے لئے مختص نشستوں میں سے اکثر پر کامیابی حاصل کر لی۔
- ابتداء میں دستور ساز اسمبلی میں سارے برطانوی ہندوستان کے ارکان تھے لیکن 14 اگست 1947ء کے بعد چونکہ ملک ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم ہو چکا تھا، پاکستانی علاقوں سے تعلق رکھنے والے ارکان پر مشتمل علاحدہ دستور ساز اسمبلی پاکستان کیلئے تشکیل دی گئی۔
- ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی صدارت میں دستور کی ایک ”مسودہ ساز کمیٹی“ تشکیل دی گئی اور اس کا کام یہ تھا کہ وہ مختلف نقاط نظر پر غور کرتے ہوئے قطعی مسودہ تیار کرے۔
- آخر کار دستور ساز اسمبلی نے 26 نومبر 1949ء کو دستور کو منظور کر لیا اور اسے 26 جنوری 1950ء سے نافذ کیا گیا۔ ذیل میں ہم دستور ساز اسمبلی کے چند اہم مباحث کا مطالعہ کریں گے تاکہ اس بات کا اندازہ ہو کہ ان اہم پہلوؤں کی کیسے قطعی صورت گری کی گئی۔

دستور کی اہم خصوصیات

- (1) دیباچہ : دیباچہ دستور ہند کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ یہ دستور ہند کے فلسفہ کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ دستور سازوں کے مقاصد و خواہشات کی عکاسی کرتا ہے۔ جسٹس ہدایت اللہ نے دیباچہ کو ”دستور کی روح“ کہا ہے۔
- 1976ء کی بیالیسیویں ترمیم کے بعد دستور کا دیباچہ اس طرح ہے: ہم بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ ہندوستان کو ایک مقدر سوشلسٹ، سیکولر، عوامی جمہوریہ بنائیں گے اور اس کے شہریوں کیلئے حاصل کریں گے۔“
- (1) انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی۔
- (2) آزادی۔ سوچنے، اظہار و خیال، ایقان، دین و عبادت۔

- (3) مساوات۔ بہ اعتبار اخوت و موافق
- (4) اخوت۔ فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد و یکجہتی کو یقینی بنائیں گے۔
- (1) ہماری دستور ساز اسمبلی میں آج 26 نومبر 1949ء کو دستور ہند کو اختیار کرتے ہیں اور اپنے آپ پر لاگو کرتے ہیں۔
- (2) طویل ترین تحریری دستور: دستور ہند دنیا کا سب سے طویل ترین، مفصل اور تحریری دستور ہے۔ ہندوستانی دستور میں 8 جدول، 22 حصے اور 395 دفعات پر مشتمل تھا۔ اور اب اس میں 444 دفعات 12 جدول اور 26 حصے ہیں۔
- (3) استواریت و یکداریت کا امتزاج: دستور ہند میں استوار اور یکداری دونوں دساتیر کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ جہاں دستور کے چند حصوں میں استوار طریقہ سے ترمیم کی جاسکتی ہے، دوسرے حصوں میں سادہ طریقہ سے ترمیم ممکن ہے۔ چند دوسرے عناصر نیم استوار اور نیم یکداری طریقوں سے تبدیل ہوتے ہیں۔
- (4) وحدانی اور وفاقی خصوصیات: دستور ہند میں وحدانی اور وفاقی دونوں حکومتوں کی خصوصیات موجود ہیں۔ ہنگامی حالات میں یہ وحدانی نظام عطا کرتا ہے جبکہ عام حالات میں یہ وفاقی ہے۔ لیکن دستور ہند میں وحدانی حکومت کی خصوصیات کے مقابلہ میں وفاقی خصوصیات زیادہ پائی جاتی ہیں۔
- (5) پارلیمانی حکومت: دستور ہند نے مرکزی اور ریاستی سطح پر برطانوی پارلیمانی نظام حکومت کو متعارف کروایا ہے۔ لیکن ہندوستان میں برطانوی طرز کی بادشاہت کو نہیں اپنایا گیا۔ اس کے برخلاف ہندوستانی دستور سازوں نے ہندوستان کے آئر لینڈ کی طرز پر نتیجہ صدر کی سفارش کی ہے۔ انہوں نے دوسری تمام برطانوی سیاسی نظام کی خصوصیات کو اپنایا۔
- (6) مملکتی پالیسی کے رہنمایانہ اصول: ہمارا دستور، چوتھے باب میں دفعات 36 تا 51 مملکتی پالیسی کے طور پر چند رہنمایانہ اصولوں کی صراحت کرتا ہے یہ اصول مملکت کو معاشی، سیاسی اور معاشی انصاف پر مبنی ایک نیا سماجی دھارا عطا کرتے ہیں۔
- (7) بنیادی حقوق: یہ ہمارے دستور کے تیسرے باب میں دفعات 12 تا 35 تک دیئے گئے ہیں۔ ہندوستانی عوام چند پابندیوں کے تحت ان حقوق سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اب چھ بنیادی حقوق ہیں وہ یہ ہیں: (1) حق مساوات (2) حق آزادی (3) استحصال کے خلاف حق (4) مذہبی آزادی کا حق (5) تہذیبی و تعلیمی حقوق (6) عدالتی چارہ جوئی کا حق۔
- (8) بنیادی فرائض: ہمارے دستور باب 4A میں دفعہ 51A کے تحت بنیادی فرائض کی وضاحت کرتا ہے۔ ابتداء میں 1976ء کی 42 ویں ترمیم کے تحت دستور میں 10 بنیادی فرائض شامل کئے گئے تھے
- (9) وقتاً ترمیم ضروری ہے۔ اس لئے دستور میں قوانین میں ترمیم کے طریقوں کو بھی درج کیا گیا۔ اکثر قوانین قانون ساز ایوانوں میں نصف ارکان کی تائید سے منظور ہو سکتے ہیں۔
- البتہ دستور کی دفعات میں ترمیم کا عمل پارلیمنٹ میں ہی شروع کیا جاسکتا ہے۔ اور اس کے لئے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں۔ راجیہ سبھا اور لوک سبھا کے دو تہائی ارکان کی منظوری ضروری ہے۔
- بعض دفعات ایسی ہیں جن میں ترمیم کے لئے ریاستی قانون ساز مجالس کی منظوری یا توثیق بھی ضروری ہوتی ہے۔ اسکے بعد دیگر قوانین کی طرح ترمیمی بل کو صدر جمہوریہ کی منظوری حاصل ہونا لازمی ہے۔
- دستور میں بڑی تبدیلیاں 1970 کی دہائی میں کی گئیں۔ ان میں سے پہلی تبدیلی دو الفاظ ”سیکولر“ اور ”سوشلسٹ“ کی دستور کے دیباچے میں شمولیت ہے۔ دیباچے میں موجود دیگر الفاظ جیسے ”مساوات“، ”آزادی“، ”انصاف“ وغیرہ نے سیکولر ازم اور سوشلزم کے اقدار پر زور دیا ہے۔ اسی لیے یہ دو الفاظ دستور کے دیباچے میں شامل کر لئے گئے۔
- دستور کی تاریخ کا دوسرا اہم واقعہ سپریم کورٹ کا وہ فیصلہ ہے جو کیشو بھارتی کیس کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس میں بحث کی گئی کہ

- دستور ہند کی بعض گنجائشات کسی بھی حالت میں تبدیل نہیں کی جاسکتیں۔ ان میں سے ایک بنیادی حقوق ہیں۔ ک
- یثو بھارتی کیس کے فیصلہ میں سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ چند بنیادی اصول ایسے ہوتے ہیں جن پر قوم کی بقا کا انحصار ہوتا ہے۔ ججوں کے درمیان اس بات پر اختلاف رائے پایا گیا کہ بنیادی اصولوں میں کون کون سی باتیں شامل ہیں، لیکن مشترکہ طور پر جو باتیں تسلیم کی گئیں وہ درج ذیل تھیں۔
- حکومت کا ڈھانچہ، وفاقی طرز حکومت، دستور کی برتری، قوم کا اقتدار علی، انصاف اور فلاحی مملکت کے قیام کی گنجائشات وغیرہ۔
- ایسی طرز حکومت جس میں اختیارات کا سرچشمہ بادشاہ ہوں بادشاہت کہلاتی ہے۔
- عوام کی جانب سے منتخب کیا جانے والا امیدوار نمائندہ کہلاتا ہے۔
- ایسی طرز حکومت جس میں اختیارات مرکز اور ریاست میں تقسیم کئے جائے وفاقی نظام کہلاتا ہے۔
- دستور میں تبدیلی یا دستور میں اضافہ و کمی کرنا ترمیم کہلاتی ہے۔
- دستور ساز اسمبلی میں خاتون اراکین کی تعداد صرف 15 تھی جس میں قابل ذکر سروجنی نائیڈو اور درگابائی دیبیکھتھی۔
- گاندھی جی کا نظریہ تھا کہ ہندوستان میں چھوت چھات، شراب اور منشیات کی لعنتوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوگی۔
- ڈاکٹر امبیڈکر نے مساوات کو یقینی بنانے پر زور دیا اور ووٹ کی اہمیت کو اپنے بیان میں اجاگر کیا۔
- ہندوستان پر کابینہ کی حکمرانی ہوتی ہے اور کابینہ کا صدر وزیر اعظم ہوتا ہے۔ وزیر اعظم اور اس کی کابینہ کو فیصلوں کی منظوری کے لئے لازمی طور پر پارلیمنٹ سے رجوع ہونا پڑتا ہے۔
- ہندوستان میں پارلیمانی جمہوریت پائی جاتی ہے اور لوک سبھا کے اراکین راست طور پر عوام سے منتخب ہوتے ہیں اور صدر جمہوریہ کا انتخاب بالراست طور پر ہوتا ہے۔ اس لئے صدر جمہوریہ کے آگے پارلیمنٹ جو ابدہ نہیں ہوتی ہے۔
- عدلیہ جمہوریت کے تین اعضاء میں سے ایک اہم عضو ہے۔ جس بغیر کی مداخلت کے آزاد اور منصفانہ فیصلے دینے کے مجاز ہیں۔
- دستور ہند نے واضح طور پر یہ تحریر کر دیا گیا ہے کہ ہندوستان میں عدلیہ آزاد ہوگی۔ آزاد عدلیہ کا ہونا لازمی ہے تاکہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے اثر و رسوخ اس پر مرتب نہ ہوں۔
- الیکشن کمیشن آزاد اور خود مختار قانونی ادارہ ہے۔ دستور کی دفعہ 324 کے مطابق الیکشن کمیشن کو بناؤ کی مداخلت کے آزادانہ افعال انجام دینے کی ضمانت دی گئی ہے۔
- جمہوری ملک میں انتخابات منصفانہ منعقد کئے جانے کو یقینی بنانے کے لئے ضروری ہے کہ الیکشن کمیشن کو آزاد اور خود مختار رکھا جائے۔
- دستور ہند میں آزادی، مساوات، اخوت اور انصاف کے عہدوں، آرزوں اور اقدار کی ہم شناخت کر سکتے ہیں۔

سپریم کورٹ کی ساخت

- سپریم کورٹ ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت ہے۔ یہ 30 ججس اور 1 چیف ججس پر مشتمل ہوتی ہے۔
- سپریم کورٹ میں تمام معاملات انگریزی زبان میں انجام پاتے ہیں۔ سپریم کورٹ ہندوستان کے صدر مقام نئی دہلی میں واقع ہے۔
- ججس کا تقرر: مرکزی کابینہ کے مشورے پر صدر جمہوریہ چیف ججس اور دوسرے ججوں کا تقرر کرتا ہے۔ صدر جمہوریہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کے ان ججس کے لئے مشورہ کرتا ہے جو چیف ججس کے تقرر کے لئے موزوں سمجھے جاتے ہیں۔
- سپریم کورٹ کے جج بننے کے لئے اہلیتیں
1. وہ مسلسل پانچ سال تک کسی ہائی کورٹ میں جج کے فرائض انجام دیا ہو۔
2. وہ کسی ایک یا زائد ہائی کورٹس میں مسلسل 10 سال تک وکیل کے فرائض انجام دیا ہو۔

3. وہ صدر کی رائے میں ماہر قانون ہو۔

- تنخواہ اور الاؤنس: سپریم کورٹ کا چیف جسٹس اور جسٹس، پارلیمنٹ کی جانٹ سے متعین کردہ تنخواہ حاصل کرتے ہیں۔ اس وقت چیف جسٹس آف انڈیا کی تنخواہ ماہانہ ایک لاکھ روپے اور دیگر ججوں کی تنخواہ 90 ہزار روپے ہے۔
- معیاد: ہمارے دستور میں سپریم کورٹ کے جسٹس کے تقرر کے لئے کم سے کم حد عمر متعینہ معیاد تجویز نہیں کی گئی ہے۔ ایک بار تقرر کے بعد چیف جسٹس اور دوسرے جسٹس 65 سال کی عمر تک اپنے عہدے پر برقرار رہ سکتے ہیں۔
- برخواستگی: پارلیمنٹ کی جانب سے تحریک مواخذہ کی منظوری کے بعد صدر ہند انھیں ہٹا سکتا ہے۔
- سپریم کورٹ کے اختیارات: ہندوستان کی سپریم کورٹ ابتدائی سماعت اور مشاورتی فرائض انجام دیتی ہے۔ وہ ریکارڈ کی عدالت کے طور پر فرائض انجام دیتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کو فیصلہ پر نظر ثانی اور عدالتی نظر ثانی کے اختیارات حاصل ہیں۔
- 1.1 ابتدائی سماعت کا اختیار: سپریم کورٹ کو ابتداء سماعت کا اختیار حاصل ہے۔ حکومت ہند اور ہندوستان کی کسی بھی ریاست، حکومت ہند اور ایک ریاست یا ریاستوں کی جانب سے یا دیوا زاندر ریاستوں کے درمیان تنازعات کی ابتدائی سماعت کا اختیار ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ کو حاصل ہے۔
- 2. مرافعہ کی سماعت کا اختیار: ہندوستان میں مرافعہ کی آخری عدالت سپریم کورٹ ہے۔ اس کے اپیلی اختیارات کو تین عنوانوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

i. دستوری تشریح کے حامل مقدمات ii. دیوانی مقدمات iii. فوجداری مقدمات

- سپریم کورٹ ہائی کورٹ کی درخواست پر اس کے کسی فیصلہ پر اپیل کی سماعت کر سکتی ہے۔
- مشاورتی فرائض: سپریم کورٹ کے چند مشاورتی فرائض ہیں۔ صدر جمہوریہ قانونی جواز سے متعلق یا عوامی اہمیت کے حامل مسئلہ پر سپریم کورٹ سے مشورہ طلب کر سکتا ہے۔ سپریم کورٹ کو عدالتی نظر ثانی اور فیصلوں پر نظر ثانی کا بھی اختیار حاصل ہے۔
- سپریم کورٹ کا مقام: ہندوستان کے عدالتی نظام میں سپریم کورٹ کو برتر مقام حاصل ہے۔ ہندوستان میں یہ انصاف اور اپیل کی آخری عدالت ہے۔ یہ وسیع اختیارات کی حامل ہوتی ہے اور دستوری اقدار، جمہوری روایات، شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ میں کئی فرائض انجام دیتی ہے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) ذیل میں سے کونسا بیان درست ہے۔
 - (1) دستور عوام اور حکومت کے درمیان تعلقات کو متعین کرتا ہے۔
 - (2) جمہوری ملک عموماً ایک دستور کا حامل ہوتا ہے۔
 - (3) ہندوستان جیسے تنوع والے ملک کے لئے دستور سازی کرنا ایک آسان کام نہیں ہے۔
 - (4) تمام درست ہیں۔
- (2) آزادی سے قبل کونسے سال موتی لال نہرو اور انڈین نیشنل کانگریس کے دیگر آٹھ لیڈروں نے ملکر ہندوستان کے لئے دستور مرتب کیا تھا۔

(1) 1931ء	(2) 1931ء	(3) 1932ء	(4) 1936ء
-----------	-----------	-----------	-----------
- (3) 1931ء میں کونسے اجلاس کے قرارداد میں اس بات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی تھی کہ آزاد ہندوستان کا دستور کیسے ہو۔

(1) ممبئی اجلاس	(2) پونہ اجلاس	(3) لکھنؤ اجلاس	(4) کراچی اجلاس
-----------------	----------------	-----------------	-----------------
- (4) ہندوستانی دستور ساز کس ملک کے پارلیمانی نظام سے متاثر تھے۔

(1) فرانس	(2) جرمنی	(3) برطانیہ	(4) امریکہ
(5) ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی میں اراکین کی تعداد تھی۔			
290(1)	199(2)	299 (3)	280(4)
(6) ہر سال ہم یوم جمہوریہ مناتے ہیں۔			
(1) 15 اگست	(2) 20 اگست	(3) 26 جنوری	(4) 26 اگست
(7) ہندوستان میں ووٹ ڈالنے کی عمر ہے۔			
(1) 20 سال	(2) 25 سال	(3) 18 سال	(4) 21 سال
(8) ریاستی اسمبلیوں کا ایوان مرکز میں ہوتا ہے۔			
(1) لوک سبھا	(2) راجیہ سبھا	(3) کونسل	(4) ان میں سے کوئی نہیں
(9) ہندوستان کے پہلے وزیر محنت تھے۔			
(1) امرت کور	(2) جان ماتھائی	(3) سردار پٹیل	(4) جگجیون رام
(10) 2011 تک ہمارے دستور میں کتنی ترمیمات کی گئی ہیں۔			
95(1)	90 (2)	99 (3)	76 (4)

جوابات

1-3	2-2	3-1	4-3	5-2	6-3	7-3	8-2	9-4	10-3
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

9. 13 ویں تا 18 صدی کے دوران یورپ میں تہذیبی و ثقافتی تبدیلی۔

نشأة ثانیہ۔ اصلاح اور جدید سائنس

- یونان اور روم میں سنگ تراشی، نقاشی، فن تعمیر، ادب، فلسفہ اور سائنس کے میدان میں کافی حد تک ترقی ہوئی۔ چار سو صدی عیسوی میں جب رومی سلطنت کا زوال ہوا تو اس وقت مغربی یورپ میں کسی بڑی سلطنت کا وجود نہ تھا۔
- عوامی ثقافت پر رومن کیتھولک نظریات کا غلبہ تھا جو کہ عیسائیت پر یقین رکھتے تھے۔ عوام خود کی اپنی سوچ و فکر سے محروم ہو گئے اور انھیں پروہت کی باتوں پر یقین کرنے کے لیے کہا گیا۔ قدیم دور کے عظیم الشان ثقافتی کارناموں کو بھلا دیا گیا اور گم کر دیا گیا۔
- کسانوں نے زرعی غلام، زمین دار اور کلیسا کی برتری کے خلاف آواز اٹھانا شروع کیا۔ مثلاً 1381 عیسوی میں برطانیہ میں کسانوں نے ایک عظیم انقلاب برپا کیا جس سے برطانیہ میں زرعی غلام کا خاتمہ ہوا۔
- اسی قسم کی تحریکیں دوسرے ممالک میں بھی واقع ہونے لگیں۔ عوام پر زمین داروں اور کلیسیا کے تسلط میں تبدیلیاں پیدا ہونے لگیں اور عوام آزادی کے گن گانے لگے۔
- یورپی ممالک اور دور دراز ممالک جیسے چین، عرب ممالک، ہندوستان اور مصر میں تجارتی تعلقات کا احیا ہوا اور یورپ میں نئے شہروں اور قصبوں کا وجود عمل میں آیا جہاں تاجراور ہنرمند لوگ رہا کرتے تھے۔ ان میں سے کئی شہر سیاسی طور پر آزاد تھے اور میونسپلٹیوں کے ذریعہ خود مختار حکومتیں قائم تھیں۔
- یورپ میں ایک نئی ثقافتی تحریک کی ابتدا ہوئی جس کو ”نشأة ثانیہ“ یا نیا جنم کہا گیا۔ مذہبی پروہتوں (پادریوں) کے مقرر کردہ حدود پر عوام

- نئے سوالات اٹھانے لگے اور ان سوالوں کے جواب نئے طریقے پر پانے لگے۔
- تاجر اور مہم جو افراد نے راستوں اور مقامات کی تلاش میں بحری سفر پر نکل پڑے۔ فنون لطیفہ، نقاشی، سنگ تراشی اور ادب کے میدانوں میں نئے رجحانات کا ارتقا ہوا۔ سائنس میں بھی تیزی سے ترقی ہونے لگی۔
- نشاۃ الثانیہ: چودھویں صدی عیسوی سے یورپی تاریخ پر کافی مقدار میں مسودے، چھپی ہوئی کتابیں، مصوری، سنگ تراشی، عمارتیں، کپڑوں پر مشتمل مواد موجود ہے۔
- انیسویں صدی سے مورخین نشاۃ الثانیہ کا لفظ اس دور کی ثقافتی تبدیلیوں کو بیان کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ وہ مورخ جس نے نشاۃ الثانیہ کو غیر معمولی اہمیت دی تھی وہ ایک سوئس ادیب جیکب برک ہارٹ 1818-1897 تھا جس کا تعلق سوئزر لینڈ سے تھا۔
- 1860 میں اس نے ایک کتاب بعنوان ”اطالیہ میں نشاۃ الثانیہ کی تہذیب“ لکھی جس میں اس نے قارئین کی توجہ ادب، فن تعمیر اور مصوری کی طرف کرائی تاکہ یہ بتا سکے کہ اطالوی قصبوں میں چودھویں صدی تا سترہویں صدی کس طرح ایک نئی انسانی ثقافت پھیلی۔
- اطالوی شہروں کا احیاء: بازنطینی سلطنت اور اسلامی ممالک سے تجارت کے پھیلاؤ کے نتیجے میں اطالوی سواحل کی بندرگاہوں کا احیاء ہوا۔
- چونکہ بارہویں صدی میں منگولوں نے چین سے تجارتی تعلقات کی ابتدا کی تھی اور مغربی یورپی ممالک سے تجارت کے اضافے کی وجہ اطالوی قصبوں نے مرکزی کردار ادا کیا۔
- انھوں نے اپنے آپ کو ایک طاقت ور سلطنت کے جز کے طور پر دیکھنے کے بجائے ایک خود مختار شہری ریاست کی حیثیت سے تسلیم کروایا۔ ان میں سے دو فلورنس اور، ونیس تھیں یہ جمہوری مختار ریاستیں تھیں اور دوسرے شاہی دربار کے زیر نگیں شہر تھے جو شہزادوں کی حکمرانی میں تھیں۔
- ان میں کا ایک حرکیاتی شہر ونیس اور دوسرا جینوا تھا۔ وہ یورپ کے دوسرے حصوں سے مختلف تھے۔ چرچ میں مذہبی امور انجام دینے والے لوگوں کو سیاسی غلبہ حاصل نہیں تھا اور نہ ہی وہاں پر طاقت ور جاگیرداروں کا وجود تھا۔
- دولت مند تاجر اور بینک کا شہر کے انتظامات میں مستعدی سے حصہ لیتے تھے۔ اسی چیز نے شہریت کے نظریے کی ابتداء کی۔ جب ان شہروں میں مطلق العنان فوجی حکمرانوں کی حکومت تھی اس وقت بھی شہر کے لوگوں میں شہری ہونے کا تقاضا موجود تھا۔
- انسانیت پسندی اور یونیورسٹیاں: قدیم یونانی ادب نے زندگی میں دلچسپی کی عکاسی کی۔ وہ اپنی دنیا میں بہت حد تک دلچسپی رکھتے تھے بعد میں ایسے طالب علم جو قدیم یونانی لٹریچر جو کہ فطرت اور انسانی فوائد سے متعلق تھا کے دلدادہ تھے ان کو انسانیت پسند کہا گیا۔ انکی دلچسپی کا محور موجودہ دنیا تھی۔
- انکا یہ نظریہ عہد وسطی کے مفکرین کے خلاف تھا جو مستقبل کی زندگی کو اہمیت دیتے تھے۔ فطرت سائنس اور آرٹ کی ہر وہ چیز جو انسان کی موجودہ زندگی پر اثر انداز ہوتی تھی انسانیت پسندوں کے لئے اہم تھی۔
- 1453 عیسویں میں قسطنطنیہ حکومت کو زوال ہوا اور ترکی سلطنت یا اوٹومن سلطنت نے مشرقی سلطنت روم کی جگہ لے لی۔ اکثر تعلیم یافتہ لوگ جو یونانی زبان بولتے تھے اپنی حفاظت کے لیے اطالیہ میں پناہ لے لی۔ ان میں سے چند اپنے ساتھ یونانی کتابیں لے گئے۔
- یہ اطالیوں میں قدیم یونانی ادب اور زبان میں دل چسپی کا باعث بنا۔ اس طرح سے اطالیہ میں یونانی زبان جاننا ایک فیشن بن گیا۔
- انسانیت پسندی کی ابتداء اطالیہ میں ہوئی لیکن بہت جلد فرانس، برطانیہ اور نیدر لینڈ میں پھیل گئی۔ نئے مضامین مثلاً قانون اور مذاہب کو پڑھانے کے لیے یونیورسٹیاں قائم ہوئیں۔
- تعلیم یافتہ لوگ ان میں دلچسپی لینے لگے۔ ان میں سے ایک عظیم الشان ولندیزی اراکس تھا جس کا دور (1466-1536) تک تھا۔ اس نے نئی انجیل کا مطالعہ قدیم یونانی زبان اور ابتدائی یونانی عیسائیوں کی تحریروں کی مدد سے کیا۔ اس نے کلیساؤں کے عقائد پر تنقید کی۔
- اپنی کتاب غلطی کی ستائش (پریز آف فالی) میں اس نے ان عقائد کو توہمات پر مبنی قرار دیا۔ نشاۃ الثانیہ کے دوران انسانیت کے علم بردار محققین نے اس کتاب کو عربوں سے حاصل کیا اور اس کا ترجمہ یونانی اور لاطینی زبانوں میں کر کے اس کا مطالعہ بھی کیا۔

- فن کار اور حقیقت پسندی: انسانیت پسندی کے نظریات فنون لطیفہ اور فن تعمیر تک پہنچ گئے۔ مصوری اور سنگ تراشی کے فنون میں یہ خیالات حقیقت پسندی کی شکل میں جھلکنے لگے۔ مصوروں نے فطرت، لوگوں اور اپنے اطراف و اکناف کی جگہوں کا مشاہدہ کیا اور ان کو جوں کا توں پیش کیا یہاں مذہبی جذبے سے بالکل مختلف تھا جس کو کلیساؤں نے جاگیر داریت کے دور میں پیش کیا تھا۔
- فن کاروں نے رومی تہذیب کے آثار ان کی عمارتوں اور ان کی سنگ تراشی کے نمونوں کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ کئی صدیوں پہلے مرد اور عورتوں کو متناسب انداز میں سنگ تراشی کے فن میں ڈھالنے کی ہمت افزائی کے نتیجے میں کئی اطالوی سنگ تراشوں نے اس روایت کو برقرار رکھنا چاہا۔
- 1416 عیسوی میں ڈانٹے لو (1386-1466) نامی سنگ تراش نے اپنے جیتے جاگتے مجسموں کے ذریعہ ایک نئی بنیاد ڈالی۔ سائنسدانوں نے مصوروں کو اپنے فن میں باریک بینی لانے میں مدد کی۔
- ہڈیوں کی ساخت کو جاننے کے لیے مصور طبی اسکولوں کی تجربہ گاہوں کا رخ کرنے لگے۔ اینڈریس ویبالیس (1514-1564) پاڈا یونیورسٹی کے شعبہ طب کا پروفیسر تھا جو بلجیم سے تعلق رکھتا تھا۔ وہی وہ پہلا شخص تھا جس نے انسانی جسم کے تمام اعضا کو علاحدہ کر کے مطالعہ کیا۔
- یہی انسانی جسم کے جدید مطالعے کی ابتدا تھی کئی مصور جیسے لیونارڈو ونچی نے انسانی جسم کی ساخت کا مطالعہ کیا تاکہ اپنی مصوری اور سنگ تراشی میں حقیقت کا رنگ بھر سکے۔
- البرٹ ڈورر (1471-1528) ایک عظیم مصور تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ فن فطرت کے اندر سمو دیا گیا ہے جس کسی نے اسے نکال لیا اس نے اسے پالیا۔ آپ کا کام فطرت سے جتنا مطابقت رکھے گا وہ اتنا ہی بہتر نظر آئے گا۔ کوئی بھی آدمی اس وقت تک خوبصورت تصور خود سے نہیں بنا سکتا جب تک کہ اس کے تخیل میں حقیقی زندگی سے اخذ کئے ہوئے نقش محفوظ نہ ہوں۔
- ڈورر کا بنایا ہوا خاکہ جس میں دعا کے لیے اٹھائے ہوئے ہاتھ دکھائے گئے ہیں ہمیں سولہویں صدی کے اطالوی کلچر کا احساس دلاتے ہیں جس میں لوگ شدت سے مذہب کے پیرو تھے اور ساتھ ساتھ انسان کی اس قابلیت کے بارے میں پراعتماد تھے جس کے ذریعے وہ کسی چیز کو مہارت سے حاصل کرتے تھے۔ اور دنیا جہاں کے پوشیدہ رازوں کو لوگوں کے سامنے لاتے۔
- مصوروں کو اس بات کا علم ہوا کہ جیومیٹری کا علم ان کی تصاویر کو صحیح رخ سے پیش کرنے اور اس میں عمدگی پیدا کرنے میں معاون ہو سکتا ہے۔
- اہل کلیسا نے بھی نئے فنون لطیفہ کی ہمت افزائی کی۔ پوپ اور چرچ کے دوسرے بڑے قائدین نے نامور مصور مائیکل انجیلو اور رائفل کو ان کے لیے تصاویر، عمارتیں، قبریں اور یادگاریں بنانے پر مامور کیا۔
- فن تعمیر: پندرہویں صدی عیسوی میں شہر روم کا شاندار طریقے سے احیا ہوا۔ پوپ نے روم کی تاریخ کے مطالعے کی ہمت افزائی کی۔ انھوں نے رومی فن تعمیر کا مطالعہ کیا تاکہ اس کا احیا کیا جاسکے۔
- اس فن تعمیر میں اونچے ستون کمانوں اور گنبدوں کا استعمال ہوا کرتا تھا۔ اس چیز نے فن تعمیر میں ایک نئے انداز کی ابتداء کی جو دراصل شاہی رومی طرز کا احیاء تھا جس کو موجود دور میں قدیم یونانی طرز قرار دیا گیا۔ پوپ، امیر تاجر، اور دولت مند افراد نے ماہرین تعمیر کو ملازمت دی جو قدیم یونانی طرز تعمیر سے واقف تھے۔
- کئی اشخاص نے مصور، سنگ تراش اور ماہر فن تعمیر کی حیثیت سے مہارت حاصل کی۔ اس کی متاثر کن مثال مائیکل انجیلو (1475-1564) کی ہے۔ وہ پوپ کے لیے سٹائن چرچ کی چھت پر نقش و نگاری کر کے لافانی ہو گیا، فن کے اس شاہکار کو ’پیسٹا‘ کا نام دیا گیا۔
- شہر روم کے سینٹ پیٹر چرچ میں دیئے گئے گنبدوں کے نمونے کو کافی شہرت حاصل ہوئی۔ فلپو برنیشی (1337-1446) وہ ماہر فن تعمیر تھا جس نے فلورنس کے قابل دید مجسمے کو بنایا تھا اور اسی سے وہ ماہر سنگ تراش کی حیثیت سے مشہور ہوا۔
- سولہویں صدی میں اطالوی فن تعمیر کے ماہرین نے شاہی رومی عمارتوں کے فن تعمیر کی تقلید کی۔

- چھپوائی کی مشین (پرنٹنگ پریس): اگر دوسرے ممالک کے لوگ عظیم مصوروں کی مصوری، سنگ تراشی یا فن تعمیر کو دیکھنا چاہیں تو انھیں اٹلی کا سفر کرنا پڑے گا لیکن جہاں تک تحریروں کا تعلق ہے وہ اٹلی سے دوسرے ممالک تک پہنچ گئے اس کی وجہ سولہویں صدی میں ہونے والا عظیم الشان انقلاب ہے۔
- پہلے پہلے تحریریں صرف ہاتھ سے لکھی ہوئی عبارتوں پر منحصر تھیں۔ 1455 میں بائبل کی 150 نقول گٹن برگ (1400-1458ء) گٹن برگ ایک جرمن جس نے چھپوائی کی مشین کو ایجاد کیا کے ورکشاپ یا کارخانے میں چھپیں۔ ابتداء میں کوئی راہب بھی شائد اتنا ہی وقت ایک بائبل لکھنے کے لیے لیتا تھا۔
- 1500 صدی عیسوی تک اٹلی میں کئی کلاسیکی کتابیں جو کہ لاطینی زبان میں تھیں چھپ چکی تھیں چونکہ چھپی ہوئی کتابیں عام طور پر دستیاب تھیں اس لیے انہیں خریدنا ممکن تھا۔ اور طالب علموں کو صرف لیکچر کے مواد پر منحصر نہیں ہونا پڑا۔
- خیالات، احساسات اور اطلاعات کا کافی وسیع پیمانے پر تیزی سے پھیلنے لگے۔ ایک چھپی ہوئی کتاب جو نئے خیالات کو فروغ دیتی تھی آسانی سے قارئین تک پہنچ سکتی تھی ان کتابوں کے کئی مسودوں کو خریداجا سکتا تھا۔ اس کی وجہ سے عوام میں مطالعہ کی عادت پیدا ہونے لگی۔
- اطالیہ کی انسانی ثقافت پندرہویں صدی عیسوی کے اواخر میں شمالی اور مغربی یورپ میں تیزی سے عوام میں پھیلنے کا بنیادی سبب یہ تھا کہ چھپی ہوئی کتابیں عوام میں گردش کرنے لگیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ روشن خیالی کی قدیم تحریکیں ایک مخصوص علاقے تک کیوں محدود ہو کر تھیں۔
- انسانیت پسندوں کا ایک نیا تصور: انسانیت پسند ثقافت کی ایک خاصیت یہ تھی کہ وہ انسانی زندگی پر سے مذہب کے اثر کو کم کرنا چاہتے تھے۔ اٹلی کے لوگ مادی دولت، طاقت اور عظمت کی طرف شدت سے مائل تھے لیکن بہر حال وہ غیر مذہبی بھی نہیں تھے۔ وہ طاقت کے حصول، دولت اور جسمانی خوشی کو ضروری اور زندگی کا ایک لازمی جز سمجھتے تھے۔
- نیکولومیکادولی نے اس دور کے حکمرانوں کے لیے سیاسیات پر مبنی ایک کتاب ”The Prince“ لکھی، اس نے حکمرانوں کو یہ نصیحت نہیں کی کہ حکمرانی کرنے کے لئے مذہبی اصول کیا ہیں بلکہ اس نے بتایا کہ سماج میں حقیقی سیاست کیسے کام کرتی ہے۔ اس نے حقیقی انسانوں اور ان کی اصلی سیاسی زندگی کا مطالعہ کیا۔
- میکادولی جیسے مفکرین نے ایک مثالی سماج کے تصور کو پیش کرنے کے بجائے خود انسانی سماج کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ انسان کو ذاتی مفاد سے محروم حاصل ہوتا ہے انہوں نے لوگوں کے ذاتی مفادات کا مطالعہ کیا۔ اور اس سے استفادے کے طریقوں کا مطالعہ کیا۔
- خواتین کی امیدیں: انفرادیت اور شہریت کے نئے نظریات میں عورت کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ شرفاء کے خاندانوں سے تعلق رکھنے والے مرد عوامی زندگی پر برتری رکھتے تھے اور اپنے خاندان کے فیصلے کرتے تھے۔
- وہ اپنے لڑکوں کو خاندانی کاروبار یا عوامی زندگی میں اپنی جگہ لینے کے لیے تعلیم دلایا کرتے تھے۔ اور اپنے نوجوان لڑکوں کو چرچ میں داخل ہونے کے لیے روانہ کرتے تھے۔ باوجود اس کے کہ خواتین کا مال خاندانی کاروبار میں لگایا جاتا تھا لیکن وہ اپنے شوہروں کو یہ نہیں کہہ سکتی تھیں کہ وہ کاروبار کس طرح کیا جائے۔
- فیڈل کی نگارشات اس زمانے کی تعلیم کے عمومی نقطہ نظر پر مرکوز ہوتی تھیں۔ وہ وینس کی ان خواتین میں سے ایک تھی جنہوں نے ریپبلک نامی کتاب پر تنقیدیں کیں کہ اس میں آزادی کی نہایت محدود تعریف کی گئی جو عورتوں پر مردوں کی برتری کی حمایت کرتی ہے۔
- ایک اور غیر معمولی خاتون مانواریاست کی مارچسا کہلانے والی ازبیلڈی اسٹیٹ، (1474-1539) تھی۔ وہ اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں ریاست پر حکومت کرتی تھی۔ کورٹ آف مانو ایک چھوٹی سی ریاست اس کی ذہانت و فطانت کے لیے مشہور تھی۔
- خواتین کی تحریروں نے یہ عزم ظاہر کیا کہ انھیں بھی معاشی قوت، جائیداد اور تعلیم دی جانی چاہئے تاکہ وہ مردوں کے غلبے والی دنیا میں اپنی شناخت بنا سکیں۔

- عیسائیت میں مباحثے، (اصلاح و تجدید): تجارت، سفر و سیاحت، فوجی فتوحات اور سفارتی تعلقات کے ذریعے اطالوی شہر اور قصبات ساری دنیا سے جڑ گئے تھے۔ پڑھے لکھے اور امیر طبقے نے نئی تہذیب کو پسند کیا اور اس کی تقلید کی۔ یہ نئے نظریات بہت کم عام آدمی تک پہنچے کیوں کہ وہ پڑھ سکتے تھے اور نہ لکھ سکتے تھے۔
- پندرہویں صدی اور سولہویں صدی عیسوی کی ابتداء میں شمالی یورپ کی یونیورسٹیوں کے کئی ادیب اور کلیسا کے ممبر بھی انسانیت پسند نظریات کی طرف راغب ہوئے۔ اپنے اطالوی ہم منصبوں کی طرح انھوں نے بھی عیسائیت کی مقدس کتابوں کے ساتھ ساتھ قدیم یونانی اور رومی تحریروں کو اہمیت دی۔
- شمالی ممالک کے چرچ کے انسانیت پسند ارکان نے عیسائیوں سے مطالبہ کیا کہ وہ قدیم مذہبی کتابوں میں درج طریقے کے مطابق اپنے مذہب پر عمل کریں۔ اور غیر ضروری رسومات جن کو قابل مذمت خیال کرتے ہیں کو ترک کر دیں کیونکہ انہیں سادہ مذہب میں بعد میں شامل کیا گیا۔
- انسانوں کے تعلق سے ان کا ایک نیا جارحانہ نظریہ یہ تھا کہ انسان آزاد ہیں اور عقلیت کے نمائندے ہیں۔ بعد میں فلسفیوں نے اس نظریہ کا بار بار اعادہ کیا اور وہ اس عقیدے سے متاثر ہوئے کہ ایسے خدا پر یقین کریں جو آنکھوں سے اوجھل ہے اور جس نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اس کو مکمل آزادی دی کہ وہ اپنی زندگی کو آزادی سے گزارے اور موجودہ زندگی میں خوشیاں حاصل کرے۔
- انسانیت پسند عیسائی جیسے تھامس مور (1478-1535) انگریز میں اور ارنسٹ (1466-1536) ہالینڈ سے تعلق رکھتے تھے۔ انھوں نے محسوس کیا کہ کلیسا ایک ایسا ادارہ بن گیا ہے جس کی خاصیت لالچ، عام آدمیوں سے زبردست پیسے کی وصولی ہے کلیسا اس کا ایک پسندیدہ طریقہ یہ تھا کہ چرچ کے مذہبی علم بردار ”معافی کی سند“ فروخت کرتے تھے۔
- 1517 عیسوی میں ایک نوجوان جرمن راہب جس کا نام جو مارٹن لوتھر (1483-1546) تھا اس نے کیتھولک کلیساؤں کے خلاف یہ دلیل دیتے ہوئے احتجاج کیا کہ آدمی کو خدا سے تعلق قائم کرنے کے لیے پادریوں یا پروہت کی ضرورت نہیں ہے۔
- اس نے اپنے پیروؤں سے کہا کہ وہ خدا پر مکمل یقین رکھیں۔ کیونکہ درست عقیدہ ہی انھیں صحیح زندگی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور جنت میں داخلہ دلاتا ہے۔ اس تحریک کو ”پروٹسٹنٹ اصلاح“ تحریک کہا جاتا ہے جس نے جرمنی اور سویٹزرلینڈ میں چرچوں کو پوپ اور کیتھولک چرچوں سے قطع تعلق کرنے کی طرف راغب کیا۔
- سویٹزرلینڈ میں لوتھر کے خیالات کو الریچ زونگی (1484-1530) نے اور بعد میں جین کلیون (1509-1564) نے شہرت عطا کی تا جروں کی حمایت کی بناء پر قصبوں میں اصلاحات کرنے والوں کو بڑا اثر تھا جب کہ دیہاتوں میں کیتھولک کلیساؤں نے اپنے اثر کو برقرار رکھا۔
- جرمن مصلحین، انا باپسٹس کی بہت زیادہ شدت پسند تھے۔ انھوں نے نجات کے نظریے کو ہر قسم کی سماجی جبر و استبداد کے خاتمے سے جوڑ دیا۔ انھوں نے کہا کہ خدا نے سارے لوگوں کو یکساں بنایا ہے اس لیے انھیں ٹیکس ادا کرنے پر مجبور نہ کیا جائے اور انھیں اپنے پروہت کو منتخب کرنے کا حق ہے۔ یہ بات ان کسانوں پر اثر انداز ہوئی جو جاگیرداریت کے ستائے ہوئے تھے۔
- اصلاح پسندی کے نظریات نے جرمنی ہالینڈ، فرانس اور برطانیہ میں بہت سارے لوگوں کو اپنا ہم نوا بنا لیا۔ ان سارے ممالک میں مختلف عقیدوں کے ماننے والے اور عیسائیت سے متعلق الگ الگ نظریات رکھنے والے لوگوں کو عروج حاصل ہوا اور اس طرح کیتھولک چرچ کی حاکمیت ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئی۔
- کیتھولک چرچ خود بھی ان اثرات سے فرار حاصل نہ کر سکا اور اس نے اپنے آپ میں اصلاحات لانا شروع کیا۔ اسپین اور اٹلی میں چرچ کے لوگوں نے سادہ زندگی گزارنے اور غریبوں کی خدمت پر زور دیا۔ اسپین میں انگلیش لیول نے اصلاح پسندوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی۔
- 1540ء میں اس نے ”مسیحی سماج“ نامی سوسائٹی قائم کی۔ اس کے پیرو مسیحی کہلانے لگے جن کا مقصد غریبوں کی خدمت اور دوسرے

- ثقافتوں کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دینا تھا۔
- جدید سائنس کا آغاز: عہد وسطیٰ کو قدیم نسلوں سے حاصل کردہ معلومات کے لئے سند تسلیم کیا گیا۔ اکثر لوگ اپنی دنیا میں تحقیقات کرنے میں دل چسپی نہیں رکھتے تھے۔ چند لوگ جو دل چسپی رکھتے تھے، انہوں نے جادو اور توہم پرستی کو خلط ملط کر کے استعمال کرنا شروع کر دیا۔
- لیکن روجریکان ایک سنجیدہ اور سچائی کا متلاشی تھا۔ اس نے دھاتوں اور کیمیائی مادوں کو لے کر چند تجربات کیے اور ایک غیر پختہ دور بین کو تیار کیا۔ اس نے ان نظریات پر کام کیا جو ایجادات کے عملی فوائد کو بتاتے تھے جو کافی زمانہ پہلے بنائے گئے جیسا کہ بھاپ کا پانی کے جہاز، موٹر گاڑیاں اور ہوائی جہاز وغیرہ، بیکان کے کام کے باوجود سائنس کا سچا جذبہ نشاۃ ثانیہ کے اختتام تک ترقی نہ کر سکا۔
- روجریکان کے بعد پولینڈ کے ایک ماہر فلکیات نکولاس کوپرنیکس (1473-1543) نے سائنسی طریقوں کا استعمال کیا۔ اس نے ایک مشاہداتی رصد گاہ تعمیر کی جس میں وہ استقلال کے ساتھ جنت کے بارے میں مطالعہ کیا کرتا تھا۔
- بیکان اس نتیجے پر پہنچا کہ کائنات کا قدیم نظریہ غلط ہے۔ جس کے مطابق جغرافیہ کا ہیملی سنٹرک نظریے ماہر بطلموس نے کہا کہ زمین کائنات کا مرکز ہے۔ ستارے، سورج اور سیارے اس کے اطراف گھومتے ہیں۔
- کوپرنیکس نے اس بات کا ادعا پیش کیا کہ زمین کئی سیاروں میں سے ایک ہے جو سورج کے اطراف گھومتے ہیں۔ کلیسا نے اس نئے نظریے کو مسترد کر دیا کہ یہ انجیل اور کلیسا کے نظریے کے برعکس تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اس نظریے نے آدمی کو اس کی عظمت سے محروم کیا کیوں کہ وہ قلب کائنات میں باقی نہ رہا جو اسی کے لیے بنائی گئی تھی۔
- گیلیلیو (1564-1642) اٹلی کا ایک ذہین و فطین آدمی تھا جس نے دور بین بنانے میں مہارت حاصل کر لی جس کی مدد سے 50 میل دور سے آنے والے پانی کے جہاز کو اس طرح صاف دیکھنا ممکن ہو سکا گویا کہ وہ صرف 5 میل کی دوری پر ہو۔ اس آلے نے علم فلکیات کے مطالعے میں بھی مدد کی۔
- گیلیلیو ایک مشہور اور ذہین لکچرر اور مصنف تھا۔ اس نے کوپرنیکس کی تھیوری پر بحث کرتے ہوئے اپنے ناظرین سے کہا کہ کیسے خود اس نے مشتری کی سیارچوں کو اور مشتری کو کواکسے محور پر گردش کرتے دیکھا ہے۔ اس کے کام پر اس کو کلیسا کی ایک عدالت میں حاضر ہونا پڑا جہاں اس کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی ساری معلومات اور تعلیمات کو واپس لے لے یا لمبی قید اور اذیت کو برداشت کرے۔
- یہ کہا جاتا ہے کہ جب اس نے مقدمے سے دست برداری حاصل کی، وہ یہ بڑبڑا رہا تھا کہ ”دنیا تو گھومتی ہے۔“ گیلیلیو نے رقا ص کے کئی قوانین دریافت کیے جو کہ اطمینان بخش گھڑیوں کی تیاری میں معاون ثابت ہوئے۔
- پیسا کے جھلکتے ہوئے مینار کے تجربے سے اس نے یہ ثابت کر دیا کہ وزنی اور ہلکی چیزیں ایک ہی رفتار سے نیچے کی طرف آتی ہیں۔
- سمندری راستوں کی کھوج (دریافت): نشاۃ ثانیہ کے دور میں یورپی اقوام نے اپنی محدود جغرافیائی معلومات کو وسعت دی۔ اس کی کئی وجوہات تھیں۔ قطب نما اور اصطرلاب جو ملاحوں کو ان کے محل وقوع اور سفر کے سمت کو بتاتے تھے، ایجاد ہوئے۔
- پانی کے جہازوں کو ترقی دی گئی تاکہ وہ سمندر کے سفر کے لیے مزید بہتر ہو جائیں۔ بعض ملاحوں کا گمان تھا کہ وہ زمین کے دوسرے سرے سے گرجائیں گے اگر وہ سمندر میں بہت دور تک چلے جائیں گے۔ ان کی مدد کے لیے بہتر نقشے بنائے گئے۔
- 1453 عیسوی میں قسطنطنیہ ترکوں کے ہاتھوں فتح ہوا۔ مشرق اور مغرب کے درمیان تجارتی راستوں کو بند کر دیا گیا۔ یہ سارے حالات جغرافیہ میں دلچسپی، کبھی نئے سمندری راستوں کو کھوجنے کی جستجو کا باعث بنے۔
- پرتگال اور اسپین کے ملاحوں نے جغرافیائی دریافتوں میں اہم رول ادا کیا۔ پرنس ہنری نامی پرتگالی ملاح نے آفریقہ کے مغربی ساحل تک کے سمندری راستے کو دریافت کیا۔
- بالآخر بارٹھولومیو ڈایاز ایک پرتگالی ملاح نے آفریقہ کی انتہائی مشرقی کنارے راس امید کا چکر لگایا۔ واسکو ڈی گاما جس نے آفریقہ کے اطراف کا سفر کیا اور 1498ء میں ہندوستان میں واقع کالی کٹ کے ساحل پر اترا۔ آخر کار ہندوستان کے سمندری راستے کی کھوج آفریقی براعظم کے اطراف سفر کرنے کے بعد مکمل ہوئی۔
- کرسٹوفر کولمبس نے نئے مشرقی راستوں کو دریافت کرنے کا ارادہ کیا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ بحر اوقیانوس کو عبور کر کے ایشیا کے مشرقی

- ساحلوں تک پہنچا جاسکتا ہے۔ اس لیے وہ تین چھوٹی کشتیوں کے ساتھ وہاں جانے کے لیے روانہ ہوا۔
- ایک لمبے اور خطرناک سمندری سفر کے بعد کرسٹوفر کولمبس 12 اکتوبر 1492 کو ایک جزیرے پر پہنچا۔ وہ یہ سمجھا کہ وہ جزائر مشرق الہند کو پہنچ گیا ہے اور وہاں کے باشندوں کو ”ہندوستانی“ کا نام دیا۔
- امریکو ویسپچی ایک اطالوی سیاح تھا جس نے کولمبس کی راہ اختیار کی۔ اس نے تصدیق کی کہ کولمبس کی نئی دریافت شدہ دنیا (امریکہ) ایشیا سے بالکل مختلف ہے۔
- فرڈینینڈ میکیلان جو اسپین کا ملاح تھا، اس نے اسپینی بادشاہ چارلس اول کی مدد سے دنیا کے اطراف کا بحری سفر کیا۔ اس نے بحر اوقیانوس کو پار کیا اور جنوبی امریکہ کے جنوبی کونے کے اطراف کا سفر کرتے ہوئے اور مختلف آبنائوں کو عبور کرتا ہوا بحر الکاہل پہنچ کر فلپائن کے جزیروں پر اترا۔ یہ بحری سفر سمندری راستوں میں کھوج میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔
- جدید مصنفین جیسے انگلینڈ کے پیٹر بروک کہتا ہے کہ برک ہارڈ نے نشاۃ ثانیہ کی اصلاح کو استعمال کرتے ہوئے اس دور میں اور اس سے قبل کے دور میں واضح فرق ظاہر کرنے کی مبالغہ آمیز کوشش کی ہے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) نشاۃ ثانیہ کا مطلب ہے۔
- (1) قدیم دور (2) نیا جنم (3) جدید دور (4) یہ تمام
- (2) گیلیلو کا تعلق کس ملک سے تھا۔
- (1) فرانس (2) اٹلی (3) برطانیہ (4) امریکہ
- (3) کتاب ”UTOPIA“ کس نے لکھی۔
- (1) نیوٹن (2) مارٹن لوتھر (3) گیلیلو (4) تھامس مور
- (4) کس کی مشہور تصویر ”مونالیزا“ ہے۔
- (1) فالوچین (2) مائیکل انجلو (3) ڈاؤنچی (4) بون ڈون
- (5) کس کی رزمیہ نظم طربیہ (Divine Comedia) مقبول ہوئی۔
- (1) دانٹے (2) مائیکل انجلو (3) ڈاؤنچی (4) بون ڈون
- (6) نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا۔
- (1) برطانیہ (2) فرانس (3) اٹلی (4) امریکہ
- (7) کلیسا کی زبان رہی ہے۔
- (1) انگریزی (2) لاطینی (3) فرانسیسی (4) ڈچ
- (8) انسان دوستی کا شہزادہ کہا جاتا تھا۔
- (1) ارسطو (2) افلاطون (3) ایراسم (4) ملٹن
- (9) کس نے ”فردوس گمشدہ“ انگریزی رزمیہ نظم لکھی۔
- (1) ولیم شکسپیر (2) افلاطون (3) ایراسم (4) ملٹن
- (10) میکیلان کس ملک کا ملاح تھا۔
- (1) فرانس (2) اسپین (3) برطانیہ (4) امریکہ

جوابات

1-2	2-2	3-4	4-4	5-1	6-3	7-2	8-3	9-4	10-2
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

10. جمہوری اور قومی انقلابات۔ برطانیہ۔ امریکہ اور فرانسیسی انقلاب۔

جرمنی اور اطالیہ کا وفاق۔ لیبیا اور مینار میں جمہوریت کی توسیع۔ انسانی آزادی

- فرانس کی سماجی تنظیم اطمینان بخش نہیں تھی۔ سماج کی بنیاد نامساوات کے اصول پر تھی۔ سماج میں عوام کے تین طبقات تھے۔ اشرافیہ، پادری (اہل کلیسا) اور تیسرے اسٹیٹس پہلے دو طبقات مراعات والے تھے اور تیسرے اسٹیٹس سے کافی بہتر تھے۔ ایک ہی جماعت کے طبقات کے درمیان نامساوات تھی۔ اشرافیہ اور اہل کلیسا کئی طریقوں پسندیدہ تھے مثلاً وہ ٹیکس سے جزوی طور پر یا مکمل مستثنیٰ تھے۔
- رومن کیتھولک چرچ کے پادری ریاست میں پہلے مقام پر تھے۔ وہ امیر اور طاقتور تھے۔ رومن کیتھولک چرچ فرانس میں زمین 2/5 حصے کا مالک تھا۔ چرچ کی حاصل کردہ انعامات سے چرچ کی آمدنی میں اضافہ ہوا اور یہ آمدنی حکومت کی آمدنی سے زیادہ تھی۔ چرچ کی مجموعی آمدنی تقریباً 1,00,000,000 ڈالر تھی۔ چرچ یہ محسوس کرتا تھا کہ صحت کی دیکھ بھال، تعلیم اور آمدادی پروگرام اس کے فرائض ہیں۔ اس طرح چرچ ریاست کے اندر ایک ریاست تھا۔ یہ کئی فرائض انجام دیتا تھا جو ہمارے جدید سماج کی ایک سیول انتھاریٹی انجام دیتی ہے۔ اس دولت مند کارپوریشن کو ٹیکس سے استثنیٰ دیا گیا تھا۔
- فرانس میں پادری ایک ہی طبقہ نہیں تھا۔ وہاں اعلیٰ پادری اور ادنیٰ پادری تھے۔ لاکھوں پادریوں میں 5000 یا 6000 اعلیٰ رتبے والے تھے۔ اکثر پادری ادنیٰ تھے۔ وہ تیسرے اسٹیٹس کے فرزندان تھے اور وہی انقلاب فرانس کے پس پردہ رہے۔
- چرچ کی بیشتر آمدنی اعلیٰ پادری ہی استعمال کرتے تھے۔ 134 پشپ اور آرک پشپ اور چرچ کے دیگر 5000 تا 6000 زعماء کا تعلق اعلیٰ پادریوں سے تھا۔ زیادہ آمدنی پیدا کرنے والے ان عہدوں پر اشرافیہ کے نوجوان لڑکوں کو اجارہ داری تھی۔ وہ تنخواہیں حاصل کرنے کیلئے بے چین رہتے تھے لیکن اپنے فرائض انجام نہیں دیتے تھے۔ وہ اپنے کام میں سنجیدہ نہیں تھے۔ اسٹراس برگ کے آرک پشپ کی سالانہ آمدنی 300,000 ڈالر تھی۔ وہ وقت واحد میں 200 مہمان رکھ سکتا تھا۔ حتیٰ کہ اس کے باورچی خانہ کے برتن چاندی کے بنے ہوئے تھے۔ مہمانوں کی تفریح کیلئے اس کے اصطل میں 180 گھوڑے تھے۔ اس مثال سے ہم اس پادری کی پر تعیش زندگی کو سمجھ سکتے ہیں۔
- فرانس کے سماج میں اشرافیہ کا دربار مراعات والا تھا۔ اشرافیہ کی دو جماعتیں تھیں۔ فوجی اشرافیہ اور صوبوں کے اشرافیہ۔ اول الذکر تعداد میں کم تھے شاید ہزاروں میں تھے لیکن وہ باصلاحیت تھے وہ ورسلیز میں رہتے تھے۔ صوبائی اشرافیہ کی زمینات کی نگرانی ایجنٹ کرتے تھے اور زراعت کرنے والے کسانوں سے ٹیکس وصول کرتے تھے۔ اس جماعت کے اشرافیہ سے ہر کوئی حسد کرتا تھا کیونکہ وہ ملک کے تمام اچھے مقامات پر اجارہ داری کرتے تھے۔
- تیسرا اسٹیٹ: ہر کوئی جو اشرافیہ یا اہل کلیسا سے نہیں تھا تیسرے اسٹیٹ کا رکن تھا۔ اس تیسرے اسٹیٹ میں تین قسم کے لوگ تھے جن میں دولت مند لوگ، فنکار یا ہنرمند اور کسان یا کاشتکار۔ فرانس میں عوام کی اکثریت تیسرا اسٹیٹ کہلاتی تھی۔ ان میں دوسروں سے مختلف غیر مراعات والا طبقہ تھا۔ جو نامساوات کے اصول کی عکاسی کرتا تھا۔ فرانسیسی سماج میں سماجی اور معاشی حالات نہایت مختلف تھے۔
- بورژوائی یا خوشحال متوسط طبقہ وکیلوں، ڈاکٹروں، اساتذہ، فوجیوں، بینک والوں اور صنعتکاروں پر مشتمل تھا۔ ان میں سے کئی دولت مند، ذہین، توانائی سے پُر، تعلیم یافتہ اور معتبر تھے۔ اسی طبقے نے نامساوات کے موجودہ نظام پر ناراضگی ظاہر کی۔ وہ سیاسی تنظیم نو چاہتے تھے تاکہ وہ حکومت میں شامل ہو کر آمدنی اور اخراجات پر کنٹرول کر سکیں۔

- فرانس کا فنکار طبقہ مقابلاً چھوٹا تھا جسکی آبادی ڈھائی ملین تھی، ان میں سے اکثر قصبوں اور شہروں میں رہتے تھے۔ فیکٹری مزدوروں کی تعداد اتنی نہیں تھی کہ وہ اپنے حقوق کے لئے لڑ سکیں۔
- فرانس میں عوام کا بڑا طبقہ کاشتکار تھا ان کا اہم پیشہ زراعت تھا۔ ان کی حفاظت کے لئے کوئی قوانین نہیں تھے اور ان کی معاشی قیمت کا انحصار قدرت پر تھا۔ ان کو اشرافیہ کے بنائے گئے قوانین کی پابندی کرنی پڑتی تھی اور وہ ان سے رقم وصول کرتے اور زندگی کا لطف اٹھاتے تھے۔
- فرانس میں عوام کا بڑا طبقہ کاشتکار تھا ان کا اہم پیشہ زراعت تھا۔ ان کی زندگیاں قابل رحم تھیں اور وہ مایوس زندگی گزارتے تھے۔ ٹرگوٹ (Turgot) کے مطابق وہ اپنی آمدنی کا 55% ریاست کو ٹیکس کے طور پر ادا کرتے تھے۔ انہیں اہل کلیسا کو عشر (ti thes) ادا کرنا پڑتا تھا، اشرافیہ سے لئے گئے قرض پر سود ادا کرنا پڑتا اور حکومت کو ٹیکس ادا کرنا پڑتا تھا۔ اس طرح وہ اپنی آمدنی کا 4/3 حصہ ان لوگوں کو ادا کرتا اور صرف 1/5 حصہ خود پر اور اپنے خاندان پر خرچ کرتا تھا۔
- انگلستان۔ شاندار انقلاب: 17 ویں صدی کے آغاز پر یورپ کے دیگر ممالک کی طرح انگلستان پر بادشاہوں اور ممالکوں کی حکمرانی تھی۔ برطانیہ کے سارے علاقے (انگلستان، ویلز، اسکاٹ لینڈ اور ایرلینڈ) ٹیوڈر بادشاہوں کی سلطنت میں متحد ہوئے۔
- ٹیوڈر فارواں نے رومن کیتھولک چرچ کے سربراہ پوپ کے اقتدار کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس سے برطانوی قومیت شروعات ہوئی یہ خیال تھا کہ برطانیہ کے لوگ منفرد ہیں۔
- پوپ اور رومن کیتھولک چرچ سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا جلدی ہی پارلیمنٹ اور بادشاہ کے درمیان اس بات پر تصادم پیدا ہو گیا کہ سلطنت میں برتر مقام کسے حاصل ہے۔ زمینداروں، سوداگروں نے پارلیمنٹ کے لیے نمائندوں کا انتخاب کیا ہے۔
- بادشاہ کو کسی بھی محصول کے عائد کرنے کے لئے پارلیمنٹ کی منظوری کی ضرورت ہوتی تھی اس تصادم سے برطانیہ میں جمہوری حکومت کے قیام کی راہ ہموار ہوئی۔
- اسٹورٹ سلطنت کے جیمس اول 1603ء میں انگلستان کا بادشاہ بنا۔ اس نے پارلیمنٹ کے اختیار پر نکتہ چینی کی۔
- جیمس کا ایقان تھا کہ خدا نے بادشاہ کو مطلق اختیارات دیئے ہیں۔ اور بادشاہ خدا کے دیئے ہوئے اختیارات کے تحت حکومت کرتا ہے۔ لہذا اس پر پارلیمنٹ کی گرفت نہیں ہو سکتی۔ اس کے جانشین چارلس اول نے پارلیمنٹ کو تحلیل کر دیا۔ اور 11 برس تک پارلیمنٹ کے بغیر حکومت کی۔
- چارلس اول کو 1640 میں پارلیمنٹ کے انعقاد کے لیے مجبور ہونا پڑا۔ کیونکہ اسے جنگوں کے لیے سرمائے کی ضرورت تھی۔ اور اس کے لیے پارلیمانی منظوری ناگزیر تھی۔ یہ پارلیمنٹ 1640 سے 1660 تک چلی اسے طویل پارلیمنٹ سے موسوم کیا جاتا ہے۔
- اس طویل پارلیمنٹ میں چارلس اول کے وزیروں اور عہدیداروں کو سزا دی گئی۔ اس نے خانہ جنگی کے سلسلہ میں قائم کردہ عدالتوں کو منسوخ کر دیا۔
- چارلس اول نے پارلیمنٹ کے اندرونی اختلافات سے فائدہ اٹھایا۔ اور اپنے مخالفین کو گرفتار کرنے کی کوشش کی۔ بادشاہ اور پارلیمانی پارٹی کے درمیان خانہ جنگی کا آغاز ہوا جو پانچ برس تک چلتا رہا۔ بالآخر چارلس اول کو شکست ہوئی۔ اسے 1649 میں پھانسی پر چڑھادیا گیا۔ انگلستان ایک جمہوریہ بن گیا۔
- جمہوری حکومت کا تجربہ زیادہ عرصہ تک نہیں چل سکا۔ ولیم آرنج اور اس کی بیوی میری (چارلس اول کی نواسی) کو پارلیمنٹ نے انگلستان کے تخت پر جلوہ افروز ہونے کی دعوت دی۔ ایک نیاصل نکالا گیا۔ جس کی رو سے وزیروں کو پارلیمنٹ کے آگے جوابدہ بنایا گیا۔ بادشاہ کے اختیارات میں کمی کی گئی۔

- پارلیمنٹ کی برتری قائم کی گئی جمہوریت کی راہ ہموار کی گئی۔ اب بادشاہ کا اختیار آسمانی نہیں تھا بلکہ پارلیمنٹ کا دیا ہوا تھا۔ اقتدار اعلیٰ پارلیمنٹ کو منتقل کیا گیا۔ یہ تمام تبدیلیاں خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر یا ایک بھی گولی چلائے بغیر لائی گئیں۔ اسی تبدیلی کو شاندار یا پُر امن انقلاب سے موسوم کیا جاتا ہے۔
- صاحب جائیداد و ملکیت کو ووٹ ڈالنے کا حق تھا۔ مختلف علاقوں میں نشستیں آبادی کے لحاظ سے مقرر نہیں کی گئیں۔ کم آبادی والے علاقوں کو زیادہ نشستیں اور زیادہ آبادی والے علاقوں کو نشستیں نہیں دی گئیں۔
- انگلینڈ کے عام لوگ ووٹ کے حق کے لیے جدوجہد کرنے لگے وہ رائج الوقت نظام میں اصلاحات چاہتے تھے۔ 1832ء میں لوگوں کو ووٹ ڈالنے کے حق سے بہرہ ور کیا گیا۔ اختلافات کم کر دیئے گئے۔
- آبادی کے مختلف طبقات کو ووٹ ڈالنے کے حق سے بتدریج بہرہ ور کیا جانے لگا اور 1928 تک سارے بالغ لوگوں کو ووٹ کے حق سے مستفیض کیا گیا۔ اس طرح انگلستان میں پارلیمانی نظام نے بتدریج ارتقائی مرحلے طے کرتا رہا۔
- امریکی آزادی 1774-1789: انگلستان نے شمالی امریکہ کے مشرقی ساحل پر نوآبادیات قائم کیں۔ نوآبادیوں کی تیرہ ریاستیں قائم کی گئیں۔
- بہت سی نوآبادیوں میں انگلستان کے لوگوں کا غلبہ تھا۔ جو امریکہ میں اراضیات کی کاشت، چھوٹے موٹے کارخانے چلانے اور تجارتی کاروبار کرنے کے لئے فروکش ہو گئے تھے۔
- انگلستان کی پارلیمنٹ نے امریکی ریاستوں کے لیے قوانین بنانے کا سلسلہ شروع کیا۔ لیکن ان ریاستوں کے عوام نے پارلیمنٹ نے ووٹ کا حق نہیں دیا۔ پارلیمنٹ نے انگریزی سوداگروں اور کارخانوں کے حق میں قوانین مرتب کیئے۔ اور نوآبادیوں کے باشندوں کو نظر انداز کیا۔
- امریکی نوآبادیوں کے عوام نے نعرہ لگایا کہ ”بغیر نمائندگی کے کوئی محصول نہیں“۔ 1774ء میں جارجیا ریاست کے علاوہ ساری نوآبادیوں کے نمائندوں نے فیلاڈلفیا کے مقام پر ایک جلسے کا انعقاد کیا اور احتجاج منظم کیا۔ انہوں نے بادشاہ جارج سوم سے التجا کی کہ وہ نوآبادیوں کے سابقہ حقوق کو بحال کرے۔
- بادشاہ نے نوآبادیوں کو کچلنے کی کوشش کی تو برطانیہ اور امریکی سپاہیوں کے درمیان تصادم ہونے لگا۔ دوسری کانگریس نے بھی پُر امن حل کی کوشش کی۔ بادشاہ نے اسے بغاوت سے محمول کیا اور اپریل 1775ء میں اعلان جنگ کر دیا۔
- امریکیوں نے اکتوبر 1781ء میں لڑی جانے والی جنگ میں کامیابی حاصل کی اس میں اسے فرانس کی فوجی امداد حاصل تھی۔ جنگ آزادی کا اختتام پیرس کے معاہدہ (1783) پر ہوا۔ اس معاہدے کی رو سے برطانیہ نے 13 نوآبادیوں کی آزادی کو تسلیم کیا۔
- 4 جولائی 1776 کو فلاڈیلفیا کے تیسرے کانگریس کے اجلاس میں آزادی کے اعلان نامہ کو منظوری دی گئی۔ تھامس جیفرسن اس اعلان نامہ کا مصنف تھا۔ اس اعلان نامہ ہی اعلان کیا گیا کہ تمام انسان مساوی ہیں اور خالق نے انہیں آزادی، خوشی سے رہنے کا حق جیسے ناقابل تقسیم حقوق عطا کئے ہیں۔
- 1789 میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے جمہوری قانون کو اپنایا۔ جیفرسن کی کاوشوں سے ریاستی اور وفاقی حکومت میں اختیارات کی تقسیم روشناس کروایا گیا۔
- حقوق کے ایک بل کو اظہار خیال، مذہب اور قانون کی حکومت کی ضمانت دیتے ہوئے منظوری دی گئی۔ اس سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے قیام کی راہیں ہموار ہوئیں۔
- LIVERS - فرانس میں سکے کی اکائی جسے 1794 میں برخواست کر دیا گیا۔
- اہل کلیسہ - لوگوں کا ایسا گروہ جو چرچ میں خصوصی تقاریب انجام دیتا تھا۔

○ Tithes - ایک ایسا محصول جسے چرچ نے عائد کیا تھا۔ وہ زرعی پیداوار کا 1/10 حصہ تھا۔

○ Taille - مملکت کو راست ادا کیا جانے والا محصول

اہم تواریخ

○ 1797ء نیپولین نے اٹلی پر حملہ کیا۔ نیپولین کی جنگیں شروع ہوئیں۔

○ 1814-1815 - نیپولین کا زوال، ویانا کا پرامن حل

○ 1821 - یونانیوں کی آزادی کے لیے جدوجہد کی شروعات

○ 1848 - یورپ میں انقلاب، ہنرمند، صنعتی مزدور اور کسانوں نے معاشی سختیوں کے خلاف بغاوت کی۔ متوسط طبقے نے دستور اور عوامی

نمائندہ حکومت کا مطالبہ کیا۔ اطالوی، جرمنس، کسیر، پولینڈ اور چیکوسلواکیہ کے لوگوں نے قومی ریاستوں کا مطالبہ کیا۔

○ 1859-1870ء - اطالیہ کا اتحاد

○ 1866-1871 - جرمنی کا اتحاد

○ 1905 - سالوکی قومیت پسندی نے ہس برگ اور اوٹومان سلطنت میں فوجیں جمع کرنی شروع کر دی۔

○ قومیت پسندی: یورپی ریاستوں میں اس کا عروج: جدید ریاست کا نظریہ اور اس پر عمل آوری جس میں ایک مرکزی طاقت کا ایک متعین

علاقے پر اپنی مطلق العنانی چلایا کرتی تھی یورپ میں عرصہ دراز سے ارتقا پاتا رہا تھا۔

○ لیکن قومی ریاست وہ تھی جس میں نہ صرف اس کے حکمران شہریوں کی اکثریت تھی عمومی شناخت، مشترکہ تاریخ اور وراثت کے احساس

کو وہ اجاگر کرنے کے لیے آگے بڑھی۔ ابتداء سے یہ عمومیت موجود نہ تھی بلکہ یہ جدوجہد رہنماؤں کی فعالیت اور عوام کی کوششوں سے

پیدا ہوئی۔

○ سیاسی اور دستوری تبدیلیاں جو فرانسیسی انقلاب کی وجہ سے ہوئی تھی وہ شہنشاہیت کی مطلق العنان حکمرانی کو فرانسیسی شہریوں کی ایک

جماعت کے حوالے کرنے میں مددگار رہی اس انقلاب نے واضح کر دیا کہ وہ عوام ہی ہیں جو کسی قوم اور اس کی تقدیر کو سنوار سکتے ہیں۔

○ انقلابیوں نے یہ اعلان کر دیا کہ یہ فرانسیسی قوم کا عزم اور انکی منزل ہے کہ وہ یورپی لوگوں کو مطلق العنانی سے نجات دلانے یا دوسرے

الفاظ میں یورپ میں قوموں کے بننے کے لیے جدوجہد کریں گے۔

○ فرانسیسی انقلاب نے لفظ ”قوم“ کو جدید معنی دیا۔ ایک قوم صرف ایک علاقہ نہیں جس سے لوگ متعلق ہیں بلکہ اس سے ”عوام“ مراد ہیں۔

○ فرانس صرف فرانسیسی علاقوں تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ وہ فرانسیسی عوام سے جڑا ہوا تھا۔ اور اسی سے مقتدر اعلیٰ کے نظریہ کو واضح کیا کہ ایک

قوم اپنے سے برتر کسی قانون یا حاکم کو نہیں تسلیم کرتی اور اگر ایک قوم مقتدر ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عوام ہی قوم کی تشکیل کرتے ہیں

اور وہی ساری طاقت اور اقتدار کے مالک ہیں۔

○ عوام سے برتر کوئی حاکم نہیں۔ عوامی اقتدار صرف وہی ہے جس میں حکومت عوام سے حاکمیت حاصل کرتی ہے اور عوام کو جواب دہ ہے۔

○ یہ ایک دلچسپ یاد رکھی جانے والی بات تھی جب نیپولین شہنشاہ بنا تو اس نے اپنے آپ کو فرانسیسی جمہوریہ کا شہنشاہ کہلوایا یہ ایک عوامی مقتدر

اعلیٰ کے نظریے کی طاقت تھی۔ یہ عوامی اقتدار اعلیٰ ہی کا نظریہ تھا جس نے فرانس کو قومی طاقت عطا کی۔

○ ساری قوم فوج کے ساتھ متحد تھی جو کہ انقلابی شہریوں پر مشتمل تھی ایک ایسی جنگ جو تقریباً سارے یورپ نے فرانس کے خلاف شروع

کی تھی ایسی حالت میں فرانس کو صرف تنخواہ یافتہ فوج سے کچھ مدد نہیں مل سکتی تھی۔

○ جاکوبن دستور کے تحت عوام کو حق رائے دہی اور حق مخالفت دیا گیا۔ دستور میں کہا گیا کہ حکومت عوام کو کام اور روزگار فراہم کرے گی۔

○ سارے عوام کی خوشی ہی حکومت کا مقصد قرار دیا گیا گوکہ وہ کبھی عمل میں نہیں لایا گیا مگر تاریخ میں یہ دنیا کا پہلا حقیقی جمہوری دستور تھا۔

○ حکومت نے فرانس میں غلامی اور استعمار کو ختم کیا۔ نیپولین کا اقتدار پر آنا پیچھے کی طرف ایک قدم تھا۔ گوکہ اس نے عوامی اقتدار کو تباہ کر دیا

اور ایک سلطنت قائم کی مگر عوامی اقتدار کے نظریے کو تباہ نہیں کیا جاسکتا۔

- نیپولین کی شکست کے بعد فرانس کی قدیم برسر اقتدار حکومت کو اقتدار پر لایا گیا۔ بہر حال چند سالوں میں 1830ء میں اور ایک انقلاب برپا ہوا۔
- 1848ء میں شہنشاہیت کو بے دخل کر دیا گیا لیکن جلد ہی وہ دوبارہ قائم ہو گئی۔ بالآخر 1871ء میں دوبارہ جمہوریہ کے قیام کا اعلان کیا گیا۔
- انقلاب عام آدمیوں یعنی کسانوں اور غریب لوگوں کی جانی قربانیوں کی مدد سے رونما ہوا۔ 1792ء میں تاریخ میں پہلی مرتبہ پیشہ ور افراد اور جائیداد سے محروم طبقات کو مساوی سیاسی حقوق دیئے گئے۔
- حق رائے دہی اور نمائندوں کا انتخاب کا حق عوام کے مسائل کا حل نہ ہو سکا۔ کسانوں کو ان کی زمین مل گئی لیکن، مزدور اور ہنرمند افراد اور وہ لوگ جو انقلابی تحریک کی ریڑھ کی ہڈی تھے انہیں حقیقی مساوات نہ مل سکی۔
- ان کے نزدیک حقیقی مساوات صرف معاشی مساوات سے ہی ہوسکتی ہے۔ فرانس جلد ہی وہ پہلا ملک بن گیا جہاں سماجی مساوات کا نظریہ اور سوشلزم نے ایک نئے طرز کی سیاسی تحریک کو جنم دیا۔
- یورپ کی سلطنت: اطالوی زبان بولنے والا صوبے لبارڈی اور ویتیشیا تھے۔ ہنگری میں آدھی آبادی میکسیر بولی بولتی تھیں اور آدھی آبادی مختلف بولیاں بولتی تھیں گلیشیا میں حکمران پولینڈ کی زبان بولتے تھے۔ ان کے علاوہ تین برتری رکھنے والے گروہ اس سلطنت کی چہار دیواری میں رہتے تھے۔
- بہت سارے کسانوں کی رعایا، بوہیمیا، کے رہنے والے شمال میں رہنے والے سلوواکس، کارنیولا میں سالیونس، کریٹس جنوب میں، ٹرانسلوانیا کے شمال میں رومی لوگ۔ اس قسم کے اختلافات سیاسی اتحاد کو آسانی سے ترقی نہیں دے سکتے تھے۔ صرف ایک تعلق جو ان مختلف گروہوں کو آپس میں باندھے ہوئے رکھا تھا ایک شہنشاہ کی حکمرانی کا تصور تھا۔
- اشرافیہ اور نیا متوسط طبقہ: براعظم میں سماجی اور سیاسی طور پر برتری رکھنے والی جماعت زمیندار اشرافیہ تھی اس جماعت کے ارکان ایک عام طریقہ زندگی پر متحد تھے۔
- جو اطراف و اکناف دور دراز علاقوں اور شہروں میں جائیداد اور گھروں کے مالکین تھے۔ وہ سفارتی مقاصد کے لیے فرانسیسی زبان بولا کرتے تھے اور ان کے خاندان اکثر شادی کے بندھنوں سے جڑے ہوئے تھے۔ یہ جماعت عددی اعتبار سے کم افراد پر مشتمل تھی۔ آبادی کی اکثریت کسانوں پر مشتمل تھی۔
- مغربی علاقوں میں زیادہ تر کارشکاری کسانوں اور چھوٹے مالکین کے ذریعہ کی جاتی تھی جب کہ مشرق میں اور وسطی یورپ میں زمین کی ملکیت کا طریقہ وسیع جاگیروں کا تھا جس میں بندھوا مزدور کارشکاری کرتے تھے۔
- آزادانہ قومیت پسندی: انیسویں صدی کے اوائل میں قومی یکجہتی کے خیالات یورپ میں آزادی پسندوں کے نظریات سے قریب سے جڑی ہوئی تھی۔
- لبرل ازم، کا لفظ لاطینی زبان کے ”ماخذ لبر“ سے لیا گیا ہے جس کے معنی آزاد کے ہیں۔ نئے متوسط طبقات کے لیے آزادی پسندی افراد کی آزادی اور قانون کے آگے سارے لوگوں کی برابری کے لیے ہے۔
- سیاسی طور پر وہ منظوری دی گئی حکومت (عوامی) حکومت پر زور دیتی ہے۔ فرانسیسی انقلاب حریت پسندی، مطلق العنانی اور چرچ کے مراعات کے خاتمہ ایک دستور اور عوامی نمائندہ حکومت کے لیے جو کہ پارلیمنٹ کے ذریعہ ہو کے لیے کھڑی ہوئی انیسویں صدی کے حریت پسندوں نے خانگی جائیدادوں کے تحفظ پر زور دیا۔
- قانون کے آگے سارے لوگوں کی برابری حق رائے دہی کے لیے نہ تھی۔ آپ کو شاید یاد ہوگا کہ انقلاب زدہ فرانس جو کہ آزاد جمہوریت کو بحیثیت سیاسی تجربے کے سب سے پہلے استعمال میں لارہا تھا وہاں حق رائے دہی اور حکومت کو منتخب کرنے کا حق صرف جائیداد رکھنے

- والوں کو دیا جاتا تھا۔ جائیداد نہ رکھنے والے مرد اور تمام عورتوں کو سیاسی حقوق سے محروم کر دیا گیا تھا۔
- مختصر سی مدت کے لیے جا کو بین علاقے سے تعلق رکھنے والے تمام بالغ مردوں کو حق رائے دہی دیا گیا تھا۔ بہر حال نیپولین کے بنائے ہوئے قانون میں حق رائے دہی کو محدود کیا گیا اور خواتین کے مرتبے کو گھٹا کر باپ اور شوہر کی سرپرستی میں رکھ دیا گیا تھا۔
- اوائل انیسویں اور بیسویں صدی میں خواتین اور جائیداد نہ رکھنے والے مردوں نے یکساں حقوق کا مطالبہ کرتے ہوئے مخالف تحریکوں کو منظم کیا۔ معاشی دائرہ کار میں حریت پسندی بازاروں کی آزادی، اشیاء اور سرمائے کے چلن پر حکومت کی تحدیدات کی برخواستگی کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔
- انیسویں صدی کے دوران یہ ابھرتے ہوئے متوسط طبقے کا پرزور مطالبہ رہا۔
- نیپولین کے نظم و نسق کے تحت لاتعداد چھوٹی میونسپلٹیوں کو یکجا کرنے 39 ریاستوں پر مشتمل ایک وفاق بنایا گیا۔ ان میں کاہر ایک اپنی خود کی کرنسی اور اوزان و پیمانہ جات رکھتا تھا۔
- 1833ء میں ایک تاجر جس کو اپنی چیزیں فروخت کرنے کے لیے ہیمبرگ سے نیورمبرگ کا سفر کرنا پڑتا تھا اسے 11 کسٹم کے اداروں سے گزرتے ہوئے ان میں سے ہر ایک کو 5 فیصد کسٹم ڈیوٹی ادا کرنا پڑتا تھا۔ کسٹم ڈیوٹی اکثر چیزوں کے وزن اور پیمائش کے مطابق ہوتی تھی۔
- چوں کہ ہر خطہ اپنے خود کے اوزان و پیمانہ جات رکھتا تھا اس لیے حساب کتاب میں بہت زیادہ وقت لگ جاتا تھا۔ مثال کے طور پر کپڑے کو ناپنے کے لیے ایک پیمائش ہوتی تھی جو ہر مقام میں الگ پیمائش رکھتی تھی۔
- فرانکفرٹ میں ایک ایلی یعنی میٹر 54.7 سنٹی میٹر کپڑے کے برابر ہوتا تھا۔ مینسز میں 55.1 سنٹی میٹر، نیورمبرگ میں 65.6 سنٹی میٹر اور فیری برگ میں 53.5 سنٹی میٹر کے برابر ہوتا تھا۔
- 1834ء میں پروشیا کی ایما پر زولویرین یا کسٹم کی انجمن قائم ہوئی جس میں جرمنی کی اکثر ریاستیں شامل ہوئیں۔ اس انجمن نے مصارف کے بوجھ میں کمی کی اور کرنسی کی تعداد کو تیس سے دو تک گھٹا دیا۔
- ریلوے راستوں کے بچھے ہوئے جال نے نقل و حرکت اور معاشی فوائد کو قومی اتحاد سے مربوط کرنے کا کام کیا۔ معاشی قومیت پسندی کی ایک لہر نے قومیت پسندی جذبات کو مستحکم کیا۔
- 1815ء کے بعد ایک نئی قدامت پسندی: 1815ء میں نیپولین کی شکست کو دیکھتے ہوئے یورپی حکومتیں قدامت پسندی کے جذبہ سے متاثر ہونے لگیں۔
- قدامت پسند یہ یقین رکھتے تھے کہ ریاست کے روایتی ادارے جیسے شہنشاہیت کلیسا، سماجی رتبے جائیداد اور خاندان کو محفوظ رکھا جانا چاہئے۔ اکثر قدامت پسند انقلابی دور سے ماقبل کے حالات سماج میں دوبارہ لانا نہیں چاہتے تھے۔
- انھوں نے نیپولین کی لائی ہوئی تبدیلیوں کو محسوس کیا کہ جدیدیت درحقیقت روایتی ادارے جیسے شہنشاہیت کو مضبوط کرنے میں مددگار ثابت ہوئی ہے۔ یہ ریاست کی قوت کو زیادہ موثر اور مضبوط بناتی ہے۔
- ایک جدید فوج، ایک باصلاحیت حکمرانی ایک متحرک معیشت، جاگیر دارانہ نظام اور بندھوا مزدوری کا خاتمہ یورپ کی مطلق العنان شہنشاہیت کو مضبوط کر سکتے ہیں۔
- 1815 میں یورپ کے طاقتور نمائندے برطانیہ، روس، پروشیا اور آسٹریا جنھوں نے مشترکہ طور پر نیپولین کو شکست دی تھی ویانا نامی مقام پر ملاقات کی تاکہ یورپ کے مسائل کو حل کر سکیں۔ اس کانگریس کی میزبانی آسٹریا کے چانسلر ڈیوک میٹرنچ نے کی۔
- نیپولین کی جنگوں کی وجہ سے یورپ میں ہوئی تبدیلیوں کو ختم کرنے اور یوربن خاندان جو انقلاب فرانس کے وقت بے دخل کر دیا گیا تھا اسکو دوبارہ اقتدار پر لانے کی غرض سے 1815ء کا ویانا کانگریس کا معاہدہ رو بہ عمل لایا گیا۔ فرانس اپنے وہ علاقے کھو چکا تھا جن کو نیپولین کے دور میں شامل کر لیا گیا تھا۔

- فرانس کے سرحدوں پر کئی ریاستوں کے قیام کا سلسلہ شروع ہوا تھا تاکہ فرانس کی وسعت کو مستقبل میں بڑھنے سے روکا جاسکے۔ اہم مقصد ان شہنشاہوں کو دوبارہ اقتدار پر لانا تھا جس کو میپولین نے اقتدار سے بے دخل کر دیا تھا اور یورپ میں ایک قدیم ترتیب کی ابتداء کرنا تھا۔
- 1815ء میں شروع ہوا قدامت پسندوں کا دور مطلق العنان تھا۔ وہ تنقید اور انکار برداشت نہیں کرتے تھے اور مطلق العنان حکومت کے جواز کے تعلق سے سوال اٹھانے والی تحریکوں کو دبا دیتے تھے۔ ان میں سے اکثر نے اخبارات کتابوں، ڈراموں اور پرابندی لگادی جو آزادی کے خیالات کی ترجمانی کرتے تھے اور فرانس کے انقلاب سے منسلک تھے۔
- اس کے باوجود فرانسیسی انقلاب کی یادیں آزادی کے متوالوں کو اکساتی رہیں۔ اہم مسائل میں سے ایک جس پر حریت پسند قوم پرستوں نے قدامت پسندوں پر تنقید کی وہ صحافت کی آزادی تھی۔
- **تخیل پسندی اور قومی جذبہ:** قومیت پسندی کا ارتقاء صرف جنگوں اور علاقائی وسعت سے نہیں ہوا۔ ثقافت نے قومی فنون لطیفہ، شاعری، کہانیوں اور موسیقی کے خیالات کی تخلیق میں اہم کردار ادا کیا۔ قومی جذبات کی ترجمانی اور اس کو سنوارنے میں اہم رول ادا کیا۔
- تخیل پسندی ایک ثقافتی تحریک ہے جو قومی جذبات کی ایک مخصوص شکل کو بڑھا دینے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ تخیل پسندی افسانوی فن کاروں اور شعراء نے عام طور پر سائنس، معقولیت پسندی کی عظمت پر تنقیدیں کیں اور اس کے بجائے جذبات خیال پسندی اور روحانی احساسات پر زور دیا۔
- **مشققتیں اور عوامی بغاوت:** 1830 عیسوی کے سال میں یورپ میں معاشی مشققتیں بہت زیادہ تھیں۔ اٹھارویں صدی کے نصف اول میں سارے یورپ میں آبادی میں برے پیمانے پر اضافہ ہوا۔ اکثر ممالک میں روزگار سے زیادہ روزگار کے طلب گار تھے۔
- 1848ء بھی ان سالوں میں سے ایک ہے۔ غذائی اشیاء کی کمی اور بے تحاشہ بے روزگاری پیرس کی آبادی کو سڑکوں پر لاکھڑا کر دیا۔ رکاوٹیں کھڑی کردی گئیں اور لوئی فلپ کو فرار ہونے پر مجبور کر دیا گیا۔ ایک قومی اسمبلی نے عوامی حکومت کا اعلان کیا اور 21 سال کے مردوں کو رائے دہی کا حق اور کام کے حق کی طمانیت دی گئی۔ روزگار فراہم کرنے کے لیے قومی کارخانے قائم کئے گئے۔
- **1830 اور 1848 کے انقلاب:** جوں ہی قدامت پسند سلطنتوں نے اپنی قوت کو جمع کرنا شروع کیا حریت پسندی، قومیت پسندی کو یورپ کے کئی حصوں میں انقلاب سے قریب ہو گئیں جیسا کہ اطالیہ اور جرمنی کی ریاستیں، اوٹومان سلطنت کے صوبے، آئرلینڈ اور پولینڈ وغیرہ، انقلابوں کی رہنمائی آزادی پسند قوم پرست کر رہے تھے جو پڑھے لکھے متوسط و خوشحال طبقے سے تعلق رکھتے تھے ان میں پروویسر، اسکول کے اساتذہ کلرک اور متوسط تجارتی طبقے کے ارکان تھے۔
- 1814 کے معاہدے کے مطابق اس نے پارلیمنٹ کی رضا مندی سے حکومت کی۔ لوئی نے جب تک حکومت کی فرانس میں آسودگی تھی
- لیکن 1824ء میں ان کا تیسرا بھائی چارلس دہم تخت پر بیٹھا (1820-1830)۔ وہ انقلابات کا سخت دشمن تھا اور امراء اور مذہبی امور انجام دینے والے طبقے کو خصوصی مراعات بحال کرنا چاہتا تھا۔
- نائین کے دفتر نے اس کے ان کاموں پر اعتراض کیا تو اس نے 1814ء کے اصولوں کو رد کر دیا اور اپنی مرضی کے مطابق حکومت کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس چیز نے کھلے عام انقلاب برپا کر دیا جس سے چارلس کو تخت تاج چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا اور لوئی فلپ اس کا دور کے رشتے کا بھائی بادشاہ بن گیا۔ (1830-1848ء تک)
- 1830ء میں چارلس دہم کے خلاف بغاوت سے بغاوتوں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا جیسا کہ آپ کو یاد ہوگا کہ ہالینڈ اور بلجیم کو ویانا کانگریس نے متحد کر دیا تھا۔ یہ اتحاد ویانا کانگریس کے ذمہ داروں کی کم عقلی کا ثبوت تھا۔ کیونکہ دونوں ممالک قومیت، زبان اور مذہب میں مختلف تھے اس کے علاوہ حکومت میں ڈچ بلجیم کے لوگوں سے زیادہ طاقت رکھتے تھے۔
- 1830ء میں بلجیم کے لوگوں نے بغاوت کی اور ایک آزاد ریاست تشکیل دی۔ بڑی طاقتوں نے اس کو مخالف

- نظروں سے دیکھا لیکن وہاں ان کے کرنے کے لیے کچھ نہ تھا فرانس اپنے انقلاب میں مصروف تھا آسٹریا کافی دوری پر تھا۔ آخر کار بلجیم کی آزادی کو تسلیم کر لیا گیا۔ انھوں نے دستوری شہنشاہیت قائم کی جو فرانس میں لوئی فلپ کی حکومت کی طرح تھی۔
- بغاوت پولینڈ تک پھیل گئی جس کے اکثر علاقے ویانا کا نگر لیس نے روس کو دیئے تھے۔ پولینڈ کی حالت بلجیم سے مختلف تھی کیونکہ اس کو روس نے شامل کر لیا تھا جو کہ ایک عظیم طاقت تھی،
- پولینڈ والوں کو اس کے پڑوسیوں سے کوئی مدد نہیں ملی۔ باوجود اس کے کہ انھوں نے بہت جانفشانی سے لڑائی کی لیکن وہ ہار گئے۔ نتیجے کے طور پر زار نے پولینڈ کو روس کا ایک حصہ بنا لیا۔ سینکڑوں کی تعداد میں پولینڈ والوں کو قتل کر دیا گیا اور ان میں قومی جذبے کو مٹانے کے لیے جو کچھ ممکن ہو سکے گا کیا گیا۔
- **1848ء کی بغاوت: 1830** کی طرح 1848ء میں بھی فرانس میں انقلاب کی ابتداء ہوئی۔ لوئی فلپ کی حکومت کو دستوری شہنشاہیت قرار دیا جاتا تھا۔ حقیقت میں اس کو شہریوں کا بادشاہ کہا جاتا تھا۔
- رسم تاج پوشی کے وقت کیا گیا ”خدا کی مہربانی اور قوم کی رضامندی سے یہ رسم تکمیل پائی 1848 تک اس کی حکومت نے بہت حد تک قوم کو نظر انداز کیا۔ اس کی حکومت کے کئی مخالفین پیدا ہو گئے۔ اس کے مخالفین کی تعداد بڑھنے لگی۔
- بادشاہ کا وزیر اعظم غیر معروف تھا۔ بادشاہ کو اسے ہٹانا پڑا۔ معزول وزیر کے گھر کے سامنے فساد پھوٹ پڑا۔ بادشاہ کے سپاہیوں نے گولیاں چلائی جس سے تیس لوگ مارے گئے ہجوم بہت پر تشدد ہو گیا جمہوریہ زندہ باد کے نعرے گونجنے لگے جس کی وجہ سے لوئی فلپ نے فرار ہونے میں ہی عافیت سمجھی جیسا کہ اس کے رشتہ دار بھائی لوئی (سولہ) (XIV) نے کیا تھا۔ وہ انگلینڈ چلا گیا۔
- پیرس میں جہاں انقلابی جذبہ زوروں پر تھا سڑکوں پر لڑائیاں جاری رہیں۔ کام کرنے والے لوگوں نے کام کا مطالبہ کیا۔ تھوڑے وقت کے لیے عبوری حکومت نے ان کو کام فراہم کرنے کی کوشش کی۔
- یہ تجربہ کرنے والا رہنما لوئی بلا نک تھا جو کہ سماجیت پسند (سوشلسٹ) تھا۔ بے ایمانی اور لالچ نے اس منصوبے کو ناکارہ بنا دیا اور تشدد جاری رہا۔ حکومت کی فوجوں نے بالآخر باغیوں کو شکست دی اور سخت سزائیں نافذ کیں۔
- **1848ء کا انقلاب اور خواتین:** عورتوں کو سیاسی حقوق دینے کا مسئلہ متنازعہ تھا۔ حالانکہ آزادانہ تحریک میں عورتوں نے کئی سالوں تک بہت ہی مستعدی سے حصہ لیا۔ خواتین کی اپنی انجمنیں تھیں۔ انہوں نے کئی اخبارات جاری کئے۔
- سیاسی مجالس اور مظاہروں میں حصہ لیا۔ اس کے باوجود انھیں اسمبلی انتخابات میں رائے دہی کے حق سے محروم کر دیا گیا۔ فرانکفرٹ کی پارلیمنٹ جو سینٹ پال کے چرچ میں منعقد ہوئی تھی وہاں خواتین کو ملاقاتیوں کے حصہ میں صرف مشاہدہ کرنے کے لیے داخلہ دیا گیا۔
- 1848ء کے بعد یورپ میں قومیت پسندی نے جمہوریت اور انقلاب سے دوری اختیار کی۔ قومیت پسند جذبات کو اکثر قدامت پسندوں نے ریاستی طاقت کے ارتقاء اور یورپ میں سیاسی برتری کے لیے استعمال کیا۔
- وزیر اعظم اوٹو وان بسمارک جو اس اتحاد کا معمار تھا پروشیا کی فوج اور افسر شاہی کی مدد سے اس کو مکمل کیا۔ سات سالوں میں، آسٹریا، فرانس اور ڈنمارک سے تین جنگیں لڑی گئیں جس کا نتیجہ پروشیا کی فتح سے ظاہر ہوا اور جرمنی کے اتحاد کا عمل مکمل ہوا۔ جنوری 1871ء میں پروشیا کے بادشاہ ولیم اول کو جرمنی کا شہنشاہ قرار دیا گیا جس کی رسم تاج پوشی ورسائلز میں منعقد ہوئی۔
- قومی تعمیر کے مرحلہ میں جرمنی نے پروشیا کی طاقت کی برتری کا مظاہرہ کیا۔ نئی ریاست نے جرمنی میں کرنسی، بینکوں کا نظام، جائز اور قانونی طریقہ کار کو جدید طرز عطا کرنے پر زور دیا۔ پروشیا کی طریقہ کار اور اقدامات ساری جرمنی کے لیے ایک نمونہ کی حیثیت پانچے تھے۔
- جرمنی کی طرح اطالیہ بھی سیاسی تقسیم کی ایک طویل تاریخ رکھتی ہے۔ اطالوی کئی چیدہ چیدہ ریاستوں میں اور کثیر قومی سلطنت ہسبرگ

میں پھیلے ہوئے تھے۔ انیسویں صدی کے وسط میں اٹلی سات ریاستوں میں منقسم تھی جن میں سے صرف سارڈینیا۔ پیڈی مانٹ پر اطالوی شاہی خاندان حکومت کرتا تھا۔

- 1830ء کے دوران جوزف میزینی نے اطالوی جمہوریہ کے اتحاد کو ایک مستحکم نظام العمل دیا۔ اس نے نوجوان اطالیہ (Young Italy) نامی خفیہ تنظیم کی بنیاد ڈالی تاکہ اپنے مقاصد کو پورا کر سکے۔
- 1831ء اور 1848ء کی بغاوتوں کی ناکامی کا مطلب تھا کہ اب ذمہ داری سارڈینیا۔ پیڈی مانٹ کے حکمران وکٹر ایمانیول پر پڑی کہ وہ اطالوی ریاستوں کو جنگ کے ذریعہ سے متحد کرے۔ اس علاقہ کے حکمران طبقے کی نظر میں متحدہ اطالیہ کے ذریعے معاشی ترقی اور سیاسی برتری ممکن تھی۔
- وزیر اعظم کیاور جس نے اس تحریک کی رہنمائی اطالیہ کے علاقوں کو متحد کرنے کے لیے کی تھی وہ نہ تو انقلابی تھا نہ ہی جمہوریت پسند۔ اطالیہ کے دیگر پڑھے لکھے، دولت مند اور اونچے طبقے کے افراد کی طرح وہ فرانسیسی زبان اطالوی زبان سے بہتر بولا کرتا تھا۔
- فرانس کے ساتھ کیاور کے سفارتی گٹھ جوڑ کی وجہ سے سارڈینیا 1859ء میں آسٹریائی فوجوں کو شکست دینے میں کامیاب ہو گیا۔ عام فوج کے علاوہ سلخ رضا کار افراد گیری بالڈی کی قیادت میں جنگ میں شامل ہوئے۔
- 1860ء میں وہ جنوبی اٹلی اور سسلی کی دو حکومتوں کی طرف روانہ ہوئے اور مقامی کسانوں کی حمایت حاصل کی تاکہ اسپین کے بادشاہوں کو باہر نکالا جاسکے۔
- 1871ء میں وکٹر ایمانیول دوم نے متحدہ اٹلی کے بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ بہر حال اطالوی عوام کی اکثریت جن میں ان پڑھ کافی تعداد میں تھے وہ آزاد قومیت پسند نظریے سے ناواقف تھے۔
- کسانوں کی اکثریت جنہوں نے جنوبی اٹلی میں گیری بالڈی کی حمایت کی تھی کبھی ”اطالیہ“ کے بارے میں نہیں سنا تھا اور یہ سمجھتے تھے ”اطالیہ“ وکٹر ایمانیول کی بیوی ہے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) کس انقلاب نے لفظ ”قوم“ کو جدید معنی دیا۔
(1) امریکی انقلاب (2) روسی انقلاب (3) فرانسیسی انقلاب (4) برطانوی انقلاب
- (2) لبرل ازم، کالفظ کس زبان کے ”ماخذ لبر“ سے لیا گیا ہے
(1) لاطینی (2) یونانی (3) اطالوی (4) انگریزی
- (3) نیپولین کے نظم و نسق کے تحت لاتعداد چھوٹی میونسپلٹیوں کو یکجا کر کے کئی ریاستوں پر مشتمل ایک وفاق بنایا گیا۔
(1) 35 (2) 38 (3) 49 (4) 39
- (4) فرانکفرٹ میں ایک ایلی یعنی میٹر کتنے سنٹی میٹر کپڑے کے برابر ہوتا تھا۔
(1) 54.6 (2) 54.7 (3) 54.9 (4) 54.2
- (5) کونسے سال ویانا کانگریس کا معاہدہ رو بہ عمل لایا گیا۔
(1) 1817ء (2) 1871ء (3) 1815ء (4) 1818ء
- (6) کس نے نوجوان اطالیہ (Young Italy) نامی خفیہ تنظیم کی بنیاد ڈالی۔
(1) جوزف میزینی (2) کاوور (3) بسمارک (4) نیپولین
- (7) فرانس کے ساتھ کیاور کے سفارتی گٹھ جوڑ کی وجہ سے سارڈینیا 1859ء میں فوجوں کو شکست دینے میں کامیاب ہو گیا۔
(1) جرمن (2) روسی (3) آسٹریائی (4) امریکی

(8) میں وکٹر ایمانیول دوم نے متحدہ اٹلی کے بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔

1873 (1) ء 1871 (2) ء 1872 (3) ء 1875 (4) ء

جوابات

1-3	2-1	3-4	4-2	5-3	6-1	7-3	8-2
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----

اطالیہ کا اتحاد

- عہد متیق سے اطالیہ عظیم رومی سلطنت میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔
- فرانسیسی انقلاب نے اطالیہ پر گہرے اثرات مرتب کئے۔
- 1815ء کی ویانا کانگریس نے اطالوی عوام کے قومی احساسات کو نظر انداز کرتے ہوئے اطالیہ کو چھوٹی چھوٹی سلطنتوں میں تقسیم کر دیا۔
- حب الوطنی اور قومیت کا شعور پیدا کرنے کے لئے خفیہ انجمنیں قائم کی گئی اور ایک خفیہ انجمن ”کاربوناری“ تھی۔
- جیوپی میسنی نے سب سے پہلے عظیم اطالیہ کے نظریہ کو پیش کیا۔
- میزینی یا میسنی نے ایک تنظیم ”نوجوان اطالیہ Young Italy“ قائم کی۔
- میزینی نے اطالیہ کے لوگوں میں قومی شعور بیدار کیا۔
- جیری بالڈی یا انسٹنٹ جیورٹی نے ایک کتاب 1843ء میں The Moral and Social Primary of Italians لکھی۔
- ڈاکٹر امانیول دوم نے اطالیہ کے اتحاد میں کلیدی کردار ادا کیا۔
- ڈاکٹر امانیول دوم ’ایک دیانتدار حکمران‘ کے نام سے جانا جاتا تھا۔
- اٹلی کے اتحاد میں کونٹ کاور نے انتہائی موثر رول ادا کیا۔
- کونٹ کاور امانیول کا وزیر عظم تھا۔
- کریبین کی جنگ میں ایک طرف روس اور دوسری طرف ترکی، برطانیہ اور فرانس تھے۔ اس جنگ میں کاور کو شکست ہوئی اور برطانیہ اور فرانس نے فتح حاصل کی۔
- جوزف گری بالڈی نے رضا کار فوج لال قمیص (Red Shirts) قائم کی۔
- وینیشیا کا الحاق اطالیہ میں 1866ء میں کیا گیا۔
- 1870ء میں روم کو اٹلی میں شامل کیا گیا اور روم اٹلی کا صدر مقام بن گیا۔

جرمنی کا اتحاد

- جدید تاریخ عالم میں اٹلی کے اتحاد کی طرح جرمنی کا اتحاد بھی ایک اہم واقعہ ہے۔
- 1870ء میں جرمنی کا اتحاد عمل میں لایا گیا۔
- جرمنی کے اتحاد کی کوششیں انیسویں صدی کی ابتداء میں شروع ہوئی۔
- جرمنی ریاستوں پر نپولین کے حملوں نے جرمنی کے اتحاد کی بنیاد رکھی۔ نپولین نے سو جرمنی ریاستوں کو فتح کیا۔
- نپولین نے 1806ء میں آسٹریا سے پریس برگ کا معاہدہ کیا جس کے رو سے آسٹریا کے حکمران کو مقدس رومی حکمران کا خطاب دیا جاتا تھا
- ختم کر دیا گیا اور مقدس رومی سلطنت مقدس رہی اور نہ ہی رومی اور نہ ہی کوئی مملکت رہی۔

- نیپولین نے جرمنی کے مقبوضہ علاقوں میں انقلابی اصلاحات نافذ کئے۔
- نیپولین کے زوال کے بعد 1815ء میں ویانا کانگریس کا انعقاد ہوا اور اس نے جرمنی کو تسلیم کیا۔
- 1818ء میں سولہ جرمن ریاستوں میں ایک مشترکہ کسٹم یونین قائم کی۔
- جرمنی اتحاد کے فروغ میں نپٹھے، ہیگل اور اسٹین نے اہم کردار ادا کیا۔
- 1848ء میں جرمن کی مجلس کے حکم پر پارلیمنٹ کے لئے انتخابات ہوئے اور 831 منتخب نمائندے فرانکوٹ میں جمع ہوئے اور جرمنی کے لئے دستور بنانے کی ذمہ داری لی۔
- بسمارک وہ شخص تھا جس نے جرمنی کے اتحاد کو ممکن بنایا۔ وہ 1862ء میں چانسلر بنا۔
- تاریخ میں بسمارک کو فولاد اور خون کے نام سے جانا جاتا ہے۔
- بسمارک نے جو پہلا بین الاقوامی مسئلہ حل کیا وہ 1863ء کا روس کے خلاف پولینڈ کی بغاوت تھی۔
- بسمارک نے ڈنمارک سے 1864ء میں جنگ کی اور فتح حاصل کی۔
- آسٹریا کو یکاوتہا کرنے کے بعد بسمارک نے جنگ کی تیاری کی شروعات کی۔
- اسٹریا چاہتا تھا کہ جرمن مجلس بسمارک کے حملہ کو روکنے کے لئے اپنی فوج روانہ کرے۔
- آسٹریا اور جرمنی مجلس کی فوجوں نے مشترکہ طور پر پریشیاء کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔
- بسمارک اس جنگ میں شامل ہوا۔ اٹلی نے پریشیاء سے ہاتھ ملایا۔
- جون 1866ء میں جنگ کا آغاز ہوا اور یہ جنگ دو ماہ تک چلتی رہے۔ اسی سے سات ہفتوں والی جنگ کہا جاتا ہے۔
- اس جنگ میں پریشیاء کی فوجوں نے کامیابی حاصل کی۔
- 1866ء میں پرگ معاہدہ طے کیا گیا۔
- پریشیاء نے نئی ریاستوں کے ساتھ شمالی جرمنی کا اتحاد قائم کیا۔
- پریشیاء کا حکمران اتحاد کا صدر مقرر کیا گیا۔
- جرمنی کے اتحاد کے دوسرے مرحلے میں جنوبی ریاستوں کا الحاق عمل میں لایا گیا۔
- فرانس۔ پریشیاء کے درمیان جنگ 71-1870ء ہوئی جس میں فرانس کو شکست ہوئی۔
- فرانکفرٹ کا معاہدہ فرانس اور پریشیاء کے درمیان 1871ء میں طے پایا جس میں پریشیاء کے مفادات کو ترجیح دی گئی۔
- لیبیاء: لیبیاء شمالی آفریقہ کا غریب ملک تھا۔ جو اٹلی کی نوآبادی تھا اور 1951ء میں طویل جدوجہد کے بعد آزاد ہوا۔ جب لیبیاء آزاد ہوا تب اٹلی سے ملک کا اقتدار اعلیٰ بادشاہ ادریس کو منتقل کیا گیا جس نے ملک پر چند امیر اور طاقتور خاندانوں کی مدد سے حکومت کی۔
- 1959ء میں لیبیاء میں پٹرول کے کثیر ذخائر برآمد ہوئے اور تیل کی فروخت سے ملک میں دولت کی فراوانی ہوئی۔ حکمرانوں اور طاقتور خاندانوں نے اس نئی دولت پر قبضہ کر لیا۔ اسی دوران شمالی آفریقہ میں قومیت کی نئی لہر اٹھی۔
- نوجوان طبقہ جدید نئی سلطنت کا احیاء چاہتا تھا جو کہ نوآبادیاتی اقتدار اور دلچسپی کے مطیع نہ ہوں بلکہ عوامی فلاح کے لئے کام کریں۔ وہ ملک میں اصلاحات، عورتوں پر تشدد کا خاتمہ، مستقل طور پر قبیلوں کے درمیان جنگوں کی روک تھام اور امن و اتحاد کے لئے کوشاں تھے۔ وہ تیل سے حاصل شدہ نئی دولت کو مساویانہ طور پر تقسیم کو یقینی بنانا چاہتے تھے۔ لیبیاء کی اکثریتی عوام اس نظریہ سے کافی متاثر ہوئی
- 1969ء میں معمر قذافی اور 70 نوجوان فوجی عہدیداروں کے گروہ نے لیبیاء کا کنٹرول اپنے قبضہ میں لے لیا۔ آفسروں کا گروہ اپنے آپ کو Free Officer Movement کہتا تھا۔ بادشاہ ادریس اول نے ملک سے فراری اختیار کی۔

- ملک میں شہنشاہیت کا خاتمہ ہوا اور ملک Socialist Libyan Arab Republic قرار پایا۔ فوج نے اقتدار اعلیٰ کی منتقلی میں مکمل تعاون کیا۔ یہ تحریک Revolutionary Command Council (RCC) کی قیادت میں چلائی گئی
- RCC 12 فوجی اراکین پر مشتمل تھی۔ یہ نئی قیادت لیبیاء کو جدید مساوات انسانی Modern Egalitarian Country کی حیثیت سے ترقی سے ہمکنار کرنا چاہتی تھی اور ساتھ ساتھ اسلام کے بنیادی اصولوں پر عمل پیرا تھی۔ اسلام اکثریتی عوام کا مذہب تھا۔
- نئی طرز حکومت نے مختلف اصلاحات شروع کیئے اور لیبیاء کو تیزی سے ترقی کی جانب گامزن کیا۔ تیل کے وسائل کو قومیا گیا۔ کاشتکاری کے اضافہ کے لئے غریب مزدوروں کو آبپاشی کی زمینات دی گئی تاکہ خانہ بدوش Nomadism نظام کا خاتمہ ہوا۔
- اقدامات کے سبب لیبیاء پورے افریقہ میں اعظم ترین سماجی خدمات کے حصول کے قابل بن پایا۔ اوسط حیات جو 50 سال سے کم تھی بڑھ کر 77 سال ہو گئی۔ آج مرد و خواتین کا شرح خواندگی %90 سے بھی زائد ہے۔
- قبائیل، خانہ بدوش، ناخواندگی، عورتوں پر تحدیدات کی وجہ سے لوگوں کی جمہوریت میں شراکت داری کو یقینی بنانا مشکل تھا۔ نئی لیبیائی حکومت نے عوامی مجلس، عوامی مقننہ کو مرکز میں منتخب کر کے عام عوام کو عوامی معاملات میں شراکت داری کیلئے حوصلہ افزائی کی کوشش کی۔
- اوسط طبقہ میں تعلیمی ترقی ہوئی اور لوگوں نے ان سیاسی اداروں میں حصہ لینا شروع کیا جس سے سماج میں تیزی سے تبدیلی رونما ہوئی مگر قدانی حکومت ان جمہوری اداروں پر بھروسہ کرنے کو تیار نہیں تھی۔ اس کی جگہ انہوں نے متوازی انقلابی مجلس نظام کی تشکیل دی جنہیں قدانی اور RCC کے نامزد قریبی افراد کنٹرول کرتے تھے۔
- اور عوامی اداروں کے لیے ان غیر منتخب افراد کے فیصلوں کو نافذ کرنا لازمی تھا۔ اس کے نتیجے میں لوگوں کو ان اداروں سے دلچسپی ختم ہو گئی لیکن حکومت نے عوام کو زبردستی اس میں شمولیت کیلئے دباؤ ڈالا۔
- RCC خود کو مخالفت اور تنقید کو بالکل برداشت نہیں کرتی تھی۔ وہ سیاسی مخالفین کو گرفتار کرتی۔ اذیتیں دیتی اور وحشیانہ انداز فوج کی مدد سے ہلاک کیا کرتی تھی۔ صحافت کیلئے آزادی نہیں تھی۔ آزاد تنظیموں جیسے تجارتی انجمنوں اور دیگر تنظیموں اور کسی بھی سیاسی جماعت کو لیبیاء میں کسی سرگرمی کی اجازت نہیں تھی۔
- 2010ء کے اوخر میں عرب دنیا کے اطراف جمہوری حکومتیں قائم کرنے کی تحریک چلائی گئی۔ اس تحریک کا آغاز چھوٹے سے ملک تیونس (Tunisia) میں ہوا اور مصر، لیبیاء، یمن، بحرین، شام اور دیگر ممالک میں تحریکیں پھیل گئیں۔ ان انقلابی مظاہروں احتجاج اور جنگوں کی لہریں جو عرب دنیا میں 18 دسمبر 2010ء کو شروع ہوئی اس کو بہار عرب (Arab Spring) کے نام سے شہرت حاصل ہوئی۔
- لیبیاء میں تبدیلی: بن غازی جیسے کئی شہروں میں شہری سہولیات کی حالت تشویشناک تھی، کئی شہری بے روزگار تھے۔ اور اکثر خاندانوں کی کوئی مستقل آمدنی کا ذریعہ نہیں تھا۔
- ملک بھر میں عوام انٹرنٹ اور موبائل فون کے ذریعے اپنے احساسات کا اظہار کر رہے تھے جبکہ سرکاری میڈیا نے ان حالات کو نشر نہیں کیا۔ جنوری 2011ء کے آغاز پر ایک گروہ نے مکانات کی تعمیرات میں تاخیر اور سیاسی رشوت کی وجہ سے ملک کے شمالی مشرقی حصے کے شہر Bada میں احتجاج شروع کیا۔
- احتجاج پر امن جلوس کے طور پر شروع ہوا۔ پولیس نے اس سے کچلنے کی کوشش کی مگر یہ احتجاج دیگر شہروں میں پھیل گیا۔ فروری تک یہ احتجاج پر تشدد شکل اختیار کر گیا۔
- فروری میں مظاہرے تشدد میں تبدیل ہو گئے۔ Benghazi شہر میں لوگوں نے پولیس کے خلاف مارچ نکالا وہاں پرفائرنگ ہوئی اور لوگ زخمی ہوئے۔ عوام کے طبقے نے اپنے لئے ہتھیار اور اسلحہ حاصل کرنا شروع کیا۔
- عوام نے مختلف مطالبات کیئے۔ انہوں نے سابقہ دستور کی تجدید سے لے کر کثیر جماعتی جمہوریت کے قیام تک مطالبات کیئے۔ قدانی

- حکومت نے اپنے حامیوں کو جمع کر کے خود کی تائید میں مظاہرے شروع کیے۔ اس کے بعد دونوں کے درمیان خانہ جنگی (Civil War) ہوئی اور عام لوگ بھی اسلحہ سے لیس ہو گئے اور فوج کے چند اراکین بھی عوام کے ساتھ مل گئے۔
- قذافی نے مظاہروں کے خلاف اپنی بری اور ہوئی فوج کا استعمال کیا جس میں کئی لوگ ہلاک ہو گئے۔
- دنیا کے بیشتر طاقتور ممالک جیسے متحدہ ریاست امریکہ (USA) لیبیا میں مداخلت کے خواہشمند تھے اور وہ قذافی حکومت کو ختم کر کے اپنی پسندیدہ و تائیدی حکومت کے قیام کے لئے کوشاں تھے کیونکہ وہ لیبیا کے اہم تیل کے ذخائر پر کنٹرول کرنا چاہتے تھے۔ ان ممالک نے باغیوں کی تائید کی اور لیبیا کو خانہ جنگی میں ڈھکیل دیا۔
- ادارہ اقوام متحدہ (UNO) نے باغیوں کی تائید کی اور لیبیا کو No Flyzone قرار دیا۔
- لیبیائی حکومت ہوائی فوج کے ذریعے باغیوں پر بمباری نہ کر پائے۔ لیکن حکومت نے ہوائی حملوں کو جاری رکھا تب فرانس، امریکہ اور برطانیہ وغیرہ نے مشترکہ طور پر اپنی ہوائی فوج سے لیبیائی حکومت کے ٹھکانوں پر بمباری کی اس طرح لیبیا عوام نے بتدریج انقلاب کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں کامیابی حاصل کی۔
- اس کے بعد صاف و شفاف انتخابات ہوئے جس میں 100 سے زائد سیاسی جماعتوں نے حصہ لیا اور 200 نمائندے منتخب ہوئے اور نئی حکومت نے 14 نومبر 2012ء کو حلف لیا۔ انہوں نے عبوری دستور تشکیل دیا۔
- مائیمار (برما): برما (جدید نام - مینمار) کی سر ہندوستان کو لگتی ہے۔ برما ہندوستان کی طرح برطانوی نوآبادی تھا۔ یہ ساگوان کی لکڑی، غذائی فصل جیسے چاول اور معدنیات جیسے ٹن اور قیمتی پتھر جیسے یاقوت اور نیلم فراہم کرنے والا بڑا ملک تھا۔
- برما بھی ہندوستان کی آزادی کے صرف 5 مہینے بعد آزاد ملک بنا۔ انہوں نے ہماری طرح دو ایوانوں پر مشتمل پارلیمنٹ تشکیل دیا۔ اور 1951, 1956, 1960 کے دوران انتخابات ہوئے۔
- 1947 میں آنگ سان جو برما کے نسلی گروہ کا قائد تھا اور جس نے آزادی کے حصول کے دوران ملک کی قیادت کی (اور موجودہ حزب مخالف قائد آنگ سان سوچی کے والد) اور دیگر اقلیتی گروہوں کے قائدین نے ایک معاہدہ پر گفتگو کی۔ جس کے ذریعے اقلیتوں کو جمہوری عمل میں شامل کرنے کی ضمانت جاری تھی۔ لیکن اس دوران آنگ سان کو قتل کر دیا گیا۔
- اس کے فوری بعد برمی فوج نے طاقت کے زور پر نسلی ریاستوں میں اقتدار بڑھانا شروع کیا۔ کئی گروہوں نے اپنی ریاستوں میں اقتدار بڑھانا شروع کیا۔ کئی گروہوں نے اپنی ریاستوں کے تحفظ کے لیے مسلح جدوجہد شروع کی۔ وہ خود مختاری، نسلی حقوق اور جمہوریت میں شراکت داری کا مطالبہ کر رہے تھے۔
- 1962ء میں جب نسلی جدوجہد پیچیدہ ہو گئی تو منتخبہ حکومت کو بے دخل کر کے فوجی جنرل Newin نے ملک کا اقتدار سنبھال لیا۔ اس نے تمام صنعتوں اور معدنیاتی وسائل کو قومیا نے کی کوشش کی۔
- مفت عوامی صحت اور تعلیمی نظام کو قائم کیا 1962ء اور 1965ء کے درمیان زمینداروں اور سود خوروں کے خلاف اہم قوانین وضع کیے گئے۔ ان کا مقصد کسانوں کے زمین کے حقوق کی حفاظت اور جائیداد اور کرایہ پر زمین دینے کے حقوق کا تحفظ تھا۔ ان اقدامات بشمول کرایہ کو ختم کرنے کے قانون سے کسانوں کی مدد کی گئی۔
- فوجی جنرلس تب سے اس ملک پر حکومت کر رہے ہیں۔ یہ حکمران یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اشتراکی پالیسیوں پر عمل پیرا ہیں ملک کے اہم وسائل قومی جنرلوں کے قبضہ میں ہیں۔ لیبیا جس پر فوج نے حکومت کی اور ملک میں ترقی اور فلاحی سرگرمیاں انجام دیں۔
- برما میں کوئی ترقی نہیں ہوئی اور برما غریب و مفلس ملک بن گیا۔ یہاں کسانوں پر دباؤ ڈالا جاتا تھا کہ وہ اپنے بچوں کو فوج کو فروخت کر دیں اور کانوں میں نیم غلامی کی حالت میں کام کریں۔ جنرلس جو برما کی حکومت چلاتے تھے وہ تمام انسانی حقوق کو پامال کرتے تھے
- 1988ء میں ایک بڑا مظاہرہ فوجی حکمرانی کے خلاف پھوٹ پڑا اور ہزاروں مظاہرین کو بربریت سے قتل کر دیا گیا۔ نئی فوجی کونسل

- نے آئندہ سالوں میں انتخابات منعقد کروانے کا وعدہ کیا اور اقتدار حاصل کر لیا۔
- اسی دوران آنگ سان سوچی نے برما میں اصلاحات کے لئے لڑائی شروع کی تھی۔ اس وقت سے سوچی برما میں مظاہروں اور جمہوری حکومت کے قیام کی جدوجہد کا مرکزی کردار بن گئی۔
- حکمرانوں نے 1990ء میں انتخابات کا اعلان کیا۔ اس نئے انتخابات میں سوچی کی زیر قیادت نئی سیاسی جماعت NLD نے اکثریت 80 فیصد نشستیں جیت لی جبکہ سوچی قید میں تھی لیکن فوج نے ملک کے اختیارات منتقل کرنے اور سوچی کو رہا کرنے سے بھی انکار کر دیا۔
- اس کو اپنے گھر میں نظر بند کر دیا گیا وہ اپنے ہی گھر میں قیدی کی طرح رہنے لگی۔ وہ بغیر اجازت کسی سے بات نہیں کر سکتی تھی۔ وہ اپنے شوہر کے آخری رسومات میں شرکت نہیں کر سکی جو کینسر کی وجہ سے انتقال کر گئے تھے اور نہ اپنے دو فرزندوں سے ملاقات کر پائی۔
- برما پر معاشی تحدیدات عائد کرتے ہوئے بین الاقوامی طور پر دباؤ ڈالا گیا جس سے برما اور دیگر ممالک کے درمیان تجارت کو روکا گیا گیا جس کے نتیجے میں برما اپنی اشیاء برآمد کر پاتا تھا اور نہ ہی کوئی ضروری اشیاء درآمد کر پاتا تھا۔
- برما میں تبدیلی: سال 2008ء سے برما میں مختلف قسم کی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ جیسے کہ جمہوریت کے قیام کیلئے استصواب رائے عامہ قائم کرنا، ملک کے نام کو عوامی جمہوریت Republic of Democracy میں تبدیل کرنا۔
- نصف طور پر منتخب نمائندوں اور نصف فوج سے نامزد اراکین سے حکومت تشکیل پارہی ہے۔ ادارہ اقوام متحدہ (UNO) کی نگرانی میں 2010ء میں انتخابات منعقد کئے گئے۔ اس کے باوجود (سوچی کو 2010 کے انتخابات میں حصہ لینے اور وہ انتخابات کے بعد ہی اپنے گھر میں نظر بندی سے آزاد ہوئی۔
- اس کی جماعت نے انتخابات حصہ لینے سے انکار کر دیا تھا جس کے نتیجے میں فوج کی تائیدی پارٹی union Solidarity and Development Party نے تقریباً نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔
- انتخابات میں دھاندلیوں کا الزام عائد کیا گیا۔ Military junta (ملٹری جنٹا) تحلیل کر دی گئی اور Thien sein ملک کے صدر بن گئے اس کے باوجود فوج ہی حکومت پر کنٹرول جاری رکھی ہوئی ہے۔
- 2011ء میں سوکی sukyl کی NLD نے ذیلی انتخابات میں حصہ لیا اور 45 مخلوعہ نشستوں میں سے 43 پارلیمانی نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔
- سوکی Suukyl کو امن کیلئے 1991ء یانوبل انعام سے نوازا گیا جبکہ وہ گھر میں نظر بندی تھی۔
- جمہوریت کا مارچ 17 ویں صدی میں برطانیہ میں جدید جمہوریت کی ابتدا ہوئی اور تب ہی سے دنیا بھر میں جمہوری نظریات کے قیام کے لے بتدریج سیاسی نظام میں تبدیلیاں رونما ہوئیں۔
- جمہوریت نے ابتداء میں سماجی طبقات کو جاگیر داریت اور شہنشاہیت کے مخالف کھڑا کیا اور ایک نیا سماجی نظام تشکیل دیا جس نے حکومت کے پیدائشی حق اور الوہی حق کے نظریہ کو رد کر دیا۔ یورپ اور امریکہ میں 18 ویں اور 19 ویں صدی کے دوران انقلابات رونما ہوئے۔
- صنعتی نے اور نوآبادیات کے حالات نے ساری دنیا میں جمہوری نظریات کے لیے سازگار حالات پیدا کیئے۔ تعلیم یافتہ متوسط طبقہ کا اکثر ممالک میں ظہور ہوا جو جمہوری نظریات سے متاثر تھا۔
- بیسیویں صدی میں جمہوریت مخالف نوآبادیات کا نعرہ بن گیا تاکہ آزاد ممالک وجود میں لائے جائیں۔ ہندوستان، سری لنکا، جنوبی افریقہ یہ تمام اس عمل کی مثالیں ہیں۔
- چند ممالک نے آزادی حاصل کی اور مستحکم جمہوریت کا قیام کیا کئی ممالک میں مستحکم جمہوریت کی تشکیل نہ ہو پائی۔ (مثلاً برما یا پاکستان)

- ۔ فوجی آمریت فاتح ہوئی بعض ممالک جیسے کہ پاکستان میں فوجی آمریت اور جمہوری حکمرانی دونوں کا دور کیے بعد دیکرے ہے۔
- فوجی آمریت کے زیر اقتدار ملکوں میں عوام جمہوریت کے قیام کے لئے تحریکیں منظم کرتے رہتے ہیں۔ حالیہ عرصہ میں ہم لیبیا اور برما کی مثالیں دیکھ چکے ہیں۔ جہاں ایسی تبدیلیاں شروع ہو چکی ہیں۔
- بیسویں صدی کے دوران ایک اور سیاسی نظام کا آغاز ہوا جس کو اشتراکی نظام (Communist System) کہتے ہیں۔ کمیونسٹ کا ايقان ہے کہ برطانیہ کی پارلیمانی جمہوریت امیر سرمایہ داروں کو ملک کے کنٹرول میں دیتی ہے اور غریب کام کرنے والے عوام کے حقیقی مفادات کی نمائندگی نہیں کر سکتی ہے۔
- وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ صرف اس وقت ممکن ہے جبکہ Dictatorship of the proletariat یا محنت کش طبقہ کی آمریت ہوں۔
- اس آمریت کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ امیر اور طاقتور زمینداروں، سرمایہ کاروں کو اپنی پالیسیوں پر عمل کرنے کے لیے اقتدار اور موقع نہ دے۔ اس طریقہ کا سیاسی نظام 1917ء کے بعد سوویت روس USSR 1945ء کے بعد مشرقی یورپ 1949ء کے بعد چین اور 1960ء کے بعد ویتنام، کیوبا وغیرہ میں قائم ہوا۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) لیبیا، شمالی آفریقہ کا غریب ملک تھا۔ جو اس کی نوآبادی تھا:
- (1) برطانیہ (2) امریکہ (3) اٹلی (4) فرانس
- (2) RCC، فوجی اراکین پر مشتمل تھی۔
- (1) 12 (2) 14 (3) 15 (4) 11
- (3) برما کا نیا نام ہے۔
- (1) سری لنکا (2) تبت (3) مینار (4) کوریا
- (4) برمانے برطانیہ سے آزادی اس سال میں حاصل کی۔
- (1) 1947 (2) 1948 (3) 1949 (4) 1950
- (5) معمر قذافی کا تعلق اس ملک سے تھا۔
- (1) شام (2) مصر (3) عراق (4) لیبیا
- (6) سوئی کو..... سال میں نوبل انعام دیا گیا۔
- (1) 1992 (2) 1991 (3) 1993 (4) 1983ء
- (7) RCC سے مراد.....

Revolutionary Command Cammetee (1)

Revolutionary Command Council (2)

Russian Command Cammetee (3)

- (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (8) 2011ء میں سوئی کی NLD نے ذیلی انتخابات میں حصہ لیا اور 45 مغلوعہ نشستوں میں سے کتنی پارلیمانی نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔

- (9)۔ برماکس کی نوآبادی تھا۔
- (1) اٹلی (2) برطانیہ (3) پرتگال (4) ہالینڈ
- (10) عرب دنیا میں 18 دسمبر 2010ء کو شروع ہوئی اس ان کوکس نام سے شہرت حاصل ہوئی۔
- (1) بہار خلیج (2) بہار انقلاب (3) بہار عرب (4) یہ تمام

جوابات

1-3	2-1	3-3	4-2	5-4	6-2	7-2	8-4	9-2	10-3
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

11. صنعتیانہ۔ سماجی تبدیلی۔ برطانیہ۔ سرمنی اور فرانس۔ خواتین کی تحریکات۔ مزدور (سوشلزم)

صنعتیانے کا عمل اور سماجی تبدیلی

- 1780 اور 1850 کے درمیان برطانیہ میں صنعت اور معیشت میں تبدیلی پہلا صنعتی انقلاب کہلائی۔ برطانیہ پر اس کے دورس اثرات مرتب ہوئے بعد میں یورپی ممالک اور امریکہ میں اسی قسم کی تبدیلیاں واقع ہوئیں اس کا ان ممالک کے سماج اور معیشت اور مابقی دنیا پر گہرا اثر پڑا۔
- صنعتیانے کا عمل کچھ لوگوں کے لئے بڑی خوشحالی بن کر آیا۔ لیکن ابتدائی مرحلوں میں یہ لاکھوں لوگوں کی کم تر معیار زندگی اور ناقص کام کے شرائط سے مربوط تھا جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ اس چیز نے احتجاج کی چنگاری بھڑکائی جس نے حکومت کو کام کے شرائط کو بہتر بنانے کیلئے قوانین کے وضع کرنے پر مجبور کر دیا۔
- ”صنعتی انقلاب“ کا لفظ یورپ کے کالروں فرانس میں جارج مشلیت نے اور جرمنی میں فریڈرک انجلیس نے جرمنی میں استعمال کیا۔ برطانیہ میں پہلی مرتبہ یہ لفظ ایک فلسفی اور ماہر معاشیات آرنلڈ ٹائن بی (83-1852) نے برطانیہ میں 1760-1820ء کے دوران ہوئی صنعتی ترقی کی تبدیلیوں کو بیان کرنے کیلئے استعمال کیا۔
- برطانیہ وہ پہلا ملک تھا جو صنعتیانے کے جدید عمل سے گذرا۔ سترھویں صدی سے وہ سیاسی طور پر مستحکم رہا۔ انگلینڈ کے ساتھ ساتھ ویلز اور اسکاٹ لینڈ بھی شہنشاہیت کے زیر اثر تھے۔
- اٹھارویں صدی تک برطانیہ میں سمندر کے ذریعہ کی جانے والی تجارت سے لیس ہو چکا تھا۔ اس میں کئی بہترین بندرگاہیں تھیں۔ ملک کے اندرونی حمل و نقل کو سڑکوں اور نہروں کی تعمیر کے ذریعے سے جدید اور بہتر بنایا گیا یہ برطانیہ کی خوش قسمتی تھی اس کے پاس کافی تعداد میں مقامی اور اسکاٹ لینڈ کے ماہرین تھے جو پیداوار میں استعمال ہونے والی مشینوں کو ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔
- انگلینڈ کو نئے اور خام لوہے کے معاملے میں خوش قسمت تھا۔ وہ مشینوں کی تیاری میں استعمال ہونے والے اہم مادے تھے جو دوسرے معدنیات سیسہ، تانبہ اور جست کی طرح کافی مقدار میں دستیاب تھا جو کہ صنعتوں میں استعمال ہوتے تھے۔
- لوہے کے بارے میں مہارت رکھنے والے خاندان جو شارب سائر کے ڈراہی کہلاتے تھے 50 سال کے وقفے میں اس خاندان کی تین پڑھیوں، دادا باپ اور بیٹے نے جن کو ابراہام ڈراہی کہا جاتا تھا انہوں نے لوہا تیار کرنے کی صنعت میں انقلاب برپا کر دیا۔
- یہ 1677-1717ء میں پہلے ابراہام ڈراہی کی ایجاد سے 1709ء میں شروع ہوا۔ یہ ایک آتش بھٹی تھی جس میں ”کوک“، یعنی کوئلے

- سے گندھک اور غیر خالص مادے نکال کر استعمال کیا جاتا تھا جو کہ بہت زیادہ تپش فراہم کرتا تھا اس ایجاد سے یہ ہوا کہ بھٹیاں لکڑی کے کوئلے پر منحصر نہ رہیں۔ ان بھٹیوں سے جو پگھلا ہوا لوہا نکلتا تھا وہ بہت عمدہ اور پہلے سے کافی مقدار میں نکلتا تھا۔
- اس طریقہ کار کو مزید ایجادات کے ذریعہ سے بہتر بنایا گیا۔ ڈرابی دوم (1768-1711ء) بھٹی میں تپے ہوئے خاکہ لوہے سے ہتھوڑیوں سے پیٹا ہوا لوہا تیار کیا جو کہ کچھ حد تک سخت مگر ٹوٹتا نہ تھا۔
- (1740-1823) میں ہنری کارٹ نے ایک ایسی بھٹی تیار کی جس میں پگھلا ہوا لوہا غیر خالص چیزوں سے چھٹکارا پاتا تھا۔ اور گھومتی ہوئی چکی جو بھاپ کی قوت سے خالص لوہے کو سلاخوں میں تبدیل کرتی تھی اب لوہے سے تیار کردہ چیزوں کی کئی قسمیں بنانا ممکن ہو گیا۔
- برطانیہ لوہے کی صنعت نے اپنی پیداوار کو 1800ء سے 1830ء کے درمیان چار گنا کر دیا۔ اس کی پیداوار سارے یورپ میں سب سے زیادہ سستی تھی۔ 1820ء میں ایک ٹن لوہے کو بنانے کے لئے 8 ٹن کوئلہ درکار ہوتا تھا لیکن 1850ء تک اس کو 2 ٹن کے استعمال سے پیدا کیا جانے لگا۔ 1848ء تک برطانیہ نے ساری دنیا کے بنائے ہوئے تمام لوہے سے زیادہ لوہا پیدا کیا۔
- برطانیہ کے لوگ ہمیشہ اون اور پودے کے ریشے 'فلاکس' سے کپڑا بنا کرتے تھے سترھویں صدی سے اس ملک نے سوئی کپڑے کے گھٹے ہندوستان سے زیادہ قیمت پر درآمد کیئے تھے۔ جیسے ہی ایسٹ انڈیا کمپنی کا سیاسی قبضہ ہندوستان کے حصوں پر ہوا۔ تو وہ کپڑے کے ساتھ ساتھ خام روئی درآمد کرنے لگے جن سے برطانیہ میں دھاگے اور کپڑا بنا جانے لگا۔
- 1780 سے روئی کی صنعت برطانیہ میں صنعتیانی کے عمل کو کئی طرح سے ظاہر کرتی ہے۔ اس صنعت کی دو خاصیتیں جو دوسری صنعتوں میں بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔ خام روئی کو مکمل طور سے درآمد کرنا پڑتا تھا اور تیار شدہ کپڑے کے ایک بڑے حصے کو درآمد کرنا پڑتا تھا۔
- بھاپ کی طاقت کو پہلی مرتبہ کان کنی کی صنعت میں استعمال کیا گیا۔ جیسے ہی کوئلے اور دھاتوں کی طلب میں اضافہ ہوا انہیں بہت زیادہ گہری کانوں سے حاصل کرنے کی کوشش تیز تر ہو گئیں۔
- جیمس واٹ (1736-1819) کی ایجاد نے بھاپ کے انجن کو صرف پمپ کی شکل میں گھومنے کے بجائے فیکٹریوں میں استعمال ہونے والی طاقتور مشینوں کو توانائی فراہم کرنے کے قابل بنا دیا۔
- میاتھیو بولٹن (1728-1809) نامی دو تندر شخص کی مدد سے واٹ نے 1775ء میں برمنگھم میں انجن بنانے کا کارخانہ بنایا۔ اس کارخانے سے جس میں واٹ کے انجن کی پیداوار تعداد میں مسلسل بڑھتے چلی گئی۔
- اٹھارویں صدی کے اختتام تک واٹ کے بھاپ کے انجن مائع کے دباؤ کی قوت سے چلنے والے انجنوں کی جگہ لینے شروع کر دی تھی۔ 1840ء میں برطانیہ کے بھاپ کے انجن یورپ کی بجلی کی طاقت کے ستر فیصد (70%) حصے کو تیار کرنے لگے۔
- ابتداء میں نہروں کی تعمیر کوئلے کو شہروں تک پہنچانے کیلئے کی گئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کوئلہ کافی مقدار میں اور زنی تھا اور نہروں کے مقابلے میں سڑک کے ذریعہ سے اس کا حمل و نقل بہت سست اور مہنگا تھا کوئلے کی طلب صنعتی توانائی اور گھریلو استعمالات کے لئے مسلسل بڑھ رہی تھی۔
- 1761ء میں پہلی برطانوی نہر (Worsley Canal) (1761-1772) جیمس یزنڈلی نے تعمیر کیا تھا اس کا مقصد کوئلے کے ذخیرے جو کہ ورسلی مینجسٹر کے قریب واقع تھے انہیں شہر کو پہنچانا تھا۔
- نہر کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد کوئلے کی قیمت آدھی ہو گئی ہزاروں کلومیٹر لمبی نہریں 1830ء تک بنائیں گئیں جو کم داموں میں اشیاء کے حمل و نقل کے لئے استعمال ہونے لگیں یہ زیادہ تر زمین داروں نے بنائیں تاکہ ان کی جائیداد کی قدر و قیمت بڑھ جائے۔
- پہلا بھاپ سے چلنے والا انجن 1814ء میں منظر عام پر آیا۔ ریلوے کے آمدورفت ایک نئے ذریعہ کی حیثیت سے سال بھر دستیاب

- ہونے لگا جو کہ مسافروں اور ایشیاء کو لیجانے والا سستا اور تیز رفتار ذریعہ تھا۔ انہوں نے ان دو ایجادات کو آپس میں ملا دیا یعنی لوہے کی پٹریاں اور بھاپ کے انجن 1760ء میں لوہے کی پٹریاں لکڑیوں کی پٹریوں کی جگہ استعمال ہونے لگیں تھیں۔
- ریل کے راستوں کی ایجاد نے صنعتیانی کے عمل کو دوسرے مرحلے تک پہنچا دیا۔ پہلی ریلوے لائن نے 1825ء میں اسٹاکٹن اور ڈالنگٹن کو آپس میں جوڑ دیا۔ 9 میل کا سفر دو گھنٹوں میں 5 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے طے کیا گیا۔
- 1830ء میں دوسری ریلوے لائن سے لیورپول اور مانچسٹر کو جوڑ دیا گیا۔ 20 سال کے اندر ایک گھنٹے میں 30 تا 50 میل فی گھنٹہ کی رفتار عام ہو گئی۔
- 1830ء میں نہروں کے استعمال سے کئی مسائل پیدا ہونے لگے۔ بڑے کشتیوں کی زیادہ تعداد نے کئی نہروں میں رفتار میں کمی کر دی۔ نہروں میں واقع ہونے والے سیلاب یا سوکھا پڑنے سے انکے استعمال کی مدت محدود ہو گئی۔
- چونکہ ان ایجادات کے لئے طبیعیات اور کیمیا کے قوانین جن پر وہ مبنی تھے ان کی زیادہ ضرورت نہیں تھی اس میں پیش رفت ذہین، قابل مفکرین کے مسلسل تجربات کی وجہ سے ہوئی انہیں برطانیہ میں ان چیزوں سے مدد حاصل ہوئی جو دوسرے یورپی ممالک میں نہ تھیں
- 1760ء سے 1800ء کے درمیان درجنوں کی تعداد میں سائنسی رسالے اور سائنسی مقالے برطانیہ میں شائع ہوئے۔
- چھوٹے قصبوں میں بھی معلومات حاصل کرنے کی طلب بڑھ گئی تھی۔ سوسائٹی آف آرٹس جو کہ 1754ء میں قائم کی گئی تھی اس کے ذریعے سے اس طلب کو پورا کیا گیا۔ گشتی تقاریر لیکچرس یا کافی شاپ کے مباحثے جو کہ اٹھارویں صدی تک کئی گنا بڑھ چکے تھے ان سے بھی مدد ملی۔
- زیادہ تر ایجادات سائنسی معلومات سے زیادہ عزم، دلچسپی، اشتیاق، قسمت کے سبب ہوئی ہیں۔ چند موجود روئی کے صنعت سے تعلق رکھتے تھے۔ جیسے کہ جان کے (John key) اور جیمس ہرگرویس جو کپڑے کی پیداواری اور بڑھتی کے کام میں مہارت رکھتے تھے لیکن رچرڈ اکر ایڈ ایک حجام اور مصنوعی بال ساز (Wig Maker) تھا۔
- سیمل کر مپٹن تلنگی طور پر ماہر نہیں تھا اور ایڈمیٹ کارٹ رائٹ نے ادب، طب اور زراعت کی تعلیم حاصل کی تھی اور ابتداء وہ پادری بننے کا آرزو مند تھا اور صرف تھوڑا سی میکا نکی علم رکھتا تھا۔
- بھاپ کے انجن کے میدان میں تھامس ساوری ایک فوجی افسر، تھامس نیوک مین ایک لوہا قفل ساز اور جیمس واٹ، سارے کے سارے اپنی ایجاد سے متعلق بہت کم معلومات رکھتے تھے۔
- جان میڈکاف سٹرکوں کا معمار تھا جس نے شخصی طور پر سٹرکوں کے لئے زمینی سطحوں کا جائزہ لیا اور اس کی منصوبہ بندی کی، اصل میں ایک نایبنا شخص تھا۔
- نہروں کا معمار جیمس برینڈلی ایک ان پڑھ تھا جو کہ لفظ ”Navigation“ (جہاز رانی) کے سچے نہیں کر سکتا تھا مگر غیر معمولی یادداشت، تخیل اور یکسوئی رکھتا تھا۔
- جرمنی 1870ء تک متحد نہیں ہوا تھا اور فرانس جنگوں اور انقلابات کے پر آشوب دور سے گزر رہا تھا۔ برطانیہ کے برعکس جو کہ کئی نوآبادیات رکھتا تھا جرمنی اور فرانس میں نوآبادیات کے ذرائع کم تھے۔ اس لیے انہیں ان نقصانات پابجائی کرنا تھا۔
- دونوں ممالک میں صنعتیانی کے عمل میں 1830ء میں ”ریل کے راستوں“ کی شروعات سے تیزی آ گئی۔ ریلوے کی آمد نے تجارت، مواصلات اور معاشی نمو کو تیز کر دیا۔
- 1850ء تک مختلف جرمن ریاستوں نے برطانیہ کے مقابلے میں آدھا اور فرانس کے مقابلے میں دو گنی حد تک ریلوے تعمیر کر لی۔

- پروشیا نے رہائش لینڈ اور سلیشیا (Ruhr علاقہ) میں موجود کوئلے کی عمدہ ذخیرہ اور بوہیمیا میں موجود لوہے کے ذخائر کو فولاد کی صنعت کو قائم کرنے میں مکمل طریقے سے استعمال میں لایا۔
- 1810ء میں ایسن کے مقام پر الفریڈ کرپ نے لوہے کا ایک چھوٹا کارخانہ قائم کیا۔ 1870ء تک کرپ ایسن ایک عظیم الشان کمپنی میں تبدیل ہو گیا۔ جس میں ہزاروں مزدور ریل انجنوں اور فوجیوں کے ہتھیاروں کی تیاری میں شامل ہو کر کرپ خاندان کی تقدیر کو سنوارنے میں مصروف ہو گئے۔
- 1866ء میں ورزیمینس نے الیکٹرک ڈائنامو کی ایجاد کی جس سے ایک نئی برقی صنعت کی بنیاد پڑی جس میں جرمنی ساری دنیا میں سرفہرست رہا۔
- 1870ء میں فرانس کی شکست اور 1871ء میں متحدہ جرمنی کے وجود میں آنے سے صنعتیاتی انقلاب کے عمل میں اور تیزی آگئی کیونکہ سیاسی طور پر متحدہ جرمنی فرانس سے حاصل کئے ہوئے لوہے اور ان میں موجود لوہے کے ذخائر کا پورا پورا استعمال کر سکتا تھا۔
- جرمنی میں صنعتیاتی انقلاب نے کامیاب حکومت کی وجہ سے سہولت بخش ہو گیا جس نے نہ صرف اسکی صنعتوں کے لئے بڑے پیمانے پر منڈیوں کو فراہم کیا بلکہ سڑکوں، ریلوے کی تعمیر کانون کی ترقی میں سرمایہ بھی لگایا۔ جرمن فوج کو بڑی تعداد میں ہتھیار کی ضرورت تھی۔ اور بڑی صنعتوں نے ہتھیار بنانے کی صنعت کو فوقیت دی۔ حکومت نے مزدور طبقے کی تحریک کو سختی سے نمٹا اور ساتھ ساتھ مزدوروں کے لئے کئی سماجی فوائد اور انشورنس فراہم کیا۔ اس چیز نے کارخانوں کے مالکین کو اپنے مزدوروں پر کنٹرول فراہم کیا اور وہ انہیں کم اجرت دینے لگے۔
- کرپ خاندان نے دنیا کی عظیم ترین ہتھیاروں کی فیکٹری قائم کی۔ یہ پہلا کارخانہ فیلڈگن کی تیاری کے لئے مخصوص تھا۔ 1887ء تک اس نے چھالیس مختلف ملکوں کو ہتھیاروں کی سربراہی کی۔
- پہلی جنگ عظیم کے دوران کرپ کے کارخانوں نے جرمنی کی بری فوج کے لئے ہتھیار بنائے۔
- کرپ خاندان نے 1933ء کے انتخابات میں جرمنی کے جنرل ہٹلر کا ساتھ دیا ہے۔ جیسے ہی نازی جرمنی نے پڑوسی ممالک پر قبضہ کیا الفریڈ کرپ نے نئی زمینوں پر قبضہ کر لیا تاکہ اور زیادہ نئے کارخانے قائم کر سکیں۔ ان میں سے اکثر کارخانے نازیوں کے بے گار کیمپوں میں موجود غلام مزدوروں کا استعمال کرتے تھے۔

سماجی اور احتجاجی تحریکیں

- صنعتیاتی انقلاب کے ابتدائی دہائیوں پر انقلاب فرانس (1789-94) کے پیدا کردہ نئے سیاسی رجحانات کا اثر دیکھا جاسکتا ہے۔ آزادی مساوات اور عوامی بھائی چارگی کی تحریکوں نے اجتماعی تحریک کے امکانات روشن کئے۔
- ان تحریکوں نے 1790 کے دہے کی فرانسیسی پارلیمانی اسمبلی جیسے جمہوری اداروں کی تخلیق کی اور ایشیائے ضروریہ (مثلاً روٹی) کی قیمتوں کو قابو میں لاتے ہوئے بدترین جنگی صعوبتوں پر روک لگائی۔
- صنعت کاری نے نئے سماجی گروہوں کو بھی جنم دیا جو چاہتے تھے کہ وہ سماج میں ایک اہم رول ادا کریں جہاں صنعت کاری نے سرمایہ کاری و بڑے زمینداروں کو اقتدار و رسوخ بخشا وہیں اس نے مزدور طبقے کی تحریکوں کو منظم بھی کیا۔
- انگلینڈ ایک لمبے عرصہ تک 1792ء سے 1815ء تک فرانس کے ساتھ جنگ کرتا رہا۔ جس کے نتیجے میں انگلینڈ اور یورپ کے درمیان تجارت معطل رہی۔ کارخانوں کو بند کرنا پڑا جس کی وجہ سے بے روزگاری بڑھتی رہی اور ایشیائے خورد و نوش جیسے روٹی اور گوشت کی قیمتیں اوسط مزدوری سے بہت اونچی ہو چکی تھیں۔
- 1795ء میں پارلیمنٹ نے دو قوانین پاس کئے جن کی رو سے تقاریر کے ذریعہ عوام کو مشتعل کرنا، تحریک کے ذریعہ نفرت پیدا کرنا بادشاہ کی عدول حکمی، دستور و حکومت کی خلاف ورزی کو غیر قانونی قرار دیا گیا اور پچاس سے زائد لوگوں کے اجتماع پر امتناع عائد کیا گیا۔ اس

- کے باوجود Old Corruption کے خلاف احتجاج جاری رہا۔
- جیسے جیسے شہروں اور کارخانوں میں مزدوروں کی تعداد بڑھنے لگی انھوں نے اپنے غصہ اور قنوطیت کا اظہار احتجاج کے مختلف طریقوں سے کرنا شروع کیا۔ 1790ء کے دہے سے روٹی یا غذا کے لیے ملک بھر میں دنگے ہونے لگے۔ روٹی غریبوں کی مستقل غذا تھی اور اس کی قیمت ہی ان کے معیار زندگی کا تعین کرتی تھی۔
- غذا کے ذخائر ضبط کئے گئے اور اسے نفع کے لالچی تاجروں کی مقررہ قیمتوں کے برخلاف اخلاقی طور پر مناسب اور قابل ادائیگی قیمتوں پر فروخت کیا جانے لگا۔ ایسے دنگے اگرچہ جنگ کے بدترین سال 1795 میں بہت زیادہ ہوئے لیکن یہ 1840ء کے دہے تک بھی بدستور جاری رہے۔
- خستہ حالی کی ایک اور وجہ وہ عمل تھا جو الحاق Enclousre کہلاتا تھا۔ جس کے تحت 1770ء کے دہے سے سینکڑوں چھوٹے فارمس (کھیتوں) کا بڑے زمینداروں کے بڑے فارمس (کھیتوں) میں شامل کیا جانا تھا۔
- غریب دیہی خاندان اس عمل سے بہت زیادہ متاثر ہوئے تھے اور انھوں نے صنعتوں کی طرف رخ کرنا شروع کیا۔ لیکن کپاس کی صنعت میں مشینوں کے استعمال نے ہزاروں بنگروں کو بے روزگاری اور غربت میں ڈھکیل دیا۔ کیوں کہ ان کی محنت مشینوں کے مقابلے میں بہت سست رفتار تھی۔ 1790ء کے دہے سے بنگروں نے اپنے لیے جائز اقل ترین مزدوری کا مطالبہ شروع کیا جس کو پارلیمنٹ نے مسترد کر دیا۔
- جب مزدوروں نے ہڑتال کی تو انھیں طاقت کے استعمال سے منتشر کیا گیا۔ مایوسی کے عالم میں انکا شمار میں بنگروں نے power looms کو تباہ کر دیا کیوں کہ ان کے خیال میں یہی ان کے روزگار کی تباہی کے ذمہ دار تھے۔
- یارک شائر میں روایتی انداز میں ہاتھ سے اون تراشنے والے کسانوں نے تراشنے کے اوزار تباہ کر ڈالے۔ 1830ء کے دہوں میں زرعی مزدوروں کے روزگار کو Threser سے خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔
- فسادوں نے ان مشینوں کو تباہ کر ڈالا۔ ان میں سے 9 کو پھانسی دیدی گئی اور 450 کو مجرم قرار دے کر آسٹریلیا بھیج دیا گیا۔
- کرکٹاتی شخصیت جہز Ned Ludd کی زیر قیادت 17-1811 میں اٹھنے والی تحریک جو Luddism کہلاتی ہے۔ احتجاج کی ایک اور مثال ہے۔
- Luddism مشینوں پر محض ایک قدامت پسندانہ حملہ نہیں ہے بلکہ اس کے شرکاء اقل ترین اجرت، عورتوں اور بچوں کی محنت پر کنٹرول، اور مشینوں کی آمد کے نتیجے میں بے روزگار ہونے والے مزدوروں کے لیے روزگار کا مطالبہ کر رہے تھے اور وہ یونین بنانے کے حق کا مطالبہ کر رہے تھے تاکہ وہ قانونی طور پر اپنے مطالبات پیش کر سکیں۔
- مزدوروں اور کئی ایک متوسط طبقہ کے افراد جیسے دوکاندار اور ماہر دست کاروں کے خیال میں مشینیں غیر ضروری تھیں اور لوگوں کے روزگار کو ہتھیانے کے لیے متعارف کی جا رہی تھیں اس لیے اس قسم کے احتجاجیوں کو سماج کی طرف سے بڑی تائید ملی کئی جگہوں پر ریڈیکل ورکرس نے جہز Ludd کے نام سے مسلسل مظاہرہ کیئے اور چند دوسرے مقامات پر مٹھی انجنیں بھی تھیں جو ایک منصوبہ بند اور مربوط مہم چلا رہی تھیں۔
- اگرچہ Luddism کو حکومت اور فوج پسپا کر رہی تھی ایک نیا نظریہ فروغ پا رہا تھا جس کا مقصد مزدوروں کو ایک نیا سماجی مقصد دینا تھا یہی نظریہ سوشلزم کہلاتا ہے۔ سوشلزم ایک نظریہ ہے جو خانگی ملکیت کی مخالفت کرتا ہے اور قدرتی وسائل پر عوامی ملکیت و اختیار کی وکالت کرتا ہے۔
- سوشلسٹ نظریہ کے حامی افراد کا ماننا ہے کہ حقیقی مسابقت اس وقت تک ممکن نہیں ہوتی جب تک وسائل کی مساویانہ تقسیم نہ ہو۔ ورنہ دولت مند اور صاحب اختیار افراد کسی بھی طرح میزان کو اپنے حق میں جھکا لینے کی طاقت رکھتے ہیں۔

- بابیف Babeuf اور چند دوسرے انقلابیوں نے شکایت کی کہ آزادی، مساوات، اور بھائی چارہ جیسے عوامل کے حصول میں انقلاب ناکام ہوا۔
- بابیف کہتا ہے کہ مساوات جیسے اصول کی پابندی کے لیے ضروری ہے کہ خانگی جائیداد پر امتناع ہو اور جائیداد اور اس کے ثمرات پر مشترکہ حق۔ اس کے ان ہی نظریات کے سبب اسے حکومت کا تختہ پلٹنے کی سازش کرنے کے الزام میں سزائے موت دی گئی۔ تاہم اس کے نظریات آنے والی نسلوں کو صنعتی نظام کے خلاف تحریک دیتے رہے۔
- فرانس میں سینٹ سائمن Saint Saimon نامی ایک اور قدیم سوشلسٹ مفکر گذرا ہے جس نے پیداواری وسائل پر عوامی ملکیت کی حمایت تو نہیں کی لیکن اس نے وکالت کی کہ مرکزی منصوبہ بندی کے ذریعے پیداواری وسائل پر عوام کا کنٹرول ہونا چاہئے۔
- جس میں سائنسداں، صنعت کار اور انجینئرز قبل از وقت سماجی ضروریات کا اندازہ قائم کرتے ہوئے ان کی تکمیل کے لیے سماجی توانائیوں کو بروئے کار لائیں۔ ایسے مفکرین انگریزوں میں بھی منظر عام پر آئے جو ”صنعتی انقلاب کا گھر“ سمجھا جاتا ہے۔
- کارل مارکس اور فریڈرک اینگلس نے سوشلزم کے نئے نظریہ کی داغ بیل ڈالی۔ یہ نظریہ ان کے صنعتی پیداوار میں سرمایہ کاری کے مطالعہ پر مبنی تھا۔ ان کا استدلال تھا کہ سرمایہ دارانہ نظام تاریخ میں ایک ترقی پذیر قوت بھی ہے اور ایک استحصالی نظام بھی ہے جو سرمایہ داروں اور مزدوروں کو یکساں طور پر انسانی اقداروں سے دور کرتا ہے۔۔
- مارکس اور اینگلس کا اعتراض تھا کہ پیداوار کے لیے کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی اپنی کوئی جائیداد نہیں لیکن وہ ہمیشہ پیداوار کے لیے ضروری اور لازمی ہیں۔ پھر بھی ان کا (مزدوروں کا) استحصال کیا جاتا ہے۔ تاکہ سرمایہ داروں کے نفع میں اضافہ جاری رہ سکے۔ اس لیے مزدوروں کو مجبور کیا جائے کہ وہ بہتر اجرتوں کے لیے اور سرمایہ دارانہ نظام ہی کے خاتمہ کے لیے لڑیں۔
- اگر مزدور تمام کارخانوں اور وسائل کو اپنے ہاتھ میں لے لیں اور انھیں ایک مشترکہ مفاد کے لیے لائیں تو یقیناً ایک نیا اور مساوات سے پر ساج قائم ہو سکے گا۔
- مارکس اور اینگلس کے نظریات نے 19 ویں صدی عیسویوں کے اختتام تک ریڈیکل مفکرین کے ذہن پر نہ صرف گہرا اثر ڈالا بلکہ 20 ویں صدی عیسوی میں بڑے سماجی تحریکوں کا محرک بنے۔ اسی دوران کئی ایک ریڈیکل مفکرین نے مارکس کے کئی ایک مسائل پر مخالفت کی اور انھوں نے نئے نظریات پیش کیے جسے لاقانونیت یا زاجیت (Anarchism) کہا جانے لگا۔
- سوشلزم اپنے ابتدائی دنوں میں ہی ہندوستان آیا۔ سوامی وویکانند خود بھی سوشلزم کے تصورات سے متاثر ہوئے جو ان دنوں یورپ اور امریکہ میں پھیل رہے تھے جب انھوں نے ان براعظموں کا دورہ کیا۔
- جیسے جیسے قومی تحریک طاقتور ہوتی گئی کئی ایک قوم پرست بھی سوشلزم سے متاثر ہوتے رہے۔ ہندوستانی قوم پسندوں کو 1917ء کے روسی کمیونسٹ انقلاب سے ترغیب ملی خاص طور پر اس وقت جب انقلابی حکومت نے یہ اعلان کیا کہ وہ ہر قومی مقصد کی تائید کرے گی۔
- کئی رہنما جیسے ایم این رائے، بھگت سنگھ، جواہر لال نہرو وغیرہ سوشلزم کے پر جوش حامی تھے۔ جیسے جیسے ہندوستان کے شہروں میں صنعتی پیداوار میں اضافہ ہوتا گیا کئی ایک رہنماؤں نے مزدوروں کی ٹریڈ یونینس بنا ڈالیں۔ یہ رہنما بھی مارکسزم سے متاثر تھے اور 1920 ہی میں انھوں نے ہندوستان میں کمیونسٹ پارٹی کی بنیاد ڈالی۔
- عہدِ وسطیٰ اور ابتدائی عہد جدید کے دوران دنیا کی تمام خواتین پریشول یورپ کے مردوں کی اجارہ داری قائم تھی۔ انھیں جائیداد یا شہری حقوق جیسے ووٹ وغیرہ دینے کا حق نہیں تھا۔
- خواتین زیادہ تر گھریلو کام جیسے پکوان، بچوں کی پرورش اور گھر میں موجود بڑوں کا خیال رکھنا اور مردوں کے کام میں ہاتھ بٹانے تک محدود تھیں۔ اس صورتحال میں تبدیلی صنعتیانی کی وجہ سے آئی جب خواتین نے زیادہ تعداد میں صنعتوں میں کام کرنا شروع کیا۔ اس

طرح خواتین کام اور کمانے کے لیے گھروں سے باہر نکلی اور انہوں نے اپنی الگ پہچان بنائی اور سماج میں اپنے کردار کو ثابت کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام انسان مساوی ہیں کے اصول پر زور دینا شروع کیا چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔

○ 1830-1870ء کے دوران آبادی کے تمام طبقات کو ووٹ ڈالنے کے حق کی تحریک زور پکڑی، کئی ممالک جیسے انگلینڈ، میں زیادہ تعداد میں خواتین باہر نکل کر ووٹ کا حق مانگنے لگیں۔ "Women's Suffragists" کیا گیا۔ انہوں نے احتجاجی مظاہرے، میٹنگس منعقد کیں اور اخبارات وغیرہ میں لکھا اور پارلیمنٹ سے اپیل بھی کی۔

○ 1917ء میں روسی انقلاب نے سب سے پہلے خواتین کے تمام حقوق کو منظوری دی۔ انگلینڈ میں چند خواتین کو 1918ء کو ووٹ ڈالنے کا حق دیا گیا اور 1928ء میں تمام بالغ خواتین کو حق دیا گیا۔ آہستہ آہستہ بعد میں تمام جمہوری ممالک نے اس کو قبول کیا۔

○ خاتون مصنفین جیسے Virginia woolf نے لکھا کہ کس طرح سے مرد خواتین پر اجارہ داری قائم کرتے ہیں اور خواتین کس طرح خود ان کی آلہ کار بنتی ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد خواتین کی تحریکوں کے ایک نئے دور کی ابتداء ہوئی۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) وہ پہلا ملک جو صنعتیانی کے جدید عمل سے گذرا۔
(1) روس (2) امریکہ (3) برطانیہ (4) جاپان
- (2) کونسا ملک کو نئے اور خام لوہے کے معاملے میں خوش قسمت تھا
(1) برطانیہ (2) امریکہ (3) فرانس (4) جرمنی
- (3) کس کی ایجاد نے بھاپ کے انجن کو صرف پمپ کی شکل میں گھومنے کے بجائے فیکٹریوں میں استعمال ہونے والی طاقتور مشینوں کو توانائی فراہم کرنے کے قابل بنا دیا۔
(1) جیمس واٹ (2) مارٹن لوٹھر کنگ (3) ولیم ہاروے (4) رائٹس برادرز
- (4) کس سال پہلی برطانوی نہر (Worsley Canel) جیمس یزنڈلی (1716-1772) نے تعمیر کیا تھا۔
(1) 1762ء (2) 1761ء (3) 1763ء (4) 1765ء
- (5) جان میڈ کاف سڑکوں کا معمار تھا جس نے شخصی طور پر سڑکوں کے لئے زمینی سطحوں کا جائزہ لیا اور اس کی منصوبہ بندی کی، اصل میں ایک نابینا شخص تھا۔
(1) گونگا (2) بہرا (3) نابیناء (4) لنگڑا
- (6) پہلی ریلوے لائن نے کس سال اسٹاکٹن اور ڈالنگٹن کو آپس میں جوڑ دیا۔
(1) 1825ء (2) 1821ء (3) 1815ء (4) 1822ء
- (7) کرشاتی شخصیت جنرل Ned Ludd کی زیر قیادت 17-1811 میں اٹھنے والی تحریک کہلاتی ہے۔
(1) Neddism (2) Socialism (3) Cummunism (4) Luddism
- (8) Luddism کس پر محض ایک قدامت پسندانہ جملہ نہیں ہے بلکہ اس کے شرکاء اقل ترین اجرت، عورتوں اور بچوں کی محنت پر کنٹرول، اور مشینوں کی آمد کے نتیجے میں بے روزگار ہونے والے مزدوروں کے لیے روزگار کا مطالبہ کر رہے تھے۔
(1) سر ماداروں (2) مشینوں (3) فیکٹریوں (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (9) کب میں ہندوستان میں کمیونسٹ پارٹی کی بنیاد ڈالی۔

- 1925(4) 1920 (3) 1921 (2) 1919 (1)
- (10) 1917ء میں کس نے سب سے پہلے خواتین کے تمام حقوق کو منظوری دی۔
- (1) فرانسیسی انقلاب (2) امریکی انقلاب (3) روسی انقلاب (4) چینی انقلاب

جوابات

1-3	2-1	3-1	4-2	5-3	6-1	7-4	8-2	9-3	10-3
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

12. آفریقہ۔ ایشیا اور لاطینی امریکہ میں نوآبادیت، نوآبادیاتی نظام کا اثر ہندوستان میں

- 600 سال قبل دنیا کے لوگ بہت کم سفر کرتے تھے۔ وہ لوگ گھوڑوں یا اونٹوں کی پیٹھوں پر یا چھوٹی کشتیوں یا پانی کے بڑے جہازوں جو صرف سمندروں میں چلتے تھے سفر کرتے تھے۔
- چین سے ریشم اور چینی برتن، کاٹن کے پارچے جات، ہندوستان سے لوہے اور مصالحہ جات، عرب ممالک سے میوے اور عطریات، یورپی ممالک سے شراب وغیرہ ساری دنیا کی چندہ اشیاء تھیں۔
- بہت سارے تجارتی راستے جو 1400ء میں یورپ اور ایشیا کو ملاتے تھے مسلم مملکتوں کے زیر کنٹرول تھے۔ خاص کر ترکی کی مملکت Ottoman جو یورپی عیسائی طاقتوں سے مسلسل حالت جنگ میں رہتی تھی۔
- اٹلی کے باشندوں نے عرب کے تاجروں سے ایک مفاہمت کی جس سے عرب باشندے براعظم ایشیا کی اشیاء سکندریہ (مصر میں) میں لاکر اٹلی کے باشندوں کو فروخت کرنے لگے۔
- جیسے ہی یورپی ممالک کی حکومتوں اور تاجروں کو جیسے ہالینڈ، اسپین، پرتگال اور برطانیہ اس تجارت کی اہمیت کا علم ہوا وہ لوگوں نے اطالوی تاجروں کے زیر کنٹرول علاقوں کے راستوں سے ہٹ کر ہندوستان اور چین کے تیز اور سہل راستے دریافت کرنا چاہا۔ مثلاً پرتگالی ہندوستان کو پہنچنے کیلئے آفریقہ کے گرد راستہ کی دریافت چاہتے تھے۔
- اسپینی چاہتے تھے کہ اگر ممکن ہو سکے تو بحیرہ اقیانوس کو عبور کر کے ہندوستان پہنچ سکیں۔ وہ لوگ اس کے لئے تجربہ کار ملاحوں کو پانی کے جہاز اور سمندری سفر کے دوسرے ذرائع دے کر قسمت کی بازی لگائی۔
- کرسٹوفر کولمبس کے ذریعے 1492ء میں وسطی امریکہ کی اور 1498ء میں واسکو ڈی گاما کے ذریعے ہندوستان کے بحری راستوں کی دریافت کا آغاز ہوا۔
- کولمبس اسپین کی رانی کیلئے کام کر رہا تھا جبکہ واسکو ڈی گاما پرتگالی بادشاہ کیلئے۔ فوری بعد برطانوی اور ولندیزی حکومتیں بھی اپنے ملاحوں کو ان علاقوں کے لیے روانہ کیں۔
- لاطینی امریکہ میں یورپی نوآبادیت: کولمبس وہاں لنگر انداز ہوا جو آج جنوبی امریکہ کے ساحل کے جزائر ویسٹ انڈیز کہلاتے ہیں۔ وہ سمجھا کہ وہ ہندوستان پہنچ گیا اور مقامی لوگوں کو انڈیننس کہہ کر پکارا۔ (اسلئے امریکہ کے اصل باشندے آج بھی مقامی انڈینس کہلاتے ہیں)
- یہ لوگ سیدھے سادھے قبائلی لوگ تھے جو مہمانوں کا استقبال کرتے اور انہیں روٹی اور پناہ فراہم کرتے تھے۔ جبکہ اسپینی باشندے اس کے بدلے انہیں غلام بنا لیے اور لوٹ مار مچاتے۔
- کولمبس کے بعد حکومت اسپین نے متعدد بحری بیڑے امریکہ کو فتح کرنے اور تباہ تاراج کرنے کے لئے بھیجا وہ مقامی بادشاہوں کے پاس سونے اور چاندی کی کانیں اور بڑی مقدار میں قیمتی دھاتوں کی توقع رکھ رہے تھے۔

- Cortez ایک اسپینی فاتح نے ایک مہم کے ذریعہ لوگوں کے قتل عام اور Mexico کو لوٹنے کی مہم قیادت کی۔ آخر کار اس نے مقامی بادشاہ کو قتل کر کے میکسیکو کی آزادانہ حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ اسی طرح Pizarro نامی دوسرے فاتح نے پیرو Peru کو لوٹ مار کر کے فتح کر لیا۔
- برطانوی قوم نے بھی پیش قدمی کرتے ہوئے شمالی امریکہ کے مشرقی ساحل کے متوازی برطانوی کسانوں کی نوآبادیات قائم کئے۔ مقامی امریکی باشندوں نے یورپیوں سے دوستانہ ماحول میں مدد اور تعاون کو بڑھا دیا۔
- جیسے ہی امریکہ کے قدرتی وسائل کی خبر یورپ کے لوگوں تک پہنچی زمین کے بھوکے افراد کا ایک بڑا گروہ امریکہ کیلئے نکل پڑا انہوں نے مقامی لوگوں کو نکال باہر کر کے ان کی زمینیں ہڑپ کر لیا۔
- لاطینی امریکہ: تین سو سال 1500ء سے 1800ء کے دوران زیادہ تر وسطی اور جنوبی امریکہ اسپین اور پرتگال کے زیر تسلط آ گیا۔ اسپینی اور پرتگالی زبانیں لاطینی زبان سے ماخوذ سمجھی جاتی ہیں اس لیے یہ ممالک لاطینی امریکہ کے ممالک کہلائے۔
- اس براعظم کے آدھے سے زیادہ اصل باشندے یورپیوں کی لائی ہوئی بیماریوں سے ہلاک ہوئے یا کر دئے گئے۔ بڑی مقدار میں یورپ کے لوگ وہاں مقیم ہو گئے۔
- افریقہ سے غلاموں کو بھی خریدا آج کل ان ممالک کے باشندے ملی جلی قومیت والے ہیں یعنی اسپینی اور پرتگالی نوآبادکار یوں اور افریقی غلاموں کی نسل کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد یورپی کی نسل میں جنہوں نے Indian یا افریقیوں سے شادی کی۔
- 17 ویں اور 18 ویں صدی میں جنوبی امریکہ میں Indians کی جانب سے کئی بغاوتیں ہوئیں لیکن انہیں بے رحمی سے کچل دیا گیا کیونکہ ان کے پاس ہتھیار اور گولہ بارود کا فقدان تھا اور اسپینی اس سے لیس تھے۔
- اسپینیوں کے زیر حکومت بہت سارے ممالک میں سارے اختیارات سپریم کونسل میڈرڈ (اسپین کا دارالخلافہ) کے ہاتھوں میں مرکوز تھے۔ یہ کونسل نوآبادیات پر حکمرانی کیلئے اسپین سے اعلیٰ عہدیدار اور امراء کو منتخب کرتی تھی۔
- نوآبادیات پر حکمرانی کرنے کیلئے کیتھولک گرجا گھر بھی اہم کردار ادا کرتے تھے۔ اسکے علاوہ وہاں پر اسپین کے نوآبادکار موجود تھے جو وہاں کی زمین اور معدنی کانوں پر تسلط رکھتے تھے۔ ان میں کچھ بڑے زمیندار جن کی بڑی قطعہ اراضی Haciendas (ہسپانوی زبان بولنے والے ممالک میں زرعی اراضی مع مکان) ہوا کرتی تھی۔
- Haciendas ہزاروں ایکڑ ارضی کے قطعہ ہوتے تھے جو تانبہ اور چاندی کی کانوں، زرعی زمینوں، چراگا ہوں اور کارخانوں پر مشتمل ہوتے تھے۔ یہ زمینداروں کی ملکیت ہوتے تھے جو چھرا اسپین Indians اور افریقی غلاموں سے کام لیتے تھے۔
- وقت کے دھارے کے ساتھ اسپین کے زمینداروں اور کسانوں نے ان ممالک میں صنعت و تجارت کو فروغ دیکر بھاری مقدار میں زرعی پیداوار جیسے شکر اور گوشت کے علاوہ کچھ دھاتیں جیسے قلعی (Tin) اور تانبہ برآمد کئے۔
- نوآبادیاتی نظام نے بھی نوآبادیاتی معیشت پر ایک بہت بڑا تسلط قائم کیا۔ نوآبادیاتی ممالک میں سخت قوانین اور دوسرے سماجی کنٹرول کے اقدامات قائم کئے گئے۔ یہاں تک کہ چھوٹی سی چھوٹی صنعتوں جیسے کیلوں (Nails) کی تیاری پر پابندی تھی۔ تاکہ نوآبادیوں کی مصنوعی طریقہ پر انحصار میں اضافہ ہوتا رہے۔
- اسپینی نوآبادیات کے لوگ بشمول پرانے اسپینی باشندوں نے خود پر اسپینی امراؤں کے مسلط کردہ کنٹرول کو ناپسند کیا اور لاطینی امریکہ میں 1810ء سے اسپین کے خلاف بغاوت کا ایک سلسلہ پھوٹ پڑا۔ وہ شمالی امریکی نوآبادیات کے ذریعے آزادی کے اعلامیہ اور فرانسیسی انقلاب سے بہت متاثر ہوئے
- 1816 سے 1826ء کے درمیان بہت سارے لاطینی امریکہ کے ممالک آزاد ہوئے۔ سائمن بولیور نے انقلابی فوجوں کی قیادت کی

جسے سیاہ غلاموں اور چھوٹے کسانوں اور بھی کئی یورپ کے عوام کی مدد حاصل تھی جنہوں نے فرانسیسی انقلابی خیالات سے متاثر ہو کر جمہوریت اور آزادی کی حمایت کی۔

○ اس فوج نے ویٹیزولا کو آزادی دلائی دوسری انقلابی فوج سان مارٹن کی قیادت میں Chile پر واورا جنینا کو 1817ء تک آزادی دلائی اور برازیل جو پرتگال کی ایک نوآبادی تھا 1822ء میں آزاد ہوا۔ اس طرح جنوبی امریکہ کے بڑے حصے سے یورپی طاقتوں کی نوآبادیاتی حکومت ختم ہو گئی۔

○ 1820ء تک ریاست ہائے متحدہ امریکہ ایک بڑی معیشت اور سیاسی طاقت بن کر ابھرا، اس نے اپنے اثر کو استعمال کر کے کسی بھی یورپی طاقتوں کو جنوبی امریکہ پر کنٹرول قائم کرنے سے باز رکھنا چاہا۔

○ امریکی صدر جیمس منرو (James Muroe) نے منرو اصول (Munroe Doctrine) مدون کیا جس کی رو سے کسی بھی یورپی ملک کو امریکی براعظموں میں نوآبادی تعمیر کرنے کی اجازت نہیں تھی اور ریاست ہائے متحدہ بھی یورپ کے دوسرے براعظموں کے نوآبادیات کے معاملات میں مداخلت نہیں کریگا۔ نیچے دی گئی 1823ء کی امریکی صدر منرو (Munroe) کی تقریر کا ایک اقتباس پڑھیے۔

○ امریکہ کے لیے یہ بالکل درست وقت ہے کہ ان امور کو جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے حقوق اور مفادات پر مشتمل ہوں اپنا اصول بنالے اور امریکی براعظموں میں آزادی اور حریت پسندی ہے اس لیے یورپی طاقتوں کو اس بات کی اجازت نہیں ہوگی کہ وہ امریکہ کے علاقوں کو مستقبل میں نوآبادیوں کی حیثیت دیں۔

○ برطانیہ جس کا ایک طاقتور بحر یہ تھا نے منرو کے اصول کی تائید کی۔ برطانیہ جسے علم تھا کہ امریکی نوآبادیات کسی بھی یورپی ملک کے سیاسی کنٹرول کے تابع نہیں ہیں اس لئے وہ برطانیہ سے آزادانہ طور پر تجارت کر سکتے اور اسکی صنعتی اشیاء کو خرید سکتے ہیں۔

○ ایشیاء میں یورپی نوآبادیاتی نظام:۔ ایشیاء کے بہت سارے ممالک جیسے ہندوستان، چین اور جاپان کئی طریقوں سے لاطینی امریکہ سے مختلف تھے۔ کئی ایشیائی ممالک مالدار کسانوں کی آبادی سے گنجان تھے۔ اور طاقتور سلطنتوں کے زیر حکمرانی تھے اور ایک بڑی فوج اس کی محافظ تھی۔ اس طرح یورپی طاقتوں نے جب بھی مغلیہ سلطنت پر حملہ کرنا چاہا انہیں کئی بار مغل فوجوں نے شکست دی۔

○ البتہ یورپیوں نے کچھ بندرگاہوں جیسے گوا پر اپنی طاقت قائم کر کے سمندری تجارت پر کنٹرول حاصل کیا۔ مثلاً 16 ویں صدی میں پرتگالیوں نے بحر ہند میں سمندری مملکت (Seaborne Empire) قائم کر لی۔ وہ سارے پانی کے جہاز جو بحر عرب، بحیر ہند اور خلیج بنگال سے ہو کر گزرتے تھے انہیں پرتگالیوں کو ایک خاص خرچ ادا کرنا پڑتا تھا ورنہ انہیں حملہ کر کے لوٹ لیا جاتا تھا۔

○ سمندر پر پرتگالیوں کے تسلط کو آخر کار دوسرے یورپی طاقتوں جیسے ہالینڈ اور انگلینڈ نے توڑ دیا جو ایشیاء کو تجارت کیلئے پہنچ رہے تھے۔ 1600-1602ء میں ہالینڈ اور انگلینڈ نے ایشیائی ممالک سے تجارت کرنے کیلئے اپنی ذاتی ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کئے۔

○ یہ کمپنیاں ایشیائی ممالک کی پیداوار جیسے کپاس، اور ریشمی کپڑے، مصالحہ جات، لوہا وغیرہ خریدنے میں سرگرم رہتے تھے جس کی یورپی ممالک میں بہت مانگ تھی اور بہت زیادہ منافع حاصل ہوتا تھا۔ مثلاً ولندیزیوں (Dutch) کے پہلے سمندری سفر نے سرمایہ کاری پر %400 منافع دلایا۔

○ ولندیزی کمپنیوں نے اس تبدیلی کا جواب انڈونیشیاء جیسے ممالک کی بڑی اراضیوں کو فتح کر کے دیا جس وقت وہاں طاقتور سلطنتیں نہیں تھیں۔ انہوں نے مقامی لوگوں کو دباؤ ڈالا کہ وہ اپنی پیداوار سستے داموں پر کمپنی کو فروخت کریں جس کی اجارہ داری بھی تھی اور وہ دوسرے ملکوں کو ان سے تجارت کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے

○ اٹھارویں صدی میں ولندیزی حکومت نے کمپنی کو بے دخل کر کے انڈونیشیاء پر راست حکمرانی قائم کی۔ اس وقت ڈچ حکومت گہرے معاشی بحران کا شکار تھی اور انڈونیشیاء کو آمدنی کے ذرائع کے طور پر استعمال کرنا چاہتی تھی۔

○ ولندیزیوں نے مقامی لوگوں کو مجبور کیا کہ وہ ٹیکس کے بدلے پیداوار جیسے کافی، شکر اور مصالحہ جات ادا کریں۔ یہ بین الاقوامی بازاروں

میں فروخت کیا گیا جس سے بھاری منافع حاصل ہوا۔ ولندیزی حکومت کا 25 فیصد موازنہ ان منافعوں سے حاصل ہوا۔ ○ آخر کار حکومت نے 1870ء میں پیداوار کے جبری نکاسی نظام کا خاتمہ کیا۔ اس سے ولندیزی سرمایہ کاروں کی انڈونیشیا میں باغات لگوا کر سرمایہ کاری کرنے کی ہمت افزائی ہوئی جس میں ایک ہی کاشت (جیسے ربڑ، کالی مرچ یا گنا) زیادہ لگائی جاتی اور ولندیزی باغبانوں کے ذریعے ان کا انتظام کیا جاتا۔

○ ولندیزیوں نے کافی، چائے، CoCoa (اس کے بیج سے مشروب بنایا جاتا ہے) تمباکو اور برکومتعارف کیا اور زمین کا ایک بڑا حصہ باغات بن گیا۔ باغات میں نصف جبری مزدور منتظموں کے تحت کام کرتے تھے۔ جس میں سے زیادہ تر دور دراز ممالک جیسے ہندوستان سے لائے جاتے تھے۔

○ باغات کی پیداوار مالکین کے ذریعے بین الاقوامی بازاروں خاص کر یورپ میں فروخت کی جاتی تھی انہوں نے ٹن اور پٹرولیم کی کان کنی پر بھی سرمایہ کاری کی۔

○ ان اشیاء کی حمل و نقل میں سہولت کیلئے حکومت نے ریلوے اور ٹیلی گراف وغیرہ پر بھاری سرمایہ کاری کی۔ انڈونیشیائی ولندیزیوں نے دنیا کی Quinine اور کالی مرچ کی پیداوار کا رسد کا ایک بڑا حصہ ایک تہائی ربڑ، ایک چوتھائی ناریل کی پیداوار 1/5 واں حصہ چائے، شکر، کافی اور تیل پیدا کیا۔

○ ولندیزی ایسٹ انڈیز کے اس منافع نے ہالینڈ کی صنعتی ترقی کو فروغ دے کر دنیا کی ایک عظیم نوآبادیاتی طاقت بنا دیا۔ اس طاقت کا خاتمہ جاپان کے ذریعے 1939ء تا 1945ء کی دوسری عالمی جنگ کے دوران ہوا۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد انڈونیشیا، ہندوستان کے ساتھ آزاد ہوا۔

○ 1757ء میں آخر کار انگریز بنگال کے نواب کو شکست دینے میں کامیابی حاصل کر کے سیاسی تسلط قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جس کے نتیجے میں ہندوستان میں انگریزی حکومت کی بنیاد پڑی۔

○ (ولندیزی) ڈچ: ہالینڈ کے باشندے ولندیزی کہلاتے ہیں۔ آج کل ہالینڈ کا سرکاری نام نیدرلینڈ ہے

○ چین: ہندوستان کی طرح چین بھی دنیا کا ایک کثیر آبادی والا ملک اور طاقتور شہنشاہیت تھی یہ ہندوستان کے مشرق میں تھا اس لیے یورپی اقوام نے جس طرح لاطینی امریکہ اور انڈونیشیا کو فتح کیا چین پر اپنا تسلط قائم نہیں کر سکے۔

○ چینی حکمران یورپیوں کو اپنے ملک میں آزادانہ تجارتی اجازت کے خطرہ سے باخبر تھے اور انہیں صرف ایک شہر میں مخصوص پیشہ واری تاجروں سے تجارت کی اجازت دی

○ یورپی تجارت نے ایک چیز پر زیادہ نشانہ لگایا جس کی چین میں زبردست مانگ تھی مگر یہ ہندوستان میں پیدا ہوئی تھی۔ یہ تھا افیون، انگریزوں نے ہندوستانی کسانوں کو بڑی مقدار میں افیون کی پیداوار کرنے کی ہمت افزائی کی اور ان سے یہ بہت سستے داموں میں خریدا۔

○ غیر قانونی طور پر چین کو افیون برآمد کی گئی اور وہاں فروخت کی گئی اس کے عوض یورپیوں نے ریشم اور چائے خرید کر یورپ میں فروخت کیا۔ اس طرح انہیں چین کو چاندی کی صورت میں ادائیگی نہیں کرنی پڑتی تھی۔ جیسے ہی افیون کی غیر قانونی برآمد میں اضافہ ہوا۔ چین کے حکمرانوں نے یورپی تاجروں سے ساری تجارت روک لی اس شہر سے بھی جس کی انہوں نے اجازت دی تھی۔ اسی کے نتیجے میں جنگیں شروع ہوئیں جسے افیون کی جنگ کہتے ہیں۔

○ جو برطانیہ اور چین کے درمیان لڑی گئیں۔ 1842 تا 1839ء اور 58-1857 یورپ کی دوسری طاقتوں نے بھی اس میں برطانیہ کا ساتھ دیا۔ برطانیہ کے ہاتھوں چین کی شکست ہوئی۔ جس سے غیر منصفانہ معاہدات کا سلسلہ شروع ہوا۔ ان معاہدات کی رُو سے برطانیہ کو بغیر کسی پابندی کے تجارت کی اجازت دی گئی اور انگریزوں کو چین میں تجارتی منڈیاں قائم کرنے کی اجازت دی گئی جس میں

- صرف انگریزی قانون نافذ ہوتا تھا۔
- برطانیہ نے چین کو سب سے زیادہ پسندیدہ قوم کا درجہ دینے پر مجبور کیا جس کے مطابق کسی بھی ملک کو اگر کوئی بھی رعایت دی جاتی تو خود بخود اس کا اطلاق برطانیہ پر بھی ہوتا تھا۔
- 1861ء میں جاپان میں سیاسی انقلاب آیا اور تیرہ صنعتیاتی اور جدید پیمانے کا پروگرام شروع ہوا۔ جاپان بھی ایک ایسی نوآبادیت کی تلاش میں تھا جہاں اسے سستے داموں میں خام مال حاصل ہو سکے اور اسکی صنعتی پیداوار کی فروخت ہو سکے۔ اس نے 95-1894ء میں چین کے خلاف جنگ چھیڑ دی اور اسے مجبور کیا کہ وہ اپنا بہت سارا علاقہ جاپان کو دے اور تاوان جنگ ادا کرے۔
- نوآبادیاتی نظام کا اثر ہندوستان میں**
- کئی صدیوں تک آدی واسی جنگل میں امن و آشتی کے ساتھ رہتے تھے۔ اس سے اپنی روزمرہ زندگی کی اشیاء کو حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ جنگلات کی دیکھ بھال بھی کرتے تھے۔
- برطانوی راج کے دوران حالات میں تبدیلی آگئی۔ اس وقت ممبئی اور کولکتہ جیسے شہرا بھر رہے تھے اور حکومت سارے ملک میں ہزاروں کلومیٹر پر مشتمل ریلوے لائن ڈلواری تھی۔ بری کشتیاں تیار کی جا رہی تھیں اور کانوں کا افتتاح عمل میں آ رہا تھا۔ ان تمام چیزوں کے لیے لکڑی کی ایک بڑی مقدار درکار تھی اس لیے لکڑی کی تجارت میں تیزی سے اضافہ ہوا۔
- 1879ء میں ہندوستان میں تقریباً 8 ہزار کلومیٹر پر مشتمل ریلوے لائن تھی۔ 1910ء تک 50 ہزار کلومیٹر سے زائد ریلوے لائن بچھائی گئی۔ ہر سال تقریباً ایک کروڑ لکڑی کے تختوں کی ضرورت ان نئے ریلوے لائنس کو بچھانے کے لیے ہوتی تھی۔
- 1864ء میں حکومت نے محکمہ جنگلات قائم کیا۔ جنگلات کے محکمہ نے اپنے لگائے ہوئے درختوں کی حفاظت کے لیے نئے قوانین وضع کئے۔ ان قوانین کے ذریعہ سے انھوں نے اس بات کو یقینی بنایا کہ قدیم جنگلات مکمل طور سے ختم نہ ہوں بلکہ انھیں احتیاط سے کاٹا جائے۔
- آدی واسیوں نے کئی مقامات پر احتجاج کیا۔ احتجاج کے دوران انھوں نے کئی پولیس چوکیوں، محکمہ جنگلات کی چوکیوں اور مہاجنوں کے گھروں کو جلا دیا۔ کئی مقامات پر انھوں نے سارے جنگلات کو آگ لگا دی۔ اس قسم کے احتجاج جھارکھنڈ کے آدی واسیوں، سنتھل نے 1856ء میں شروع کیا۔
- 1880 اور 1922ء میں آندھرا پردیش کے کویا آدی واسی، 1910ء میں بستر کے ماریا اور مریا آدی واسی 1940ء میں گوڈا اور کولم کے آدی واسیوں نے کئے۔
- ابتداء سے ہی جھارکھنڈ کے آدی واسی سنتھل نے برطانوی حکومت کے خلاف مزاحمت کی اور احتجاج جاری رکھا۔ 1855ء سے 1856ء کے دوران سنتھل آدی واسیوں نے بڑے پیمانے پر بغاوت کا علم بلند کیا جس میں انھوں نے زمینداروں قرض دینے والوں کو لوٹنا اور قتل کرنا شروع کیا۔
- سنتھل آدی واسی نے یہ اعلان کر دیا کہ برطانوی راج کا خاتمہ ہو چکا ہے اور وہ ایک آزاد ریاست تشکیل دے رہے ہیں۔ لیکن سنتھل آدی واسی صرف تیرکمان سے لیس تھے اور وہ برطانوی ہندوق بردار فوج کے آگے ٹک نہ سکے۔ ایک خوفناک جنگ کے اختتام پر 15 ہزار سنتھل آدی واسی مارے گئے اور آخر کار ان کی بغاوت کو کچل دیا گیا۔
- 1874 اور 1901ء کے درمیان چھوٹا ناگپور سطح مرتفع جو موجودہ جھارکھنڈ ریاست ہے۔ منڈا آدی واسی نامی ایک نوجوان رہنما برسا کی قیادت میں برطانوی حکومت کو ختم کرنے کے لیے جمع ہوئے۔ لوگ برسا کو خدا کا درجہ دیتے تھے اور اس کے ہر لفظ پر عمل کرتے تھے۔
- وہ اس بیرونی حکومت کا خاتمہ چاہتے تھے جس نے زمینداروں کی مہاجن اور عدالتوں کی پشت پناہی کی جنھوں نے منڈا آدی واسیوں کو ان کی زمینوں اور جنگلات پر ان کے حقوق چھین لیا تھا۔ آخر منڈا اباغیوں کو دبا دیا گیا اور ان کے رہنماؤں کو گرفتار کر کے انھیں جیل میں قید کر دیا گیا۔

- برسامنڈا کی 1900ء میں جیل میں موت واقع ہو گئی۔ البتہ حکومت نے چھوٹا ناگپور کے آدی واسیوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے قانون سازی کی ضرورت کو محسوس کیا۔
- کماؤں کے جنگلات میں بغاوت (1921-1922ء): اترکھنڈ کے کماؤں علاقہ میں کسانوں نے اس بات پر محکمہ جنگلات سے تعاون کرنے پر انکار کر دیا کہ حکومت نے جنگلات پر ان کے حق سے انھیں محروم کر دیا۔
- انھوں نے علانیہ طور پر محکمہ جنگلات کے قوانین کی خلاف ورزی کی۔ ٹھیکے داروں کے زیر استعمال جنگلات کو نذر آتش کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ لوگوں نے محکمہ جنگلات کے لیے بطور جبری مزدور کام کرنے سے انکار کر دیا۔ ان تحریکات کی بناء پر برطانوی حکومت کو اپنی پالیسی تبدیل کرنا پڑا۔ انھوں نے ایسے نئے قوانین بنائے کہ جس کی رو سے بیرونی افراد آدی واسیوں کی زمین نہیں خرید سکتے تھے۔
- الوری سینتاراماراجو: الوری سینتاراماراجو 4 جولائی 1897ء کو ضلع وشاکھا پٹنم کے ایک گاؤں پانڈرنگی میں پیدا ہوئے۔ انکی والدہ کا تعلق وشاکھا پٹنم سے تھا اور ان کے والد بھی ماروم کے قریب موگا لو کے رہنے والے تھے۔ وہ راجندر کی ایک جیل میں سرکاری فوٹو گرافر تھے۔
- راجو کے والد کا انتقال اس وقت ہوا جب کہ وہ اسکول میں پڑھتے تھے۔ انھوں نے اپنے چچا کی تربیت میں پرورش پائی جن کا نام رام چندر راجو تھا۔
- بنگال میں انقلابیوں کے حب الوطنی کے جذبے سے متاثر ہو کر راجو نے چنتا پلی، راماپوچا اورم، دمنا پلی، کرشنا دیوی بیٹ، راجا واماگی، ادانیگلا، نرسی پٹنم اور اناروم کے پولیس اسٹیشنوں پر دھاوا بول دیا۔ راجو اور اس کے ساتھیوں نے حملے کرتے ہوئے بند دقین اور اسلحہ چرایا اور کئی برطانوی فوج افسروں کا قتل کر دیا جس میں دمنا پلی کے قریب ہلاک کیا گیا ”اسکاٹ کا ورڈ“ بھی شامل ہے۔
- دسمبر 1922ء میں برطانوی حکومت نے سوندرس کی سرکردگی میں پیڈگا پلی کے قریب آسام رائفلز کو تعینات کیا۔ راجو اس وقت تک روپوش ہو چکے تھے۔ چار ماہ بعد دوبارہ منظر عام پر آئے اور اپنی لڑائی جاری رکھی۔ ملودورا اور گنم دورا کی رہنمائی میں قبائلی رضا کاروں نے تیر کمانوں کو کا استعمال کرتے ہوئے انھیں مزید طاقت عطا کی۔
- دسمبر 1922ء سے قریب ایک سال تک برطانوی افواج کی کارروائی جاری رہی۔ بالآخر انگریزوں نے چنتا پلی کے جنگل میں راماراجو کو پھانس لیا۔ مپا گاؤں کے قریب کویولر گاؤں میں انھیں رائفل سے گولی ماری گئی۔
- کومارام بھیم: عادل آباد کے ایک دیہات شنکر پلی میں کومارام بھیم پیدا ہوئے۔ ان کے والد محکمہ جنگلات کے ایک حملے میں مارے گئے جب ان کی عمر 15 سال کی تھی۔ بھیم اور ان کا خاندان منڈل کیری کے ایک گاؤں سرداپور کو منتقل ہو گئے۔
- جب وہ اپنی زندگی Jhum کا شکاری کے ذریعہ گزار رہے تھے صدیقی نامی ایک جاگیر دار جو نظام کا مخبر تھا اس نے بھیم کی زمین پر قبضہ کر لیا۔ بھیم نے غصہ میں صدیقی کا قتل کر دیا اور پولیس سے بچنے کے لئے آسام میں جا کر چھپ گیا۔ اس نے پانچ سال تک چائے، کافی کے باغات میں مزدوری کی۔ اس کو مزدور کی تحریکات کا تجربہ ہو گیا۔ اس نے پڑھنا، لکھنا سیکھا۔
- Komaram Sooru جو اس کا قریبی دوست اور مخبر تھا کے ذریعے وہاں کے حالات کی جانکاری حاصل کی۔ نظام حکومت کے خلاف لڑی جانے والی تحریک جو برسواؤ اور وشاکھا پٹنم میں الوری سینتاراماراجو نے اور برسامنڈا نے نظام کی حکومت کے خلاف شروع کی تھی وہ اس سے متاثر تھا۔
- گوڈا واد کو یا کے نوجوانوں کو لے کر بھیم نے ایک گوریلا فوج بنائی اس نے آدی واسیوں کو جمع کیا اور ہتھیار چلانے کی تربیت دی۔ آخر کار بدر کامل کے موقع پر پھم جوڈے گھاٹ میں نظام کی فوج سے لڑتے ہوئے مارے گئے۔ ان کی موت کے بعد نظام نے قبائلی لوگوں کی زندگی پر تحقیق کرنے کے لئے ہائی مین ڈروف کو مقرر کیا۔
- 1850ء میں کچھ ہندوستانی کپڑے کی ملز سب سے پہلے ممبئی اور اسکے بعد احمد آباد میں قائم کی گئی تھیں۔ اس طرح ہندوستان میں بھی مشینوں پر کپڑا بنایا جانے لگا۔
- 1896ء میں ہندوستان میں برطانوی حکومت نے اپنی آمدنی میں شدید کمی محسوس کی۔ حکومت نے ان پہلوؤں پر غور کرنا شروع کیا

جس سے ان کی آمدنی میں اضافہ ہو۔ ایسی مشکل گھڑی میں حکومت نے برطانیہ سے ہندوستان آنے والے کپڑوں پر 3.5 فیصد ٹیکس عائد کر دیا۔

- ہڑتالوں کے درمیان مزدوروں نے تعلیمیافتہ لوگوں کی مدد سے اپنی تنظیمیں تشکیل دیں۔ یہ مزدور انجمنیں تھیں جو ہڑتالوں کے انعقاد میں مالکین سے بات چیت اور مسائل کو حل کرنے کے لیے تشکیل دی گئی تھیں۔ آہستہ آہستہ نہ صرف ہڑتالوں کے دوران بلکہ ہر وقت مزدوروں کی فلاح و بہبود اور ان کے حقوق کے لیے تجارتی انجمنیں فعال ہو گئیں 1920 کے اوائل سے ایسی انجمنیں قائم ہونی شروع ہوئیں۔
- سوشلسٹ خیالات سے متاثر لوگ ان میں زیادہ تھے ایسی ایک انجمن ”گرنی کامگار انجمن“ کے نام سے قائم ہوئی جس کی مدد سے ممبئی کے مزدوروں 1928ء میں ایک بہت ہی زبردست ہڑتال کی۔ احمد آباد میں گاندھی جی کے زیر اثر ایک طاقتور انجمن ”مزدور مہاجن“ کے نام سے قائم کی گئی۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) کس ریاست میں سنتھل نے واقع ہے۔
- (1) بہار (2) اتر پردیش (3) جھارکھنڈ (4) پنجاب
- (2) الوری سیتارامارا جو 4 جولائی 1897ء کو کون سے ضلع کے ایک گاؤں پانڈرنگی میں پیدا ہوئے۔
- (1) ضلع وشاکھا پٹنم (2) ضلع بھم (3) ضلع عادل آباد (4) ضلع مشرقی گوداوری
- (3) عادل آباد کے ایک دیہات شکر پلے میں پیدا ہوئے۔
- (1) وینکٹ ریڈی (2) پرکاشم پٹنلو (3) الوری سیتارامارا (4) کو مارام بھیم
- (4) 1850ء میں کچھ ہندوستانی کپڑے کی ملز سب سے پہلے کہاں قائم کی گئی۔
- (1) دہلی (2) احمد آباد (3) ممبئی (4) چینیائی
- (5) مشینوں پر منحصر صنعتیں ہندوستان میں قائم ہونی شروع ہوئیں۔
- (1) 1859ء (2) 1852 (3) 1851 (4) 1850
- (6) 1919ء میں کس شہر کے تمام ملوں کے مزدور ہڑتال کے لے آگے آئے اور کارخانے 12 دنوں کے لیے بند رہے۔
- (1) دہلی (2) احمد آباد (3) ممبئی (4) چینیائی
- (7) 1908ء میں انگریزوں نے ہندوستان کے کس مشہور مجاہد آزادی کو 6 سال کے لیے ملک بدر کی سزا دی۔
- (1) دادا بھائی نوروجی (2) گوپاکرشن گھوگلے (3) لوکمانیہ تلک (4) موتی لال نہرو
- (8) ہندوستان میں کس کے دور میں صنعتوں کی ترقی کے لئے سے اہم ترین (FICCI) فیڈریشن آف انڈین چیمبرس آف کامرس اینڈ انڈسٹریز موجود تھی۔
- (1) مغلیہ دور (2) انگریزوں کا دور (3) پرتگالی دور (4) فرانسیسی دور
- (9) ”گرنی کامگار انجمن“، کن خیالات سے متاثر تھی۔
- (1) سیکولر (2) سوشلسٹ (3) جمہوریت (4) سرمایہ داریت
- (10) احمد آباد میں گاندھی جی کے زیر اثر ایک طاقتور انجمن کس کے نام سے قائم کی گئی۔
- (1) زمیندار (2) سرمایہ دار مہاجن (3) ”مزدور مہاجن“ (4) انقلابی مہاجن

جوابات

1-3	2-1	3-4	4-3	5-4	6-3	7-3	8-2	9-2	10-3
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

13. پہلی اور دوسری عالمی جنگ۔ اسباب۔ معاہدہ ورسیلیز۔

مجلس اقوام۔ ہولوکاسٹ۔ نتائج

پہلی عالمی جنگ۔ اسباب اور نتائج، معاہدہ ورسیلیز

- ایشیاء کے چھوٹے سے ملک نے 1905ء کی جنگ میں یورپ کی عظیم طاقت روس کو شکست فاش دی۔
- اس کامیابی سے ایشیاء کے ممالک جیسے کہ ہندوستان میں قومی تحریک کو جلا ملی۔
- جاپان کی فتح سے ہندوستانی قوم پرست رہنماؤں جیسے کہ بال گنگا دھر تلک، لالہ لچت رائے وغیرہ متاثر ہوئے۔
- جاپان کی فتح کی تحریک سے 1905ء کی وندے ماترم تحریک کا آغاز ہوا۔
- روس میں بھی اس سبب انقلاب رونما ہوا۔
- زار حکومت کو جمہوری اصلاحات لانے کے لئے مجبور ہونا پڑا۔
- اس طرح ایشیاء کے ایک چھوٹے سے ملک کی کامیابی نے ایشیاء کے دیگر ممالک میں قومی تحریک کو متاثر کیا۔
- صدی کی ابتداء میں دنیا صنعتی ترقی یافتہ ممالک (بشمول برطانیہ، امریکہ، جرمنی، فرانس، اطالیہ، جاپان وغیرہ) اور ایشیاء و آفریقہ کے نوآبادی ممالک میں تقسیم تھی۔ نوآبادیاتی ممالک آزادی اور خود مختاری کی جدوجہد کے ابتدائی مراحل میں تھے۔
- صنعتی ممالک آپس میں برسر پیکار تھے۔ دنیا دو حریفی حلقے (جرمنی، آسٹریا، ہنگری، بمقابلہ برطانیہ، فرانس، روس) میں تقسیم ہو چکی تھی۔ ہر ملک دنیا پر اقتدار کے لئے کوشاں تھا تاکہ نوآبادیات اور بازاروں پر کنٹرول حاصل ہوں۔
- 1914ء میں پہلی عالمی جنگ ہوئی۔ یہ حقیقت ہے کہ عالمی جنگ کے اثرات سے کوئی بھی ملک محفوظ نہ رہا۔ مشرق میں جاپان و چین اور مغرب میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ بھی اس سے مستثنیٰ نہ رہے۔
- اس جنگ کا خاتمہ 1918ء میں برطانیہ اور فرانس کی فتح اور جرمنی اور اتحادیوں کی شکست سے ہوا۔ بعد ازاں امن کے شرائط نے دوسری ہولناک عالمی جنگ 1939-1945ء کے بیج بوئے۔
- مرکزی اور اتحادی۔ ان کا منشور تھا کہ ان علاقوں و منطقوں پر کنٹرول کے لئے تھا۔ اس جدوجہد کے سبب عدم تحفظ پیدا ہوا اور اتحادی قائم ہوئے۔ اکثر خفیہ ماضی کے حریف جیسے آسٹریا اور اٹلی یا برطانیہ اور فرانس تھے۔
- ہر جنگ کسی ایک فوراً سبب سے شروع ہوتی ہے اور پھر اس سے ہی دیگر طویل اسباب رونما ہوتے ہیں۔ پہلی عالمی جنگ کا فی الفور سبب 28 جون 1914ء کو بوسینیائی Fantastic کے ہاتھوں آسٹریا کے شہزادے فرانس فرڈینینڈ کا قتل تھا۔
- آسٹریا نے سربیا کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔ سربیا (جو برطانیہ، فرانس اور روس) کا حلیف اتحادی تھا۔ آسٹریا نے سربیا پر حملہ کیا اور یہ اتحادی ممالک سربیا کی مدافعت میں آئے۔ بعد میں مرکزی طاقتیں (جیسے جرمنی اور اٹلی) جو آسٹریا کے اتحادی تھے انھوں نے جنگ میں حصہ لیا۔ اس طرح پہلی عالمی جنگ کا آغاز ہوا۔
- انیسویں صدی میں ہی پہلی عالمی جنگ کے لئے ماحول پیدا ہو چکا تھا۔ جارحانہ قومیت، سامراجیت، خفیہ معاہدے اور عسکریت پہلی عالمی جنگ کے ذمہ دار عوامل ہیں۔

- جارحانہ قومیت کی ابتداء جدید قومی مملکتوں اور جرمنی و اطالیہ کے جبراً الحاق سے ہوئی لیکن ان نظریات کو فخر و برتری اور پڑوسی ممالک سے نفرت کے لئے بروکار لایا گیا۔ یہ نفرت بتدریج انیسویں صدی کے دوران یورپی مملکتوں میں نشوونما پارہی تھی۔
- 1923ء سے اطالوی فاشزم اور جرمنی کی قومی اشتراکی نازی اس کی اہم شکلیں تھیں۔ فسطائیوں نے جارحانہ قومیت پرستی کو ابھارا اور جرمنیوں نے ایسی تصویر بنائی کہ جرمن تمام دنیا کے فاتح ہیں اور یورپ کے دیگر اقوام کے خلاف ان جذبات کو استعمال کیا۔
- یورپ کے صنعتی یافتہ ممالک برطانیہ، جرمنی اور امریکہ کو اپنی پیداوار کے لئے بازار اور رسد کے لئے خام مال کی ضرورت تھی۔ سرمایہ کی بکوں اور مالیاتی اداروں میں میں کے بجائے وہ سرمایہ کاری کے مواقع کو نوآبادیات میں محفوظ تصور کر رہے تھے۔
- چنانچہ انیسویں صدی کے اختتام تک نوآبادیات کے لئے یورپی ممالک میں مسابقت شروع ہو گئی۔ ان ممالک کی حکومتوں نے سرمایہ کاروں کی جانب سے اپنے علاقے کو وسیع کرنے اور دیگر مسابقتی ممالک کے علاقے کو تخفیف کرنے میں مصروف ہو گئے۔
- جدید صنعتی طاقتوں (جیسے جاپان، جرمنی اور اطالیہ) کا ظہور ہوا اور یہ نوآبادیات کی از سر نو تقسیم کے خواہاں تھے لیکن سابقہ طاقتیں اس کے لئے رضامند نہیں ہوئی۔ اسی سبب اکثر جنگیں ہوا کرتی تھی۔
- 1870ء میں فرانس کی شکست کے بعد جرمنی کے چانسلر نے فرانس کو یکا و تنہا کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اس نے 1879ء میں اسٹریا اور 1882ء میں اطالیہ سے خفیہ معاہدہ کیا۔ اس مدافعتی اتحاد کا مقصد روس سے اسٹریا اور فرانس کے اٹلی کا تحفظ تھا۔
- فرانس نے اپنے غول کو توڑ کر 1891ء میں روس سے معاہدہ کیا۔ 1904ء میں برطانیہ کے ساتھ مفاہمت کے بعد فرانس برطانیہ کا حلیف بن گیا۔ 1907ء میں روس، فرانس اور برطانیہ نے Triple Entente تشکیل دی۔ خفیہ سرخی معاہدہ (Triple Alliance) جس کی قیادت جرمنی کر رہا تھا اور Triple Entente جو کہ یورپی طاقتوں کے درمیان ہوا۔
- عسکریت پسندوں کا ايقان ہے کہ فوجی حکمرانی تحفظ کی یقینی کے لئے اور جنگ کے مسائل کے حل کے لئے بہترین راستہ ہے۔ 1880ء تا 1914ء تک فوجی اخراجات پر چھ عظیم طاقتوں (جرمنی، روس، اسٹریا، اٹلی، فرانس اور برطانیہ) نے 300% سے زائد یعنی 132 پونڈ سے لے کر 397 پونڈ ملین خرچ کئے۔
- عسکریت کے تناظر میں تین چیزیں قابل ملاحظہ کرنے کے قابل ہیں۔ ان میں سے ہر ملک نے وسیع انفرادی فوج بنائی، ایک دوسرے کے مقابلے میں اسلحہ کے لئے مسابقت کی اور عوام کی ذہن سازی کی کہ وہ جنگوں کا تعاون کریں۔
- پہلی عالمی جنگ کے بعد مختلف بادشاہت (آسٹریائی بادشاہت، ہنگری بادشاہت، عثمانی بادشاہت، جرمنی بادشاہت وغیرہ) کا خاتمہ کیا۔ روس میں اشتراکی انقلاب رونما ہوا جبکہ جرمنی آمریت کے غول سے باہر نکلا اور جرمنی و بیمار جمہوریہ بن گیا۔
- ترکی میں سلطنت عثمانیہ کی بجائے جمہوری اور سیکولر حکومت قائم ہوئی۔ اسی طرح پہلی عالمی جنگ کے دوران نوآبادیات میں خود مختار حکومت کو قبول کرنے کا مطالبہ کیا گیا

ورسلیز معاہدہ

- پہلی عالمی جنگ کا خاتمہ 1919ء میں ورسلیز میں منعقدہ امن کانفرنس سے ہوا۔ یہ عظیم کانفرنس تھی جس میں دنیا کی تین چوتھائی آبادی رکھنے والے 32 قومی وفد نے شرکت کی۔
- اس کانفرنس میں اس وقت کے پانچ فاتح طاقتوں امریکہ، برطانیہ، فرانس، اٹلی اور جاپان نے شرکت کی۔ اشتراکی روس اور شکست خوردہ طاقتوں جیسے کہ جرمنی، آسٹریا اور ترکی کو مدعو نہیں کیا گیا۔
- چنانچہ وہ تصدماً یہ پیغام دینا چاہتے تھے کہ دنیا میں کوئی دانشمندانہ کونسل نہیں ہے شکست خوردہ لوگوں کی عیبت منگولوں کو سمجھنے والا کوئی نہیں

ہے۔ یہ تعجب خیز بات نہیں تھی کہ جرمن عوام نے سوچا کہ درسیلیز معاہدہ کو فاتح اقوام نے ان پر زبردستی عائد نافذ کیا گیا اور وہ ان شرائط کی تضحیک کی۔

○ معاہدہ درسیلیز نے جرمنی پر چند علاقائی جرمانے اور فوجی تخفیف بھی عائد کی۔ پہلی جرمنی آفریقہ کی ان نوآبادیات کو واپس کر دے جس سے اس نے 1880ء میں قبضہ کرتے ہوئے حاصل کیا تھا اور یورپی علاقے الاہیکا اور لورین کو واپس کر دے جس سے اس نے 1871ء میں فرانس سے چھین لیا تھا۔

○ دوسرا یہ کہ جرمنی کو پابند کیا گیا کہ وہ پہلی عالمی جنگ کے دوران اپنی فوجی طاقت کو 900,000 سے 100,000 تک تخفیف کر دے۔ ان سے یہ بھی کہا گیا کہ کوئی آب دوز نہ رکھیں اور اپنی بحری طاقت کو 6 جنگی جہاز جس کا وزن 10 ہزار ٹن سے کم ہوں پر تحدید عائد کی گئی اور درجن ٹورپیڈو کشتیوں اور ڈسٹریوٹکس اور یوتک محدود کر دیا۔

○ 1919ء میں پہلی عالمی جنگ کی شکست کے بعد مفتوحہ اتحادیوں نے جرمنی کو جنگ کے آغاز کا سبب بننے کے لئے سزا دینی چاہئے اور اس نے کمزور کرتے ہوئے دوبارہ ابھرنے کے قابل نہ بننے کی کوشش کی۔

○ جرمنی پر معاہدہ درسیلیز کے تحت جو شرائط عائد کئے گئے تھے وہ ان کے لئے ذلت آمیز تھے۔ اس سے جرمنی میں ردعمل کا جذبہ پیدا ہوا اور ہٹلر و نازی پارٹی کو عروج ملا۔

○ پہلی عالمی جنگ کے تباہ کن نتائج کے سبب تمام یورپ میں ایک عظیم معاشرتی انقلاب رونما ہوا اور مزدور اشتراکیت اور کمیونسٹ نظریات کی جانب مائل ہوئے۔ تمام یورپ میں امن کی تحریکوں کو کافی شہرت ملی۔

○ 1917ء میں روسی انقلاب رونما ہوا جس کے نتیجے میں وہاں پر کمیونسٹ مملکت قائم ہوئی۔ اس نئی حکومت نے پہلا اقدام کرتے ہوئے روس کی جنگوں میں شراکت داری کا خاتمہ کرنے کی کوشش کی اور امن کے معاملات کا آغاز کیا۔ (1924ء میں روس یونین آف سوویت سوشلسٹ (USSR) بن گیا۔

○ مغربی سرمایہ دار ممالک جیسے برطانیہ کو ایسی تحریکوں کو دیگر ممالک میں رونما ہونے کا خوف تھا۔ اس لئے ابتداء میں انھوں نے ہٹلر اور نازی کی حوصلہ افزائی کی اور انھیں مستحکم کیا۔ سوویت اشتراکیت سے علیحدگی ہٹلر کی طمانیت کی پالیسی تھی۔

○ جرمنی کو جنگ کے بعد شدید بحران کا سامنا کرنا پڑا۔ جرمنی پر جنگ کے نقصانات کی پابجائی کو بوجھ عائد کیا گیا۔ چنانچہ جرمنی حکومت نے وسیع پیمانے پر کرنسی نوٹ کو طبع کرنا شروع کیا۔ جس کے نتیجے میں شدید افراط زر پیدا ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ لوگ ایک روٹی کے ٹکڑے کی خریدی کے لئے گاڑیوں میں رقم لاتے

○ عظیم معاشی بحران سے جرمن معیشت بری طرح مجروح ہوئی۔ 1932 میں 1929ء کے مقابلے میں صنعتی پیداوار میں 40 فیصد کمی واقع ہوئی۔ مزدوروں کو اپنی ملازمتوں سے ہاتھ دھونا پڑا یا ان کی اجرتوں کو گھٹا کر ادا کی گئیں۔ بیکار لوگوں کی تعداد بے نظیر طور پر 6 ملین ہو گئی۔ حالت یہ ہو گئی کہ جرمنی کی سڑکوں پر آپ لوگوں کو اپنے گلے میں لٹکائے کارڈوں جس پر لکھا تھا ”کسی بھی کام کے لئے راضی“ دیکھ سکتے تھے۔

○ بڑی تعداد زراعتی پیداوار کی قیمتوں میں تیزی سے گراؤ کی وجہ سے متاثر تھے۔ نوجوانوں کو اپنا مستقبل تاریک دکھائی دے رہا تھا۔ وہ عورتیں جو اپنے بچوں کا پیٹ بھرنے میں ناکام تھیں، ناامیدی کے احساس میں متعین تھیں۔ ان تمام اسباب کے پس پردہ حکومت در حکومت کا عدم استحکام اور مستقل حکمرانی کی عدم فراہمی تھی۔

○ ان حالات میں نازیت پروپیگنڈے کی جوشیلی زبان نے ایک بہتر مستقبل کی امیدیں پیدا کر دیں۔ ہٹلر ناقابل سوال قائد بن چکا تھا۔

1928ء میں نازی پارٹی نے جرمن پارلیمان (ریخ ٹاگ) میں 2.6 فیصد سے زائد ووٹ حاصل نہیں کئے۔ 1932ء تک یہ 37 فیصد ووٹ حاصل کر کے جرمنی کی سب سے بڑی طاقت بن چکی تھی۔

- ہٹلر ایک بہترین مقرر تھا تقریر کے دوران اس کے جذبات اور الفاظ نے عوامی ہمدردی حاصل کی۔ اس نے ایک مضبوط قوم بنانے، معاہدہ و رسائے کی بے انصافی کو مٹانے اور جرمن عوام کے کھوئے ہوئے وقار کو واپس لانے کا وعدہ کیا۔
- ہٹلر نے کام کی تلاش میں مارے مارے پھرتے نوجوانوں سے ملازمت اور ان کے لئے ایک محفوظ مستقبل کا وعدہ کیا۔ اس نے جرمنی کے خلاف تمام غیر ملکی اثرات اور تمام غیر ملکی "سازشوں" کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا وعدہ کیا۔
- ہٹلر نے سیاست کے ایک نئے طریقے کی ایجاد کی۔ وہ عوام کو حرکت میں لانے میں رسم و رواج اور اجتماعی مظاہروں اور مظاہرے کی اہمیت کو بخوبی جانتا تھا۔ نازیوں نے اس کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے ہٹلر کے لئے حمایت حاصل کرنے اور لوگوں میں اتحاد کا احساس جاگزیں کرنے کے لئے کثیر ریالیوں اور عوامی اجلاس منعقد کئے۔
- سویٹک نشان لگے جھنڈے نازی طرز سلامی اور تقاریر کے بعد داد و تحسین کے مخصوص طریقے، طاقت کے اس شاندار نظارہ کا حصہ تھے۔ ہٹلر نے اپنے حامیوں کو اس وعدہ سے استعمال کیا کہ آریائی نسل کی برتری دنیا میں ہونی چاہئے۔
- اقلیتوں بالخصوص یہودیوں کو نشانہ بنایا اور کہا کہ یہ مسائل کی جڑ ہیں۔ اس نے کمیونزم اور اشتراکیت پر بھی حملے کئے اور کہا کہ یہ دونوں بھی یہودیوں کے تخلیق کردہ نظریات ہیں۔ اس نے وعدہ کیا کہ وہ ایسی طاقتور مملکت قائم کرے گا جو ان دونوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی۔
- ہٹلر اقتدار پر آیا اور فوراً غیر جمہوری اور آمرانہ حکمرانی کرتے ہوئے جمہوری اداروں جیسے پارلیمان کو ختم کر دیا۔ اس نے سیاسی مخالفین بالخصوص کمیونسٹوں کو قید کیا اور انہیں سیاسی قیدیوں کے کیمپ میں ڈال دیا۔
- 3 مارچ 1933ء کو شہور اقتدار سوچنے کا ایکٹ (Enabling Act) پاس ہوا۔ اس قانون کے تحت جرمنی میں آمرانہ حکومت قائم ہوئی۔
- اس قانون کے تحت جرمنی میں آمرانہ حکومت قائم ہوئی۔ اس قانون نے ہٹلر کو پارلیمنٹ کو نظر انداز کرنے اور فرمان کے ذریعہ حکومت کرنے کے اختیارات سونپ دیئے نازی پارٹی اور اس سے ملحق تنظیموں کو چھوڑ کر تمام سیاسی جماعتوں اور ٹریڈ یونینوں کو ممنوع قرار دیا۔
- معیشت، میڈیا، فوج اور عدلیہ پر مملکت کا مکمل کنٹرول قائم ہوا۔ پورے سماجی نظام کو کنٹرول کرنے کے لئے نازیوں نے اپنے حساب سے نگرانی جاری رکھی اور محافظ فوج بنائی۔ ہری وردی والی باقاعدہ پولیس اور ایس۔ اے یا دھاوا بولنے والے جتھے (Storm Troops) کے علاوہ Gestapo (خفیہ ریاستی پولیس)، ایس۔ ایس۔ ایس (فوجداری پولیس) اور سیکورٹی سروس (ایس۔ ڈی) شامل تھیں۔
- اس نئی منظم فوج کا انین سے الگ سے ہٹلر بھی اختیار تھا جس نے نازی حکومت کو سب سے زیادہ خوفناک جرائم پیشہ ریاست کے طور پر شہرت دلائی۔ اب لوگوں کو گستاخوں کے ذریعہ قائم کئے گئے ایذا رسانی کے چیمبرس میں روکا جاسکتا تھا۔ سیاسی قیدیوں کے کیمپوں میں گھیر کر لایا جاسکتا تھا م کرنے کے اختیارات حاصل تھے۔
- ہٹلر نے معاشی بازیافت کی ذمہ داری ماہر معاشیات جیلمار شاخٹ (Hjalmar Schacht) کو سونپی جس کا مقصد ریاستی امداد یافتہ روزگار پروگرام کے ذریعہ پوری پیداوار اور سب کے لئے ملازمت مہیا کرنا تھا۔ منی وسیع اسلحہ کے کارخانے میں سرمایہ کاری اور روزگاری کا خواہاں تھا لیکن یہ اس وقت ممکن تھا جب صرف پڑوسیوں کے ساتھ جنگیں کی جائے۔
- ہٹلر نے جارحانہ طریقے سے پہلی عالمی جنگ میں کھوئے ہوئے علاقوں کی بازیافت کیے لئے خارجہ پالیسی کو توسیع دی۔ اس نے 1939ء میں پولینڈ پر حملہ کیا۔
- جرمنی فوج کی ابتدائی فتوحات کے بعد 1943ء کی مشہور اسٹالن گراڈ میں شکست سے جرمنی کا یاپلٹ گئی۔ سوویت یونین روس اور

اتحادی طاقتوں نے جرمنی کو محصور کر دیا۔ نفرت آمیز جرمن نازی کی حکمرانی سے آزادی کے حصول کے لئے سوویت طاقتوں کا مشرقی یورپ کے تمام حصوں میں استقبال کیا گیا۔

- کئی نازی جنرلس اور قائدین کو گرفتار کر کے ان پر مقدمات مشہور Nureberg Trails میں چلائے گئے۔ نیوربرگ ٹریبونل نے صرف گیارہ مشہور نازی قائدین کو سزائے موت اور دیگر کئی قائدین کو عمر قید کی سزا دی گئی۔ انتقام کا وقت تھا لیکن نازیوں کو دی گئی سزا ان کی گئی بربریت سے کم تھی۔

مجلس اقوام

- مستقبل میں جنگوں کے تدارک کے لئے معاہدہ درسیلیز کے مطابق مجلس اقوام کی تشکیل کی گئی۔
- مجلس اقوام کے قیام کا مقصد سیاسی آزادی اور علاقائی وحدت تھا۔
- روس اور جرمنی کو رکن بننے کے لئے مدعو ہیں کیا گیا۔ امریکہ بھی رکن بن نہ پایا کیونکہ امریکی کانگریس (پارلیمنٹ) نے امریکی صدر روڈولف ہین کی قرارداد امریکہ کی مجلس اقوام میں شمولیت کو مسترد کر دیا۔ حالانکہ وڈروولسن نے مجلس اقوام کے قیام میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔
- مجلس اقوام کے عروج کے وقت 1934ء میں اس کے اراکین کی تعداد 58 تھی۔ یہ توقع کی جارہی تھی کہ مجلس اقوام سے جنگوں کا خاتمہ اور مجموعی حفاظت کے علاوہ اقوام کے مابین تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرے گی۔
- مجلس چار اداروں لیگ اسمبلی، کونسل، سکرٹریٹ اور بین الاقوامی انصاف کی عدالت پر مشتمل تھی۔
- لیگ اسمبلی مجلس اقوام کی اعلیٰ ترین ادارہ تھا۔ ہر رکن ملک تین سے زیادہ نمائندوں کو نہیں بھیج سکتا تھا۔ اور ایک ووٹ کا حقدار تھا۔
- لیگ اسمبلی کا اجلاس جینوا میں ہر سال منعقد کیا جاتا تھا۔
- کونسل نو اراکان پر مشتمل تھی۔ یہ مستقل، غیر مستقل اور عارضی نمائندوں پر مشتمل تھی
- جاپان، فرانس، برطانیہ، اٹلی کونسل کے مستقل اراکین تھے۔
- سکرٹریٹ کا مستقر جینوا تھا وہ اسمبلی اور کونسل کے آگے جو ابہ تھی۔ وہ سکرٹریٹ جنرل پر مشتمل تھی۔ اس کا تقرر اسمبلی کی منظوری سے کونسل کرتی تھی۔
- بین الاقوامی عدالت کو کونسل نے 1922ء میں ہاگ کے مقام پر قائم کیا جو اکتوبر 1945ء تک کام کرتی رہی۔
- عدالت میں پندرہ جج تھے۔
- کونسل اور اسمبلی کو عدالت سے مشورہ کرنے کا اختیار تھا۔
- اس ادارہ نے کئی بین الاقوامی ایجنسیوں کا قیام فلاحی سرگرمیوں صحت، مزدوروں کی فلاح کے لئے کی اور اس نے اقوام کے درمیان تنازعات کے لئے بین الاقوامی عدالت برائے انصاف کی بھی تشکیل دی۔
- عظیم توقعات اور عزائم کا اس ادارہ نے اظہار کیا لیکن بتدریج یہ ادارہ جرمنی اور اٹلی کی جانب سے کئے جانے والی بین الاقوامی معاہدہ کی خلاف ورزی کو روک نہ پایا اور یہ ادارہ ان ممالک کے دیگر اقوام پر حملہ کو روکنے میں بھی ناکام رہا۔
- لیگ نے اہم کامیابیاں یونانی سرزمین پر بہت سے اٹلی کے باشندوں کے قتل پر اٹلی اور یونان کے تنازعہ کو حل کیا۔
- یونان اور بلغاریہ کے سرحدی تنازعہ کو حل کیا وغیرہ۔
- مجلس اقوام پر برطانیہ اور فرانس کا غلبہ رہا۔ دوسرے ممالک کا اعتماد کم ہو گیا۔
- اٹلی، جاپان اور جرمنی میں آمریت کے فروغ نے مجلس اقوام کو کمزور کر دیا۔

دوسری عالمی جنگ

- ورسلیز معاہدہ دوسری عالمی جنگ کا سبب بنا۔
- معاہدہ ورسلیز نے جرمنی پر چند علاقائی جرمانے اور فوجی تخفیف بھی عائد کی۔ پہلی جرمنی آفریقہ کی ان نوآبادیات کو واپس کر دے جس سے اس نے 1880ء میں قبضہ کرتے ہوئے حاصل کیا تھا اور یورپی علاقے الا سکا اور لورین کو واپس کر دے جس سے اس نے 1871ء میں فرانس سے چھین لیا تھا۔
- دوسرا یہ کہ جرمنی کو پابند کیا گیا کہ وہ پہلی عالمی جنگ کے دوران اپنی فوجی طاقت کو 900,000 سے 100,000 تک تخفیف کر دے۔ ان سے یہ بھی کہا گیا کہ کوئی آب دوز نہ رکھیں اور اپنی بحری طاقت کو 6 جنگی جہاز جس کا وزن 10 ہزار ٹن سے کم ہوں پر محدود کر دیا۔
- عائد کی گئی اور درجن ٹورپیڈ و کشتیوں اور ڈسٹر ایور تک محدود کر دیا۔
- مجلس اقوام کی ناکامی نے بھی دوسری عالمی جنگ کی راہ ہموار کی۔
- 1919ء میں پہلی عالمی جنگ کی شکست کے بعد مفتوحہ اتحادیوں نے جرمنی کو جنگ کے آغاز کا سبب بننے کے لئے سزا دینی چاہئے اور اس نے کمزور کرتے ہوئے دوبارہ ابھرنے کے قابل نہ بننے کی کوشش کی۔
- جرمنی پر معاہدہ ورسلیز کے تحت جو شرائط عائد کئے گئے تھے وہ ان کے لئے ذلت آمیز تھے۔ اس سے جرمنی میں رد عمل کا جذبہ پیدا ہوا اور ہٹلر و نازی پارٹی کو عروج ملا۔
- جرمنی چاہتے تھے کہ معاہدہ ورسلیز کے مطابق محروم کئے گئے علاقے دوبارہ حاصل کریں اور وسط یورپ میں جرمنی کے غلبہ کا احیاء ہوں اور جرمنی پر عائد کردہ اسلحہ پر پابندی کا خاتمہ ہو پائے۔
- جرمنی نے نازیوں کی سرپرستی میں خود سے صنعتیائی کی تیزی سے تجدیدی اور وسیع فوج و اسلحہ کے کارخانوں کو فروغ دیا تاکہ جنگوں میں محفوظ رہے پائے۔
- پہلی عالمی جنگ کے تباہ کن نتائج کے سبب تمام یورپ میں ایک عظیم معاشرتی انقلاب رونما ہوا اور مزدور اشتراکیت اور کمیونسٹ نظریات کی جانب مائل ہوئے۔ تمام یورپ میں امن کی تحریکوں کو کافی شہرت ملی۔
- 1917ء میں روسی انقلاب رونما ہوا جس کے نتیجے میں وہاں پر کمیونسٹ مملکت قائم ہوئی۔ اس نئی حکومت نے پہلا اقدام کرتے ہوئے روس کی جنگوں میں شراکت داری کا خاتمہ کرنے کی کوشش کی اور امن کے معاملات کا آغاز کیا۔ (1924ء میں روس یونین آف سوویت سوشلسٹ (USSR) بن گیا۔ مغربی سرمایہ دار ممالک جیسے برطانیہ کو ایسی تحریکوں کو دیگر ممالک میں رونما ہونے کا خوف تھا۔
- چنانچہ 1939ء میں جرمنی اور سوویت یونین روس نے غیر جارحانہ معاہدہ کیا اور ہٹلر برطانیہ اور فرانس اتحادیوں کے مخالف ہو گیا۔ اس طرح دوسری عالمی جنگ کی ابتداء ہوئی۔ ہٹلر نے مغربی یورپی براعظم کے بیشتر حصوں پر مکمل قبضہ حاصل کر لیا۔
- بعد ازاں اس نے 1942ء میں روس پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسی سال جاپان جو کہ جرمنی کا حلیف تھا اس نے امریکہ پر حملہ کیا جس سے امریکہ اور روس متحد ہو گئے اور جرمنی کے خلاف جنگ کی۔
- جرمنی فوج کی ابتدائی فتوحات کے بعد 1943ء کی مشہور اسٹالین گراڈ میں شکست سے جرمنی کا کایا پلٹ گئی۔ سوویت یونین روس اور اتحادی طاقتوں نے جرمنی کو محصور کر دیا۔
- نفرت آمیز جرمن نازی کی حکمرانی سے آزادی کے حصول کے لئے سوویت طاقتوں کا مشرقی یورپ کے تمام حصوں میں استقبال کیا گیا۔ اتحادیوں نے بتدریج جرمنی کے صدر مقام برلن پر قبضہ حاصل کر لیا۔
- ہٹلر اور اس کے حواریوں نے پکڑے جانے سے بچنے کے لئے خودکشی کر لی۔ جرمنی کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ مشرقی حصہ جس کا نام

عوامی جمہوریہ جرمنی (GDR) اور مغربی حصہ کا نام وفاقی جمہوریہ جرمنی (FRG) رکھا گیا۔ GDR کا علاقہ امریکہ کے ماتحت اور FRG کا علاقہ روس کے زیر نگیں کر دیا گیا۔

○ مشرق بعید میں امریکہ کی ہیروشیما اور ناگاساکی بمباری کے بعد جاپان نے ہتھیار ڈال دیئے۔ امریکی افواج نے جاپان پر قبضہ کر لیا لیکن جاپانیوں کے جذبات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جاپانی بادشاہوں کو حکومت جاری رکھنے کی اجازت دیدی اور برطانیہ کی طرح دستوری بادشاہت قائم کی گئی۔

○ جاپان پر منتخبہ حکومت حکمرانی کرنے لگی جو کہ جاپانی پارلیمنٹ ڈائیٹ (DIET) کے آگے جوابدہ تھی۔
○ بیسویں صدی کے ابتدائی نصف دور کا خاتمہ ہیروشیما اور ناگاساکی کے خوفناک خواب کی تعبیر اور ادارہ اقوام متحدہ کے قیام کی امیدوں سے ہوا۔ پہلی عالمی جنگ کے بعد کئی آمرانہ بادشاہوں کی سلطنتوں کا خاتمہ ہوا اور دوسری عالمی جنگ کے بعد برطانیہ، اٹلی اور جرمنی کی کثیرنوا بادیات کے اختتام سے ہوا۔

○ 1950ء تک ہندوستان، چین، انڈونیشیا، ویتنام، مصر، نائیجر یا وغیرہ آزاد اور خود مختار بن گئے۔ جنگ کے آغاز سے قبل برطانیہ طاقتور ترین ملک تھا لیکن جنگ کے اختتام پر اس سے ثانوی حیثیت حاصل ہو گئی۔ دوسری عالمی طاقتوں روس اور امریکہ کا ظہور ہوا۔
○ ہٹلر کی کاری ضرب سے روس کی معشیت غیر مستحکم ہو گئی۔ روس نے بتدریج اپنی معشیت کی تشکیل نو کی۔ اس فتح نے روس کے وقار میں اضافہ کیا اور اس کا داخلہ مکمل مشرقی یورپ اور چین میں ہوا جس کے سبب اس نے عظیم اشتراکی حلقے (سوشلسٹ کمپ) کی تشکیل دی۔
○ ہولوکاسٹ (Holocaust) کے معنی وسیع پیمانے پر قتل عام (Mass Murders) ہے۔ دوسری عالمی جنگ نازی کے زیر اقتدار علاقے میں ہولوکاسٹ میں ہٹلر کی قیادت میں چھ ملین یہودیوں کا قتل کیا گیا تھا۔

○ آوشوٹز (Auschwitz) سے مراد گیس میں جھلسا کر کے مراکز ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے سایہ تلے جرمنی نے نسل کشی کی اور اس کی قیمت بھی جرمنی کو اٹھانی پڑی۔ اس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر یورپ کے منتخبہ معصوم شہریوں کا قتل کیا گیا۔ جملہ لوگ بشمول 60,000,00 یہودی، 2,000,00 چھپسی (Gypsies)، 10,000,00 پولیش شہری، 70,000 جرمن (جنہیں ذہنی اور جسمانی معذور قرار دیا گیا)، 10,000 ہم جنس کے ساتھ ساتھ بے شمار سیاسی اور مختلف مذاہب کے افکار کے حامل لوگوں کو گیس میں جھلسا کر کے مراکز جیسے Auschwitz Centre میں مارا گیا۔

○ دوسری عالمی جنگ کے اختتام پر ادارہ اقوام متحدہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ادارہ اقوام متحدہ کی ایسی عالمی حکومت ہے جس کی بنیاد چار اہم اصولوں پر ہے۔ امن کا قیام، انسانی حقوق کا ایتقان، بین الاقوامی قوانین کا احترام اور سماجی ترقی کو فروغ دینا۔ یہ ادارہ اپنی شاخوں جیسے UNICEF, ILO, WHO, UNESCO کے ذریعہ افعال انجام دیتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) کونسی صدی کو انتہاء پسندی کے دور کی صدی سے مورخ نے موسوم کیا ہے۔
- (1) انیسویں صدی (2) بیسویں صدی (3) اٹھارویں صدی (4) اکیسویں صدی
- (2) دوسری عالمی جنگ کا خاتمہ اس ملک کی شکست سے ہوا۔
- (1) فرانس (2) برطانیہ (3) جرمنی (4) روس
- (3) 1939ء کو کس نے پولینڈ پر حملہ کیا۔
- (1) مسولینی (2) دلسن (3) ہٹلر (4) لینن

- (4) بیسویں صدی کے اوائل تک دنیا کی آبادی تھی۔
- (1) 1.7 بلین (2) 1.6 بلین (3) 1.6 بلین (4) 102 بلین
- (5) ”عظیم معاشی بحران کس سال رونما ہوا۔“
- (1) 1919 ء (2) 1929 ء (3) 1920 ء (4) 1930 ء
- (6) مجلس اقوام کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔
- (1) 1919 ء (2) 1922 ء (3) 1921 ء (4) 1924 ء
- (7) دوسری عالمی جنگ کی مدت تھی۔
- (1) 1929-1935 ء (2) 1939-1945 ء (3) 1929-1945 ء (4) 1929-1933 ء
- (8) ادارہ اقوام متحدہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔
- (1) 24 نومبر 1945 (2) 24 ستمبر 1945 (3) 24 اکتوبر 1945 (4) 24 دسمبر 1945 ء
- (9) مجلس اقوام کے قیام کی قیادت میں سرفہرست کون تھے۔
- (1) میٹرنج (2) وڈروولسن (3) ہٹلر (4) موسولینی
- (10) برطانوی عورتوں کو اس سال حق رائے دہی حاصل ہوئی۔
- (1) 1918 ء (2) 1920 ء (3) 1922 ء (4) 1929 ء

جوابات

1-2	2-3	3-3	4-3	5-2	6-1	7-2	8-3	9-2	10-1
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

14. چین، ویتنام اور برما میں تحریکیں

- لیبیاء شمالی آفریقہ کا غریب ملک تھا۔ جو اٹلی کی نوآبادی تھا اور 1951ء میں طویل جدوجہد کے بعد آزاد ہوا۔ جب لیبیاء آزاد ہوا تب اٹلی سے ملک کا اقتدار اعلیٰ بادشاہ ادریس کو منتقل کیا جس نے ملک پر چند امیر اور طاقتور خاندانوں کی مدد سے حکومت کی۔
- 1959ء میں لیبیاء میں پٹرول کے کثیر ذخائر برآمد ہوئے اور تیل کی فروخت سے ملک میں دولت کی فراوانی ہوئی۔ حکمرانوں اور طاقتور خاندانوں نے اس نئی دولت پر قبضہ کر لیا۔ اسی دوران شمالی آفریقہ میں قومیت کی نئی لہر اٹھی۔
- نوجوان طبقہ جدید نئی سلطنت کا احیاء چاہتا تھا جو کہ نوآبادیاتی اقتدار اور دلچسپی کے مطیع نہ ہوں بلکہ عوامی فلاح کے لئے کام کریں۔ وہ ملک میں اصلاحات، عورتوں پر تشدد کا خاتمہ، مستقل طور پر قبیلوں کے درمیان جنگوں کی روک تھام اور امن و اتحاد کے لئے کوشاں تھے۔ وہ تیل سے حاصل شدہ نئی دولت کو مساویانہ طور پر تقسیم کو یقینی بنانا چاہتے تھے۔ لیبیاء کی اکثریتی عوام اس نظریہ سے کافی متاثر ہوئی
- 1969ء میں معمر قذافی اور 70 نوجوان فوجی عہدیداروں کے گروہ نے لیبیاء کا کنٹرول اپنے قبضہ میں لے لیا۔ آفسروں کا گروہ اپنے آپ کو Free Officer Movement کہتا تھا۔ بادشاہ ادریس اول نے ملک سے فراری اختیار کی۔
- ملک میں شہنشاہیت کا خاتمہ ہوا اور ملک Socialist Libyan Arab Republic قرار پایا۔ فوج نے اقتدار اعلیٰ کی منتقلی میں مکمل تعاون کیا۔ یہ تحریک Revolutionary Command Council (RCC) کی قیادت میں چلائی گئی
- RCC 12 فوجی اراکین پر مشتمل تھی۔ یہ نئی قیادت لیبیاء کو جدید مساوات انسانی Modern Egalitarian Country کی حیثیت سے ترقی سے ہمکنار کرنا چاہتی تھی اور ساتھ ساتھ اسلام کے بنیادی اصولوں پر عمل پیرا تھی۔ اسلام اکثریتی عوام کا

مذہب تھا۔

- نئی طرز حکومت نے مختلف اصلاحات شروع کیے اور لیبیاء کو تیزی سے ترقی کی جانب گامزن کیا۔ تیل کے وسائل کو قومیا گیا۔
- کاشتکاری کے اضافہ کے لئے غریب مزدوروں کو آبپاشی کی زمینات دی گئی تاکہ خانہ بدوش Nomadism نظام کا خاتمہ ہوا۔
- اقدامات کے سبب لیبیاء پورے افریقہ میں اعظم ترین سماجی خدمات کے حصول کے قابل بن پایا۔ اوسط حیات جو 50 سال سے کم تھی بڑھ کر 77 سال ہو گئی۔ آج مرد و خواتین کا شرح خواندگی 90% سے بھی زائد ہے۔
- قبائیل، خانہ بدوش، ناخواندگی، عورتوں پر تحدیدات کی وجہ سے لوگوں کی جمہوریت میں شراکت داری کو یقینی بنانا مشکل تھا۔ نئی لیبیائی حکومت نے عوامی مجلس، عوامی مقننہ کو مرکز میں منتخب کر کے عام عوام کو عوامی معاملات میں شراکت داری کیلئے حوصلہ افزائی کی کوشش کی۔
- اوسط طبقہ میں تعلیمی ترقی ہوئی اور لوگوں نے ان سیاسی اداروں میں حصہ لینا شروع کیا جس سے سماج میں تیزی سے تبدیلی رونما ہوئی مگر قذافی حکومت ان جمہوری اداروں پر بھروسہ کرنے کو تیار نہیں تھی۔ اس کی جگہ انہوں نے متوازی انقلابی مجلس نظام کی تشکیل دی جنہیں قذافی اور RCC کے نامزد قریبی افراد کنٹرول کرتے تھے۔
- اور عوامی اداروں کے لیے ان غیر منتخب افراد کے فیصلوں کو نافذ کرنا لازمی تھا۔ اس کے نتیجے میں لوگوں کو ان اداروں سے دلچسپی ختم ہو گئی لیکن حکومت نے عوام کو زبردستی اس میں شمولیت کیلئے دباؤ ڈالا۔
- RCC خود کو مخالفت اور تنقید کو بالکل برداشت نہیں کرتی تھی۔ وہ سیاسی مخالفین کو گرفتار کرتی۔ اذیتیں دیتی اور وحشیانہ انداز فوج کی مدد سے ہلاک کیا کرتی تھی۔ صحافت کیلئے آزادی نہیں تھی۔ آزاد تنظیموں جیسے تجارتی انجمنوں اور دیگر تنظیموں اور کسی بھی سیاسی جماعت کو لیبیاء میں کسی سرگرمی کی اجازت نہیں تھی۔
- 2010ء کے اواخر میں عرب دنیا کے اطراف جمہوری حکومتیں قائم کرنے کی تحریکیں چلائی گئی۔ اس تحریک کا آغاز چھوٹے سے ملک تیونس (Tunisia) میں ہوا اور مصر، لیبیاء، یمن، بحرین، شام اور دیگر ممالک میں تحریکیں پھیل گئیں۔ ان انقلابی مظاہروں، احتجاج اور جنگوں کی لہریں جو عرب دنیا میں 18 دسمبر 2010ء کو شروع ہوئی اس ان کو بہار عرب (Arab Spring) کے نام سے شہرت حاصل ہوئی۔
- لیبیاء میں تبدیلی: بن غازی جیسے کئی شہروں میں شہری سہولیات کی حالت تشویشناک تھی، کئی شہری بے روزگار تھے۔ اور اکثر خاندانوں کی کوئی مستقل آمدنی کا ذریعہ نہیں تھا۔
- ملک بھر میں عوام انٹرنٹ اور موبائل فون کے ذریعے اپنے احساسات کا اظہار کر رہے تھے جبکہ سرکاری میڈیا نے ان حالات کو نشر نہیں کیا۔ جنوری 2011ء کے آغاز پر ایک گروہ نے مکانات کی تعمیرات میں تاخیر اور سیاسی رشوت کی وجہ سے ملک کے شمالی مشرقی حصے کے شہر Bada میں احتجاج شروع کیا۔
- احتجاج پر امن جلوس کے طور پر شروع ہوا۔ پولیس نے اس سے کچھنے کی کوشش کی مگر یہ احتجاج دیگر شہروں میں پھیل گیا۔ فروری تک یہ احتجاج پر تشدد شکل اختیار کر گیا۔
- فروری میں مظاہرے تشدد میں تبدیل ہو گئے۔ Bengazi شہر میں لوگوں نے پولیس کے خلاف مارچ نکالا وہاں پر فائرنگ ہوئی اور لوگ زخمی ہوئے۔ عوام کے طبقے نے اپنے لئے ہتھیار اور اسلحہ حاصل کرنا شروع کیا۔
- عوام نے مختلف مطالبات کیے۔ انہوں نے سابقہ دستور کی تجدید سے لے کر کثیر جماعتی جمہوریت کے قیام تک مطالبات کیے۔ قذافی حکومت نے اپنے حامیوں کو جمع کر کے خود کی تائید میں مظاہرے شروع کیے۔ اس کے بعد دونوں کے درمیان خانہ جنگی (Civil War) ہوئی اور عام لوگ بھی اسلحہ سے لیس ہو گئے اور فوج کے چند اراکین بھی عوام کے ساتھ مل گئے۔
- قذافی نے مظاہروں کے خلاف اپنی بری اور ہوئی فوج کا استعمال کیا جس میں کئی لوگ ہلاک ہو گئے۔

- دنیا کے بیشتر طاقتور ممالک جیسے متحدہ ریاست امریکہ (USA) لیبیاء میں مداخلت کے خواہشمند تھے اور وہ قذافی حکومت کو ختم کر کے اپنی پسندیدہ و تائیدی حکومت کے قیام کے لئے کوشاں تھے کیونکہ وہ لیبیاء کے اہم تیل کے ذخائر پر کنٹرول کرنا چاہتے تھے۔ ان ممالک نے باغیوں کی تائید کی اور لیبیاء کو خانہ جنگی میں ڈھکیل دیا۔
- ادارہ اقوام متحدہ (UNO) نے باغیوں کی تائید کی اور لیبیاء کو No Flyzone قرار دیا۔
- لیبیائی حکومت ہوائی فوج کے ذریعے باغیوں پر بمباری نہ کر پائے۔ لیکن حکومت نے ہوائی حملوں کو جاری رکھا تب فرانس امریکہ اور برطانیہ وغیرہ نے مشترکہ طور پر اپنی ہوائی فوج سے لیبیائی حکومت کے ٹھکانوں پر بمباری کی اس طرح لیبیاء عوام نے بتدریج انقلاب کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں کامیابی حاصل کی۔
- اس کے بعد صاف و شفاف انتخابات ہوئے جس میں 100 سے زائد سیاسی جماعتوں نے حصہ لیا اور 200 نمائندے منتخب ہوئے اور نئی حکومت نے 14 نومبر 2012ء کو حلف لیا۔ انہوں نے عبوری دستور تشکیل دیا۔
- ماحمدمار (برما): برما (جدید نام - مینمار) کی سرہندوستان کو لگتی ہے۔ برما ہندوستان کی طرح برطانوی نوآبادی تھا۔ یہ ساگان کی لکڑی، غذائی فصل جیسے چاول اور معدنیات جیسے ن اور قیمتی پتھر جیسے یاقوت اور نیلم فراہم کرنے والا بڑا ملک تھا۔
- برما بھی ہندوستان کی آزادی کے صرف 5 مہینے بعد آزاد ملک بنا۔ انہوں نے ہماری طرح دو ایوانوں پر مشتمل پارلیمنٹ تشکیل دیا۔ اور 1951, 1956, 1960 کے دوران انتخابات ہوئے
- 1947 میں آنگ سان جو برما کے نسلی گروہ کا قائد تھا اور جس نے آزادی کے حصول کے دوران ملک کی قیادت کی (اور موجودہ حزب مخالف قائد آنگ سان سوچی کے والد) اور دیگر اقلیتی گروہوں کے قائدین نے ایک معاہدہ پر گفتگو کی۔ جس کے ذریعے اقلیتوں کو جمہوری عمل میں شامل کرنے کی ضمانت جاری تھی۔ لیکن اس دوران آنگ سان کو قتل کر دیا گیا۔
- اس کے فوری بعد برمی فوج نے طاقت کے زور پر نسلی ریاستوں میں اقتدار بڑھانا شروع کیا۔ کئی گروہوں نے اپنی ریاستوں میں اقتدار بڑھانا شروع کیا۔ کئی گروہوں نے اپنی ریاستوں کے تحفظ کے لیے مسلح جدوجہد شروع کی۔ وہ خود مختاری، نسلی حقوق اور جمہوریت میں شراکت داری کا مطالبہ کر رہے تھے۔
- 1962ء میں جب نسلی جدوجہد پیچیدہ ہو گئی تو منتخبہ حکومت کو بے دخل کر کے فوجی جنرل Newin نے ملک کا اقتدار سنبھال لیا۔ اس نے تمام صنعتوں اور معدنیاتی وسائل کو قومیا نے کی کوشش کی۔
- مفت عوامی صحت اور تعلیمی نظام کو قائم کیا 1962ء اور 1965ء کے درمیان زمینداروں اور سود خوروں کے خلاف اہم قوانین وضع کیئے گئے۔ ان کا مقصد کسانوں کے زمین کے حقوق کی حفاظت اور جائیداد اور کرایہ پر زمین دینے کے حقوق کا تحفظ تھا۔ ان اقدامات بشمول کرایہ کو ختم کرنے کے قانون سے کسانوں کی مدد کی گئی۔
- فوجی جنرلس تب سے اس ملک پر حکومت کر رہے ہیں۔ یہ حکمران یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اشتراکی پالیسیوں پر عمل پیرا ہیں ملک کے اہم وسائل قومی جنرلوں کے قبضہ میں ہیں۔ لیبیاء جس پر فوج نے حکومت کی اور ملک میں ترقی اور فلاحی سرگرمیاں انجام دیں۔
- برما میں کوئی ترقی نہیں ہوئی اور برما غریب و مفلس ملک بن گیا۔ یہاں کسانوں پر دباؤ ڈالا جاتا تھا کہ وہ اپنے بچوں کو فوج کو فروخت کر دیں اور کانوں میں نیم غلامی کی حالت میں کام کریں۔ جنرلس جو برما کی حکومت چلاتے تھے وہ تمام انسانی حقوق کو پامال کرتے تھے
- 1988ء میں ایک بڑا مظاہرہ فوجی حکمرانی کے خلاف پھوٹ پڑا اور ہزاروں مظاہرین کو بربریت سے قتل کر دیا گیا۔ نئی فوجی کونسل نے آئندہ سالوں میں انتخابات منعقد کروانے کا وعدہ کیا اور اقتدار حاصل کر لیا۔
- اسی دوران آنگ سان سوچی نے برما میں اصلاحات کے لئے لڑائی شروع کی تھی۔ اس وقت سے سوچی برما میں مظاہروں اور جمہوری

حکومت کے قیام کی جدوجہد کا مرکزی کردار بن گئی۔

- حکمرانوں نے 1990ء میں انتخابات کا اعلان کیا۔ اس نئے انتخابات میں سوچی کی زیر قیادت نئی سیاسی جماعت NLD نے اکثریت 80 فیصد نشستیں جیت لی جبکہ سوچی قید میں تھی لیکن فوج نے ملک کے اختیارات منتقل کرنے اور سوچی کو رہا کرنے سے بھی انکار کر دیا۔
- اس کو اپنے گھر میں نظر بند کر دیا گیا وہ اپنے ہی گھر میں قیدی کی طرح رہنے لگی۔ وہ بغیر اجازت کسی سے بات نہیں کر سکتی تھی۔ وہ اپنے شوہر کے آخری رسومات میں شرکت نہیں کر سکی جو کینسر کی وجہ سے انتقال کر گئے تھے اور نہ اپنے دو فرزندوں سے ملاقات کر پائی۔
- برما پر معاشی تحدیدات عائد کرتے ہوئے بین الاقوامی طور پر دباؤ ڈالا گیا جس سے برما اور دیگر ممالک کے درمیان تجارت کو روکا گیا گیا جس کے نتیجے میں برما اپنی اشیاء برآمد کر پارہا تھا اور نہ ہی کوئی ضروری اشیاء درآمد کر پارہا تھا۔
- برما میں تبدیلی: سال 2008ء سے برما میں مختلف قسم کی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ جیسے کہ جمہوریت کے قیام کیلئے استصواب رائے عامہ قائم کرنا، ملک کے نام کو عوامی جمہوریت Republic of Democracy میں تبدیل کرنا۔
- نصف طور پر منتخبہ نمائندوں اور نصف فوج سے نامزد اراکین سے حکومت تشکیل پارہی ہے۔ ادارہ اقوام متحدہ (UNO) کی نگرانی میں 2010ء میں انتخابات منعقد کئے گئے۔ اس کے باوجود (سوچی کو 2010 کے انتخابات میں حصہ لینے اور وہ انتخابات کے بعد ہی اپنے گھر میں نظر بندی سے آزاد ہوئی۔
- اس کی جماعت نے انتخابات حصہ لینے سے انکار کر دیا تھا جس کے نتیجے میں فوج کی تائیدی پارٹی Union Solidarity and Development Party نے تقریباً نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔
- انتخابات میں دھاندلیوں کا الزام عائد کیا گیا۔ Military junta (ملٹری جنٹا) تحلیل کر دی گئی اور Thien sein ملک کے صدر بن گئے اس کے باوجود فوج ہی حکومت پر کنٹرول جاری رکھی ہوئی ہے۔
- 2011ء میں سوچی sukyl کی NLD نے ذیلی انتخابات میں حصہ لیا اور 45 مخلوعہ نشستوں میں سے 43 پارلیمانی نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔
- سوچی Suukyl کو امن کیلئے 1991ء یا نوبل انعام سے نوازا گیا جبکہ وہ گھر میں نظر بند تھی۔
- جمہوریت کا مارچ 17 ویں صدی میں برطانیہ میں جدید جمہوریت کی ابتدا ہوئی اور تب ہی سے دنیا بھر میں جمہوری نظریات کے قیام کے لے بتدریج سیاسی نظام میں تبدیلیاں رونما ہوئیں۔
- جمہوریت نے ابتداء میں سماجی طبقات کو جاگیر داریت اور شہنشاہیت کے مخالف کھڑا کیا اور ایک نیا سماجی نظام تشکیل دیا جس نے حکومت کے پیدائشی حق اور الوہی حق کے نظریہ کو رد کر دیا۔ یورپ اور امریکہ میں 18 ویں اور 19 ویں صدی کے دوران انقلابات رونما ہوئے۔
- صعنتی نے اور نوآبادیات کے حالات نے ساری دنیا میں جمہوری نظریات کے لیے سازگار حالات پیدا کیے۔ تعلیم یافتہ متوسط طبقہ کا اکثر ممالک میں ظہور ہوا جو جمہوری نظریات سے متاثر تھا۔
- بیسیویں صدی میں جمہوریت مخالف نوآبادیات کا نعرہ بن گیا تاکہ آزاد ممالک وجود میں لائے جائیں۔ ہندوستان، سری لنکا، جنوبی افریقہ یہ تمام اس عمل کی مثالیں ہیں۔
- چند ممالک نے آزادی حاصل کی اور مستحکم جمہوریت کا قیام کیا کئی ممالک میں مستحکم جمہوریت کی تشکیل نہ ہو پائی۔ (مثلاً برما یا پاکستان) فوجی امریت فاتح ہوئی بعض ممالک جیسے کہ پاکستان میں فوجی امریت اور جمہوری حکمرانی دونوں کا دور یکے بعد دیگرے ہے۔
- فوجی امریت کے زیر اقتدار ملکوں میں عوام جمہوریت کے قیام کے لئے تحریکیں منظم کرتے رہتے ہیں۔ حالیہ عرصہ میں ہم لیبیا اور برما کی مثالیں دیکھ چکے ہیں۔ جہاں ایسی تبدیلیاں شروع ہو چکی ہیں۔

- بیسیویں صدی کے دوران ایک اور سیاسی نظام کا آغاز ہوا جس کو اشتراکی نظام (Communist System) کہتے ہیں۔ کمیونسٹ کا ايقان ہے کہ برطانیہ کی پارلیمانی جمہوریت امیر سرمایہ داروں کو ملک کے کنٹرول میں دیتی ہے اور غریب کام کرنے والے عوام کے حقیقی مفادات کی نمائندگی نہیں کر سکتی ہے۔
- وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ صرف اس وقت ممکن ہے جبکہ Dictatorship of the proletariat یا محنت کش طبقہ کی آمریت ہوں۔
- اس آمریت کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ امیر اور طاقتور زمینداروں، سرمایہ کاروں کو اپنی پالیسیوں پر عمل کرنے کے لیے اقتدار اور موقع نہ دے۔ اس طریقہ کا سیاسی نظام 1917ء کے بعد سوویت روس USSR، 1945ء کے بعد مشرقی یورپ 1949ء کے بعد چین اور 1960ء کے بعد ویتنام، کیوبا وغیرہ میں قائم ہوا۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) لیبیا، شمالی آفریقہ کا غریب ملک تھا۔ جو اس کی نوآبادی تھا
- | | | | |
|-------------|------------|----------|-----------|
| (1) برطانیہ | (2) امریکہ | (3) اٹلی | (4) فرانس |
|-------------|------------|----------|-----------|
- (2) 'RCC' فوجی اراکین پر مشتمل تھی۔
- | | | | |
|--------|--------|--------|--------|
| (1) 12 | (2) 14 | (3) 15 | (4) 11 |
|--------|--------|--------|--------|
- (3) برما کینیام ہے۔
- | | | | |
|--------------|---------|-----------|-----------|
| (1) سری لنکا | (2) تبت | (3) مینار | (4) کوریا |
|--------------|---------|-----------|-----------|
- (4) برمانے برطانیہ سے آزادی اس سال میں حاصل کی۔
- | | | | |
|----------|----------|----------|----------|
| (1) 1947 | (2) 1948 | (3) 1949 | (4) 1950 |
|----------|----------|----------|----------|
- (5) معمر قذافی کا تعلق اس ملک سے تھا۔
- | | | | |
|---------|---------|----------|-----------|
| (1) شام | (2) مصر | (3) عراق | (4) لیبیا |
|---------|---------|----------|-----------|
- (6) سو کی کو.....سال میں نوبل انعام دیا گیا۔
- | | | | |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| (1) 1992ء | (2) 1991ء | (3) 1993ء | (4) 1983ء |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
- (7) RCC سے مراد.....

Revolutionary Command Cammetee (1)

Revolutionary Command Council (2)

Russian Command Cammetee (3) ان میں سے کوئی نہیں

(8) 2011ء میں سو کی کی NLD نے ذیلی انتخابات میں حصہ لیا اور 45 مخلوہ نشستوں میں سے کتنی پارلیمانی نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔

(1) 40	(2) 44	(3) 42	(4) 43
--------	--------	--------	--------

(9) برماکس کی نوآبادی تھا۔

(1) اٹلی	(2) برطانیہ	(3) پرنگال	(4) ہالینڈ
----------	-------------	------------	------------

(10) عرب دنیا میں 18 دسمبر 2010ء کو شروع ہوئی اس ان کو کس نام سے شہرت حاصل ہوئی۔

جوابات

1-3	2-1	3-3	4-2	5-4	6-2	7-2	8-4	9-2	10-3
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

جمہوریت ایک مطالعہ

○ اہم واقعات

(a) 1930ء میں آزاد ہونے سے لیکر آج تک میکسیکو میں ہر چھ سال کے وقفے سے صدر کو چننے کے لئے انتخابات ہوتے ہیں۔ یہ ملک کبھی کسی فوجی حکمران یا کسی ڈکٹیٹر کے تحت نہیں رہا۔ لیکن 2000ء تک ہر الیکشن میں صرف ایک ہی پارٹی (Institutional Revolutionary Party) ہی کامیاب ہوتی ہے۔ حزب مخالف پارٹیاں الیکشن میں حصہ لیتیں ہیں لیکن کامیاب نہیں ہو پاتیں۔ PRI پارٹی کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ انتخابات میں کامیاب ہونے کے لئے کئی ناجائز طریقے اختیار کرتی ہے جیسے سرکاری اسکولوں کے اساتذہ کے ذریعے بچوں کے والدین کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ PRI کو ہی ووٹ دیں۔

(b) زمبابوے نے 1980ء میں سفید فام اقلیتوں سے آزادی حاصل کی۔ اس وقت سے لیکر آج تک ملک پر ZANU-PF نامی پارٹی کی حکومت ہے جس نے زمبابوے کی جدوجہد آزادی کی قیادت کی۔ آزادی سے لیکر آج تک اس پارٹی کا قائد رابرٹ مگابے ہی صدر ہے۔ انتخابات باقاعدہ وقفے سے ہوتے ہیں اور ZANU-PF ہی ہمیشہ کامیاب ہوتی ہے۔ صدر مگابے ملک میں کافی مقبول ہے لیکن انتخابات میں کامیابی کے لئے ناجائز طریقوں کو استعمال کرنے کا الزام ان پر ہے۔ مگابے کی حکومت نے کئی بار دستور کو تبدیل کیا تاکہ صدر کے اختیارات میں اضافہ کیا جائے اور اسے جواہد ہی سے چھٹکارہ دلا یا جائے۔ مخالف پارٹیوں کے کارکنوں کو ڈرایا دھمکایا جاتا ہے اور ان کے اجلاسات درہم برہم کر دیے جاتے ہیں۔ وہاں ایک ایسا قانون موجود ہے جو صدر پر تنقید کے حق کو محدود کرتا ہے۔ ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر حکومت کا کنٹرول ہوتا ہے اور وہ حکمران پارٹی کی ترجمانی ہی کرتے ہیں۔

(c) چین میں پارلیمنٹ کے انتخابات ہر پانچ سال کے وقفے سے باقاعدہ منعقد ہوتے ہیں۔ وہاں کی پارلیمنٹ Quanguo Renmin Daibiao Dahui یعنی قومی عوامی کانگریس کہلاتی ہے۔ اسے ہی ملک کے صدر کو منتخب کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ پورے چین سے اس کے لئے 3000 ارکان منتخب کئے جاتے ہیں جس میں سے چند فوج کی جانب سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ الیکشن میں حصہ لینے سے پہلے ہر امیدوار کے لئے لازمی ہے کہ وہ چین کی کمیونسٹ پارٹی سے اجازت حاصل کریں۔ صرف انہی امیدواروں کو جو چینی کمیونسٹ پارٹی سے یا اسکے دیگر آٹھ حلیفوں سے تعلق رکھتے تھے 2002-03 کے انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی۔ حکومت ہمیشہ کمیونسٹ پارٹی کی جانب سے ہی تشکیل دی جاتی ہے۔

- بلجیم براعظم یورپ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ ملک کی 59% آبادی فلیمش خطے میں رہتی ہے اور ڈچ زبان بولتی ہے۔
- مزید 40% آبادی ویلونا خطے میں رہتی ہے اور فرانسیسی زبان بولتی ہے۔ اور باقی ایک فیصد آبدی جرمن زبان بولنے والوں کی ہے۔ اس کے صدر مقام بروسیلز میں 80% لوگ فرانسیسی بولتے ہیں اور 20% لوگ ڈچ بولنے والے ہیں۔
- فریج بولنے والی اقلیت نسبتاً دولت مند اور طاقتور ہے۔ جسکی بناء پر ڈچ بولنے والے عوام میں ناراضگی پائی جاتی ہے۔ اور نتیجے کے طور

پر 1950 اور 1960 کی دہائیوں میں ان دو طبقوں کے مابین تناؤ اور تنازعات پیدا ہوئے۔ یہ تناؤ ملک کے صدر مقام بروسیلز میں شدید تھا جہاں ڈچ بولنے والے اقلیت میں تھے حالانکہ ملک بھر میں وہ اکثریت میں تھے۔

○ سری لنکا، ہندوستان کے جنوب میں جزیرہ ہے۔ اس ملک میں بھی آبادی میں تنوع پایا جاتا ہے۔ یہاں کے بڑے سماجی گروہ سنہالی بولنے والے (74 فیصد) اور ٹامل بولنے والے (18 فیصد) ہیں۔ سنہالی بولنے والوں کی اکثریت بدھ مت کی پیروی ہے جبکہ ٹامل بولنے والے ہندو یا مسلم ہیں۔

○ 1948ء میں سری لنکا کی آزادی کے بعد سے سنہالی طبقے کے قائدین نے اکثریت ہونے کی بناء پر حکومت پر اپنا تسلط اور برتری قائم کرنے کی کوشش کی۔ جس کے نتیجے میں جمہوری انداز میں منتخب حکومت نے ایسے اقدامات کا سلسلہ شروع کیا جو اکثریت پسندی کی تعریف میں آتے ہیں اور جس سے مملکت میں سنہالی طبقے کا غلبہ قائم ہو۔

○ سنہالی کو واحد سرکاری زبان بناتے ہوئے ٹامل زبان کی حوصلہ شکنی کی گئی۔ نوکریوں کے معاملے میں حکومت نے ایسی ترجیحی پالیسیاں اپنائیں جو سنہالی امیدواروں کی حمایت میں تھیں۔ ایک نئے دستور میں وضاحت کی گئی کہ مملکت بدھ مت کا تحفظ کرے گی اور اسکو فروغ دے گی۔

○ 1980 کے دہے تک وہاں کئی سیاسی تنظیمیں وجود میں آچکی تھیں جن کا مطالبہ تھا کہ سری لنکا کے مشرقی اور شمالی حصوں میں آزاد ٹامل ریاست قائم کی جائے۔

○ دونوں طبقوں کے درمیان بڑھتی عدم اعتمادی نے ایک بڑے جھگڑے اور تنازعے کو جنم دیا۔ جو بہت جلد ہی خانہ جنگی میں تبدیل ہو گیا۔ اور ایک انتہا پسند تنظیم LTTE نے ٹامل علاقوں میں اپنی آزاد متوازی حکومت قائم کر لی۔

○ آخر کار سری لنکا کی فوج نے LTTE کو شکست دے دی اور ان کی بیخ کنی کرتے ہوئے ہزاروں ٹامل باشندوں کو قتل کر دیا اور ٹامل صوبوں پر اپنا ظالمانہ تسلط قائم کر دیا۔ بے شمار خاندانوں کو ملک چھوڑنے پر مجبور کیا گیا اور کئی لوگوں کے روزگار چھین گئے۔

○ بلجیم کے قائدین نے ایک بالکل منفرد راستہ اپنایا۔ انہوں نے علاقائی اختلافات اور ثقافتی تنوع کو تسلیم کیا۔ 1970 اور 1993 کے درمیان میں انہوں نے اپنے دستور میں چار مرتبہ ترمیم کی تاکہ ایک ایسا نظام قائم کیا جائے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) وہ پہلا ملک تھا جس نے 1893ء میں عوام کے تمام طبقوں کو ووٹ دینے کا حق عطا کیا۔
(1) برطانیہ (2) امریکہ (3) نیوزی لینڈ (4) فرانس
- (2) وہ کونسا ملک تھا جس نے 1893ء میں سب سے پہلے عوام کے تمام طبقوں کو ووٹ دینے کا حق عطا کیا۔
(1) برطانیہ (2) نیوزی لینڈ (3) امریکہ (4) ہندوستان
- (3) بلجیم کونسے براعظم میں واقع ہے۔
(1) ایشیاء (2) جنوبی امریکہ (2) یورپ (4) آسٹریلیا
- (4) سری لنکا کا صدر مقام ہے۔
(1) ڈھاکہ (2) جکارتہ (3) کولمبو (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (5) جنوبی آفریقہ میں اس سال نسلی امتیاز کا خاتمہ کیا گیا۔

1990 (3)	1996(2)	1994 (2)	1992 (1)
			(6) امریکہ نے اس سال میں خواتین کو ووٹ دینے کا حق عطا کیا۔
1975 (4)	1922(3)ء	1920 (2)ء	1910 (1)
			(7) چین کا صدر مقام ہے۔
(4) اسلام آباد	(3) بیجنگ	(2) ڈھاکہ	(1) ٹوکیو
			(8) ہندوستان کے جنوب میں جزیرہ ملک ہے۔
(4) نیپال	(3) سری لنکا	(2) مالدیپ	(1) پاکستان
			(9) سری لنکا کو آزادی ملی۔
1950 (4)	1946 (3)	1954 (2)	1948 (1)
			(10) چین میں پارلیمنٹ کے انتخابات ہر کتنے سال کے وقفے سے باقاعدہ منعقد ہوتے ہیں۔۔
(4) چار سال	(3) تین سال	(2) پانچ سال	(1) چھ سال

جوابات

1-3	2-1	3-2	4-3	5-3	6-2	7-3	8-3	9-1	10-2
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

15. دوسری عالمی جنگ کے بعد ہندوستان۔ ادارہ اقوام متحدہ NAM۔

مغربی ایشیائی ممالک۔ امن کی تحریکیں اور روس

- دوسری عالمی جنگ کے مختلف ملکوں پر الگ الگ اثرات مرتب ہوئے۔ اس کے بدترین اثرات یورپی ممالک خصوصاً USSR، پولینڈ اور یوگوسلاویہ پر پڑے جنکی تقریباً 20% آبادی کا ضحایا ہو گیا۔
- معاشی اعتبار سے بھی شہروں، کارخانوں اور کانوں کی بڑے پیمانے پر تباہی کی صورت میں یو ایس ایس آر (روس) اور دیگر یورپی ممالک کا بہت زیادہ نقصان ہوا۔
- USSR کے لگ بھگ 1700 قصبات، 31,000 کارخانے اور 70,000 سے زائد دیہات تباہ و تاراج ہو گئے۔
- جنگ کے خاتمہ کے بعد اہم اتحادی ملکوں جیسے برطانیہ، فرانس، امریکہ، روس اور چین نے مجلس اقوام متحدہ کے قیام سے متعلق ایک دستاویز تیار کیا تھا۔
- UNO کے قیام کے وقت رکن ممالک کی تعداد 54 تھی جو بڑھ کر 2014 میں 193 تک پہنچ گئی۔
- مجلس اقوام متحدہ اپنے چھ شعبوں کے ذریعے فرائض انجام دیتا ہے۔
- بین الاقوامی عدالت جو ہیگ میں واقع ہے، عالمی صحت تنظیم جو جنیوا میں واقع ہے، مجلس اقوام کی تعلیمی، سائنسی و ثقافتی تنظیم (یونیسکو) جو پیرس میں واقع ہے اور مجلس اقوام کا بچوں کا ایمر جنسی فنڈ (یونیسف) نامی ادارہ جو نیویارک میں ہے۔

- مجلس اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک مل کر سکرٹیری جنرل کا انتخاب کرتے ہیں جو مجلس اقوام متحدہ کا سب سے اہم عہدیدار ہوتا ہے۔ اس عہدہ پر تقریباً مختلف براعظموں سے گشتی بنیاد پر ہوتا ہے۔ مجلس اقوام متحدہ کا سب سے اہم شعبہ جنرل اسمبلی ہوتا ہے جہاں تمام ملکوں کے درمیان مختلف؟ اہم معاملات پر باقاعدہ مذاکرات و مباحثے ہوتے ہیں۔
- جنگ اور امن سے متعلق فیصلے سیکورٹی کونسل میں کیے جاتے ہیں جو ایک اور اہم شعبہ ہے۔ اس میں پانچ ملکوں کو خصوصی موقف حاصل ہے جو سیکورٹی کونسل کے مستقل ارکان کہلاتے ہیں یہ ممالک چین، فرانس، برطانیہ، روس اور امریکہ ہیں۔
- کونسل کے کسی بھی فیصلہ کو ان میں سے کوئی بھی ملک مسترد کرنے کا اختیار رکھتا ہے جو ویٹو کا اختیار کہلاتا ہے۔
- مابعد جنگ کے دور میں دو بڑے سیاسی اور نظریاتی بلاک وجود میں آئے۔ ایک کمیونسٹ بلاک جسکی قیادت USSR کر رہا تھا اور دوسرا جمہوری سرمایہ دار بلاک جسکی قیادت USA کر رہا تھا۔
- ایک طرف USSR نے مساوات اور مملکتی نگرانی میں ترقی کے تصورات اور ان تصورات کی مخالفت کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنے کا نظریہ پیش کیا تو دوسری طرف USA نے کثیر پارٹی جمہوریت اور خانگی سرمایہ داروں کی نگرانی میں ترقی کے نظریہ کو پیش کیا۔
- USSR کے بلاک میں پورا مشرقی یورپ (پولینڈ، ہنگری اور مشرقی جرمنی وغیرہ) اور کئی نوآبادیاں جو آزادی حاصل کر رہی تھیں جیسے چین اور ویتنام وغیرہ تھے۔ مغربی یورپ کے ممالک جیسے برطانیہ، فرانس، اسپین وغیرہ USA کے قریبی حلیف تھے۔
- ان دو بلاکوں میں دوسرے تمام ممالک کو اپنے بلاکوں میں شامل کرنے کے معاملے میں زبردست مسابقت تھی۔
- دوسری عالمی جنگ کے بعد ان دو بلاکوں کے درمیان لگ بھگ پینتالیس سال تک ایک عجیب جنگ لڑی گئی۔ یہ ایسی جنگ تھی جس میں اصل مقابلہ آرائی کرنے والے ایک دوسرے پر نہ حملہ کرتے تھے اور نہ ہی راست لڑائی ہوتی تھی اور اس طرح یہ کوئی ”گرم“ جنگ نہیں تھی۔ بلکہ یہ جنگ بند کمروں میں بیٹھ کر افواہوں اور پروپگنڈے کے ذریعے لڑی گئی۔ اسے ”سرد جنگ“ کا نام دیا گیا
- روایتی جنگوں کی طرح حقیقی لڑائی نہیں ہوتی تھی۔ اس سرد جنگ نے جو USA اور USSR کے درمیان شدید تناؤ سے عبارت تھی، 1945ء سے 1991ء کے درمیان دنیا میں ہونے والی ہر شے کی صورت گری کی اور اسے متاثر کیا۔
- سرد جنگ میں بعض اہم تدابیر اختیار کی گئیں جن میں نیابتی جنگیں، فوجی معاہدے اور ہتھیاروں کی دوڑ شامل تھے۔
- امریکہ اور USSR دونوں کے پاس بھی نیوکلیئر ہتھیاروں کا ذخیرہ جمع تھا لیکن وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ نیوکلیئر جنگ میں کوئی بھی فاتح نہیں ہو سکتا۔ اس کے باوجود انہوں نے فوجی اور حربی معاہدے کئے۔ مغرب نے 1949ء میں اپنے حلیفوں پر مشتمل ایک تنظیم قائم کی جو نارٹھ اٹلانٹک ٹریٹی آرگنائزیشن (NATO) کے نام سے جانی جاتی ہے۔
- اسکے جواب میں کمیونسٹ ممالک نے مماثل معاہدے کئے اور اور سا معاہدہ وجود میں آیا۔ اس کے علاوہ امریکہ نے علاقائی اعتبار سے بھی فوجی معاہدے کئے جیسے ساؤتھ ایٹن ٹریٹی آرگنائزیشن (SEATO) اور سنٹرل ٹریٹی آرگنائزیشن (CENTO) وغیرہ۔
- USSR اور امریکہ کے بعد دھیرے دھیرے ان کے حلیفوں جیسے برطانیہ، فرانس اور چین نے بھی نیوکلیئر ہتھیار حاصل کر لئے۔
- خلاء میں تسلط حاصل کرنے کے لئے مسابقت شروع ہوئی کیونکہ سیٹلائٹ کی مدد سے جاسوسی اور میزائلوں کے ہدف آسانی سے مقرر کئے جاسکتے تھے۔
- USSR نے خلاء میں سب سے پہلا سیٹلائٹ Sputnik بھیجا۔

- خلاء میں پہنچنے والا پہلا انسان Yuri Gagarin بھی روسی ہی تھا۔
- امریکہ نے بھی 1969 میں نیل آرم اسٹرانگ اور دوسرے لوگوں کو چاند پر روانہ کیا۔
- 1950 کی دہائی میں دنیا دو مخالف بلاکوں میں منقسم ہو رہی تھی اور فوجی تیاریاں بھی عروج پر تھیں۔
- دو برتر طاقتوں کے درمیان فوجی برتری کی خواہش، نظریاتی اختلافات اور معاشی برتری کی خواہش نے دو قطبی دنیا کے قیام کی راہیں ہموار کیں۔
- نوآزاد ممالک کے قائدین اس غیر محفوظ اور تناؤ والی صورتحال میں تبدیلی کی ضرورت کو محسوس کرنے لگے۔ اس لئے 1955ء میں انڈونیشیا میں بانڈونگ کے مقام پر ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔ یہ پہلی ایشیائی افریقی کانفرنس تھی جس میں 29 ملکوں نے شرکت کی۔
- بانڈونگ کانفرنس میں شریک ہونے والے اہم قائدین پنڈت جواہر لعل نہرو، ہندوستان کے وزیر اعظم، جمال عبدالناصر مصر کے صدر، اور جوزف بروز ٹیٹو یوگوسلاویہ کے قائد تھے۔
- پنڈت نہرو کو اس میں بہترین ترجمان کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا اور اس کانفرنس کے انعقاد سے عدم وابستگی کی تحریک کے آغاز کی راہ ہموار ہوئی۔
- اس طرح عدم وابستہ ممالک کی تحریک ایک بین الاقوامی تنظیم کی حیثیت سے ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے نوآزاد ممالک کے مابین ثقافتی اور معاشی تعاون کے مقصد سے قائم کی گئی۔
- پہلی چوٹی کانفرنس یوگوسلاویہ کے بلگریڈ میں ستمبر 1961ء میں ہوئی۔ جس میں 25 ممبر ممالک نے شرکت کی۔ 2012ء تک اس میں رکن ممالک کی تعداد 120 تک پہنچ گئی اور اس میں 17 مبصرین (Observers) بھی ہیں۔

چوٹی کانفرنسوں کی تفصیل

Host City میزبان شہر	Host Country ملک	Year سال	
بیگلر یڈ	یوگوسلاویہ Yugoslavia	1961	.1
قاہرہ	مصر Egypt	1964	.2
لوساکا	زامبیا Zambia	1970	.3
الجیرس	الجیریا Algeria	1973	.4
کولمبو	سری لنکا Sri Lanka	1976	.5
ہوانا	کیوبا Cuba	1979	.6
نئی دہلی	ہندوستان India	1983	.7
ہرارے	زمبابوے Zimbabwe	1986	.8
بیگلر یڈ	یوگوسلاویہ Yugoslavia	1989	.9
جکارتہ	انڈونیشیا Indonesia	1992	.10
کارٹیجینا	کولمبیا Colombia	1995	.11
ڈربن	جنوبی آفریقہ South Africa	1998	.12
کوالا لپور	ملیشیا Malaysia	2003	.13
ہوانا	کیوبا Cuba	2006	.14
شرم الشیخ	مصر Egypt	2009	.15
تہران	ایران Iran	2012	.16
کارکس	وینزویلا Venezuela	2015 میں منعقد ہونے والی کانفرنس	.17

- مغربی ایشیاء اس خطہ کو کہا جاتا ہے جو یورپ اور ایشیاء کے درمیان واقع ہے۔ اسکے لئے مشرق وسطیٰ کی اصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے۔
- عربوں اور یہودیوں کے درمیان چلے آ رہے تنازعات کو اکثر مغربی ایشیاء کا بحران بھی کہتے ہیں۔ جو فلسطین پر قبضہ سے متعلق ہے۔
- فلسطین کا علاقہ جو عرب باشندوں سے آباد تھا دوسری جنگ عظیم سے پہلے برطانیہ کے زیر تسلط تھا۔ اس علاقہ میں یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے یکساں تقدس کا حامل شہر یروشلم واقع ہے۔
- یہودیوں کا خیال ہے کہ فلسطین کی سر زمین انکی وہی ”موعودہ سر زمین“ ہے جہاں سے وہ زمانہ قدیم میں نکالے گئے اور یورپ اور ایشیاء کی طرف انہیں دھکیل دیا گیا تھا۔
- یورپ میں وہ ایک مقہور قوم تھے کیونکہ عیسائیوں کے نزدیک وہی حضرت عیسیٰؑ کو مصلوب کرنے کے ذمہ دار تھے۔ یہ تنازعہ اس وقت عروج پر پہنچا جب نازی جرمنی میں کئی ملین یہودیوں کو قید کر دیا اور قتل کر دیا گیا۔
- 1947ء میں مجلس اقوام متحدہ نے ایک قرارداد منظور کی جس کے مطابق فلسطین کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے ایک فلسطینی اور دوسرا یہودی علاقہ۔ 1948ء میں برطانیہ نے اپنے دستوں کو فلسطین سے واپس بلوالیا اور یہودیوں کے لئے اسرائیل نامی ملک قائم کیا گیا۔
- فلسطینی اس بات کے لئے تیار نہیں تھے کہ وہ اپنے وطن کو یہودیوں کے حوالے کر دیں۔ انہوں نے یہودی مملکت کی قانونی حیثیت کو

- تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اسرائیلی مملکت کی اختیار کردہ پالیسیوں کے سبب تلخیوں میں مزید اضافہ ہوا۔
- فلسطینیوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے مکانات اور جائیدادوں کو چھوڑ کر چلے جائیں اور انہیں دوسرے عرب ممالک میں پناہ لینا پڑی۔
- مصر کے صدر جمال عبدالناصر (1970-1918) نے عربوں کو متحد کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے فدائین (خودکشی) دستے تیار کئے تاکہ اسرائیل میں عوامی مقامات پر حملے کئے جائیں۔
- 1964ء میں فلسطینی حریت تنظیم (Palestinian Liberation Organisation) اردن میں قائم ہوئی۔ اس تنظیم نے مختلف عرب گروہوں کو متحد کر کے مسئلہ کو ایک نئی جہت عطا کی۔
- فلسطینی باشندے آج بھی اپنے وطن اور امن کے حصول کی خاطر جلا وطنی اور جنگ کی حالت میں انتہائی دشوار اور کٹھن زندگی گزار رہے ہیں۔
- USSR میں میخائیل گورباچوف کے اقتدار حاصل کرنے کے بعد ہی یہ ممکن ہو سکا۔ انہوں نے شفافیت اور انقلابی تبدیلیوں کے ذریعے USSR کی سیاست میں تبدیلی لانے کی بھرپور کوشش کی۔ وہ ایک وسیع النظر سیاستدان تھے جس نے ملک کی معیشت کے احیاء کی خاطر کئی اصلاحات کو متعارف کروایا اور مغربی ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کئے۔ ان اصلاحات کو اکثر 'Glasnost' اور 'Perestroika' کے طور پر جانا جاتا ہے۔
- ایک طویل ترین جدوجہد اور پرتشدد انقلاب کے بعد چین 1949ء میں کمیونسٹ جمہوریہ بنا۔ چین کی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کرنے والے ابتدائی ملکوں میں ہندوستان بھی ایک تھا۔
- ہندوستان نے چین کے لئے مجلس اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں مستقل نشست کی حمایت کی۔ جو اس سے قبل جیاناگ کائی شیک کی حکومت کی قبضے میں تھی۔ نظریاتی اختلافات کے باوجود ہندوستان نے چین کی ہانڈونگ کانفرنس میں شرکت کی راہ ہموار کی۔
- دونوں ملکوں نے پنچ شیل کے معاہدے پر 29 اپریل 1954ء کو دستخط کئے۔ دونوں ملکوں کے قائدین نے ایک دوسرے کے ملک کا دورہ کیا جہاں عوامی سطح پر ان کا والہانہ خیر مقدم کیا گیا۔
- ہندوستان اور پاکستان کے درمیان پہلی جنگ 48-1947 کے دوران کشمیر کے مسئلہ پر ہوئی۔ لیکن اس سے مسئلہ کا حل برآمد نہ ہو سکا۔ جنگ کی وجہ سے کشمیر دو حصوں میں بٹ گیا یعنی پاکستانی مقبوضہ کشمیر (POK) اور ہندوستانی صوبہ کشمیر۔ ان دو حصوں کو جدا کرنے والا خط لائن آف کنٹرول (کھلاتا ہے۔
- ڈسمبر 1971ء میں پاکستان کے ساتھ بڑے پیمانے پر جنگ شروع ہوئی۔ جو مشرقی پاکستان کی آزادی اور بنگلہ دیش کے قیام کے بعد ہندوستان کی طرف سے جنگ بندی کے اعلان پر ختم ہوئی۔
- ذوالفقار علی بھٹو اور وزیر اعظم ہند اندرا گاندھی کی قیادت میں دونوں ملکوں کے درمیان شملہ معاہدہ ہوا۔
- 1972ء میں بنگلہ دیش، ہندوستانی فوج کی مدد سے پاکستان سے آزاد ہوا تھا۔ اس نے آزادی حاصل کرنے کے فوری بعد ہندوستان کے ساتھ ایک 25 سالہ امن معاہدہ پر دستخط کئے۔
- بنگلہ دیش نے کئی ہندوستانیوں کو انعامات سے نوازا جنہوں نے بنگلہ دیش کی آزادی کی خاطر خدمات انجام دیں اور اپنی زندگیوں کو قربان کر دیا۔
- سری لنکا ہندوستان کے جنوب میں بحر ہند میں واقع ایک جزیرہ پر مبنی ملک ہے۔ اس نے 1948ء میں آزادی حاصل کی۔
- قدیم زمانے سے ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان ثقافتی، نسلی اور معاشی تعلقات رہے ہیں۔
- سری لنکا سے ٹائل باشندوں کی بڑے پیمانے پر ہجرت سے ایک بڑا مسئلہ پیدا ہو گیا۔ جسکی وجہ سے ہندوستان کو اس معاملہ میں سرگرم مداخلت کرنی پڑی۔
- امن کے قیام کے لئے ہندوستان، پاکستان، چین، بنگلہ دیش، سری لنکا کے درمیان مفاہمت
- بیسویں صدی کے ابتدائی نصف حصہ میں دنیا پر عظیم جنگوں، انقلابوں، جرمن نازی ازم، سوویت سوشلزم، مغربی لیبرل ازم اور قومی آزادی

- کی تحریکوں کا غلبہ رہا۔
- دوسری عالمی جنگ کے خاتمہ اور ہندوستان، چین، انڈونیشیا، نائجر یا اور مصر جیسی نوآبادیوں کی آزادی کے بعد 1950 کے دہے کے وسط میں دنیا میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔
- ان تحریکوں میں سے ایک نہایت ہی اہم تحریک امریکہ کی شہری حقوق کی تحریک تھی۔ اس کا مقصد افرو۔ امریکن یعنی سیاہ فام امریکی باشندوں کے ساتھ مساویانہ برتاؤ کے لئے جدوجہد کرنا تھا۔
- تحریک 1960 کے دہے میں عروج کو پہنچی، بڑی حد تک پر امن تھی اور اس کی سرگرمیوں میں عام مظاہرے، جلوس، سول نافرمانی (امتیازی قوانین کی پر امن خلاف ورزی اور امتیازی خدمات مثلاً بسوں کا بائیکاٹ شامل تھا، جس میں سیاہ فاموں اور سفید فاموں کو الگ کر دیا گیا تھا۔
- ان تمام میں اہم ایک سالہ طویل بائیکاٹ کا پروگرام تھا جسکی قیادت موٹوگومری کے ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ نے کی۔
- 28 مارچ 1963ء کو دو لاکھ سے زائد افراد نے واشنگٹن کو مارچ کیا اور شہری حقوق کے قانون کی منظوری کا مطالبہ کیا۔ اس کے ساتھ ان کے دیگر مطالبات میں مکمل روزگار کی فراہمی، مناسب مکانات، ووٹ کا حق، مناسب تعلیم کی فراہمی (جس میں گورے اور کالے بچے ایک ساتھ پڑھتے ہوں) شامل تھے۔
- ان دنوں میں سویت یونین (USSR) Union of Socialist Soviet Republic اور مشرقی یورپ کے ممالک میں جو سویت یونین کے زیر اثر تھے، کثیر پارٹی انتخابات، آزاد صحافت، اظہار خیال کی آزادی اور عام لوگوں کے لئے نقل و حرکت کی آزادی بھی نہیں تھی۔
- ہنگری، چیکوسلواکیہ اور پولینڈ نے تو سویت یونین کے تسلط سے ہی آزادی کا مطالبہ کیا۔ ان میں سے بعض تحریکوں کی حمایت مخالف کمیونسٹ ملکوں بشمول امریکہ، برطانیہ نے کی۔
- اس تحریک کے قابل ذکر قائدین میں مشہور و معروف مصنف الیگزینڈر سولزینین اور نیوکلیئر سائنسدان اینڈری سکاروف شامل تھے۔ ان تحریکوں کے زیر اثر سویت یونین میں صدر گورباچوف کی سرپرستی میں نئی قیادت کو عروج حاصل ہوا جس نے اصلاحات کے عمل کو شروع کیا جسے Glasnost کا نام دیا گیا تاکہ لوگوں کو وسیع تر آزادی مہیا کی جاسکے۔
- 1970 اور 1980 کی دہائیوں میں ایک نئی تحریک کا عروج ہوا یہ تحریک جنگ اور نیوکلیئر ہتھیاروں کے خلاف تھی۔
- اگست 1945ء میں ہیروشیما اور ناگا سا کی پر نیوکلیئر بموں کے حملے سے ہونے والی بھیا تک بتا ہی ساری دنیا پر آشکار ہو چکی تھی۔
- اس کے باوجود سر کردہ عالمی طاقتیں جیسے کہ امریکہ، سویت یونین، برطانیہ اور فرانس یہ عذر تراشتے ہوئے نیوکلیئر ہتھیاروں کے ذخیرے جمع کر رہے تھے کہ اسکے خوف کی وجہ سے دوسرے ملک ان ہتھیاروں کا استعمال نہیں کریں گے۔
- دنیا بھر کے دانشوروں اور سائنسدانوں نے نیوکلیئر ہتھیاروں پر پابندی کی مہم چلائی اور امریکہ اور سویت یونین کو مجبور کیا کہ وہ اسلحہ کی بے فائدہ دوڑ کو ختم کرنے کے لئے معاہدہ کریں۔
- امریکہ میں ایک قانون ہے جس کے تحت تمام صحت مند شہریوں کو کچھ عرصے کے لئے لازمی طور پر فوجی خدمات انجام دینا پڑتا ہے۔
- ویت نام کی جنگ کے دوران ہزاروں امریکی شہریوں نے ویت نام کی جنگ میں جانے سے انکار کر دیا۔
- سبز انقلاب کی ویب سائٹ (<http://www.greenpeace.org/international>) ہے۔
- ہتھیاروں کی کمی کے لئے سب سے پہلے (Strategic Arms Limitation Talks) SALT نامی معاہدہ ہوا جو

- ناکامی سے دوچار ہوئے۔
- 1991ء میں جنگی ہتھیاروں کی تخفیف کا معاہدہ (Strategic Arms Reduction Treaty) START نامی معاہدے پر دستخط کئے گئے۔ یہ معاہدہ ہتھیاروں پر کنٹرول کے لئے کیا گیا تاریخ کا سب سے بڑا معاہدہ تھا۔ اس پر قطعی عمل درآمد 2001ء میں کیا گیا۔
- USSR کے تحلیل کے آخری مرحلے میں چرنوبائل نیوکلیئر پلانٹ میں ایک بہت بڑا حادثہ ہوا جس میں ویکروں کی بڑی تعداد ہلاک ہو گئی۔ لیکن اس کی وجہ سے یورپ کے کئی ممالک پر مشتمل بڑے خطے میں فضاء زہر آلود ہو گئی۔
- 1990ء کے دہے سے دنیا بھر میں ہونے والی معاشی اور سیاسی تبدیلیوں کو گلوبلائزیشن اور نیولبرل ازم کا نام دیا گیا۔ اسکی وجہ سے غریبوں اور مراعات سے محروم حاشیائی افراد کی زندگیوں پر بہت گہرا اثر پڑا۔
- یورپ میں سبز امن تحریک (Green Peace movement in Europe) امریکہ کی جانب سے الاسکا میں کئے گئے زیر آب نیوکلیئر ٹسٹوں کے خلاف 1971ء میں شروع کی گئی۔
- Greenpeace تحریک نے کئی ممالک میں آب و ہوا میں تبدیلی کے اثرات کا جائزہ لیا۔ اس کا مقصد ”کرہ ارض کو زندگی کی تمام انواع کی بقاء کے قابل بنانا“ ہے۔
- بھوپال گیس سانحہ 1984ء میں رونما ہوا۔ اس میں ہزاروں لوگ ہلاک ہو گئے اور ہزاروں افراد ابھی تک اس کے مضر اثرات کا شکار ہیں۔
- یہ غالباً دنیا کی سب سے بدترین صنعتی تباہی تھی۔ بھوپال گیس المیہ کے متاثرین بنیادی طور پر چار مطالبات کی تکمیل کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں:
- بڑے بڑے ہمہ مقصدی پراجکٹوں کی تعمیر 1950 سے ہی ہندوستان کی منصوبہ بندی ترقی کا لازمی حصہ رہی ہے۔ ان میں سے چند بڑے پراجکٹ بھاکرہ ننگل، ہیراکڈ اور ناگر جناساگر پراجکٹ ہیں۔
- لوگوں کو بے دخل ہونے کے اندیشے کے تحت زبردآندولن کے قائدین نے ڈیموں کی تعمیر کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا۔
- زرد اچھاؤ آندولن تحریک کو سردار سرور ڈیم کی تعمیر کو روکنے میں کامیابی تو حاصل نہیں ہوئی لیکن اس نے لوگوں کو ترقی کی نوعیت کے متعلق سوچنے پر مجبور کر دیا کہ کیا وہ غریبوں کے مفاد میں تھی یا دولت مندوں اور اثر و رسوخ رکھنے والوں کے مفاد میں؟
- کیرلا میں مغربی گھاٹ میں واقع خاموش وادی (Silent Valley) سے گذرنے والی دو دریاؤں پر جب ڈیموں کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا تو کئی تعلیم یافتہ افراد کو اس حقیقت کا ادراک ہوا کہ اس سے وادی میں پائی جانے والی نادر نباتاتی اور حیوانی انواع کو تباہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔
- ان جانوروں میں سے ایک مفقود نسل Lion Tailed Macaque (ایک قسم کا بندر) بھی شامل تھا۔ دھیرے دھیرے خاموش وادی کے تحفظ کی حمایت میں اور وہاں ڈیموں کی تعمیر کے خلاف ایک بڑی تحریک کو فروغ حاصل ہوا۔ ریاست بھر کے عوام نے کیرلا سٹریٹس اسوسی ایشن پریشد (KSSP) کی ترغیب پر تحریک میں شمولیت اختیار کی۔
- خاموش وادی کو 1985ء میں ایک نیشنل پارک میں تبدیل کر دیا گیا۔
- موجودہ منی پور دو امتیازی جغرافیائی خصوصیات کا حامل ہے۔ پہلا وادی کا علاقہ اور دوسرا پہاڑی سلسلہ۔ آزادی سے قبل وادی کے علاقہ پر دیسی راج کی حکمرانی تھی جبکہ پہاڑی علاقہ نسبتاً خود مختار تھا، جہاں بنیادی طور پر قبائلی لوگ آباد تھے۔
- 1891ء میں انگریزوں نے اس علاقہ پر اپنا کنٹرول حاصل کیا اور راج کی حکمرانی بھی جاری رہنے دی۔ 1949ء میں منی پور کی سلطنت نے ہندوستان میں شمولیت کے معاہدہ پر دستخط کئے اور تب سے منی پور ہندوستان کا ایک حصہ بن گیا۔
- ہندوستان میں شمولیت کی مخالفت کرنے والوں کے احتجاج کے رد عمل میں ہندوستان کی حکومت نے وہاں فوج متعین کر دی۔ نظم و ضبط کی

برقراری کے لئے جو قوانین ہیں ان میں سے ایک AFSPA کہلاتا ہے یعنی Armed Forces Special Powers Act (1958) اس قانون کے تحت مسلح فوجی دستوں کو مخالف قومی سرگرمیوں میں شرکت کے شبہ کی بنیاد پر ہی کسی بھی شخص کو گرفتار کرنے اور ہلاک کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

- میراپائی بی (بیٹی زبان کا لفظ) جس کے معنی مشعل بردار کے ہیں۔
- میراپائی بی تحریک 1970ء میں نشہ بازوں کی ہراسانی کو روکنے کے لئے شروع کی گئی۔ لیکن بہت جلد یہ انسانی حقوق کی تحریک بن گئی جس نے 1980 کے دہے میں ہندوستانی مسلح افواج کی تعیناتی کے خلاف اور منی پور کی آزادی کے لئے جدوجہد کی۔
- میراپائی بی کا گروپ اس بات کا مطالبہ بھی کر رہا تھا کہ AFSPA کو برخواست کیا جائے۔ دھیرے دھیرے اس قانون کے خلاف احتجاج نے شدت اختیار کر لی اور خواتین نے مختلف طریقوں سے اس کے خلاف اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا جیسے انتخابات کا بائیکاٹ کرنا اور مسلسل بھوک ہڑتال کرنا وغیرہ۔ ان میں ایک خاتون اروم شرمیلا ہے جو دس سال سے زائد عرصے سے بھوک ہڑتال جاری رکھے ہوئے اپنے گھر پر نظر بند ہے۔
- اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کئی کوششیں کی گئیں۔ بعض اوقات چند سابق فوجی افسروں نے بھی اس علاقہ کے تنازعہ کے تعلق سے اپنی تحریروں میں اظہار خیال کیا اور رائے دی کہ اس علاقہ میں انفراسٹرکچر کی سہولتوں اور بنیادی سہولتوں میں اضافہ کرنے سے لوگوں کے اعتماد کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔
- حکومت نے سپریم کورٹ کے جج، B.P. جیون ریڈی کو اس علاقہ میں قانون اور امن کی بحالی کے تمام ممکنہ تبادلات پر غور کرنے کے لئے متعین کیا اور اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ بھی پیش کر دی۔ لیکن اس کے باوجود اس مسئلہ کا قطعی حل ابھی تک نہ ہو سکا۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) دوسری جنگ عظیم کے دوران امریکہ کے صدر تھے۔
(1) ولسن (2) ٹرومن (3) ریگن (4) ایزن ہاور
- (2) اقوام متحدہ کے قیام کے وقت اراکین کی تعداد تھی۔
(1) 54 (2) 50 (3) 49 (4) 25
- (3) بین الاقوامی عدالت واقع ہے۔
(1) نیویارک (2) ہیگ (3) پیرس (4) جنیوا
- (4) یہ ملک صیانتی کونسل میں ویٹو کا اختیار رکھتا ہے۔
(1) جاپان (2) چین (3) جرمنی (4) اسپین
- (5) 1965ء کے جنگ کے بعد ہند۔ پاک نے ایک معاہدہ 1966ء میں اس مقام پر کیا۔
(1) تاشقند (2) پاکستان (3) ہندوستان (4) نیویارک
- (6) اس جنگ نے کشمیر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔
(1) 1947-48ء کی جنگ (3) 1965ء کی جنگ (4) جنگ 1999ء
- (7) دوسری عالمی جنگ سے اس ملک کو زیادہ فائدہ ہوا۔
(1) 1971ء کی جنگ (3) 1971ء کی جنگ (4) جنگ 1999ء

- (1) روس (2) چین (3) امریکہ (4) جاپان
 (8) Glasnot اور Perestroika روس میں اصلاحات کا آغاز کس نے کیا۔
 (1) بورس یلستین (2) ولادمیر پوٹن (3) میخائل گوریاچیف (4) نکتا کرچو
 (9) NAM کی پہلی کانفرنس میں کتنے ممالک نے شرکت کی۔
 (1) 20 (2) 29 (3) 50 (4) 54
 (10) انگولا کو پرتگال سے آزادی ملی۔
 (1) 1958ء (2) 1963ء (3) 1975ء (4) 1971ء
 (11) عوام کی آزادی کے لئے Glasnot اصلاحات شروع کئے۔
 (1) اٹالین (2) لینن (3) گوریاچیف (4) کروں چیف
 (12) امریکہ نے زیر زمین نیوکلیئر ٹسٹ اس مقام پر کئے۔
 (1) نیویارک (2) الاسکا (3) بوٹن (4) لاس اینجلس
 (13) جنگ اور نیوکلیئر ہتھیاروں کے خلاف تحریک اس دہے میں عروج کو پہنچی۔
 (1) 1940 سے 1950ء (2) 1970 سے 1980ء (3) 1960 سے 1970ء (4) 1980 سے 1990ء
 (14) Green Peace (سبز امن) احتجاج اس سال شروع ہوا۔
 (1) 1961ء (2) 1966ء (3) 1981ء (4) 1971ء
 (15) ہندوستان میں ماحولیاتی تحریک کا آغاز ہوا۔
 (1) 1980ء (2) 1970ء (3) 1960ء (4) 1950ء
 (16) نرہدا بچاؤ آندولن نے اس ڈیم کی تعمیر کی مخالفت کی۔
 (1) ناگر جناساگر (2) بھاگرا ننگل (3) ہیرا کڈ (4) سردار سرد پراجکٹ
 (17) منی پور کا صدر مقام ہے۔
 (1) ایٹانگر (2) شیلانگ (3) آنزوال (4) امپھال
 (18) آندھرا پردیش میں سرکاری طور پر شراب پر نشہ بندی نافذ کی گئی۔
 (1) 1993ء (2) 1992ء (3) 1995ء (4) 1991ء
 (19) بھوپال گیس کا المیہ ہوا۔
 (1) 1984 (2) 1983 (3) 1982 (4) 1981
 (20) کس سال منی پور مملکت نے ہندوستان میں شمولیت اختیار کی۔
 (1) 1966 (2) 1950 (3) 1948 (4) 1949ء

جوابات

1-2	2-1	3-2	4-2	5-1	6-1	7-1	8-3	9-2	10-3
11-3	12-2	13-2	14-4	15-2	16-4	17-4	18-3	19-1	20-4

16. آزاد ہندوستان۔ پہلے عام انتخابات SRC۔ پڑوسی ممالک سے تعلقات۔ مقامی

احتجاج۔ مقامی جماعتوں کا قیام۔ مخلوط حکومت۔ ایمر جنسی کا دور۔ منڈل کمیشن۔ قومی کمیشن

- آزادی کے بعد کے ابتدائی سال بلاشبہ ہندوستان کی مابعد آزادی کے تاریخ کا تعارفی مرحلہ رہے ہیں۔ قیادت کے آگے اس وقت جو بڑے چیلنجز تھے وہ اتحاد و یکجہتی کو برقرار رکھنا، سماجی و معاشی انقلاب کی ابتداء کرنا اور جمہوری نظام کی فعالیت کو یقینی بنانا تھا۔
- نئے دستور کے تحت ہندوستان میں ہونے والے پہلے عام انتخابات ہندوستانی جمہوریت کے لیے بلاشبہ بہت اہم تھے۔
- ہندوستان نے شروع سے عام حق بالغ رائے دہی کے اصول کو اپنایا۔ مثال کے طور پر سوئٹ لینڈ میں عورتوں کو ووٹ دینے کا حق 1971ء میں عطا کیا گیا۔
- پہلے عام انتخابات کا انعقاد مختلف سماجی رکاوٹوں کی وجہ سے بھی دشوار تھا۔
- عوام کی اکثریت لکھنے پڑھنے سے ناواقف تھی۔ وہ کیسے اپنے انتخاب کو ظاہر کر سکتے تھے۔
- ملک کے طوع و عرض میں انتخابات سے متعلق عملی مسائل کو سلجھانے اور ان پر توجہ دینے کی غرض سے ایک ادارہ الیکشن کمیشن قائم کیا گیا۔
- ناخواندگی کی دشواری پر قابو پانے کے لیے الیکشن کمیشن نے سیاسی پارٹیوں اور امیدواروں کو روزمرہ کی چیزوں میں نشانات دینے (الاٹ کرنے) کا انوکھا طریقہ اختیار کیا۔ اس اختراعی طریقے کی وجہ سے تفصیلی ہدایات سے چھٹکارہ ملا اور صرف بصری شناخت کی ضرورت رہ گئی تھی۔
- آزاد ہندوستان کے پہلے تین عام انتخابات میں یعنی 1952، 1957 اور 1962 میں انڈین نیشنل کانگریس نے ایسی شاندار کامیابی حاصل کی کہ انتخابات میں حصہ لینے والی دوسری پارٹیوں کے لیے نشستیں نہ کے برابر تھیں۔
- جواہر لعل نہرو ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم بنے۔
- دیگر پارٹیوں میں سے کسی نے بھی کل ووٹوں سے 11% ووٹ بھی حاصل نہیں کئے جبکہ کانگریس نے مسلسل 70% نشستوں پر کامیابی حاصل کی اور لگ بھگ 45% ووٹ اس نے حاصل کئے۔ کوئی دوسری پارٹی کانگریس کے قریب بھی نہیں پہنچ سکی تھی۔
- ابتدائی برسوں میں کثیر جماعتی نظام اور آزاد و کھلی مسابقت کے ذریعہ جمہوریت کو پروان چڑھایا گیا۔
- ہندوستان کے دستوری ڈھانچے اور جمہوری بنیادوں کی مضبوطی تھی جو تحریک آزادی سے حاصل ہوئی تھی کہ ہندوستانی سیاست میں کثیر جماعتی جمہوریت کو فروغ پانے کا موقع ملا۔
- ملک کو درپیش ابتدائی چیلنجز میں سے پہلا چیلنج لسانی بنیادوں پر ریاستوں کی تنظیم جدید کا مطالبہ تھا۔
- برطانوی دور میں ملک کو Presidencies (کلکتہ، مدراس اور ممبئی) اور کئی بڑے صوبوں جیسے مرکزی صوبہ اور برار میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ملک کا بڑا علاقہ دیسی حکمرانوں کے تحت تھا۔
- ایک زبان کے بولنے والے تمام لوگ جو متصلہ علاقوں میں رہتے تھے مطالبہ کرنے لگے کہ انہیں ایک علاحدہ ریاست کے تحت لایا جائے۔ اسی مقصد سے متحدہ کرناٹک (مدراس، میسور، ممبئی اور حیدرآباد کے کئی بولنے والوں کو ملا کر) متحدہ مہاراشٹرا، مہاراجپرات تحریک، ٹرانگاؤ اور کوچن کو متحد کرنے اور سکھوں کے لیے پنجاب کی ریاست کو قائم کرنے کے مطالبات کئے جانے لگے۔
- ان تحریکوں میں سب سے طاقتور تحریک تلگو بولنے والوں کی تھی۔ جنہوں نے کانگریس سے مطالبہ کیا کہ لسانی ریاستوں کی تائید میں منظور کی گئی قدیم قراردادوں کو نافذ کرے۔
- آندھرا مہاسبھا جو برطانوی دور میں بھی فعال تھی، مدراس پریسڈنسی کے تلگو بولنے والے افراد کو متحد کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ یہ تحریک آزادی کے بعد بھی جاری رہی۔

- کمیونسٹوں نے جو اس تحریک کی تائید کر رہے تھے 41 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔
- جواہر لعل نہرو لسانی ریاستوں کے خلاف نہیں تھے مگر ان کا خیال تھا کہ یہ وقت اس کے لیے موزوں نہیں ہے۔ اور یہ اس وقت کے قائدین کا متفقہ موقف تھا۔
- اکتوبر 1952 میں تلگو بولنے والوں کے لیے علیحدہ ریاست کا مطالبہ کرتے ہوئے 58 دن کی بھوک ہڑتال کے بعد پوٹی سری راملوکا انتقال ہو گیا۔
- نتیجتاً آندھرا اور تامانا ڈور ریاستوں کا قیام عمل میں آیا۔ اگست 1953 میں لسانی بنیادوں پر ریاستوں کے قیام کے مسئلہ پر غور و خوص کے لیے ریاستوں کی تنظیم جدید کمیشن (SRC) قائم کیا گیا۔ جس میں فضل علی، کے۔ ایم۔ پائیک اور ہر دیا ناتھ کنجر ممبر تھے۔
- فضل علی کمیشن کی رپورٹ کی بنیاد پر ریاستوں کی تنظیم جدید کا قانون پارلمنٹ میں منظور کیا گیا۔ اس کی رو سے 14 ریاستیں اور چھ مرکزی علاقے تشکیل دیے گئے۔
- دستور کے نفاذ کے ایک ماہ کے اندر ہی منصوبہ بندی کمیشن قائم کیا گیا۔ نہرو کے نزدیک منصوبہ بندی صرف بہتر معیشت نہ تھی بلکہ وہ بہتر سیاست کو بھی اس میں شامل سمجھتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ منصوبہ ترقی کے ذریعہ ذات پات، مذہب، علاقہ اور طبقاتی تفریق کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ انتشار پسند رجحانات کو ختم کر کے ہندوستان کو ایک مضبوط اور جدید قوم بنایا جاسکتا ہے۔
- پہلے پانچ سالہ منصوبے میں زراعت پر خصوصی توجہ دی گئی اور اس کے علاوہ غذائی اجناس کی پیداوار میں اضافہ، ذرائع حمل و نقل و مواصلات کی ترقی اور سماجی خدمات کے فروغ کو اہمیت دی گئی۔ اس منصوبے میں ذریعے ہندوستان کو جلد از جلد صنعتی بنانا چاہا گیا۔
- پہلے پانچ سالہ منصوبے میں بڑے بڑے ڈیموں کی تعمیر کے ذریعے سے زراعت کی ترقی پر توجہ دی گئی۔ ان ڈیموں کی تعمیر کا مقصد آبپاشی میں اضافہ اور بجلی کی پیداوار تھا۔ جس سے زراعت کے ساتھ صنعت کے شعبے کو بھی فائدہ پہنچا۔ زرعی پیداوار میں اضافے کے باوجود وہ اس قدر زیادہ نہ ہو سکا کہ کل آبادی کی ضروریات کی کفالت کر سکے۔
- دوسرے پانچ سالہ منصوبے سے صنعتوں پر توجہ مرکوز کی گئی۔
- جب ہندوستان آزاد ہوا تو اس وقت سرد جنگ شروع ہو چکی تھی اور دنیا کے ممالک دو گروہوں میں بٹ کر امریکہ یا روس کے کیمپ میں شریک ہو چکے تھے۔
- جواہر لعل نہرو نے کسی بھی کیمپ میں شرکت نہ کرنے کی پالیسی اپنائی اور دونوں ممالک سے مساوی فاصلہ پر برقرار رکھتے ہوئے خارجہ پالیسی میں آزادانہ موقف اپنایا۔
- انہوں نے ایسے دیگر ممالک سے دوستی کی جو اسی دوران آزاد ہوئے تھے اور مماثل خارجہ پالیسی اختیار کرنا چاہتے تھے۔ ان ممالک میں انڈونیشیا، مصر، یوگوسلاویہ اور دیگر ممالک شامل تھے۔ ان تمام نے مل کر ناوابستگی کی تحریک کو شروع کیا۔
- اپنے قریبی پڑوسیوں کے لیے جواہر لعل نہرو نے ایک دوسرے کے داخلی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کی پالیسی کو اپنایا جسے پانچ شیل کہا جاتا ہے۔
- پہلی جنگ 1948 میں کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کے ساتھ اور دوسری جنگ 1962 میں چین کے ساتھ ہوئی۔
- ہندوستان اس وقت جنگوں کے لیے پوری طرح تیار نہیں تھا۔ خصوصاً 1962 کی جنگ میں ہمیں بھاری جانی اور مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔
- 1964ء میں نہرو کے انتقال کے بعد یہ سوال اٹھ کھڑا ہوا کہ کیا جمہوریت خود بہ خود پنپ سکتی ہے یا دیگر ملکوں کی طرح وہ اپنے اقدار کو بیٹھے گی۔ تاہم کانگریس نے حکومت کے لیے لال بہادر شاستری کو منتخب کر کے جانشینی کے مسئلہ کو حل کر لیا۔
- لال بہادر شاستری کے آگے کئی مسائل سلسلہ وار کھڑے تھے جو ہندوستان کے بنیادی اقدار اور اہداف کے لیے چیلنج تھے۔ ان میں سے ایک جنوب میں ڈی ایم کے کی شروع کردہ مخالف ہندی تحریک تھی۔ جس نے کچھتی اور اتحاد کو خطرہ میں ڈال دیا تھا۔

- 1965ء میں پاکستان سے ہونے والی جنگ بھی تھی۔ 1965 میں لال بہادر شاستری کی بے وقت موت کے بعد اندرا گاندھی کو وزیر اعظم منتخب کیا گیا۔
- 1963ء میں جب سرکاری زبانوں کا قانون منظور ہوا تو DMK نے سمجھا کہ یہ ہندی کو سارے ملک پر مسلط کرنے کی کوشش ہے۔ اس لیے اس نے ریاست بھر میں ہندی کے خلاف تحریک شروع کر دی۔ انہوں نے ہڑتالیں اور دھرنے دیے۔ پٹلے جلائے، یہاں تک کہ ہندی کتابوں اور دستور کے صفحات کو بھی جلا ڈالا۔
- ہندی سائن بورڈس پر کئی جگہ کالک مل دی گئی۔ پولیس اور احتجاجیوں کے درمیان کھلے مقابلے ہوئے۔
- حکومت نے ہندی کے علاوہ انگریزی کے استعمال کو نافذ کیا اور غیر ہندی داں کو کئی مراعات دی۔
- دونوں مرتبہ وزرائے اعظم نے نہرو اور شاستری دونوں کے لیے اپنے ذاتی موقف سے زیادہ قوم کے اتحاد و یکجہتی عزیز تھی۔
- 1967ء کے انتخابات ہندوستان کی تاریخ کے لیے ایک سنگ میل ثابت ہوئے۔ ان انتخابات میں معلوم ہوا کہ انتخابات اپنا وجود منوانے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور انہیں غیر سنجیدگی کے ساتھ نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔
- کانگریس پارٹی کو اپنے دور کی بدترین ہزیمت کا شکار ہونا پڑا۔ اسے حکومت بنانے کا موقع تو ملا لیکن انتہائی سادہ اکثریت کے ساتھ (284 نشستوں)، جو آزادی کے بعد سب سے کم اکثریت تھی۔
- کانگریس کئی ریاستی اسمبلیوں میں شکست کھا گئی۔ جیسے بہار، یوپی، راجستھان، پنجاب، مغربی بنگال، اڑیسہ، مدراس اور کیرلا۔
- ہندوستان میں یہ ایک بڑی تبدیلی تھی۔ وہ پارٹی جو 30 سال سے مسلسل حکمرانی کر رہی تھی۔ اب اسے سخت مقابلہ درپیش تھا۔
- کانگریس کو سب سے زیادہ نقصان تاملناڈو اور کیرلا میں ہوا۔ تامل ناڈو میں DMK نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔
- آندھرا پردیش میں تلنگانہ کی علاحدگی کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ اس تحریک کی قیادت عثمانیہ یونیورسٹی کے طلباء کر رہے تھے جن کی بنیادی شکایت یہ تھی کہ ترقی کے ثمرات سے ریاست کے صرف بعض حصے ہی فائدہ اٹھا رہے تھے۔
- آسام کے قبائلی اضلاع کھاسی، جنتیا اور گارو ہلز کو علیحدہ کر کے ڈسمبر 1969 میں ایک نئی ریاست میگھالیہ کے نام سے بنائی گئی۔
- پنجاب کا قیام 1966ء میں ہونے کے باوجود اس کا اپنا صدر مقام نہیں تھا۔
- 1968-69 کے دوران چند ہی گڑھ کو پنجاب کے حوالے کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کئی مظاہرے ہوئے جو ہریانہ اور پنجاب دو ریاستوں کا صدر مقام بنا ہوا تھا۔
- مہاراشٹر میں یہ پرزور مطالبہ جاری تھا کہ بمبئی صرف مہاراشٹر والوں کے لیے ہو۔ اس کی قیادت شیوسینا کر رہی تھی۔ جس کا مقصد جنوبی ہند کے باشندوں کو روکنا تھا۔ جو اس کے خیال میں شہر کی ساری ملازمتوں پر قبضہ کر رہے تھے۔
- 1971 میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ چھڑ گئی اور ہندوستان نے بنگلہ دیش کو آزاد کرانے اور اسے ایک آزاد ملک کا موقف دلانے میں کامیابی حاصل کی۔
- اندرا گاندھی نے نئی پالیسیوں اور پروگراموں کو متعارف کراتے ہوئے کانگریس کو ایک نئی راہ پر ڈال دیا۔ اس کی وجہ سے وہ پارٹی کی تنظیم پر قابو حاصل کرنے میں کامیاب ہوئیں۔
- جنگ میں کامیابی کے فوری بعد کانگریس نے مشہور نعرہ ”غریبی ہٹاؤ“ استعمال کرتے ہوئے 1971 کے عام انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل کر لی۔ اس کی وجہ سے اندرا گاندھی کی مقبولیت بھی عروج پر پہنچ گئی۔
- 1972 کے ریاستی اسمبلیوں کے انتخابات میں بھی کانگریس نے اندرا گاندھی کی مقبولیت کی لہر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہترین مظاہرہ کیا۔ پارٹی اور پارلیمنٹ دونوں اب اندرا کے قابو میں تھے۔

- 1973 میں دستور کے بنیادی ڈھانچے سے متعلق عدلیہ نے ایک یادگار فیصلہ دیا، جس کے ذریعہ دستور میں من مانی ترمیم کے حکومتی اختیار پر روک لگ گئی۔
- 1973 کی عرب اسرائیل جنگ کی وجہ سے تیل کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ ہوا اور حکومت شدید دباؤ میں آگئی۔
- افراط زر و ایشیا کے ماحولیات کی قیمتوں میں اضافہ، غذائی اجناس کی قلت اور بے روزگاری سے بھی حکومت کی بدنامی ہو رہی تھی۔
- بے پرکاش نارائن کی قیادت میں ساری اپوزیشن پارٹیاں متحد ہو گئیں اور کانگریس کے خلاف اور خصوصاً اندرا گاندھی کے خلاف مسلسل احتجاج کرنے لگیں۔ اس تحریک کو بے پی تحریک بھی کہا جاتا ہے اور بہار و گجرات میں اس کا بڑا اثر تھا۔
- حکومت نے نظم و ضبط کی برقراری کے بہانے شہری حقوق کی خلاف ورزی کرنے والے قوانین بنا کر اپنے شدید رد عمل کا اظہار کیا۔
- 1971 کے انتخابات میں عوامی نمائندگی کے قانون کی بعض دفعات کے خلاف ورزی کرنے پر الہ آباد ہائی کورٹ نے اندرا گاندھی کو لوک سبھا سے رکنیت کو ختم کر دیا۔ لیکن اندرا گاندھی نے سپریم کورٹ سے مہلت (Stay) حاصل کر لیا۔
- کچھ وقت کے بعد جب بے پی تحریک زور پکڑنے لگی تو حکومت نے ایمر جنسی کا اعلان کر دیا۔ اور اسے نظم و ضبط کے برقراری اور جمہوریت کے تحفظ کے لیے ضروری قرار دیا۔
- ایمر جنسی کے نفاذ سے جمہوریت معطل ہو کر رہ گئی۔ حکومت نے نظم و ضبط کی برقراری کے عنوان سے کئی سخت اقدامات کئے۔ اکثر بنیادی حقوق کو معطل کر دیا گیا۔ من مانی، گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں اور شہری حقوق کی خلاف ورزی کی کئی مثالیں سامنے آئیں۔
- اس دور کا سب سے اہم کام 42 ویں دستوری ترمیم ہے۔ جس سے کئی اہم تبدیلیاں واقع ہوئیں۔
- 1975ء سے 1985ء کا دور ہندوستانی جمہوریت کے لئے آزمائش دور تھا۔ اس کا آغاز ایمر جنسی کے دور سے ہوا جس میں بنیادی جمہوری حقوق بھی مسترد کر دیئے گئے تھے اور اختتام راہ جو گاندھی کی قیادت میں کانگریس کی شاندار انتخابی کامیابی کی صورت میں ہوا۔
- سیاسی نظریات جیسے سوشلسٹ، ہندو قوم پرست، کمیونسٹ فروغ پائے۔ طبقات جیسے کہ کسان، دولت، پسماندہ طبقے، اور علاقے بھی نمایاں ہونے لگے۔ اور اپنے اپنے مفادات کی تکمیل کا مطالبہ کرنے لگے۔ اسی دوران کئی غیر سیاسی تحریکیں بھی شروع ہوئیں مثلاً ماحولیات کی تحریکیں، خواتین کی تحریکیں، شہری حقوق کی تحریکیں، خواندگی کی تحریکیں وغیرہ اور یہ سماجی تبدیلی کا طاقتور ذریعہ بنیں۔
- جنوری 1977ء میں جب انتخابات کا اعلان ہوا سبھی حیرت زدہ رہ گئے کیونکہ کسی نے بھی اس کی توقع نہیں کی تھی۔ اندرا گاندھی نے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا، صحافت پر پابندی ختم کر دی اور وہ تمام پابندیاں بھی برخواست کر دیں جسکی وجہ سے نقل و حرکت کی آزادی، جلسے جلوس وغیرہ پر پابندی تھی۔
- تمام بڑی مخالف پارٹیوں نے متحد ہو کر کانگریس کا مقابلہ کرنے کی ٹھانی۔ کانگریس (او)، سوشلزم پارٹی، بھارتیہ جن سنگھ، بھارتیہ لوک دل اور سوشلسٹ پارٹی نے آپس میں اتحاد کیا اور جنتا پارٹی قائم کی۔ کانگریس کے بعض قائدین جیسے جگجیون رام نے کانگریس کو چھوڑ کر مخالف کانگریس محاذ میں شامل ہو گئے۔
- دوسری اہم پارٹیوں جیسے DMK، SAD، اور CPI(M) نے اپنی علاحدہ شناخت باقی رکھتے ہوئے کانگریس کے خلاف جنتا پارٹی کے محاذ کی تائید کرنے کا فیصلہ کیا۔ تجربہ کار قائدین جیسے جے پرکاش نارائن، آچاریہ جے بی کرپلانی نے مخالف کانگریس اور مخالف ایمر جنسی پارٹیوں کو متحد کرنے میں اہم رول ادا کیا۔
- BLD - بھارتیہ لوک دل - سوشلسٹوں کی جانب سے تشکیل دی گئی پارٹی جس کا مقصد ہندوستانی کسانوں کے مفادات کا تحفظ تھا۔ یہ زیادہ تر اتر پردیش میں سرگرم تھی۔
- کانگریس (او) - کانگریس پارٹی کے قدامت پسند گروہ جنہوں نے علاحدہ پارٹی بنائی۔ وہ اندرا گاندھی کی پالیسیوں کی مخالفت کرتے تھے۔

- CPI(M) - کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) قومی سطح کی ایک پارٹی جس نے انقلابی اصلاحات اراضی، ٹریڈ یونین اور سوشلسٹ پالیسیوں کے لئے جدوجہد کی۔
- DMK - ڈراوڈا منیٹر اکنڈاگم - ٹاملناڈو کی ایک پارٹی جس نے وسیع تر خود مختاری، ریاستوں کے اختیارات کے لئے جدوجہد کو اپنا مقصد بنایا اور اس نے ریاست میں ہندی کے نفاذ کی سختی سے مخالفت کی۔
- جن سنگھ - ایک ہندو قوم پرست پارٹی جو شمالی ریاستوں تک محدود تھی۔
- SAD - شرومنی اکالی دل - پنجاب کی ایک پارٹی جو خاص کر سکھوں کے مفادات کی تکمیل کے غرض سے تشکیل دی گئی۔ اور یہ عموماً گردواروں کے قریب منظم تھی۔ اس لیے یہ ایک نیم مذہبی رول والی پارٹی ہے۔ یہ بھی ریاستوں کے لئے وسیع تر خود مختاری کی حامی ہے۔
- ہندوستانی جمہوریت کے تاریخی انتخابات تھے۔ پہلی مرتبہ کانگریس پارٹی کو قومی سطح پر شکست ہوئی۔ اس دوران جناب نیلم سنجیور یڈی 26 جنوری 1977ء کو لوک سبھا کے 6 ویں اسپیکر منتخب ہوئے۔ بعد ازاں وہ بلا مقابلہ صدر جمہوریہ ہند نامزد ہوئے۔
- تمام جماعتوں نے ان کی غیر مشروط تائید کی وہ ہندوستان کے 6 ویں صدر جمہوریہ کے عہدے پر 25 جولائی 1977ء کو فائز ہوئے۔
- یہ واقعہ مخلوط حکومت کے سیاسی افکار کے آغاز کا نقیب ثابت ہوا اس سے روایتی سیاست کے بجائے عظیم مدبرانہ شخصیات اور اعلیٰ معیار کے افراد کو منتخب کرنا جدید سیاست کے لیے نئی راہ کے طور پر ہموار ہوئی۔
- نیلم سنجیور یڈی نے اپنی میعاد کے دوران تین وزیر اعظم مراری دیسائی، چرن سنگھ اور اندرا گاندھی کے ساتھ کام کیا۔
- فتح یاب جنتا پارٹی نے اپنے آپ کو مزید مستحکم کرنے کی غرض سے 9 ریاستوں میں قائم کانگریس حکومتوں کو برطرف کر دیا۔
- اتر پردیش، مدھیہ پردیش، راجھستان اور بہار میں جنتا پارٹی، مغربی بنگال میں CPI(M) اور ٹاملناڈو میں DMK کی کامیابی سے مرکزی حکومت کے اس دلیل کی تائید ہوئی۔
- جنتا پارٹی نے اس دعویٰ کے ساتھ اقتدار حاصل کیا تھا کہ وہ جمہوریت کی بحالی اور مطلق العنانیت کے خاتمہ کے لئے کام کرے گی۔ لیکن اس کے اتحادیوں میں نا اتفاقی اور انتشار نے اسکی حکمرانی پر بہت برا اثر ڈالا۔ اور یہ دور حکومت داخلی جھگڑوں اور انحرافات کا شکار رہا۔ پارٹی میں گروہی جھگڑوں کی وجہ سے یہ حکومت صرف تین سال کی مدت میں زوال پذیر ہو گئی۔
- 1980ء میں کانگریس اقتدار پر واپس ہوئی۔ اس نے 9 ریاستوں میں برسر اقتدار غیر کانگریسی اور جنتا پارٹی کی حکومتوں کو برطرف کرتے ہوئے ”جیسے کو تیسرا“ کر دکھایا۔ کانگریس نے تمام ریاستوں میں کامیابی حاصل کی سوائے ٹاملناڈو اور مغربی بنگال کے۔
- جنتا پارٹی اور کانگریس پارٹی دونوں کے اس عمل نے وفاقی اصولوں کو کمزور کر دیا اور مرکزیت کو تقویت بخشی۔ اسکی وجہ سے ملک کے اتحاد و سالمیت کو بعض پرخطر چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔
- اکثر ریاستوں کے عوام نے خود کو الگ تھلگ اور اجنبی محسوس کیا اور مرکز سے وسیع تر خود مختاری کی مانگ کرنے لگے اور بعض مواقع ایسے بھی آئے کہ ہندوستان سے علاحدگی کے متمنی ہو گئے۔
- اسی دوران غیر کانگریسی علاقائی پارٹیاں جیسے SAD اور DMK نے اتحاد کر کے مشترکہ محاذ بنایا تاکہ قومی سطح پر فیصلہ سازی، وسیع تر مالیاتی خود مختاری، ریاستی معاملات میں مرکز کی کم تر مداخلت، گورنر کے اختیارات کے غلط استعمال اور صدر راج کے ظالمانہ نفاذ پر اتفاق رائے پیدا کریں۔
- این۔ ٹی۔ آر نے 1982ء میں اپنی 60 ویں سالگرہ کے موقع پر انہوں نے تلگو دیشم پارٹی قائم کی۔ ان کا ادعا تھا کہ تلگو دیشم پارٹی کے قیام کا مقصد تلگو بولنے والے لوگوں کی عزت نفس اور توقیر کا تحفظ ہے۔
- سرکاری مدارس میں دوپہر کے کھانے کی اسکیم، غریبوں کے لئے دو روپے کلو چاول کی فراہمی کی اسکیم اور شراب پر پابندی وغیرہ۔ ان عوامی شہرت کے حامل اسکیموں کی وجہ سے 1982ء کے انتخابات میں تلگو دیشم پارٹی نے شاندار کامیابی حاصل کی۔

- تاہم 1984ء میں جب این ٹی آر سرجری کے لئے امریکہ گئے ہوئے تھے تو گورنر نے انہیں بلا جواز کے برطرف کر دیا۔ گورنر نے این بھاسکر راؤ کو چیف منسٹر مقرر کیا جو تلگو دیشم پارٹی سے منحرف ہو کر کانگریس میں جا ملے تھے۔
- امریکہ سے واپسی پر این ٹی آر نے گورنر کے اس اقدام کو چیلنج کیا اور ثابت کیا کہ اسمبلی کے ارکان کی اکثریت ان کی تائید میں ہے۔ ایک مہینے کی جدوجہد کے بعد مرکزی حکومت نے گورنر کو تبدیل کر دیا۔
- نئے گورنر نے دوبارہ این ٹی آر کا تقرر بہ حیثیت چیف منسٹر کے کیا۔ اس ظالمانہ برطرفی کے خلاف جدوجہد میں این ٹی آر کی حمایت کئی پارٹیوں نے کی جو دیگر ریاستوں میں برسر اقتدار تھیں مثلاً SAD، DMK، CPI(M)؛ پینشنل کانفرنس وغیرہ۔
- 1970 کے دہے کے آخر میں عوامی ناراضگی ایک سماجی تحریک میں تبدیل ہو گئی۔ جسکی قیادت آل آسام اسٹوڈنٹس یونین (AASU) کر رہی تھی۔
- اکالی دل نے 1978ء میں جنتا پارٹی کے دور حکومت میں کئی قراردادیں منظور کیں اور مرکزی حکومت سے ان کو نافذ کرنے کا مطالبہ کیا۔
- اکالی دل کا سب سے اہم مطالبہ یہ تھا کہ ریاستوں کو زائد اختیارات دینے اور اختیارات کو غیر مرکوز کرنے کے لئے دستور میں ترمیم کی جائے۔ قراردادیں کہا گیا:
- کانگریس اور اکالی دل میں بڑھتی انتخابی مسابقت نے حالات کو اور بگاڑ دیا۔ اکالی دل حکومت کی برطرفی اور 1980ء میں کانگریس کی اقتدار پر واپسی نے جلتی پرتیل کا کام کیا اور سکھوں میں یہ خیال جڑ پکڑ گیا کہ ان کے خلاف امتیاز برتا جا رہا ہے۔ کئی ناخوشگوار واقعات کی وجہ سے سکھوں اور مرکزی حکومت میں فاصلے مزید بڑھ گئے۔
- بھنڈاراں والے نے جو سکھ جنگجو گروپ کا لیڈر تھا علاحدگی پسندی کی ترغیب دینی شروع کی اور علاحدہ سکھ ریاست خالصتان کی تشکیل کا مطالبہ کرنے لگا۔ یہ دور ریاست میں شورشوں اور فسادات کا دور تھا۔
- انتہا پسندوں نے پنجاب میں سکھوں اور غیر سکھ برادری کے لوگوں پر بھی کڑی روایتی طرز زندگی کو نافذ کرنے کی کوشش کی۔ اس تنازعہ نے فرقہ واریت کا رنگ اختیار کر لیا۔ غیر سکھ برادری کے لوگوں پر حملے کئے گئے۔
- آخر کار سکھ علاحدگی پسند گروپوں نے ایک مرتبہ سنہری گردوارہ پر قبضہ کر لیا تو اس عمارت کو انتہا پسندوں سے خالی کروانے کے لئے فوج گردوارے میں داخل ہو گئی۔ لیکن فوج کے داخلہ کو سکھوں کی عبادت گاہ کی بے حرمتی تصور کیا گیا اور سکھوں میں علاحدگی پسندی مزید بڑھ گئی۔
- اس تمام کشیدگی کا نتیجہ 1984ء میں وزیر اعظم اندرا گاندھی کے قتل کی صورت میں ظاہر ہوا
- راجیو گاندھی کے وزیر اعظم بننے کے بعد، انہوں نے شرومنی اکالی دل کے ساتھ مذاکرات کئے اور SAD کے صدر سنت لوگوال سے معاہدہ کیا۔ پنجاب میں تازہ انتخابات کروائے گئے اور SAD کو کامیابی بھی حاصل ہو گئی لیکن امن کا یہ دور نہایت مختصر ثابت ہوا کیونکہ انتہا پسندوں نے سنت لوگوال کو قتل کر دیا۔
- آخر کار انتہا پسندوں کے ساتھ عوام کی ہمدردیاں ختم ہو جانے سے 1990ء کے اواخر میں پنجاب میں امن بحال ہو گیا۔
- راجیو گاندھی کی قیادت میں کانگریس نے انتخابات میں فقید المثل کامیابی حاصل کی۔
- راجیو گاندھی نے پنجاب، آسام، میزوروم اور پڑوسی ملک سری لنکا کے ساتھ امن کی شروعات میں پہل کی۔ ہندوستان کی جانب سے دو متحارب گروپوں (علاحدگی پسند شامل باشندوں اور سنہالی حکومت) کے مابین امن کے قیام کے لئے اپنی فوج روانہ کی۔ لیکن یہ ایک تباہ کن مہم ثابت ہوئی کیونکہ اسے نہ شامل باشندوں نے قبول کیا اور نہ ہی سری لنکا کی حکومت نے اور آخر کار 1989ء میں فوج کو واپس ہونا پڑا۔
- راجیو گاندھی کا احساس تھا کہ ملک کی ترقی پر مکمل توجہ دینے کے باوجود اس کے ثمرات حقیقی استفاد کنندگان تک نہیں پہنچ پارہے ہیں۔
- ایک مشہور تقریر کے دوران انہوں نے کہا کہ خرچ کئے جانے والے ہر روپیے میں سے صرف 15 پیسے ہی غریبوں تک پہنچتے ہیں۔

- راجیو گاندھی کا ایقان تھا کہ ہندوستان کو جدید ٹکنالوجی خالص کرکے کمپیوٹر اور مواصلاتی ٹکنالوجی کو اپنانے کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے اس سمت قدم بڑھاتے ہوئے ہندوستان میں مواصلاتی انقلاب برپا کر دیا۔
- 1989ء کے انتخابات میں انتظامیہ اور سیاسی حلقوں میں رشوت ستانی کا مسئلہ غیر کانگریسی پارٹیوں کے لئے نہایت اہم انتخابی مسئلہ بن گیا۔ ایک بار پھر غیر کانگریسی پارٹیوں نے اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے آپس میں اتحاد کیا تو کانگریس کے لئے کامیابی ممکن نہ ہو سکی۔
- کانگریس نے انتخابات میں قابل لحاظ نشستوں پر کامیابی حاصل کی لیکن حکومت بنانے کی بقدر اکثریت اسے حاصل نہ ہوئی۔ لہذا پہلی مخلوط حکومت وی پی سنگھ کی قیادت میں جتنا دل پارٹی نے تشکیل دی۔
- 1990ء کا ہندوستان کی مابعد آزادی کی تاریخ میں نمایاں تبدیلیوں کا دہا تھا۔ مسابقتی کثیر پارٹی نظام میں تبدیلی کے بعد اب یہ تقریباً ناممکن ہو گیا کہ کوئی واحد سیاسی پارٹی اپنے بل پر نشستوں کی اکثریت حاصل کر لے اور حکومت تشکیل دے۔
- 1989ء کے بعد سے قومی سطح پر تشکیل دی گئی تمام حکومتیں یا تو مخلوط حکومتیں تھیں یا پھر اقلیتی نشستوں کی حامل حکومتیں تھیں۔ کئی قومی اور علاقائی پارٹیوں کو مرکزی حکومت تشکیل دینے کے لئے اتحاد کرنا لازمی ہو گیا۔
- ابتدائی مخلوط حکومتیں انتہائی غیر مستحکم تھیں اور وہ اپنی میعاد کی تکمیل بھی نہ کر پائیں۔ لیکن بعد میں بننے والی مخلوط حکومتوں نے مشترکہ پروگراموں کو اپنایا اور اپنی حامی پارٹیوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے کوآرڈینیشن کمیٹیاں قائم کیں۔
- جیسے کہ بی جے پی کی زیر قیادت نیشنل ڈیموکریٹک الائنس کی مخلوط حکومت اور کانگریس کی زیر قیادت یونائیٹڈ پروگریسیو الائنس کی مخلوط حکومت نے اپنی میعاد کی تکمیل کی۔ مزید یہ کہ UPA ایسی پہلی مخلوط حکومت بنی جو دوبارہ منتخب ہوئی۔
- بائیں بازو کی پارٹیوں نے یعنی کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (CPI)، فارورڈ بلاک، انقلابی سوشلسٹ پارٹی، کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا مارکسسٹ (CPM) نے ملکر بائیں محاذ تشکیل دیا اور 1977ء میں مغربی بنگال میں انتخابات میں کامیابی حاصل کر کے CPM کے جیوتی بسو کی قیادت میں حکومت تشکیل دی۔
- آپریشن بارگا کے نتیجے میں زمیندار، بارگہ داروں کو جبری طور پر زمینوں سے بے دخل کرنے سے باز آ گئے۔ درحقیقت بارگا داروں کے حقوق کو موروثی اور بعد میں مستقل کر دیا گیا۔
- آپریشن بارگا اور پنجابیت راج کے نفاذ سے بائیں محاذ دہلی آبادی کی قابل لحاظ تائید حاصل کرنے میں کامیاب رہا اور 2006ء تک متعدد بار انتخابات میں بائیں محاذ نے کامیابی حاصل کی۔ یہ جمہوری انداز میں ریاست کے عوام کی امنگوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے مختلف راستوں میں سے ایک تھا۔
- بھارتیہ جنتا پارٹی نے اس سیاسی رجحان کی قیادت کی کہ ہماری قوم کی تعمیر آبادی کی اکثریت کے یعنی ہندوؤں کے مذہبی تشخص کی اساس پر ہونی چاہیے۔
- سیاسی رجحان 1980ء تک ہندوستانی سیاست کے حاشیوں پر تھا۔ مثال کے طور پر 1984ء کے انتخابات میں بی جے پی نے لوک سبھا میں صرف دو نشستیں حاصل کی تھیں۔ لیکن جب اس پارٹی نے ایودھیا مسئلہ کو اٹھایا تو وہ شہرت حاصل کرنے لگی۔ اس نے فیصلہ کیا کہ مسجد کے مقام پر مندر کی تعمیر کی مہم چلائے گی جس کے بارے میں ان کا دعویٰ تھا کہ وہ رام چندر جی کی پیدائش کا مقام ہے۔
- 1990ء میں بی جے پی لیڈر ایل کے اڈوانی نے سومناتھ سے ایودھیا تک اس مطالبہ کی حمایت میں ”تڑھ یا تڑا“ نکالی۔ اس مہم کے دوران بی جے پی نے اس بات پر بحث چھیڑ دی کہ سیکولر سیاست میں اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے ہندو اکثریت کے مفادات کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

- اس مہم کی وجہ سے سماج فریقہ وار نہ خطوط پر تقسیم ہو گیا اور بے شمار فرقہ وارانہ فسادات ہوئے اور بہار میں ایل کے اڈوانی کی گرفتاری کے ساتھ اس مہم کا اختتام ہوا۔
- انتخابی مہم کے دوران سری لنکا کے ٹال علاحدگی پسند گروپ LTTE نے سری لنکا کو ہندوستانی فوج روانہ کرنے کے لئے انتقام کے طور پر راجیو گاندھی کا قتل کر دیا۔
- راجیو گاندھی کے قتل کے بعد چلی ہمدردی کی لہر میں کانگریس نے مرکز میں اقتدار حاصل کر لیا لیکن بی جے پی کی عددی طاقت لوک سبھا میں 120 کو پہنچ گئی۔
- 1992ء میں مندر کی مہم چلاتے ہوئے ایودھیا میں جمع ہوئے ہجوم نے مسجد کو شہید کر دیا۔ اس واقعہ کی وجہ سے بڑے پیمانے پر احتجاج ہوئے اور فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑک اٹھی جس میں ہزاروں لوگ مارے گئے۔
- 1991ء میں جب وی پی سنگھ حکومت کا زوال ہو گیا تھا، ملک شدید معاشی بحران سے دوچار تھا۔ اسکے بیرونی زرمبادلہ کے ذخائر ختم ہو چکے تھے جن کے ذریعے قرضوں اور درآمدات کے لئے ادائیاں کی جاتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ فوری مزید قرض حاصل نہ کیا گیا تو ہندوستان دوسرے ملکوں کو ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے خاموشی قرار پائے گا۔
- 1992ء میں پی وی نرسیمہا راؤ کی زیر قیادت قائم ہوئی کانگریس کی نئی حکومت نے انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (IMF) سے قرض کے لئے مذاکرات کئے تاکہ اس بحران سے نکلا جاسکے۔ IMF نے قرض جاری کرنے کے لئے چند سخت شرائط رکھے (جسے اسٹرکچرل ایڈجسٹمنٹ پروگرام کہا گیا) جسکی بنیاد پر ہندوستان کو لبرلائزیشن (آزادیانے) کی پالیسی پر عمل کرنے پر مجبور ہونا پڑا
- بیسویں صدی کے اختتام تک ہندوستان بین الاقوامی بازار میں بچھنے پر مجبور ہو چکا تھا۔ ہندوستان میں ایسی جمہوریت فروغ پارہی تھی جس میں مختلف طبقات کی اپنی آواز تھی اور انتشار پسند فرقہ وارانہ سیاسی حرکت پذیری ملک اور سماج کے امن کے لئے خطرہ بنی ہوئی تھی۔
- ہندوستان نے اپنے پچاس سالہ آزمائشی دور میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نسبتاً طاقتور معیشت اور مضبوط و مستحکم جمہوری سیاست کی تعمیر میں کامیابی حاصل کی۔
- البتہ ہندوستان نے شدید غربت اور ذات پات، طبقات، علاقوں اور جنس پر مبنی عدم مساوات کو ختم کرنے میں مکمل طور پر کامیابی حاصل نہیں کی۔ یہ وہ ورثہ تھا جو آزادی کے بعد پچاس سالہ دور نے 21 ویں صدی کے ہندوستان کے لئے چھوڑا۔
- ہندوستان نے چین کے لئے مجلس اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں مستقل نشست کی حمایت کی۔ جو اس سے قبل جیاناگ کائی شیک کی حکومت کی قبضے میں تھی۔ نظریاتی اختلافات کے باوجود ہندوستان نے چین کی بانڈونگ کانفرنس میں شرکت کی راہ ہموار کی۔
- دونوں ملکوں نے پنچ شیل کے معاہدے پر 29 اپریل 1954ء کو دستخط کئے۔ دونوں ملکوں کے قائدین نے ایک دوسرے کے ملک کا دورہ کیا جہاں عوامی سطح پر ان کا والہانہ خیر مقدم کیا گیا۔
- ہندوستان اور پاکستان کے درمیان پہلی جنگ 48-1947 کے دوران کشمیر کے مسئلہ پر ہوئی۔ لیکن اس سے مسئلہ کا حل برآمد نہ ہو سکا۔ جنگ کی وجہ سے کشمیر دو حصوں میں بٹ گیا یعنی پاکستانی مقبوضہ کشمیر (POK) اور ہندوستانی صوبہ کشمیر۔ ان دو حصوں کو جدا کرنے والا خط لائن آف کنٹرول) کہلاتا ہے۔
- ڈسمبر 1971ء میں پاکستان کے ساتھ بڑے پیمانے پر جنگ شروع ہوئی۔ جو مشرقی پاکستان کی آزادی اور بنگلہ دیش کے قیام کے بعد ہندوستان کی طرف سے جنگ بندی کے اعلان پر ختم ہوئی۔
- ذالفقار علی بھٹو اور وزیر اعظم ہند اندرا گاندھی کی قیادت میں دونوں ملکوں کے درمیان شملہ معاہدہ ہوا۔
- 1972ء میں بنگلہ دیش، ہندوستانی فوج کی مدد سے پاکستان سے آزاد ہوا تھا۔ اس نے آزادی حاصل کرنے کے فوری بعد ہندوستان کے ساتھ ایک 25 سالہ امن معاہدہ پر دستخط کئے۔

- بنگلہ دیش نے کئی ہندوستانیوں کو انعامات سے نوازا جنہوں نے بنگلہ دیش کی آزادی کی خاطر خدمات انجام دیں اور اپنی زندگیوں کو قربان کر دیا۔
- سری لنکا ہندوستان کے جنوب میں بحر ہند میں واقع ایک جزیرہ پر مبنی ملک ہے۔ اس نے 1948ء میں آزادی حاصل کی۔
- قدیم زمانے سے ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان ثقافتی، نسلی اور معاشی تعلقات رہے ہیں۔
- سری لنکا سے ٹائل باشندوں کی بڑے پیمانے پر مہاجرت سے ایک بڑا مسئلہ پیدا ہو گیا۔ جسکی وجہ سے ہندوستان کو اس معاملہ میں سرگرم مداخلت کرنی پڑی۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) ایرجنسی کے بعد کانگریس چھوڑ کر کس نے مخالف کانگریس مجاز میں شمولیت اختیار کی۔
- (1) کامران نادر (2) جے۔ پرکاش نارائن (3) جے۔ بی۔ کرپانی (4) جگچون رام
- (2) این۔ ٹی۔ آر نے اپنی 60 سالگرہ پر کس سال تلگو دیشم پارٹی قائم کی۔
- (1) 1982ء (2) 1983ء (3) 1984ء (4) 1985ء
- (3) منڈل کمیشن نے پسماندہ طبقات کے لئے کتنے فیصد تحفظات کی سفارش کی ہے۔
- (1) 31 فیصد (2) 40 فیصد (3) 25 فیصد (4) 27 فیصد
- (4) آپریشن بلیو اسٹار کس سال ہوا۔
- (1) 1968ء (2) 1969ء (3) 1984ء (4) 1971ء
- (5) جتنا پارٹی کس سال اقتدار میں آئی۔
- (1) 1980ء (2) 1967ء (3) 1984ء (4) 1977ء
- (6) بائیں بازو کی سیاسی جماعت کی مثال ہے۔
- (1) سی۔ پی۔ آئی (2) کانگریس (3) جتنا پارٹی (4) ڈی۔ ایم۔ کے
- (7) مہاراشٹرا کے کسان کس کی قیادت میں جدوجہد کر رہے تھے۔
- (1) سردار جوشی (2) ولاس راؤ پائل (3) بال ٹھاکرے (4) شرد پوار
- (8) ریاست میں صدر راج کو نئے دفعہ کے تحت راج کیا جاتا ہے۔
- (1) 352 دفعہ (2) 370 دفعہ (3) 356 دفعہ (4) 324 دفعہ
- (9) وزیر اعلیٰ کے عہدے پر طویل عرصہ تک فائز رہنے والی شخصیت۔
- (1) جیوتی باسو (2) زیندر مودی (3) شیلا ڈکشٹ (4) نوین پٹانک
- (10) 1989ء میں جتنا دل اتحاد کے پہلے وزیر اعظم تھے۔
- (1) چندرا شیکھر (2) وی۔ پی۔ سنگھ (3) مرارجی دیسائی (4) وی نرسہہاراؤ

جوابات

1-3	2-1	3-3	4-3	5-4	6-1	7-4	8-3	9-1	10-2
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

قومی کمیشن

قومی کمیشن برائے انسانی حقوق (National Commission for Human Rights)

- ساخت: یہ کمیشن ایک صدر نشین اور چار دیگر اراکین پر مشتمل ہوتا ہے۔
 - صدر نشین سپریم کورٹ ریٹائرڈ چیف جسٹس ہونا چاہیے۔
 - ایک رکن سپریم کورٹ میں برسر خدمت یا ریٹائرڈ جج ہونا چاہیے۔
 - ایک رکن ہائی کورٹ میں برسر قدرت یا ریٹائرڈ چیف جسٹس ہوگا اور دیگر دو افراد انسانی حقوق کا علم رکھتے ہوں۔
- اس کمیشن کے چار اراکین بہ اعتبار عہدہ ارکات ہوتے ہیں جن میں قومی کمیشن برائے درجہ فہرست طبقات، قومی کمیشن برائے قبائل قومی کمیشن برائے خواہش اور قومی کمیشن برائے اقلیتیں کے صدر نشین ہیں۔ موجودہ قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کے صدر نشین جی۔ کے۔ جی۔ تقرر: کمیشن کے صدر نشین اور دیگر اراکین کا تقرر صدر جمہوریہ کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ ان کا انتخاب 6 رکنی اعلیٰ اختیاری کمیٹی جو وزیر اعظم کی زیر قیادت ہوتی ہے کیا جاتا ہے۔
 - وزیر اعظم کی زیر قیادت اعلیٰ اختیاری کمیٹی حسب ذیل اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔
 - (a) وزیر اعظم (صدر نشین)
 - (b) مرکزی وزیر داخلہ
 - (c) لوک سبھا اسپیکر
 - (d) نائب صدر نشین راجیہ سبھا
 - (e) لوک سبھا کا قائد اپوزیشن (حزب مخالف)
 - (f) راجیہ سبھا کا قائد اپوزیشن (حزب مخالف)
- میعاد: کمیشن کے صدر نشین اور دیگر اراکین کی میعاد 5 سال ہوتی ہے یا وہ اپنی عمر کے 70 سال تک پہنچ جائیں۔ یا جوان سب سے پہلے آجائے۔ اپنی میعاد کی تکمیل کے بعد وہ حکومت ہند یا کسی ریاستی حکومت کی جانب سے دوبارہ ملازمت کے اہل نہیں ہوتے۔
 - اختیارات و فرائض: کمیشن کے اختیارات و فرائض حسب ذیل ہیں۔
 1. کمیشن اپنے طور پر یا کسی مظلوم کی شکایت پر ان کی حقوق کی پامالی پر تحقیق کر سکتا ہے۔
 2. انسانی حقوق کی پامالی کی الزامات جو کسی عدالت میں زیر دوراں ہوں، عدالت کی منظوری سے مداخلت کر سکتا ہے۔
 3. قیدی کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے کمیشن جیلوں اور زیر حراست قیدیوں کے مقامات کے دورہ کرتے ہوئے سفارشات پیش کرتا ہے۔
 4. کمیشن انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے دستوری اور دیگر حفاظتی اقدامات کا جائزہ لیتا ہے۔
 5. کمیشن دہشت گردی کے حوالے سے اقدامات کا جائزہ لیتا ہے جن میں انسانی حقوق کے استعمال میں رکاوٹ اور مزاحمت ہوتی ہے اور ان سے متعلق اقدامات کی سفارش کرتا ہے۔
 6. کمیشن، انسانی حقوق کے میدان سے متعلق تحقیق کو فروغ دیتا ہے۔
 7. غیر حکومت تنظیموں اور دیگر ادارے جو انسانی حقوق کے میدان میں کارکردہ ہوتے ہیں ان کے کاوشوں کی ہمت افزاء کرتا ہے۔
 8. انسانی حقوق سے متعلق خواندگی کو عوام میں مقبول کرتے ہوئے ان کے حفاظتی اقدامات کو فروغ دینے کے لئے ان کے اندر بیداری پیدا کرتی ہے۔

○ تحدیدات: کمیشن کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ ایک سال قبل کے واقعات جن پر شکایت درج کی جا چکی ہے۔ جائزہ نہیں لے سکتا۔ اس کے

علاوہ وہ مسلح افواج کی اراکین جانب سے انسانی حقوق کی پامالی پر محدود اختیار رکھتا ہے۔ کمیشن کا اہم دائرہ کار سفارشی ہوتا ہے۔ وہ انسانی حقوق کی پامالی کرنے والوں کو سزا دینے کا اختیار نہیں رکھتا۔

قومی کمیشن برائے درجہ فہرست طبقات

○ قومی کمیشن برائے درجہ فہرست طبقات ایک دستوری اور آزاد جماعت ادارہ ہے۔ یہ ادارہ دستور ہند کی دفعہ 338 کے مطابق 19 فروری 2004 کو قومی درجہ فہرست طبقات کمیشن اور قومی درجہ فہرست قبائل کمیشن سے علیحدہ کیا گیا۔ اس پر کمیشن کو کسی شکایت کی سنوائی یا تحقیق کرنے کے لئے دیوانی عدالت کے اختیارات حاصل ہیں۔ اس کمیشن کا صدر مقام نئی دہلی میں واقع ہے۔

○ دستور ہند کی دفعہ 338 درجہ فہرست طبقات (SCs) اور درجہ فہرست قبائل (STs) کے لئے ان کے مفادات کے تحفظ کی خاطر ایک خصوصی عہدیدار کے تقرر کے جواز کو فراہم کرتا ہے۔ اور ان کی رپورٹیں صدر جمہوریہ کو پیش کی جاتی ہیں۔ 1978 میں اس وقت کے وزیر اعظم جو جتنا حکومت کی قیادت کر رہے تھے، مرارجی دیبائی نے درجہ فہرست طبقات اور درجہ فہرست قبائل کے لئے ہمہ کنی کمیشن کا تقرر کیا۔ جس کی صدارت بولا پاسوان شاستری نے کی۔ 1987 کے دوران حکومت نے اس کا نام قومی کمیشن برائے درجہ فہرست طبقات اور درجہ فہرست قبائل رکھا۔

○ دستور ہند کے 65 ویں ترمیمی قانون 1995 کے مطابق درجہ فہرست طبقات، اور درجہ فہرست قبائل کو دستوری درجہ دیا گیا اور اس کو دفعہ 338 میں شامل کیا گیا۔ یہ قانون 1992 سے نافذ العمل ہوا۔ اس کمیشن کے پہلے صدر نشین، اے، سری۔ رمدان ہیں۔

○ دوبارہ 89 ویں دستوری قانون 2003 کے ذریعہ اس کمیشن کو درجہ فہرست طبقات اور درجہ فہرست قبائل کے لئے علیحدہ علیحدہ کمیشن کا درجہ دیا گیا جو دلپ سنگھ بھوریا کی سفارشات پر مبنی ہے۔ یہ قومی درجہ فہرست کمیشن (دفعہ 338) اور قومی درجہ فہرست قبائل (دفعہ 338) ہیں۔

○ ساخت: قومی کمیشن برائے درجہ فہرست طبقات ایک صدر نشین، نائب صدر نشین اور تین دیگر اراکین پر مشتمل ہوگا جن میں ایک رکن کا خاتون ہونا ضروری ہے۔ صدر نشین، نائب صدر نشین اور دیگر اراکین کا تقرر صدر جمہوریہ کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ ان کے ملازمت اور میعاد کی شرائط صدر جمہوریہ کی جانب سے متعین کی جاتی ہیں۔ اس وقت کمیشن کی میعاد تین سال ہے اور موجودہ درجہ فہرست طبقات کمیشن کے صدر نشین پی۔ ایل۔ پونیا۔ P.L.Punia ہیں۔

○ کمیشن کے اختیارات و فرائض

(a) دستور یا کسی دیگر قانون کے تحت درجہ فہرست طبقات کو فراہم کے گئے تحفظات / حفاظتی اقدامات اور ان سے متعلق تمام معاملات کی تحقیق اور ان کی نگرانی کرنا جو کسی بھی حکومت کے ذریعہ نافذ العمل ہوتے ہیں اور ان کی حفاظتی اقدامات کا جائزہ لینا۔

(b) کوئی مخصوص شکایت کی تحقیق کرنا جو درجہ فہرست طبقات کے حقوق اور ان کے تحفظات کی پامالی سے متعلق ہو۔

(c) درجہ فہرست طبقات کی سماجی، معاشی، ترقی کا جائزہ لینا اور ان پر منصوبہ بندی کے طریقہ کار سے متعلق مرکز اور ریاستی حکومتوں کو مشورے دینا

(d) کمیشن اپنی سالانہ رپورٹ صدر جمہوریہ کو پیش کرتا ہے اور کمیشن ان حفاظتی اقدامات سے متعلق ضروری سمجھے تب بھی اس کی رپورٹ صدر جمہوریہ کو پیش کی جاتی ہے۔

(e) کمیشن کے دیگر فرائض جن میں صدر جمہوریہ کے ذریعے سوچنے گئے حکم کے ذریعے درجہ فہرست طبقات کا تحفظ بہبود وترقی

(f) سے متعلق جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی مخصوص قانون کے تحت اپنا فرض انجام دیتا ہے۔
تحقیق اور شکایتوں کے سنوائی کے دوران کمیشن کو دیوان عدالت کے تمام اختیارات حاصل ہوتے ہیں جو کسی مقدمہ کے حساب
ذیل امور سے تعلق رکھتے ہیں۔

(i) ملک کے کسی بھی علاقہ سے کسی بھی شخص کو حاضری کے لے بلانا اور اس کو حلف دلوانا۔

(ii) کسی بھی ضروری دستاویزات کو پیش کرنے کا مطالبہ کرنا۔

(iii) حلف نامے میں شاملہ ثبوت کو حاصل کرنا۔

(iv) گواہوں اور دستاویزات کے امتحان کے لئے سمن جاری کرنا۔

قومی کمیشن برائے درجہ فہرست قبائل

○ قومی کمیشن برائے درجہ فہرست قبائل کو 89 ویں دستوری ترمیم قانون 2003 کے تحت 2004 میں تشکیل دیا گیا۔ یہ ایک دہائی اور آزاد
ادارہ ہے۔ اس کمیشن کو دفعہ 338 کے تحت قدیم قومی کمیشن برائے درجہ فہرست طبقات اور درجہ فہرست قبائل کو تقسیم کرتے ہوئے قائم
کیا گیا۔ یہ کمیشن دستور کے تناظر میں درجہ فہرست قبائل کو مختلف تحفظات فراہم کئے گئے ہیں ان کے نفاذ کی نگرانی کرتا ہے۔ اس کمیشن کا
صدر مقام نئی دہلی میں واقع ہے۔

○ قومی کمیشن برائے درجہ فہرست طبقات اور درجہ فہرست قبائل کی تقسیم کی سفارش دیلیپ سنگھ بھوریا کمیٹی نے کی تھی۔ اس کمیٹی نے کہا تھا
کہ ”درجہ فہرست قبائل جغرافیائی اور لہجہ کی طور پر درجہ فہرست۔ طبقات سے مختلف ہیں اور ان کے مسائل درجہ فہرست طبقات
سے الگ ہیں۔“

○ ساخت: قومی کمیشن برائے درجہ فہرست قبائل ایک صدر نشین، نائب صدر نشین اور تین دیگر اراکین پر مشتمل ہوتا ہے جن میں سے ایک
کا خاتون ہونا ضروری ہے۔ صدر نشین، نائب صدر نشین اور اس کے دیگر اراکین کا تقرر صدر جمہوریہ کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ ان کی
ملازمت اور عہدہ کی میعاد کا تعین صدر جمہوریہ کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ فی الحال کمیشن کی میعاد تین سال ہے۔ کمیشن کے موجودہ صدر
نشین رامیشور اوران ہیں۔

کمیشن کے اختیارات و فرائض

(a) دستور ہند اور دیگر قوانین میں فراہم کئے گئے موجودہ تمام تحفظات جو درجہ فہرست قبائل سے متعلق ہوں ان کی چھان بین اور
نگرانی کرتا ہے۔

(b) درجہ فہرست قبائل کے حقوق اور تحفظات سے متعلق تمام شکایتوں کی یکسوئی کرتا ہے جو ان کے حقوق سے محرومی یا پامالی کا باعث
بننے ہیں۔

(c) درجہ فہرست قبائل کی سماجی معاشی ترقی کے متعلق مصوبوں کے طریقہ کار کا جائزہ لیکر مرکز اور ریاستوں کو مشورے دیتا ہے۔

(d) کمیشن صدر جمہوریہ کو اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرتا ہے اگر وہ ضروری سمجھے تو دیگر اوقات میں بھی قبائل حفاظتی اقدامات کی
کارکردگی پر اپنی رپورٹ پیش کر سکتا ہے۔

(5) وہ کسی معاملے کی تحقیق جو شکایتوں پر ہو اس کو دیوانی عدالت کے تمام اختیارات حاصل ہوتے ہیں جو حسب ذیل امور سے
متعلق ہیں۔

(i) وہ کسی بھی شخص ہندوستان کے کسی بھی علاقے سے بلا کر اس کی حاضری کو یقینی بناتا ہے اور اس سے حلف دلواتا ہے۔

- (ii) وہ ضروری دستاویزات کو پیش کرنے کا مطالبہ کر سکتا ہے۔
 (iii) کمیشن حلف ناموں کے ثبوت حاصل کر سکتا ہے۔
 (iv) وہ گواہوں اور دستاویزات کے امتحان اور پوچھ گچھ کے لئے ٹین جاری کرت ہے۔

قومی کمیشن برائے پسماندہ طبقات

- قومی کمیشن برائے پسماندہ طبقات ایک قانونی ادارہ ہے لیکن دستور ادارہ نہیں ہے اس ادارہ کو قومی کمیشن برائے پسماندہ طبقات قانون کی بنیاد پر قائم کیا گیا۔ اس کمیشن کا قیام اندر اسے ہی مقدمہ جو منڈل مقدمہ کے لئے مشہور ہے 1990 میں سپریم کورٹ کی ہدایت پر کیا گیا اقدام ہے۔
- ساخت: کمیشن ایک ہمہ رکنی ادارہ ہے جس میں ایک صدر نشین اور چار اراکین شامل ہیں۔
- ◆ صدر کن جو موجودہ یا سابقہ سماجی سائنسدان ہو۔
 - ◆ دو اراکین جو پسماندہ طبقات کے بارے میں خصوصی علم رکھتے ہوں۔
 - ◆ ایک ممبر سکرٹری جو حکومت ہند کے سکرٹری کے رتبہ کا عہدیدار ہو (جو موجودہ یا سابقہ عہدیدار ہو۔)
 - ◆ کمیشن کے صدر نشین اور اراکین مرکزی حکومت کی جانب سے نامزد کئے۔ جاتے ہیں جنکی میعاد تین سال ہوتی ہے۔ موجودہ قومی کمیشن برائے پسماندہ طبقات کے صدر نشین ونگالا ایشوریا۔

○ کمیشن کے اختیارات و فرائض

- (a) کمیشن شہریوں کے کسی طبقہ کی درخواست کو پسماندہ طبقات میں شمولیت کے لئے غور کرتا ہے۔
- (b) کسی طبقہ کی زیادہ شمولیت یا کم شمولیت کی فہرست میں شمولیت کی شکایت کی سنوائی کرتا ہے اور مناسب موقعوں پر مرکزی حکومت کو مشورہ دیتا ہے۔
- (c) کمیشن کے مشورہ کا ماننا مرکزی حکومت پر لازم ہوگا۔
- (d) قانون کے مطابق مرکزی حکومت 10 سال کی تکمیل کے بعد اور اس کے ہر دس سال بعد فہرستوں پر نظر ثانی کرے گا۔ جس کے ذریعے موجودہ پسماندہ طبقات میں سے کسی کو یا تو خارج کرنا ہوگا یہ نئے طبقے کو اس فہرست میں شامل کرنا ہوتا ہے۔
- (e) کمیشن کو حسب ذیل امور میں تمام عدالتی اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔
- (i) کسی بھی فرد کی بلا کر اس کی حاضری کو یقینی بنانا۔
- (ii) کسی دستاویزات کی حلف ناموں کے ثبوت کو اکٹھا کرنا کمیشن اپنی سالانہ رپورٹ مرکزی حکومت کو پیش کرتا ہے مرکزی حکومت پارلیمنٹ کے ہر ایوان میں کمیشن کی رپورٹ پر کئے جانے والے اقدامات پر روشنی ڈالتی ہے۔

قومی کمیشن برائے خواتین

- قومی کمیشن برائے خواتین ایک قانونی ادارہ ہے دستری ادارہ نہیں۔ اس کو قومی کمیشن برائے خواتین قانون 1990 کے تحت 31 جنوری 1992 کو تشکیل دیا گیا۔ اس کمیشن کے اہم مقاصد خواتین کے دستوری اور قانونی تحفظات کا جائزہ لینا، متبادل قانونی اقدامات کی سفارش اور وہ تمام پالیسی امور پر حکومت کو مشورہ دینا جن کا متاثرہ خواتین سے ہوتا ہے۔
- ساخت: قومی کمیشن برائے خواتین ایک ہمہ رکنی ادارہ ہے جو ایک صدر نشین پانچ اراکین اور ایک رکن معتمد پر مشتمل ہوتا ہے۔ صدر نشین اور دیگر اراکین کے لئے خواتین سے متعلق مسائل کی آگہی قوانین سے متعلق تجربات، صلاحیتیں اور دیانتداری کے حامل ہوں۔ مزید

ممبران وہ ایک تنظیمی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے خواتین کو بااختیار بنانے کا جذبہ ان کے اندر ہو۔ ان اراکین میں ایک رکن کا تعلق درج فہرست طبقات اور درج فہرست قبائل ہونا ضروری ہے۔

○ میعاد: کمیشن کے صدر نشین اور اراکین کی میعاد تین سال ہے۔ وہ کسی بھی وقت اپنا استعفیٰ مرکزی حکومت کو پیش کر سکتے ہیں اگر وہ اپنی خدمات قاعدہ کے مطابق نہ کر سکیں تو اس وقت مرکزی حکومت صدر نشین اور دیگر اراکین کو برطرف کر سکتی ہے۔

○ اختیارات و فرائض:

(a) کمیشن دستور اور پارلیمنٹ یا صوبائی مقننوں کے ذریعے بنائے گئے قوانین جو خواتین کے تحفظات سے متعلق ہوں ان تمام امور کی تحقیق کرتے ہوئے ان کا جائزہ لیتا ہے۔

(b) وہ خواتین کے تحفظات سے متعلق موثر اقدامات کی سفارش کرتا ہے۔ تاکہ خواتین کی ترقی یقینی ہو سکے۔

(c) دستور میں موجودہ اور دیگر قوانین میں فراہم کئے گئے خواتین سے جڑے توصیفات کا جائزہ لیتے ہوئے ان میں ترمیم کی سفارش کرتا ہے۔

(d) وہ خواتین کے حقوق کی پامالی اور استحصال سے متعلق شکایات کا جائزہ لیتا ہے اور suo moto کی بنیاد پر نوٹس کی اجرائی کرتا ہے۔ قوانین کے عدم نفاذ کے نتیجے میں خواتین کے تحفظ کو بہم پہنچانے کے لئے اقدامات کرتا ہے۔

(e) خواتین کی سماجی، معاشی، ترقی کے منصوبوں کے طریقہ کار میں شرکت کرتے ہوئے ان کو مزید مشورے دیتا ہے۔

(f) بچپن کی شادیوں کی روک تھام کے اقدامات کرتا ہے۔ قانونی بیداری سے متعلق پروگراموں کو منعقد کرتا ہے۔ خاندانی خواتین لوگ عدالتوں اور جہیز مناعی قانون 1961 جیسے دیگر قوانین کا جائزہ لیتا ہے۔

(g) جیلوں یا خواتین کی محرومی کے مقامات جہاں ان کو قیدیوں کی طرح رکھا جاتا ہے۔ ان سے متعلق متعلقہ ارباب مجاز سے مزید متبادل اقدامات وقت کی مناسب سے تبادلہ خیال کرتا ہے۔

نربھیا قانون

○ نو جداری ترمیمی قانون 2013 جو نربھیا قانون سے مشہور ہے۔ اس قانون نے خواتین کے خلاف جرائم کی سزاؤں میں اضافہ کیا۔ نو جداری قانون (ترمیمی) 2013 کو ہندوستانی پارلیمنٹ نے 3 اپریل 2013ء کو منظور کیا اور یہ اس دن سے نافذ العمل ہوا۔ اس قانون نے ہندوستانی تقریری قانون (Indian Evidence Act) اور نو جداری طریقہ کا قانون (Criminal Procedure Code) نے جنسی جرائم سے متعلق قوانین میں ترمیمات کو فراہم کیا ہے۔

○ پس منظر: ایک خاتون نیم طبی طالب علم نربھیا (تبدیل شدہ نام) جو دہلی میں رہتی تھی اس کو مارچ 2012ء کے بعد 16 دسمبر 2012ء کو اجتماعی عصمت ریزی کی گئی۔ جو 13 دن بعد ہندوستان اور سنگاپور میں علاج کے باوجود انتقال کر گئی۔ اس المناک واقعہ کو قومی اور بین الاقوامی میڈیا میں پیش کیا گیا۔ اور مختلف بین الاقوامی اداروں جیسے اقوام متحدہ اور اقوام متحدہ انسانی حقوق کمیشن (UNHRC) نے اس واقعہ کی مذمت کی۔ دہلی اور ملک کے مختلف مقامات پر زبردست احتجاجات ہوئے اور ہزاروں احتجاجیوں نے سلامتی دستوں سے تصادم بھی پیش آیا۔

○ اس واقعہ کے 6 دن بعد مرکزی حکومت نے سپریم کورٹ کے سابقہ چیف جسٹس جے۔ ایس۔ ورمائی کی زیر قیادت ایک عدالتی کمیٹی کا تقرر کیا تاکہ یہ کمیٹی نو جداری قانون جو جنسی ہراسانی اور اس سے متعلق جرائم میں ترمیمات کی سفارش کر سکتی ہے اس کمیٹی کے اراکین میں ایک موظف جج جسٹس لیلیا سیٹھ اور ایک مشہور وکیل گوپال سبرامانیئم تھے۔ اس کمیٹی نے 23 جنوری 2013ء کو اپنی رپورٹ پیش کی۔

- کمیٹی نے مختلف قانون دانوں، وکلاء، غیر حکومتی، اداروں اور حواتین کی تنظیموں کی جانب سے پیش کئے گئے تجاویز اور عرضداشتوں پر غور کیا۔
- مرکزی حکومت نے ورما کمیٹی رپورٹ کی سفارشات کی بنیاد پر آرڈیننس (صدارتی حکمنامہ) جاری کیا جس کے تحت قوانین میں ترمیم کو عملی جامہ پہنایا گیا تھا۔ جس کو بعد میں پارلیمنٹ نے منظور کرتے ہوئے 3 اپریل 2013 سے نافذ العمل ہوا۔

جرائم سزائیں

- برائے قانون وضاحت سے ایسے افعال جو جرائم سے متعلق نپٹنے کو مفصل بیان کیا۔ مختلف جرائم جیسے تیزابی حملہ جنسی ہراسانی عصمت ریزی، اجتماعی عصمت ریزی وغیرہ۔ اور میں شامل کیا۔
- اس قانون نے مذکورہ بالا جرائم کے خلاف سخت سزائوں کو فراہم کیا ہے جس کو مندرجہ ذیل بیان کیا گیا ہے۔
- ◆ تیزابی حملہ: کم سے کم دس سال کی سزا جو مزید عمر قید اور جرمانہ کے ساتھ ہو سکتا ہے۔
 - ◆ تیزابی حملہ کی کوشش: کم سے کم 5 سال کی سزا جس کو مزید 7 سال تک بڑھایا جاسکتا ہے اور جرمانہ بھی عائد کیا جاسکتا ہے۔
 - ◆ جنسی ہراسانی: تین سال کی سزا اور مذکورہ جرمانہ عائد کیا جاسکتا ہے۔
 - ◆ جنسی تسکین: پہلے جرم کے ارتکاب میں کم سے کم ایک سال کی سزا جس کی تین سال تک توسیع کی جاسکتی ہے۔ اور مزید جرمانہ بھی عائد کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے جرم کے ارتکاب میں سزا کم سے کم تین سال جو مزید توسیع کے ساتھ 7 سال ہو سکتی ہے۔
 - ◆ تعاقب: سزا کم سے کم ایک سال جس کی توسیع تین سال تک کی جاسکتا ہے۔ اور جرمانہ بھی عائد کیا جاسکتا ہے۔
 - ◆ عصمت ریزی/ اجتماعی عصمت ریزی: کم از کم 20 سال قید با مشقت اور جرمانہ۔

- فوجداری قانون (ترمیم) قانون 2013 مختلف انسانی حقوق اور حواتین کی حقوق تنظیموں نے اس بات پر تنقید کی ہے کہ اس قانون نے چند سفارشات جو ورما کمیٹی نے تجویز کیا تھا شامل نہیں کیا۔ جس میں شادی شدہ عصمت ریزی آپس میں قبول کرنے کی کم سے کم عمر مسلم دستے (خصوصی اختیارات) قانون جس کے تحت ان کو بغیر کسی مخصوص اجازت سے حواتین کے خلاف جرائم پر مجرموں کو سزا دیجائے۔ ان تنقیدوں پر حکومت ہند نے جواب دیا کہ ورما رپورٹ کو مکمل طور پر مسترد نہیں کیا ہے بس کہ قاعدہ بحث کے بعد اس میں ترمیم کی گئی ہے۔ بہر حال یہ قانون ایک اہم اقدام ہے جو حواتین کے تحفظ اور جرموں کے خلاف ایک اہم ہتھیار ہے۔

قومی کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال (NCPCR)

- قومی کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال (NCPCR) 2005 میں ہندوستانی پارلیمنٹ کے ایکٹ کے ذریعہ قائم کیا گیا۔ کمیشن نے 2007 سے اپنے کام کا آغاز کر دیا۔ مذکورہ کمیشن کے مینڈیٹ کے ذریعے اعلان کیا گیا کہ ”تمام قوانین، پالیسیاں، پروگرام اور انتظامی میکانزم دستور ہند میں وضع کردہ بچوں کے حقوق کے مطابق ہوں اور اقوام متحدہ کے کنونشن کے حقوق اطفال سے مطابقت رکھتے ہوں۔ اس قانون کے تحت 18 سال سے کم عمر فرد کو طفل قرار دیا گیا۔ ہندوستان میں بچوں کے حقوق کی خلاف ورزیاں کئی مسائل کو بیدار کرتی ہیں۔ ان مسائل میں گھر میں تشدد، جسمانی سزا، بچہ مزدوروں اور بچوں کو ذہنی، جسمانی اور جنسی طور پر ہراساں کرنا ہے۔ تنظیم اقوام متحدہ (UNO) نے 1989 کے کنونشن کے حقوق اطفال کو تفصیلی طور پر بیان کیا ہے۔ اس کے ذریعے ضابطے مدون کیے گئے۔ ایک کے ذریعے بچوں کو مسلح تنازعات میں حصہ لینے پر پابندی عائد کر دی گئی اور دوسرے کے ذریعے بچوں کی فروخت پر امتناع عائد کر دیا۔

کمیشن برائے قانون تحفظ حقوق اطفال (APCR Act)

- قومی کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال (NCPCR) کے قیام کا موقع فراہم کرتا ہے۔
- ساخت: کمیشن حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہوگا:

- a. صدر نشین: اس کا ایک صدر نشین ہوگا جو بچوں کی فلاح و بود کے کاموں کو فروغ دینے میں غیر معمولی خدمات انجام دیا ہو۔
- b. ارکان: اس کے چھ ارکان ہوں گے۔ جن میں کم از کم دو خواتین ہوں۔ وہ
- (i) تعلیم (ii) بچوں کی حفظان و صحت، فلاح و بہبود (iii) بچوں سے انصاف (iv) بچہ مزدوری کا خاتمہ
- (v) بچوں کی نفسیات (vi) بچوں سے متعلق قوانین سے آگاہی رکھتے ہوں۔
- مرکزی حکومت اعلامیہ کے ذریعے صدر نشین اور دیگر ارکان کا تقرر کرتی ہے۔
- معیاد: صدر نشین اور دیگر ارکان عہدہ کا جائزہ لینے کی تاریخ سے تین سال عہدے پر فائز رہتے ہیں۔ صدر نشین اور ارکان دو سے زیادہ
- معیاد کے لئے اہل نہیں ہیں۔ یا صدر نشین 65 سال تک اور دیگر ارکان 60 سال تک عہدے پر فائز رہ سکتے ہیں۔
- کمیشن کے فرائض: کمیشن حسب ذیل فرائض انجام دیتا ہے۔
- i. قانون کے ذریعے بنائے گئے ضابطوں کا جائزہ لینا اور بہتر انداز میں ان کے نفاذ کے اقدامات کرنا۔
- ii. بچوں کی فلاح و بہبود سے متعلق کیے گئے اقدامات کی رپورٹ و تفتے و تفتے سے مرکزی حکومت کو پیش کرنا۔
- iii. بچوں کے حقوق کے خلاف ورزی کے واقعات کی تحقیق کرنا اور خاٹیوں کو سزا دینا۔
- iv. ان سارے عناصر جیسے فرقہ وارانہ تشدد، دہشت گردی، قدرتی آفات، گھریلو تشدد اور بچوں کی غیر قانونی خرید و فروخت وغیرہ جیسے واقعات کا تدارک کرنا۔
- v. بچوں کی خصوصی نگہداشت اور تحفظ کے امور پر نظر رکھنا۔
- vi. بچوں کے حقوق کے شعبے میں ریسرچ کو فروغ دینا۔
- vii. سماج کے مختلف طبقوں کے بچوں میں خواندگی کی شرح کو بڑھانا۔
- viii. جہاں کہیں بچوں کے حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہو اور خود اس کے خلاف اقدام کرنا اور جہاں بچوں کے تحفظ کے قوانین پر عمل درآمد نہ ہو رہا ہو تو اس پر عمل آوری کے لئے ہدایات جاری کرنا۔
- ix. قانون تحفظ حقوق اطفال بچوں کے خلاف ہونے والے جرائم کی روک تھام کے لئے اور اجلانہ انصاف کی فراہمی کے لئے خصوصی عدالتیں ”بچوں کی عدالتیں“ کے نام سے قائم کرنے کی بھی سفارش کرتا ہے۔
- اس طرح قومی کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال ایک قانونی ادارہ ہے جس کا مقصد بچوں کے حقوق کو اجاگر کرنا ہے اور اس کی کسی بھی انداز میں خلاف ورزی کو روکنا ہے۔ البتہ کمیشن کی جانب سے فراہم کردہ تمام مراعات کو اس کے حصہ داروں کو وقف کرنا ضروری ہے۔
- قومی کمیشن برائے اقلیتیں**
- قومی کمیشن برائے اقلیتی ایک قانونی ادارہ ہے لیکن دستوری ادارہ نہیں ہے۔ اس کا قیام 17 مئی 1993 کو قومی کمیشن برائے اقلیتی قانون 1997 کی بنیاد پر کیا گیا۔ اس کمیشن کے اہم مقاصد اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ اور دستور پارلیمنٹ اور ریاستی مقننوں کے بنائے گئے اقلیتوں سے متعلق قوانین کے حفاظتی اقدامات کی نگرانی کرنا ہے۔ ☆ لیکن حکومت ہند نے چھ مذہبی فرقوں کی اقلیتوں کے زمرہ میں رکھا ہے۔
- ساخت تنظیم: قومی کمیشن برائے اقلیتی ایک صدر نشین ایک نائب صدر نشین اور پانچ دیگر اراکین پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان کا تقرر حکومت کی جانب سے قابلیت، استحکام اور اقلیتی فرقوں کی بیداری سے متعلق صلاحیتوں کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ مزید ان کا تعلق اقلیتی فرقوں سے ہی ہوتا ہے۔ موجودہ کمیشن کے صدر نشین نسیم احمد ہیں۔

○ میعاد: صدر نشین نائب صدر نشین اور دیگر اراکین کی میعاد تین سال ہے۔ لیکن وہ کسی بھی وقت مرکزی حکومت کو استعفیٰ پیش کرتے ہوئے اپنا عہدہ چھوڑ سکتے ہیں مرکزی حکومت ان کے میعاد سے قبل ذمہ داریوں کی ناکامیوں پر برطرف کر سکتی ہے یا معطل کر سکتی ہے۔

○ کمیشن کے اختیارات و فرائض

- مرکز اور ریاستوں میں اقلیتوں کی ترقی کا جائزہ لینا۔
- دستور میں اقلیتوں کے تحفظات و حفاظتی اقدامات کی کارکردگی کی نگرانی کرنا اس کے علاوہ پارلیمنٹ اور ریاستی مقننہ کی جانب سے تشکیل دیئے گئے قوانین کی کارکردگی کی نگرانی کرنا شامل ہے۔
- اقلیتوں کے تحفظ اور ان کے مفادات کی موثر عمل آوری کے لئے اور حفاظتی اقدامات سے متعلق مرکزی حکومت یا ریاستی حکومتوں کو مشورے اور تجاویز دینا۔
- اقلیتوں کے حقوق اور حفاظتی اقدامات سے متعلق مخصوص شکایتوں کی یکسوئی کرنا اور ان کو مناسب اداروں تک پہنچانا۔
- اقلیتوں کی سماجی، معاشی، اور تعلیمی ترقی کے مسائل سے متعلق تحقیق۔
- مرکزی حکومت کی جانب سے تفویض کے گئے کسی بھی مسئلے سے نمٹنا۔
- کمین کو حسب ذیل امور پر دیوانی عدالتی اختیارات حاصل ہیں۔
 - کسی بھی فرد کو ہندوستان کے کسی بھی علاقے سے پوچھتاچھ کے لئے بلانا۔
 - حلفناموں کے ثبوتوں کو حاصل کرنا۔
 - ضرورت کے مطابق ضروری دستاویزات کا مطالبہ کرنا۔

سچر کمیٹی

○ متحدہ ترقیاتی محاذ (UPA) حکومت نے وزیر اعظم منموہن سنگھ کی زیر قیادت ایک سات رکنی کمیٹی راجندر سنگھ سچر کی قیادت میں 2005 میں تشکیل دی۔ اس کمیٹی کے اہم مقاصد مسلمانوں کے سماجی، معاشی، اور تعلیمی حالات کی نشاندہی کرتا تھا۔ اس کمیٹی نے 2006 میں ان اہم سفارشات کے ساتھ اپنی رپورٹ پیش کی۔

- ◆ شفافیت کی ضرورت موجودہ مواد کی نگرانی اور ایک قومی اعداد شمار بیک کی تشکیل جہاں سماجی۔ مذہبی گروہوں تمام متعلقہ اعداد و شمار موجود ہوں۔
- ◆ یکساں مواقع کمیشن کا قیام اور محروم طبقات جیسے اقلیتوں کے مسائل کی یکسوئی۔
- ◆ اقلیتی فرقوں کو معیاری تعلیم کی فراہمی۔
- ◆ اردو میں بنیادی تعلیم فراہم کرنا جہاں اردو بولنے والوں کی آبادی زیادہ ہو۔
- ◆ مدرسوں اور دیگر مسابقتی امتحانات میں یہ طلباء شرکت کر سکیں۔

شی ٹیمیں (SHEE TEAMS)

○ تلنگانہ پولیس نے خواتین کے تحفظ اور سلامتی کے لئے ریاست میں ایک خصوصی ٹیم کی شروعات کی ہے جس کا نام رکھا گیا ہے حیدرآباد پولیس نے "100" نے "SHEEAMS" کو تشکیل دیا جو عوامی مقامات پر خواتین کے خلاف ہراسانی کی روک تھام کی جاسکے۔ بعد میں اس کو اضلاع تک توسیع کی گئی۔ "SHETEAMS" (شی ٹیموں) کی تشکیل خواتین کے تحفظ اور سلامتی کی سمت تلنگانہ حکومت کا ایک اہم اقدام ہے۔

- ساخت: ہر SHE TEAMS پانچ پولیس ملازمین پر مشتمل ہوتی ہے جن میں ایک سب انسپکٹر (Sub Inspector) اور چار کانستبلز (Canstables) ہوتے ہیں۔ ان ٹیموں کو ایک چھوٹا کیمرہ فراہم کیا جاتا ہے تاکہ مشتبہ لوگوں کی سرگرمیوں کو ریکارڈ کیا جاسکے۔ ان ٹیموں کو حیدرآباد میں تربیت دی گئی ہے۔
- ٹیموں کے فرائض: SHE ٹیمیں خفیہ کیمروں کے ساتھ ان افراد کے رکات و سکنات کو ریکارڈ کرتی ہیں جو خواتین کو ہراساں کرتے ہیں۔ ان کو ویڈیو کی شہادتوں پر پکڑا جاتا ہے اور بعد میں قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔
 - ◆ یہ ٹیمیں عمومی طور پر عوام میں گھل مل جاتی ہے بشمول مردوں اور عورتوں میں تاکہ مشتبہ لوگوں پر نگرانی کر سکیں۔
 - ◆ SHE ٹیمیں خواتین کے خلاف ہراسانیوں کے تمام کیسوں سے نمٹتی ہیں جن کا تعلق طبعی اور ذہنی استحصال سے متعلق ہوتا ہے۔
 - ◆ ایسے اجنبی جو بس اڈوں، سنیما گھروں، باغات، اور دیگر عوامی مقامات پر ہوتے ہیں پہچان کر ان کو پولیس اسٹین بھیجا جاتا ہے۔
 - ◆ ان اجنبیوں کی اپنے افراد خاندان کے ساتھ اعلیٰ سطح

کثیر جوابی سوالات

- (1) قومی انسانی کمیشن برائے انسانی حقوق کا صدر مقام واقع ہے۔

(1) ممبئی	(2) دہلی	(3) کولکتہ	(4) حیدرآباد
-----------	----------	------------	--------------
- (2) قومی انسانی کمیشن برائے انسانی حقوق کا صدر نشین ہوتا ہے۔

(1) وزیر قانون	(2) وزیر داخلہ	(3) وزیر اعظم	(4) صدر جمہوریہ
----------------	----------------	---------------	-----------------
- (3) قومی کمیشن برائے درجہ فہرست قبائل کو کس سال تشکیل دیا گیا۔

(1) 2005ء	(2) 2004ء	(3) 2000ء	(4) 2001ء
-----------	-----------	-----------	-----------
- (4) قومی کمیشن برائے خواتین کب تشکیل دیا گیا۔

(1) 31 جنوری 1992ء	(2) 30 جنوری 1990ء	(3) 20 جنوری 1992ء	(4) 5 جون 1992ء
--------------------	--------------------	--------------------	-----------------
- (5) قومی کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال (NCPCR) میں ہندوستانی پارلیمنٹ کے ایکٹ کے ذریعہ قائم کیا گیا۔

(1) 2006ء	(2) 2005ء	(3) 2007ء	(4) 2000ء
-----------	-----------	-----------	-----------
- (6) متحدہ ترقیاتی محاذ (UPA) حکومت نے وزیر اعظم منموہن سنگھ کی زیر قیادت ایک سات رکنی کمیٹی راجندر سنگھ سچر کی قیادت میں کب تشکیل دی۔

(1) 2004ء	(2) 2005ء	(3) 2006ء	(4) 2000ء
-----------	-----------	-----------	-----------
- (7) شی ٹیمس کس ریاست میں تشکیل دی گئی۔

(1) کرناٹک	(2) مہاراشٹرا	(3) تلنگانہ	(4) آندھرا پردیش
------------	---------------	-------------	------------------
- (8) قومی انسانی حقوق کمیشن کے چیرمین ہیں۔

(1) ایچ ایل دتو	(2) نسیم زیدی	(3) منی شنکر ایر	(4) رامیشور راؤن
-----------------	---------------	------------------	------------------
- (9) تنظیم اقوام متحدہ (UNO) نے کب کے کنونشن کے حقوق اطفال کو تفصیلی طور پر بیان کیا ہے۔

(1) 1990	(2) 1988	(3) 1989	(4) 1992
----------	----------	----------	----------
- (10) نرہیا قانون کب سے نافذ العمل ہوا۔

(1) 3 اپریل 2013ء	(2) 6 اپریل 2012ء	(3) 10 اپریل 2012ء	(4) 7 اپریل 2005ء
-------------------	-------------------	--------------------	-------------------

جوابات

1-2	2-3	3-2	4-1	5-2	6-2	7-3	8-1	9-3	10-1
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

17. تلنگانہ کے قیام کے لئے تحریکات۔ شریفانہ معاہدہ۔ تلنگانہ کے مطالبہ کے اسباب۔ شخصیات

تلنگانہ تحریک کے مختلف مراحل۔ تلنگانہ تحریک میں مختلف سیاسی جماعتوں کا رول

مختلف JAC۔ ٹی۔ آر۔ ایس۔ تلنگانہ کا حصول

ادبی اور لائبریری تحریک

- نظام حکمران خود بھی عظیم شاعر تھے ان میں قابل ذکر نظام الملک آصف جاہ اول، ناصر جنگ، میر محبوب علی خاں آصف جاہ ششم اور میر عثمان علی خاں آصف جاہ ہفتم ہیں۔ وہ اپنے شعری مجموعوں کے لیے اردو اور فارسی دونوں کو ملازم رکھتے تھے۔
- انیسویں صدی کے آخری ربع میں جو مشہور ادبی شخصیات حیدرآباد تشریف لائیں ان میں مرزا خاں داغ، حافظ جلیل حسن جلیل اور منشی میر احمد مینائی قابل ذکر ہیں۔ منشی اور رامپور سے حیدرآباد منتقل ہوئے تھے۔ ان کی تصانیف نے حیدرآباد کی نوجوان نسل کے نقطہ نظر کو وسیع کیا۔
- آصف جاہی حکمرانوں کی سرپرستی کی بدولت ریاست میں ادبی سرگرمیوں کا فروغ ہوا۔ اسی وقت صحافت کی ترقی نے بھی ریاست میں رائے عامہ کو ہموار کیا۔ صحافت نے عوام میں سماجی، سیاسی بیداری کے پیدا ہونے میں مدد دی۔
- کئی رسائل اور اخبارات اردو، فارسی، تملگو، مرہٹی اور انگریزی زبانوں میں شائع ہوئے۔ مشہور انگریزی رسائل اور روزناموں میں حیدرآباد ٹیلیگراف، دی کن اسٹانڈرڈ، دی دکن ٹائمز، دی حیدرآباد ریکارڈ، دی کن بجٹ، دی دکن میل اور حیدرآباد کرائیکل قابل ذکر ہیں۔
- تلنگانہ میں تملگو صحافت کی نمائندگی ”اڈی راجو برادرس“ یعنی سینتاراما چندر راء اور راجو رانگا راونے کی۔ وہ دونوں تملگو پتھریکا کے بانی تھے۔ نلگنڈہ سے نیلگری پتھریکا کی ادارت شینا ویسو اور راما نرسمہا راونے کی۔ تملگو شاعرتوں میں ونا ورتامانی، سروجنی وللاس، آندھرا مٹھ، تملگو پتھریکا، آندھرا بھودیم اور نظام وجے شامل ہیں۔
- دی گلبرگہ سماچار، نظام ویبھو، سری بھاگیشیہ وجیا اور چمپاوتی مرہٹی زبان میں شائع ہوتے تھے۔ اردو اخبارات میں ”ہزارداستان“ اور سفیر دکن شامل تھے۔ انگریزی اخبار دکن کرائیکل کی ادارت بکا پٹنم راما نو جاچاریلو کرتے تھے۔
- تملگو پتھریکا ضلع ورنگل کے تعلقہ محبوب آباد کے دیہات ”اینگورٹی“ سے شائع ہوتا تھا۔ اردو کے دیگر اخبارات میں رعیت، پیام اور امروز میزان شامل تھے۔
- تلنگانہ کا تملگو ادب کے لیے بڑا حصہ رہا ہے۔ تملگو زبان کے چند نامور قلم کار ماڈاپانی ہنمنت راء، برگولا راما کرشنا راء، سورا اورم پرتاپ ریڈی اور روی نارائن ریڈی ہیں۔
- تملگو کی پہلی قابل ذکر تصنیف سورا اورم پرتاپ ریڈی کی ”آندھرا ولسا نگھی کا چتر“ تھی۔ اس نے ساہتیہ اکاڈمی ایوارڈ جیتا۔ وہ ایک بڑے شاعر تھے۔ ان کی شاہکار نظمیں ”ہتمپکی برامارا و شادم“ اور ”رامانا ویسے شملو“ تاریخی تحقیق کی پیداوار ہیں۔ وہ گولکنڈہ پتھریکا کے بانی مدیر تھے۔ انھوں نے آندھرا مہاسجا کی سرگرمیوں میں سرگرم حصہ لیا۔
- برگولا راما کرشنا راء ایک عظیم سیاسی اور سماجی کارکن تھے۔ انھوں نے تملگو میں دو اہم کتابیں ”پنڈتاراجہ پنچا مریتیم“ اور ”کرشنا سکلم“ لکھیں۔

- ونامالائی وردھا چاری ایک عظیم ادبی شخصیت تھے اور وہ ”ابھیو پوتنا“ کے نام سے مشہور تھے۔ وہ ”پوتنا چرترا“ اور ”وپر البدھا“ کے مصنف تھے۔
- ایک اور عظیم اسکالر ماڈ اپائی ہنمنت راؤ تھے۔ ان کی کتاب ”تلنگا لو آندھرا اڈھیمیم“ تلنگانہ میں آندھرا تحریک کو بیان کرتی ہے۔
- اسی طرح روی نارائن ریڈی کی ”ویرا تلنگانہ“ 1946 اور 1951 کے دوران تلنگانہ مسلح جدوجہد کی اندرونی کہانی بیان کرتی ہے۔
- اہم تنظیم آندھرا سوسو پریشدھی۔ یہ 1943 میں حیدرآباد میں قائم کی گئی تھی۔ پریشدھ کے پہلے صدر لوکانندی شنکر نارائن راؤ تھے۔ پرگولا رنگنا تھ راؤ اور بھاسکر اباٹلہ کرشنا راؤ معتمدین تھے۔
- ادبی دانشوروں میں دسرتھی کرشنا ماچاری نے ایک اہم مقام حاصل کیا۔ ان کی ناولوں میں اگنی دھرا اور دروینا شامل ہیں۔ وہ ایک نظم کی ایک سطر ”تا تلنگانہ کوئی رتنا لہ وینا“ کے لیے مشہور ہوئے۔ یہ تلنگانہ علاقہ میں ایک مشہور نعرہ بن گیا۔ اور تلنگانہ کی پہچان بن گیا۔ ان کے بھائی داسرتھی رنگا چاریلو بھی ایک عظیم ناول نگار اور تلنگانہ کی ایک ادبی ہستی تھے۔ ان کے ناول ”چلرا دیولو“ اور جانا پدم تلنگانہ میں طرز زندگی کی عکاسی کرتے ہیں۔
- تلنگانہ کی ایک اور ادبی ہستی وٹی کوٹا الوار سوامی تھے۔ انھوں نے مشہور ناولیں جیسے ”پر جلا نشی“، گنگو اور رامپار بھاسا لکھیں۔ یہ ناولیں نظام عہد کے دوران تلنگانہ کے سماجی، معاشی اور سیاسی حالات کی عکاسی کرتے ہیں۔
- حیدرآباد میں پہلی تلگو لائبریری سری کرشنا دیواریا آندھرا شانیلام کے نام سے 1901 میں قائم کی گئی۔ یہ کومر راجو لکشمی راؤ اور حیدرآباد کے ایک منصب دار روی چھو رنگا راؤ کی کاوشوں کا نتیجہ تھا۔ چند برس بعد 1908 میں ایک ادبی انجمن ”وگنانہ چندریکا گرنتھا منڈی“ کے نام سے تاریخی ادبی اور سائنٹیفک اشاعت کے فروغ کے مقصد سے قائم کی گئی۔
- دو تلگو کتب خانے سری راجہ راجہ زیندر آندھرا بھاشانیلام اور آندھرا اسمورڈھتی لائبریری کے نام سے 1904 اور 1905 میں بالترتیب ہنمکنڈہ اور سکندرآباد میں قائم کی گئیں۔
- وگنانہ چندریکا پریشدھ نے تلگو میں امتحانات بھی منعقد کیے۔ یہ محض کومر راجو لکشمی راؤ کی کاوشوں کی وجہ سے ہوا۔ ایک اور اہم شخص جو لائبریری تحریک میں سرگرمی سے شامل رہے وٹی کوٹا الوار سوامی تھے۔ انھوں نے مختلف مقامات کا دورہ کیا اور کتابیں جمع کیں۔ ان کتابوں کو وہ بذات خود حیدرآباد لائے اور چکڑ پٹی حیدرآباد میں واقع سٹی سنٹرل لائبریری میں رکھ دیا۔ انھوں نے ”انگرنہدھا صالحہ“ بھی قائم کیا اور تلنگانہ میں لائبریری تحریک کو مشہور کیا۔
- حیدرآباد میں مہاراشٹر کے قائدین نے تعلیمی مشن میں کلیدی کردار ادا کیا۔ پنڈت کیشو راؤ کورنکر وامن راجندر رانا تک اور گپت راؤ ہر دیکرنے 1906 میں ویویک ورہنی پاناشالہ قائم کیا۔ بہت جلد یہ ایک نامور تعلیمی سوسائٹی ”ویویک ورہنی ایجوکیشن سوسائٹی“ کے طور پر ترقی پائی۔
- تلنگانہ میں لائبریری تحریک نے اپنی سرگرمیوں کو کیندراسنگھم کے ساتھ مربوط کیا۔ جناسنگھم نے ایک تاریخی، تحقیقی سوسائٹی ”دلکشمنا رایا پریشودھنا منڈی“ کے نام سے قائم کی۔
- 1930 میں ورنگل میں مورخین اور دانشوروں کی ایک کانفرنس کا کنوینشن کی تاریخ پر بحث کرنے کے لیے منعقد کی گئی۔ ایک رسالہ ”کانٹیہ سنجیکا“ نام سے نکالا گیا۔ یہ آندھراؤں کی تاریخ اور تہذیب پر کئی تحقیقی مضامین پر مشتمل تھا۔
- 1883-1921 کا عہد حیدرآباد میں آریاسماج کے داخلے کا ہے۔ آریاسماج کے داخلے کے ساتھ ہندوستانی قومی تحریک کو ایک نئی توانائی ملی۔
- آریاسماج میں چند حرکیاتی قائدین جیسے مہاتما نارائن سوامی، کیشو راؤ کورنکر، پنڈت ونا تک راؤ دیانکر اور پنڈت زیندر جی تھے۔ پنڈت کیشو راؤ 1932 تک آریاسماج کے صدر تھے۔ انھوں نے ریاست میں آریاسماج کی کئی شاخیں قائم کیں۔
- آریاسماج بنیادی طور پر ایک سماجی، مذہبی تنظیم ہے۔ اپنی سرگرمی کے ایک حصے کے طور پر سماج نے دیندرا تحریک کی مخالفت کی کوشش کی۔
- سماج کو 1934 میں دوویکلھی ”ویڈک آدرش“ شروع کرنے کی اجازت دی گئی۔ تاہم اس کی اشاعت کو 1935 میں حکومت کی مخالفت

کی وجہ سے روک دیا گیا۔

- 1936 میں آریما ساج نے اپنی تعلیمات شروع کیں۔ نگر کی رتن، ہون کنڈ منعقد کیے۔ پنڈت زیندر جی کی قیادت میں جلوس نکالے۔ ان سرگرمیوں نے ریاست میں بے چینی پیدا کی اور اس کے قائدین کو حکومت نے گرفتار کیا۔ اس طرح انھوں نے 24 اکتوبر 1938 سے سنیہ گره کی شکل میں سخت احتجاج شروع کیا اور سارے ہندوستان میں ’یوم حیدر آباد‘ منایا گیا۔
- آریما ساج سنیہ گره کی شدت میں اضافہ ہوتا گیا۔ سنیہ گره تحریک کے دوران پنڈت زیندر جی کو گرفتار کیا گیا اور ضلع محبوب نگر میں منانور جیل میں قید کیا گیا۔ یہ مقام تلنگانہ کا کالا پانی کے نام سے مشہور تھا۔
- آریما ساج کی سرگرمیوں میں 29 جولائی 1940 کو کیشو میوریل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن کا قیام، سرحدی کیمپس کا قیام، 1949 میں گلگنڈہ میں ’پادیشک ودیالیہ‘ کے نام سے تربیتی مرکز کا قیام کیا۔

مجلس اتحاد المسلمین (ایم آئی ایم)

- مجلس اتحاد المسلمین کا قیام 1926 میں محمود نواز خاں کے ذریعہ عمل میں آیا۔ اس کا پہلا اجلاس 12 نومبر 1927 کو منعقد ہوا۔
- مجلس اتحاد المسلمین کا مقصد مسلمانوں کو متحد کرنا اور ان کی ترقی کے لیے کام کرنا تھا۔ 1938 میں بہادر یار جنگ ایم آئی ایم کے صدر منتخب ہوئے اور یہ تنظیم تہذیبی اور مذہبی تنظیم کے طور پر ابھری۔ بعد میں اس نے سیاسی شکل اختیار کی۔ 1944 میں بہادر یار جنگ کی وفات کے بعد قاسم رضوی ایم آئی ایم کے صدر منتخب ہوئے۔

بھاگیہ ریڈی ورمہ 1888-1939

- بھاگیہ ریڈی ورمہ کی پیدائش 1888ء میں اور انتقال 1939ء میں ہوا۔ وہ مداری بھاگیہ کے نام سے مشہور تھے۔ وہ ایک کیتھولک خاندان کے خادم تھے۔ اس خاندان کی مدد سے انھوں نے تعلیم حاصل کی۔ اور برہموساج کے شریک بنے۔
- انھوں نے 1912 میں مانیا سنگھم شروع کیا تو اس میں ان ارکان کو شامل کیا گیا جو دولت متوسط طبقہ سے لیے گئے تھے اور جو زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھے۔ دوسرے سال ورمہ نے وجئے واڑہ میں منعقدہ آدی۔ ہندو کانفرنس کی صدارت کی۔ 1927 اور 1930 میں ورمہ نے جنوبی ہند کا سفر کیا اور دولت کانفرنسوں میں شرکت کی۔
- بھاگیہ ریڈی ایک انقلابی مصلح کے طور پر ابھرے اور انھوں نے موجودہ روایتوں کو یکسر مسترد کر دیا۔ انھوں نے اچھوتوں کو حقیقی ہندوستانیوں کی طرح سمجھا۔ ایسا کرنے کے دوران انھوں نے آدی۔ ہندو اصلاح کا استعمال کیا۔
- لفظ ہندو مذہب کی طرف اشارہ نہیں کرتا بلکہ اس سے مراد ہندوستان میں بسنے والے ہیں۔ وہ مندر میں داخلہ تحریک کے مخالف تھے۔ وہ گوتم بدھ کے زبردست مداح بھی تھے۔ 1913ء میں پہلی مرتبہ ورمہ کی جانب سے بدھ جینتی منائی گئی۔ دوبارہ ان کے انتقال سے دو سال قبل 1937ء میں بدھ جینتی تقریبات منائی گئیں۔

اریگیہ راماسوامی

- اریگیہ راماسوامی تلنگانہ میں ایک اہم دلت قائد تھے۔ وہ اصل سدھانتھ اور برہما ساج میں زبردست یقین رکھتے تھے۔ وہ دلتوں کو ہندوؤں سے الگ مانتے تھے۔ انہوں نے اپنی سرگرمیاں سکندر آباد کے ایک علاقہ کمونا گوڑہ میں جہاں وہ رہائش پذیر تھے انجام دیں۔
- انہوں نے ’سینتھا بالاساجم اور آدی ہندو جاتی انتی سبھا قائم کی۔ سبھانے اپنے آغاز سے ہی عوامی تائید حاصل کی اور آدی۔ ہندو سوشل سروس لیگ کی متبادل تنظیم کے طور پر کام کیا۔ وہ چاہتے تھے کہ دلت شراب نوشی نہ کریں اور جوگنی نظام کا خاتمہ کریں۔

بی۔ ایس۔ وینکٹ راؤ

- بی۔ ایس۔ وینکٹ راؤ پچھڑے طبقات انجمن کے صدر تھے۔ وہ ایک نوجوان تعلیم یافتہ دلت تھے اور ڈاکٹر امبیڈکر کے عظیم پروردگار تھے۔

- وہ تین دہوں تک قیادت پر چھائے رہے۔ وہ حیدرآبادی امبیڈکر سے موسوم ہوئے۔ انہوں نے 1922ء میں آدی۔ دراوڈ اسٹیم قائم کیا۔ انہوں نے ایم۔ گوندراجولوا اور ایم۔ وینکٹ سوامی کے ساتھ مل کر دیوداسی نظام کی برخواستگی اور دولت اتحاد کے لئے کام کیا۔
- انہوں نے 1927ء میں آدی ہندو مہاسبھا تشکیل دیا اور دولت عوام میں ایک نئی بیداری پیدا کرنے کی سعی کی۔ انہوں نے مناد اور کتب خانے دلتوں کے لئے خصوصی طور پر تعمیر کروائے۔ انہوں نے گھانس منڈی علاقہ میں ایک رہائشی علاقہ تعمیر کروایا جو بعد میں آدی انگر سے موسوم کیا گیا۔
- امبیڈکر کی دعوت پر وینکٹ راؤ نے 1936ء میں بمبئی پریزیڈنسی کی مہار کانفرنس کی صدارت کی۔ ان کو 1937ء میں حیدرآباد میونسپل کارپوریشن کے لئے اور 1943ء میں ڈیفنس کونسل آف نظام کے لئے نامزد کیا گیا۔ اس کے نتیجے میں 1946ء میں نظام سرکار کی قانون ساز کونسل کے لئے بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔
- انہوں نے میر لائق علی کی قیادت میں وزیر تعلیم کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ ان کے ماننے والے ان کو ”راؤ صاحب“ کہہ کر بلاتے تھے۔

نظام آندھرا مہاسبھا کی تشکیل

- آندھرا جنا سنگھم کی جانب سے شروع کردہ تحریک نظام ریاست میں تیزی سے پھیلنے لگی۔ 1930ء تک سنگھم ایک طاقتور تنظیم بن کر ابھری۔ چونکہ نظام ریاست میں آندھرا قائدین تلگو عوام کے مفادات کی دیکھ بھال نہیں کر رہے تھے۔
- تلنگانہ کے قائدین اپنی ایک علیحدہ تنظیم چاہتے تھے۔ مارچ 1930ء میں آندھرا جنا سنگھم کانفرنس جوگی پیٹ میں منعقد ہوئی جس کی صدارت سورا اورم پرتاپ ریڈی نے کی۔ وہ گولکنڈہ پتھریکا کے مدیر تھے۔
- آندھرا مہاسبھانے اپنے باقاعدہ اجلاسوں کا انعقاد مختلف مسائل پر بحث کرنے اور اپنے پروگراموں کی عمل آوری کے لیے شروع کیا۔ اس کی دوسری کانفرنس 1931ء میں دیورکنڈہ میں منعقد کی گئی جس کی صدارت بی راماکرشنا راؤ نے کی۔ اس کانفرنس میں بیشتر مقررین نے تلگو میں تقریر کی جو اس بات کا اشارہ ہے کہ آندھرا جنا سنگھم نے ریاست حیدرآباد میں تلگو کو رائج کرنے کی سعی کی۔
- دوسری کانفرنس اور اس کی کاروائیوں سے حکومت حیدرآباد کا رویہ سبھا کے لیے مخالفانہ ہو گیا۔ لہذا سبھا کو سبھم میں 1934ء میں اپنی تیسری سالانہ کانفرنس کے انعقاد کی اجازت کے لیے تین سال لگے۔
- مہاسبھا کا تیسرا سالانہ اجلاس 1934ء میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس صحت مند اور خوشگوار ماحول میں منعقد ہوا۔
- آندھرا مہاسبھا کا چوتھا اجلاس کریم نگر ضلع کے سرسہ میں 1935ء میں منعقد کیا گیا۔ اس کی صدارت آندھرا کے بزرگ قائد ماڈاپاٹی ہنمنت راؤ نے کی۔ اس اجلاس میں ایک سالہ منصوبہ لائبریریوں کے قیام، بچوں اور بالغوں میں تعلیم کا پھیلاؤ، صحت عامہ اور عوام کی بیماریوں سے نجات، نشہ بندی اور ناخواندگی کی برخواستگی کیلئے اپنایا گیا۔
- اجلاس کی ایک اور دلچسپ قرارداد ریلوے سے متعلق تھی۔ تلنگانہ علاقہ سے زائڈ ٹرینوں کی درخواست کی گئی۔ اس سبھا میں مانیکیمانے شرکت کی وہ ماڈاپاٹی ہنمنت راؤ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ انھوں نے مہیلا سماج کانفرنس کی صدارت کی۔
- شادنگر میں منعقدہ آندھرا مہاسبھا کے پانچویں اجلاس میں قدیم قراردادوں کو دہرایا گیا۔ اور سابقہ قراردادوں پر تیزی سے عمل آوری کے لیے حکومت کی توجہ مبذول کروائی گئی۔ ایک قرارداد میں حکومت سے التجا کی گئی کہ تلنگانہ کا معاشی سروے کیا جائے۔ علاقہ کی موبٹیوں کی دولت میں اضافہ بھی خصوصی توجہ کا متقاضی تھا۔
- آندھرا مہاسبھا کا چھٹا اجلاس 1937ء میں نظام آباد میں ایم نرسنگ راؤ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس نے ذمہ دار حکومت کے حصول کا تین دنوں کا متوقع اصلاحات پر ناراضگی ظاہر کی۔
- تلنگانہ علاقہ میں ٹپہ خانوں کی تعداد میں اضافہ کی بھی تجویز رکھی گئی۔ یہاں یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ 1937ء تک مہاسبھا

نے اپنے آپ کو سماجی سیاسی معاملات ہی تک محدود رکھا۔ لیکن پہلی مرتبہ نظام آباد اجلاس میں ذمہ دار حکومت سے متعلق ایک قرارداد منظور کی گئی۔ یہ سبھی ریاست کے سیاسی منظر پر توسیع پسندانہ عزائم کو ظاہر کرتا ہے۔

آندھرا یوآئی منڈلی

- آندھرا یوآئی منڈلی نے حیدرآباد میں خواتین کی بہبود کے لیے کام کیا۔ اس کا قیام 1935ء میں ڈاکٹر لکشمن نرسم، یلپ رگڑا سینتا کماری، اکندرالہ سرسوتی دیوی، سنگم لکشمی بانی کی جانب سے عمل میں لایا گیا۔
- سنگم لکشمی بانی تلنگانہ کی جھانسی لکشمی کے طور پر مشہور ہوئیں۔ نظام کے خلاف جدوجہد میں شرکت کی وجہ سے ان کو قید کیا گیا۔ برگولہ اننت لکشمی کی قیادت میں منڈلی نے کئی فلاحی سرگرمیاں انجام دیں۔ آصف نگر، حیدرآباد میں ایک شیشو و بار شروع کیا گیا۔ خواتین نے ٹیلرنگ، دستکاری اور موسیقی میں تربیت حاصل کی۔
- منڈلی میں ایک کتب خانہ تھا جس نے خواتین کو پڑھنے کی سہولت فراہم کی۔ منڈلی نے کلچرل پروگرام منظم کیے اور قومی تہوار منمائے۔
- کل ہند خواتین کانفرنس کی حیدرآباد شاخ نے 1931ء میں حیدرآباد میں ایک ملازم خواتین کا اقامت خانہ شروع کیا۔ یہ ادارہ 10 اور 15 میل کے فاصلے کے دیہاتوں کا احاطہ کرتا تھا۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) حیدرآباد میں پہلی تلگولہ بھریری سری کرشنا دیوار یا آندھرا شانیلانم کے نام سے کب قائم کی گئی۔

(1) 1905ء	(2) 1901ء	(3) 1903ء	(4) 1902ء
-----------	-----------	-----------	-----------
- (2) کب یو ایک وردھنی پانٹا شالہ قائم کیا۔ بہت جلد یہ ایک نامور تعلیمی سوسائٹی ”یو ایک وردھنی ایجوکیشن سوسائٹی“ کے طور پر ترقی پائی۔

(1) 1905ء	(2) 1901ء	(3) 1906ء	(4) 1902ء
-----------	-----------	-----------	-----------
- (3) کس نے 1913ء میں پہلی مرتبہ بدھ جینی منائے

(1) بھاگیہ ریڈی ورمہ	(2) بی ایس وینکٹ راؤ	(3) کالو جی نارائن راؤ	(4) سدا لکشمی
----------------------	----------------------	------------------------	---------------
- (4) کس سے حیدرآباد کا امبیڈ کر کہا جاتا ہے۔

(1) بھاگیہ ریڈی ورمہ	(2) بی ایس وینکٹ راؤ	(3) کالو جی نارائن راؤ	(4) بی۔ ایس۔ وینکٹ راؤ
----------------------	----------------------	------------------------	------------------------
- (5) کس نے 1927ء میں آ دی ہندو مہا سبھا تشکیل دیا اور دولت عوام میں ایک نئی بیداری پیدا کرنے کی سعی کی

(1) بھاگیہ ریڈی ورمہ	(2) بی ایس وینکٹ راؤ	(3) بورگل راما کرشنا راؤ	(4) بی۔ ایس۔ وینکٹ راؤ
----------------------	----------------------	--------------------------	------------------------
- (6) کس نے سنیتھا بالا سا جم اور آ دی ہندو جاتی انٹی سبھا قائم کی

(1) ارانگے راماسوامی	(2) بی ایس وینکٹ راؤ	(3) بورگل راما کرشنا راؤ	(4) بی۔ ایس۔ وینکٹ راؤ
----------------------	----------------------	--------------------------	------------------------
- (7) گوکلنڈہ پتھریکا کے ایڈیٹر کون تھے

(1) بھاگیہ ریڈی ورمہ	(2) سورا اورم پرتاپ ریڈی	(3) بورگل راما کرشنا راؤ	(4) بی۔ ایس۔ وینکٹ راؤ
----------------------	--------------------------	--------------------------	------------------------
- (8) مجلس اتحاد المسلمین کا قیام 1926ء میں محمود نواز خاں کے ذریعے عمل میں آیا

(1) قاسم رضوی	(2) بہادر یار جنگ	(3) محمود نواز خاں	(4) عبدالوہد اویسی
---------------	-------------------	--------------------	--------------------
- (9) آندھرا یوآئی منڈلی نے کس کے لئے کام کیا؟

(1) بچوں کی فلاح	(2) خواتین کی فلاح	(3) نوجوانوں کی فلاح	(4) سماج کی فلاح
------------------	--------------------	----------------------	------------------

(10) کوئٹہ گانہ کی جھانسی لکشمی کے طور پر مشہور ہوئیں

(1) سروجنی نائیڈو (2) درگا بائی دیشکھ (3) سنگم لکشمی بائی (4) سدا لکشمی

جوابات

1-2	2-3	3-1	4-4	5-4	6-1	7-2	8-3	9-2	10-3
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

تلنگانہ میں سیاسی بیداری

چانداریلوے اسکیم

- چانداریلوے اسکیم واڑی اور حیدرآباد کے درمیان ایک نئی ریلوے لائن بچھانے سے متعلق ہے۔ 1870ء میں نظام کی حکومت نے ایک معاہدہ ہندوستانی حکومت کے ساتھ ایک نئی ریلوے لائن سے متعلق کیا جو مدارس-مہمبی راستے کے واڑی اور حیدرآباد کے درمیان بچھائی جانے والی تھی۔
- بعد میں اس تجویز میں ایک تبدیلی لائی گئی۔ نظام ریاست کے سنگاری علاقہ میں کونلے کی بکثرت دستیابی کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ریلوے لائن کو کونلے کی کانوں کے علاقوں جیسے ڈورناکل، بیلند اور وجے واڑہ تک بڑھایا جائے۔ یہ بھی تجویز رکھی گئی کہ چانڈیا مہاراشٹرا کے چنداپور کو ملا جائے جہاں کونلے کی دو کانیں دریافت ہوئی تھیں۔
- لیکن اس اسکیم کی تفصیلات کو عام نہیں کیا گیا۔ اس وجہ سے کئی شکوک و شبہات پیدا ہوئے اور کئی افواہیں پھیلنے شروع ہوئیں۔ یہ بھی غلط فہمی پیدا ہوئی کہ اسکیم پر عمل آوری سے ریاست کو عظیم مالی نقصان اٹھانا پڑے گا۔
- جب اسکیم پر حکومت کی جانب سے عمل کیا جانے والا تھا تب شہر حیدرآباد کے ممتاز افراد نے ایک کمیٹی بنائی تاکہ اسکیم کو خوبیوں کی جانچ ہو سکے۔ اس کمیٹی کے دو اہم ارکان ڈاکٹر رگھوناتھ چٹوپادھیائے اور ملا عبدالقیوم تھے۔
- کمیٹی نے حکومت سے درخواست کی کہ وہ اسکیم کی تمام تفصیلات عوام کے سامنے رکھے۔ تلنگانہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک عوامی درخواست حکومت کے سامنے رکھی تھی۔ یہ تلنگانہ میں سیاسی بیداری کے عروج کی دلیل تھی۔
- اگرچہ کہ اسکیم نے تلنگانہ میں سیاسی شعور پیدا کیا، دوسری طرف حکومت نے عوام پر سخت اقدامات کیے۔ ڈاکٹر رگھوناتھ چٹوپادھیائے کو فوری طور پر ملازمت سے معطل کیا گیا اور 20 مئی 1883ء میں انھیں ریاست سے جلا وطن کیا گیا۔
- 22 مئی کو ایک ریونیو آفیسر دستور آ ساجی کو بھی پونہ جلا وطن کیا گیا۔ بالآخر احتجاج ضرور ہوا اور اسکیم نافذ کی گئی۔

سوامی رامانند تیرتھ

- سوامی رامانند تیرتھ نے جدوجہد آزادی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ وہ ایک متوسط خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ انھوں نے اپنی زندگی کا آغاز عثمان آباد کے ہرگہ اور بیڑضلع کے مومن آباد میں ایک خانگی اسکول کے مدرس کے طور پر کیا۔ وہ اعلیٰ سماج سے نہیں تھے۔ وہ ایک کٹر کانگریسی تھے اور گاندھیائی فلسفہ میں یقین رکھتے تھے۔
- 1931ء میں انھوں نے اپنے آپ کو دوسروں کے ساتھ گرفتاری کے لیے پیش کیا۔ سوامی جی کو یہ امتیاز رہا کہ وہ واحد شخص ہے جن کو مہاتما گاندھی نے 1941ء میں انفرادی ستیگرہ کے دوران گرفتاری کے لیے منتخب کیا تھا۔
- ہندوستان چھوڑ دو تحریک کے دوران رامانند حیدرآباد تشریف لائے۔ ان کو فوری گرفتار کیا گیا اور جیل میں رکھا گیا۔ انھوں نے دو سال جیل میں گزارے اور 1944ء میں رہا کیے گئے۔ ان کی رہائی کے بعد رامانند تیرتھ کو جوہر لال نہرو نے صوبائی عاملہ کا صدر نامزد کیا۔
- دو سال بعد 1946ء میں حکومت حیدرآباد نے ریاستی کانگریس پر عائد امتناع برخواست کیا۔ سوامی جی نے جدوجہد آزادی کے لیے عوام کو متحرک کرنا شروع کیا۔

- سوامی جی حیدر آباد اسٹیٹ کانگریس کے پہلے اجلاس کے صدر منتخب ہوئے۔ اپنے صدارتی خطبہ میں سوامی جی نے یہ صاف ظاہر کر دیا کہ تلنگانہ کے عوام ہندوستانی وفاق کے ساتھ اتحاد چاہتے ہیں۔
- رامانند تیتھ نے مرکزی صوبوں، مہاراشٹر اور بہار کے دورے کیے۔ 1947ء سے حیدر آباد اور سکندر آباد میں گروپ میٹنگس منعقد ہوئیں۔ انہوں نے تلنگانہ کے عوام سے اپیل کی کہ وہ 7 اگست 1947ء کو ’ہندوستانی وفاق میں شریک ہونے کے دن‘ کے طور پر منائیں۔
- وندے ماترم تحریک نے تلنگانہ عوام کو ابھارا۔ اسی عرصہ میں انقلابی ٹینک جیسے بائیکاٹ اور سودیشی اپنائے گئے۔ جس کی وجہ سے دیسی اشیاء کی مانگ میں اضافہ ہوا۔ مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ وندے ماترم تحریک نے تلنگانہ عوام کو نازیر جدوجہد آزادی کے لیے ایک زبردست خود اعتمادی دی۔
- عدالتیں، قبائلی، زرعی نظام سے اقف نہیں تھیں۔ انہیں قبائل کی حالت کا اندازہ نہیں تھا۔ اراضیات سے محرومی، قبضہ، جبری مزدوری، اقل ترین اجرتیں، جنگلات کے ظالمانہ قوانین اور اراضیات کو زبردستی ہڑپ لینے سے کئی قبیلے جیسے منڈا، سنہتال، کولی، بھیل، وری، گونڈوں وغیرہ نے ہندوستان کے دیگر خطوں میں بھی بغاوت کی۔
- برطانوی حکومت نے اپنی مقامی کٹھ پتلی حکومتوں کی رضامندی سے تاجروں اور ٹھیکیداروں کو جنگلات کاٹنے کی اجازت دی۔ ان قوانین سے قبائل صحرائی پیداوار سے محروم ہو گئے اور جنگلات کے عہدیداروں کی ہراسانی کے شکار ہو گئے۔ ایسے حالات گذشتہ حیدر آباد کی ریاست میں ضلع عادل آباد میں موجود تھے۔
- گونڈ قبائل نے نظام اور برطانوی حکومت کے خلاف تحریکیں شروع کیں۔

1865 کا پہلا قانون برائے جنگلات

اس قانون کے تحت جنگلوں میں رہنے والے باشندوں کے جمع کردہ جنگلاتی پیداوار کو حاصل کرنے کی طرف پیش رفت کی گئی۔ اس قانون کے ذریعہ سے مقامی لوگوں کی سماجی روایتوں پر بھی تحدیدات عائد کی جانے لگیں۔

رام جی گونڈ کی بغاوت 1860-1857

- ضلع عادل آباد میں روھیلے اور گونڈوں نے رام جی گونڈ کی قیادت میں برطانوی حکومت کے خلاف 1860 میں بغاوت کر دی۔ اس بغاوت کو عہدیداروں نے نزل کے مقام پر کچل دیا۔
- رام جی گونڈ قبائلی طاقت کی ایک مثال بن گیا۔ رام جی میں عوام کو متحرک کرنے کی صلاحیت موجود تھی اس نے 1857 کے غدر کے دوران مرہٹوں، ہنگو، روھیلوں اور گونڈوں کو آصف جاہی اور برطانوی حکومت کے خلاف منظم کیا۔ اس نے عادل آباد کو آزاد کرایا اور نزل کو اپنا صدر مقام بنایا۔ اس نے کچھ دنوں تک نظم و نسق چلایا اسے انگریزوں اور نظام کی افواج نے شکست دی۔ اسے ارواس کے ایک ہزار لوگوں کو پھانسی دی گئی۔ انہیں بڑے درخت کی شاخوں پر لٹکا دیا گیا۔ اس واقعے کو وی ورو لامری سے موسوم کیا جاتا ہے۔ نزل کے قلعہ میں رام جی گونڈ کی یادگار پائی جاتی ہے۔

گرم بھیم کی مزاحمتی تحریک 1938-40

- گرم بھیم ضلع عادل آباد کے آصف آباد کے علاقے کے جو دی گھاٹ کے صحرائی علاقے میں 22 اکتوبر 1901 میں پیدا ہوئے۔ انہیں روایتی تعلیم حاصل نہیں ہوئی وہ بیرونی دنیا سے رابطے میں نہیں تھے۔
- انہوں نے آصف جاہی حکمرانوں کے عہدیداروں کے قبائلی استحصال کے خلاف جدوجہد کی۔ گونڈ قائد گرم بھیم نے نظام کی حکومت کے خلاف اپنے قبائلی لوگوں کو برسر پیکار ہونے کے لئے منظم کیا۔ وہ خارجی دنیا سے واقف نہیں تھے تاہم انہوں نے حکومت کے خلاف

گوریلوں کا جنگ اختیار کیا۔

- انہوں نے عادل آباد کے جنگلوں کے پریچ راستوں کو اچھی طرح استعمال کیا۔ انہوں نے قوانین، عدلیہ اور نظام کے اقتدار کو لاکھڑا کیا۔ وہ جنگلوں میں گھومتے رہے۔ انہوں نے آصف جاہی فرماں رواں میر عثمان علی خاں کے سپاہیوں کے خلاف ہتھیار اٹھائے اور آخر دم تک لڑتے رہے۔ انہوں نے جل، جنگل اور زمین کا نعرہ دیا۔
- عبدالستار نے 90 ہندوق بردار پولیس والوں کو لے کر بھیج کر دیا۔ اس نے اپنی حفاظت کیلئے ذرہ بکتر نہیں پہنی تھی۔ اس چاندنی رات میں بھیج کے سینکڑوں ماننے والے، نیزوں، تلواروں اور بھالوں سے لیس تھے۔ بے خوف گونڈوں نے سامنے سے حملہ کیا۔ نظام کی پولیس بارہ فٹ کے فاصلے پر تھی، وہ ہندوقوں کی گولیوں سے چھلنی ہو گئے۔ اس رات پولیس نے بھیج اور ان کے 138 قبائلی لوگوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔
- یہ واقعہ 18 اکتوبر 1940 کو جوڈگھاٹ پر پیش آیا۔ اس واقعہ کے بعد نظام سرکار نے لندن کے مشہور ماہر بشریات کرسٹوفر ہیمن ڈراف کو گونڈوں کے مسائل کی معلومات کے لئے متعین کیا۔

کامریڈ انجمن 1939

- سوشلسٹ انقلاب، قومی جدوجہد آزادی، ترقی پسند ادب سے حوصلہ پا کر نوجوان دانشوروں اور ماہرین تعلیم نے کامریڈ اسوسی ایشن کی تشکیل کی۔ یہ انجمن بحث و مباحثہ کا مرکز بن گئی۔ اسے ڈسمبر 1939 میں قائم کیا گیا۔ جو ادب و ادبیات اس انجمن کے بانیوں میں تھے۔ یہ سیاسی جماعت نہیں تھی، یہ سماج دشمن، فاشزم کے خلاف ہونے کے علاوہ مخالف نظام فورم تھی۔
- وہ آزادی، جمہوریت، سیکولرزم اور سوشلزم کی تائید میں تھی۔ یہ کمیونسٹوں، سوشلسٹوں، کانگریس اور ترقی پسند افراد کے لئے ایک مشترکہ پلیٹ فارم تھی۔ ان کا تعلق کسی پارٹی سے نہیں تھا۔ کامریڈ انجمن میں راج بہادر گوڈ، سید ابراہیم اور عالم خوند میری تھے۔ ان افراد کا جھکاؤ کمیونزم کی جانب تھا۔
- نلگنڈہ میں ضلع کمیونسٹ پارٹی 1942 میں قائم کی گئی اس میں دھرم بھمی ریڈی، نرسہہار ریڈی، ڈی راگھو بندر راؤ اراکین تھے، ڈی وی سببا راؤ کنونیر تھے اور وہ 1943 میں ضلع کمیٹی کے سیکریٹری بنے۔ ایک دوسرا گروہ راوی نارائن ریڈی، بدم یلا ریڈی ڈرام چندر ریڈی، ارتلا لکشمی نرسہہار ریڈی آندھرا مہاسبھا کے لئے کام کر رہے تھے۔

حیدرآباد ریاست کی کمیونسٹ پارٹی

- پروفیسر این جی رنگانے 1928 اور 1933 کے درمیانی عرصہ میں مقامی کسان انجمنیں (مدراں پریسیڈنسی) میں قائم کیں۔ انہوں نے 1934 میں کمیونسٹ پارٹی قائم کی اور ان کی کوششوں نے حیدرآباد کی بائیں بازو کی آندھرا مہاسبھا پر اپنے اثرات مرتب کئے۔
- تلنگانہ کے قائدین جیسے راوی نارائن ریڈی، بدم یلا ریڈی، الواروامی، دیولا پلی وینکٹیشور راؤ نے آندھرا کے کمیونسٹ رہنماؤں سندریا، چیرا جیشور راؤ، بسوا پنیا وغیرہ سے قریبی تعلقات پیدا کئے۔ سی را جیشور راؤ نے تلنگانہ میں سیاسی مکتب فکر کی قدریں، کا اہتمام کیا۔ کمیونسٹوں نے ابتداء میں طلباء اور صنعتی مزدوروں کو اپنی جانب راغب کرنے کے لئے کامریڈ اسوسی ایشن کے فورم کو استعمال کیا ان کا مقصد شہر حیدرآباد میں ٹریڈ یونین کی تنظیم کی تعمیر تھا۔ اس میں مخدوم محی الدین، ڈاکٹر راج بہادر گوڈ، لنگا ریڈی، سری نواس لاهوٹی، مورتی قابل ذکر تھے۔

- تلنگانہ کے کمیونسٹوں کی کامیابی کا آغاز ماکاپورم میں 1940 میں منعقدہ آندھرا مہاسبھا کے ساتویں سیشن میں مسلمان زمینداروں کی تائید میں مجوزہ اصلاحات کو مسترد کرتے ہوئے قرارداد منظور کی گئی۔ اس قرارداد کو اعتدال پسند قائدین رنگا ریڈی، مارپائی ہمنمت راؤ، پی وینکٹ رنگا راؤ کی تائید حاصل تھی۔ اس طرح 1940 تک آندھرا مہاسبھا بائیں بازو کے خیالات کے حامل نوجوانوں کے زیر اثر آ گئی۔
- 1941-46 میں چلوکوری کے مقام پر حضور نگر علاقہ میں نارائن ریڈی کا آندھرا مہاسبھا میں کردار : 1941 میں منعقدہ

- آٹھویں آندھرا مہا سبھا کانفرنس میں صدر نارائن ریڈی نے کئی قومی و بین الاقوامی موضوعات کا جائزہ لیا۔
- کمیونسٹوں نے دوسری عالمگیر جنگ کی حمایت کی۔ 1941 میں بھوگلیر میں منعقدہ آندھرا مہا سبھا کا گیارھویں اجلاس میں راوی نارائن ریڈی نے صدارت کی۔ اس سبھا کے قوم پسند قائدین کے وی رنگا ریڈی، ایم رام چندر راؤ نے اس اجلاس کی خدمت کی اور اسے کمیونسٹوں کے اجلاس سے موسوم کیا۔ انہوں نے ایک علاحدہ قومی آندھرا مہا سبھا کا اجلاس طلب کیا۔ کمیونسٹوں کے آندھرا مہا سبھا میں آندھرا کے کمیونسٹ جیسے سی رام چندر راجیشور راؤں نے شرکت کی۔ انہوں نے تلنگانہ کے کسانوں کو آندھرا مہا سبھا کی سرگرمیوں میں شامل کرنے کا مشورہ دیا۔ وہ کسانوں کے مسائل کی نمائندگی کرنے کے خواہاں تھے مثلاً دھان پر لازمی محصول اور غذائی قلت سے نجات حاصل کرنے کے لئے حکومت نے ایک فرمان دوسری عالمی جنگ (45-1939) کے دوران نافذ کیا تھا۔

حیدرآباد کی طلبا یونین

- طلبا کا مشہور فرنٹ 1939 میں قائم کیا گیا۔ دوسری تنظیم ریڈیکل طلبا کی لیگ بھی معرض وجود میں آئی۔ یہ دونوں تنظیمیں بھی ستیہ گرہ کی سیاست سے مایوس ہو چکی تھیں۔
- تمام تنظیموں سے تعلق رکھنے والے انقلابی ذہنیت کے طلبا نے جنوری 1942 میں تمام حیدرآباد کی طلبا یونین کی تشکیل دی۔ اس تنظیم کو جامعہ عثمانیہ کے مشہور و معروف سیکولر پروفیسر عبدالمجید صدیقی کی سرپرستی حاصل تھیں۔ اس تنظیم کے اراکین نے اومکار پرشاد، جی ایس پرم جی پی، راج بہادر گوڈ، جواد رضوی، بی کے نارائن اور مباداس، واڈوالکر تھے۔
- ممتاز ترقی پسند خواتین جیسے برج رانی، رام پیاری، پرامیلا، جمال النسا بیگم، این سینا ونی نے مہانوا جیون منڈل کو حیدرآباد میں 1941 کے آس پاس قائم کیا۔ پہلے وہ آندھرا مہا سبھا میں آئے اور بتدریج 1943 تک کمیونسٹ پارٹی کے اراکین بن گئے۔
- اکونور و جنگاؤں میں ایک تاریخی مقام ہے۔ وہاں پر عوام نے 1945 میں اضافی محصول عائد کئے جانے پر پولیس اور عہدیداروں کے خلاف بغاوت کی اور انہیں مراجعت کرنے پر مجبور کر دیا

ڈوڈی کرمیا کی شہادت 1946

- ایک اہم واقعہ 4 جولائی 1946 کو واقع ہوا ایک ہزار کے قریب کسان لاشیوں کے ساتھ جنگاؤں کے علاقہ کاڑا وینڈی گاؤں میں جلوس کی شکل میں نمودار ہوئے۔ وہ علاقہ سنور کے دیشمکھ رام چندر ریڈی کی جاگیر تھا۔ زمیندار نے غنڈوں کو کرائے پر حاصل کیا ڈجلوس پر گولیاں چلائیں، کچھ لوگوں کے علاوہ گاؤں کی سنگم کے رکن ڈاڈی کرمیا کو ہلاک کر ڈالا۔ جلوس بے قابو ہو گیا اور غصہ سے بھرے ہوئے جوم نے دیشمکھ کی ماں جانماں درسانی (مالکن) کے مکان کو زارتش کرنے کی کوشش کی۔ پولیس نے اسے تھڑ بھڑ کر دیا۔
- کرمیا کی شہادت نے آگ بھڑکا دی اور اس سے تلنگانہ کی مسلح جدوجہد کا آغاز ہوا۔
- تھانواناک کی شہادت کی یاد میں 11 مئی 1989 میں دھرم پوری کے مقام پر اس کا مجسمہ نصب کیا۔
- مجلس اتحاد المسلمین کا قیام 1927 میں عمل میں آیا۔ نواب سردار علی جنگ بہادر کی قیادت میں مجلس تشکیل پائی۔ بہادر یار جنگ کا انتقال 1944 میں ہوا۔
- رضا کار تنظیم کے سربراہ قاسم رضوی تھے ان کی جذباتی تقریروں سے ریاست کے مسلمانوں میں جوش و خروش پیدا ہوا۔ قاسم رضوی نے سینکڑوں مسلمانوں کو مجلس کار رضا کار بنا دیا، انہوں نے ”انا الملک“ میں حکمران ہوں کا نعرہ دیا۔
- شعیب اللہ خان اردوز نامہ ”پیام“ کے مدیر تھے۔ ان کی حوصلہ افزائی نرسنگ راؤ اور بولگورام کشن راؤ کرتے تھے۔ شعیب اللہ خان اپنے اخبار کے ذریعہ قاسم رضوی کی تقریریں، نظام سرکار کی پالیسیوں اور ان کے عہدیداروں کی سرگرمیوں پر نکتہ چینی کرتے تھے۔
- شعیب اللہ 21 اگست کی رات (1948) کو اپنے اخبار کے دفتر سے واپس ہو رہے تھے، رضا کاروں نے انہیں گولی مار دی، اور ان کے ہاتھ کاٹ دیئے۔

- ریاستی کانگریس نے مئی 1947 کے کھلے اجلاس میں ہندوستان میں شامل ہو جاؤ کی قرارداد منظور کی۔ پارٹی کے اعتدال پسند قائدین جیسے سوامی رامانند تیرتھ، بورگورام کشن راؤ نے ستیگرہ کی اور گرفتار ہوئے۔
- 7/ اگست 1947 کو ’ہندوستان میں شامل ہو جاؤ‘ کا دن منایا گیا۔ نظام نے 13 اگست 1947 کو اپنے آزاد رہنے کے منشا کو ظاہر کیا۔
- سوامی رامانند تیرتھ کی تائیدی کی۔ انہوں نے حیدرآباد میں سلطان بازار کے چوراہے پر قومی پرچم لہرایا۔ نہرو نے انہیں پرچم دیا تھا۔
- حکومت ہند نے 29 نومبر 1947 کو حیدرآباد سے ایک معاہدہ کیا جسے Stand Still Agreement کہا جاتا ہے۔ بعد میں 1948 میں پولیس ایکشن کا فیصلہ کیا گیا۔ اس طرح ہندوستان میں شامل ہو جاؤ تحریک کامیاب ہو گئی۔

پولیس ایکشن

- وزیر داخلہ سردار پٹیل نے 13 ستمبر 1948 کو پولیس ایکشن کا آغاز کیا۔ اس کا فوجی کوڈ "Operation Polo" تھا۔
- میجر جنرل جے این چودھری، لیفٹنٹ جنرل راجندر سنگھ کی قیادت میں فوج 13 ستمبر 1948 کی صبح میں حیدرآباد میں داخل ہوئی۔
- ابتدائی دو دنوں میں تھوڑی بہت مزاحمت کی گئی۔ بعد میں رضا کار اور نظام سرکار کی فوج میدان چھوڑ کر فرار ہو گئی۔ العیدروس کی قیادت میں حیدرآباد کی فوج 17 ستمبر 1948 میں ہتھیار ڈال دی۔ نظام نے شکست تسلیم کی اور حیدرآباد انڈین یونین کا حصہ بن گیا۔
- دوسرے دن یعنی 18 ستمبر 1948 کو ہندوستانی فوج شہر حیدرآباد میں داخل ہوئی، نظام نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو پیغام بھیجا اور اپنی شکایت واپس لے لی۔ جے این چودھری ریاست حیدرآباد کے فوجی گورنر بنے۔
- 1948 کے پولیس ایکشن نے ریاست حیدرآباد اور تلنگانہ عوام کی زندگی میں ایک نئے باب کا آغاز کیا۔ میجر جنرل جے۔ این۔ چودھری کی فوجی حکومت کا 1949ء میں خاتمہ ہو گیا۔ ایک شہری حکومت قائم کی گئی۔ ایم۔ کے۔ ویلوڈ آئی سی ایس کے سربراہ تھے۔

لسانی بنیاد پر ریاست آندھرا پردیش کا قیام

- ڈسمبر 1953ء میں ریاستوں کی دوبارہ تنظیم کمیشن (ایس آر سی) کا تقریر فضل علی کی صدارت میں لسانی بنیاد پر ریاستوں کے قیام کے مطالعے کے لیے کیا گیا۔ کمیشن کے دیگر اراکین ایچ۔ این۔ کنجر اور کے۔ ایم پائیکر تھے۔ ایس آر سی کی سفارشات پر سابقہ مدراس ریاست کے تلگو بولنے والے علاقے شمالی سرکاروں (ساحلی آندھرا) اور رائلکھیمہ کو لیتے ہوئے 1953ء میں آندھرا ریاست کی تشکیل دی گئی۔
- نئی ریاست کے پہلے وزیر اعلیٰ ٹنگٹوری پرکاشم بنے۔ دوسری جانب ریاست حیدرآباد میں 1952ء میں عوامی حکومت قائم ہوئی اور پرگولہ کرشنا راؤ وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے۔

بورگولہ رام کرشنا راؤ

- 1952ء میں عام انتخابات ہوئے اور کانگریس پارٹی برسر اقتدار آئی۔ اگرچہ کانگریس نے تلنگانہ میں اکثریت حاصل نہیں کی اس نے مرہٹواڑہ اور کرناٹک کے علاقوں میں کامیابی حاصل کی۔
- کانگریس کی مرکزی قیادت ایک تلگو نژاد کو چیف منسٹر بنانے کی خواہاں تھی۔ تلگو بولنے والے ریاست میں 50 فیصد سے زیادہ تھے اس لئے بورگولہ رام کرشنا راؤ چیف منسٹر بنے۔ بورگولہ رام کرشنا راؤ تلگو اردو انگریزی، مرہٹی، سنسکرت اور فارسی کے عالم تھے۔ وہ ایک عظیم سیاسی و سماجی جہد کار تھے۔ انہوں نے ہندوستان میں شامل ہو جاؤ کی تحریک میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ انہوں نے آندھرا پردیش کی تشکیل میں بھی اہم رول ادا کیا۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) کس کو اعزاز تھا کہ وہ واحد شخص ہے جن کو مہاتما گاندھی نے 1941ء میں انفرادی ستیگرہ کے دوران گرفتاری کے لیے منتخب کیا تھا۔
- (1) رام جی گوڈ (2) بھاگیہ ریڈی ورما (3) چٹوپادھیہ (4) سوامی رامانند تیرتھ
- (2) حیدرآباد میں کونسے سال پہلا قانون برائے جنگلات لاگو کیا گیا؟

- (1) 1870ء (2) 1880ء (3) 1865ء (4) 1868ء
- (3) کس نے کچھ عرصہ کے لئے آصف جاہی دور میں نزل کو صدر مقام بنایا تھا؟
- (1) رام جی گوٹڈ (2) کرم بھیم (3) طرہ باز خاں (4) ڈوڈی کمریا
- (4) نزل کے قلعہ میں کس کی یادگار بنائی گئی۔
- (1) ڈوڈی کمریا (2) کرم بھیم (3) طرہ باز خاں (4) رام جی گوٹڈ
- (5) کس نے جل، جنگل اور زمین کا نعرہ دیا۔
- (1) ڈوڈی کمریا (2) کرم بھیم (3) طرہ باز خاں (4) رام جی گوٹڈ
- (6) کاماریڈی کے گڑم گاؤں میں کس کی یادگار تعمیر کی گئی؟
- (1) ڈوڈی کمریا (2) کرم بھیم (3) شیخ بندگان (4) رام جی گوٹڈ
- (7) کس نے 1928 اور 1933 کے درمیانی عرصہ میں مقامی کسان انجمنیں (مدراس پریسیڈنسی) میں قائم کیں۔
- (1) پروفیسر این جی رنکا (2) پروفیسر جے شنکر (3) کالوجی نارائن راؤ (4) بھاگیہ ریڈی ورا
- (8) 1941 میں منعقدہ آٹھویں آندھرا مہاسبھا کانفرنس میں کس صدارت میں کئی قومی و بین الاقوامی موضوعات کا جائزہ لیا۔
- (1) پروفیسر این جی رنکا (2) نارائن ریڈی (3) کالوجی نارائن راؤ (4) بھاگیہ ریڈی ورا
- (9) کس کی شہادت نے آگ بھڑکادی اور اس سے تلنگانہ کی مسلح جدوجہد کا آغاز ہوا۔
- (1) کرم بھیم (2) رام جی گوٹڈ (3) ڈوڈی کمریا (4) بندگان
- (10) اردو اخبار ’امروز‘ اور ’پیام‘ کے ایڈیٹر تھے۔
- (1) نرسنگ راؤ (2) شعیب اللہ خاں (3) محبت حسین (4) پرتاب ریڈی

جوابات

1-4	2-3	3-1	4-4	5-2	6-3	7-1	8-2	9-3	10-2
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

آندھرا پردیش کا قیام اور تلنگانہ تحریک کے مراحل

- آزاد ہندوستان میں بہت کم عوامی تحریکات نے اپنے جمہوری مطالبات کو حاصل کیا۔ ایسی ہی ایک تحریک تلنگانہ ریاست کا حصول ہے۔ تلنگانہ عوام کی علاحدہ ریاست حاصل کرنے کی جدوجہد تاریخ میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔
 - یہ صرف عوام مختلف سیاسی جماعتوں اور عوامی تنظیموں کی بے غرض جمہوری جدوجہد کی وجہ سے ممکن تھا۔ شہری سماج اور تلنگانہ کے تمام طبقات نے تحریک میں اپنے مقصد کے حصول تک جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ یہ 60 برسوں پر محیط ایک طویل جدوجہد رہی ہے۔
- لسانی بنیاد پر ریاست آندھرا پردیش کا قیام
- ڈسمبر 1953ء میں ریاستوں کی دوبارہ تنظیم کمیشن (ایس آر سی) کا تقرر فضل علی کی صدارت میں لسانی بنیاد پر ریاستوں کے قیام کے مطالعے کے لیے کیا گیا۔ کمیشن کے دیگر اراکین ایچ۔ این۔ کنجراؤ کے۔ ایم پائیکر تھے۔ ایس آر سی کی سفارشات پر سابقہ مدراس ریاست کے تلوگو بولنے والے علاقے شمالی سرکاروں (ساحلی آندھرا) اور رائلسیما کو لیتے ہوئے 1953ء میں آندھرا ریاست کی تشکیل دی گئی۔
 - نئی ریاست کے پہلے وزیر اعلیٰ ٹیلٹوری پرکاشم بنے۔ دوسری جانب ریاست حیدرآباد میں 1952ء میں عوامی حکومت قائم ہوئی اور پرگولہ کرشنا راؤ وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے۔

ابتدائی مرحلہ

- علاحدہ تلنگانہ تحریک مختلف مرحلوں میں چلی۔ پہلا مرحلہ عوام کی ناراضگی اور عدم اطمینانی کے ساتھ شروع ہوا اور 1969ء میں شدت اختیار کرتے ہوئے پرتشدد بن گیا۔ اگرچہ کہ مرکزی حکومت کے متعینہ وعدوں کے ساتھ کچھ سست رفتار ہوا لیکن عوام میں ناراضگی باقی رہی کیونکہ مرکزی حکومت ان وعدوں پر عمل آوری نہ کر سکی تھی۔

ریاستی تنظیم نو کمیشن 1953

- آندھرا ریاست کی تشکیل کے بعد 22 دسمبر 1953ء میں نہرو نے یہ اعلان کیا کہ ہندوستان کی ریاستوں کی تنظیم نو کے مطالبے کا غیر جانبداری سے جائزہ لینے کے لیے ایک کمیشن قائم کیا جائے گا۔ اس کے مطابق 29 دسمبر 1953ء کو حکومت ہند نے ریاستی تنظیم نو کمیشن قائم کیا جس کے چیئرمین فضل علی اور دو ارکان ایچ۔ این کنجراو اور کے۔ ایم پانیکر تھے۔ ان کو یہ ذمہ داری دی گئی کہ وہ تنظیم نو کے لیے حالات کا جائزہ لیں اور اس مسئلے کے حل کے لیے سفارشات کریں۔
- ایس آر سی نے 22 مہینوں تک کام کیا 104 مقامات کا دورہ کیا 1,52,550 دستاویزات کا مطالعہ کیا اور 9000 سے زائد افراد سے بات کی۔ 10/10 اکتوبر 1955ء کو اپنی 267 صفحات پر مشتمل رپورٹ پارلیمنٹ کو پیش کی۔

شریفانہ معاہدہ

- پہلی ریاستی تنظیم نو کمیشن ریاست آندھرا کے ساتھ تلنگانہ علاقہ کے فوری انضمام کے حق میں نہیں تھا باوجود مشترکہ زبان مسئلہ کے ایس آر سی نے کہا کہ آندھرا علاقہ میں اکثریت کی رائے ایک بڑی ریاست کے حق میں ہے لیکن تلنگانہ میں رائے عامہ ابھی واضح نہیں ہے، تلنگانہ عوام انضمام کے حق میں نہیں تھے تلنگانہ میں مخالفت کے باوجود 25 نومبر 1955ء کو یہ قرارداد انضمام کے بعد تلنگانہ کے مفادات کی حفاظت فراہم کرنے کے لیے منظور کی گئی دریں اثناء تلنگانہ میں ملکی تحریک شروع ہوئی۔ تلنگانہ عوام فکر مند تھے کہ تعلیم اور ملازمت کے مواقع غیر تلنگانہ عوام چھین لیں گے ان حالات میں دونوں ریاستوں کے رہنماؤں نے دہلی میں مرکزی حکومت کی قیادت میں بات چیت کا آغاز کیا اور دونوں فریق 20 فروری 1956ء کو ایک معاہدہ پر پہنچے جو شریفانہ معاہدہ کہلایا۔
- آندھرا کی نمائندگی بی گوپال ریڈی، نیلم سنجیو ریڈی، گو تو لچنا، اے ستیا نارائن راجو اور حیدرآباد کی نمائندگی بر گولہ راما کرشنا راؤ، مری چنار ریڈی، جے۔ وی نرسنگ راؤ کے۔ وی رنگ ریڈی نے کی۔ دونوں رہنماؤں نے حسب ذیل نکات پر رضامندی ظاہر کی وہ یہ ہیں۔
- تلنگانہ کی زائد آمدنی صرف تلنگانہ کی ترقی کے لیے خرچ کی جائیگی۔ ریاست کے نظم و نسق پر ہونے والے اخراجات دو علاقے متناسب برداشت کریں گے۔
- تلنگانہ میں موجود تعلیمی سہولتیں صرف تلنگانہ طلباء کے لیے مختص رہیں گی۔ تلنگانہ طلباء کو ریاست کے تمام تعلیمی اداروں میں 1:3 کی نسبت میں حصہ ملنا چاہیے۔
- ملکی قوانین جاری رکھنے کے لیے صرف وہ لوگ تلنگانہ میں ملازمتوں اور تعلیم کے لیے اہل ہوں گے جو کم از کم بارہ برس کی سکونت تلنگانہ میں رکھتے ہوں۔
- تلنگانہ کی ضرورتوں اور ترقی کو دیکھنے کے لیے ایک قانونی ادارہ علاقائی کونسل کے نام سے قائم کیا جائے گا جس میں قانون ساز اسمبلی سے 20 ارکان شامل رہیں گے۔
- آندھرا پردیش کی وزارت تلنگانہ سے 40 فیصد اور آندھرا علاقہ سے 60 فیصد ارکان پر مشتمل ہوگی۔ مالگداری، صنعتیں، تجارت جیسے اہم محکموں میں کم از کم دو محکمے تلنگانہ کو دیئے جائیں گے۔
- اگر وزیر اعلیٰ آندھرا سے تعلق رکھتا ہو تو نائب وزیر اعلیٰ تلنگانہ سے ہوگا اور وزیر اعلیٰ تلنگانہ سے ہو تو نائب وزیر اعلیٰ آندھرا سے ہوگا۔
- تلنگانہ میں زرعی زمینات کی فروخت پر کنٹرول تلنگانہ علاقائی کونسل کا ہوگا۔

○ تلنگانہ عوام تلنگانہ کے آندھرا کے ساتھ انضمام پر تشویش میں مبتلا تھے انہوں نے انضمام کی مخالفت کی۔

تلنگانہ علاقائی کونسل (1958ء)

- شریفانہ معاہدہ میں اس بات پر رضامندی ظاہر کی گئی تھی کہ تلنگانہ عوام کے مفادات کی حفاظت کے لیے ایک علاقائی کونسل تشکیل دی جائے گی۔ اس کے مطابق صدر جمہوریہ ہند کے حکم سے فروری 1958ء میں کونسل قائم کی گئی۔
- تلنگانہ کی زرعی زمین کا کوئی بھی حصہ کونسل کی مرضی کے بغیر نہ فروخت کیا جائے گا اور نہ ہی خرید جائے گا۔ سرکاری شعبوں میں تلنگانہ عوام کی ملازمت کے مواقع کی ضمانت بھی کونسل کی ذمہ داری ہوگی۔ تاہم علاقائی کونسل کو کوئی قانونی موقف یا ضروری اختیارات نہیں دیئے گئے۔ یہ صرف ایک مشاورتی ادارہ تھی۔
- وزیر اعلیٰ نیلم سنجیواریڈی نے خود شریفانہ معاہدہ سے قطع تعلق کیا۔ شریفانہ معاہدہ کے مطابق اگر وزیر اعلیٰ ایک علاقہ سے ہو تو دوسرے علاقے سے نائب وزیر اعلیٰ بنایا جائے گا۔ جب نیلم سنجیواریڈی کو وزیر اعلیٰ بنایا گیا نائب وزیر اعلیٰ کا تقرر نہیں کیا گیا۔
- تلنگانہ کے لیے آندھرائی قائدین کی جلی نقرت سے شدید مجروح کونسل کے پہلے صدر اچھوتاریڈی نے 1960ء میں وزیر اعلیٰ کو تلنگانہ سے کی گئی نا انصافیوں اور حکومت کے دہرے پن کے بارے میں ایک خط لکھا۔ انہوں نے تنقید کی کہ کونسل کی مرضی کے بغیر آندھرا کے سرمایہ داروں کو انتہائی کم قیمتوں پر سرکاری زمینات فروخت کئے گئے اور لاکھوں تلنگانہ عوام کو بے گھر کیا گیا۔ انہوں نے تلنگانہ عوام کے لیے مختص ملازمتوں پر آندھرا عوام کے تفرقات اور تلنگانہ ملازمین کے ساتھ بے ریوژن میں کی گئی نا انصافی پر بھی تنقید کی۔
- ان شکایتوں پر توجہ دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ دامودر سنجیو پانے 1961ء میں اسمبلی میں ایک قرطاس ایض تلنگانہ کو خصوصی رعایتیں دیتے ہوئے جاری کیا۔
- قرطاس ایض تلنگانہ کے زائد فنڈ سے پوچھ پاڑ پراجیکٹ کی تعمیر اور کٹہ گوڈم میں فریٹلائز فیکٹری کے آغاز اور تلنگانہ کی ترقی کے لیے نظام سیکورسٹیز کے 13 کروڑ روپوں کے استعمال کے وعدے پر مشتمل تھا۔ تاہم ان تعینات پر عدم عمل آوری نے تلنگانہ کے مطالبے کو پر زور بنا دیا۔

1969ء کی تحریک

- شریفانہ معاہدہ کی خلاف ورزی اور تلنگانہ کے ساتھ مسلسل امتیازی سلوک نے عوام کی عدم اطمینانی میں اضافہ کیا۔ اپنی طاقت اور اقتدار کے استعمال سے آندھرائی قائدین نے اضلاع نظام آباد، کریم نگر، رنگارڈی، حیدرآباد، نلگنڈہ اور محبوب نگر میں قیمتی زمینات سستے داموں میں خرید لیں۔ اس کے علاوہ ملکی قوانین کی خلاف ورزی تلنگانہ کی زائد رقومات کا دیگر علاقوں کی ترقی کے لیے استعمال، سرکاری ملازمتوں میں تلنگانہ عوام کے ساتھ امتیاز نے اس بے چینی و عدم اطمینانی پر آگ پر تیل کا کام کیا۔
- کھمم اور جامعہ عثمانیہ میں تلنگانہ ملازمتوں میں آندھرائی عوام کے تفرقات کے خلاف مظاہرے شروع ہوئے۔ بہت جلد یہ تحریک تلنگانہ کے دوسرے حصوں میں پھیلی۔ 9 جنوری 1969ء کو ضلع کھمم کے پالونچہ کے طالب علم رویندر ناتھ نے کٹہ گوڈم کے تھرمل پاور پلانٹ میں آندھرائی عوام کو زیادہ نوکریاں متعین کرنے کے خلاف مظاہرہ کیا اور یہ تحریک بہت جلد ساری ریاست کی تحریک بن گئی۔ یہ تحریک مختلف مظاہروں جیسے دھرنا، ہڑتال، احتجاج، جسمانی حملے، سرکاری دفاتروں میں سرکاری جائیدادوں کی تباہی سے۔
- کوئڈا لکشمین باپوجی نے جو کاسو برہما ننداریڈی حکومت میں وزیر اطلاعات تھے استعفیٰ دیدیا اور تحریک میں شامل ہو گئے۔ استعفیٰ کے وقت انہوں نے تلنگانہ عوام سے اپیل کی کہ وہ عزم صمیم کے ساتھ آگے بڑھیں اور کسی بھی قربانی کے لیے تیار رہیں۔ خواتین نے تحریک میں عظیم رول نبھایا۔ مشہور خواتین رہنما جیسے سدا لکشمی، سمتر ادیوی اور الیشوری بانی تحریک میں آگے رہیں۔ سدا لکشمی نے تلنگانہ پر جاسمیتی کی نائب صدر نشین کے طور پر کام کیا اور تحریک میں سرگرم حصہ لیا۔
- تلنگانہ عوام کا کونشن مارچ 1969ء میں تلنگانہ پر جاسمیتی بنا جس کے صدر مدن موہن اور معتمد وینکٹ رام ریڈی تھے۔ دیگر قائدین جیسے ماکارجن، سدھیر ریڈی، بھوپتی، کرشنا مورتی، اموس وغیرہ نے بھی تحریک میں اہم رول نبھایا۔ ملازمین، صحافی اور سیاسی جماعتوں کی

- شرکت کے ساتھ تحریک کو مزید تقویت ملی۔ تحریک جس کو طلباء نے شروع کیا تھا بعد میں مری چناریڈی جیسے سیاسی قائدین کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ انہوں نے حصول تلنگانہ کے مقصد کو ظاہر کیا اور تحریک کی قیادت کی۔ حکومت کے احتجاج کرنے والے ملازمین کو معطل کیا۔
- ستیہ گره، ریالیاں، ہڑتال، بند روزمرہ کا معمول بن گئے۔ یکم جون 1969ء کو کوونڈا لکشمین باپوجی کی قیادت میں تلنگانہ پردیش کانگریس کا قیام عمل میں آیا۔
- تحریک کو کچلنے کے لیے حکومت نے پولیس کو تعینات کیا۔ پولیس فائرنگ اور دیگر واقعات میں 370 لوگ جاں بحق ہوئے۔ اس تناظر میں حالات کی شدت کو دیکھتے ہوئے مرکزی حکومت کی وزیراعظم اندرا گاندھی نے یکم اپریل 1969ء کو آٹھ نکاتی فارمولہ پیش کیا۔

کوونڈہ لکشمین باپوجی (1915-2014)

- کوونڈہ لکشمین باپوجی 27 ستمبر 1915ء کو ضلع عادل آباد کے وانڈی دیہات میں پیدا ہوئے وہ ایک اچھے فٹ بال کھلاڑی تھے۔ اعلیٰ تعلیم کیلئے وہ حیدرآباد منتقل ہوئے ایونگ کالج سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ وندے ماترم اور سیول لبرٹیز تحریکوں میں حصہ لیا۔
- حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس پارٹی کو دوبارہ منظم کرنے میں حصہ ادا کیا۔ ریاست حیدرآباد میں ہندوستان چھوڑ دو تحریک کی قیادت کی۔ انہوں نے 1949ء میں پدماشالی ہاسٹل شروع کیا اور آندھرا پردیش اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر بنے اور دامودرم سنجیویا کی حکومت میں چھوٹی صنعتوں، دستکاری اور آبکاری کے وزیر کے طور پر کام کیا۔
- انہوں نے ملکی احتجاج اور 1969ء کی تلنگانہ تحریک میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ وہ 1969ء تحریک کے دوران استعفیٰ دینے والے پہلے وزیر تھے۔ وہ اپنی آخری سانس تک علاحدہ تلنگانہ ریاست کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے رہے۔

آٹھ نکاتی فارمولہ (اپریل 1969ء)

- آٹھ نکاتی فارمولہ بنیادی طور پر زور تحریک کے خاتمہ کا ایک منصوبہ تھا آٹھ نکاتی فارمولے کی اہم توضیحات یہ تھے۔
 1. تلنگانہ کی زائد آمدنی پر اعلیٰ اختیاری کمیٹی تشکیل دینا۔
 2. تلنگانہ کی کھوئی ہوئی زائد آمدنی کو دوبارہ حاصل کرنا۔
 3. وزیر اعلیٰ کی صدارت میں پلاننگ کمیشن تشکیل دینا۔
 4. منصوبہ کی عمل آوری کمیٹی تشکیل دینا۔
 5. پلاننگ کمیٹی کے ارکان کو مکمل آزادی دینا۔
 6. تلنگانہ عوام کو مقامی روزگار کے مواقع کا تین دینا۔
 7. تلنگانہ ملازمین کی شکایتوں کو دیکھنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دینا۔
 8. تلنگانہ کی ترقی کے لیے مرکز کی جانب سے خصوصی توجہ۔
- تلنگانہ کو دیئے گئے تمغیاتی پر عمل آوری کے لیے جی۔ او 36 جاری کیا گیا اس جی۔ او کا مقصد ان غیر مقامی کو واپس بھیجنا تھا جن کا تقرر تلنگانہ کی نوکریوں پر ہوا تھا لیکن اس جی۔ او کو کسی نے چیلنج کیا عدالت نے اس جی۔ او کو غیر دستوری قرار دیا اور کالعدم قرار دیا۔ اس سے عوام کی ناراضگی میں اضافہ ہوا۔
- تلنگانہ کے عوام آٹھ نکاتی فارمولے سے خوش نہیں تھے چونکہ اس میں کوئی حل نہیں بتلایا گیا تھا۔ انہوں نے 1971ء میں آنے والے انتخابات میں اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ تلنگانہ پر جاسمیتی (ٹی۔ پی۔ ایس) نے 14 لوک سبھانشتوں پر مقابلہ کیا اور 10 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔ سمیتی کی اس شاندار فتح نے علاحدہ ریاست کے لیے عوامی احساس کی عکاسی کی۔ پھر بھی حکومت نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی۔ وہ مزید ایک پانچ نکاتی فارمولے کے ساتھ آئی لیکن کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔

- احتجاجیوں نے اس کو مسترد کر دیا کیوں کہ یہ اس سے پہلے کے نکات سے مختلف نہیں تھائی۔ پی۔ ایس نے انتخابات میں قابل لحاظ نشستیں جیتی تھی لیکن چند سیاسی تبدیلیوں کی وجہ سے تحریک کو واپس لیا گیا۔ سمیٹی کے بیشتر قائدین کانگریس پارٹی میں شامل ہوئے اور سیاسی تقررات حاصل کئے۔
- شریستی اندرا گاندھی نے برہماننداریڈی کو ہٹا کر تلنگانہ کے مقامی پی۔ وی۔ نرسہاراؤ کو وزیر اعلیٰ بنایا۔ اس کے اس عمل سے تحریک کی شدت میں کچھ کمی واقع ہوئی۔
- آندھرا کے طاقتور سیاسی رہنماؤں نے جے آندھرا احتجاج شروع کیا۔ اس نے شہر حیدرآباد میں ملکی قوانین کی مقبولیت کو لیا۔ چند آندھرائی ملازمین 14 فروری 1972ء کو ملکی قوانین کے جائز ہونے کے سوال پر ہائی کورٹ سے رجوع ہوئے اور ان قوانین کو غیر آئینی قرار دینے کے لیے درخواست کی۔
- سپریم کورٹ نے 3 اکتوبر 1972ء کے اپنے فیصلے میں قوانین کو برقرار کیا۔ علاوہ ازیں اس فیصلہ پر رد عمل ظاہر کرتے ہوئے اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ قطعی ہے۔
- سپریم کورٹ کے فیصلے اور وزیر اعلیٰ کے رد عمل نے آندھرا کے نوجوانوں کو مخالف بنایا اور جے آندھرا تحریک شروع ہوئی۔ وہ امتیازی ملکی پالیسی سے ناراض تھے اور انہوں نے محسوس کیا کہ تلنگانہ میں ان کی ملازمت کے امکانات متاثر ہوں گے۔ انہوں نے تلنگانہ علاقائی کمیٹی کو دیئے اختیارات کو معطل کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جب تک بغیر کسی شرائط کے ریاست متحد نہیں ہوگا تحریک کو معطل نہیں کریں گے۔ تلنگانہ عوام نے بھی ان کے موقف کی تائید کی۔
- 5 اکتوبر 1972ء کو آندھرائی طلباء نے بند منایا۔ 7 اکتوبر کو آندھرا کے نان گزیٹیڈ آفیسر (NGOS) نے غیر معینہ مدت کی ہڑتال شروع کی۔ کمیونسٹوں نے بھی متحدہ ریاست کے مطالبے کی تائید کی اور مظاہرے کئے۔ جس کے نتیجے میں علیحدگی پسندوں اور متحدہ ریاست کے احتجاجیوں کے درمیان جھڑپیں واقع ہوئیں۔
- جب حالات بگڑنے لگے تو پی۔ وی۔ نرسہاراؤ نے وزیر اعلیٰ کے عہدہ سے 18 جنوری 1973ء کو استعفیٰ دیدیا۔ متبادل حکومت کے قیام کے لیے حالات مناسب نہیں تھے صدر راج نافذ کیا گیا۔ 5 مارچ 1973ء کو NGO's نے اپنی ہڑتال ختم کر دی۔ وقت کے ساتھ تحریک نے دم توڑ دیا۔

چھ نکاتی فارمولہ

1. پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لیے کام کرنے کے لیے ریاستی سطح کے پلاننگ بورڈ اور ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل۔
 2. حیدرآباد میں ایک سنٹرل یونیورسٹی کا قیام۔
 3. گزیٹیڈ جونیئر انجینروں، سپروائزر اور اسٹنٹ سرجن کے عہدوں کے تقررات میں مقامی امیدواروں کو ترجیح۔
 4. سرکاری ملازمین کی شکایتوں کی سماعت کیلئے اعلیٰ اختیار ایڈسنٹر پیوٹریبونل کا قیام۔
 5. مقدمے اور اس کے بعد غیر یقینی سے اجتناب کے لیے مناسب دستوری ترمیم لانا۔
 6. ملکی قوانین اور تلنگانہ علاقائی کمیٹی کی برخواستگی۔
- 1969ء میں نہ صرف طلباء اور ملازمین بلکہ عوام کے بیشتر طبقات بشمول خواتین نے سرگرم حصہ لیا۔ بالخصوص متوسط طبقہ خواتین اور دیہی عوام کا حصہ رہا۔ مسلمانوں نے بھی اس تحریک کی حمایت کی۔ اگرچہ اس تحریک نے طاقتور قیادت کی کمی کی وجہ سے علاحدہ ریاست کے مقصد کو حاصل نہیں کر سکی لیکن اس نے عوام بالخصوص نوجوانوں میں علاحدہ ریاست کی خواہش کے بیج بو دیئے۔

زول سٹم

- زول سٹم کا قیام صدر راجی حکمنامہ مورخہ 18 اکتوبر 1975ء میں لایا گیا۔ اس پر عمل آوری کے لیے جی۔ او نمبر 674 جاری کیا گیا۔ اس

کے مطابق آندھرا پردیش کو چھ زونس میں تقسیم کیا گیا۔ آندھرا اور راکسیما میں چار زونس اور تلنگانہ میں دو زونس لیکن حیدرآباد کے چند برانچس کو فوری زونس قرار دیا گیا۔ نوجوانان تلنگانہ نے اس پر ناراضگی ظاہر کی۔

جی۔ او نمبر 610

- حکمرانوں نے مختلف پالیسیوں اور سرکاری حکمناموں کے ذریعہ علیحدگی پسندی کے مطالبے کو رفع کرنے کی مسلسل کوشش کیں۔ 1983ء میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے ایک تین رکنی کمیٹی کی تشکیل تلنگانہ کے بیروزگار نوجوانوں کو تلنگانہ علاقہ میں ملازمتوں کے تعین کے مطالبے کی جانچ کے لیے کی۔ اس کمیٹی نے سفارش کی کہ تقریباً 60,000 آندھرائی لوگوں کا تقرر ان جائیدادوں پر کیا گیا ہے جو تلنگانہ کے لوگوں کے لیے مختص تھے۔ ان کو فوری طور پر خالی کرتے ہوئے تلنگانہ کے لوگوں کا تقرر کیا جانا چاہیے۔
- سفارشات کے پیش نظر ڈسمبر 1985ء میں یں۔ ٹی رامارائو نے جی۔ او نمبر 610 جاری کیا اور کہا کہ اس پر عمل آوری 31 مارچ 1986ء سے ہوگی۔ انہوں نے یہ بھی وعدہ کیا کہ برخواست شدہ ملازمین کو آندھرا بھیجا جائے گا اور وہاں پر زائد جائیدادیں پیدا کرتے ہوئے ان کو ضم کیا جائے گا۔ تاہم 1989ء میں ان کی معیاد ختم ہونے تک بھی اس پر عمل آوری نہیں کی گئی۔
- کانگریس پارٹی اور چند رابا بونا نیڈو کی متواتر حکومتیں بھی اس پر عمل کے لیے کوئی توجہ نہیں دی۔ تلنگانہ تحریک اور تلنگانہ قائدین کے جی۔ او نمبر 610 پر عمل آوری کے مطالبے کے دباؤ کی وجہ سے چند رابا بونا نیڈو نے ایک رکنی گرگانی کمیٹی تشکیل دی۔
- بعد میں ایک اور کمیٹی پرکاش ریڈی کے تحت قائم کی گئی۔ کمیٹی نے اپنی وسط مدتی رپورٹ میں کہا کہ تلنگانہ کی جائیدادوں پر صرف چند آندھرا کے لوگ اس وقت کام کر رہے ہیں۔ اس رپورٹ سے غضبناک ہو کر علاحدہ ریاست تلنگانہ کا مطالبہ پھر ایک مرتبہ شدت اختیار کر گیا۔

کالوجی نارائن راؤ (1914-2002)

- رگھویندر نارائنا لکشمی کانت سری نیواس راؤ رام راجہ کالوجی نارائن راؤ جو کالوجی کے نام سے مشہور ہیں 9 ستمبر 1914ء کو ضلع بیجاپور کے رٹے پلے میں پیدا ہوئے۔ ان کا خاندان ورنگل منتقل ہوا اور وہیں سکونت اختیار کی۔ انہوں نے 1939ء میں قانون کی ڈگری حاصل کی۔
- وہ تلگو، کنڑا، مرہٹی، اردو اور انگریزی میں ماہر تھے۔ انہوں نے سماجی خدمت کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ انہوں نے کئی کتابیں لکھیں جیسے اناکتھلو (1941)، کالوجی کتھالو (1943)، پردھیواویا (1946) ناگوڈاوا (1953)، جیونا گیتالو (1968)، تلنگانہ اڈھیاما کوستیلو (1969-70)، کالوجی کتھلو (2000)، اور کئی کتابوں کا تلگو میں ترجمہ کیا۔ وہ ایک بشیر نواز تھے اور سیول لبرٹیز تحریک میں کام کیا۔ لائبریری تحریک سے آریاسماج، دندے ماترم تحریک سے لیکر علاحدہ ریاست کی تحریکوں میں سرگرم حصہ لیا۔
- حکومت ہند نے 1992ء کو انھیں پدم بھوشن سے نوازا۔ 1992ء میں کانکتیہ یونیورسٹی نے انہیں اعزازی ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے نوازا۔ ان کا انتقال 2002ء میں ہوا۔ تلنگانہ حکومت نے 2014ء میں ان کی 100 ویں برسی منائی اور تلنگانہ ریاست کے وزیر اعلیٰ کے چندر شیکھر راؤ نے ان کے نام پر ورنگل میں کلاکیشن کا افتتاح کیا۔ حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ہر سال 9 ستمبر کو ان کے یوم پیدائش کو بھاشا دنو تسوم (یوم لسان) منایا جائے گا۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) حیدرآباد کا ہندوستان میں کب انضمام عمل میں آیا۔
- (1) 18 ستمبر 1946ء (2) 17 ستمبر 1956ء (3) یکم نومبر 1956ء (4) 17 ستمبر 1948ء
- (2) ریاستوں کی تنظیم نو کے لئے کونسا کمیشن قائم کیا گیا تھا۔ (3)
- (1) کوٹھاری کمیشن (2) بلونت رائے مہتا کمیٹی (3) فضل علی کمیشن (4) سرکار یہ کمیشن
- (3) شریفانہ معاہدہ کب طے پایا۔

- (1) 18 ستمبر 1946ء (2) 20 فروری 1956ء (3) یکم نومبر 1956ء (4) 17 ستمبر 1948ء
 (4) تلنگانہ علاقائی کونسل کب قائم کی گئی۔
- (1) 1958ء (2) 1956ء (3) 1969ء (4) 1953ء
 (5) 1969ء کی تحریک میں سب سے پہلے کس وزیر نے استعفیٰ دیا تھا۔
- (1) کالو جی نارائن ریڈی (2) پروفیسر جے شنکر (3) کونڈہ لکشمن بابوجی (4) ان میں سے کوئی نہیں
 (6) زول سسٹم کا قیام صدارتی حکمنامہ مورخہ میں لایا گیا۔
- (1) 18 ستمبر 1976ء (2) 18 اکتوبر 1975ء (3) یکم نومبر 1976ء (4) 17 ستمبر 1968ء
 (7) کس کی پیدائش پر حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ہر سال 9 ستمبر کو ان کے یوم پیدائش کو بھاشا دن (یوم لسان) منایا جائے گا۔
- (1) کالو جی نارائن راؤ (2) پروفیسر جے شنکر (3) کونڈہ لکشمن بابوجی (4) بھاگیہ ریڈی و رما
 (8) آٹھ نکاتی فارمولہ کب پیش کیا گیا۔
- (1) 1958ء (2) 1956ء (3) 1969ء (4) 1968ء

جوابات

1-4	2-3	3-2	4-1	5-3	6-2	7-1	8-3
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----

تحریک کا دوسرا مرحلہ

- 1969ء کی علاحدہ ریاست کے لیے تحریک کو سیاسی طریقوں سے روکنے کی کوشش کی گئی، عوامی ناراضگی برقرار رہی۔
- 1985ء سے مختلف تنظیموں اور دانشوروں نے مسلسل تلنگانہ کی پسماندگی اور اس کی ترقی کے مسئلے پر مباحثے کرتے رہے۔ تلنگانہ کے مسائل کے مطالعہ کے لیے کریم نگر میں تلنگانہ اٹلیٹیو فورم شروع کیا گیا۔ تلنگانہ کے ساتھ کی گئی نا انصافیوں کو اجاگر کرنے کے لیے 1986ء میں تلنگانہ انفارمیشن ٹرسٹ قائم کیا گیا۔
- 1988ء میں ریاستی اسمبلی میں تلنگانہ کے ساتھ کی گئی نا انصافیوں کے مسئلے پر بحث کی گئی۔ 1991ء میں تلنگانہ اسٹوڈنٹس فرنٹ نے جامعہ عثمانیہ میں احتجاج منظم کیا۔ کے۔ وی سرنواس راؤ کی قیادت میں تلنگانہ انجینئر سوسائٹی نے تلنگانہ کے مسائل پر ایک یادداشت اس وقت کے وزیر اعظم کو 1992ء میں پیش کی۔ یکم نومبر 1996ء کو تلنگانہ ودھروہم میٹنگ منظم کی گئی۔ 1996ء میں ورنگل میں تلنگانہ پر جا سمیتی کی جانب سے منظم کردہ میٹنگ میں تلنگانہ مہاسبھا اور تلنگانہ پر جا پارٹی وجود میں آئے۔ کالو جی نارائن راؤ جیسے لوگوں نے ڈسمبر 1997ء میں ڈیموکریٹک تلنگانہ کانفرنس کل ہند عوامی مزاحمت فورم کے پرچم تلے منظم کیا۔ بعد میں تلنگانہ جنا سبھا تشکیل دیا گیا۔
- 1956-1992ء برسوں کے درمیان آندھرا میں زرعی مزدوروں میں اضافہ صرف ایک فیصد ہوا جبکہ تلنگانہ میں 30-47 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ تلنگانہ میں زرعی شعبہ کی خراب حالت کی عکاسی کرتا ہے۔ اس عرصہ میں تلنگانہ جنا سبھا اور دیگر جمہوری تنظیموں نے علاحدہ تلنگانہ ریاست کی ضرورت پر وسیع پیمانہ پر تشہیر کی۔ دانشوروں اور فنکاروں نے ان نظریات کو عوام میں خوب پھیلا دیا۔ دانشوروں نے تلنگانہ کے ساتھ کی گئی نا انصافیوں کے اعداد و شمار پیش کئے۔

پروفیسر کتہ پٹی شنکر (1934-2011)

- پروفیسر کتہ پٹی جیا شنکر 1934ء کو ضلع ورنگل کے منڈل آتما کور کے موضع اکم پیٹ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے بنارس ہندو یونیورسٹی اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے معاشیات میں ماسٹرس کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے عثمانیہ یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کیا۔ انہوں نے سی۔ کے۔ ایم کالج ورنگل کے پرنسپل اور کانٹینیو یونیورسٹی کے رجسٹرار اور وائس چانسلر کے طور پر 1994ء تک کام کیا۔

- انہوں نے 1969ء کی تحریک اور ملکی احتجاج میں سرگرم حصہ لیا۔ وہ ٹی۔ آر۔ ایس پارٹی کی تشکیل میں کے۔ سی۔ آر کے مشیر تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی تلنگانہ تحریک کے لیے وقف کر دی۔ انہوں نے 1954ء میں فضل علی کمیشن کو تلنگانہ علاقہ کے آندھرا میں ضم کرنے کے خلاف ایک یادداشت حوالے کی۔
- انہوں نے ریاستی تنظیم نو کمیشن کے سامنے وشال آندھرا کے خلاف اپنی آواز اٹھائی۔ انہوں نے آندھراؤں کی وجہ سے تلنگانہ کی پسماندگی پر کئی مضامین لکھے۔ اور اپنی خودنوشت اور داوانی موچٹا میں اس پر کئی مسائل بھی اٹھائے ہیں۔ وہ تلنگانہ ڈیولپمنٹ فورم (TPF) کی تشکیل کے بھی ذمہ دار تھے وہ 2011ء میں تلنگانہ کے اپنے خواب کی تکمیل سے پہلے انتقال کر گئے۔
- 1996ء میں ورنگل میں دانشوروں نے تلنگانہ دوروہولا سبھا شروع کی۔ تب سے کئی پروگرام ریاست تلنگانہ کے مطالبے کے لیے منعقد کیے گئے۔ تلنگانہ کے گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ دونوں ملازمین نے عوام کے مطالبے کی حمایت کی۔ اگرچہ 1969ء تحریک سرد ہو چکی تھی دانشوروں نے خاموشی کے ساتھ علاحدہ ریاست کے لیے اپنے پروگنڈے کو جاری رکھا۔ اس کے نتیجے میں تلنگانہ کے ساتھ کی گئی نا انصافیوں کی تحریروں اور ادب میں اضافہ ہوا۔
- سال 2000ء میں تلنگانہ کے اراکین مقننہ نے تلنگانہ مقننہ فورم شروع کیا اور تلنگانہ کی ضرورت پر مشتمل ایک یادداشت شریعتی سونیا گاندھی کے حوالے کی۔ تلنگانہ کانگریس قائدین کے دباؤ ڈالنے پر کانگریس کی مرکزی ورکنگ کمیٹی نے ایک قرارداد 2001ء میں اس وقت کی این ڈی اے حکومت کو تلنگانہ ریاست کے مطالبے کے ساتھ دوسری SRC کی تشکیل کیلئے دی۔ اس قرارداد کو اس وقت کے وزیر داخلہ یل کے اڈوانی نے یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ چھوٹی ریاستیں ملک کی سالمیت کیلئے بہتر نہیں ہیں۔
- بعد میں اگست 2002ء میں اڈوانی پارلیمنٹ کے رکن اے۔ زیندر کو ایک خط لکھا اور بتایا کہ علاقائی امتیازات کو ترقیاتی پروگراموں اور وسائل کے مناسب استعمال سے حل کیا جاسکتا ہے اور اسی لئے این ڈی اے حکومت تلنگانہ ریاست کی تجویز کو مسترد کرتی ہے۔

تلنگانہ راشٹراسیمیتی (TRS) کا ظہور 27 اپریل 2001ء

- تلنگانہ راشٹراسیمیتی کا ظہور شدید عدم اطمینانی اور تلنگانہ ریاست سے محرومی سے ہوا۔ کے۔ چندر شیکھر راؤ جو تلگو دیشم پارٹی میں تھے انہوں نے اس ذیلی علاقے کے عوام کے موڈ کو محسوس کیا اور علاحدہ ریاست کے مطالبے کو سیاسی طور پر ظاہر کرنے کے لیے تلگو دیشم پارٹی سے استعفیٰ دیدیا اور تلنگانہ راشٹراسیمیتی بنائی۔ 27 اپریل 2001ء کو ٹی۔ آر۔ ایس کا قیام تلنگانہ تحریک کا ایک سنگ میل ہے۔
- عوام نے اس جماعت کو خوش آمدید کہا کیونکہ اس جماعت کا قیام تلنگانہ کے لیے علاحدہ ریاست کے حصول کے واحد مقصد کے ساتھ ہوا تھا۔ بہت جلد یہ پارٹی 2004ء کے انتخابات میں ایک طاقتور سیاسی قوت بنی اور قابل لحاظ نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔
- کانگریس نے ٹی۔ آر۔ ایس کے ساتھ اتحاد کیا اور ایک نمائندگی مندرجہ بالا مباحث کے مطابق این ڈی اے حکومت کو بھیجی۔ چونکہ این ڈی اے حکومت نے اس نمائندگی کو مسترد کر دیا تھا اس لیے علاحدہ ریاست کی ضرورت پر عوامی بیداری کے لیے زور دار پروگرام مرتب کئے گئے۔ ٹی آر ایس نے قومی سطح پر علاحدہ ریاست کے لیے جدوجہد کرنے والی جماعتوں کی حمایت حاصل کی اور چھوٹی ریاستوں کا فیڈریشن بنایا اور تلنگانہ کے لیے آواز اٹھائی۔
- دوسری جانب بی جے پی نے اکتوبر 2008ء میں کانٹا ڈاا اجلاس میں تلنگانہ ریاست کے لیے ووٹ دیا۔ بائیں بازو کی جماعتیں جیسے کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (CDI) اور نیو ڈیموکریسی نے بھی علاحدہ ریاست کی حمایت کی۔ ماؤٹ پارٹی نے کہا تلنگانہ کیلئے علیحدہ ریاست عوام کی ایک دیرینہ خواہش ہے اور ان کی جماعت اس کی حمایت کرتی ہے۔
- 2004ء کے انتخابات میں کانگریس ریاست اور مرکز میں برسر اقتدار آئی۔ ٹی آر ایس نے کانگریس پارٹی کے ساتھ ریاستی اور مرکزی حکومتوں میں اتحاد کیا۔ تاہم چونکہ مرکزی اور ریاستی حکومتیں تلنگانہ کے وعدوں کو وفا نہیں کر سکے۔ ٹی آر ایس حکومت نے اتحادی حکومت

سے استعفیٰ دیدیا اور تلنگانہ کیلئے اپنی جدوجہد میں شدت پیدا کی۔

- 2009ء کے انتخابات میں ٹی ڈی پی، ٹی آر ایس اور بائیں بازو کی جماعتوں نے عظیم اتحاد تشکیل دیا۔ متحدہ طور پر انتخاب لڑنے کے باوجود انتخابات میں ان کو شکست ہوئی اور وہ کانگریس کے ساتھ سخت مقابلہ نہ کر سکے۔ مرکز میں UPA دوبارہ برسرِ اقتدار آئی۔
- تلنگانہ کی تشکیل کو ملتوی کرنے کے مرکزی رویے کے خلاف احتجاج کے طور پر کے سی آر نے ضلع میدک کے سدی پیٹ میں 29 نومبر 2009ء کو کانگریس حکومت سے پارلیمنٹ میں تلنگانہ بل پیش کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے مرن برت شروع کیا۔

کلوا کٹھ چندرا شیکھر راؤ

- کلوا کٹھ چندرا شیکھر راؤ کی پیدائش 17 فروری 1954ء میں ضلع میدک کے چنٹا مڑا کا دیہات میں ہوئی۔ انہوں نے جامعہ عثمانیہ سے ایم۔ اے تلمو کیا۔ 1983ء میں تلمو ڈیشم پارٹی میں شرکت کی وسط مدتی انتخابات میں انہوں نے سدی پیٹ سے انتخاب لڑا اور کامیاب ہوئے۔ اس کے بعد وہ مسلسل 1989، 1994، 1999ء کے انتخابات میں کامیاب رہے اور 88-1987ء کے دوران وزیر کے طور پر کام کیا۔

- 1999ء میں ڈپٹی اسپیکر بنے۔ انہوں نے 2001ء میں اپنے عہدے اور تلمو ڈیشم پارٹی کی ابتدائی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا اور تلنگانہ کے حصول کے لیے اپنی جدوجہد کا آغاز کیا۔ انہوں نے 27 اپریل 2001ء میں جل و ہار حیدرآباد میں تلنگانہ راشٹراسمیتی قائم کی۔
- پروفیسر جیا شنکر اور دوسروں سے تحریک پاتے ہوئے انہوں نے تلنگانہ ریاست کے لیے جدوجہد کو جاری کیا۔ وہ 2004ء میں ایم پی منتخب ہوئے کانگریس پارٹی کے ساتھ اتحاد کیا 2004-2006ء کے دوران وزیر لیبر کی حیثیت سے کام کیا۔ بعد میں سیاسی تبدیلیوں کی وجہ سے انہوں نے تلمو ڈیشم پارٹی سے اتحاد کیا انہوں نے تلنگانہ کا زکوا ایک فیصلہ کن شکل دینے کے لیے 29 نومبر 2009ء سے مرن برت کا آغاز کیا۔

- انہوں نے 11 دن تک بھوک ہڑتال کی اگرچہ ان کی صحت بگڑ رہی تھی۔ تلنگانہ کے حصول میں ان کی مضبوط قوت ارادی اور بے لوث کوششیں تاریخ میں ہمیشہ کے لیے باقی رہیں گی۔ تلنگانہ ریاست کی تشکیل میں انہوں نے کافی اہم حصہ ادا کیا۔ وہ تلنگانہ ریاست کے پہلے وزیر اعلیٰ بنے۔

- ڈرامائی حالات کے درمیان کلوا کٹھ چندرا شیکھر راؤ کو گرفتار کیا گیا اور کھم جیل منتقل کیا گیا اور بعد میں حیدرآباد کے نظام ہاسپٹل منتقل کیا گیا۔ انہوں نے دو خانے میں بھی اپنا برت جاری رکھا، طلباء، تنظیمیں، ملازمین، انجمنیں اور مختلف عوامی تنظیموں نے ان کے مطالبے کی تائید کی۔ کے سی آر کی صحت بگڑنے لگی عثمانیہ یونیورسٹی، کانٹیر یونیورسٹی اور دیگر تمام تعلیمی اداروں کے طلباء احتجاج کرنے لگے۔ پولیس نے طلباء کو ان کے کیمپس سے حراست میں لیا۔ ان پر لاکھوں روپے کی جرمانہ اور آئین شکنی کے الزامات لگائے گئے۔ طلباء قائدین پریسٹنٹوں کیس رجسٹر کئے گئے۔ پولیس سے فرار ہونے والے طلباء نمس (Nims) دو خانہ پنچے اور کے چندرا شیکھر راؤ کی تائید کی۔

- 10 دسمبر کو طلباء نے اسمبلی کے محاصرے کا اعلان کیا ہزاروں طلباء اسمبلی پنچے۔ بڑی اپوزیشن جماعتوں نے علاحدہ ریاست کے لیے حمایت کی۔ دہلی میں ہوئے بڑے مظاہرے اور آندھرا پردیش کے حالات کی سنگینی نے اس وقت کے مرکزی وزیر داخلہ مسٹر پی چدمبرم کو یہ اعلان کرنے پر مجبور کیا کہ حکومت ہند ایک علاحدہ ریاست تلنگانہ کی تشکیل کے عمل کا آغاز کرے گی۔ اس اعلان کے ساتھ ہی کے سی آر نے اپنا 11 روزہ مرن برت ختم کیا اور کہا یہ تلنگانہ عوام کی فتح ہے۔

آندھرا علاقے میں مظاہرے

- تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین جنہوں نے ابتداء میں تلنگانہ کے لیے تائید کا اظہار کیا تھا اپنے ذہن بدل دیئے اور علاحدہ ریاست تلنگانہ کی تشکیل کے مرکز کے فیصلے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنے عہدوں سے استعفیٰ دیدیا۔ انہوں نے مرکز پر فیصلے کو بدلنے

کے لیے دباؤ ڈالا۔ آندھرا میں کئی مقامات پر متحدہ آندھرا احتجاج کئے گئے۔ اس تحریک میں طلباء اور ملازمین نے اہم رول انجام دیا اس تناظر میں 23 دسمبر 2009 کو مرکزی حکومت نے دوبارہ ایک نوٹ جاری کیا کہ ریاست کی تقسیم سے متعلق مزید مشاورت کی ضرورت ہے۔

○ مرکز نے تلنگانہ کی تشکیل کے اپنے فیصلے کو واپس لے لیا تھا طلباء دل شکستہ ہوئے اور نوجوانوں نے بڑی تعداد میں خودکشی کی۔ بحران سے ہر نوجوان نے تمام مسائل کا حل تشکیل تلنگانہ میں دیکھا اور خود سوزی پر اتر آئے۔ 1000 سے زائد طلباء نے خودکشی کی اور کئی طلباء اور نوجوانوں نے تلنگانہ کے لیے اپنی زندگیاں قربان کیں۔

سری کرشنا کمیٹی رپورٹ

○ 3 فروری 2010ء کو مرکزی حکومت نے ایک پانچ رکنی کمیٹی تلنگانہ مسئلہ کا جائزہ لینے کے لیے جسٹس بی۔ این شری کرشنا کی صدارت میں تشکیل دی۔ اس کمیٹی نے تلنگانہ میں دور کئے اور عوام کے مختلف طبقات سے معلومات حاصل کئے۔ انہوں نے تقریباً ایک لاکھ یادداشتیں حاصل کیں۔ 30 دسمبر 2011 کو کمیٹی نے 505 صفحات پر مشتمل اپنی رپورٹ کو دو جلدوں میں وزیر داخلہ کو پیش کی۔ کمیٹی نے مسئلہ تلنگانہ کے چھ حل بتائے وہ یہ ہیں۔

1. ریاست کو متحدہ رکھا جائے۔
2. ریاست کو تقسیم کیا جائے اور حیدرآباد کو مرکزی زیر انتظام علاقہ بنایا جائے اور اس کو دونوں ریاستوں کا مشترکہ صدر مقام بنایا جائے۔
3. راکسہیا اور تلنگانہ کو ملا کر راکسہیا تلنگانہ بنایا جائے اور ساحلی آندھرا کو ایک علاحدہ ریاست بنائی جائے۔ حیدرآباد کو راکسہیا تلنگانہ کا حصہ بنایا جائے۔
4. ریاست کو سیما آندھرا اور تلنگانہ میں تقسیم کیا جائے اور حیدرآباد کو مرکزی زیر انتظام علاقہ بنایا جائے۔
5. ریاست کو سیما آندھرا اور تلنگانہ میں تقسیم کیا جائے۔ حیدرآباد کو تلنگانہ کا صدر مقام بنایا جائے اور سیما آندھرا کے لیے ایک نئے صدر مقام کی تلاش کی جائے۔
6. ریاست کو متحد رکھتے ہوئے تلنگانہ علاقہ کی سماجی، معاشی ترقی اور سیاسی طور پر بااختیار بنانے کے لیے تلنگانہ علاقائی کونسل کو بااختیار بنایا جائے۔

○ تلنگانہ عوام نے مختلف رائے دی اور کہا یہ ایک اور پرفریب عمل ہے۔ ہائی کورٹ نے بھی تبصرہ کیا کہ سری کرشنا کمیٹی نے اپنے حدود سے تجاوز کیا ہے۔ رپورٹ کے آٹھویں باب کو عدالت کے حکم کے بعد منظر عام پر نہیں لایا گیا۔

تلنگانہ متحدہ عمل کمیٹی

○ تلنگانہ مقصد کے لیے جدوجہد کرنے والے تمام طبقات، تمام تنظیموں کو ایک ہی جہت کے نیچے لانے کے لیے تلنگانہ متحدہ عمل کمیٹی (TJAC) تشکیل دی گئی۔ پروفیسر کوڈنڈا رام کو اس کمیٹی کا چیرمین منتخب کیا گیا۔ تمام بڑی سیاسی جماعتیں اس JAC کے شرکاء بنے۔ متحدہ مجلس عمل تمام یونیورسٹیوں میں پھیلی۔ عثمانیہ یونیورسٹی، کاکتیاہ یونیورسٹی، پالمور یونیورسٹی، ستواہنا یونیورسٹی، مہاتما گاندھی یونیورسٹی نے متحدہ عمل کمیٹیاں بنائیں۔ ملازمین کے مشترکہ عمل کمیٹیاں، وکیلوں کے مشترکہ عمل کمیٹیاں، مختلف ذاتوں کی مشترکہ کمیٹیاں بنائی گئیں۔ مشترکہ عمل کمیٹیوں نے اپنی جدوجہد نئے مظاہروں سے کی۔ انہوں نے منڈل اور دیہی سطح پر بھی مظاہرے منظم کئے۔ 1969ء تحریک کے برعکس یہ تحریک رہنماؤں کی کوششوں کی وجہ سے پرتشدد نہیں ہوئی۔ کلچرل ٹروئیس دھوم دھام اور تلنگانہ کی تعریف میں ترانے گاتے ہوئے علیحدہ تلنگانہ ریاست عوامی خواہشات کو اجاگر کیا، تلنگانہ کے مشہور فنکار جیسے عدر، اندیسری، گورٹی ویلیا، گوڈا انجیا، رسامی بالکشن، جے راج اور دوسروں نے دھوم دھام اور دیگر کلچرل پروگراموں میں اہم حصہ ادا کیا اور عوام کو متاثر کیا۔ ملاکانے بھی گیت گاتے ہوئے اور دیگر فنون کا مظاہرہ کرتے ہوئے تحریک میں اہم حصہ ادا کیا۔

○ عوام نے اجتماعی مظاہروں کے ذریعے اپنے مطالبے کو کلچرل پروگراموں، دھوم دھام اور گیتوں کے ذریعے بھی ظاہر کیا۔ دلچسپ پروگراموں

- میں عام سڑکوں اور شاہراہوں پر وٹا اور پو (پکوان کرنا) اور محلوں اور سڑکوں پر بتکماں اور کھیل کھیلے گئے۔
- تلنگانہ و دیانتولہ ویدریکا، دلت، آدی واسی اور خواتین تنظیمیں، لماڈاپوواٹا، ہولاسنگم، تڈم دیبا، گوئڈ تنظیمیں، نائک پوڈوا انجمنیں، آدی واسی ادھیما پوراٹا سمیتی، ڈنڈرا، مالا جنا ڈو، بکل مالا تنظیمیں، تلنگانہ جاگرتی نے اہم کردار انجام دیا۔
- قبائلی اور ذات پات کی تنظیمیں جیسے تڈم ذبیا، لسباڑی، لنگارا، بھیری اور ایرو کلاکڑ و وغیرہ نے علاحدہ ریاست تلنگانہ کا مطالبہ کرتے ہوئے مظاہرے کئے۔ مادریگا ڈنڈا، گرومل گولہ دھونو دیبا اور موکو دیبا تشکیل دیئے گئے۔ ذات برادری جیسے تاسندے، چرواہے، منکر، مچھیرے اور دھوبیوں نے بھی تحریک میں سرگرم حصہ لیا۔

کولا سنگھالا جے اے سی (Kula Saghala JAC)

- ذات پات پر مبنی انجمنوں نے جب جوائنٹ ایکشن کمیٹی بنائی تو تلنگانہ میں ایک نئی چیز کی شروعات ہوئی۔ اس میں تمام ذاتوں سے وابستہ لوگ شامل ہوئے جن میں دلت، بہوجن، دوسرے پسماندہ طبقات (OBCs)، اقلیتیں ان سب نے مل کر جوائنٹ ایکشن کمیٹی بنائی جس نے اس تحریک میں سرگرم حصہ لیا۔

طلباء جے اے سی

- تلنگانہ تحریک کی شروعات اور اس کو تیز تر کرنے میں کئی کالجوں اور یونیورسٹیز کے طلباء کا بڑا حصہ رہا۔ الگ الگ تنظیموں سے وابستہ اور الگ الگ نظریاتی اصولوں سے مزین ان طلباء نے اپنی جوائنٹ ایکشن کمیٹی بنائی۔ اس میں اہم عثمانیہ یونیورسٹی طلباء JAC اور کاتیہ یونیورسٹی طلباء JAC نے اہم کردار ادا کیا۔

تلنگانہ جاگرتی

- تلنگانہ جاگرتی کا قیام جون 2008 میں ایک سماجی اور ثقافتی تنظیم کی حیثیت سے ہوا۔ اس کا مقصد تلنگانہ علاقہ کی تہذیب، اقدار، ادب، آرٹ اور تلگو زبان کے رسم الخط کا تحفظ ہے۔ اس لئے شدت سے ان چند حلقوں کی مخالفت کی جو تلگو تہذیب و تمدن کو نظر انداز کرتے رہے۔ تلنگانہ جاگرتی نے تلنگانہ کے قیام کے مطالبے کی توثیق کی۔ اس کا خیال تھا کہ ایک علیحدہ تلنگانہ ہی ان کے کلچر کا بچاؤ تحفظ کر سکے گا۔
- عوامی تحریک کے پروگرام کے حصہ کے طور پر تلنگانہ علاقہ کے تمام حصوں میں تلنگانہ جاگرتی نے بیگم فیسٹول کا اہتمام کیا۔ بیگم تہوار کی تقاریب کے اختتام کے طور پر حیدرآباد میں ٹینک بنڈ پر عظیم الشان مارچ منعقد کیا گیا جس میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ کے۔ کویتا کی قیادت میں تلنگانہ جاگرتی نے تلنگانہ کی عوام کو علیحدہ ریاست تلنگانہ کے لئے جدوجہد پر آمادہ کیا اور اس کے لئے عوامی رابطہ کے پروگرام، ریالیوں اور دیگر پروگراموں کو منظم کیا گیا۔

تحریک عدم تعاون

- 17 فروری 2011ء کو تحریک عدم تعاون شروع کی گئی جس میں تین لاکھ سے زیادہ سرکاری ملازمین نے حصہ لیا۔ یہ تحریک 16 دن تک چلی جس میں حکومت کو روزانہ 8 بلین روپیوں کی آمدنی کا نقصان ہوا۔ 2011ء فروری اور مارچ کے مہینوں میں تلنگانہ کے نمائندوں نے اسمبلی اجلاسوں کا کئی ہفتوں تک مقاطعہ کیا۔

اسمبلی کے تلنگانہ اراکین کے اجتماعی استعفیے جولائی 2011

- ماہ جولائی 2011ء میں 119 میں سے 81 تلنگانہ ایم۔ ایل۔ اے، 15 تلنگانہ وزراء میں سے 12، 17 لوک سبھا ایم۔ پی سے 13، راجیہ سبھا سے ایک کانگریس ایم پی اور 20 ایم پی سی نے عہدوں سے استعفیٰ علاحدہ ریاست تلنگانہ کی تشکیل میں تاخیر کے خلاف دیا۔ تاہم لوک سبھا، راجیہ سبھا اور ریاست کے اسپیکروں نے ان کے استعفیٰ کو قبول نہیں کیا۔

سکالے جنولہ سٹی (کل عوامی ہڑتال) (13 ستمبر 2011)

- تلنگانہ تحریک کا سب سے اہم مرحلہ سیکالہ جنولہ سٹے تھا جس میں عوام کے تمام طبقات، ذات پات، کمزور طبقات سرکاری اور خانگی ملازمین، مختلف تنظیموں نے تلنگانہ مشترکہ مجلس عمل (TJAC) کی قیادت میں 13 ستمبر 2011ء کو ہڑتال شروع کی۔ تعلیمی ادارے بند کر دیئے گئے۔ آرٹی سی بسیں روک دی گئیں۔ سرکاری دفاتر بند کر دیئے گئے، وکیلوں نے عدالتوں کا بائیکاٹ کیا، سرکاری ملازمین نے رضا کارانہ طور پر اپنی ڈیوٹی کا بائیکاٹ کیا اور مظاہروں میں شرکت کی۔
- 18 دن کے بعد مشترکہ مجلس عمل نے ہڑتال ختم کی۔ چیرمین پروفیسر کوڈنڈارام نے اعلان کیا اگرچیکہ ہڑتال ختم ہوگئی لیکن ریاست تلنگانہ حاصل کرنے تک مظاہرے جاری رہیں گے۔
- پولیس نے سیاسی قائدین طلباء اور ہڑتال میں حصہ لینے والوں پر مقدمات درج کئے۔ بعد میں بی جے پی قائد کشن ریڈی نے جنوری 2012ء میں مارچ شروع کیا انہوں نے 22 دن تک تلنگانہ کا دورہ کیا۔ مجاہد آزادی کوڈنڈا لکشمن باپو جی نے 97 برس کی عمر میں نئی دہلی میں جنت منتر پرستیا گره میں حصہ لیا۔

ملین مارچ (10 مارچ 2011)

- 10 مارچ 2011ء کو تلنگانہ مشترکہ مجلس عمل نے حیدرآباد میں ڈانڈی مارچ کے خطوط پر ملین مارچ منظم کیا۔ یہ مارچ مرکز کی جانب سے ریاست کی تشکیل میں تاخیر کے خلاف منظم کیا گیا تھا۔ تلنگانہ کے وزراء اور کئی جماعتوں نے مارچ کی حمایت کی۔ پولیس نے یہ کہتے ہوئے مارچ کی اجازت نہیں دی کہ اُس سے آندھرا عوام کی جائیدادوں پر تشدد برپا کیا جائے گا۔ مارچ کو ناکام بنانے کے لیے پولیس نے ساری ریاست میں ہزاروں کارکنوں کو گرفتار کیا اور شہر حیدرآباد میں داخل ہونے والے تمام راستوں کو بند کر دیا۔ جب تلنگانہ مشترکہ مجلس عمل (TJAC) نے مارچ کے پرامن انعقاد کا وعدہ کیا تو پولیس نے صرف حسین ساگر (ٹینک ہنڈ)، ٹیکس روڈ پر 3 بجے دو پہر تا شام 7 بجے تک مارچ کی اجازت دی۔ اگرچہ اجازت دی گئی تھی لیکن پولیس نے اس کو روکنے کی کوشش کی تمام ٹرینیں منسوخ کی گئیں، جامعہ عثمانیہ کو بند کر دیا گیا۔ ان تمام تحدیدات کے باوجود 5 لاکھ لوگ حسین ساگر پہنچے۔

تلنگانہ ریاست کی تشکیل 2 جون 2014

- تحریک کی شدت کو تسلیم کرتے ہوئے مرکزی حکومت نے 26/ ڈسمبر 2012ء کو ایک جماعتی اجلاس طلب کیا۔ آٹھ اہم سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے اجلاس میں شرکت کی۔ مجلس اتحاد المسلمین، پی پی ایم جماعتوں نے تلنگانہ ریاست کی مخالفت کی۔ وائی ایس آر کانگریس نے اپنی خاموشی کو برقرار رکھا۔ کانگریس پارٹی کے سیمہ آندھرا ارکان نے ریاست کی تقسیم کی مخالفت کی۔ تلنگانہ کے تمام قائدین نے علاحدہ ریاست کی حمایت کی۔
- تلگو دیشم پارٹی نے سال 2008ء میں پرنس ملرجی کو تلنگانہ کے تعلق سے لکھے گئے اپنے خط کے موقف پر کاربند رہنے کو دہرایا۔ کل جماعتی اجلاس کے بعد مرکز نے اعلان کیا کہ ایک ماہ کے اندر ایک مثبت فیصلہ لیا جائے گا۔ اس کے بعد کانگریس کو کمیٹی نے مسئلہ تلنگانہ پر بحث کی اور بالآخر ریاست کی تقسیم کی قرارداد منظور کی۔
- آندھرا قائدین نے تشکیل کو روکنے کی پرزور کوشش کی۔ بعد ازاں پارلیمنٹ میں تشکیل تلنگانہ کا بل منظور کیا گیا۔ جس کے تحت تلنگانہ ریاست 10 اضلاع پر مشتمل ہوگی اور حیدرآباد 10 سال تک دونوں ریاستوں کا صدر مقام رہے گا۔ یو پی اے میں شامل تمام سیاسی جماعتوں اور بی جے پی، بی ایس پی نے بل کی تائید کی۔
- 18 فروری 2014ء میں لوک سبھا میں بل منظور کیا گیا اور 20 فروری 2014ء کو راجیہ سبھا نے بھی اس کی منظوری دیدی۔ صدر جمہوریہ ہند نے یکم مارچ 2014ء کو اپنی منظوری دیدی اور تلنگانہ ریاست کی تشکیل 2 جون 2014ء کو عمل میں لائی گئی۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) 17 فروری 2011ء کو تحریک عدم تعاون شروع کی گئی جس میں کس نے حصہ لیا۔

- (1) طلبہ (2) سیاستداں (3) سرکاری ملازمین (4) یہ تمام
- (2) عدم تعاون تحریک کتنے دن چلی۔
- (1) 20 دن (2) 16 دن (3) 18 دن (4) 21 دن
- (3) 3ء کو مرکزی حکومت نے ایک پانچ رکنی کمیٹی تلنگانہ مسئلہ کا جائزہ لینے کے لیے جسٹس بی۔ این شری کرشنا کی صدارت میں تشکیل دی۔ اس کمیٹی نے تلنگانہ میں دور کئے اور عوام کے مختلف طبقات سے معلومات حاصل کئے۔
- (1) 3 فروری 2010ء (2) 10 فروری 2010ء (3) 6 فروری 2010ء (4) 3 فروری 2011ء
- (4) کب میں جل و ہار حیدرآباد میں تلنگانہ راشٹراسمیتی قائم کی۔
- (1) 27 اپریل 2001ء (2) 25 اپریل 2001ء (3) 30 اپریل 2002ء (4) 27 اپریل 2002ء
- (5) تلنگانہ جاگرتی کا قیام کب عمل میں آیا۔
- (1) اپریل 2001ء (2) جون 2008ء (3) 2005ء (4) 2010ء
- (6) سکالے جنولہ سے (کل عوامی ہڑتال) کب کی گئی۔
- (1) 13 ستمبر 2011ء (2) 23 ستمبر 2011ء (3) 3 ستمبر 2011ء (4) 5 اکتوبر 2011ء
- (7) ملین مارچ کب ہوا۔
- (1) 10 مئی 2011ء (2) 20 مارچ 2011ء (3) 10 مارچ 2011ء (4) 2 مارچ 2011ء
- (8) تلنگانہ کی تشکیل عمل میں آئی۔
- (1) 2 جولائی 2014ء (2) 2 جون 2014ء (3) یکم نومبر 2014ء (4) یکم جون 2014ء
- (9) تلنگانہ میں فروری 2011ء کو تحریک عدم تعاون شروع کی گئی جس کتنے لاکھ سے زیادہ سرکاری ملازمین نے حصہ لیا۔
- (1) دو (2) چار (3) تین (4) ایک
- (10) حیدرآباد کے پہلے چیف منسٹر کے طور پر منتخب ہوئے۔
- (1) پرکاشم پنٹلو (2) این ٹی آر (3) جناب بروگلا داما کرشنا راؤ (4) میر ہاشم علی
- (11) آندھرائی علاقہ کو مدراس پریذیڈنسی سے 1953ء میں علیحدگی ہوئی اور اس کے پہلے چیف منسٹر بن گئے۔
- (1) چناریڈی (2) این ٹی آر (3) جناب بروگلا داما کرشنا راؤ (4) ٹنگوٹوری پرکاشم
- (12) بنیادی طور پر شریفانہ معاہدہ میں کتنے نکات پر مفاہمت طے پائی۔
- (1) 12 (2) 13 (3) 15 (4) 14
- (13) احتجاجیوں پر پولیس نے فائرنگ کی۔ محکمہ جاتی ریکارڈ کے مطابق کتنے افراد جن میں طلباء کی تعداد زیادہ تھی اس احتجاج میں اپنی قیمتی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔
- (1) 350 (2) 360 (3) 370 (4) 380
- (14) تلنگانہ احتجاج کے مقابلہ میں کونسے سال میں سیمہ آندھرا کے علاقہ میں ”جئے آندھرا تحریک“ شروع کی۔
- (1) 1970ء (2) 1969ء (3) 1971ء (4) 1972ء
- (15) مرکزی حکومت نے چھ نکاتی فارمولہ کی تجویز 1973ء میں پیش کی۔
- (1) 1973ء (2) 1969ء (3) 1971ء (4) 1972ء
- (16) 2001ء میں تلنگانہ کی شرح خواندگی %53 تھی مگر آندھرا کی %63 تھی۔

- 65 (4) 63(3) 60(2) 68 (1)
 (17) تلنگانہ راشٹریہ سمیتی کی تشکیل میں عمل میں آئی۔
- (1) جنوری 2001ء (2) اپریل 2001ء (3) جون 2001ء (4) جنوری 2000ء
 (18) تلنگانہ کے حصول کے لیے تمام سیاسی جماعتوں اور تنظیموں نے مل کر Telangana Joint Action Committee (متحدہ مجلس عمل) بنائی اس کی قیادت میں کتنے بڑے احتجاج منعقد کیے گئے۔
- 4 (4) 5(3) 3(2) 2 (1)
 (19) مرکزی وزارت داخلہ نے کب یہ اعلان کیا کہ ”علمدہ ریاست تلنگانہ کی تشکیل کا عمل شروع ہو چکا ہے۔
- (1) 10 دسمبر 2009ء (2) 9 دسمبر 2009ء (3) 11 دسمبر 2009ء (4) 9 دسمبر 2010ء
 (20) تحریک تلنگانہ کو فیصلہ کن موڑ دینے کے لیے تلنگانہ راشٹریہ سمیتی کے قائد کے چندرشیکھر راؤ نے غیر معینہ مدتی برت کس مقام پر رکھنے کا 29 نومبر 2009ء کو اعلان کیا۔
- (1) سدھی پیٹ (2) جوگی پیٹ (3) نارائن پیٹ (4) ہنمکنڈہ
 (21) طلباء کی متحدہ مجلس عمل کی جانب سے اسمبلی کا گھیراؤ (اسمبلی پر حملہ) کا اعلان 10 دسمبر 2009ء کو کیا گیا۔
- (1) 20 دسمبر 2009ء (2) 9 دسمبر 2009ء (3) 10 دسمبر 2009ء (4) 9 دسمبر 2010ء
 (22) تلنگانہ کو ہندوستان کی کونسی ریاست کے طور پر تشکیل دیا گیا۔
- 28 (4) 27 (3) 29 (2) 28 (1)
 (23) پارلیمنٹ میں ریاست آندھرا پردیش کی تقسیم کے بل کو منظور کیا گیا۔
- (1) 2 جولائی (2) 9 دسمبر 2014 (3) 2 جون 2014 (4) 9 دسمبر 2010ء
 (24) ریاست حیدرآباد کے ہندوستان میں انضمام کے بعد ریاست حیدرآباد میں جمہوری ریاست بن گئی۔
- (1) 1951ء (2) 1953ء (3) 1952ء (4) 1950ء
 (25) ملین مارچ کب کیا گیا۔
- (1) 10 مارچ 2011ء (2) 9 دسمبر 2011ء (3) 2 جون 2011ء (4) 10 مارچ 2010ء
 (26) زونل سسٹم کا قیام صدر رتی حکمنامہ مورنہ 18 اکتوبر 1975ء میں لایا گیا۔ اس پر عمل آوری کے لیے کونسا جی او جاری کیا گیا۔
- (1) جی۔ او نمبر 675 (2) جی۔ او نمبر 674 (3) جی۔ او نمبر 684 (4) جی۔ او نمبر 694

جوابات

1-3	2-2	3-1	4-1	5-2	6-1	7-3	8-2	9-3	10-3
11-4	12-4	13-3	14-4	15-1	16-3	17-2	18-3	19-2	20-1
21-3	22-2	23-3	24-3	25-1	26-2				

18. ریاست تلنگانہ سے متعلق اہم معلومات

- تلنگانہ کی ریاستی علامت کا کتبیہ تورانم اور چارمینار ہے۔
- تلنگانہ کی ریاستی علامت کا کتبیہ تورانم اور چارمینار کو لکشمین ایلی نے ڈیزائن کیا۔
- تلنگانہ کا ریاستی پرندہ پالا پٹا (Palapitta) (Indian Roller) ہے؟
- تلنگانہ کا ریاستی جانور جینکا ہرن (Jinka) (Deer) ہے
- تلنگانہ کا ریاستی پھول (Tangedy Pavvu) (Cassia Auroculata) ہے۔
- تلنگانہ کا ریاستی پھل آم ہے۔
- تلنگانہ کا ریاستی درخت (Jammi Chettu) (Prosopis Cineraria) ہے
- تلنگانہ کی ریاستی دریا گو داوری ہے۔
- تلنگانہ کا ریاستی کھیل کبڈی ہے۔
- تلنگانہ کا ریاستی نغمہ (Jaya Jaya He Telangana) ہے۔
- تلنگانہ کے ریاستی نغمہ کو اینڈی سری نے تحریر کیا۔
- انگلش اینڈ فارین لیگنٹن یونیورسٹی 1958ء میں حیدرآباد میں قائم کی گئی۔
- اچاریہ این جی رنگا یونیورسٹی 1964ء میں حیدرآباد میں قائم کی گئی۔
- اچاریہ این جی رنگا یونیورسٹی کا موجودہ نام پروفیسر جے شنکر یونیورسٹی ہے۔
- حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی 1974ء میں حیدرآباد میں قائم کی گئی۔
- کاکتبیہ یونیورسٹی 1976ء میں قائم کی گئی۔
- کاکتبیہ یونیورسٹی ورنگل میں قائم کی گئی۔
- ڈاکٹر بی آر امبیڈکر یونیورسٹی 1982ء میں حیدرآباد میں قائم کی گئی۔
- سری پونٹی سری رامو تلگو یونیورسٹی 1985ء میں حیدرآباد میں قائم کی گئی۔
- جواہر لال نہرو ملٹنالوجیکل یونیورسٹی 1972ء میں حیدرآباد میں قائم کی گئی۔
- نلسار لایو یونیورسٹی 1998ء میں قائم کی گئی۔
- نلسار لایو یونیورسٹی حیدرآباد میں قائم کی گئی۔
- تلنگانہ یونیورسٹی 2006ء میں قائم کی گئی۔
- تلنگانہ یونیورسٹی نظام آباد میں قائم کی گئی۔
- مہاتما گاندھی یونیورسٹی 2007ء میں قائم کی گئی۔
- مہاتما گاندھی یونیورسٹی نلگنڈہ میں قائم کی گئی۔
- پالمور یونیورسٹی 2008ء میں قائم کی گئی۔
- پالمور یونیورسٹی محبوب نگر میں قائم کی گئی۔
- ستواہن یونیورسٹی 2008ء میں قائم کی گئی۔
- ستواہن یونیورسٹی کریم نگر میں قائم کی گئی۔

کثیر جوابی سوالات

1. ریاست تلنگانہ کی کثافت آبادی ہے
 (1) 309 (2) 207 (3) 201 (4) 350
2. ریاست تلنگانہ کے کونسے ضلع میں 11 ملین ٹن یورانیم کے ذخائر ہیں
 (1) محبوب نگر (2) میدک (3) نلگنڈہ (4) ورنگل
3. تلنگانہ کے کس ضلع میں ست پٹی کانیں ہیں
 (1) عادل آباد (2) کھم (3) نلگنڈہ (4) نظام آباد
4. ریاست تلنگانہ میں جنگلاتی علاقہ کا فیصد ہے
 (1) 24% (2) 32% (3) 28% (4) 26%
5. پوڈو طریقہ کاشتکاری کو کہتے ہیں
 (1) جدید کاشتکاری (2) متبادل کاشتکاری (3) زرعی کاشتکاری (4) یہ تمام
6. پیوگولو کس ضلع میں واقع ہے
 (1) حیدر آباد (2) عادل آباد (3) ورنگل (4) کھم
7. کوبا قبیلہ کونسی کاشتکاری کرتے ہیں
 (1) جھم کاشتکاری (2) جدید کاشتکاری (3) زرعی کاشتکاری (4) ان میں سے کوئی نہیں
8. ڈوکور واقع ہے
 (1) پہاڑ (2) سمندر (3) سطح مرتفع (4) ٹیلے
9. پیوگولو واقع ہے
 (1) وادی (2) پہاڑ (3) سطح مرتفع (4) سمندر
10. تلنگانہ کی سب سے اونچی آبشار کنٹالا واقع ہے
 (1) عادل آباد (2) نظام آباد (3) ورنگل (4) کریم نگر
11. دریائے کرشنا تلنگانہ میں کسی مقام سے داخلی ہوتی ہے
 (1) باسر (2) وقار آباد (3) تنگڑی (4) پیوگولو
12. دریائے گوداوری تلنگانہ کے کس مقام سے داخل ہوتی ہے
 (1) تنگڑی (2) باسر (3) ڈوکور (4) وقار آباد
13. موسیٰ ندی کا مبداء ہے
 (1) شیشا چلم پہاڑی (2) نلاملا پہاڑی (3) انت گری پہاڑیاں (4) دیورکنڈہ پہاڑیاں
14. ضلع کھم کی تشکیل ہوئی

جوابات

1-2	2-3	3-2	4-1	5-2	6-4	7-1	8-3	9-2	10-1
11-3	12-2	13-3	14-3						

باب - IV

سماجی تنظیمیں اور عدم مساوات (Social Organization and Inequities)

ہندوستان میں تکثیریت - جنسی عدم مساوات -

جنسی تناسب - روزگار - خواتین کا مقام و اجرت - خواتین کے حفاظتی قوانین

ذات پات پڑنی امتیاز

- ہم ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں مختلف صلاحیتوں، زبانوں، ثقافتوں، مذاہب وغیرہ سے تعلق رکھنے والے افراد بھی مل جل کر رہتے ہیں۔ ایسی تکثیریت سے زندگی باثروت اور مختلف ہوتی ہے۔ ہندوستان میں 29 ریاستیں ہیں۔ ہر ریاست میں اُس کی اپنی زبان، ثقافت اور غذائیں وغیرہ مخصوص ہوتی ہیں۔
- تھارکار ریگستان: یہ ریگستان ہندوپاک کی سرحد پر واقع ہے۔ اس کا ایک بہت بڑا حصہ ریاست راجستھان کے مارواڑ کے علاقے میں ہے۔ اس مقام پر بہت کم بارش ہوتی ہے۔ وہاں بڑی دریاں نہیں ہیں۔ نتیجہ وہاں بہت کم درخت ہیں اور چند ایک فصلیں ہوتی ہیں۔ وہاں صرف گھاس ہوتی ہے۔ یہاں کے لوگ بھیڑ بکریوں اور اونٹوں کو چراتے ہیں۔ اُن پر انحصار کرتے ہیں۔ وہ بارش کے پانی کو جمع کرنے میں احتیاط سے کام لیتے ہیں۔
- مویشیوں اور انسانوں کے علاوہ زراعت کے لیے پانی محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عام طور پر چرواہے اپنے جانوروں کے ساتھ کئی ریاستوں (راجستھان، ہریانہ، پنجاب، اتر پردیش، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر اور گجرات) کا دورہ کرتے ہیں اور بارش کے موسم سے پہلے کھار کو لوٹ آتے ہیں۔ وہ بکریوں اور بھینٹوں کی اون فروخت کرتے ہوئے اپنی گذر بسر کرتے ہیں۔
- بہت سے سودا گرا ایران اور افغانستان سے آتے ہیں۔ یا اُن ممالک کو جاتے ہیں تو وہ اس ریگستان سے گذرتے ہیں۔ وہ مناسب مقامات پر آرام کرنے کے لیے ٹھہرتے ہیں۔ یہ مقامات آہستہ آہستہ اہم شہروں جیسے جیسلمیر، بیکانیر، جودھ پور میں تبدیل ہو گئے۔ بہت سے زائرین گجرات میں واقع دوار کا یا عربستان کے مکہ یا مدینہ یا اجمیر اور پشکرتا لالاب کو اس علاقے سے ہوتے ہوئے جاتے ہیں۔ ان کے ہمراہ تاجر بھی ہوتے ہیں۔ اس طرح صدیوں سے کئی مذاہب کے لوگ جیسے بوہرہ، سنی، شیعہ، مسلمان، جین مت کے پیرو، شیوہ، ویشنوا اور سکھ انہیں شہروں میں قیام پذیر ہو گئے۔
- اسی طرح ان علاقوں سے بہت سے مارواڑ کے تاجر سارے ہندوستان میں پھیل گئے اور کئی مقامات پر سکونت پذیر ہو گئے۔ تقریباً پچاس برس پہلے ایک بڑی نہر تھار ریگستان کے جنوبی علاقہ میں پانی لانے کے لیے پنجاب کی دریاؤں سے بنائی گئی۔ نہروں کے ساتھ نئے اور خوشحال دیہات وجود میں آئے۔ بہت سے لوگ پنجاب اور ہریانہ سے آ کر ان نئے دیہاتوں میں قیام پذیر ہو گئے۔
- اس علاقے کے مویشی بھی بہت اچھا دودھ دیتے ہیں اور مارواڑی تاجر جو بنگال گئے وہ وہاں سے لذیذ شیرنی بنانا سیکھتے ہیں۔ خاص طور پر بیکانیر میں جو اپنی مٹھائیوں کے لیے بہت شہرت رکھتا ہے۔

- وہ تمام لوگ جو تہار کو آئے تھے وہ نئے ہنر اور نیا طرز لباس اور غذائی چیزیں اپنے ساتھ لائے۔ آج ہزار ہا سیاح ساری دنیا سے تہار ریگستان کی تکشیریت سے لطف اندوز ہونے آتے ہیں۔
- سکم ایک چھوٹی سی ریاست ہے جو ہمالہ کی پہاڑیوں کے مشرقی حصے میں واقع ہے۔ ہمالہ کی سب سے اونچی چوٹی کنچن جگسا سکم میں واقع ہے۔ اس علاقے میں وادیاں، پہاڑیاں، بریلے تالاب اور گھنے جنگلات ہیں۔ یہ سال بھر سرد رہتا ہے اور موسم سرما میں یہ برف سے ڈھکا رہتا ہے۔ یہاں مانسون میں زبردست بارش ہوتی ہے اور اسی وادی سے کئی دریاں بہتی ہیں۔
- لوگ مکئی، دھان، گیہوں، الائچی، ادراک وغیرہ کی فصلیں اُگاتے ہیں۔ ان سیڑھیاں پر جو کہ پہاڑیوں کی ڈھلان کو کاٹ کر بنائی جاتی ہیں۔ وہاں چائے اور سنسٹروں کے باغات بھی ہوتے ہیں۔ لوگ مویشیوں کی پرورش بھی کرتے ہیں۔ ایک جانور یاک (Yak) سے گوشت، چمڑا اور دودھ بھی حاصل کیا جاتا ہے۔
- سکم، ہندوستان، نیپال، بھوٹان، تبت (چین) کی سرحد پر واقع ہے۔ اس لیے ان تمام علاقوں کے لوگ یہاں فروکش ہو گئے ہیں۔ ان میں چند نیپالی، تبتی اور بھوٹانی ہیں۔ سکم میں تقریباً گیارہ زبان بولی جاتی ہیں۔ وہ تبت کے لاماسے قریبی تعلقات رکھتے ہیں۔ جس نے اس علاقے میں بدھ مت کو روشناس کیا۔ انہوں نے سکم میں کئی خوبصورت خانقاہیں تعمیر کیں۔
- سکم 1975ء تک ایک آزاد ملک تھا۔ اُس پر چوگیالس بادشاہ حکومت کرتے تھے۔ اُس سال سکم ہندوستان کا ایک حصہ بن گیا اور ایک جمہوری حکومت قائم کی گئی۔
- انگریزوں نے ہندوستان پر حکومت کی۔ مختلف ثقافتوں، مذاہب اور علاقائی پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد (مردوزن) انگریزوں کی مخالفت میں یکجا ہو گئے۔
- جواہر لال نہرو نے فقرہ ”کثرت میں وحدت“ کا استعمال بھی ملک کی ترجمانی کے لیے کیا ہے۔
- ہندوستان کے قومی ترانہ کو رابندر ناتھ ٹیگور نے تدوین کیا ہے۔ یہ ہندوستان کی یکجہتی کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ کس طرح قومی ترانہ میں یکجہتی کا اظہار کیا گیا ہے۔
- مردوں اور عورتوں میں دو قسم کا فرق پایا جاتا ہے۔ قدرتی و طبعی فرق۔ لیکن اس سے عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک نہیں کیا جانا چاہیے۔ دوسرا فرق سماج کا پیدا کردہ ہے۔ جہاں عورتوں کو مردوں کا محکوم بنایا گیا۔ ان کے ساتھ غیر مساویانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ ایسے اختلافات جن سے عدم مساوات پیدا ہوتی ہے۔ انہیں سماج کے پیدا کردہ اختلافات یا جنسی تفریق سے موسوم کیا جاتا ہے۔
- 1951ء کے اعداد و شمار کے مطابق 1000 مردوں کے لیے 945 خواتین ہی تھیں۔ 1981ء تک گھٹ کر 1000 مردوں کے لیے 931 خواتین رہ گئیں۔ 2011ء کے آنے آنے میں اضافہ ہوا اور 1000 کے لیے 940 خواتین رہیں۔
- ہماری ریاست تلنگانہ کی صورت حال پر غور کیجیے۔ 1991ء میں 1000 مردوں کے بمقابلہ 969 خواتین تھیں۔ حالت میں کچھ سدھار ہوا اور 2011ء میں 992 خواتین 1000 مردوں کے مقابلہ میں تھیں۔ ہماری ریاست جنسی شرح کے اعتبار سے سارے ملک میں ایک بہترین ریاست ثابت ہوئی۔ لیکن ہر چیز ہمارے ملک میں بہتر نہیں ہے۔ چھ سال کی عمر کے بچوں میں ایک ہزار لڑکوں کے لیے لڑکیوں کی تعداد گھٹ رہی ہے۔

سال	لڑکے	لڑکیاں
1991	1000	978
2001	1000	963
2011	1000	933

○ 1989ء میں ادارہ اقوام متحدہ (UNO) نے بین الاقوامی بچوں کا منشور پیش کیا جس پر 191 ممالک نے دستخط کئے۔ ہمارا ملک بھی ان میں سے ایک ہے۔ ان حقوق کا تعلق بلا امتیاز ہر کسی سے ہے۔ آئیے ہم ان میں سے چند حقوق پر نظر ڈالیں گے۔

○ بچوں کے حقوق:

1. بلا لحاظ جنس 18 سال سے کم عمر والے تمام بچے ہیں۔
 2. حکومت بچوں کے حقوق کا تحفظ کرتی ہے۔
 3. زندہ رہنے کا حق
 4. حتی المقدور والدین کے ساتھ رہنے کا حق
 5. معلومات کے حصول کا حق اور عالمی معلومات کی ریڈیو، اخبارات اور ٹیلی ویژن سے آگہی
 6. تشدد اور ضرر رساں واقعات سے محفوظ رہنے کا حق
 7. معذور بچوں کی ترقی کا زندگی کا اور خصوصی توجہ کا حق
 8. اچھی صحت اور طبی نگہداشت کا حق
 9. مادری زبان کے استعمال کا حق اپنے مذہب اور تہذیب پر عمل پیرائی کا حق
 10. کھیلنے کا حق
 11. تعلیم اور صحت کے حصول پر نقصان پہنچانے سے اجتناب کا حق
 12. نقصان دہ ادویات کے استعمال تیار کرنے اور خریداری سے محفوظ رہنے کا حق
 - 1.3 تکلیف دہ حالات میں نظر انداز کرنے پر مدد حاصل کرنے کا حق
- بچوں بڑوں اور ہر کسی فرد کو ادارہ اقوام متحدہ (UNO) کے بچوں کے حقوق کے اعلان نامہ سے واقفیت رکھنی چاہئے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ عوام کو اس کے متعلق آگاہ کریں۔

○ بچوں کی شادی پر امتناع کا ایکٹ 2006: بچے سے مراد وہ فرد ہے جو اگر لڑکا ہو تو جس نے 21 سال کی عمر مکمل نہ کی ہو اور اگر لڑکی ہو تو جس نے 18 سال کی عمر مکمل نہ کی ہوں۔ اگر کسی شادی کے معاملے میں دونوں فریق یا کوئی ایک فریق بھی بچہ کی تعریف میں آتا ہو تو اس کو بچوں کی شادی ہی سمجھا جائے گا

○ روی رائیلا کویتا ایک بارہ سالہ عمر کی لڑکی ہے۔ نچا ریاس کا باپ ہے۔ وہ محبوب نگر کے گاؤں رنگار یڈی سے تعلق رکھتے ہیں۔ کویتا اپر پرائمری اسکول میں ساتویں جماعت کی طالبہ ہے۔ وہ اسکول حاضر نہیں ہو رہی تھی۔ کیونکہ اس کی شادی طے کی گئی تھی۔ اس شادی کی اطلاع (MVF) Mamidipudi Venkata Rangaiah Foundation کو دی گئی۔ MVF کے سربراہ اور دیگر رضا کار بچوں کی شادی کی ممانعت سمیٹی کے اراکین کے ساتھ کویتا کے گھر گئے اور بچوں کی شادی کے متعلق گاؤں کے بزرگ لوگوں کی موجودگی میں گفتگو کی گئی۔

○ اس کے بعد MVF کے اراکین مقامی پجاری سے رجوع ہوئے۔ مقامی پجاری نے کہا ”کویتا کے والدین اس کے پاس شادی کی تاریخ مقرر کرنے کیلئے آئے تھے تب اس نے لڑکی کا پیدائشی صداقت نامہ یا راشن کارڈ طلب کیا تب کویتا کے والدین نے کچھ نہیں بتلایا اور وہ پھر واپس پلٹ کر نہیں آئے۔ تفتیش کے دوران کارکنوں کو پتہ چلا کہ دلہا دامیر لاجپتا ستمیم کی عمر 23 سال ہے۔ اس کے والد کا نام رامیا ہے۔ اس نے تختانوی سطح کی تعلیم بھی حاصل نہیں کی۔

☆ دودن بعد جب MVF کے کارکن کویتا کے گھر پہنچے تب گھر کے تمام افراد شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ انہوں نے کویتا کے گھر والوں کو سمجھایا کہ ابھی شادی مت کریں اس عمر میں بچی کو پڑھنا چاہئے اور وہ ابھی چھوٹی بچی ہے۔ سریتا کے والد نے کہا

کہ ”آپ نے ہمیں سمجھایا ہے لیکن ہمیں اور ایک لڑکی ہے“ میں ان کی شادیوں کا انتظام کیسے کروں؟ کویتا کے ارکان خاندان رضامند نہیں ہوئے، تب کارکن تحصیلدار، SI، CDPO کے پاس پہنچے اور تمام تفصیلات سے واقف کروایا۔ انہوں نے تمام معلومات گاؤں کے افراد کی موجودگی میں حاصل کیں تھیں مگر کویتا کے والد نے غیر شائستہ انداز میں جواب دیا۔ ”میری لڑکی کی شادی کو روکنے والے آپ کون ہیں؟ اسی اثناء میں چند لوگ دلہے والوں کی جانب سے وہاں پہنچے اور کہا کہ ہم نے شادی کی مکمل تیاری کر لی ہے، اب آپ شادی کیوں روکنا چاہتے ہیں؟ SI نے سمجھایا کہ ”بچوں کی شادی کرنا ایک جرم ہے۔ اور کم عمر بچوں کی شادی کی ترغیب دینا بھی ایک جرم ہے۔ دلہا اور دلہن کے والدین کو سمجھانے کے بعد وہ رضامند ہو گئے اور انہوں نے شادی کو منسوخ کر دیا اور اب کویتا کو پابندی سے اسکول بھیج رہے ہیں۔

○ بچوں کی شادیوں کے تذراک کے لئے ضلع کی سطح پر کلکٹر، ڈیویژن سطح پر RDO، منڈل سطح پر تحصیلدار یا ICDS اور گاؤں کی سطح پر گرام پنچایت کے سکریٹری ذمہ دار ہوتے ہیں۔ بچوں کی شادی ہونے پر کوئی بھی شہری ان عہدیداروں کو شکایت یا اطلاع دے سکتا ہے۔ بعض دفعہ عدالت مستند اطلاعات پر فوراً اقدام (Suo-motu) کرتے ہوئے بچوں کی شادی کرنے والوں کو سزا دے سکتی ہے۔

The Immoral Trafficking (prevention) Act 1956 and amendment 2006

○ لڑکیوں اور خواتین کو نوکریوں کی فراہمی، تابناک مستقبل، سینما میں کرداروں کی پیشکش وغیرہ کا جھانہ دے کر شہروں اور قصبوں میں منتقل کیا جاتا ہے۔ اور انہیں عصمت فروشی کے لئے فروخت کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ انہیں جبری طور پر راضی کرنے کے لئے مارا جاتا ہے اور جسمانی اذیتیں دی جاتی ہیں۔ بعض دفعہ جسمانی اعضاء کو نکال دیا جاتا ہے

○ غیر اخلاقی تجارت کے لئے سزاسات سال قید با مشقت سے لے کر عمر قید ہوتی ہے۔ اور ساتھ ساتھ جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ ضرورت لاحق ہونے پر پولیس عہدیدار کو بغیر وارنٹ کے کیس کی تفتیش کرنی چاہیے اور ضروری تفصیلات اکٹھا کرنی چاہیے اور ملزم کو سزا دلانا چاہیے۔

○ قانون برائے جہیز کی ممانعت 1961: اگر کوئی شخص جہیز دیتا ہو یا لیتا ہو یا اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہو اس کو کم از کم پانچ سال کی جیل کی سزا اور 15 ہزار سے زائد جرمانہ ہو سکتا ہے۔

○ Beizing کے اعلان نامہ اور لائحہ عمل میں حسب ذیل امور پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

○ خواتین پر تشدد مردوں کے مقابلے میں خواتین کا رتبہ کم ہونے کا ایک سبب ہے۔ زیادہ تر خواتین اور لڑکیاں خاندانوں اور گھریلو ماحول میں تشدد کا سامنا کرتی ہیں۔ اور یہ امور بیرونی طور پر ظاہر نہیں کیے جاتے ہیں۔ گھریلو تشدد کی نشاندہی کرنا بہت ہی مشکل کام ہے۔

○ حکومت کو چاہیے کہ وہ تشدد کی نشاندہی کے لئے مناسب اقدامات کریں متاثرین کی حفاظت کا انتظام کریں اور مجرموں کو سزائیں دے۔

○ تمام قانونی اور عدالتی نظام تک کو گھریلو تشدد سے متاثرین کی رسائی کو ممکن بنائیں ایسی معلومات جو کہ حفاظتی اقدامات اور قانونی امداد کے متعلق ہوں انہیں عوام تک پہنچائے۔

○ گھریلو تشدد کی قسمیں

○ جنسی استحصال: (اذیت دنیا، فحش فلموں کا نظارہ کرنا

○ جسمانی استحصال: (ایسا فعل جس سے جسم کو ضرر پہنچے، مارنا اور اذیتیں دینا)

○ زبانی اور جذباتی استحصال: (شرمسار کرنا، توہین آمیز کلمات سے مخاطب کرنا یا مذاق اڑانا گفتگو ترک کرنا اور نظر انداز کرنا)

○ ذہنی استحصال یا اذیتیں (ضرر پہنچانے کی دھمکی دینا، لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرنے سے روکنا، نوکری کرنے سے روکنا یا اس فرد سے جبری شادی کرنا جس کو وہ پسند نہیں کرتی ہوں)

○ معاشی استحصال: (معاشی یا مالی وسائل سے محروم کرنا، عورتوں کی دولت کا استعمال کرنا، ان کی جائیداد کو فروخت کر دینا)

○ حال ہی میں مرکزی حکومت نے جنسی حملے اور چھیڑ چھاڑ کے متدارک کے لئے سفارشات پیش کرنے کے لئے جسٹس ورما کمیٹی کا تقرر کیا ہے۔ اس کمیٹی کی سفارشات کو پیش نظر رکھتے ہوئے عزت ماب صدر جمہوریہ ہند نے 2 فروری 2013ء کو آرڈیننس (حکم نامہ) جاری کیا۔ اس آرڈیننس کے اہم خصوصیات یہ ہیں۔

○ لوک عدالت کا مطلب عوام کی عدالت ہے اور قانون کے نزدیک تمام مساوی ہیں۔ ہندوستانی دستور کی دفعہ 39-A میں لوک عدالت کے ذریعے تنازعات کے تصفیہ کے لئے مختلف گنجائشات رکھے گئے ہیں۔ یہ ایسا قانون ہے جو سماج کے کمزور طبقوں کو مفت اور مناسب قانونی امداد مہیا کرنے کے لئے عہدیداروں کو نامزد کرتا ہے۔ اس کو یقینی بنانا چاہیے کہ کوئی شہری کو معاشی یا دیگر کمزوری کے سبب انصاف کے حصول کے مواقع سے محروم یا انکار نہ کر دیا جائے۔ مساوی مواقع کی بنیاد پر انصاف کو پروان چڑھانے کے لئے لوک عدالت منظم کیا جاتا ہے۔

○ ”عدالتی خدمات کی اتھارٹی کے قانون“ سے موسوم کیا گیا ہے یہ ایک مرکزی قانون ہے۔ ریاستی حکومت اور ہائیکورٹ مشترکہ طور پر اس قانون کے مطابق خصوصی اصول مدون کرتے ہیں۔

○ کون قانونی عدالتی مدد کے حقدار ہیں۔

○ ایسے شہری جن کا تعلق درج فہرست طبقات اور قبائل سے ہوں۔

○ غیر اخلاقی انسانی تجارت کے متاثرین، گداگر، خواتین، بچے ذہنی اور جسمانی معذورین

○ قدرتی آفات کے متاثرین، زرعی اور صنعتی مزدور، گھر بیلو تشدد کے متاثرین اور ذات پات کے تشدد سے متاثر افراد

○ ایسے شہری جن کی سالانہ آمدنی 50 ہزار سے کم ہوں۔

زمینداری نظام کی تنسیخ، غریبی اور لینڈ سیلینگ قوانین

○ ہندوستان کی آزادی کے وقت سب سے بڑا مسئلہ دیہی علاقوں میں پائی جانے والی غریبی تھی۔ ایک تخمینہ کے مطابق دیہی آبادی کا نصف سے زیادہ حصہ (55 فیصد) مفلس اور نادار تھا۔ مجموعی طور پر 18.6 کروڑ لوگ غریبی کی دلدل میں تھے۔

○ آزادی کے وقت دیہی غریبی کے خاتمہ کے لیے غریب کسانوں کو کاشتکار کے لیے زمین دینے سے اتفاق کیا گیا۔ ایسا اس وقت ممکن تھا جب زمینداری کا یا جاگیر داری نظام کی تنسیخ کی جائے۔ برطانوی دور میں جدوجہد آزادی میں کسانوں کے دیرینہ مسائل اور ان کی امیدوں کو اجاگر کیا گیا۔ کسانوں کے مانگ میں مال گزاری میں تخفیف، مہاجنوں کی گرفت سے چھٹکارا اور زمینداروں کے ظلم و ستم سے نجات تھی۔ ان کا مطالبہ تھا کہ زمین ان کسانوں کو دی جائے جو خود کاشت کرتے ہیں۔ ”کاشتکار کو زمین دی جائے“ نعرہ بھی تھا۔

○ زمینداری اور دیگر درمیانی مدتوں کی تنسیخ: تمام ریاستی حکومتوں نے 1950ء میں زمینداری نظام کی منسوخی کا قانون منظور کیا۔ جبری مزدوری جیسے بیگار اور ڈٹی چاکری کا بھی خاتمہ کر دیا گیا۔ اس سے دیہی عوام کی ایک اہم شکایت رفع ہو گئی۔

○ زمینداروں کے تسلط کی تین اقسام کی نشاندہی کی گئی۔

(i) مالگداری کی وصولی (ii) کاشت کی گئی اراضیات پر اجارہ داری (مسلمہ کرایہ داروں کی جانب سے کاشت کی گئی اراضیات جو راست زمینداروں کی زیر نگرانی تھی) (iii) جنگلات اور غیر افتادہ زمین پر تسلط۔

i. زمینداروں کی جانب سے مالگداری کی وصولی کے نظام کو برخواست کیا گیا۔ اب سے اراضیات کے مالکین راست حکومت کو مالگداری ادا کریں گے۔ چونکہ زمیندار اس ذرائع آمدنی سے محروم ہو جائیں گے اس لیے حکومت نے انہیں ایک مشت رقم ادا کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ معاوضہ ان کی سالانہ آمدنی سے 20 تا 30 گنا زیادہ تھا۔

ii. زمینداروں کی وہ اراضیات جن پر مسلمہ کرایہ دار کاشت کیا کرتے تھے ان اراضیات کو حکومت نے لے لیا اور کرایہ دار کسانوں

کو اراضیات کا مالک قرار دیا۔ اب وہ درمیانی افراد کے بجائے راست حکومت کو مالگواری ادا کریں گے۔ جب حکومت نے محسوس کیا کہ اس نے زمینداروں کو معاوضہ کے ادائیگی میں بہت ساری رقم خرچ کر ڈالی تو ایک قانون بنایا گیا کہ کرایہ دار کسانوں کو اس صورت میں اراضیات دی جائیں گی جب وہ تھوڑا بہت معاوضہ حکومت کو ادا کریں۔ ایسے کسان جنہوں نے معاوضہ دیا وہ اراضیات کے مالک بن گئے اور زمینداری نظام سے انہیں نجات مل گئی۔

کم و بیش 2 یا 25 کروڑ کرایہ دار کسانوں کو فائدہ پہنچا اور کاشت کرنے والی زمین کے وہ مالک بن گئے۔ تاہم سینکڑوں ہزاروں غریب کسان جو معاوضہ ادا نہیں کر سکتے انہیں کرایہ دار کی حیثیت سے قانونی طور پر تسلیم نہیں کیا گیا۔ چنانچہ وہ بے زمین کسانوں کی حیثیت سے زندگی گزارنے لگے۔ وہ بڑے کسانوں اور سابقہ زمینداروں کی اراضیات میں کام کرنے لگے۔

iii. قانون میں اس بات کی صراحت کی گئی کہ زمینداران کی خود کاشت کردہ اراضیات کے مالک رہیں گے جن پر وہ راست یا فصلوں میں حصہ رکھنے والوں یا مزدوروں کے ذریعہ کاشت کرواتے ہیں اس قانون کی رو سے بہت سے زمینداروں نے اپنی اراضیات پر اپنا تسلط برقرار رکھا۔ انہوں نے اپنے کرایہ داروں کو فصل کے حصہ دار یا مزدور ہونے کا اعلان کیا۔ انہوں نے بہت سے کرایہ داروں کو زمینات سے نکال دیا اور ان اراضیات کو اپنی کاشت کے لیے حاصل کر لیا۔

○ انہوں نے قانون کی بہت سی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اراضیات کے معتد بہ حصہ پر اپنا کنٹرول برقرار رکھا۔ اراضیات کی اصلاح کے قانون میں اس بات کی صراحت نہیں کی گئی کہ ایک شخص کتنی زمین پر مالکانہ حقوق رکھ سکتا ہے۔

○ مگر اس اراضیات کا قانون 1950ء میں رو بہ عمل آیا۔ (اس زمانہ میں آندھرا مدراس پریسینڈسی کا حصہ تھا) اس قانون کے اعتبار سے زمینداروں اور انعامداروں کو ساڑھے پندرہ کروڑ (15.5 کروڑ) کا معاوضہ دیا گیا اور ان کے قبضہ کے اراضیات کو ان کرایہ داروں کے حوالے کیا گیا جو کاشت کر رہے تھے۔ آندھرا کے علاقہ میں زمین بہتر انداز میں کاشت کرنے والی ذاتوں کے سپرد کی گئی۔

○ کچھ حصہ بعد وہ سیاست اور تجارت میں طاقتور ہو گئے۔ اس کے برعکس مزدوری کرنے والے ملازمت کرنے والی ذاتوں کو اراضیات کی اصلاح کے قانون سے زیادہ فائدہ نہیں پہنچا۔ تاہم اس قانون سے رعیت واری نظام سے وابستہ افراد متاثر نہیں ہوئے۔ وہ عملاً زمینداروں کے حصہ سے کام کرتے رہے۔ اس قانون نے اس زمینداری نظام کو برخواست کیا جو کچھ حصوں میں رائج تھا۔

○ تلنگانہ میں جاگیرداری نظام کا خاتمہ: تلنگانہ کے علاقہ میں کسانوں کی زبردست تحریک چل رہی تھی۔ آصفیہ سلطنت کو انڈین یونین میں ضم کیا گیا۔ آزادی سے قبل جبری مزدوری، ڈٹی چاکری کو 1927ء میں منسوخ کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس قانون پر عمل آواری نہیں ہوئی۔ لیکن جن علاقوں میں تلنگانہ مسلح جدوجہد طاقتور تھی ان خرابیوں کا 1948ء میں خاتمہ کر دیا گیا۔

○ جب تلنگانہ تحریک کا آغاز ہو رہا تھا نظام نے کرایہ دار کسانوں کے تحفظ کے لیے قوانین مرتب کئے تھے۔ ان کی روشنی میں وہ اپنے ناموں کا اندراج کرواتے اور انہیں مستقل طور پر کاشت کاری کے حقوق عطا کئے جاتے تھے۔

○ حیدرآباد کے بھارت سرکار میں انضمام کے فوراً بعد بھی نظام ریاست حیدرآباد کے راج پر کھڑے رہے۔ انہوں نے ایک فرمان جاری کیا اور اپنی شخصی اراضیات صرف خاص کو منسوخ کر دیا۔ اس کے ساتھ جبری مزدوری کی تمام اشکال کو ممنوع قرار دیا۔ 15 اگست 1949ء میں ایک دوسرے فرمان کے ذریعہ سمستان اور محتوں کو برخواست کیا گیا۔ ان جاگیروں میں کاشت کرنے والی کمیونٹی کے غالب طبقوں کو اراضیات کے پٹے دیئے گئے۔

○ حیدرآباد کے جاگیرداری تنسیخ کے قانون کے مطابق جاگیروں کے ایک بڑے حصہ کو حکومت نے چند دنوں کے اندر حاصل کر لیا۔ کم و بیش 18 کروڑ کا معاوضہ ادا کیا گیا۔ اس قانون کے تحت 995 جاگیرداروں کو برخواست کیا گیا اور اراضیات کو کاشت کرنے والے کسانوں کو دیا گیا۔ اس کے علاوہ مالگواری کی شرح میں کمی کی گئی۔

○ نئی حکومت نے حیدرآباد زرعی اصلاحی کمیٹی کا تقرر کیا۔ اس کا مقصد اراضیات کا ارتکاز پیداوار بڑھانے کے ذرائع موجودہ قانون کی

روشنی میں کسانوں اور کرایہ داروں کی امنگوں کا مطالعہ تھا۔ اس کمیٹی نے دور رس سفارشات کیں جیسے ملکیت پر تحدیدات، زمینداروں سے فاضل اراضیات کا حصول، کرایہ دار کسانوں کا تحفظ وغیرہ تھا۔ تاہم اس کی چند ایک سفارشات پر عمل کیا گیا۔

○ حیدرآباد کرایہ دار قانون 1950ء میں نافذ کیا گیا۔ اس کی رو سے تمام کرایہ داروں کو تحفظ فراہم کیا گیا۔ زمینداروں کے خوشنودی پر کام کرنے والے کرایہ دار کسانوں کو محفوظ کرایہ داروں کو درجہ دیا گیا۔ وہ تمام کرایہ دار جو چھ سال سے مسلسل اراضیات پر قابض ہیں انہیں محفوظ کرایہ داروں یا قلیل سی رقم کی ادائیگی پر پٹہ داروں کا درجہ دیا گیا۔ اب انہیں اراضیات سے بہ آسانی بے دخل نہیں کیا جاسکتا تھا۔ وہ کئی نسلوں تک اراضیات پر کاشت کر سکتے تھے۔ اس طرح حیدرآباد انعامی اراضیات کی تینخ کا قانون 1955ء میں رو بہ عمل لایا گیا۔

○ 1950ء کے اراضیات کے ابتدائی اصلاحی قانون کو 1954ء میں نافذ کیا گیا۔ اس سے اراضیات کی اصلاح کے مقصد پر کاری ضرب لگی۔ اس سے کاشتکاروں کے مخصوص طبقات کو محفوظ کرایہ داری کا حق نہیں دیا گیا۔ اس قانون نے زمینداروں کو کروڑ ہارو پئے دینے کی سفارش کی۔ اس طرح ایک آزاد ملک کو جاگیر داری نظام سے چھٹکارا حاصل کرنے کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ بڑی عمارتیں، مویشیوں کے ٹھکانے، زرعی اوزار سابقہ زمینداروں کے تصرف میں رہے۔ چونکہ اراضیات کی حد پر کوئی تحدیدات نہیں تھیں اس لیے ہزاری ایکڑ زرخیز اراضیات ان کے پاس خود کاشت اراضیات کی حیثیت سے رہ گئیں۔

○ غریبوں میں اراضیات کی تقسیم پر زور دیا گیا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے زمینات کی تحدیدات کے قانون کو 1972ء میں رو بہ عمل لایا گیا۔ اراضیات کی تحدید کے قانون کو آندھرا پردیش کی قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل میں ستمبر 1972ء میں منظور کیا گیا۔ اس پر عمل آوری جنوری 1975ء سے ہونے لگی۔

○ قانون میں پانچ اراکین کے خاندان کو ایک اکائی سے موسوم کیا گیا۔ ایسا خاندان 10 سے 27 ایکڑ تری زمین اور 35 سے 154 ایکڑ تک خشک زمین رکھ سکتا ہے۔ اس سے زیادہ اراضی کو فاضل زمین کہا گیا اور اسے حکومت حاصل کرنے لگی۔ آندھرا پردیش میں 8 لاکھ ایکڑ زمین کو فاضل قرار دیا گیا۔ اس میں 6 لاکھ 41 ہزار ایکڑ اراضیات کو حکومت لے لی۔ حکومت نے 5 لاکھ 82 ہزار ایکڑ زمین کو 5 لاکھ 40 ہزار بے زمین اور غریب کسانوں میں بانٹ دی۔ درحقیقت یہ بھی مطلوبہ مانگ سے کم تھی۔ اس قانون کو صحیح انداز میں عملی جامہ نہیں پہنایا گیا۔ زمینداروں کی ریشہ دوانیاں اور حکومت میں سیاسی عزم و عمل کی کمی سے قانون کا غنڈہ پڑ رہا۔

○ اراضیات پر تحدیدات کے قانون کو مغربی بنگال میں موثر طریقہ سے رو بہ عمل لایا گیا۔ مغربی بنگال کی حکومت نے عزم راسخ کے ساتھ پیش قدمی کی۔ بے زمین اور چھوٹے کسانوں کو متحد کیا تاکہ وہ اراضیات پر تحدیدات کے قانون کی عمل آوری میں حصہ لے سکیں۔ حکومت نے 12 لاکھ 94 ہزار ایکڑ زمین حاصل کی اور 10 لاکھ 64 ہزار زمین ایکڑ زمین 26 لاکھ 51 ہزار خاندانوں میں تقسیم کی۔

○ غریبی۔ مستقل فاقہ کشی: پرانی فاقہ کشی پھیلی ہوئی ہے۔ ہندوستانی دیہاتوں اور شہروں میں رام چاری اور کالی چرن کی طرح روز آنہ مناسب غذا حاصل نہیں کر سکتے۔ وہ صحت مند نہیں رہتے اور نہ ہی سرگرم زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ گلی کوچوں میں رہنے والے بے گھر اور بوڑھے لوگوں کی طرح دکھائی نہیں دیتے۔ وہ ہمیں عام لوگوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن وہ فاقہ کشی اور تھکان کا شکار رہتے ہیں۔ انہیں کھانے کے لیے مناسب غذا نہیں ملتی۔ وہ کم کھانا کھاتے ہیں اور یہ صورتحال طویل عرصہ تک جاری رہتی ہے۔ یعنی پرانی اور مستقل فاقہ کشی۔ وہ عام طور پر کمزور اور تھکے ہوئے ہوتے ہیں اور بسا اوقات علیل بھی رہتے ہیں۔

○ ہمیں اعضاء و جوارح کی حرکت، چلنے پھرنے، بات کرنے اور روزمرہ کے کام کاج کے لیے توانائی کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ ہمیں یہ توانائی ہماری غذاؤں سے حاصل ہوتی ہے۔ اس توانائی کی کیلوری کے ذریعہ پیدائش کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک چائے کے شکر کا چمچ ہمیں 40 کیلوری مہیا کرتا ہے۔ تیل سے لبریز ایک چمچ 90 کلو کیلوری دیتا ہے۔ اگر آپ کسی کھانے کے پاکٹ کو دیکھیں تو آپ کو کیلوری کا پتہ چلے گا۔

- قومی کیلوری کا معیار دیہی اور شہری علاقوں کے لیے یومیہ 2400 اور 2100 کلو کیلوری ہے۔ ایک آدمی کے لیے اوسطاً مطلوبہ غذا 2100 کلو کیلوری فراہم کرنے والی ہو۔ یہ صحت مند رہنے کے لیے کم از کم تو انائی ہے۔ دیہی علاقوں میں جسمانی محنت و مشقت زیادہ کی جاتی ہے۔ وہاں یومیہ 2400 کیلوری درکار ہوتی ہے۔
- دیہی علاقوں میں 80 فیصد لوگ معیاری کیلوریز سے نیچے رہتے ہیں اور تھوڑی غذا حاصل کر پاتے ہیں۔ پانچ افراد میں چار افراد کی غذا میں کیلوری کی مقدار کم ہوتی ہے۔
- کس طرح بالغ افراد کم غذاؤں کا شکار ہیں؟ انہیں غذائی سائنس داں جسمانی وزن و قد کی پیمائش (BMI) Body Mass Index سے معلوم کرتے ہیں۔ اس کا آسانی سے حساب لگایا جاسکتا ہے۔
- ایک شخص کے وزن کو کلوگرام کے ذریعہ معلوم کیا جاتا ہے۔ اُس کے بعد قد کو میٹر میں معلوم کیا جاتا ہے۔ وزن کو قد سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ اگر وہ 185 سے کم ہو تو وہ فرد کم غذا کا شکار تصور کیا جائے گا۔ اگر وہ BMI '25 سے زیادہ ہو تو ایسا شخص موٹا کہلائے گا۔
- ہندوستان میں 50 فیصد سے زیادہ لوگ اپنے روزگار کے لیے زرعی سرگرمیوں پر انحصار کرتے ہیں۔ ان میں بہت سے چھوٹے کسان اور زرعی مزدور ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ بعض لوگوں کا پیشہ زراعت سے تعلق رکھتا ہے۔ جیسے نجار (رام چاری)، کھیتی باڑی کرنے والے جیسے کمہار، موچی، چھوٹی مصنوعات چلانے والے زراعت پر انحصار کرتے ہیں۔
- برہما برس کی عوامی جدوجہد کے بعد قومی دیہی کام کے تحفظ کا قانون Mahatma Gandhi National Rural 2005 Employment Guarantee (MNREGA) میں منظور کیا گیا۔ اس سے دیہی علاقوں میں روزگار کے تحفظ کا راستہ ہموار ہوا۔
- آپ اپنے گاؤں کے متعلق سماجی نتیجے کی یہ معلومات ویب سائٹ پر ملاحظہ کر سکتے ہیں:
<http://125.17.121.162/SocialAudit/Login.jsp>
- حکومت روزگار کے ساتھ خریدے جانے والی غذائی اشیاء تک رسائی کو یقینی بنائے۔ اگر ضروری اشیاء کی قیمتیں بہت زیادہ ہوں تو روزگار اور آمدنی سے کچھ نہیں ہوگا۔ حکومت راشن شاپ "Fair Price Shop" کے ذریعہ غذائی اشیاء کو عوام تک پہنچا سکتی ہے۔ حکومت کسانوں سے غذائی اجناس خریدتی ہے اور انہیں راشن شاپ کو فراہم کرتی ہے۔ راشن شاپ میں اناج کا ذخیرہ رہتا ہے (دیگر ضروری اشیاء جیسے شکر، دالیں، مٹی کا تیل) ان چیزوں کو عوام ۶ میں فروخت کیا جاتا ہے راشن شاپ پر قیمتیں مارکٹ کی قیمتوں سے نسبتاً کم ہوتی ہیں۔
- راشن شاپ کے ذریعہ اناج اور دیگر ضروری اشیاء کی تقسیم کو پبلک ڈسٹری بیوشن سسٹم (PDS) کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں آزادی کے بعد سے PDS کا وجود ہے۔ اس کے ذریعہ سے شہری اور دیہی علاقوں میں رہنے والوں کو غذائی اجناس فراہم کی جاتی ہیں۔ اُس کے کام کے طریقہ کار میں کچھ مسائل پائے جاتے ہیں۔ بعض مقامات پر راشن شاپ باقاعدگی سے کھولی نہیں جاتی۔
- غذائی اجناس میں ملاوٹ کی جاتی ہے تاکہ لوگ انہیں نہ خریدیں اور راشن شاپ کے مالکین غذائی اجناس کو عوام میں فروخت کرنے کے بجائے دوسرے دکانداروں کو فروخت کر سکیں۔ کئی لوگ بشمول غریب افراد راشن حاصل نہیں کر پاتے۔ عام طور پر ان راشن شاپوں کی کارکردگی ملک کی غریب ترین ریاستوں اور غریب ترین علاقوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔
- PDS کو صحیح انداز میں رو بہ عمل لانا چاہیے۔ یہ اسکیم جنوبی ہند کی ریاستیں جیسے کیرالا، آندھرا پردیش اور تاملناڈو میں بہتر طریقے سے چل رہی ہے۔ اگر ہر فرد کا تعاون رہے تو اُس کی کارکردگی میں اور بہتری پیدا کی جاسکتی ہے۔
- حکومت ہند کے اور منصوبے ہیں اُس نے 1997 میں فیصلہ کیا کہ راشن شاپیں صرف غریبوں تک محدود رہے۔ اس سے صرف غریب عوام استفادہ کریں۔ باقی لوگ غذائی اشیاء زیادہ قیمتوں پر مارکٹ سے خریدیں۔

- حکومت اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے جاننا چاہی کہ غریب کون ہیں؟ پچاسیتوں سے کہا گیا کہ وہ BPL، غریبی کی نچلی سطح پر رہنے والوں کا سروے کریں۔ اس سروے میں خاندان کی آمدنی، ذرائع آمدنی، دن میں تناول طعام کے اوقات، لباس، رہائش گاہیں، اخراج، قرضے وغیرہ شامل ہیں۔ اس کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ خاندان غریب ہے۔ اس سروے کی اساس پر تین قسم کے کارڈ تقسیم کیے گئے۔
- غریب خاندان کو انٹو دیا کارڈ تقسیم کیے گئے۔ حالات قدرے بہتر تھے انہیں غریب ہی تصور کیا گیا۔ انہیں APL کارڈس دیے گئے باقی ماندہ خاندانوں کو BPL کارڈ جاری کیے گئے۔ ہر راشن کارڈ کی مقدار اور قیمتیں مختلف تھیں۔ مثال کے طور پر انٹو دیا کارڈ رکھنے والے اپنے خاندان کے لیے ہر مہینہ 35 کلو انانج (چاول، گیہوں) لے سکتے ہیں۔ آندھرا پردیش میں BPL کارڈ رکھنے والے خاندان کا ہر فرد 4 کلو انانج حاصل کر سکتا ہے۔ APL کارڈ رکھنے والے افراد اپنے خاندان کے لیے 2 یا 3 کلو شکر ہر مہینہ حاصل کر سکتے ہیں۔
- PDS کی نئی پالیسی بحث و مباحثہ کا محور بن چکی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ دیہی علاقوں میں 5 لوگوں میں سے 4 افراد مطلوبہ کیلوری سے کم غذا استعمال کرتے ہیں۔ ابھی تک 10 میں سے 3 خاندان کے پاس دیہی علاقوں میں BPL اور انٹو دیا کارڈ نہیں ہے۔ اس بات کا ہمیں 2004 کے قومی نمونہ کے سروے سے پتہ چلتا ہے۔ عوام کی ایک کثیر تعداد جو پہلے PDS سے استفادہ کرتی تھی وہ اب اس اسکیم سے محروم ہو چکی ہے۔ بے زمین کسانوں کے کئی خاندان BPL کارڈ سے محروم ہیں۔ یہ خبر ہے کہ مختلف اچھے خاندانوں کے پاس BPL کارڈ ہیں۔
- سپریم کورٹ کی ہدایتیں اور عام آدمی کی جانب سے مسلسل دباؤ کے باعث حکومت کی بہت سی اسکیموں بشمول PDS کی کارکردگی پر اثرات مرتب ہوئے لیکن ابھی بہت کچھ کیا جانا باقی ہے۔

قانون حق تعلیم، انسانی حقوق اور بنیادی حقوق

- حقوق لوگوں کے جائز اور مناسب مطالبات ہیں۔ ان مطالبات کو قانونی تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ ہم تمام کی خواہش ہوتی ہے کہ کسی احساس کمتری کے بغیر خوشحال زندگی گذاریں۔ اور اسی طرح یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ دوسروں کو انکے حقوق سے استفادہ کرنے کا موقع دیں۔
- جمہوری نظاموں کے حوالے سے موجودہ دور میں حقوق بھی اہمیت اختیار کر گئے ہیں۔ جمہوریتیں تمام لوگوں کی فلاح کے لئے میدان ہموار کرنے میں لگی رہتی ہیں۔ وہ لوگوں کو اظہار خیال کی آزادی دیتی ہیں اور انتخاب کا حق دیتی ہیں۔ جس میں اپنی پسند کے نمائندوں کو منتخب کرنے کا حق بھی شامل ہوتا ہے۔ جسے ووٹ دینے کا حق کہا جاتا ہے۔
- یہ حقوق اتنے اہم ہیں کہ دنیا کی بیشتر جمہوریتیں ان کو تحفظ فراہم کرتی ہیں، مجلس اقوام متحدہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں انسانی حقوق کے عالمی اعلان نامہ (Universal Declaration of Human Rights) میں جگہ دی ہے۔ UDHR وہ دستاویز ہے جس پر اکثر جدید ملکوں نے اس عزم کے ساتھ دستخط کیا ہے کہ وہ ان بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی کو یقینی بنائیں گے۔
- دستور ہند میں بنیادی حقوق: دستور ہند کے تیسرے باب میں بنیادی حقوق کو جگہ دی گئی ہے۔ یہ حقوق لوگوں کو استبدادی حکومتوں سے تحفظ فراہم کرتے ہیں اور حکومتوں پر ان کی فراہمی کی ذمہ داری عائد کرتے ہیں۔ یہ اتنے اہم ہیں کہ اگر کوئی حکومت اس کی خلاف ورزی کرتی ہے تو متاثرہ شخص راحت کے لئے نچلی عدالت کے بجائے راست طور پر ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ سے رجوع ہو سکتا ہے۔
- عدالتیں اس سلسلے میں حکومتوں کو ہدایات جاری کرنے کا اختیار رکھتی ہیں، (جسے قانونی پروانہ یا Writ کہا جاتا ہے) اور دستوری حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ یہ عدالتوں کا ناقابل تنسیخ اختیار ہے۔ عدالت خود بھی کسی بنیادی حق کی خلاف ورزی کے معاملے پر بہ تحریک خود (Suo Moto) کارروائی کر سکتی ہے۔
- مساوات کا حق: 1۔ مساوی قانونی تحفظ: دستور میں کہا گیا ہے کہ حکومت ”کسی فرد کی قانون کے آگے مساوات یا مساوی قانونی تحفظ

- کا انکار نہیں کر سکتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام لوگوں کے لئے قوانین یکساں طور پر نافذ کئے جائیں گے۔ اور لوگوں کی آمدنی، مرتبے یا پس منظر کے پیش نظر کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔ اس اصول کو قانون کی حکمرانی یا قانون کی بالادستی کہتے ہیں۔
- 2۔ سماجی مساوات: حق مساوات کی ایک اور خصوصیت سماجی مساوات ہے۔ مملکت کسی فرد کے خلاف اس کے مذہب، ذات، نسل، جنس یا جائے پیدائش کی بنیاد پر امتیاز نہیں برت سکتی۔
- خواتین اور بچوں کے ساتھ خصوصی برتاؤ کرنا خود سماج کے وسیع تر مفاد میں ہی ہوتا ہے۔ یہ نہ صرف سماجی روایتوں اور ملک کے مجموعی پس منظر بلکہ ان طبقات کی تاریخی پسماندگی اور کچھڑے پن کا اعتراف بھی ہے۔ اس حق کے تحفظ کی خاطر دیوانی معاملات سے متعلق قوانین مثلاً جائیداد کے قوانین میں ترمیم کرتے ہوئے خواتین کو مشترکہ خاندانوں کی جائیدادوں میں حصہ دار بنایا گیا ہے۔
- اس طرح دستور تعلیمی اداروں میں نشستوں کو مختص کرتے ہوئے اور سرکاری ملازمتوں میں نوکریوں کو مختص کرتے ہوئے معکوس امتیاز کی اجازت دیتا ہے۔ اس طرح کے تحفظات کی وسعت فرد، سماج اور مملکت کے لئے نہایت اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔
- مثال کے طور پر میڈیکل کالجوں کے لئے لازمی ہے کہ وہ کچھ فیصد نشستوں پر داخلے درج فہرست اقوام اور قبائل کے طلباء میں سے کریں
- 3۔ مواقع کی مساوات: دستور سرکاری عہدوں اور ملازمتوں کے لئے تمام شہریوں کو یکساں مواقع فراہم کرنے کا تین دیتا ہے۔ کسی بھی شہری کے خلاف مذہب، نسل، ذات، جنس، جائے پیدائش یا سکونت کی بنیاد پر سرکاری عہدوں یا ملازمتوں کے لئے امتیاز نہیں برتا جاسکتا اور نہ ہی اسے نااہل قرار دیا جاسکتا ہے۔
- چھوٹ چھات کی منسوخی: دستور ہند چھوٹ چھات کو بالکل منسوخ قرار دیتا ہے۔ کسی بھی شکل و صورت میں چھوٹ چھات ممنوع ہے۔ اسے جرم تصور کیا گیا اور اس کے مرتکب کو قانونی سزا دینے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ یہاں تک کہ جیل میں قید بھی کیا جاسکتا ہے۔
- 5۔ خطابات کی منسوخی: اشرافیہ اور متوسط طبقات جیسی من مانی اور غیر مساویانہ درجہ بندی کو مٹانے کے لئے دستور مملکت کو خطابات عطا کرنے سے منع کرتا ہے۔ برطانوی حکومت نے ہندوستان میں رائے بہادر اور خان بہادر کے خطابات دیتے ہوئے ایک نوابی طبقہ تشکیل دیا تھا۔ اب ان خطابات کو بھی منسوخ کر دیا گیا۔
- ہندوستانی شہری کسی بھی غیر ملک سے خطابات قبول نہیں کر سکتے۔ البتہ فوجی اور تعلیمی امتیازات ہندوستانی شہریوں کو عطا کئے جاسکتے ہیں۔
- بھارت تین، پدم بھوشن جیسے ایوارڈ حاصل کرنے والوں کو چاہئے کہ وہ انہیں خطابات کی طرح استعمال نہ کریں۔ اور اس طرح کے ایوارڈوں کا عطا کرنا دستوری امتناع کے دائرہ میں نہیں آتا۔
- آزادی کا حق: m دستور ہند چند انفرادی حقوق کی ضمانت بھی دیتا ہے جن کو دستور کے معماروں نے نہایت ضروری خیال کیا تھا۔ آزادی کے حق تحت ذیل کی چھ آزادیوں کا تین دیا گیا ہے۔
- 1۔ تقریر اور اظہار خیال کی آزادی: 2۔ پرامن طریقے سے بغیر اسلحہ کے اجتماع کی آزادی 3۔ انجمنیں بنانے کی آزادی:
- 4۔ نقل و حرکت کی آزادی: 5۔ ہندوستان کے کسی بھی حصے میں قیام کرنے اور سکونت اختیار کرنے کی آزادی
- 6۔ کسی بھی پیشہ کو اختیار کرنے اور کوئی بھی تجارت کرنے کی آزادی:
- حکومت کو اختیار ہے کہ وہ ہندوستان کی آزادی، اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کی حفاظت کے لئے ان چھ آزادیوں پر پابندیاں عائد کرے۔ اس کے علاوہ عوامی مفادات اور اخلاقیات کے تحفظ کی خاطر بھی حکومت پابندیاں عائد کر سکتی ہے۔ ناگہانی صورتحال (ایمر جنسی) کے اعلان کے بعد یہ چھ آزادیاں خود بخود معطل قرار پاتی ہیں۔ البتہ حق زندگی اور انفرادی آزادی کو معطل نہیں کیا جاسکتا۔
- حق زندگی: دستور ہند زندگی کے حق اور انفرادی آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔ اس میں درج ذیل امور شامل ہیں:
- زندگی اور انفرادی آزادی کے تحفظ کو بھی حق زندگی اور انفرادی آزادی میں شامل کیا گیا ہے۔ اس لئے کسی شخص کو قانونی جواز کے بغیر

- زندگی اور آزادی سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کی زندگی اور آزادی میں مداخلت اسی وقت کی جاسکتی ہے جب اس نے کوئی جرم کیا ہو۔ البتہ حق زندگی میں مرنے کا حق شامل نہیں ہے، اسی لئے خودکشی کرنا یا اسکی کوشش کرنا بھی جرم ہے۔
- 2002ء سے ابتدائی تعلیم کے حق کو حق زندگی میں شامل کیا گیا۔ اور مملکت کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ چھ سے چودہ سال کے بچوں کے لئے مفت لازمی تعلیم فراہم کرے۔ یعنی چھ سے چودہ سال کی عمر کے بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔
- استحصال کے خلاف حق: اس حق کے تحت جبری مزدوری کی تمام صورتوں پر امتناع عائد کر دیا گیا۔
- ”کارخانوں میں بچوں سے کام لینے پر امتناع“: دستور میں کہا گیا ”چودہ سال سے کم عمر کے کسی بچہ کو کارخانوں، کانوں یا کسی اور خطر ناک کام پر مامور نہیں کیا جاسکتا۔ اسی کے مطابق بنائے گئے قوانین کی رو سے بچوں سے دیا سلائی، پٹاخوں، بیڑی اور کارپٹ کی تیاری کے کاموں یا چھاپے یا رنگ سازی کے کام لینے پر امتناع عائد کر دیا گیا۔
- مذہبی آزادی کا حق: تمام شہریوں کو اپنے پسند کے عقیدے اور مذہب پر عمل کرنے کی آزادی ہے۔ کسی بھی شخص کو اسکی پسند کے مذہب پر عمل کرنے سے نہیں روکا جاسکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی فرد اپنے مذہب کو تبدیل کرنے کا اختیار بھی رکھتا ہے۔
- دستور کے مطابق حکومت کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ وہ تمام مذاہب کے ساتھ یکساں سلوک کرتی ہے۔ دستور کے دیباچے میں ہندوستان کو سیکولر مملکت قرار دینے کا یہی مطلب ہے۔
- تعلیمی و ثقافتی حقوق: دستور کہتا ہے ”تمام اقلیتوں کو چاہے وہ مذہبی یا لسانی اقلیتیں ہوں حق ہے کہ وہ اپنی پسند کے مطابق تعلیمی ادارے قائم کریں اور انہیں چلائیں۔“
- اقلیتوں کا مطلب عموماً مذہبی یا لسانی اعتبار سے موجود اقلیت ہوتا ہے۔ کوئی بھی گروپ اپنے جائے رہائش کے اعتبار سے اقلیت ہو سکتا ہے۔ مثلاً تنگ بولنے والے افراد آندھرا پردیش میں اکثریت میں ہیں لیکن مغربی بنگال میں اقلیت کہلائیں گے۔ اسی طرح سکھ مذہب کے ماننے والے پنجاب میں اکثریت میں ہیں لیکن آندھرا پردیش، راجھستان، ہریانہ وغیرہ میں اقلیت میں ہوتے ہیں۔
- اقلیتوں کو اپنی تہذیب اور زبان کے تحفظ کے لئے ادارے قائم کرنے اور انہیں چلانے کی آزادی حاصل ہے۔ مثال کے طور پر کٹری زبان کے بولنے والے افراد چاہیں تو اپنی تہذیب اور زبان کے تحفظ کی خاطر آندھرا پردیش میں کٹری ذریعہ تعلیم کا اسکول قائم کر سکتے ہیں اور انہیں اس سے منع نہیں کیا جاسکتا۔
- دستوری چارہ جوئی کا حق: مملکت کی جانب سے ان حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو دستور لوگوں کو یہ بنیادی حق دیتا ہے کہ وہ ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ سے رجوع ہوں۔ جب ان بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو انہیں عدالتوں کے ذریعے خصوصی ہدایات اور احکام حاصل کر کے بحال کروایا جاسکتا ہے۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزیوں کا تدارک کرے۔ اگر حکومت اس میں ناکام رہتی ہے تو حکومت کے خلاف مقدمہ دائر کیا جاسکتا ہے۔
- مجلس اقوام متحدہ نے دنیا کے مختلف ملکوں میں سے نو ملکوں کے نمائندوں کے ایک گروپ کو حقوق سے متعلق دستاویز تیار کرنے کی ذمہ داری دی جس نے 30 دفعات پر مشتمل ایک مسودہ تیار کیا۔ جو انسانی حقوق کا عالمی اعلان نامہ کہلایا اور مجلس اقوام متحدہ نے اسے 1948ء میں منظور کیا
- حقوق انسانی کمیشن: مجلس اقوام متحدہ لوگوں کے بنیادی انسانی حقوق کی حفاظت کے لئے کام کر رہا ہے اور اس کے رکن ممالک کی بھی اس معاملہ میں حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ بھی اس سمت مثبت کوشش کریں۔ 1993ء میں ہندوستان کی حکومت نے انسانی حقوق کی حفاظت کے لئے ایک پارلیمانی قانون منظور کیا۔ اس قانون کے تحت ایک کمیشن قائم کیا گیا جو قومی حقوق انسانی کمیشن (National Human Rights Commission) ہے۔

(Human Rights Commission) کہلاتا ہے۔

- حقوق کی طرح ہمارے ذمہ چند ایک فرائض بھی ہوتے ہیں۔ یہ فرائض ہمارے اطراف و اکناف میں ہمارے ساتھ بسنے والے لوگوں سے متعلق ہوتے ہیں۔ البتہ بنیادی حقوق کے برخلاف ذمہ داریوں کی تکمیل نہ کرنے پر کسی شخص پر مقدمہ نہیں چلایا جاسکتا۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) ہندوستان کے شہریوں کا گیارواں فرض جس کا دستور میں اضافہ کیا گیا ہے۔
- (1) سائنسی مزاج، انسانیت، تحقیق اور اصلاح کے جذبوں کو فروغ دے۔ (2) عوامی املاک کا تحفظ کرے۔
- (3) تمام میدانوں میں فوقیت اور سر بلندی کی جدوجہد کرے (4) اپنے بچوں کو تعلیم سے آراستہ کرے۔
- (2) حق مساوات کی ایک اور خصوصیت ہے۔
- (1) معاشی مساوات (2) سماجی مساوات (3) معیار زندگی کی مساوات (4) تہذیبی مساوات
- (3) مملکت کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ چھ سے کتنے سال کے بچوں کے لئے مفت لازمی تعلیم فراہم کرے۔
- (1) دس (2) بارپ (3) چودہ (4) پندرہ
- (4) میں ادارہ اقوام متحدہ (UNO) نے بین الاقوامی بچوں کا منشور پیش کیا۔
- (1) 1992 (2) 1989 ء (3) 1996(c) (4) 1990 (d)
- (5) گھریلو تشدد و جنسی ہراسانی پر مدد کا ٹول فری نمبر.....
- (1) 18004252906 (2) 18004252909 (3) 18004252908 (4) 18004252901
- (6).....مقام پر خواتین کے حقوق کا اعلان نامہ جاری کیا گیا تھا۔
- (1) ایشیاء (2) جنوبی امریکہ (3) بیڑنگ (4) آسٹریلیا
- (7) قانون برائے جہیز کی ممانعت.....منظوری دی گئی۔
- (1) 1963 (2) 1962 (3) 1965 (4) 1961
- (8) ملک بھر میں 2006ء کے کونسے مہینے میں سرک حفاظتی ہفتہ منایا گیا۔
- (1) جنوری (2) فروری (3) ڈسمبر (4) اپریل
- (9)۔ لوک عدالت کا مطلب ہے۔
- (1) عوام کی عدالت (2) وکیلوں کی عدالت (3) ملزمین کے لئے عدالت (4) سنوائی عدالت
- (10) اگر کسی 21 سال سے زائد عمر والے مرد نے بچے کی شادی کا معاہدہ کیا ہو تو اس کو کتنے سال کی قید اور ایک لاکھ جرمانہ عائد کیا جائے گا۔
- (1) چھ سال (2) دو سال (3) تین سال (4) چار سال
- (11) پشکر جھیل Pushkar Lake اس ریاست میں واقع ہے۔
- (1) راجستھان (2) گجرات (3) مہاراشٹرا (4) سکیم
- (12) ہندوستان کی پہلی خاتون لوکو پائلٹ ریل انجن کی
- (1) ستیوتی یادو (2) سمتر یادو (3) شریکھیا یادو (4) سجاتا یادو
- (13) بچوں کے حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کے کنونشن پر دستخط کرنے والے ممالک کی تعداد۔

- 180(1) 181(2) 189(3) 191(4)
- (14) چائلڈ میرج ایکٹ (Child Marriage Act) کے تحت لڑکیوں کی شادی کی کم از کم عمر اس وقت
- (15) درج ذیل میں امبیڈکر کا عہدہ تھا۔
- (1) آئین ساز اسمبلی کے اسپیکر
- (2) آئین ساز اسمبلی کے نائب صدر
- (3) مسودہ ساز کمیٹی کے سربراہ
- (4) آئین ساز اسمبلی کے رکن
- (16) ہندوستان میں ذات پات کا نظام ان کے دور میں قائم ہوا۔
- (1) شکاری برادری میں
- (2) ویدک معاشرے میں
- (3) پتھر کے دور میں
- (4) ابتدائی جمہوریہ کے دوران
- (17) وہ سال جس میں ہندوستان کی سپریم کورٹ نے تمام ریاستی حکومتوں کو 6 ماہ کے اندر Lunch اسکیم متعارف کرنے کی ہدایت دی تھی۔
- (1) 2000ء
- (2) 2001ء
- (3) 2002ء
- (4) 2003ء
- (18) بھودان تحریک کے آغاز کی تاریخ
- (1) 1 اپریل 1950
- (2) 18 اپریل 1950
- (3) 1 اپریل 1951
- (4) 18 اپریل 1951
- (19) بھودان تحریک کا آغاز کرنے والی شخصیت
- (1) بروگولاراما کرشنا راؤ
- (2) آچاریہ وڈو بھابھوے
- (3) روی نارائن ریڈی
- (4) ماڈاپانی ہنمنت راؤ
- (20) بنیادی حقوق آئین کے کس حصے میں ہیں۔
- (1) 2
- (2) 3
- (3) 4
- (4) 5
- (21) لازمی پرائمری تعلیم کے حق کا مطالبہ کرنے والا پہلا قوم پرست
- (1) گوپال کرشن گوکھلے
- (2) دادا بانی نورونی
- (3) مولانا ابوالکلام آزاد
- (4) موتی لال نہرو
- (22) اس آئینی ترمیم کے ذریعہ لازمی پرائمری تعلیم کو پارلیمنٹ نے ایک بنیادی حق کے طور پر تسلیم کیا ہے۔
- (1) 82
- (2) 84
- (3) 86
- (4) 88
- (23) دوسری جنگ عظیم کے دوران جوہری حملے کا شکار ہونے والا ملک
- (1) جرمنی
- (2) جاپان
- (3) ترکی
- (4) اٹلی

جوابات

1-4	2-2	3-3	4-3	5-3	6-2	7-4	8-1	9-1	10-2
11-1	12-3	13-4	14-2	15-3	16-2	17-2	18-4	19-2	20-2
21-1	22-3	23-2							

انسانی حقوق

- بین الاقوامی سطح پر جب کہ دنیا عالمی گاؤں (Global Village) میں تبدیل ہو چکی ہے انسانی حقوق (Human Rights) اور سماجی انصاف (Social Justice) نہایت اہمیت کے حامل بن چکے ہیں۔

- حقوق عالمگیر اور فطری ہوتے ہیں۔
- 10 دسمبر 1948ء کو ادارہ اقوام متحدہ نے اعلامیہ برائے عالمی حقوق انسانی (Universal Declaration of Human Rights) جاری کیا۔
- اقوام متحدہ نے 1986ء میں ترقی و فروغ کے حق سے متعلق اعلامیہ جاری کیا اور 1993ء میں دنیا کے تمام ممالک نے اسے قبول کیا۔ انسانی حقوق کی تاریخ میں یہ ایک سنگ میل مانا جاتا ہے۔
- ہندوستانی دستور میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے مختلف قوانین پائے جاتے ہیں اور ہندوستانی دستور کی تمہید میں ہی یہ درج کیا گیا ہے ”ہندوستانی شہریوں کو سماجی، معاشی اور سیاسی انصاف کی لازمی طور پر فراہمی۔“

کثیر جوابی سوالات

- (1) UNCRC کے مطابق _____ سے کم عمر کے تمام بچے مراد ہیں
- (1) 14 سال (2) 15 سال (3) 17 سال (4) 18 سال
- (2) اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کونسے سال حقوق اطفال کے معاہدہ (Convention on Right of the Child) کو منظور کیا
- (1) 1919 (2) 1990 (3) 1992 (4) 1989
- (3) حقوق اطفال کا دن بین الاقوامی سطح پر منایا جاتا ہے
- (1) 25 نومبر (2) 14 نومبر (3) 20 نومبر (4) 10 نومبر
- (4) ہندوستانی حکومت نے کونسی تاریخ کو حقوق اطفال کے معاہدہ پر دستخط کی
- (1) 11 دسمبر 1992ء (2) 10 دسمبر 1990ء (3) 20 نومبر 1990ء (4) 11 دسمبر 1990ء
- (5) ہندوستانی دستور کے کونسے دفعہ کے تحت چھوت چھات کا خاتمہ کیا گیا
- (1) دفعہ 18 (2) دفعہ 21 (3) دفعہ 17 (4) دفعہ 20
- (6) ہندوستانی دستور کی کونسی دفعہ کے مطابق اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے
- (1) دفعہ 29 (2) دفعہ 28 (3) دفعہ 30 (4) دفعہ 21
- (7) "Child Labour Prohibition and Regulation Act" (CLPRA) کو اس سال منظور کیا گیا
- (1) 1985 (2) 1986 (3) 1908 (4) 1990
- (8) مدارس میں حقوق اطفال کے لئے قائم کیا گیا ہے
- (1) حقوق اطفال سوسائٹی (2) حقوق اطفال تنظیم (3) حقوق اطفال کلب (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (9) ہر تعلیمی سال 14 تا 20 نومبر ہفت روزہ منایا جاتا ہے
- (1) خواتین کے حقوق کا ہفتہ (2) بچوں کے حقوق کا ہفتہ (3) ماؤں کے حقوق کا ہفتہ (4) معذوروں کے حقوق کا ہفتہ
- (10) ہندوستان میں تعلیم کو بنیادی حق بنایا گیا
- (1) 26 اگست 2009ء (2) 26 اگست 2010ء (3) 15 اگست 2011ء (4) یکم اپریل 2010ء
- (11) ریاست آندھرا پردیش میں قانون حق تعلیم (RTE) 2009ء نافذ ہوا
- (1) 26 اگست 2010ء (2) یکم اپریل 2010ء (3) 15 اگست 2010ء (4) 26 جنوری

2010ء

- (12) قانون حق تعلیم کے مطابق بنیادی تعلیم سے مراد ہے
 (1) اول تا پنجم (2) اول تا ششم (3) اول تا ہشتم (4) اول تا دہم
- (13) ہندوستانی پارلیمنٹ میں قومی کمیشن برائے حقوق اطفال کو منظور دی گئی
 (1) 2005ء (2) 2006ء (3) 2004ء (4) 2000ء
- (14) قانون حق تعلیم کے مطابق مدارس میں بچوں میں داخلہ ہونا چاہئے
 (1) قابلیت کے مطابق (2) ماحول کے مطابق (3) عمر کے مطابق (4) ان میں سے کوئی نہیں
- (15) حق جائیداد کو کونسی دستوری ترمیم کے ذریعہ بنیادی حقوق کی فہرست سے حذف کیا گیا
 (1) 44 ویں ترمیم (2) 42 ویں ترمیم (3) 40 ویں ترمیم (4) 72 ویں ترمیم
- (16) دستور میں دفعہ 44 ویں ترمیم اس سال کی گئی
 (1) 1976 (2) 1978 (3) 1979 (4) 1972
- (17) دستور میں 86 ویں ترمیم کی گئی
 (1) 2002 (2) 2004 (3) 2006 (4) 2000
- (18) دستور کی کونسی دفعہ کے تحت مملکت کے لئے ضروری ہے کہ وہ 14 سال سے کم عمر کے بچوں کو مفت تعلیم فراہم کرے
 (1) دفعہ 42 (2) دفعہ 45 (3) دفعہ 17 (4) دفعہ 41
- (19) بنیادی فرائض کی دستور میں شمولیت کے لئے کانگریس حکومت نے 1976ء میں کس کی قیادت میں کمیٹی تشکیل کی
 (1) چرن سنگھ (2) سورن سنگھ (3) این۔ ڈی۔ تیواری (4) فخر الدین علی احمد
- (20) گیارہویں بنیادی فرض والدین یا سرپرست اپنے بچوں کو 6 تا 14 سال کی عمر تک تعلیمی مواقع فراہم کریں کا نفاذ ہندوستان میں کیا گیا
 (1) 2/ دسمبر 2002ء (2) 10/ دسمبر 2000ء (3) 12/ جنوری 2002ء (4) 12/ دسمبر 2002ء

جوابات KEY

1	4	3	3	5	3	7	2	9	2	11	2	13	1	15	1	17	1	19	2
2	2	4	1	6	1	8	3	10	1	12	3	14	3	16	2	18	2	20	4

سماجی تحریکات - سیول حقوق کی تحریکات - سبز امن، تحریک - بھوپال واقعہ - NBM - میرابائی

○ بیسویں صدی کے ابتدائی نصف حصہ میں دنیا پر عظیم جنگوں، انقلابوں، جرمن نازی ازم، سوویت سوشلزم، مغربی لیبرل ازم اور قومی آزادی کی تحریکوں کا غلبہ رہا۔ البتہ دوسری عالمی جنگ کے خاتمہ اور ہندوستان، چین، انڈونیشیا، نائجر یا اور مصر جیسی نوآبادیوں کی آزادی کے بعد 1950 کے دہے کے وسط میں دنیا میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ یہ دور کئی ملکوں کے لئے معاشی ترقی اور خوشحالی کا رہا، لیکن دیگر کئی ممالک اور سماجی طبقات کے لئے الجھنوں اور تناؤ سے بھر ادور تھا جنہیں صدیوں سے مساوی حقوق نہیں دیئے گئے اور اب وہ اپنے حقوق کا مطالبہ لے کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

○ 1960ء میں شہری حقوق اور دیگر تحریکیں: ان تحریکوں میں سے ایک نہایت ہی اہم تحریک امریکہ کی شہری حقوق کی تحریک تھی۔ اس کا مقصد افرود۔ امریکن یعنی سیاہ فام امریکی باشندوں کے ساتھ مساویانہ برتاؤ کے لئے جدوجہد کرنا تھا۔ اور ان امتیازی قوانین کے خلاف

لڑنا تھا جسکے تحت اسکولوں، بسوں اور عوامی مقامات پر سیاہ فام اور سفید فام باشندوں کو علاحدہ علاحدہ رکھا جاتا تھا اور سیاہ فاموں کے ساتھ ملازمتوں، مکانات اور ووٹ کے حق میں امتیاز برتا جاتا تھا۔

○ یہ تحریک جو 1960 کے دہے میں عروج کو پہنچی، بڑی حد تک پرامن تھی اور اس کی سرگرمیوں میں عام مظاہرے، جلوس، سول نافرمانی (امتیازی قوانین کی پرامن خلاف ورزی کرنا) اور امتیازی خدمات مثلاً بسوں کا بائیکاٹ شامل تھا، جس میں سیاہ فاموں اور سفید فاموں کو الگ کر دیا گیا تھا۔ ان تمام میں اہم ایک سالہ طویل بائیکاٹ کا پروگرام تھا جسکی قیادت موٹو مری کے ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ نے کی۔

○ سیاہ فاموں نے بسوں کا بائیکاٹ کیا جسکی وجہ سے بس کمپنی کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا اور نتیجتاً عدالت کو بسوں میں علاحدگی کے قانون پر امتناع عائد کرنا پڑا۔ اسی دوران ایک طاقتور تحریک اسکولوں میں علاحدگی کے قانون کے خلاف چلائی گئی (اس وقت سیاہ فاموں اور سفید فاموں کے بچوں کے لئے الگ الگ اسکول ہوتے تھے)۔ 28 مارچ 1963ء کو دو لاکھ سے زائد افراد نے واشنگٹن کو مارچ کیا اور شہری حقوق کے قانون کی منظوری کا مطالبہ کیا۔

○ شہری حقوق کی تحریک میں سرگرم حصہ لینے والوں میں اکثریت خواتین کی تھی جنکی شکایت یہ تھی کہ تحریک کے اندر بھی ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور تحریک بھی مردوں کے زیر اثر ہے۔ مثلاً واشنگٹن مارچ میں کسی عورت کو خطاب کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ انہوں نے محسوس کیا کہ عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ بھی مساویانہ حقوق کے لئے جدوجہد کریں۔

○ سوویت یونین Union of Socialist Soviet Republic (USSR) اور مشرقی یورپ کے ممالک میں جو سوویت یونین کے زیر اثر تھے، کثیر پارٹی انتخابات، آزاد صحافت، اظہار خیال کی آزادی اور عام لوگوں کے لئے نقل و حرکت کی آزادی بھی نہیں تھی۔

○ اس تحریک کے قابل ذکر قائدین میں مشہور و معروف مصنف الیگزینڈر سولزینسن اور نیوکلیر سائنسدان اینڈری سکاروف شامل تھے۔ ان تحریکوں کے زیر اثر سوویت یونین میں صدر گورباچوف کی سرپرستی میں نئی قیادت کو عروج حاصل ہوا جس نے اصلاحات کے عمل کو شروع کیا جسے Glasnost کا نام دیا گیا تاکہ لوگوں کو وسیع تر آزادی مہیا کی جاسکے۔

○ جوہری توانائی اور جنگ کے خلاف تحریکیں: 1970 اور 1980 کی دہائیوں میں ایک نئی تحریک کا عروج ہوا یہ تحریک جنگ اور نیوکلیر ہتھیاروں کے خلاف تھی۔ اگست 1945ء میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر نیوکلیر بموں کے حملے سے ہونے والی بھیانک تباہی ساری دنیا پر آشکار ہو چکی تھی۔ اس کے باوجود سرکردہ عالمی طاقتیں جیسے کہ امریکہ، سوویت یونین، برطانیہ اور فرانس یہ عذر تراشتے ہوئے نیوکلیر ہتھیاروں کے ذخیرے جمع کر رہے تھے کہ اسکے خوف کی وجہ سے دوسرے ملک ان ہتھیاروں کا استعمال نہیں کریں گے۔ وہ دور امریکہ اور سوویت یونین کے درمیان شدید سرد جنگ کا دور تھا۔

○ اس کے علاوہ امریکہ نے ویت نام سے بھی جنگ چھیڑ رکھی تھی۔ ساری دنیا پر ایک بار پھر عالمی جنگ کا خطرہ منڈلانے لگا تھا۔ یہ اندیشہ تھا کہ اگر جنگ شروع ہو جائے اور نیوکلیر ہتھیاروں کا استعمال کیا جائے تو کرہ ارض سے ساری بنی نوع انسانی کا ہی خاتمہ ہو سکتا ہے۔ دنیا بھر کے دانشوروں اور سائنسدانوں نے نیوکلیر ہتھیاروں پر پابندی کی مہم چلائی اور امریکہ اور سوویت یونین کو مجبور کیا کہ وہ اسلحہ کی بے فائدہ دوڑ کو ختم کرنے کے لئے معاہدہ کریں۔

○ ویت نام کی جنگ میں اندازہ لگایا گیا کہ لگ بھگ 8,00,000 سے 30,00,000 ویت نامی فوجی اور شہری مارے گئے اس کے علاوہ تقریباً اتنے ہی لوگ کمبوڈیا اور لاؤٹیا کے مارے گئے۔ اس جنگ میں امریکہ کے عام شہری تو ہلاک نہیں ہوئے لیکن فوجیوں کی بڑی تعداد ہلاک ہوئی اور اس سے زیادہ لوگ جسمانی طور پر معذور ہو گئے۔ ویت نام اس سے جنگ کرنے والے امریکہ اور فرانس کے

مقابلہ میں نہایت ہی غریب ملک تھا جس کا اکثر رقبہ جنگلاتی خطہ پر مشتمل تھا۔ ویت نام نے جنگ میں گوریلا طرز اختیار کیا۔ امریکہ نے کیمیائی ہتھیاروں کو ایجاد کیا اور اس جنگ میں استعمال کیا جس میں نیپام بم بھی شامل تھے جو بستیوں کی بستیوں کو اجاڑنے کے لئے کافی تھے۔

○ 1970ء کی دہائی کے ابتداء میں بے شمار امریکی فوجی ویت نام کے معصوم لوگوں پر (جو کسی بھی طرح سے امریکہ کے لئے خطرہ نہ تھے) بے تماشہ بمباری کے جواز پر شکوک و شبہات کا اظہار کرتے ہوئے ویت نام سے لوٹ گئے۔ امریکیوں کی کثیر تعداد اپنے بچوں کو جنگ کے لئے دور دراز علاقے ویت نام کو روانہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ لہذا امریکہ کے طول و عرض میں ویت نام کی جنگ کے خلاف مظاہرے ہوئے اور آخر کار امریکی حکومت کو جنگ ختم کر کے ویت نام سے واپس لوٹنا پڑا۔ اس تحریک کی کامیابی نے دنیا بھر میں امن کی تحریکوں کو تقویت عطا کی۔

○ نیوکلیئر ہتھیاروں میں کمی کرنے اور امن کے قیام کے لئے دوسری حکومتوں سے گفت و شنید کریں۔ اس دباؤ کے نتیجے میں امریکہ اور USSR جو ہتھیاروں کی دوڑ میں سب سے آگے تھے مذاکرات اور ہتھیاروں میں کمی کرنے کے لئے مجبور ہوئے۔ سب سے پہلے SALT (Strategic Arms Limitation Talks) نامی معاہدہ ہوا جو نامی سے دو چار ہوئے۔ آخر کار 1991ء میں جنگی ہتھیاروں کی تخفیف کا معاہدہ START (Strategic Arms Reduction Treaty) نامی معاہدے پر دستخط کئے گئے۔ یہ معاہدہ ہتھیاروں پر کنٹرول کے لئے کیا گیا تاریخ کا سب سے بڑا معاہدہ تھا۔

○ USSR کے تحلیل کے آخری مرحلے میں چرنوبائل نیوکلیئر پلانٹ میں ایک بہت بڑا حادثہ ہوا جس میں ورکروں کی بڑی تعداد ہلاک ہو گئی۔ لیکن اس کی وجہ سے یورپ کے کئی ممالک پر مشتمل بڑے خطے میں فضاء زہر آلود ہو گئی۔ اس کے اثرات نے لوگوں میں نیوکلیئر ہتھیاروں کے خطرے کے خلاف شعور بیدار کیا۔ چاہے وہ ہتھیار امن کے قیام کے مقصد سے جمع کیے جائیں یا جنگ کرنے کی غرض سے۔ اس سانحہ نے مخالف جنگ تحریکوں اور ماحولیاتی تحفظ کی تحریکوں کو آپس میں قریب کر دیا۔

○ 1990ء کے دہے سے دنیا بھر میں ہونے والی معاشی اور سیاسی تبدیلیوں کو گلوبلائزیشن اور نیولبرل ازم کا نام دیا گیا۔ اسکی وجہ سے غریبوں اور مراعات سے محروم حاشیائی افراد کی زندگیوں پر بہت گہرا اثر پڑا۔ قبائلی لوگ، غریب کسان، بے زمین مزدور، خواتین، غیر منظم شعبوں میں کام کرنے والے شہری لوگ اور صنعتی مزدور وغیرہ اس کے بدترین شکار بنے۔ کم و بیش یہ وہ لوگ تھے جو تعلیم، تغذیہ اور صحت جیسی بنیادی سہولتوں سے محروم تھے۔ جس کے نتیجے میں اچھی تنخواہ والی ملازمتیں اور قانونی یا دستوری چارہ جوئی کے راستے بھی ان کی دسترس سے دور تھے۔

○ یورپ میں سبز امن تحریک (Green Peace movement in Europe) ابتداءً یہ تحریک امریکہ کی جانب سے الاسکا میں کئے گئے زیر آب نیوکلیئر ٹسٹوں کے خلاف 1971ء میں شروع کی گئی۔ احتجاجیوں کا ایک گروپ ایک چھوٹی سی کشتی میں سوار ہو کر جوہری توانائی کے تجربے کے علاقے کو روانہ ہوا تھا اس کشتی کا نام Green peace تھا۔ جو بالآخر اس تحریک کا نام بن گیا۔ موجودہ دور میں یہ تحریک وسعت اختیار کرتے کرتے 45 ملکوں میں پھیل چکی ہے۔ اسکا ہیڈ کوارٹر ایمسٹرڈم (ہالینڈ) میں واقع ہے اور یہ دنیا کی اہم ترین ”غیر سرکاری تنظیموں“ میں سے ایک بن گئی ہے۔

○ گذشتہ چند دہائیوں کے دوران سائنسدانوں نے پتہ لگایا کہ آلودگی میں اضافہ کی وجہ سے اوزون پرت تباہ ہوتی جا رہی ہے جبکہ یہ پرت سورج کی مضر شعاعوں کو جذب کرنے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ آلودگی کی بنا پر کرہ ارض کا درجہ حرارت مسلسل بڑھتا جا رہا ہے۔ قطبین پر موجود برف (Pole Ice caps)۔ پگھلنے کی وجہ سے سمندروں میں پانی کی مقدار میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور یہ خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ اسکی وجہ سے ساحلی علاقے زیر آب آجائیں گے۔ بنگلہ دیش، سری لنکا، ہندوستان، مارشس اور انڈونیشیا جیسے ممالک جن

کے ساحلوں پر کئی شہر و دیہات آباد ہیں ان کو سیلاب اور غرقابی کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جو ساحلوں سے دور خشکی کے اندرونی علاقوں میں رہتے ہیں وہ بھی عالمی حدت کی وجہ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہیں گے اور نامناسب بارشوں (غیر موسمی بارش، کثرت باراں، قلت باراں یعنی قحط) سے اور فصلوں کے نقصان سے دوچار ہوں گے۔ بالفاظ دیگر اس تبدیلی سے وہ ممالک شدید متاثر ہوں گے جن کی آبادی کا زیادہ تر انحصار زراعت پر ہے۔

○ Greenpeace تحریک نے کئی ممالک میں آب و ہوا میں تبدیلی کے اثرات کا جائزہ لیا۔ اس کا مقصد ”کرہ ارض کو زندگی کی تمام انواع کی بقاء کے قابل بنانا“ ہے۔ ان برسوں کے دوران اس تحریک نے پائیدار ترقی کے تصور کو فروغ دیا ہے یعنی ایسی ترقی جو ماحولیاتی اعتبار سے طویل مدت تک برقرار رہے اور جو سارے لوگوں کے لئے دستیاب رہے یعنی ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں کے ساتھ ساتھ غیر ترقی یافتہ ملکوں کے عوام کے لئے بھی۔

○ بھوپال گیس المیہ سے متعلق تحریکیں: 1984ء میں بھوپال میں ہوئے گیس کے عظیم سانحہ کے متعلق سنا ہوگا۔ اس میں ہزاروں لوگ ہلاک ہو گئے اور ہزاروں افراد بھی تک اس کے مضر اثرات کا شکار ہیں۔ یہ غالباً دنیا کی سب سے بدترین صنعتی تباہی تھی۔ بھوپال گیس المیہ کے متاثرین بنیادی طور پر چار مطالبات کی تکمیل کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں:

○ متاثرین کے مناسب علاج معالجہ کی فراہمی؛ انکے لئے مناسب معاوضہ جو بین الاقوامی معیارات کے مطابق ہو کیونکہ وہ کمپنی ایک ملٹی نیشنل کمپنی تھی؛ کمپنی کے انتظامیہ پر اس جرم کی ذمہ داری عائد کرنا؛ اور آخری یہ کہ مستقبل میں اس قسم کی تباہیوں کے تدارک کے اقدامات کرنا۔

○ حالانکہ بھوپال میں طبی سہولتوں کی فراہمی کے لئے کثیر رقم خرچ کی گئی ہے پھر بھی متاثرین کو مکمل راحت حاصل نہیں ہوئی۔ معاوضے بین الاقوامی معیارات کے مطابق نہیں دیئے گئے اور جو معاوضہ ادا کیا گیا وہ بھی تمام متاثرہ افراد کو حاصل نہ ہو سکا۔ کمپنی کی انتظامیہ پر جسکی لاپرواہی کے نتیجے میں یہ سانحہ پیش آیا، حکومت مقدمہ چلانے اور سزا دلوانے میں ناکام رہی۔ آج ہمارے پاس بہترین قوانین تو موجود ہیں لیکن ایسی کوئی مناسب پالیسی یا معائنہ کاری کا غیر جانبدار نہ نظام موجود نہیں ہے جو مستقبل میں اس قسم کے حادثات کے امکانات کو ختم کر دے۔ یہ احتجاج کافی پیچیدگیوں کا شکار ہو گیا کیونکہ وہ کمپنی امریکی کمپنی تھی۔

○ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کمپنی کے خلاف بین الاقوامی قوانین سے مدد لیتے ہوئے اس المیہ سے متاثرہ وکرس اور خواتین کو درپیش مسائل کے لئے لڑ سکیں۔ دنیا بھر میں بے شمار لوگوں نے اس کمپنی کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا ہے۔ جس وقت کمپنی نے لندن میں منعقدہ اولمپک کھیلوں کی اسپانسر شپ حاصل کی تو اس کے خلاف بڑے پیمانے پر احتجاج کیا گیا اور دنیا کی بے شمار تنظیموں نے اولمپک تنظیم اور DOW کے غیر اخلاقی اتحاد پر اعتراض کیا۔

○ ماحولیاتی تحریکیں: ماحولیاتی تحریکوں کا آغاز قدرتی جنگلات کے تحفظ کی خاطر 1970 کی دہائی میں ہمارے ملک میں ہوا۔ ان میں ایک چپکو تحریک تھی۔

○ بڑے بڑے ہمہ مقصدی پراجیکٹوں کی تعمیر 1950 سے ہی ہندوستان کی منصوبہ بند ترقی کا لازمی حصہ رہی ہے۔ ان میں سے چند بڑے پراجیکٹ بھارہ ننگل، ہیرا کڈ اور ناگر جنساگر پراجیکٹ ہیں۔ ابتداء میں لوگ ان پراجیکٹوں سے مرعوب ہو گئے کہ ان میں کافی مقدار میں پانی ذخیرہ کیا جاسکتا ہے، بڑی بڑی وسیع و عریض زمینات کو سیراب کیا جاسکتا ہے، کافی مقدار میں بجلی کی تیاری ہو سکتی ہے، سیلابوں کو روکنے میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

○ اس پراجیکٹ کی وجہ سے بے دخلی کا سامنا کرنے والے لوگوں نے قابل لحاظ ہر جانہ کا مطالبہ کیا۔ وہ یہ مطالبہ کر رہے تھے کہ وہاں کی زمینات کے مالکین کو ہی نہیں بلکہ اس علاقے میں روزگار سے وابستہ تمام افراد کو ہر جانہ ملنا چاہیے۔ وہ یہ بھی مطالبہ کر رہے تھے کہ انہیں کسی دوسری جگہ زمین کے بدلہ زمین دی جائے اور ڈیم کی تعمیر کی وجہ سے جنگلات کو ہونے والے نقصان کی پابجائی کے لئے دوسرے

- علاقوں میں جنگلات اگائے جائیں۔ بہت جلد لوگوں نے اس بات کو محسوس کیا کہ زمین کے بدلے زمین دینے کے لئے مناسب سہولتیں موجود نہیں ہیں اور تمام افراد کی مناسب انداز میں باز آباد کاری بھی محال ہے۔
- ابتداءً سردار سرور پراجکٹ کی تعمیر ورلڈ بینک سے لی گئی قرض کے رقم سے کی جانے والی تھی۔ لیکن شدید احتجاجوں، جلوسوں، بھوک ہڑتالوں اور بین الاقوامی احتجاجی مہم کے پیش نظر ورلڈ بینک نے اس تعمیر میں سرمایہ کاری کے فیصلہ کو واپس لے لیا۔
- نرمدا اچھاؤ آندولن تحریک کو سردار سرور ڈیم کی تعمیر کو روکنے میں کامیابی تو حاصل نہیں ہوئی لیکن اس نے لوگوں کو ترقی کی نوعیت کے متعلق سوچنے پر مجبور کر دیا کہ کیا وہ غریبوں کے مفاد میں تھی یا دولت مندوں اور اثر و رسوخ رکھنے والوں کے مفاد میں؟ اس لوگوں کو اس بات پر بھی مجبور کیا کہ وہ اس قسم کے بڑے ڈیموں سے حاصل ہونے والے فائدوں کے متعلق غور کریں جو بڑے پیمانے پر قدرتی ماحول میں مداخلت کا سبب بن رہے ہیں۔ اس نے حکومتوں کو مجبور کیا کہ وہ ترقی کے لالچ میں کی جانے والی لوگوں کی بے دخلی کے لئے مناسب اور باوقار ہر جانہ ادا کرنے پر غور کریں۔
- کئی دیگر تحریکیں NBA تحریک کا حصہ بنیں۔ جیسے کہ مقامی لوگوں کی تحریک، نیولبرل پالیسیوں کے خلاف تحریک، کسانوں کی تحریک جن کی زمینات ڈیموں اور شہروں کی تعمیر، صنعتوں کے قیام، کان کنی اور جنگلات اگانے کے لئے حاصل کر لی جا رہی تھیں۔
- کیرلا میں مغربی گھاٹ میں واقع خاموش وادی (Silent Valley) سے گزرنے والی دو دریاؤں پر جب ڈیموں کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا تو کئی تعلیم یافتہ افراد کو اس حقیقت کا ادراک ہوا کہ اس سے وادی میں پائی جانے والی نادر نباتاتی اور حیوانی انواع کو تباہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ان جانوروں میں سے ایک مفقود النسل Lion Tailed Macaque (ایک قسم کا بندر) بھی شامل تھا۔
- دھیرے دھیرے خاموش وادی کے تحفظ کی حمایت میں اور وہاں ڈیموں کی تعمیر کے خلاف ایک بڑی تحریک کو فروغ حاصل ہوا۔
- ریاست بھر کے عوام نے کیرلا سٹریٹس اسپیٹہ پریشنڈ (KSSP) کی ترغیب پر تحریک میں شمولیت اختیار کی۔ KSSP ایک تنظیم تھی جو سائنس کی اشاعت اور عام لوگوں میں شعور کو بیدار کرنے کے لئے کام کر رہی تھی۔ اس نے عدالت میں مقدمہ دائر کیا کہ پراجکٹ کے علاقہ میں درختوں کو کاٹا جا رہا ہے۔ کیرلا ہائی کورٹ نے درختوں کی کٹائی کے خلاف حکم جاری کیا۔ شدید احتجاج کے پیش نظر حکومت نے بالآخر ڈیم کی تعمیر کے منصوبے کو ختم کر دیا گیا۔ اور خاموش وادی کو 1985ء میں ایک نیشنل پارک میں تبدیل کر دیا گیا۔
- ماضی قریب کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ کئی سماجی تحریکیوں میں خواتین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہاں ہم ان میں دو مخصوص مثالوں کا جائزہ لیتے ہیں تاکہ اس چیز کو بہتر انداز میں سمجھا جاسکے۔ پہلی مثال آندھرا پردیش نشہ بندی کی تحریک اور دوسری مثال منی پور کے خواتین کی تحریک کی ہے جنہوں نے شمال مشرقی ریاست میں مسلح افواج کو دئے گئے خصوصی اختیارات کے خلاف اور ان کے غلط استعمال کے خلاف تحریک چلائی۔
- یہ واقعہ 1992ء میں پیش آیا اور جیسے ہی یہ خبر پھیلی دوسرے دیہاتوں کی خواتین نے بھی اپنے گاؤں میں شراب کی فروخت بند کرادی۔ آخر کار انہوں نے ہزاروں کی تعداد میں جلوس کی شکل میں جمع ہو کر نیلور ضلع کلکٹر کی جانب سے منعقد ہونے والے شراب کے سالانہ ہراج کو روک دیا۔ کلکٹر نے چھ بار ہراج کو ملتوی کیا اور بالآخر اسے ہراج کو منسوخ کرنا پڑا۔
- دوسرے علاقوں میں بھی عورتوں نے شراب کی دکانوں کے خلاف جلوس نکالے، دکانوں کا گھیراؤ کیا اور ان دکانوں کو بند کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے شراب کی رسد اور اس کے خریداروں کو روکتے ہوئے شراب کی فروخت روکنے کی کوشش کی۔ شراب کے دکانداروں نے اپنی دکانیں بند کرنے سے انکار کیا تو انہیں گھیراؤ کا سامنا کرنا پڑا، دکانوں میں موجود شراب کی بیکنوں کو پھینک دیا گیا یا آگ لگا دی گئی۔ اکثر دیہاتوں میں عورتوں نے ہٹ دھرم مردوں کی موٹھیوں یا سروں کو موٹھ دیا اور انہیں گدھے پر بٹھا کر گاؤں میں گھمایا۔ اس کے علاوہ مردوں سے مندروں میں قسمیں کھلائی گئیں کہ وہ شراب نہیں پیئیں گے۔ ریاست بھر میں خواتین کے بے شمار جلوسوں اور احتجاجوں کے بعد اکتوبر 1993ء میں شراب پر امتناع عائد کر دیا گیا اور 1995ء میں مکمل نشہ بندی کا قانون نافذ کیا گیا۔
- یہ خواتین ہمارے سماج کے غریب ترین طبقے اور دلتوں کے طبقے سے تھیں جو انکے شہروں اور خاندان کے مردوں کی شراب کی لت میں

بتلا ہونے سے انتہائی اذیتوں کا شکار تھیں۔ ان میں سے کئی عورتوں نے خواندگی کی کلاسوں میں شرکت کرنی شروع کی اور وہاں انہوں نے آپس میں درپیش مسائل پر تبصرے کئے۔ خواندگی کی ان کلاسوں نے انہیں اپنی زندگیوں کے بارے میں گفتگو کرنے اور روابط قائم کرنے کا موقع مہیا کیا۔

○ ایک مرتبہ جب یہ تحریک شروع ہوگئی تو اس کی کامیابیوں نے خواندگی کی کتابوں کے ذریعے اسے ساری ریاست میں شہرت عطا کر دی، جو ریاست کے سارے اضلاع میں پڑھی جاتی تھیں۔ اس طرح سماج کے انتہائی کچھڑے ہوئے طبقے کی خواتین شراب تیار کرنے اور فروخت کرنے والے طبقے کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئیں جو انتہائی طاقتور اور بااثر تھا جو دولت مند اور پرتشدد اقدامات کرنے میں ہی ماہر نہ تھا بلکہ اسے سیاسی اثر و رسوخ بھی حاصل تھا۔

○ موجودہ منی پور دو امتیازی جغرافیائی خصوصیات کا حامل ہے۔ پہلا وادی کا علاقہ اور دوسرا پہاڑی سلسلہ۔ آزادی سے قبل وادی کے علاقہ پر دیسی راجہ کی حکمرانی تھی جبکہ پہاڑی علاقہ نسبتاً خود مختار تھا، جہاں بنیادی طور پر قبائلی لوگ آباد تھے۔ 1891ء میں انگریزوں نے اس علاقہ پر اپنا کنٹرول حاصل کیا اور راجہ کی حکمرانی بھی جاری رہنے دی۔ 1949ء میں منی پور کی سلطنت نے ہندوستان میں شمولیت کے معاہدہ پر دستخط کئے اور تب سے منی پور ہندوستان کا ایک حصہ بن گیا۔ کئی قبائلیوں نے اس معاہدہ پر اعتراض کیا کہ وہ خود مختار رہنا چاہتے ہیں اور ہندوستان میں شامل ہونا نہیں چاہتے۔

○ ہندوستان میں شمولیت کی مخالفت کرنے والوں کے احتجاج کے رد عمل میں ہندوستان کی حکومت نے وہاں فوج متعین کر دی۔ نظم و ضبط کی برقراری کے لئے جو قوانین ہیں ان میں سے ایک AFSPA کہلاتا ہے یعنی Armed Forces Special Powers Act (1958) اس قانون کے تحت مسلح فوجی دستوں کو مخالف قومی سرگرمیوں میں شرکت کے شبہ کی بنیاد پر ہی کسی بھی شخص کو گرفتار کرنے اور ہلاک کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اس بات پر کئی بار بحث چھیڑی گئی کہ اس قانون کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے اور اکثر بے گناہ لوگوں کو بھی خوفزدہ کرنے، ہراساں کرنے اور قتل کرنے کیلئے اور خواتین کا استحصال کرنے کے لئے اس قانون کی آڑ لی جاتی ہے۔

○ خواتین اور مائیں اپنے شوہروں اور بچوں کے تعلق سے فکر مند ہوتی تھیں جنہیں مخالف قومی سرگرمیوں کے شبہ میں فوج گرفتار کر لیتی تھی اور ان پر تشدد کیا جاتا تھا اسی طرح کئی عورتوں کو جنسی طور پر ہراساں کیا جاتا تھا۔ ان میں سے کئی عورتیں خودکشی کر بیٹھتی تھیں۔ ان ہی سانحات میں سے ایک جس نے ہر ایک کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی وہ ایک 32 سالہ خاتون تھنک جام منورما کی حوالات میں موت کا واقعہ ہے۔

○ میراپائی بی (مشعل برداروں) کی تحریک: میراپائی بی (میتھی زبان کا لفظ) جس کے معنی مشعل بردار کے ہیں۔ میراپائی بی تحریک 1970ء میں نشہ بازوں کی ہراساں کو روکنے کے لئے شروع کی گئی۔ لیکن بہت جلد یہ انسانی حقوق کی تحریک بن گئی جس نے 1980ء کے دہے میں ہندوستانی مسلح افواج کی تعیناتی کے خلاف اور منی پور کی آزادی کے لئے جدوجہد کی۔ یہ وہ دور تھا جب اس ریاست کو ”گڑبڑزدہ“ علاقہ قرار دیا گیا اور ہندوستانی فوج AFSPA کے اختیارات کے ساتھ وارد ہوئی۔ جس کے نتیجے میں کئی ملٹری آپریشن کئے گئے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بھی کی گئیں۔

○ میراپائی بی تحریک نے اس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنے رد عمل کا اظہار کیا۔ میراپائی بی خواتین رات کے اوقات میں گلیوں میں گشت کرتی تھیں۔ ہر لیکائی (محلہ) اور ہر شہر و گاؤں کی خواتین بغیر کسی ہتھیار کے صرف ایک مشعل لئے ان روزمرہ ہونے والی گشتوں میں شرکت کرتی تھیں۔ ہر محلہ میں، ہر چوراہے پر خواتین کے گروپ علاقے میں امن کے خلاف کسی گڑبڑ یا ہنگامے کے پیش نظر جو کسی اختیار کئے بیٹھی ہوتی تھیں۔

○ حالات کسی قدر پرامن ہوتے تو چند خواتین باری باری یہ فرض انجام دیتی تھیں لیکن شدید تناؤ کے حالات میں خواتین اس ذمہ داری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ یہ خواتین کوئی سرگرم کارکن یا سیاسی پس منظر رکھنے والی نہیں تھیں، بلکہ وہ عام عورتیں تھیں جنہوں نے طبقے کی

بھلائی اور سلامتی کے لئے یہ روایتی ذمہ داری اپنے سر لی۔

○ میرا پائی بی کا گروپ اس بات کا مطالبہ بھی کر رہا تھا کہ AFSPA کو برخواست کیا جائے۔ دھیرے دھیرے اس قانون کے خلاف احتجاج نے شدت اختیار کر لی اور خواتین نے مختلف طریقوں سے اس کے خلاف اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا جیسے انتخابات کا بائیکاٹ کرنا اور مسلسل بھوک ہڑتال کرنا وغیرہ۔ ان میں ایک خاتون اروم شرمیلا ہے جو دس سال سے زائد عرصے سے بھوک ہڑتال جاری رکھے ہوئے اپنے گھر پر نظر بند ہے۔

○ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کئی کوششیں کی گئیں۔ بعض اوقات چند سابق فوجی افسروں نے بھی اس علاقہ کے تنازعہ کے تعلق سے اپنی تحریروں میں اظہار خیال کیا اور رائے دی کہ اس علاقہ میں انفراسٹرکچر کی سہولتوں اور بنیادی سہولتوں میں اضافہ کرنے سے لوگوں کے اعتماد کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ حکومت نے سپریم کورٹ کے جج، B.P. جیون ریڈی کو اس علاقہ میں قانون اور امن کی بحالی کے تمام ممکنہ تبادلات پر غور کرنے کے لئے متعین کیا اور اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ بھی پیش کر دی۔ لیکن اس کے باوجود اس مسئلہ کا قطعی حل ابھی تک نہ ہو سکا۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) عوام کی آزادی کے لئے Glasnot اصلاحات شروع کئے۔

(1) اسٹالن	(2) لینن	(3) گوریا چیف	(4) کروس چیف
------------	----------	---------------	--------------
- (2) امریکہ نے زیر زمین نیوکلیئر ٹسٹ اس مقام پر کئے۔

(1) نیویارک	(2) الاسکا	(3) بوٹن	(4) لاس اینجلس
-------------	------------	----------	----------------
- (3) جنگ اور نیوکلیئر ہتھیاروں کے خلاف تحریک اس دہے میں عروج کو پہنچی۔

(1) 1940 سے 1950 ء	(2) 1970 سے 1980 ء	(3) 1960 سے 1970 ء	(4) 1980 سے 1990 ء
--------------------	--------------------	--------------------	--------------------
- (4) Green Peace (سبز امن) احتجاج اس سال شروع ہوا۔

(1) 1961 ء	(2) 1966 ء	(3) 1981 ء	(4) 1971 ء
------------	------------	------------	------------
- (5) ہندوستان میں ماحولیاتی تحریک کا آغاز ہوا۔

(1) 1980 ء	(2) 1970 ء	(3) 1960 ء	(4) 1950 ء
------------	------------	------------	------------
- (6) زرد اچھاؤ آندولن نے اس ڈیم کی تعمیر کی مخالفت کی۔

(1) ناگر جنساگر	(2) بھاگرا ننگل	(3) ہیرا کڈ	(4) سردار سرور پراجکٹ
-----------------	-----------------	-------------	-----------------------
- (7) منی پور کا صدر مقام ہے۔

(1) ایٹانگر	(2) شیلانگ	(3) آنزوال	(4) امپھال
-------------	------------	------------	------------
- (8) آندھرا پردیش میں سرکاری طور پر شراب پر نشہ بندی نافذ کی گئی۔

(1) 1993 ء	(2) 1992 ء	(3) 1995 ء	(4) 1991 ء
------------	------------	------------	------------
- (9) بھوپال گیس کا المیہ ہوا۔

(1) 1984	(2) 1983	(3) 1982	(4) 1981
----------	----------	----------	----------
- (10) کس سال منی پور مملکت نے ہندوستان میں شمولیت اختیار کی۔

(1) 1966	(2) 1950	(3) 1948	(4) 1949 ء
----------	----------	----------	------------

جوابات

1-3	2-2	3-2	4-4	5-2	6-4	7-4	8-3	9-1	10-4
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

باب - V

مذہب اور سماج (Religion and Society)

ہڑپائی تہذیب

- آثار قدیمہ کی دریافتوں کے مطابق ہڑپائی تہذیب 2600 ق م اور 1900 ق م کے درمیان وادی سندھ کے کنارے پھیلی پھولی۔
- ہڑپائی تہذیب سب سے پہلے 1921ء میں ہڑپا کے مقام پر دریافت ہوئی۔ ہڑپا پاکستان کے مغربی پنجاب کا ایک شہر ہے۔
- ہڑپائی تہذیب ہندوستان کی پہلی شہری تہذیب ہے اور دنیا کی قدیم تہذیبوں جیسے مصر اور میسوپوٹامیہ (عراق) کی تہذیبوں کی ہم عصر ہے۔
- ہڑپائی تہذیب 1,2,99,600 مربع کلومیٹر کے علاقے تک پھیلی ہوئی تھی۔
- ہڑپا کی کھدوائیوں میں دو اہم شہر برآمد ہوئے ایک ہڑپا جو پنجاب میں ہے اور دوسرا موہنجودارو جو سندھ میں واقع ہے۔
- ہڑپا اور موہنجودارو دونوں شہر پاکستان میں واقع ہیں۔
- ہڑپا کی تہذیب پنجاب، ہریانہ، سندھ، بلوچستان، گجرات، راجستھان اور مغربی اتر پردیش کے حصوں تک پھیلی ہوئی تھی۔
- حالیہ کھدوائیوں کے مطابق اس کی حدود شمال میں روار (پنجاب) سے بھگت راؤ (گجرات) سے مشرق میں عالمگیر پور (یوپی) تک تھی۔
- ہڑپائی تہذیب کا شہر لوہتھال گجرات میں واقع ہے۔
- کالی بنگن شمالی راجستھان میں واقع ہے اور کالی بنگن کے معنی کالی چوڑیوں کے ہیں۔
- بانوالی شہر ہریانہ کے سہارنپور میں واقع ہے۔
- میسوپوٹامیہ اور مصر کے لوگوں کی طرح ہڑپا کے لوگوں نے بھی لکھنے کا فن ایجاد کیا۔
- 1853ء میں پہلی مرتبہ ہڑپا کی تحریر کا اندازہ کیا گیا اور 1923ء میں ان تحریروں کو مکمل طور پر دریافت کیا گیا۔ لیکن ان تحریروں کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔
- ہڑپائی تہذیب کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ ہڑپا شہری آبادی پر مشتمل ہے۔
- موہنجودارو، ہڑپا، چینودارو، لوہتھال اور دوسرے شہر تاریخ ہند میں شہری آبادی کی شروعات مانے جاتے ہیں۔
- ہڑپا اور موہنجودارو میں بڑی سڑکیں شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب کی طرف بنی ہوئی تھی جو ایک دوسرے کو زاویہ قائمہ پر قطع کرتی تھی۔
- ہڑپا کی قلعہ نما عمارتیں 600x1400 فٹ طویل اور 45 فٹ چوڑی تھی۔
- ہڑپا کی ایک غیر معمولی خصوصیت نکاسی کا نظام (ڈرنیج) تھا۔ یہ لوگ ڈرنیج کی تکنک سے واقف تھے۔
- اینٹوں کو تیار کرنے میں ہڑپائی لوگ ماہر تھے۔
- کنوؤں اور حمام کے کناروں پر L شکل کی اینٹیں استعمال کی جاتی تھی۔
- موہنجودارو کی عوامی عمارتوں میں اہم عمارت کشادہ حمام ہے۔
- موہنجودارو میں سب سے بڑی عمارت گودام کی ہے جو 45.71 میٹر لمبا اور 15.23 میٹر چوڑا تھا جبکہ ہڑپا کی قلعہ بند عمارتوں میں چھ گودام دریافت ہوئے ہیں۔

- شہر موجودارو کے تعلق سے ایک دلچسپ بات یہ معلوم ہوئی ہے کہ کھدوائی کے دوران اس کی نوپرتیں برآمد ہوئی ہیں۔
- اس دور میں کئی ملکیتیں تھی۔
- ہڑپا سماج میں کوئی بھی حکمران موجود نہیں تھا۔ عوام مساوات پر قائم تھے۔
- دریائے نیل اور مصر کی دریاؤں کے مقابلے میں سندھ کی ندی زیادہ سیلابی مٹی لاتی ہے۔
- ہڑپائی تہذیب میں اہم پیداوار گیہوں، باری، مٹر، تل اور سرسوں تھی۔
- ہڑپائی لوگ بیل، بھینس، بھیڑ، بکریاں وغیرہ پالتے تھے۔
- ہڑپائی لوگ گھوڑے سے ناواقف تھے۔
- ہڑپا دور میں اندرون، بیرون ملک دونوں طرح کی تجارت عروج پر تھی۔
- یہ لوگ راجستھان سے کھیتری کان سے تانبہ، کرناٹک کے کولارکان سے سونا اور افغانستان سے چاندی درآمد کرتے تھے۔
- ہڑپائی لوگ دھاتی کرنسی استعمال نہیں کرتے تھے۔
- ہڑپا کے لوگوں کے تجارتی تعلقات دریائے دجلہ و فرات کے علاقے سے بھی تھے۔
- میسوپوٹامیا (عراق) کے لوگ ہڑپا کو میلو ہا کہتے تھے۔
- میسوپوٹامیا اور میلو ہا کے درمیان دو بڑے تجارتی مراکز ولن اور کن تھے۔
- وادی سندھ کے لوگ اوزان اوزان و پیمائش کو تجارت اور لین دین میں استعمال کرتے تھے۔
- سندھ کے لوگ ہندوستان کے پہلے باشندے ہیں جنہوں نے کپاس کی پیداوار کی۔
- ہڑپا کے لوگوں کی مہروں عام طور پر مربع شکل کی ہوتی تھی۔
- مختلف مورخین نے ان مہروں کو پشتو پتی سے تشبیہ دی ہے۔
- ہڑپا کے لوگ مختلف مقامات سے مٹی کے کئی مورتیاں اور کھلونے برآمد ہوئے۔
- ہڑپا کے لوگ موتیاں بنانے میں بھی ماہر تھے اور نرم پتھر کو موتی بنانے میں استعمال کیا جاتا تھا۔
- ہڑپا کے لوگ مختلف دیوتاؤں اور دیویوں کی پوجا کیا کرتے تھے۔
- ہڑپا کے لوگ موت کے بعد زندگی پر یقین رکھتے تھے۔
- ہڑپا تہذیب میں اہم پرندہ فاختہ تھا۔
- ہڑپا کے لوگ لوہے کی دھات سے ناواقف تھے۔
- وادی سندھ کی تہذیب کے زوال کی اہم وجہ آریاؤں کے حملے یا پھر سیلاب یا مصر، میسوپوٹامیا سے تجارت تھی۔

ہڑپا تہذیب کے دریافت شدہ اہم علاقے

سال	علاقے	دریاؤں کے پاس	دریافت کنندگان
1921	ہڑپہ	راوی	دیوارام ساہنی
1922	موجودارو	سندھ	آر۔ ڈی۔ برجی
1935	چنودارو	سندھ	ایم۔ جی محمدار
1935	کوٹ۔ ڈجھی	سندھ	جووی
1953	کالی بنکن	گھگر	اے۔ گھوش
1953	روبار	ستنج	وائی۔ ڈی۔ شرما

1954	لوٹھل	بھوگاوا	ایس۔ آر۔ راؤ
1964	سرکوٹڈا	کچھ	جلیپتی جوشی
1973	بانوالی	سرسوتی	آر۔ اس۔ بسٹ

ویدک دور اور مذہبی کتابیں

- اپنشد لفظ 'اپ' (قریب) اور نشاد (بیٹھنا) سے اخذ کیا گیا ہے۔ یعنی قریب میں بیٹھا شاگردوں کا گروپ گرو کے پاس بیٹھ کر گردنشیشہ پر مپرا میں اس سے سیکھتا ہے۔
- اپنشد ادبی وراثت کا اہم جزو ہے۔
- اپنشدوں میں دنیا کی تخلیق، زندگی اور موت، مادی اور روحانی دنیا، علم کی فطرت اور بہت سے دیگر سوالوں سے متعلق بحث کی گئی ہے۔
- سب سے قدیم اپنشد برہد نیک اور چھاندو لکھی ہیں۔
- وید ہندوستان کا قدیم ترین معلوم ادب ہے۔
- وید سنسکرت کی ایک طرز میں لکھے گئے ہیں اور وہ ایک نسل سے دوسری نسل میں زبانی طور پر منتقل ہوتے چلے آ رہے ہیں۔
- وید کے لفظی مطلب 'علم' کے ہیں۔
- ہندو ثقافت میں ویدوں کو ابدی اور الہامی مانا جاتا ہے۔
- وید چار ہیں۔ رگ وید، یجر وید، سام وید اور اتھرو وید۔
- پران ہندوؤں کے مقدس ادب میں پرانوں کو منفرد مقام حاصل ہے۔
- کچھ معروف پرانوں کے نام برہم، بھاگوت، پدم، وشنو، وایو، اگنی ستیہ اور گرہوڈ ہیں۔
- پران دیومالائی اسطورہ (مذہبی روایات پر مبنی) تخلیقات ہیں جو سبق آموز حکایتوں اور کہانیوں کے ذریعہ مذہبی اور روحانی پیغام فراہم کرتی ہیں۔
- رامائن اور مہا بھارت: (1) رامائن اور مہا بھارت عظیم رزمیہ ہیں۔
- وایمکی رامائن اصل رامائن ہے۔ اسے آدی کاویہ کے طور پر جانا جاتا ہے۔
- رامائن ایک مثالی سماج کی تصویر پیش کرتا ہے۔
- دوسرا رزمیہ مہا بھارت ویاس کے ذریعہ تحریر کیا گیا ہے۔
- یہ اصلاً سنسکرت میں ہے اور اس میں 18800 اشلوک ہیں۔ اسے بے کہا جاتا ہے۔
- معروف بھگوت گیتا مہا بھارت کا ہی ایک حصہ ہے۔
- وید لفظ ود سے ماخوذ ہے جس سے مراد علم ہے۔ دوسرے الفاظ میں وید کے معنی برتر علم کے ہیں۔ ویدک ادب چار ویدوں رگ وید، سام وید، یجر وید اور اتھرو وید پر مشتمل ہے۔ چاروں ویدوں میں سب سے قدیم رگ وید ہے۔ اس میں 1028 منتر (بھجن، اشلوک) ہیں۔ یہ ترانے مختلف دیوتاؤں کی تعریف میں گائے جاتے تھے۔ یجر وید میں قربانی کے وقت کے طریقے و اصول بتائے گئے ہیں۔ سام وید میں قربانی کے وقت گائے جانے والے اشلوک درج ہیں۔ اسے منتروں کی کتاب بھی کہا جاتا ہے اور اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ آریا موسیقی کے شیدائی تھے۔ اتھرو وید میں مذہبی رسوم کی تفصیل درج ہے۔ ویدوں کے علاوہ دوسری مقدس کتابیں برہمن، آرنیا کا اور اپنشد ہیں۔
- برہمن ویدوں میں بیان کئے گئے منتروں کی تفسیر بیان کرتے ہیں۔ اینتر میں لکھے گئے ہیں۔ اور مذہبی رسوم کی شکل میں ہیں۔ آرنیا کا اس کو 'جنگل کی کتاب' بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں تصوف، دستور رسم و رواج اور قربانیوں کا ذکر ملتا ہے۔ اپنشد (قریب بیٹھنا)

فلسفہ کی کتابیں ہیں جو روح، وجود، کائنات کا مقصد اور قدرت کے اسرار پر بحث کرتی ہیں۔ آرنیا کا اور اپنشد دونوں برہمنہ کے ضمیمے ہیں۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) عالم گیر پورا واقع تھا۔
- (1) اتر پردیش (2) بہار (3) ہریانہ (4) پنجاب
- (2) وادی سندھ کے لوگ اس جانور سے ناواقف تھے۔
- (1) گائے (2) بیل (3) گھوڑا (4) خنزیر
- (3) وادی سندھ کی تہذیب کے زوال کا اہم سبب تھا۔
- (1) آریاؤں کی آمد (2) سیلاب (3) زلزلے (4) یہ تمام
- (4) زمین پر بیچ بونے کے شواہد کس مقام سے دستیاب ہوئے۔
- (1) کالی بنگن (2) ڈھالویرا (3) لوہتھال (4) رنگاپور
- (5) وادی سندھ کی وسیع پیمانے پر کھدوائی کی نگرانی کی۔
- (1) سلیمان (2) تھامس راؤ (3) سر جان مارشل (4) این۔ اچاریہ
- (6) وادی سندھ میں سب سے پہلے کس مقام پر کھدوائی کی گئی۔
- (1) کالی بنگن (2) ہڑپا (3) لوہتھال (4) رنگاپور
- (7) وادی سندھ کی تہذیب کے بانی ہیں۔
- (1) آریائی (2) دراوڑی (3) کشان (4) ہنس
- (8) مورخین کے مطابق وادی سندھ کے لوگ سونا حاصل کرتے تھے۔
- (1) کولار (2) امنت پور (3) بال گھاٹ (4) A اور B
- (9) عظیم حمام Great Bath پایا گیا۔
- (1) موہنجودارو (2) ہڑپا (3) لوہتھال (4) رنگاپور
- (10) ہڑپا کس دریا کے کنارے واقع تھا۔
- (1) جہلم (2) چناب (3) سندھ (4) راوی

جوابات

1-1	2-3	3-4	4-1	5-3	6-2	7-2	8-4	9-1	10-4
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

○ ہندو مذہب

☆ ہندو مذہب کا ارتقا ہزاروں سال قبل ہوا ہے۔ اس عرصہ میں مختلف مذہبی رواج اور برگزیدہ اشخاص اور مفکرین کی تعلیمات اس میں شامل ہوئیں۔ درحقیقت لفظ 'ہندو' کا استعمال 1000 CE کے بعد ہوا۔ یہ لفظ 'سندھو' سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معنی 'دریائے سندھ' ہے۔ شمال مغرب سے برصغیر میں داخل ہونے والوں کو اس ندی سے ہو کر گزرنا پڑتا تھا۔

- ہندو مذہب کے اہم خصوصیات کی صورت گری 500 CE قبل ہوئی تھی۔ ویدک، یگنہ، شیوا، وشنو اور دوگار کے مورتیوں کی پرستش، منادر کی تعمیر، نفس کشی وغیرہ اس میں شامل تھے۔ ویداس، اپنیشداس، رامائن، مہا بھارت (بھگوت گیتا جس کا ایک حصہ تھا) اور پران وغیرہ مقدس کتابیں مانی جائیں گی
- بگھوتہ اور شیوا: بگھوتہ کے لوگ وشنو یا نارائن کی پرستش کرتے ہیں۔ اُن کا ماننا ہے کہ وشنو آخری خدا ہے جس نے دنیا کی تخلیق کی۔ وہ جانے والا اور طاقتور ہے۔ اُن کا ایتقان تھا کہ وشنو دنیا کو بدی سے بچانے کے لیے مختلف شکلوں اور اوتاروں کے روپ میں زمین پر پیدا ہوتا رہا۔ اُس کے نہایت اہم اوتاروں میں رام اور کرشن ہیں۔ وہ دو ہزار سال قبل ہی ملک کے طول و عرض میں مشہور ہوئے۔
- قصہ گو: قدیم زمانے کے لوگ بھی کہانیاں شوق سے سنا کرتے تھے۔ ان دنوں شاعر اور مذہبی قصہ گو (ہری کتھا) مختلف دیوی دیوتاؤں جیسے شیوا، وشنو، درگیا، رامائن اور مہا بھارت سے کہانیاں سناتے ہوئے گھوما کرتے تھے۔ گوتم بدھ کے متعلق بھی کہانیاں سنائی جاتی تھیں۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد انہیں سماعت کرنے جمع ہو جاتی تھی۔ یہ قصہ گو حضرات اپنے بزرگوں سے سنی ہوئی کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ وہ لوگوں سے بھی کہانیاں سیکھتے تھے۔
- مثال کے طور پر بعض لوگ سانپوں کی پرستش کرتے تھے اور وہ سانپوں کے دیوتاؤں کے بارے میں قصے سناتے تھے۔ قصہ گو حضرات انہیں یاد کر لیتے تھے اور ان کی کہانیوں کے ذخیرے میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ اس طرح قصہ گو لوگ مختلف دیوی دتاؤں کی کہانیاں مذہبی تعلیمات اور عبادت کے طریقوں میں امتزاج پیدا کرتے تھے۔ وہ کہانیاں بتدریج لکھی جانے لگیں۔ بدھ مت کی کہانیوں کو جٹا کاؤں کے نام سے لکھا گیا۔ وشنو اور شیوا کے متعلق کہانیوں کو پرانوں کے نام سے تحریر کیا گیا۔
- پران مختلف مذہبی روایتوں کو مربوط کرتے ہوئے ایک یا دوسرے دیوتاؤں کو برتر خدا کی حیثیت سے تعریف کرتے ہیں جو طاقتور اور جاننے والا ہوتا ہے۔ انہوں نے مسائل کے حل اور نجات کے حصول کے لیے خدا کی عبادت پر زور دیا۔
- بھکتی تحریک: تمل ناڈو میں 550 کے عہد میں خدا سے شیفنگی کے متعلق ایک نئی تحریک کا آغاز ہوا۔ اُس تحریک کے ماننے والے وشنو اور شیوا کے پیرو تھے۔ اُن کا تفصیلی رسومات جیسے یگنہ جانوروں کی قربانی پر ایتقان نہیں تھا۔ انہوں نے بدھ مت اور جین مت جیسے مذہب کی سخت مخالفت کی۔ کیونکہ وہ کسی بھی خدا کو نہیں مانتے تھے۔ اس کے بجائے وہ شیوا یا وشنو سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ اُس سے ملنے کی خواہش رکھتے۔ وہ نجات کا راستہ تھا۔ وہ مسائل کے حل کے لیے یا دولت و اقتدار کے حصول کے مقصد سے عبادت نہیں کرتے تھے۔ وہ خدا سے ملاقات یا اس کے دیدار کے طلبگار تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ ہر فرد بلا لحاظ ذات یا کمیونٹی خدا سے محبت کر سکتا ہے۔ تمام چاہنے والے لال کر خدا کے لیے محبت بھرے نغمے لاپتے ہیں اور خوشی سے ناپتے ہیں۔
- بعض مرید مختلف مندروں کو جاتے رہے اور مقامی زبان میں گیت لکھتے رہے تاکہ انہیں عوام الناس سمجھ سکیں۔ ان گیتوں اور نغموں کو نسل در نسل گایا جاتا رہا۔ بالآخر انہیں 1100 کے قریب جمع کیا گیا اور ضبط تحریر میں لایا گیا۔ ان کی کاوشوں کے نتیجے میں مندروں کی ایک بڑی تعداد مشہور ہوئی اور اہمیت کی حامل ہو گئی۔ کالاہستی اور ترولما کا مندر بہت مشہور ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ان بھگتوں کے زیر اثر لوگ شیوا اور وشنو کی پرستش کرنے لگے۔
- آلو اور تانار: وشنو کے آٹھ بھگتوں کو آلو اور کہا جاتا ہے۔ اُن میں سب سے اہم پری یا لور اور نمل وار ہیں۔ پری یا لور کی لڑکی اندل اُن میں ایک ہی خاتون تھی۔ اُن میں بہت سے وشنو کے مندروں کو جاتے رہے۔ گیت لکھتے رہے۔ گاتے رہے۔ انہیں پورا م کہا جاتا ہے۔
- اتاروں کی تعداد 63 ہے۔ وہ شیوا کے بھگت ہیں۔ وہ مختلف ذات پات سے تعلق رکھتے تھے۔ کدپا ایک شکاری، اور نندانا ایک برادری سے خارج اُن میں بعض جیسے اپر، سمبندر، سندرار، منی کو اس گرا ایک مندر سے دوسرے مندر کو جاتے رہے اور شیوا کی تعریف میں گیت

- لکھتے رہے۔ بعض اُس میں جیسے کرائیکل اری یا رخواستیں تھیں۔ یہاں تیوارام اور تریوا سکم سے چند اشعار درج کیے جاتے ہیں۔
- عیسائیت: لوگ برصغیر ہند میں ایک برتر خدا کی عبادت کرنے لگے اور نجات کے لیے خدا سے محبت اور وابستگی ضروری ہے۔ دنیا کے دوسرے حصوں کے لوگ بھی اسی طرح کے تصورات پر عمل پیرا ہونے لگے۔ مشرق وسطیٰ میں وہ علاقے جسے اسرائیل اور فلسطین کہا جاتا ہے ایک نئے مذہب عیسائیت کو فروغ حاصل ہونے لگا۔ اُس کے بانی حضرت عیسیٰ مسیح تھے۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیروشلیم (موجودہ اسرائیل) کے قریب بیت اللحم دو ہزار سال قبل پیدا ہوئے۔ انہوں نے تلقین کی کہ سارے انسان مساوی ہیں۔ انہوں نے ایک دوسرے سے محبت کا درس دیا۔ انہوں نے امن و امان، محبت اور رحم کی تلقین کی۔ انہوں نے لوگوں کو نصیحت کی کہ وہ ”جیسے کو تیسرا“ کی کہاوت پر عمل نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ دشمن کو بھی پیارا اور محبت سے جیتا جاسکتا ہے۔
- سیٹ تھامس بسی لیکا۔ چینائی اُسے 1523ء میں بنایا گیا۔
- عیسائیوں کی مقدس کتاب انجیل ہے۔
- حضرت عیسیٰ کو گرفتار کیا گیا۔ اُن کے زمانے کے صاحب اقتدار لوگوں نے انہیں صلیب پر چڑھا دیا۔
- حضرت عیسیٰ کو ماننے والا سینٹ تھامس روم کے تاجروں کے ہمراہ ہندوستان آیا۔ اپنے ساتھ حضرت عیسیٰ کی تعلیمات بھی لایا۔ سینٹ تھامس نے جنوبی ہند میں عیسائیت کی اشاعت کی۔
- اسلام: ہندوستان میں اپنا اور دیگر اولیاء کے زمانے میں ایک نئے مذہب کا آغاز ہوا جس میں ایک خدا کی عبادت پر زور دیا گیا۔ وہ نیا مذہب اسلام تھا۔ اُسے پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے روشناس کیا تھا۔
- اسلام کے مطابق اللہ ایک اور حضرت محمد اللہ کے رسول اور بندے ہیں۔
- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربستان کے شہر مکہ معظمہ میں 570ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے کہا کہ ایک خدا ہے۔ سارے انسان اُس کی مخلوق ہیں۔ جس طرح تمام بچے والدین کی نگاہوں میں مساوی رہتے ہیں اسی طرح سارے انسان خدا کے آگے مساوی درجہ رکھتے ہیں۔
- خدا یا اللہ کی کوئی شکل نہیں ہے۔ اس لیے بتوں کی پرستش کرنا گناہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ سارے انسان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ انہوں نے ساری انسانیت کے لیے محبت صلہ رحمی پر زور دیا۔
- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول تسلیم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات قرآن شریف میں ہیں۔ قرآن مجید مقدس آسمانی کتاب ہے۔
- کیرالا میں مسجد چیرامن، ہندوستان کی پہلی مسجد سمجھی جاتی ہے۔
- عربستان کے تاجروں نے ہندوستان میں اسلام کو متعارف کیا۔ وہ ہندوستان کی بندرگاہوں میں آیا جایا کرتے تھے۔
- صوفیائے کرام کا تعلق مختلف سلسلوں سے ہے۔ یہ سلسلہ اُن بزرگوں کے نام سے موسوم ہے جو اس سلسلہ کے بانی ہیں۔ چند صوفی سلسلہ کے نام چشتیہ، سہروردی اور نقشبندی ہیں۔ ان حضرات کا قیام خانقاہوں میں ہوتا تھا۔ یہاں لوگ روحانی تعلیم اور تربیت حاصل کرنے کے لئے جوق در جوق آتے تھے۔
- ہندوستان کے مشہور سلسلہ چشتیہ کے صوفی بزرگوں میں حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔ یہ حضرات خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں تھے۔ ان لوگوں نے سادہ زندگی اور انسانی مساوات کی تعلیم دی۔ ان بزرگوں نے شاہی سرپرستی سے انکار کیا۔ یہ حضرات نذرانہ یا عطیات قبول نہیں کرتے تھے۔ ہندو موسیقی کے دلدادہ تھے ان صوفی حضرات نے انہیں صوفیانہ موسیقی (قوالی) کے ذریعہ اپنا بنایا۔ اس طرح ہندو بھی اسلام سے قریب تر ہو گئے۔
- حضرت شیخ فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ جو بابا فرید کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں ان کا دور 1175ء سے 1265ء تک رہا۔ آپ سلطنت دہلی کے مشہور صوفی بزرگ گذرے ہیں۔ آپ درویشانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ حضرت شیخ فرید کے مریدوں میں سب سے

قابل حضرت نظام الدین اولیاء گزرے ہیں۔ آپ کا دور 1236ء تا 1325ء کا دور تھا۔ آپ نے دلی میں غیاث پور کے مقام پر رہائش اختیار کی۔

○ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ بڑے ملنسار اور پاکیزہ شخصیت کے حامل تھے۔ آپ غرباء اور ضرورت مندوں کے ہمدرد و خیر خواہ تھے۔ حضرت نے دلی سلاطین کے تحائف قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کبھی بھی سلاطین کے رعب و جاہ و جلال سے مرعوب نہیں ہوئے۔ حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی اور حضرت شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے خلیفہ تھے۔ حضرت شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اکبر اعظم کے ہم عصر تھے۔ اکبر حضرت شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا معتقد تھا۔ اکبر بذات خود فتح پور سیکری کا دورہ کیا اور حضرت شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں حاضری دی اور دعائیں مانگیں۔ اکبر نے اپنے بیٹے کا نام سلیم رکھا وہ اسے شیخو یا شیخ بابا پکارتا تھا۔ اس سے اکبر کی حضرت شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ عقیدت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اکبر نے حضرت شیخ سلیم چشتی کی وفات پر آپ کی مزار پر شاندار گنبد تعمیر کروائی۔ فتح پور سیکری میں شاندار گنبد حضرت کے عرس شریف کے موقع پر ہزاروں عقیدت مندوں کی مرکز نگاہ بنی رہتی ہے۔

○ سہروردی سلسلہ: شمال مغربی ہندوستانی علاقہ میں ایک اور اہم صوفی سلسلہ تھا۔ اس سلسلہ کا مرکز ملتان تھا۔ بعد میں سندھ منتقل ہو گیا۔ ہندوستان میں سہروردی سلسلہ کے بانی حضرت بہاؤ الدین ذکریا ملتانی ہیں۔ آپ نے اسلامی مقامات، مکہ مدینہ، سمرقند اور بغداد وغیرہ کا دورہ کیا۔ اور یہاں پر علم کا اکتساب کیا۔ انہوں نے اپنے پیرومرشد شیخ شہاب الدین بغدادی کے نقش قدم پر چلتے رہے۔ انہوں نے غربی میں زندگی گزارنا پسند کیا۔ ان کا انتقال 1262ء میں ہوا۔

○ حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا کے انتقال کے بعد سہروردی سلسلہ دو الگ الگ شاخوں میں منقسم ہو گیا۔ ملتان کے مرکز پر ان کے بیٹے بدر الدین عارف کا کنٹرول تھا۔ سید جلال الدین سرخ بخاری اُج کے علاقے میں دوسری شاخ کے صدر بن گئے۔ سہروردی سلسلہ چشتیہ سلسلہ سے کئی ایک معاملات میں مختلف ہے۔ سہروردی سلسلہ کے صوفی، تنظیمی معاملات اور پالیسیوں کی عمل آوری کے لئے شاہی افراد خاندان سے مدد لیا کرتے تھے۔ ان کے تحفے تحائف اور عطیات قبول کرتے تھے۔ سہروردی خاندانوں میں نامور مالدار طبقہ کو بھی داخلہ کی اجازت تھی۔

○ ہندوستان میں تیسرا اہم صوفی سلسلہ نقشبندیہ ہے۔ اس سلسلہ کے بانی حضرت خواجہ پیر محمد ہیں۔ حضرت خواجہ باقی باللہ ہندوستان میں نقشبندی سلسلہ کے پیرومرشد و بانی ہیں۔ اس سلسلہ کے صوفیائے کرام شریعت پر سختی سے پابند رہنے کی تعلیم دیتے ہیں اور اسلام کی بنیادی تعلیمات اور قرآن و حدیث کے احکامات میں تبدیلی کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان سلسلوں کے علاوہ قادریہ، فروسیہ سلسلے بھی اہم صوفی سلسلے ہیں۔ جن کا سماج میں محترم مقام رہا۔

○ سمگسا سا کا کی میڈارم جاترا: یہ ضلع ورنگل کے گاؤں میڈارم میں تاڈوائی منڈل کے قبائلی لوگوں کا جشن ہے۔ تلگانہ، مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، اڑیسہ، چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ کے لوگ جاترا منانے کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ اس جاترا میں تقریباً ایک کروڑ افراد شرکت کرتے ہیں۔

مسیحی مبلغین اور سماجی مصلحین

○ کئی عیسائی مبلغین یورپی کمپنیوں کے ساتھ عیسائیت کی اشاعت کے لیے ہندوستان آئے۔ انہوں نے موجودہ مذہبی رسومات اور عقائد پر سخت تنقید کی۔ لوگوں کو عیسائیت قبول کرنے کی ترغیب دینے لگے۔ اس کے ساتھ انہوں نے متعدد تعلیمی ادارے، دواخانے، خیرات خانے، غریبوں اور حاجت مندوں کی امداد کے لیے بنائے۔ اس سے لوگوں میں کئی نئے خیالات پیدا ہوئے۔

○ مسیحی مبلغین، ہندومت اور اسلام کے دانشوروں میں بحث و مباحثہ کی شروعات ہو گئی۔ وہ اپنے مذہبی عقائد کی مدافعت کرنے لگے۔ ایسے مباحثوں سے عوام کو ایک دوسرے کے عقائد کو سمجھنے کا موقع ملا۔ انہیں اپنے مذہب کے بنیادی حقیقی تصورات کو سمجھنے کا موقع ملا۔

- بہت سے یورپی عالموں نے ہندوستان کے قدیم ادب کا مطالعہ کیا۔ اس کا ترجمہ کیا اور اسے کتابوں کی شکل میں شائع کیا۔ (چونکہ انہوں نے مشرقی ممالک کی کتابوں کا مطالعہ کیا تھا اس لیے انہیں منشرقین کہا جاتا ہے) اب یہ کتابیں مطالعہ کے لیے موجود ہیں۔
- قدیم سنسکرت، تامل، تلگو، فارسی اور عربی کتابوں کے تراجم یورپی زبانوں میں کیئے گئے۔ ملک کی باثروت اور متنوع ثقافتی وراثت کو سب لوگوں نے تسلیم کیا۔ اس کی وجہ سے لوگ نئے خیالات سے روشناس ہوئے اور انہوں نے اپنے مذاہب کی دوبارہ تفسیر کی۔
- یورپی افراد نے ہندوستان میں چھاپہ خانہ کو متعارف کیا۔ اس سے کئی اخبارات اور رسائل منظر عام پر آنے لگے۔ اب کتابیں کم قیمتوں پر لوگوں کی ایک بڑی تعداد تک پہنچنے لگیں۔ اب لوگ ان اخباروں، رسالوں اور کتابوں کے ذریعہ بحث و مباحثہ کو لوگوں کی ایک بڑی تعداد تک پہنچانے لگے۔
- برہموسماج اور بنگال میں مذہبی تحریکیں: راجہ رام موہن رائے 1772ء میں بنگال میں پیدا ہوئے۔ وہ سنسکرت، فارسی، انگریزی کے عظیم عالم تھے وہ عربی، لاطینی اور یونانی سے بھی واقف تھے۔
- انہوں نے ہندومت، اسلام، عیسائیت اور تصوف کا عمیق مطالعہ کیا تھا۔ مختلف مذہبی کتابوں کے مطالعہ کے بعد انہیں یقین ہو گیا کہ خدا ایک ہے۔ بتوں کی پرستش اور قربانیوں کی انجام دہی غلط ہے۔ انہیں اس بات کا بھی یقین ہو گیا کہ تمام عظیم مذاہب پرکتہ چینی بھی درست نہیں ہے۔ ان کا یہ بھی خیال تھا کہ ہمیں ایسے مذہبی عقیدے کو تسلیم کرنا چاہیے جو معقول ہو اور اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے۔
- انہوں نے پجاریوں کی بالا دستی کو مسترد کر دیا اور لوگوں کو مذاہب کی اصل کتابوں کے مطالعہ کی ترغیب دی۔ انہوں نے اپنے خیالات کو رسالوں اور کتابوں میں شامل کیا۔ اشاعت کی نئی ٹکنالوجی کو استعمال کیا تاکہ ان کے افکار و نظریات زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکیں۔
- راجہ رام موہن رائے نے 1828ء میں برہموسماج کو قائم کیا۔ وہ ایسے تمام لوگوں کا اجتماع تھا جن کا ایک عالمی مذہب پر یقین تھا۔ جو ایک برتر خدا کے تصور کے اصولوں پر مبنی تھا۔ راجہ رام موہن رائے کی 1833ء میں وفات کے بعد دیویندر ناتھ ٹیگور اور کیشو چندر سین نے تحریک کی رہنمائی کی۔ انہوں نے سارے ہندوستان میں لکچر دیتے ہوئے اپنے خیالات کی تشریح کی۔
- کیشو سین نے مہاراشٹر کا دورہ کیا اور 1867ء میں پراگھنا سماج کی بنیاد رکھی۔ اس کا آغاز مشہور اسکالر آرجی بھنڈارکر اور ایم جی رانا ڈے نے کیا۔ ان کے خیالات بھی برہموسماج سے ملتے جلتے تھے۔
- کیشو سین کے کنڈو کوری ویریشا نگم پر گہرے اثرات پڑے۔ ویریشا نگم نے جنوبی ہند میں اصلاحی تحریک کا آغاز کیا۔
- برہموسماج کے اراکین میں اختلافات پیدا ہو گئے۔ وہ چھوٹی تنظیموں میں بٹ گئے۔ اکثر و بیشتر وہ ایک دوسرے سے لڑنے لگے۔
- کیشو سین آگے چل کر رام کرشنا پر مہسا کے شاگرد بن گئے۔ انہوں نے دو مقاصد کو رو بہ عمل لانے کی کوشش کی۔ اصلاح شدہ ہندو مذہب کا احیا۔ قومی تعمیر نو کے لیے سماجی خدمت۔ ان کا خیال تھا کہ ہندو مذہب دوسرے مذاہب سے برتر ہے۔ انہوں نے اپنشدوں کی تعلیمات پر زور دیا۔ ان کا ترجمہ کیا گیا اور کثیر تعداد میں شائع کیا گیا۔ وہ ہندومت سے اوہام پرستی، رسمیت وغیرہ کو ہٹانا چاہتے تھے۔ وہ یورپی ثقافت کے کچھ مثبت خصوصیات جیسے خواتین کا احترام، کام کے اصول، ٹکنالوجی وغیرہ کو اپنانا چاہتے تھے۔ انہوں نے تنظیم کے ذریعہ دواخانے، مدرسے، یتیم خانے قائم کرنا چاہتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ سیلاب اور قحط سالی کے وقت امدادی کام سرانجام دینا چاہتے تھے۔
- پنجاب میں آریا سماج: سوامی دیانند سوسوتی (1824-1883) سماجی مصلح تھے۔ انہوں نے کٹر رسمی طرز کے ہندومت کو مسترد کیا اور بھٹکنے والے سنیا سی بن گئے۔ انہوں نے ویدوں کا مطالعہ کیا اور انہیں یقین ہو گیا کہ اس میں حقیقی مذہب کی روح موجزن ہے۔
- ہندومت میں بہت سی چیزیں جیسے دیوی دیوتاؤں، بت پرستی، برہمنی پجاریت، ذات پات کا نظام بعد میں وجود میں آیا۔
- انہوں نے سادہ رسومات اور ویدوں کے اشلوک پڑھتے ہوئے ایک برتر خدا کی عبادت کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے دوسرے تمام مذاہب کو جھوٹے مذاہب کی حیثیت سے مسترد کر دیا۔ وہ چاہتے تھے کہ ایسے ہندو وجود دوسرے مذاہب میں داخل ہو چکے تھے وہ ہندومت

میں واپس آجائیں وہ ویڈیوں پر مشتمل ہے۔ انہوں نے آریا سماج کو 1875ء میں قائم کیا۔ اپنے تصورات کا پرچار کیا اور ایک کتاب سترتھی پر کاش لکھی۔ اسے کثیر تعداد میں شائع کیا گیا اور وہ کتاب تعلیم یافتہ طبقہ میں پڑھی جانے لگی۔

○ ان کی 1883ء میں وفات کے بعد ان کے ماننے والوں نے پنجاب میں دیانند اینگلو ویدک اسکول (DAV) قائم کیا۔ وہاں بچوں کو جدید مضامین کے ساتھ ان کے مذہب اور ثقافت سے بھی واقف کرایا جاتا تھا۔ چند برسوں کے بعد آریا سماج تحریک کے اندر اختلافات پیدا ہو گئے۔ بعض لوگ محسوس کر رہے تھے کہ اسکول میں صرف ویدک مذہب پر زور دیا جانا چاہیے۔ دیگر مذہب کے اثرات کو زائل کرنے کی سعی کرنی چاہیے۔ انہوں نے ہری دوار میں گرولڈ کاگری یونیورسٹی قائم کی۔

○ مسلمانوں میں اصلاح اور تعلیم: سر سید احمد خان (1817 - 1898) کا احساس تھا کہ انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان پائی جانے والی تلخیوں کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ مسلمانوں کو ترقی کرنے کے لیے نظم و نسق میں حصہ لینا ہوگا۔ سرکاری ملازمت کرنی ہوگی۔ یہ صرف جدید تعلیم کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ وہ مسلم ملت کو جدید بنانے کی سعی کرنے لگے۔ اپنے خیالات کی تشہیر اپنے رسالہ کے ذریعہ کرنے لگے۔

○ سر سید نے جدید تعلیم کے پھیلاؤ کے لیے علی گڑھ تحریک کا آغاز کیا۔ مسلمانوں میں سماجی اصلاحات کا بیڑہ اٹھایا۔ وہ تعلیمی نسواں اور پردہ کی تنبیخ کے قائل تھے۔ انہوں نے اسلام کی وضاحت کی۔ مذہب جدید سائنس اور فلسفہ کے درمیان حائل خلیج کو پائنے کی کوشش کی۔

○ سر سید نے 1864ء میں سائنٹیفک سوسائٹی کو فروغ دیا۔ اردو میں بہت سی سائنسی تصانیف کا ترجمہ کیا گیا اور انہیں شائع بھی کیا گیا۔ ان کا عظیم ترین کارنامہ 1875ء میں علی گڑھ محمدن اینگلو اورینٹل کالج (MAO) کا قیام تھا۔ وہاں اسلامی ماحول میں انگریزی اور سائنس پڑھائی جانے لگی۔ یہ وقت کے ساتھ مسلمانوں کے لیے اہم ترین تعلیمی ادارہ بن گیا۔ یہ بعد میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی حیثیت سے ترقی کی منزلیں طے کرنے لگا۔

○ سماجی اصلاحات اور خواتین: شادی کی اقل ترین عمر: 1846ء میں ایک قانون منظور کیا گیا۔ اس کی رو سے دس برس سے کم عمر لڑکی کی شادی کو منسوخ کر دیا گیا۔ 1891ء میں عمر کی حد 12 سال کی گئی۔ 1929ء میں شادرا ایکٹ کے ذریعہ اقل ترین حد 14 برس کی گئی۔ 1978ء میں لڑکی کی عمر 18 اور لڑکے کی عمر 21 سال کی گئی۔

○ سماجی مصلحین (Reformers) جیسے راجہ رام موہن رائے نے لکھا تھا کہ عورتوں کو گھریلو کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ انہیں گھر کی چار دیواری میں بند کر دیا جاتا ہے۔ باورچی خانہ کی حد تک رکھا جاتا ہے۔ انہیں باہر جا کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ انہوں نے نستی کی رسم کے خلاف مہم کا آغاز کیا اور یہ بتانے کی کوشش کی کہ بیوہ کو زندہ جلانے کا تصور قدیم مذہبی کتابوں کے مغاثر ہے۔

○ انیسویں صدی کی ابتدا سے بہت سے برطانوی عہدیداروں نے بھی ہندوستانی روایتوں اور رسومات پر نکتہ چینی کی۔ انہوں نے راجہ رام موہن رائے کے خیالات کی سماعت کی اور 1829ء میں سٹی کی رسم کو سرکاری طور پر ممنوع قرار دیا۔ دوسرے بنگال مصلح البشور چندر دیا ساگر نے بھی بیوہ بالخصوص کم عمر بیواؤں کی دوبارہ شادی کے لیے جدوجہد کی۔ بالآخر ایک قانون 1855ء میں بیواؤں کی شادی کا منظور کیا گیا۔

○ ودیا ساگر نے بچپن کی شادی اور ایک مرد کی کئی لڑکیوں سے شادی کی بھی مخالفت کی۔ انہوں نے تعلیم نسواں کی تحریک بھی چلائی اور شدید مخالفت کے باوجود لڑکیوں کے لیے مدارس قائم کئے۔ پہلی بیوہ کی شادی 1856ء میں کلکتہ میں ہوئی۔

○ کنڈوکوری ویرشاٹنگم (1819 - 1848): کنڈوکوری ویرشاٹنگم آندھرا کے علاقہ کے سماجی ریفارمر تھے۔ وہ راجندر کی کے ایک راج العقیہہ تلگو خاندان میں پیدا ہوئے۔ ویرشاٹنگم نے آندھرا پردیش میں برہمن سماج کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے اپنی ساری کوشش اور توانیاں بیوہ کی شادی اور بچپن کی شادی کی تنبیخ میں لگا دی۔ وہ تعلیم نسواں کے زبردست علمبردار تھے۔ اس زمانے میں عورتوں کی تعلیم کو ممنوع سمجھا جاتا تھا۔ انہوں نے راجندر کی کے قریب دھوالیش ورم میں ایک اسکول قائم کیا۔

- ویرشا لنگم نے کئی رسائل جاری کیئے۔ انہوں نے تلگو میں سماجی اصلاح پر کئی کتابیں تصنیف کیں۔ ان کی نثری نگارشات کے لیے انہیں آندھرا دیس کا ”گاڈ پائلنٹ“ کہا جاتا ہے۔
 - ساوتری بانی جوتی راؤ پھولے (1831 - 1897): ساوتری بانی پھولے اپنے شوہر جوتی با پھولے کے ساتھ مہاراشٹر میں خواتین کے حقوق کے فروغ کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ جب جوتی با پھولے نے 1848ء میں ”اچھوت“ ذات کی لڑکیوں کے لیے ایک اسکول پونے میں قائم کیا تو انہوں نے ساوتری بانی کو پہلی استادنی بننے کے لیے تربیت کی۔
 - چلی ذات کی لڑکیوں کی تعلیم کے لیے سماج میں شدید مخالفت تھی۔ اس کے باوجود ساوتری بانی نے پڑھانا جاری رکھا۔ جوتی با پھولے کی وفات کے بعد بھی ساوتری بانی نے ستیہ شودھک سماج کی ذمہ داری لی۔ وہ جلسوں کی صدارت کرنے لگیں اور کام کرنے والوں کی رہنمائی کرنے لگیں۔ ساوتری بانی نے طاعون سے متاثرہ افراد کے لیے بے جگری سے کام کیا۔ انہوں نے غریب بچوں کے لیے کمپ قائم کئے۔ وہ وبا کے زمانے میں روز آندھ ہزار بچوں کو کھانا کھلاتی تھیں۔
 - پنڈتارام بانی سرسوتی (1858 - 1922): رام بانی مہاراشٹر میں پیدا ہوئیں ان کے والد نے انہیں کٹر پسندوں کی مخالفت کے باوجود سنسکرت کی مقدس کتابوں کو پڑھایا۔ والد کے انتقال کے بعد رام بانی اور ان کے بھائی دونوں سارے ہندوستان میں در بدر بھٹکتے رہے۔ انہوں نے بنگال میں کلکتہ کا بھی سفر کیا۔ ان کے علمی تہمہ کے باعث انہیں پنڈتارام بانی سرسوتی سے موسوم کیا گیا۔
 - رام بانی نے خواتین بالخصوص بیواؤں کی مدد کے لیے اپنی ساری زندگی وقف کر دی۔ انہوں نے خواتین کی تنظیموں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے انگلستان اور امریکہ کا تنہا دورہ کیا۔ انہوں نے بیرونی دورہ سے ہندوستان واپس آ کر ایک آشرم اور اسکول شارداسادان بیواؤں کی تعلیم کے لیے ممبئی میں قائم کیا۔ اس اسکول میں خواتین کو ہمہ اقسام کی کئی چیزیں اور تکنیکی مضامین میں تعلیم دی جانے لگی تاکہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں۔ اس تنظیم کے ذریعہ بیواؤں، یتیموں اور اندھوں کو مکانات، تعلیم، ملازمت کی تربیت، طبی سہولتیں فراہم کی جاتی تھیں۔
 - مسلم خواتین میں تعلیم: بیسویں صدی کی ابتدا سے مسلم خواتین جیسے بھوپال کی بیگمات نے عورتوں کی تعلیم کے لیے قابل ذکر کردار ادا کیا ہے۔ دوسری ممتاز بیگم رقیہ شوکت حسین نے پٹنہ اور کلکتہ میں مسلم خواتین کے لیے مدارس کا آغاز کیا۔ وہ بے خوفی سے دقیانوسی خیالات پر تنقید کرتی تھیں۔ ان کا احساس تھا کہ ہر عقیدہ کے رہنما نے خواتین کو کم تر مقام دیا ہے۔
- سماجی اصلاحات اور ذات پات کا نظام**
- ہندوستان میں برطانوی حکومت کے قیام کے بعد صورتحال میں تبدیلی آتی گئی۔ برطانوی حکمرانوں نے سارے لوگوں کے لیے یکساں قوانین نافذ کیئے۔ عیسائی مشنریوں اور حکومت نے مدرسے ذات پات کی اساس کو بالائے طاق رکھتے ہوئے تمام بچوں کو داخلہ دیا گیا۔ عیسائی مبلغین چلی ذات کے بچوں کو تعلیم دینے میں سرگرم تھے۔ وہ تعلیمی سہولتوں سے محروم تھے۔ حکومت کی ملازمتیں خاص طور پر فوج میں لوگوں کو ملازمت دی جانے لگی۔ اب تک اعلیٰ ذات کے لوگوں نے اچھوتوں کو اس کے لائق نہیں سمجھا۔
 - کئی لوگوں نے نئی ملازمتوں کی تلاش میں نئے ابھرنے والے شہروں کی جانب رخ کیا۔ ان تمام چیزوں سے چلی ذات کے افراد کی حالت میں تبدیلی واقع ہوئی اور وہ ذات کی اساس پر کئے جانے والے امتیازی سلوک پر سوال کرنے لگے۔ یہ تبدیلی کس طرح واقع ہوئی کئی لوگوں نے مساوات اور ذات پات کے خاتمہ کے لیے نئی تحریکوں کا آغاز کیا۔
 - ممبئی پریسڈنسی میں 1829ء میں کچھ لڑکوں کو اچھوت کہا جاتا تھا اور انہیں سرکاری مدرسوں میں داخلہ کی اجازت نہیں تھی۔ جب بعض طلبا اندر جانے پر اصرار کرتے تو انہیں جماعت کے باہر برآمدے میں بیٹھنے کی اجازت تھی۔ وہ باہر سے استاد کا سبق سنا کرتے اور انہیں جماعت کو آلودہ کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ جہاں اعلیٰ ذات کے لڑکے پڑھ رہے ہوں۔

- جوتی باپھلے اور ستیہ شودھک سماج (1890 - 1827): جوتی باپھلے کا جنم مہاراشٹر میں ہوا۔ انہوں نے عیسائی مشنری کے مدرسوں میں تعلیم حاصل کی۔ جوتی باپھلے کی زندگی میں اس وقت ایک موڑ آیا جب انہوں نے ایک شادی کے جلوس میں شرکت کی۔ ان کی خاندان کے افراد نے بے عزتی کی۔ بڑے ہونے کے بعد انہوں نے ذات پات والے سماج میں امتیازی سلوک کے بارے میں اپنے ذاتی خیالات کی نشوونما کی۔ انہوں نے برہمنوں کے ان دعوؤں پر سخت تنقید کی جس میں وہ خود کو دوسروں سے برتر کہتے ہیں۔ انہوں نے تجویز رکھی کہ شودر (مخت کش طبقات) اور اتی شودر (اچھوت) کو متحد ہو جانا چاہیے۔
- جوتی باپھلے نے ستیہ شودھک سماج کو قائم کیا۔ اس کا مقصد سچائی اور مساوات کی اساس پر ایک نئے سماج کی تعمیر تھا۔ انہوں نے اپنی بیوی ساوتری بائی پھلے کے ساتھ مہار اور مانگ ذاتوں کی لڑکیوں کے لیے ایک اسکول قائم کیا۔ انہیں اچھوت سمجھا جاتا تھا۔ انہیں اپنے قریبی رشتہ داروں سے بھی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔
- پھلے نے کئی کتابیں جیسے غلام گری لکھی۔ انہوں نے ذات پات کے نظام پر نکتہ چینی کی اور اسے غلامی سے محمول کیا۔ پھلے اور ستیہ شودھک سماج نے نچلی ذات کے بچوں کے لیے خصوصی مدارس، کالجس، اقامت گاہوں کے قیام کی مہم چلائی۔ وہاں اساتذہ بھی نچلی ذات سے ہوں گے۔ انہوں نے تحریری مقابلوں، بحث و مباحثہ اور فن خطابت وغیرہ کا انعقاد کیا تاکہ بچوں میں عزت نفس کا جذبہ اور خود اعتمادی پیدا ہو سکے۔ انہوں نے نچلی ذات کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ برہمنوں کے بغیر شادی بیاہ اور مرنے کے بعد کی رسومات خود ادا کریں۔
- نارائن گرو (1856 - 1928): نارائن گرو ایک مذہبی رہنما تھے۔ انہوں نے تمام انسانوں کے لیے ایک ذات ایک خدا اور ایک مذہب کا پرچار کیا۔ ان کے والد ایوریو کے ڈاکٹر تھے۔ وہ ایک اسکول بھی چلاتے تھے جہاں نارائن نے تعلیم حاصل کی۔
- نارائن گرو نے لوگوں سے نچلی ذات جیسے شراب تیار کرنا، دیوی ماتا کی پرستش اور سالانہ قربانیوں کو ترک کر دینے کی تلقین کی۔ انہوں نے مندر تعمیر کیے جہاں ذات پات کا امتیازی سلوک نہیں تھا اور بغیر برہمن پجاریوں کے سیدھے سادھے انداز میں رسومات انجام دی جاتیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بچوں کے لیے مدرسوں کی تعلیم مندروں کی تعمیر سے زیادہ اہم ہوتی ہے۔
- بھاگیا ریڈی ورم (1888 - 1939): تلنگانہ کے کئی دلت رہنما جیسے بھاتیہ ریڈی ورم نے دلت لوگوں میں ان کے حقوق کے لیے جدوجہد کرنے کی لگن پیدا کی۔ ان کا خیال تھا کہ ہندوستان کے اصل باشندے دلت ہیں۔ انہیں اعلیٰ ذات کے آریا باشندوں نے زبردستی محکم بنالیا۔ انہوں نے دلتوں سے اپیل کی کہ وہ خود کو ”آدی آندھرا“ بلائیں۔
- بھاگیا ریڈی نے 1906ء میں ”جگن مترامنڈلی“ کی شروعات کی۔ وہ دلتوں میں لوک گیتوں کے ذریعہ آگہی پیدا کرنے لگے۔ انہوں نے مدرسے قائم کیے۔ انہوں نے نظام سے دلتوں کی تعلیم کے لیے خصوصی مالی امداد جاری کرنے کی درخواست کی۔ انہوں نے دلت لڑکیوں کو مندروں میں دیوداسی یا جوگن بنانے اور فحشہ گری کروانے کے خلاف تحریک چلائی۔ انہوں نے ہندو ذات پات کے نظام کے خلاف لڑنے کے لیے بدھ مت میں دلچسپی لینے شروع کی اور دلتوں کو بدھ مت قبول کرنے کی جانب راغب کیا۔
- امبیڈکر مہاراشٹر میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد فوج میں ملازم تھے۔ انہوں نے اپنے بچوں کو اسکول جانے کی ترغیب دی۔ امبیڈکر نے بچپن ہی میں محسوس کیا کہ روزمرہ کی زندگی میں ذات پات کا تعصب کیا ہوتا ہے۔ امبیڈکر اور دوسرے اچھوت بچوں کو اسکول میں علیحدہ کر دیا جاتا تھا۔ اساتذہ ان کی جانب تھوڑی سی توجہ کرتے تھے۔ انہیں جماعت کے اندر بیٹھنے کی اجازت نہیں تھی۔ اگر وہ پانی پینا چاہیں تو اعلیٰ ذات کا کوئی لڑکا اوپر سے پانی ڈالتا تھا انہیں پانی یا گلاس کو چھونے کی اجازت نہیں تھی۔ کئی سماجی و مالی مزاحمتوں پر قابو پاتے ہوئے امبیڈکر پہلے دلت طالب تھے جنہوں نے ہندوستان میں کالج کی تعلیم حاصل کی۔ وہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے امریکہ اور انگلینڈ گئے۔ انہوں نے ہندوستان واپس آ کر وکیل اور معلم کی حیثیت سے کام کیا۔ انہوں نے 1927ء میں عوامی تحریک کا آغاز کیا۔
- دلتوں کو عوامی مقامات سے پانی لینے کی سہولت، مندروں میں داخلہ کے لیے آواز بلند کی۔

- امبیڈ کر کی دلتوں کو منظم کرنے کی صلاحیت کو دیکھ کر نوآبادیاتی حکومت نے انہیں ہندوستان کے مستقبل کے بارے میں بات چیت کرنے کے لیے 1932ء میں ایک کانفرنس میں بلایا۔ انہوں نے بحث کی کہ دلت علیحدہ ووٹ ڈالیں گے۔ وہ متفقہ کے لیے دلت امیدواروں کا انتخاب کریں گے۔ اگرچیکہ انگریزوں نے اس مطالبہ کو تسلیم کر لیا تھا لیکن گاندھی جی نے اس کی مخالفت کی۔ آخر کار ایک معاہدہ طے پایا۔ دلتوں کے لیے چند نشستیں مختص کی جائیں گی۔ سارے ہندو اپنے ووٹوں کا استعمال کریں گے۔
- انہوں نے دلتوں کے مفادات کی نمائندگی کے لیے ایک آزاد مزدور پارٹی تشکیل دی۔ گاندھی جی نے 1932ء کے آس پاس ایک تحریک چھوٹ چھات کے خلاف شروع کی۔ انہوں نے اچھوت ذات والوں کو ہری جن یا ایشور کی اولاد کہا۔ وہ دلتوں کے لیے مندروں، پانی کے وسائل اور مدارس تک رسائی چاہتے تھے۔ اس مہم کو کانگریس نے بڑے پیمانے پر چلایا اور لاکھوں دلتوں کو قومی تحریک میں شامل کیا۔
- امبیڈ کر کو 1947ء میں آزادی کے بعد ملک کے پہلے وزیر قانون کی حیثیت سے مدعو کیا گیا۔ انہیں دستور کے مسودہ کی کمیٹی کا صدر نشین بنایا گیا۔ دستور ساز اسمبلی نے انہیں نئے دستور کو لکھنے کی ذمہ داری دی۔ امبیڈ کر نے مسودہ تیار کیا۔ اس میں افراد کے لیے شہری آزادیوں، مذہبی آزادی، چھوٹ چھات کی منسوخی، امتیازی سلوک کی تمام شکلوں کا خاتمہ وغیرہ تھا۔
- امبیڈ کر نے خواتین کے لیے وسیع تر معاشی و سماجی حقوق کی وکالت کی۔ انہوں نے سیول سروسوں، مدرسوں، کالجوں میں درج فہرست اقوام جیسے ایس سی، ایس ٹی وغیرہ کے لیے تحفظات کو روشناس کیا۔ اس کی دستور ساز اسمبلی نے حمایت کی۔
- انہوں نے اپنی زندگی کے آخری برسوں میں محسوس کیا کہ دلتوں کو ہندومت کے اندر عزت و احترام حاصل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے بدھ مت کو قبول کیا جہاں سب کے لیے مساوی درجہ تھا۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) کس نے ہندوستان میں چھاپہ خانہ کو متعارف کیا۔
(1) ایشیاء (2) آفریقی (3) یورپی (4) امریکی
- (2) سوامی دیانند سرسوتی نے آریاسماج کو قائم کیا۔
(1) 1872 (2) 1875ء (3) 1864ء (4) 1866ء
- (3) سرسید نے سائنٹیفک سوسائٹی کو فروغ دیا۔
(1) 1850 (2) 1875ء (3) 1864ء (4) 1866ء
- (4) میں شاردا ایکٹ کے ذریعہ اقل ترین حد 14 برس کی گئی۔
(1) BMI (2) کیلوری (3) 1929ء (4) آصف الدولہ
- (5) کس نے 1906ء میں ”جگن مترامنڈلی“ کی شروعات کی۔
(1) امبیڈ کر (2) بھاگی ریدی (3) رام ریڈی (4) پرکاشم پنتلو
- (6) کونسے سال میں لڑکی کی عمر 18 اور لڑکے کی عمر 21 سال کی گئی۔
(1) 1950ء (2) 1976ء (3) 1979ء (4) 1978ء
- (7) ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیڈ کر (1891 - 1956) کہاں میں پیدا ہوئے۔
(1) پنجاب (2) مہاراشٹرا (3) آندھرا پردیش (4) کرناٹک
- (8) کس نے دلتوں کے مفادات کی نمائندگی کے لیے ایک آزاد مزدور پارٹی تشکیل دی۔
(1) مراچی دیسائی (2) سردار ٹیل (3) گاندھی جی (4) امبیڈ کر

(9) ہندوستان کے پہلے وزیر قانون تھے۔

- (1) مارجی دیبائی (2) سردار پٹیل (3) مولانا آزاد (4) امبیڈکر
 (10) بھاگیاریڈی ورما کا تعلق کس ریاست سے تھا۔
 (1) پنجاب (2) مہاراشٹرا (3) آندھرا پردیش (4) کرناٹک

جوابات

1-3	2-2	3-3	4-3	5-2	6-4	7-2	8-4	9-4	10-3
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

سیکولر ازم کا فہم

- ہمیں تاریخ میں بہت سی ایسی مثالیں ملتی ہیں جہاں اخراج مذہب کے اساس پر ستایا گیا۔ آپ پڑھے ہوں گے ہٹلر نے جرمنی میں کس طرح یہودیوں کو ستایا اور کس طرح کئی لاکھ یہودیوں کا قتل کیا گیا۔
- لیکن اب اسرائیل کی صیہونی ریاست اپنی مسلم اور عیسائی اقلیت کے ساتھ براسلوک کر رہی ہے۔ سعودی عرب میں غیر مسلمانوں کو مندر یا چرچ وغیرہ بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ انہیں عوامی مقامات پر جمع ہو کر عبادت کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔
- ہندوستان نے ایسی حکمت عملی اختیار کی جس کے مطابق مذہب کو ریاست سے علیحدہ کر دیا ہے۔ سیکولر ازم ریاست سے مذہب کی علیحدگی کا حوالہ دیتا ہے۔
- اکثریت کی بربریت، بنیادی حقوق کی پامالی کی وجہ سے جمہوری سماج میں مذہب کو ریاست سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔
- دستور ہند میں ہندوستانی ریاست کو سیکولر لازمی قرار دیا ہے۔ دستور کے مطابق ایک سیکولر ریاست ہی مندرجہ ذیل چیزوں کو یقینی بنا سکتی ہے۔
- 1. ایک مذہبی گروہ دوسرے گروہ پر مسلط نہ ہونے پائے۔
- 2. ایک ہی مذہبی کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے اراکین دوسرے اراکین پر اپنا غلبہ قائم کرنے کی کوشش نہ کریں۔
- 3. ریاست کسی مخصوص مذہب پر عمل پیرا نہیں ہو سکتی۔ افراد کی مذہبی آزادی کو بھی چھین نہیں سکتی۔
- ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں زیادہ تر بچے سرکاری مدارس میں اپنے دن کا آغاز ”وفاداری کا عہد“ سے کرتے ہیں۔ اس عہد میں زیر خدا کے الفاظ ہیں۔ آج سے 60 برس پہلے یہ کہا گیا تھا کہ سرکاری مدارس کے طلباء اس عہد کو نہیں پڑھیں گے۔ اگر وہ ان کے مذہبی عقائد سے متصادم ہوتا ہے
- اس کے علاوہ کئی قانونی مقدمہ بازیاں بھی ہوئیں اور زیر خدا کے الفاظ پر تنقید کی گئی۔ اس سے ریاست اور کلیسا کی علیحدگی کا تصور متاثر ہوتا ہے۔ امریکہ کے دستور کی پہلی ترمیم ریاست اور مذہب کی علیحدگی کی ضمانت دیتی ہے۔
- ہندوستانی سیکولر ازم ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے سیکولر ازم سے معنی و مفہوم کے اعتبار سے الگ ہے۔ امریکہ میں مذہب اور ریاست دونوں علیحدہ ہے۔ اس پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔ ہندوستانی سیکولر ازم میں ریاست مذہبی امور میں مداخلت کر سکتی ہے۔
- اگرچہ ہندوستانی سیکولر ازم میں ریاست مذہب سے سختی کے ساتھ علیحدہ نہیں ہے لیکن مذہب ریاست اور ریاست مذہب سے اصولی طور پر فاصلہ بنائے رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ریاست کی مذہبی امور میں مداخلت دستوری تصورات کی روشنی میں ممکن ہے۔ یہ تصورات مثالی ہے۔ ان کے ذریعہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ریاست سیکولر نظریات کے مطابق کام کر رہی ہے یا نہیں۔
- ہندوستانی ریاست سیکولر ہے اور یہ مختلف طریقوں سے مذہبی غلبہ کی روک تھام کرتی ہے۔ دستور ہند بنیادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے جو سیکولر تصورات پر مبنی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہندوستانی سماج میں ان حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ بلاشبہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزیاں ہوتی ہیں لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم دستوری طریقہ سے انہیں روک سکے۔

- بنیادی حقوق سے آگہی و واقفیت سے ہم ان کی خلاف ورزیوں کے متعلق حساس ہو جاتے ہیں اور انہیں روکنے کے لیے مناسب اقدامات کرتے ہیں۔
- فرانس نے فروری 2004ء میں ایک قانون منظور کیا اور سیاسی و مذہبی علامتوں کا اظہار کرنے والے لباس و دیگر لوازمات پر پابندی عائد کر دی۔ ان ممنوعہ چیزوں میں اسلامی حجاب، صیہونی ٹوپی، مسیحی صلیب ہے۔ اس قانون کی بڑے پیمانہ پر سخت مزاحمت کی گئی۔
- مخالفت کرنے والوں میں سابقہ فرانسیسی نوآبادیات جیسے الجیریا، تیونس اور مراکش کے تارکین وطن شامل تھے۔ فرانس میں 1960ء میں مزدوروں کی قلت پیدا ہو گئی تھی تو حکومت نے ان مہاجرین کو ویزا کی سہولتیں فراہم کیں تاکہ وہ ان کے ملک میں آکر کام کریں۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) جرمنی میں ہٹلر نے کونسی قوم ستایا تھا۔
- (1) مسلمان (2) یہودی (3) عیسائی (4) پارسی
- (2) اسرائیل میں کس پر ظلم کیا جا رہا ہے۔
- (1) مسلم (2) سکھ (3) عیسائی (4) بدھسٹ
- (3) کون ریاست سے مذہب کی علیحدگی کا حوالہ دیتا ہے۔
- (1) سرمایہ داریت (2) اشتراکیت (3) سیکولرازم (4) یہ تمام
- (4) کونسے ملک میں زیادہ تر بچے سرکاری مدارس میں دن کا آغاز و فاداری کے عہد سے کرتے ہیں۔
- (1) امریکہ (2) ہندوستان (3) چین (4) برطانیہ
- (5) کونسے ملک میں سیاسی و مذہبی علامتوں کے اظہار کرنے والے لباس اور دیگر لوازمات پر پابندی عائد کی گئی۔
- (1) آسٹریلیا (2) امریکہ (3) فرانس (4) جرمنی
- (6) کونسے سال فرانس میں سیاسی و مذہبی علامتوں کے اظہار کرنے والے لباس اور دیگر لوازمات پر پابندی عائد کی گئی۔
- (1) 2004ء (2) 2002ء (3) 2003ء (4) 1983ء
- (7) اسلامی حجاب پر پابندی کونسے ملک پر عائد کی گئی۔
- (1) آسٹریلیا (2) امریکہ (3) فرانس (4) جرمنی
- (8) سمکاء سارا کا Sarakka, Samaka جا ترا اس ضلع میں منعقد ہوتا ہے۔
- (1) کریم نگر (2) ورنگل (3) کھم (4) ملوگو
- (9) آریہ سماج کے بانی
- (1) سوامی وویکانند (2) سوامی دیانند (3) راماکرشنا پرماہمسا (4) ان میں کوئی نہیں
- (10) وہ سال جس میں "شاردا" ایکٹ نافذ کیا گیا تھا۔
- (1) 1909 (2) 1919 (3) 1929 (4) 1939
- (11) ممبئی "Mumbai" میں "شاردا سدن" کی بنیاد رکھی۔
- (1) ساوتری بانی (2) سروجنی نائیڈو (3) تارا بانی (4) پنڈت رامابائی سروسوتی
- (12) ڈاکٹر پی۔ آر۔ امبیڈکر نے قائم کیا۔

- (1) فاروڈ بلاک (2) آزاد لیبر پارٹی (3) اُدیم پارٹی (4) بہوجن سنگ
 (13) مذہب کو حکومت سے الگ کرنے کی پالیسی کا نام
 (1) سوشلزم (2) قادر مطلق Almighty (3) سیکولرزم (4) جمہوریت

جوابات

1-2	2-1	3-1	4-1	5-3	6-1	7-3
8-4	9-2	10-3	11-4	12-2	13-3	

عوامی مسلک، عبادت، بونال۔ میڈرم جاترا۔ محرم

- میسما، گنگما اور یلیما ہندوؤں کی اہم دیویاں مانی جاتی ہیں۔
- مانا جاتا ہے کہ مویشیوں کی حفاظت میسما کرتی ہے۔
- سمسکا سارکا کی میڈرم جاترا ضلع ورنگل کے گاؤں کا تہوار ہے۔
- حضرت محمدؐ کے نواسے حضرت امام حسینؑ کی شہادت کر بلا میں ہوئی۔
- اسلامی کیلنڈر کے پہلے مہینے محرم کی دس تاریخ کو حضرت امام حسین رضہ کی شہادت ہوئی۔
- اجمیر کی درگاہ راجستھان میں واقع ہے۔
- جہانگیر پیراں رح کی درگاہ ضلع محبوب نگر میں کوٹور منڈل میں واقع ہے۔
- جہانگیر پیراں رح کی درگاہ مذہبی رواداری کی علامت ہے۔
- یہاتوں کے دیوتاؤں کی پرستش کے لئے تقریب منعقد کرنا جاترا کہلاتا ہے۔
- مسلم بزرگان دین کے وفات کے یوم کو عرس منایا جاتا ہے۔
- علم جس سے بمبوی چھڑیوں سے گنبد کی شکل میں تیار کیا جاتا ہے۔
- دیہاتوں کے دیوتاؤں کے لئے چڑھاوا بونم کہلاتا ہے۔
- تلنگانہ علاقہ کا مشہور عوامی تہوار بونال ہے۔

تلنگانہ کے چند اہم مذہبی سیاحتی مقامات

مقام کا نام	اہمیت
یادگیر گٹھ (یدادری) قلع یادادری	یہ بھگوان لکشمی نرسہما مندر کے لئے مشہور ہے۔ ریاستی حکومت اسے عالمی سطح کے مقبول مندر کے طور پر ترقی دے رہی ہے۔
دیول ہزارستون ہنمکنڈہ	کاکتیاہ راجاؤں کی جانب سے ورنگل کے ہنمکنڈہ مقام پر بنایا گیا یہ جنوبی ہندوستان کا قدیم ترین مندر ہے جس کے ہزارستون ہیں۔
رامپا مندر ورنگل	کاکتیاہ راجاؤں کی جانب سے بنایا گیا یہ بھگوان شیوا کا قدیم ترین مندر ہے۔
سیتارام چندرا سوامی مندر، بھدررا چلم	بھدررا چلم تھم میں دریائے گوداوری کے کنارے واقع یہ بھگوان رام کا مندر ہے۔
سری راجاراجیشور سوامی مندر ویملاوڑہ	راجنارسر ضلع میں واقع یہ بھگوان شیوا کا مندر ہے اور ہندوؤں کی یا ترا کا مقام ہے۔

گیان سرسوتی مند، ربا سرنزل	سرسوتی دیوی کا یہ ایک مشہور مندر ہے اور یہ دریائے گوداوری کے کنارے باسرا عادل آباد میں واقع ہے۔
کالیثورا، مکیشو راسوامی مندر، مرکز کریم نگر	یہ مندر اس لئے اہمیت کا حامل ہے کہ ایک ہی پلیٹ فارم پر بھگوان شیوا کے دو لنگ موجود ہیں۔ ان لنگوں کے نام بھگوان شیوا اور یاما ہیں۔
کنڈا گٹو مندر	یہ بھگوان ہنومان کا تین سو سال قدیم مندر ہے۔
برلامندر، حیدرآباد	یہ 280 فٹ بلند نوبت پہاڑ پر واقع مندر ہے۔ یہ مندر برلا خاندان نے تعمیر کرایا۔
میدک چرچ، میدک	یہ ریاست تلنگانہ کا سب سے بڑا چرچ ہے۔ اور 1947ء سے ڈیوک آف میدک جنوبی ہند کے بڑے چرچ کے طور پر جانا جاتا ہے۔ میدک کے پادریوں کا یہ چرچ ایشیا کا سب سے بڑا اور وٹیکن کے بعد دنیا کا سب سے بڑا چرچ ہے۔
مکہ مسجد، حیدرآباد	یہ ہندوستان کی قدیم ترین مسجد ہے جو حیدرآباد میں چار مینار کے قریب واقع ہے۔ قطب شاہی سلطنت کے پانچویں فرماں روا نے یہ مسجد تعمیر کی۔ مسجد کی مرکزی کمان بنانے کے لئے مکہ معظمہ سے مٹی اور اینٹیں لائی گئیں۔ چنانچہ اس مسجد کا نام مکہ مسجد پڑا۔

باب - VI

تہذیب اور مواصلات (CULTURE AND COMMUNICATION)

1. زبان - تحریر - عظیم رزمیہ نظمیں

- زبان ہماری زندگیوں کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ ہم اُس کے بارے میں کبھی رک کر نہیں سوچتے۔ ہم زبان کی مدد سے سوچتے اور سمجھتے ہیں۔ ہم زبان کے ذریعہ ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں۔ ہم اُس کی مدد سے دوسروں سے سیکھتے ہیں۔ ہم کھیل میں زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ ہم زبان کی مدد سے بہت سے کام انجام دیتے ہیں۔
- لوگوں کا ایک گروہ جو ایک ساتھ رہتا ہے وہ زبان کو فروغ دیتا ہے۔ وہ ایک مشروب کو ایک نام سے پکارتے ہیں۔ جوان کی پیاس پانی کی طرح بجھاتا ہے۔ دوسرے لوگ اُس گروہ سے بہت دور رہتے ہیں۔ وہ اُس مشروب کو نیلو کہہ کر پکارتے ہیں۔ دوسرا گروہ اُسے تھانی کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ ان سب کا مفہوم ایک ہے۔ لیکن وہ اُس شے کے لیے مختلف آوازیں اور علامتیں استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے لوگوں نے بہت سی زبانوں کو فروغ دیا۔ جیسے انگریزی، سنسکرت، فارسی، چینی، سواحلی، ہندی، تلگو وغیرہ۔
- بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ لوگوں کا ایک گروہ جو ایک زبان بولتا تھا وہ مختلف ذیلی گروہوں میں بٹ گیا۔ اور ہر گروہ نے ایک پر امن زبان کی اساس پر مختلف زبانوں کو فروغ دیا۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ ساری زبانیں ایک خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسی طرح ابتدا میں لوگوں کے ایک گروہ نے ایک زبان کی شروعات کی جسے ہم ابتدائی دراوڑی کہتے ہیں۔
- جب یہ زبان والے دور دراز کے مقامات پر رہنے لگے اور دیگر لوگوں سے مربوط ہونے لگے تو انہوں نے کئی زبانیں فروغ دیں۔ ان میں ٹمل، تملگو، ملیالم، گونڈی وغیرہ۔ یہ زبانیں عام طور پر آج جنوبی ہند میں بولی جاتی ہیں۔ ہندوستان میں ایک اور زبان کا خاندان ہے جسے ہند آریائی خاندان سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اُس خاندان کی مشہور زبانوں میں سنسکرت، ہندی، بنگالی، مراٹھی وغیرہ ہیں۔ ہندوستان میں کچھ اور زبانوں کے خاندان ہیں۔ جنہیں آپ اعلیٰ جماعتوں میں پڑھیں گے۔
- جب لوگ سفر کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے گل مل جاتے ہیں اُن کی زبانیں بھی ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں اور لوگ ایک دوسرے کی زبان سے بہت سے الفاظ اپنالیتے ہیں۔ آج تملگو میں بہت سے الفاظ سنسکرت، مرٹھی، عربی، فارسی اور انگریزی کے ہیں۔
- ہم رسم الخط کی مدد سے زبانیں سیکھتے اور پڑھتے ہیں۔ اس خصوص میں ہم بہت سے رسم الخط استعمال کرتے ہیں۔ ہم رومن رسم الخط (A, B, C, D, E, F)۔ دیوناگری رسم الخط (آ، ای، ائی، او) عربی رسم الخط..... تملگو رسم الخط اور تمل رسم الخط کا استعمال کرتے ہیں۔ اصل میں ہم کوئی بھی زبان کسی بھی رسم الخط میں لکھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر لفظ حیدر آباد اُن تمام رسم الخط میں لکھ سکتے ہیں۔
- بتداء میں تحریر کے بجائے صرف تصویریں بنائیں۔ اس اظہار کے لیے انہوں نے بھگتی ہوئی بکری کی تصویر اتاری۔ دوسری تصویر میں دوڑتے ہوئے پیروں کو دکھایا۔ اس طرح بتدریج رسم الخط فروغ پایا۔ ہزاروں سال پہلے وادی سندھ کے باشندوں نے رسم الخط کا استعمال کیا۔ لیکن اسے کیسے پڑھا جائے ہم واقف نہیں ہیں۔
- بہت سے رسم الخط مثلاً دراوڑی، تملگو، تمل، چینی، ہم آج ہندوستان میں استعمال کرتے ہیں۔ وہ برہمی رسم الخط سے فروغ پائے۔ اشوک نے برہمی رسم الخط کو استعمال کیا تھا۔ آندھرا پردیش میں ایک قدیم کتبہ ضلع کرشنا کے بھٹی پرولویں پایا گیا۔ اُسے دوسو تمل مسج میں کندہ کیا گیا تھا۔
- وید: ویدوں کو بھی ابتداء میں تخلیق کیا گیا اور انہیں زبانی سنایا گیا۔ اس طرح انہیں تین ہزار سال تک محفوظ رکھا گیا بعد میں انہیں لکھا گیا۔ رگ وید کی ایک دلچسپ نظم پڑھیے جو کائنات کی تخلیق کے بارے میں وضاحت کرتی ہے:

- عظیم رزمیہ۔ رامائن اور بھارت: رزمیہ عظیم سورماؤں اور بہادر خواتین کے کارناموں کو کہا جاتا ہے۔ سورماؤں اور ہدی کی طاقتوں کے ٹکراؤ کو بیان کیا جاتا ہے۔ ہر ملک میں یہ رزمیہ ہوتی ہے۔ ہندوستان میں دو اہم رزمیہ رامائن اور مہا بھارت ہیں۔ رامائن میں رام اور سیتا کی کہانی ہے۔ رام اور راو کی جنگ ہے۔ رامائن انسان کو ایک ایسا فرد بنانے کی کوشش کرتی ہے جو مثالی بیٹا، مثالی بیوی، مثالی بھائی، مثالی حکمراں وغیرہ ہو۔ اسی رزمیہ کو سنسکرت ادب کی پہلی نظم کہا جاتا ہے۔ اسے وایکی نے لکھا تھا۔
- ابتداء میں اُسے در بدر گھومنے والے مبلغین زبانی سنایا کرتے تھے۔ بعد میں اُسے لکھا گیا۔ مہا بھارت پچازاد بھائیوں کے درمیان ہونے والے تصادم کے متعلق کہانی ہے۔ (کورڈ پائڈ ووں) سوال تھا کہ کون سلطنت پر حکومت کرے گا؟ اُس کا بالآخر ایک عظیم جنگ کی شکل میں اختتام ہوا۔ پائڈ ووں نے کرشن کی مدد سے جنگ میں کامیابی حاصل کی۔ یہ مخصوص میں گھرے انسانوں کی شبیہ بنانے اور ان مخصوص کو سلجھانے کی وسیع پیمانے پر کوشش کرتی ہے۔ یہ دنیا کی ایک طویل ترین نظم ہے۔ اس میں سیٹوں چھوٹی چھوٹی کہانیاں ہیں۔ اُسے ویاس نے لکھا اور اُس در بدر گھومنے والے قصہ گو افراد نے زبانی سنایا۔ بعد میں اُسے ضبط تحریر میں لایا گیا۔
- ☆ مورخین کا خیال ہے کہ ان رزمیوں کو بہت پہلے لکھا گیا تھا لیکن انہیں ایک ہزار چھ سو برس (1600) قبل آخری شکل دی گئی۔
- جاٹکا کہانی: گوتم بدھ کے کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے کہ وہ پہلے کئی بار پیدا ہوئے اور انسانوں اور جانوروں کو دھرم کی تلقین کی۔ اُن کے ماننے والوں نے گوتم بدھ کی ان پیدائشوں کے بارے میں کئی کہانیاں لکھیں۔ انہیں جٹا کا کہانیوں کے روپ میں مرتب کیا گیا۔ وہ پیاری کہانیاں ہیں جنہیں آپ پڑھنا پسند کریں گے۔ ان کہانیوں کو جمع کیا گیا اور انہیں 1600 یا 1800 سال کے آس پاس لکھا گیا۔
- کسوگٹھی کی کہانی: یہ گوتم بدھ کی مشہور کہانی ہے۔ کسی زمانے میں ایک کسوگٹھی نامی عورت تھی جس کا بیٹا مر گیا۔ وہ بہت غمگین ہوئی۔ وہ بچے کو اٹھائے شہر کی گلیوں میں پھرتی رہی اور بچے کو دوبارہ زندگی دینے کے لیے مدد مانگتی رہی۔ ایک رحم دل آدمی اُسے گوتم بدھ کے پاس لے گیا۔
- گوتم بدھ نے کہا ”مٹھی بھر سوسوں کے بیج مجھے لا کر دو“ میں تمہارے بچے کی زندگی واپس لا دوں گا۔“
- کسوگٹھی خوشی سے اچھل پڑی اور فوراً بیجوں کی تلاش میں نکل پڑی۔ لیکن گوتم نے اسے آہستہ سے روک دیا اور کہا ”بیج ایسے خاندان کے گھر سے لائے جائیں جہاں کوئی بھی نہیں مرا۔“
- کسوگٹھی گھر گھر گئی وہ جہاں بھی گئی اُسے معلوم ہوا کہ کسی نہ کسی کے باپ، ماں، بہن، بھائی، شوہر، بیوی، بچے، چچا، چچی، دادا، پردادا مر چکے ہیں۔
- تمل میں سنگم ادب: قدیم زمانے سے جنوبی ہند کے ایک بڑے حصے میں تمل زبان بولی جاتی رہی۔ سنگم ادب نظموں کا مجموعہ ہے۔ جسے شاعروں اور شاعرات نے تخلیق کیا۔ انہوں نے سورماؤں کے بارے میں لکھا جنہوں نے اپنے قبائل کی مدافعت میں جنگیں کیں۔ انہوں نے بہادر غازیوں اور خوبصورت لڑکیوں، دلکش منظروں اور اُن کے انسانوں پر مرتب ہونے والے اثرات کے متعلق لکھا ہے۔
- طب اور سرجری پر کتابیں: قدیم زمانے میں کئی افراد نے مطالعہ کیا اور معلوم کرنے کی کوشش کی کہ لوگ بیمار کیوں ہوتے ہیں؟ ان کا کس طرح علاج کیا جاسکتا ہے۔ جنگوں میں زخمی ہونے والوں کی کس طرح مرہم پٹی کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے جڑی بوٹیوں اور دیگر اشیاء کو جمع کیا۔ دوائیاں بنائیں۔ ان کے علاوہ صحت مند زندگی گزارنے کے متعلق لکھا۔ ان میں سے بعض کتابیں ہم تک پہنچی ہیں۔ ان میں ایک مشہور کتاب چراکا سمہنتا ہے۔ دوسری کتاب جو سرجری پر روشنی ڈالتی ہے وہ شروتا سمہنتا ہے۔ ان کتابوں نے ایورویڈک روایتی ہندوستانی طبی نظام کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے لوگوں کو نہ صرف یہ بتایا کہ بیماری کے دوران کون سی دوائیاں لینی ہیں بلکہ ایک متوازن صحت مند زندگی گزارنے کے متعلق بھی نشان دہی کی۔
- علم نجوم اور ریاضیات پر کتابیں: ہمارے آباؤ اجداد اجرام فلکی جیسے سورج، چاند، ستاروں اور سیاروں سے چکا چوند ہو جایا کرتے تھے۔ اُن کا شب و روز مشاہدہ کرتے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ آسمان کے ان سیاروں میں وقت کے لحاظ سے تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ بعض

تبدیلیاں ہر آن ہو رہی ہیں۔ بعض تبدیلیاں کئی دنوں، مہینوں اور سالوں میں وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ انہوں نے ان تبدیلیوں کو احتیاط سے لکھا اور محسوس کیا کہ آسمان پر تین قسم کے سیارے نمایاں ہیں۔

○ سورج جو ہر روز طلوع ہوتا ہے اور غروب ہو جاتا ہے۔ ہمیں حرارت سے معمور کرتا ہے۔ چاند بڑا ہونے لگتا ہے اور ایک مہینے میں اوجھل ہو جاتا ہے۔ سیارے ستاروں کے پس منظر میں آہستہ متحرک ہوتے ہیں۔ ستارے آسمان پر چمکتے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ ان کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ کئی لوگ محسوس کرتے ہیں کہ ستارے، سورج اور چاند کائنات کے متعلق اپنے اندر اسرار رکھتے ہیں۔ انہیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ان کا احتیاط سے مشاہدہ کرنا چاہیے۔ ان کی حرکتوں کا تخمینہ لگانا چاہیے۔ ایسے ہی شخص کا نام آریہ بھٹ تھا۔ جس نے آریہ بھٹیم لکھی اور کہا کہ زمین گردش کرتی ہے۔ اس سے رات اور دن وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ سورج زمین کے اطراف گردش نہیں کرتا۔ اُس زمانے میں لوگوں نے اُسے اتفاق نہیں کیا۔

☆ قدیم زمانے کے آریہ بھٹ اور دوسرے ریاضی دانوں اشاریہ کا نظام اپنایا اور اعداد رقم کرتے رہے۔ جس طرح آج ہم عمل کرتے ہیں۔ ابتداء میں رومیوں نے ایک سو دو کو CII لکھا۔ یا ایک سو ستائیس کو CXXVII، 'I=1'، 'V=5'، 'X=10'، 'C=100' انہوں نے کسی صفر کا استعمال نہیں کیا۔ اس سے اضافہ کرنے میں بہت سے مسائل پیدا ہوئے۔

○ اعشاریہ نظام اور مقامی قدر سے ہم انہیں یہ آسانی 102 یا 127 لکھ سکتے ہیں۔ آج ساری دنیا میں اسی عددی نظام کو قبول کیا گیا ہے۔
○ سنسکرت ادب: قدیم ہندوستان کے اہم ترین فلسفیوں میں سے ایک Panini تھا جس نے سنسکرت زبان کی قواعد پر ایک کتاب اشٹا ادھیایا (Ashtadhyayi) لکھی۔ اس کتاب نے زبان کو باقاعدہ بنانے اور سیکھنے میں مدد کی۔ پتانجلی نے اس کام کو مزید آگے بڑھایا اور اس نے پانینی کی کتاب پر ایک تفصیلی تبصرہ لکھا۔ کشانوں کے دور میں اشٹا گھوشا نے بدھاچریتا نامی کتاب لکھی۔ جو سنسکرت زبان کی اولین منظوم کہانی تھی جس میں گوتم بدھ کے حالات زندگی کو نظم کیا گیا۔

○ گپتوں کے دور میں سنسکرت کی بعض بہترین کتابیں لکھی گئیں۔ امراسمہا جو چندرگپت دوم کے دربار میں تھا اس نے امراکوسا کے نام سے سنسکرت کی لغت تحریر کی۔ اس دور میں ڈرامہ کو ادب کی مشہور صنف اور تفریح کے مقبول ذریعے کے طور پر فروغ پا چکا تھا۔ جھاسا، ایک مشہور ڈرامہ نگار تھا۔ اس نے رامائن اور مہا بھارت کے کہانیوں کی بنیاد پر تیرہ ڈرامے تحریر کئے۔

○ کالیداس نے مہا بھارت کی ایک کہانی کی بنیاد پر ایک ڈرامہ لکھا جو Abhijnana Shakuntalam کے نام سے مشہور ہے یہ کہانی بادشاہ Dushyanta اور Shakuntala کی کہانی ہے۔ Shudraka ایک دلچسپ ڈرامہ Mrichchkatika لکھا جس میں شہری لوگوں کی زندگی کے حالات کو بیان کیا گیا۔ کالیداس نے مختلف عنوانات پر مختلف طرز کی نظمیں لکھیں اور یہ ساری دنیا میں مشہور ہوئیں۔

2. سنگم ادب

○ ادبی تصانیف اور کتب اس دور کی دکنی اور جنوبی ہند کی تاریخ کے مطالعہ میں مددگار ثابت ہوئے۔ اس دور (سنگم عہد) کی شامل ادبی تصانیف میں ٹوکاپیٹر کی ”ٹوکاپیم“ (قواعد کی کتاب) سنگم عہد کی تہذیب اور سماج کے بارے میں مفید معلومات فراہم کرتی ہے۔ اسی طرح مشہور شامل شاعر متر و لاداک کی تصنیف ”تروکودال“ شامل ریاست کی انجیل سے موسوم کی جاتی ہے۔

○ یہ کتاب اس دور کی سماجی زندگی اور اخلاقی اقدار پر روشنی ڈالتی ہے۔ ستواہن عہد کے اہم ادبی تصانیف ”برہیدکتھا“ (گنڈیا) اور اگھا سچتھاستی (ہالہ) اور ایری تھین سیا کی ”پیری پلس“ اس عہد کے سیاسی، معاشی اور مذہبی حالات کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں۔ سنگم عہد کے کامل ادبی تصانیف میں توکپیر کی کتاب توکپیم ہے جو قواعد کے موضوع پر لکھی گئی ہے۔ اس میں سنگم عہد کی تہذیب و

ثقافت اور معاشرے کے بارے میں مفید معلومات ملتی ہیں۔

- اس طرح تامل کے ایک مشہور و معروف شاعر تھیرولا اور کی کتاب تھیروک کورل کو تاملنا ڈو کی ادبی دنیا کی انجیل سمجھا جاتا ہے۔ اس کے برعکس اُس عہد کی اخلاقی قدریں اور سماجی زندگی کے بارے میں پتہ چلتا ہے۔
- سنگم عہد تامل ادب کی تاریخ میں اس کے شاندار کارناموں کے لئے مشہور ہے۔ سنگم کی اصطلاح جین مت اور بدھ مت کے راہبوں کی رہبری کے لئے برتی گئی۔ تامل زبان میں اس کا مترادف ”کڈالی“ ہے۔ اس کے معنی ایک تنظیم کے ہیں۔ لہذا سنگم شعراء یا مدورائی کے عالموں کی ایک کونسل تھی۔ تامل ریاست میں لفظ ”سنگم“ کا پہلی مرتبہ حوالہ ایک مشہور شیو مت کے سنت ”ترونا و کا داسو“ نیا نار (پار) نے اپنی تصنیف ”تری پور ترونا نندم“ میں کیا۔ وہ ابتدائی ساتویں صدی میں تھا۔
- تامل ملک کی تین آزاد ریاستیں چولا، چیرا اور پانڈیا کا حوالہ ملتا ہے۔ میگا تھینز کے سفر نامے ”انڈیکا“ میں بھی ان تین حکومتوں کا ذکر ملتا ہے۔
- سنگم عہد کے تامل اہل قلم کی ادبی تصانیف میں بھی ان حکومتوں کا حوالہ ملتا ہے۔ چولا ریاست آرکاٹ سے تڑچنا پللی، کوری ڈیلٹا اور متصلہ علاقہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس حکومت کا صدر مقام ”ارے پور“ تھا۔ چیرا ریاست شمال میں کوچین اور جنوب میں ”ترو دلوار“ تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس کا صدر مقام ونچی تھا۔ پانڈیا راجاؤں نے پڈوکٹ سے کنیا کماری کے علاقے تک حکمرانی کی۔ اس کا صدر مقام مدورائی تھا۔
- تامل ادب کی تاریخ کا آغاز سنگم عہد کے ساتھ مانا جاتا ہے۔ قواعد پر تصنیف ”ٹوکاسیم“، ”ٹوکا پیار“ نے لکھا۔ ”ترو ولور“ مشہور کلاسیک ’کورال‘ کا مصنف تھا اور اس نے تمل عوام کی زندگی میں اہم رول انجام دیا۔ جین اور بدھ مت کے عالموں نے بھی سنگم عہد کے ارتقاء میں حصہ لیا۔

3. بت تراشی۔ عمارتیں۔ موریائی اور بدھ دور

- 2200 سال قبل موریائوں کا دور بت تراشی کے بعد کا اہم دور تھا، شہنشاہ اشوک نے مختلف علاقوں میں بہت زیادہ اونچے اور نکیلے ستون لگوائے جو ایک ہی پتھر سے تراشے ہوئے تھے۔ ان ستونوں پر اشوک کے پیغامات کندہ کیے جاتے تھے۔ ان کے آخری سرے پر چند جانوروں کی شکلیں بھی ہوتی تھیں انہیں سرستون (Capitals) کہا جاتا تھا۔ ان میں سب سے اہم سارناتھ کے شیروں کا سر ہے اس ستون کو اشوک نے لگوایا یہ چار شیروں کے سرستونوں کو ظاہر کرتے ہیں اور دھرم چکر کو واضح کرتے ہیں۔
- کرناٹک کے کنگنا حالی میں حالیہ دریافتوں سے فرمانروا اشوک کی ایک پتھر کی تصویر برآمد ہوئی ہے اُس پر برہمی حروف کا ایک کتبہ ہے۔
- ایک اسٹوپا کو چوتراہ پر بنایا جاتا ہے۔ اسٹوپا کے درمیان میں گوتم بدھ یا سرکردہ راہبوں کی باقیات دفن رہتی ہیں۔ باقیات جسم کے حصوں جیسے دانت، ہڈی، بال وغیرہ کو کہا جاتا ہے۔ وہ نصف کرہ مکمل طور پر بند رہتا ہے۔ اُس میں بندر کی طرح داخل نہیں ہو سکتا۔ اُس کے اوپر ایک ستون ابھرتا ہے۔ اس کی بلندی پر چھتریاں ہوتی ہیں۔ اسٹوپا ایک پتھر کے احاطے سے گھرا ہوتا ہے اور دروازہ پر آرائش کی جاتی ہے۔ ابتداء میں اشوک کے زمانے میں یہ مٹی، اینٹ اور لکڑی سے بنائے جاتے تھے۔ بعد میں انہیں پتھروں سے بنایا جانے لگا۔
- ☆ اسٹوپا کی کئی معنوی جہتیں ہیں۔ یہ خیال کیا جاتا ہے وہ گوتم بدھ کی آئینہ داری کرتے ہیں۔ سٹوپا کی گنبد کائنات کی عکاسی کرتی ہے۔ مرکزی ستون ایک محور کی طرح ہے جس کے اطراف ہر شے گھوم رہی ہے جو دنیا دھرتی اور آسمانوں کو جوڑتا ہے۔ زائرین اسٹوپا کی پرستش کرتے ہیں۔ پھولوں وغیرہ کو پنچا اور کرتے ہیں۔ اس کے اطراف گھومتے (پراکشنا) اُس کے روبرو دھیان کرتے ہیں۔
- ماہرین آثار قدیمہ ابتداء ہی سے آندھرا پردیش کے مختلف مقامات جیسے امراتی، بھٹی پرولور، ماتیرتھم، شالی ہنڈن وغیرہ میں سٹوپا کی باقیات دریافت کی ہیں۔ بھٹی پرولہ میں ایک سٹوپا میں ایک بلور کا صندوق پایا گیا جس میں گوتم بدھ کی باقیات ہیں۔

- آندھرا پردیش میں ضلع گنٹور میں امراتی کا اسٹوپا بہت مشہور ہے۔ 1900 برس قبل شاتادانوں کے دور میں بنایا گیا۔
- اسٹوپا میں ایک بت تراش کا مجموعہ ہوتا ہے۔ کیا آپ چوٹی پر کچھ اڑنے والی تصویریں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ آسانی دیوتا تصور کیے جاتے ہیں۔ وہ گوتم بدھ کی پرستش کرنے کے لیے آئے۔ آپ نیچے چند مردوں اور عورتوں کو سر جھکائے پرستش کرتے ہوئے دیکھیں گے۔ آپ دروازے پر چار شیروں کو دیکھیں گے۔
- ویہارا خانقاہیں تھیں جہاں بدھ مت کے راہب رہا کرتے تھے۔ جہاں مذہبی تعلیم دی جاتی تھی۔ عام طور پر ایک ویہارا میں آنگن میں چھوٹے کمرے ہوا کرتے تھے۔ وہاں ایک حجرہ ہوتا تھا۔ جس کے کنارے گوتم بدھ کا مجسمہ ہوتا تھا۔ اُس حجرہ کو چیتیا کہا جاتا ہے۔ وہ راہبوں کی عبادت کا ہال تصور کیا جاتا تھا۔
- تکشا شیلاناکا راجنا کنڈہ، غلندہ میں دیگر ویہاروں کو اینٹ یا پتھر سے بنایا گیا۔ وہ علم و ادب کا مرکز بنے۔ ویہارا میں راہبوں نے شاگردوں کو بدھ مت کی کتابیں پڑھائیں۔ راہب ویہارا میں پڑھانے کے علاوہ لوگوں کی بیماریوں کا بھی علاج کرتے تھے۔ ہمیں ویہاروں میں کتبات سے پتہ چلتا ہے کہ عام لوگ (مردوزن) کسانوں، تاجروں، سپاہیوں اور فن کاروں نے ان ویہاروں کی تعمیر اور اخراجات کے لیے دل کھول کر عطیات دیئے۔
- بدھ مت کے علم و ادب کے مقدس مقامات نے دوسرے ممالک کے زائرین کو متاثر کیا۔ چینی سیاح فہیان، ہیون سانگ، اٹنگ نے گوتم بدھ کی زندگی کے وابستہ شہروں اور ویہاروں کا دورہ کیا۔ انہیں زائرین کہا جاتا ہے جو عبادت کے لیے مقدس مقامات کی زیارت کرتے ہیں۔
- ستواہنوں کے دور میں تاجر، فنکار، بادشاہوں نے مہاراشٹر کے مختلف مقامات جیسے کارلے، بھاجا، کنہیرے اور ناشک میں چیتیا اور ویہارا بنانے کے لیے فیاضی سے عطیات دیئے۔ انہیں پہاڑی مقامات پر غاروں کی طرح بنایا گیا۔ پتھروں کے کاریگر، چھلنی اور ہتھوڑے سے چٹانوں کو تراش کر تے اور ایک ساخت بناتے۔ انہیں نجارا اور لکڑی کا کام کرنے والے مکمل کرتے۔
- مدھیہ پردیش میں ساچی کے مقام پر ہمیں ایک قدیم ترین پتھر کا مندر ملا ہے۔ اُس کی ساخت سیدھی سادھی ہے۔ اُس میں صرف ایک کمرہ (اُسے گر بھاگر بھا) کہا جاتا ہے۔ اُس میں گوتم بدھ کا مجسمہ رکھا ہوا ہے۔ ایک کھلا ہوا سائبان ہے جس کی دیواریں نہیں ہیں۔ اُس کے صرف ستون ہیں۔ دروازے اور ستون پر آرائش و زیبائش کی گئی ہے۔ مندر پر ہموار چھت ہے۔ اُس پر کوئی مینار نہیں ہے۔ اُسے 1600 برس قبل بنایا گیا۔ اُس کی تصویر نیچے دیکھئے۔
- ایک اسٹوپا گنبد نما عمارت ہے جو اینٹ یا پتھر سے بنی ہوتی ہے اور یہ گول بنیاد پر تعمیر کی جاتی ہے۔ اس کے اوپری حصے میں ایک چھوٹا ستون اور اس پر چھتری ہوتی ہے جو روحانی سر بلندی کی علامت ہے۔ اشوک نے ایسے 184,000 اسٹوپا کیں سارے ہندوستان اور افغانستان میں تعمیر کروائیں۔ ہیون سانگ نے ساتویں صدی عیسوی میں ہندوستان آنے کے بعد قابل لحاظ اسٹوپاؤں کا نظارہ کیا۔ ہمیں ابھی کئی اسٹوپاؤں کا علم نہیں ہے۔
- اسٹوپاؤں کی ایک بہترین مثال بھوپال کے قریب ”ساچی اسٹوپا“ ہے جس کا قطر 1215 فیٹ، بلندی 77.5 فیٹ اور پتھر کی جالی کی اونچائی 11 فٹ ہے۔
- موریوں کا ایک اور اہم ورثہ غار ہیں انہیں سخت چٹانوں کو کاٹ کر بنایا گیا ہے۔ ان کی اندرونی دیواروں کو اس طرح چکنا کیا گیا ہے کہ وہ آئینوں کی طرح چمکتی ہیں۔ یہ حیرت انگیز یادگاریں راہبوں (وہاراس) کی رہائش گاہیں تھیں اور اسمبلی ہال (چیتیا) کے طور پر بھی کام آتی تھیں۔
- گندھارا اسکول: یہ دور پہلی صدی ق۔ م سے لے کر پانچویں صدی عیسوی کے اختتام تک گندھارا (شمال۔ مغربی صوبہ) میں رہا۔ اور یہ گندھارا اسکول (کہلاتا ہے) اس کی جڑیں بیکڑیا کے یونانی حکمران اور شمال۔ مغربی ہندوستان کے حکمرانوں سے ملتی ہیں اور

- بعض دفعہ اس کو ہند یونانی اسکول بھی کہا گیا۔ لیکن اس فن کے حقیقی سرپرست ساکا اور کشان تھے خاص طور پر کنشک جس نے اس علاقے میں اپنے یونانی پیشرو کی فنی روایتوں کے ورثے کو باقی رکھا۔ یہ یونانی۔ بدھ مت اسکول کہلاتا ہے۔
- گندھارا فن پر یونانی۔ رومی فن کے اثرات صاف طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ گندھارا مکتب میں ایک انسانی جسم کو حقیقی انداز میں پوری صحت کے ساتھ پتھر میں تراشا جاتا تھا اور جسمانی ساخت، موچھیں، گھنگریالے بال وغیرہ۔ اس کے علاوہ جسموں پر زیورات بھی تراشے جاتے تھے۔
- مقہور سنگ تراشی کا مکتب چین مت سے متاثر ہے۔
- امراتی کا عظیم استوپا چونے کے پتھر سے بنایا گیا جو ”گوتم بدھ“ کی زندگی کی تصویروں کو پیش کرتا ہے۔ اطراف کھڑے ہوئے گوتم کے مجسمے ہیں۔ یہ نقوش والی تصویریں ہندوستانی فن کے بہترین نمونے ہیں۔ یہ تصویریں گول فریم میں خوبصورتی سے سما جاتی ہیں خاموشی کے ساتھ اپنے مذہب کی ترجمانی کرتی ہیں۔ تلی اور لمبی ناگوں والی تصویریں اچھی طرح سے اتاری گئی ہیں۔
- آرٹ کے اعتبار سے گپت دور ”سنہری دور“ کہلاتا ہے۔

4. حکمراں اور عمارتیں۔ انجیرنگ مہارتیں۔ منادر۔ مساجد، تالاب اور منادر

- قطب مینار کی پہلی منزل کی بالکونی کو قطب الدین ایبک نے لگ بھگ 1199ء میں تعمیر کروایا۔
- بالکونی کے زیریں حصے میں بنائی گئی چھوٹی کمائوں اور نقش و نگار نیچے کے کندہ کی گئی تحریر کی دو بیٹیوں پر عربی زبان میں تحریر ہیں۔
- قطب مینار کی بیرونی سطح دائروی اور زاویہ دار (پیچ دار) ہے۔ ایسی سطحوں پر تحریروں کو کندہ کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کو ماہر ترین افراد ہی کندہ کر سکتے ہیں۔
- 800 سال قبل تعمیر کردہ عمارت میں صرف چند عمارتیں ہی پتھروں اور اینٹوں سے تعمیر کی گئی تھیں۔
- آٹھویں صدی عیسوی اور اٹھارویں صدی عیسوی کے درمیان حکمرانوں اور ان کے عہدیداروں نے دو قسم کی تعمیرات کرواتے تھے۔
- پہلی قسم کی عمارتوں میں قلعے، محلات، مقبرے وغیرہ ہوتے تھے۔ جو تحفظ اور آرام کی خاطر بنائے جاتے تھے۔ ان پر شکوہ عمارتوں میں آرام و آسائش کی تمام سہولیات فراہم کی جاتی تھیں۔
- دوسری قسم کی تعمیرات میں منادر، مساجد، تالاب، کنوئیں، سرائے، بازار وغیرہ۔ ان کو عوامی ضروریات کی تکمیل کے لئے تعمیر کروایا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ ان تعمیرات کی وجہ سے حکمرانوں کی مقبولیت عوام میں بڑھ جاتی تھی۔
- حکمرانوں کے علاوہ دیگر متمول تاجر، جاگیردار وغیرہ بھی اس طرح کی تعمیرات کرواتے تھے۔ اٹھارویں صدی عیسوی میں تعمیر کردہ عظیم فن سنگ تراشی کے حامل یہ تعمیرات ہی آج تک صحیح و سلامت باقی ہیں۔
- ساتویں صدی عیسوی اور دسویں صدی عیسوی کے درمیانی عرصے میں معماروں نے محلات میں کئی کمرے، دروازے اور کھڑکیاں بنانا شروع کیا۔ اس وقت بھی دو عمودی ستونوں پر آڑے ستون یا شہتیر رکھ کر چھت، دروازے یا کھڑکیاں بنائی جاتی تھیں۔ اس طرح کی تعمیر کو ”ٹرائیٹ“ یا ”کاربیڈ“ طریقہ کہا جاتا تھا۔ آٹھویں صدی اور تیرہویں صدی عیسوی کے درمیانی عرصے میں ٹرائیٹ طریقے سے کئی منادر، مساجد اور محل تعمیر کئے گئے۔
- کندرا یا مہاد یومندر جو شیو کے نام سے معنون ہے کی تعمیر چندیل راجہ دھنگ دیو نے کروائی۔ خوبصورت سجاوٹ سے آراستہ باب الداخلہ کے بعد وسیع مہا منڈپ ہے جہاں رقص بھی منعقد کئے جاتے تھے۔
- مندر کے مرکزی حصے کو گر بھاگرہا کہا جاتا تھا جہاں ان کے اہم دیوتا کی مورتی رکھی جاتی تھی۔

- گر گھبرا کر ہا مندر کا وہ مقام تھا جہاں حکمران، انکے افراد خاندان اور رشتے دار ہی داخل ہو کر پوجا کر سکتے تھے۔ کھجورا ہو کے مندروں کے کا مپلکس میں کئی شاہی منادر ہیں جو صرف راجاؤں اور انکے خاندان کے لئے مخصوص ہیں یہاں عام لوگوں کا داخلہ ممنوع تھا۔ ان مندروں کو خوبصورت اور وسیع سنگتراشی کے نمونوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔
- تنجاؤر میں واقع راجراجیشور مندر اس دور کے تمام مندروں میں سب سے اونچا بالائی حصہ (شکھر م) رکھتی ہے۔ اس دور میں اس طرح کی تعمیرات کرنا اتنا آسان نہ تھا۔ کیونکہ ان دنوں اتنے وزن اٹھانے کے لئے مشینیں نہیں تھیں۔
- اس وقت کی تعمیرات میں تعمیراتی چونے کا زیادہ استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ بہت اعلیٰ معیار کی سمٹ کی طرح ہوتا تھا۔ اس میں کنکر اور پتھر کے ٹکڑوں کو ملا کر کنکر بیٹ بنایا جاتا تھا۔ اسکے ذریعے بڑی سے بڑی عمارت بھی آسانی سے تعمیر کی جاسکتی تھیں۔
- چونے اور پتھر کے آمیزے کو کمان بنانے، گنبد بنانے کے لئے 1190ء سے عام طور سے استعمال کیا جانے لگا۔
- منادر اور مساجد بہت خوبصورت انداز میں تعمیر کئے جاتے ہیں کیونکہ وہ مقدس عبادت گاہیں ہیں۔ اور ان سے ان کے تعمیر کروانے والوں کی طاقت، دولت اور عقیدت کا اظہار ہوتا تھا۔ اسکی ایک بہترین مثال راجراجیشور مندر ہے۔
- راجا اور اسکے خاندان کے دوسرے افراد مندروں کے لئے نذرانے، ہیرے، جواہرات، زیورات وغیرہ وقف کرتے تھے تاکہ ان دیوتاؤں کی پرستش بڑے پیمانے پر کی جاسکے۔
- بارہویں صدی عیسوی تک یہ منادر بڑے بڑے اداروں میں تبدیل ہو گئے۔ جہاں سینکڑوں پیشہ ور فنکار، دستکار، فنون لطیفہ کے ماہرین، پجاری، منتظم اور خدام وغیرہ کو روزگار فراہم ہوتا تھا۔ منادر، گاؤں کی سطح پر بعض اوقات ٹیکس بھی وصول کرتے تھے اور تاجروں کو قرض دیتے تھے۔ ان مندروں کی سرپرستی میں جاترائیں، بازار، تقریبات منعقد کئے جاتے تھے۔
- مسلم بادشاہ اور سلاطین اپنے آپ کو خدا کے اوتار تو نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن ایرانی تاریخ میں سلطان کو ”ظل الہی“ قرار دیا گیا تھا۔
- لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ جب کوئی عادل بادشاہ حکومت کرتا ہے تو ملک میں ہر چیز کی فراوانی ہوتی ہے۔ بارش وقت پر ہوتی ہے۔ جس سے تالاب اور آبی ذخائر سے پانی کی سربراہی آسان ہوتی ہے۔ سلطان اتمش نے دہلی کے قریب ایک عظیم ذخیرہ آب تعمیر کروایا۔ اسکو ”حوض سلطانی“ بھی کہا جاتا ہے۔ حکمرانوں نے عوام کی سہولت کی خاطر کئی تالاب اور آبی ذخائر تعمیر کروائے۔
- راجاؤں نے اپنی طاقت، دولت اور عقیدت کے اظہار کے لئے منادر تعمیر کروائے۔ اس لئے جب ایک بادشاہ دوسرے کی سلطنت پر حملہ کرتا تو ان مقدس تعمیرات کو بھی نشانہ بناتا تھا کیونکہ یہ عمارتیں اسکے دشمن کی طاقت اور وقار کی علامت ہوتی تھیں۔
- نویں صدی عیسوی کی ابتداء میں پانڈیا راجہ شری مارا شری ولہانے سری لنکا پر حملہ کیا اور وہاں کے راجہ سینا (851-831) کو ہرایا۔ اس کے بارے میں دھاکتی نامی بدھ راہب اور مورخ لکھتا ہے کہ ”..... اس نے تمام قیمتی اشیاء پر قبضہ کر لیا۔ سنہری محل میں موجود بدھ کی سونے کی مورتی اور دیگر بدھ مندروں میں موجود سونے کی مورتیوں کو اٹھا لے گیا۔“
- سری لنکا کے سنہالی راجہ کی اس شکست کے بدلے کے طور پر دوسرے سنہالی راجہ سینا دوم نے پانڈیا سلطنت کے دار الحکومت مدورائی پر فوج کشی کی۔ بدھ مورخ اس فوج کشی کو بدھ کی سونے کی مورتی لانے کی ایک جدوجہد کا نام دیا۔
- اسی طرح گیارہویں صدی کی ابتداء میں چولا راجہ راجندر اول نے اپنے دار الحکومت میں ایک شیو مندر تعمیر کروائی اور اس میں اس نے شکست خوردہ حکمرانوں کے علاقوں سے چھینے گئی قیمتی اشیاء اور مورتیاں رکھیں۔
- ان میں چالوکیاؤں سے چھینا گیا ایک Sun-pedstal، مشرقی چالوکیاؤں سے حاصل کئے گئے گیش اور درگا کی مورتیاں اور نندی کی ایک مورتی، اڑیسہ کے کلنگا کے راجہ سے حاصل کردہ بھیرو کی مورتی (شیو کا ایک روپ) اور آخر میں بنگال کے پالاکھمرانوں سے حاصل کیا گیا کالی کا مجسمہ شامل ہیں۔

- محمود غزنی چولا راجہ راجندر اول کا ہم عصر تھا۔ ہندوستان پر اپنے حملوں کے دوران اس نے بھی شکست خوردہ حکمرانوں کے علاقوں میں مندروں کو ڈھایا اور انکی دولت اور قیمتی مورتیوں کو اپنے قبضے میں لے لیا۔
- اس وقت سلطان محمود غزنی کوئی مشہور بادشاہ نہیں تھا۔ مگر سونا تھ جیسی مشہور مندر کو تاراج کرنے کے بعد اسے تاریخ میں شہرت حاصل ہوئی۔ عہد وسطیٰ کے تقریباً تمام بادشاہوں نے اپنی شان و شوکت اور فوجی قوت کے مظاہرے کے لئے ہارے ہوئے حکمرانوں کے علاقوں میں مقدس مقامات پر حملے کئے اور لوٹ مار چھائی۔
- شہر وجے نگر کو پورے جنوبی ہند کے صدر مقام کے طور پر وجے نگر کے حکمرانوں راجا برادران نے ترقی دی۔ وہ چاہتے تھے کہ یہ شاہانہ طرز تعمیر کی جھلک شہر کی تمام اہم عمارتوں میں دکھائی دے۔
- وروپاکشا مندر کو کئی صدیوں پہلے تعمیر کیا گیا تاہم وہاں موجود کتبوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پہلی مورتی نویں صدی عیسوی میں نصب کی گئی۔
- وجے نگر سلطنت کے قیام کے بعد اس میں توسیع کی گئی۔ مندر کے مرکزی حصے کے روبرو موجود ہال کو کرشنا دیورائے نے اپنی تخت نشینی کی یاد میں بنوایا۔ اس ہال میں خوبصورتی سے تراشے گئے ستون ہیں۔
- کرشنا دیورائے نے مشرقی حصے میں موجود گوپورم کی تعمیر بھی کروائی۔ ان زائد تعمیرات کی وجہ سے مندر کی مرکزی عمارت کا رقبہ چھوٹا دکھائی دیتا ہے۔
- مندر میں واقع وسیع و عریض ہالوں کو مختلف مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ بعض ہالوں میں دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں رکھ کر رقص و موسیقی اور ڈرامے کے پروگرام منعقد کئے جاتے تھے۔ دیگر ہالوں کو دیوتاؤں کے بیاہر چانے کے لئے مختص رکھا جاتا تھا۔
- وجے نگر کے حکمرانوں نے ان مندروں کو نائل طرز تعمیر پر بنوایا مگر انہوں نے ان کے علاوہ کئی غیر مذہبی عمارت بھی تعمیر کروائی جن میں سلطنت دہلی کا طرز جھلکتا ہے۔ مشہور لوٹس محل (انگریز سیاح اسی نام سے پکارتے تھے) شاہی حرم کا حمام اور نیل خانے وغیرہ اس طرز تعمیر کی مثالیں ہیں۔
- جنوبی ہند کے مندروں کے طرز تعمیر کے ساتھ کمانوں اور گنبدوں کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ اس کی زندہ مثال لوٹس محل ہے۔ جو شاید راجا کے اہم اجلاس منعقد کرنے کا مقام تھا۔
- وجے نگر کی ایک اور اہم یادگار مہانومی (Mahanavmi dibba) ہے۔ جو ایک بلند و بالا نشین (Platform) ہے جسکی بلندی 55 فیٹ ہے اور رقبہ 11000 فیٹ ہے۔
- گذشتہ دو سو سال کے عرصے میں اسکی اونچائی کو تین مرتبہ بڑھایا گیا۔ اس نشین کی دیواروں پر مختلف قسم کے نقش و نگار کندہ ہیں۔ اس کے اوپر کوئی مکمل عمارت نہیں ہے۔
- بلکہ حسب موقع اس پر شامیانہ یا پنڈال نصب کیا جاتا تھا۔ یہاں پر وجے نگر کے حکمران اپنی نورتری کی پوجا کرتے تھے۔ اور دوسرا کے موقع پر دربار منعقد کرتے تھے جس میں تمام باجگذا رسردار، نایا کاس، اور عہدیدار بادشاہ کو نذرانے پیش کرتے تھے۔ اس دربار میں دوسری سلطنتوں کے سفیر اور بیرونی سیاح بھی شرکت کرتے تھے۔
- مغلیہ دور میں فن تعمیر نے بہت ترقی کی۔ مغل شہنشاہ خود ادب، موسیقی اور تعمیرات کے شوقین تھے۔ بابر نے اپنی آپ بیتی میں تحریر کیا ہے کہ اسے روایتی باغات کی تعمیر سے بہت دلچسپی ہے۔ یہ باغ مستطیلی شکل کے ہوتے تھے جن کے اطراف چار دیواری تعمیر کی جاتی تھی۔ اس باغ کو درمیان سے چار مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے پانی کی نہریں تعمیر کی جاتی تھیں۔
- چونکہ یہ باغ چار مساوی حصوں میں بٹے ہوئے ہوتے تھے اس لئے ان کو چہار باغ کہا جاتا تھا۔ ایسے کئی چہار باغات کو اکبر، جہانگیر اور شاہ جہاں کے دور میں کشمیر، آگرہ اور دہلی میں تعمیر کروایا گیا۔

- شاہ جہاں کے دور حکومت میں فن تعمیر کے مختلف عناصر کے امتزاج کو اپناتے ہوئے ایک نئی طرز تعمیر کو شروع کیا گیا۔ اس دور میں کئی عمارات تعمیر کی گئیں۔ خصوصاً دہلی اور آگرہ میں۔ دیوان عام اور دیوان خاص نامی شاہی درباروں کو منصوبہ بند طریقے سے تعمیر کیا گیا۔ ان درباروں کو چہل ستون بھی کہا جاتا ہے جو ایک وسیع احاطے میں تعمیر کئے گئے ہیں۔
- شاہ جہاں کے شاہی دربار مساجد سے مشابہ نظر آتے ہیں۔ وہ شہ نشین جہاں بادشاہ کا تخت رکھا جاتا تھا ”قبلہ“ سمجھا جاتا تھا۔ جس طرح عبادت کے موقع پر مسلمان اپنا رخ قبلے کی طرف کرتے ہیں ایسے ہی دربار کے انعقاد کے وقت تخت کی طرف درباریوں کا رخ ہونا لازمی تھا۔ ان تعمیری خصوصیات سے شاید یہ ظاہر کرنا بھی مقصود ہوگا کہ بادشاہ زمین پر خدا کا نائب ہوتا ہے۔
- شاہ جہاں کا تعمیر کردہ دہلی کا لال قلعہ بھی ایک اہم ترین عمارت ہے۔ جو عدل شاہی اور حکومت اور اقتدار کے مرکز کی علامت نظر آتا ہے۔ تخت شاہی کے عقب میں بالکنی میں مذہبی تصاویر، یونانی دیوتا آرفیس کی گٹار بجاتے ہوئے تصویر کندہ کی گئی ہے۔
- آرفیس کے بارے میں لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ آرفیس کی موسیقی سے جنگلی جانور بھی آپسی دشمنی کو بھول کر امن وامان کے ساتھ مل جل کر رہتے تھے۔ شاہ جہاں کی جانب سے تعمیر کردہ دربار سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ عدل شاہی کے مطابق امیر و غریب سب یکساں ہیں اور سب کو مل جل کر امن وامان کے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔
- شاہ جہاں کے دور کے ابتدائی حصے میں ملک کا صدر مقام آگرہ تھا۔ جہاں امراء حکومت نے دریائے جمنا کے کنارے اپنے عالی شان مکانات تعمیر کروائے۔ ان کو چہار باغ کی طرز پر بنایا گیا تھا یعنی عمارت کے اطراف باغ لگائے جاتے تھے۔
- لیکن چہار باغات اور آگرہ کی ان عمارتوں میں فرق یہ تھا کہ عمارت باغ کے بیچوں بیچ تعمیر کرنے کے بجائے عمارت کے احاطے میں دریا کے قریبی رخ کی جانب تعمیر کی جاتی تھی۔ انہیں مورنین River-front garden کا نام دیا ہے۔
- شاہ جہاں نے اپنے دور کی شہرہ آفاق تعمیر تاج محل کی تعمیر بھی اسی River front garden کے طرز پر کروائی۔ یہ عمارت دریائے جمنا کے کنارے ایک بلند چوڑے پرسفید سنگ مرمر سے بنائی گئی ہے۔ اسکے جنوبی حصے میں باغ موجود ہے۔
- شاہ جہاں نے اپنا نیا صدر مقام دہلی کے قریب شاہجہان آباد کے نام سے بسایا۔ یہاں بھی شاہی محل کو دریا کے رخ پر بنایا گیا۔ شاہی محل میں مخصوص افراد کی قیام گاہیں دریا کے رخ پر ہوتی تھیں مثلاً شاہ جہاں کے بڑے بیٹے داراشکوہ کی قیام گاہ۔ دیگر افراد کو دریائے جمنا سے دور شہر میں اپنے مکانات تعمیر کروانا پڑتا تھا۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) ہندوستان میں کونسی صدی عیسوی کے بعد نئی سلطنتیں وجود میں آئیں۔
- (1) پانچویں صدی (2) ساتویں صدی (3) بارویں صدی (4) چھٹی صدی
- (2) ابتداء میں راشٹر کوٹ خاندان کس کے باجگزار تھے؟
- (1) کاکتیاہ (2) چالوکیہ (3) چوہان (4) سلطان
- (3) دتی درگا بادشاہ کا تعلق کس خاندان سے تھا؟
- (1) چوہان (2) کاکتیاہ (3) راشٹر کوٹ (4) چالوکیہ
- (4) Hiranya - Garbha نامی رسم کس بادشاہ نے ادا کی؟
- (1) دتی درگا (2) کرشنا (3) پرتھوی راج چوہان (4) ہرش چندرا
- (5) گوالیار پرشاسی کونسی زبان میں تحریر کی گئی تھی؟
- (1) پراکرت (2) برہمس (3) فارسی (4) سنسکرت

- (6) گوالیار کونسی ریاست میں واقع ہے۔
- (1) مدھیہ پردیش (2) اتر پردیش (3) اروناچل پردیش (4) پنجاب
- (7) بارہویں صدی عیسوی میں کلہانہ نامی مصنف نے سنسکرت میں کیا تحریر کی تھی؟
- (1) نظم (2) غزل (3) کہانی (4) داستان
- (8) کلیانہ کی نظم میں کس علاقے کے حکمرانوں کا تذکرہ کیا گیا تھا؟
- (1) مغربی بنگال (2) کشمیر (3) مدھیہ پردیش (4) دہلی
- (9) گرجا راپرتی ہارا، راشٹر کوٹ اور پالا سلطنتوں نے کس علاقے کو قبضے میں لینے کیلئے جنگیں کیں
- (1) گوالیار (2) قنوج (3) درنگل (4) سندھ
- (10) راجہ راجہ اول کونسے حکمرانوں کا طاقتور بادشاہ تھا۔
- (1) کاکتیاہ (2) چوہان (3) چولا (4) راشٹر کوٹا
- (11) کس کے زوال کے بعد کاکتیاؤں نے اپنی خود مختاری کا اعلان کیا۔
- (1) مشرقی چالوکیہ (2) مغربی چالوکیہ (3) شمالی چالوکیہ (4) جنوبی چالوکیہ
- (12) رتادی (Rattadi) کے معنی ہیں۔
- (1) ضلع کے صدر (2) ریاست کے صدر (3) ملک کے صدر (4) گاؤں کے صدر
- (13) کیرتی تورا کو تعمیر کیا۔
- (1) کاکتیاہ حکمراں (2) چالوکیہ حکمراں (3) دہلی سلطنت (4) راشٹر کوٹ
- (14) اور اوروگلو (Orgvallu) کو موجودہ دور میں کہا جاتا ہے۔
- (1) حیدرآباد (2) کاکیناڈا (3) گنور (4) درنگل
- (15) درباریوں نے اس حکمراں خاتون کا قتل کیا۔
- (1) درمادپوی (2) چاند بی بی (3) رضیہ سلطانہ (4) جھانسی کی رانی
- (16) کاکتیاہ سلطنت کی زبان تھی۔
- (1) ہندی (2) تملگو (3) ٹائل (4) کنٹر
- (17) ہزار ستون کا مندر (Thousand Pillar Temple) واقع ہے۔
- (1) ایلورو (2) رگھونتا پٹی (3) ہنمکنڈہ (4) پراکالا
- (18) کاکتیاہ دور میں شہروں کو تقسیم کیا گیا تھا۔
- (1) Iqtas (2) Valnades (3) Panches (4) Vades
- (19) مارکو پولو سیاح کا تعلق تھا۔
- (1) برطانیہ (2) فرانس (3) اٹلی (4) ایران
- (20) درمادپوی نے کتنے سال تک حکومت کی۔
- (1) 20 سال (2) 15 سال (3) 27 سال (4) 22 سال

- (21) وجے نگر کے معنی ہیں۔
 (1) شکست کا شہر (2) فتوحات کا شہر (3) علم کا شہر (4) تجارت کا شہر
- (22) وجے نگر کونسی دریا کے کنارے واقع ہے۔
 (1) گوداوری (2) کرشنا (3) تنگھدرا (4) پنا
- (23) بہمن سلطنت کا صدر مقام تھا۔
 (1) گولکنڈہ (2) بیجاپور (3) بیدر (4) گلبرگہ
- (24) بہمنی سلطنت کتنے سلطنتوں میں منقسم ہوئی۔
 (1) 5 (2) 4 (3) 8 (4) 3
- (25) وجے نگر دور میں عرب سے درآمد کیئے گئے۔
 (1) ہاتھی (2) گھوڑے (3) ہتھیار (4) تمام
- (26) کرشنا دیورائے نے کس زبان کی سرپرستی کی۔
 (1) تلگو (2) ٹائل (3) مراٹھی (4) کنڑ
- (27) وجے نگر سلطنت کی بنیاد ڈالی گئی۔
 (1) 1339 A.D (2) 1347 A.D (3) 1336 AD (4) 1346 A.D
- (28) کونسے ایرانی تاجرنے وجے نگر سلطنت کا دورہ کیا تھا۔
 (1) مارکو پولو (2) المیرونی (3) ابن بطوطہ (4) عبدالرزاق
- (29) کرشنا دیورائے نے کتنے سال تک حکومت کی۔
 (1) 40 سال (2) 25 سال (3) 20 سال (4) 30 سال
- (30) آمو کتا مالیہ کو کس نے تحریر کیا۔
 (1) الیاسانی پدنا (2) کرشنا دیورائے (3) تمنا (4) ان تمام نے
- (31) مغل حکمران کہاں سے آئے۔
 (1) پاکستان (2) کابل (3) وسط ایشیاء (4) ایران
- (32) بابر نے کونسے سال کابل فتح کیا تھا۔
 (1) 1505ء (2) 1504ء (3) 1514ء (4) 1520ء
- (33) مغلیہ سلطنت کا بانی کون تھا۔
 (1) اکبر (2) ہمایوں (3) شاہجہاں (4) بابر
- (34) 1526 میں بابر نے کونسے مقام پر ابراہیم لودھی کو شکست دی؟
 (1) پانی پت (2) سندھ (3) دہلی (4) پنجاب
- (35) کونسا مغل شہنشاہ تیرہ سال کی عمر میں ہندوستان کا شہنشاہ بنا۔
 (1) ہمایوں (2) اورنگ زیب (3) جہانگیر (4) اکبر

(36) ہندوستان کے جنگی میدانوں میں کس نے بندوقوں اور توپوں کو متعارف کیا۔

(1) بابر (2) ہمایوں (3) ابراہیم لودھی (4) شیرشاہ سوری

(37) اکبر نامہ کس نے تحریر کیا۔

(1) اکبر (2) ابوالفضل (3) جہانگیر (4) بیربل

(38) درمیانی لوگ (Intemendiations) کون تھے؟

(1) منصب دار (2) زمیندار (3) جاگیردار (4) نانک

(39) ابوالفضل نے کس کی تشکیل میں اکبر کی مدد کی۔

(1) ضبط (2) صلح کل (3) جاگیردار (4) زمیندارانہ نظام

(40) ”حوض سلطانی“ کی تعمیر کس نے کی۔

(1) شاہجہاں (2) تغلق (3) اکبر (4) سلطان اتمش

جوابات

1-2	2-2	3-3	4-1	5-4	6-1	7-1	8-2	9-2	10-3
11-2	12-4	13-1	14-4	15-3	16-2	17-3	18-4	19-3	20-3
21-2	22-3	23-4	24-1	25-2	26-1	27-3	28-4	29-3	30-2
31-3	32-2	33-4	34-1	35-4	36-1	37-2	38-2	39-2	40-4

5. عہد جدید میں مظاہرہ کئے جانے والے فنون اور فنکار۔ فلم اور پرنٹ میڈیا۔ قومی تحریک میں کردار

- ریاست تلنگانہ کا مشہور لوک فن یکشا گانم یا جاکولا بھاگوتم یا دھمی بھاگوتم ہے۔ اس میں فنکار دھن پر رقص کرتے ہیں اور اسے ”چنڈو بھاگوتم“ بھی کہتے ہیں۔ پنڈت آردھیا چرتر اور بساوا پرانم کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رقص تیرویں صدی عیسوی میں مقبول ہوا۔
- فنکار اس فن کو عوامی مقامات کے اسٹیج پر پیش کرتے ہیں۔ ابتداء میں ایک ہی شخص مختلف کردار گاتے ہوئے رقص سے پیش کرتا تھا لیکن فی الحال مختلف فنکار مختلف کردار کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس میں نہ صرف ایکشن بلکہ قصہ گوئی کو بھی کافی اہمیت حاصل ہے۔ یہ مکالمے، گیت اور نظموں کا امتزاج ہوتا ہے۔ اسٹیج پر فنکار طبلہ، ہارمونیم اور موسیقی کی دھن کے ساتھ مظاہرہ پیش کرتے ہیں۔
- قصہ گوئی کی چند مشہور کہانیاں سگر یوا وجامیم، بالانا گاما کتھا، رمپھارا مپالا، چترن گاڈا لسم اور کرشنا راجنا یوم ہیں۔ روایتی طور پر ان کہانیوں کے کردار چند ولو ذات کے لوگ ادا کرتے ہیں۔ موجود دور میں بلا لحاظ ذات لوگ پیشرفت کرتے ہوئے اس فن کا اکتساب کرتے ہوئے مظاہرہ پیش کر رہے ہیں۔
- ڈپونا تیم: موسیقی آلہ ”ڈپو Dappu“ بھری کی کھال سے بنایا جاتا ہے اور جب اس سے دو چھڑیوں سے بجایا جاتا ہے تب لوگ اس پر رقص کرتے ہیں۔ 15 تا 20 رقص تقاریب اور مظاہروں سے پہلے یا دوران مخصوص قسم کا لباس زیب تن کرتے ہوئے ڈپو (ڈرس) سے پیش کرتے ہیں۔
- جانجمہ (Cymbal) سے مراد یسا موسیقی کا آلہ جو دھاتی تختہ (Round Metal Plate) کی شکل میں ہوتا ہے اور اس سے بجانے کیلئے دو جانجواؤں کو ایک دوسرے سے ٹکرانا پرتا ہے۔
- گھنگر و گونجوں کے گرد پہنتے ہیں اور اس سے زیادہ تر روایتی ناچ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

- بغیر آواز اور شور کے کی جانے والی جسمانی حرکت کو Mim کہتے ہیں۔
- Tarangam ایک قسم کا کچی پوڈی رقص کا ایک گُر ہے۔
- مظاہرہ کرنے والے فن کاروں سے ہماری مراد اُن سے ہے جو رقص کرتے ہیں، گاتے ہیں، نائک وغیرہ کرتے ہیں۔ وہ دوسرے فن کاروں جیسے مصور، سنگ تراش اور ادیبوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ اول الذکر کام کو محفوظ نہیں رکھا جاسکتا۔ ہر دفع انہیں از سر نو مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔
- بہت سے لوگ فنون کا مظاہرہ عوام الناس ہی میں کرتے ہیں۔ دہقانی اور قبائلی خواتین کام کرتے ہوئے یا فاضل اوقات میں یا تہواروں کے موقع پر گاتی بھی ہیں اور رقص بھی کرتی ہیں۔ چٹوٹھوڈ و تلنگانہ کا ایک فن ہے جسے کسان کام کرتے ہوئے گاتے ہیں۔
- دھما: آرا کوادی میں رہنے والے قبائلی گروہ دھماناچ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ شادیوں اور تہواروں میں دھماناچنے والے گاؤں گاؤں سفر کرتے ہیں۔
- رقص کرنے والوں کے ساتھ موری، کریدی، ٹوڈاموڈ پورا کو ملو جیسے موسیقی کے ساز بجانے والے بھی ہوتے ہیں۔ ناچ کے آٹھ مختلف درجے ہیں۔ بوڈا دھا، گن دیوی دھا، گوڈی بیٹا دھا، پونارا، ٹولا دھا، بھاگ دھا، نئی کاری دھا، کوٹڈا دھا، بایا دھا، نئی کاری دھا ناچ گروپ کی شکل میں پیش نہیں کیا جاتا۔
- گوسادی: عادل آباد کے راج گونڈ دیوالی دھوم دھام سے مناتے ہیں۔ ہرن سینگوں سے مور کے پروں سے خود کو آراستہ و پیراستہ کرتے ہیں۔ اُن کے ہمراہ موسیقی کے آلات جیسے دپوٹوڈ و مپوری اور کالی کوم ہوتے ہیں۔
- لمباڑی: آندھرا پردیش میں ایک نیم خانہ بدوش قبیلہ لمباڑی بھی ہے۔ وہ روزمرہ کے کام کاج جیسے فصل کاٹنا، شجر کاری اور ختم ریزی کے مرحلوں پر ناپتے ہیں۔ اُن کے لباس پر کالج کے مٹکے، چمکیلی ٹکیا چسپاں ہوتی ہے۔
- سادرنناچ: یہ ناچ کی تہا شکل ہے۔ دیوداسیاں صدیوں سے مندروں اور جنوبی ہند کے شاہی درباروں میں ناچتی رہیں۔ اُس میں ٹمل ناڈ بھی شامل تھا۔
- کوراوچی: یہ عورتوں کا ایک ناچ ہے۔ جب ایک لڑکی کی محبت کامیاب ہو جاتی ہے۔ اُسے محبوب مل جاتا ہے تو اُس وقت و نور شوخ میں رقص کیا جاتا ہے۔ اور اُس رقص کے ذریعہ جمالیاتی تصورات کی ترجمانی کی جاتی ہے۔
- کچی پوڈی: آندھرا پردیش میں ایک برہمن گاؤں کا نام کچی پوڈی ہے۔ مختلف افراد مل کر یہ رقص کرتے ہیں۔ یہ رقص نائک کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس رقص کو مرد نائک کے روپ میں پیش کرتے ہیں۔
- براکتھا: براکتھا تلگو میں قصہ گوئی کا فن ہے۔ آندھرا کے علاقے میں براکتھا کو جنگم کتھا، تلنگانہ میں اسے تنبورا کتھا، راکسیما میں اسے تندانہ کتھا کہا جاتا ہے۔ براکتھا کا آغاز بارہویں اور تیرہویں صدی کی ویریشیومت کی تحریک سے وابستہ رہا۔
- براکی اصطلاح تنبورہ سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک تاروں والا ساز جو قصہ گو کے داسنے بازو سے لگا رہتا ہے۔ عموماً اس فن کے مظاہرہ میں پیچو گنٹالا یا جگا لوں ذاتوں یا قبائل سے تعلق رکھنے والے ایک ہی خاندان کے دو یا تین افراد کا گروپ ہوتا ہے۔
- براکتھا میں مرکزی قصہ گو تنبورہ کو بجاتے ہوئے گھنگھر و پہن کرنا چہتے ہوئے داستان بیان کرتا جاتا ہے۔ وہ سُرتال کے لحاظ سے اسٹیج پر آگے پیچھے متحرک ہوتے ہوئے ناچ کر قصہ گوئی کرتا چلا جاتا ہے۔
- براکتھا کے مشہور و معروف ٹیپ کے مصرعوں میں وزرا بھارتی ویراکمارا و جیم منادا و را تندانا تانا ہیں۔ براکتھا کا آغاز شام میں ہوتا ہے۔ ابتدا میں مختلف دیوی، دیتاؤں کی تعریف میں گانے گائے جاتے ہیں۔ پھر قصہ گو داستان کا تعارف کراتا ہے۔ وہ مقام وقت اور داستان کا سیاق و سباق بھی پیش کرتا ہے۔ اس کے مددگار ساتھی ٹیپ کے مصرعوں کو دھراتے جاتے ہیں۔
- داستان کی تمہید کے بعد تینوں فن کار مختلف قسم کے کردار اپناتے ہیں۔ واقعات کے بیان میں چھوٹے ہوئے حصے بھی پورے کرتے جاتے ہیں۔ براکتھا میں داستان کا بیانیہ موثر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ناچ اُنظہار گانے اور مناظر کی ترجمانی کہانی میں دلچسپی اور کشش پیدا ہو جاتی ہے۔
- براکتھا عموماً دو سے تین گھنٹوں تک بولی جاتی ہے۔ لمبی کہانی کو فنطوں کی شکل میں شام کے اوقات میں پیش کیا جاتا ہے۔

- عام طور پر براکتھادسہرہ یا سکرانتی کے تہواروں کے موقع پر پیش کی جاتی ہے۔ رامائن، مہا بھارت اور بعض راجاؤں جیسے کبوجارا جو کی کہانی، ہبلی کا قصہ پالاناٹی کی حکایت، کٹھارا جو کی داستان وغیرہ سنائی جاتی ہے۔
- تحریک آزادی کے زمانے میں براکتھادسہرہ پر دلش میں سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا۔ براکتھانے عوام کو بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔
- کمیونسٹ پارٹی سے تعلق رکھنے والے ترقی پسند فن کاروں نے 1943ء میں پر جانا ٹیامنڈلی قائم کی۔ لوک کتھا کے فن کاروں کو مدعو کیا اور انہوں نے تلنگانہ کے دیہاتوں میں قومیت اور کمیونزم کا پیام براکتھادسہرہ کے ذریعہ عام کیا۔ کمیونسٹ پارٹی کی رکن خواتین جیسے متوری اودیم، کوٹیشور مانے براکتھادسہرہ کو پیش کیا۔
- تلنگانہ تحریک کے زمانہ میں نظر نے براکتھادسہرہ پیش کیے۔ اُس کا ماسکو پولیمیر الونا بہت مشہور ہوا۔ تلنگانہ کے فن کاروں نے اپنی تحریک کی خاطر نئے طرز کے براکتھادسہرہ کو پیش کیا۔ ان میں تریوگری رامن جانیلو کا ”تلنگانہ ویرا یودھولو“ ادوری اودھیاراما کا ”نظام پلاوم“ اور ایس کے چودھری کا ”قاسم رضوی“ سنکارانہ ستیہ نارائن کی ”کشتہ جیوی“ نے کافی شہرت حاصل کی۔
- سنکاراستیا نارائن کی براکتھادسہرہ 1944ء میں لکھی گئی۔ اس میں ایک مسلم دہقان بندگی کی بہادری و شجاعت بیان کی گئی۔ بندگی نے زمیندار و سنوری دیکھنے کے ظلم و ستم کے خلاف بہادری سے لڑائی کی تھی۔
- تھولوبوماتا: یہ ایک کٹھ پتلی کی نمائش ہے۔ اسے سفر کرنے والے فن کار پیش کرتے ہیں۔ کٹھ پتلیوں کو جانوروں کی چٹری سے بنایا جاتا ہے۔ اُن کھالوں کی دباغت کی جاتی ہے۔ انہیں نیم شفاف بنایا جاتا ہے۔ انہیں کئی شکلوں اور قدوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
- اُن کٹھ پتلیوں کی لمبائی اور قد ایک فٹ سے لے کر چھ فٹ تک ہوتی ہے۔ ویسے اس کا دار و مدار کرداروں کی عمر اور فطرت پر ہوتا ہے۔ رنگی ہوئی تابناک کٹھ پتلیوں کے کوٹھے بازوؤں اور کونئی میں چھید ہوتے ہیں اس میں باریک ڈوری کے ذریعہ تماشا کیا جاتا ہے۔
- ہندوستان کے قدیم ناچ کی شکلوں کے ماخذ کا علم بھارت کی کتاب سے ملتا ہے۔ آج ٹھلنا ڈو کے خاص ناچ کے انداز کا نام بھرت ناٹیم ہے۔ سو برس پہلے بھرت ناٹیم کے نام کا رواج مفقود تھا۔
- ٹھلنا ڈو اور آندھرا پردیش میں رانچ قدیم ناچ کو سادر، کراونچی اور کچی پوڈی کہا جاتا تھا۔
- آج جسے ہم بھرت ناٹیم کہتے ہیں وہ سادر ناٹیم سے ماخوذ ہے۔ دیوداسیاں ناچتی تھیں جو مندر کی عبادت کا جز تھا۔ دیوداسی کا مطلب دیوتا (دیوا) کی کنیز (داسی) ہے۔ وہ فن کارہ تھی۔ اُسے مندر میں خدمت کے لیے وقف کر دیا جاتا تھا۔
- دیوداسی کا ناچ مندر کی ریت اور عبادت کا ایک مربوط حصہ تھا۔ والدین اپنے نوجوان لڑکیوں کو دیوتاؤں کی نذر تصور کرتے ہوئے مندروں کی سپرد کرتے تھے۔ انہیں شادی کی اجازت نہیں تھی۔
- دیوداسی خاندان موسیقی اور ناچ کے فن میں مہارت رکھتے تھے۔ وہ نوڈانز (ناچ کے اساتذہ۔ دیوداسیوں کی زریعہ اولاد) کی مدد سے نسل در نسل روایتوں کا اہتمام کرتے رہے۔
- برطانوی دور حکومت میں ہندوستانی آرٹ کے خلاف پروپگنڈہ کیا گیا کہ وہ خام اخلاق سوز اور مغربی تہذیب کے تصورات کی روشنی میں کم تر ہے۔ بہت سے تعلیم یافتہ ہندوستانی بھی ان خیالات سے متاثر ہوئے اور سادر جیسے فن کو حقارت سے دیکھنے لگے۔
- دیوداسی کمیونٹی کی رفاقت فوجہ گری سے ہونے کے باعث ان کی نیک نامی کو گھن لگنے لگا۔ سادر ناچ، داسی، اتم اصطلاحوں کے بھی توہین آمیز معنی نکالے جانے لگے۔
- 19 ویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کی ابتداء میں سماجی مصلحین جیسے کنڈوکوری ویریشا انگم نے ناچ اور دیوداسی نظام کے خلاف مہم کی شروعات کی۔ اُن کا مقصد بد چلنی کا خاتمہ تھا جو دیوداسیوں سے منسوب ہو چکی تھی۔
- انھوں نے آرٹ کو بھی ایک سماجی برائی کہا اور اُس کا خاتمہ چاہا۔ 1934 اور 1947 کے درمیان ممبئی اور مدراس پریزیڈنسی میں ایک قانون بنایا گیا اور دیوداسی نظام کو برخواست کیا گیا (لڑکیوں کو مندروں کے حوالے کرنا)۔
- بھاگیہ ریڈی و رمانے ریاست حیدرآباد میں دیوداسی نظام کے خلاف مہم چلائی اور نظام سے اُسے برخواست کر دینے کی گزارش کی۔

دیوداسی نظام کی منسوخی کے لیے مضبوط و موثر تحریک چلنے کے سبب جنوبی ہند کے قدیم رقص کا بیسویں صدی کے پہلے عشرہ میں خاتمہ ہو گیا۔ وہ ٹاملناڈو سے بھی ختم ہو گیا۔

○ ای۔ کرشنا ایرمجاہدہ آزادی اور وکیل تھے۔ انھوں نے بھرت ناٹیم سیکھا تھا۔ وہ زنانہ لباس پہن کر ناچتے تھے۔ وہ اُس کلنک کو مٹانا چاہتے تھے جو اُس ناچ پر لگ گیا تھا۔ انھوں نے اُس آرٹ کے متعلق عوام میں دلچسپی پیدا کی۔ انھوں نے مدراس (چنائی) میں موسیقی کی اکیڈمی کے قیام میں کلیدی کردار ادا کیا۔

○ اب بھرت ناٹیم کی جانب باعزت خاندان کے نوجوان فن کار متوجہ ہونے لگے ہیں۔ ابتدا میں ذہنی صدمہ سے دوچار ہونا پڑا لیکن اُن کی شرکت سے عوامی رائے اس آرٹ کے بارے میں بتدریج تبدیل ہوتی گئی۔ مغربی فن کار جیسے بالیرینا، انانپا، ولووانے انھیں ہندوستانی ناچ کو سیکھنے کی صلاح دی۔

○ دیوداسیوں کی ایک تنظیم نے بھرت ناٹیم کی تجدید کی کوشش کی۔ رکنی دیوی کے استاد کے علاوہ بنگلور و ناگارتھما اور افسانوی رقص بالا سروسوتی کی کاوشیں بھی رہیں۔

○ رکنی دیوی 1935 میں پہلا ناچ کا مظاہرہ سنگ میل کا درجہ رکھتا ہے۔ اُن کی کوششوں سے مدراس کے راس العقیدہ کمیونٹی کے لوگ ان کے موافق ہو گئے۔ انہوں نے لباس، اسٹیج کی اشیاء، موسیقی کے لوازمات اور موضوع سخن میں اصلاح کی

○ بالا سروسوتی نے دیوداسیوں کے روایتی رقص کو فروغ دیا۔ اُن کا خیال تھا کہ اصلاحات غیر ضروری ہیں اور فن سے انحراف کا سبب بن سکتی ہیں۔ ان کا شجرہ دیوداسی کا تھا۔ انہیں بہتر رقص کی وجہ سے بڑی شہرت ملی۔

○ ہندوستانی سماج میں بھرت ناٹیم میں دوبارہ دلچسپی پیدا ہونے سے ناچ کے اساتذہ نے اپنی تربیتی سرگرمیوں کا آغاز کیا اور کئی فن کار اس میدان میں داخل ہوئے۔ اس رقص کے کئی انداز اور نام ہیں۔ جیسے پنڈانا لور، واضو یور، تھاجا یور وغیرہ یہ اُن دیہاتوں کے نام ہیں جہاں دیوداسیاں رہا کرتی تھیں۔ ان ناموں کو تسلیم کیا گیا ہے۔

○ جلد ہی بھرت ناٹیم ہندوستان کے قدیم ناچ کی شکل کی حیثیت سے مقبول ہو گیا۔ اسے عالمی سطح پر بھی تسلیم کیا گیا اور ہندوستان کا قیمتی اثاثہ مان لیا گیا۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) گوسادی کس ضلع کے راج گونڈ دیوالی دھوم دھام سے مناتے ہیں
(1) ورنگل (2) گٹور (3) عادل آباد (4) میدک
- (2) کس ریاست میں ایک برہمن گاؤں کا نام کچی پوڈی ہے۔ مختلف افراد مل کر یہ رقص کرتے ہیں۔
(1) کرناٹک (2) ٹاملناڈو (3) آندھرا پردیش (4) راجستھان
- (3) براکتھا تلگو میں کس کا فن ہے۔
(1) نظم (2) قصہ گوئی (3) نثر (4) کہانی
- (4) کس پارٹی سے تعلق رکھنے والے ترقی پسند فن کاروں نے 1943ء میں پرانا ٹیٹا منڈلی قائم کی۔
(1) کمیونسٹ (2) کانگریس (3) جنتا (4) یہ تمام
- (5) رکنی دیوی کا ___ میں پہلا ناچ کا مظاہرہ سنگ میل کا درجہ رکھتا ہے۔
(1) 1950ء (2) 1945 (3) 1944 (4) 1935
- (6) سکراستیا نارائن کی براکتھا کون سے سال میں لکھی گئی۔
(1) 1950ء (2) 1945 (3) 1944 (4) 1935
- (7) 1934 اور 1947 کے درمیان ممبئی اور مدراس پریزیڈنسی میں ایک قانون بنایا گیا اور کس نظام کو درخواست کیا گیا۔
(1) 1950ء (2) 1945 (3) 1944 (4) 1935

- (1) بچوں کی شادی (2) سستی کی رسم (3) زمینداری (4) دیوداسی (8) دیوداسی نظام سے مراد۔
- (1) بچوں کو مندروں کے حوالے کرنا (2) لڑکیوں کو مندروں کے حوالے کرنا (3) فنکارہ بن کر زندگی بسر کرنا (4) ان میں سے کوئی نہیں (9) براکتھا کا آغاز شام میں ہوتا ہے۔
- (1) صبح (2) شام (3) سہ پہر (4) دوپہر (10) برا کی اصطلاح سے تعلق رکھتی ہے۔
- (1) موسیقی (2) ڈھولک (3) تنبورہ (4) بانسری

جوابات

1-3	2-3	3-2	4-1	5-4	6-3	7-4	8-2	9-2	10-3
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

5. فلم اور پرنٹ میڈیا

- ڈرامہ موسیقی کے تمام سازوں کے ساتھ پیش کیا جاتا تھا؛ ٹکنالوجی کی ترقی سے ڈرامہ کی شوٹنگ ہونے لگی جسے فلم بنا کر کئی جگہوں پر پیش کیا جانے لگا۔ مزید یہ کہ سینما کو کم وقت میں شوٹ کیا جاسکتا تھا۔
- رفتہ رفتہ اس میں بھی ایڈنگ اور منگنگ کے ذریعہ بالکل نیا پن پیدا ہونے لگا۔ جارج برناڈ شاہ اور ٹیکسپر کے ڈرامے فلم بنا کر پردے پر دکھائے جانے لگے۔
- اسی طرح مشہور تلگو ڈرامے وکرامیم، ستیہ ہرش چندرا، کینا شکلم فلموں میں ڈھالے گئے اور ان کی فلمیں بنائی گئیں۔ اسٹیج کے فنکار / آسٹ فلم میں موقع پانے کے لیے اسٹوڈیو کے چکر لگاتے۔
- جب سے فلمیں چل پڑیں ڈراموں کی شہرت میں قابل لحاظ کمی ہوتی گئی۔ اس کے باوجود فلم کے مشہور ایکٹر گولا پوڈی ماروتی راؤ اور نصیر الدین شاہ آج بھی ڈراموں میں کام کرتے ہیں۔
- تلگو میں پہلی خاموش فلم بھیشما پر تگنہ تھی جب کہ پہلی بولتی فلم بھکتا پر ہلا داجو 1931 میں ریلیز ہوئی جس کے پروڈیوسر H.M Reddy تھے۔
- پہلی بولتی فلم عالم آراء 1931ء میں ریلیز ہوئی جس کو Ardeshar Irani نے بنایا تھا۔
- بابائے تلگو فلم رگھوپتی وکیا ہیں۔ ان کا جنم بندر میں ہوا۔ پھر بہ حیثیت اسٹیل فوٹو گرافر (Still photographer) مدراس میں بس گئے۔ انہوں نے مدراس میں فلم اسٹوڈیو بنایا جس کا نام Gaity تھا۔
- اسٹوڈیو، تھیٹر کے مالک اور پروڈیوسر ہونے کی بنا پر تلگو فلمی صنعت کے لیے رگھوپتی وکیا کی خدمات قابل قدر ہیں۔ اس لیے ہر سال حکومت آندھرا پردیش تلگو فلم صنعت کے اداکاروں کو نندی ایوارڈ کے ساتھ رگھوپتی وکیا ایوارڈ بھی عطا کرتی ہے۔
- رنگیا آج بھی 1938ء اور 1939ء میں ریلیز ہوئی پرانی فلموں مالاپلا اور رینبو بڑا کا ذکر گرم جوشی سے کرتا نظر آتا ہے۔
- فلم مالاپلا، چھوت چھات اور دلتوں کے مندر میں داخلہ پر مبنی ہے۔ فلم کا اصل کردار چودھری گاندھیائی نظریات کا حامل ہے۔ اونچی ذات والوں کو اصلاح کی تلقین کرتا ہے۔
- قومی تحریک پر کئی فلمیں تیار کی گئیں۔ تلگو میں فلم ”آوری ستیا راجو“ اور ”کومرم بھیم“ قبائلیوں کی جدوجہد سے متعلق ہے۔
- 1882ء میں انگریزی حکومت نے جنگل قانون بنایا جس کی رو سے قبائلیوں کا جنگل میں رہنا اور Pody کی کاشت کرنا منع تھا۔
- راجو کی قیادت میں قبائلی اس ہراسانی کی خلاف انگریزوں سے احتجاج کرتے ہیں؛ اور کئی پولیس اسٹیشنوں پر دھاوا بولتے ہیں اور یہ

واقعہ 1922ء کی رمیابغاوت کے نام سے مشہور ہے۔

- ان کی لڑائی انگریزوں سے روایتی ہتھیاروں اور دھاواکے میں ضبط شدہ توپوں سے ہوتی ہے۔ تب انگریزی حکومت رتھر فورڈ کی سرکردگی میں آسام رائفل کمپنی سنیارا مارا جو۔ دیگر فیاسل قائد بشمول کھنٹم دورا کا خاتمہ کرتی ہے۔
- یہ فلم نہ صرف تجارتی سطح پر کامیات رہی بلکہ فلک کے گیت کارسری رنگم سری نواس راؤ آمو سری سری کے نام سے مشہور ہیں وان کے گیت تلگو ویرا ایسورا (تلگو کے بہادر ماگ ذرا) پر بہترین قومی گیت کار کا ایوارڈ دیا گیا۔
- فلم 'کومرم تھیم' جولائی 2010ء میں ریلیز ہوئی، جو بننے کے بیس سال سے زائد عرصے کے بعد ہوئی۔ مکومدم گاری گوپال ریڈی اس فلم کے ہیرو ہیں فلم کے ہدایت کار الانی سریدھر جن کو پہلے بہترین ہدایت کار کا ایوارڈ ملا۔
- اس فلم کو بہترین فلم برائے قومی یک جہتی اور دیگر ریاستی وندی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ کومرم تھیم عادل آباد کا ایک قبائلی گونڈ ہے۔ گوکہ وہ ناخواندہ تھا۔ اس نے نظامی حکومت کی جانب سے قبائلیوں کے استعمال کے خلاف جدوجہد کی قانونی اور ہتھیاروں دونوں طرح سے جنگ کی۔ 27/اکٹوبر 1947ء کو بھیم نظام حکومت کے ساتھ جنگ میں باب جھری کے مقام پر مارا گیا۔
- تلگو میں کئی فلمیں تو؟ قومی یک جہتی پر بنی ہیں ان کی کہانی یا کچھ حصہ اس پر روشنی ڈالتے ہیں۔ کئی گیت قومی یک جہتی اور حب الوطنی پر بنی ہیں۔
- فلمیں سماج میں لوگوں کی رائے اور خیال پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ تلگو میں کئی فلمیں ہیں جس کا موضوع حب الوطنی، زمین کے لیے لوگوں کی جدوجہد دشمن سے بے خوف رشوت کے خلاف لڑنے والے زندگی کے سچے بہادر ہیرو وغیرہ۔
- تلگو فلمی صنعت ایک سال میں کئی فلمیں بنانے کا ریکارڈ رکھتی ہے۔ تلگو فلموں کا سال میں اس کا تقریباً 200 ہے۔ جن میں ڈب کی گئی فلمیں بھی شامل ہیں۔ حکومت کی حوصلہ افزائی سے جینائی میں موجود فلمی صنعت حیدرآباد منتقل ہو گئی ہے۔
- ہر فلم کی تیاری پر 5 سے 35 کروڑ خرچ ہوئے ہیں۔ ریاست میں 2000 سے زائد تھیٹر ہیں۔ فلمی صنعت راست پروڈکشن اور بالراست فلموں کی نمائش کے لیے ہزاروں لوگوں کو روزگار اور ملازمت فراہم کرتی ہے۔
- 11 ویں صدی میں کاغذ کی ایجاد اور 15 ویں صدی میں گٹن برگ کی ایجاد کردہ پرنٹنگ مشین سے حالات بدل گئے ہیں۔ پڑھنا لکھنا پہلے اونچے طبقے تک محدود تھا مگر پرنٹنگ (طباعت) نے علم کو عوام تک لیجانے میں اہم رول ادا کیا ہے۔
- طباعت (پرنٹنگ) نے کتاب کی کئی جلدیں / کاپیاں بنانے کے علاوہ اخبار ڈیجیٹل کے کلچر کو جنم دیا ہے۔ جو روز آہ، ہفتہ، پندرہ دن اور مہینے کے وقفہ سے شائع ہوتے ہیں۔
- پرنٹ میڈیا میں اخبار ہفتہ واری، میگزین ماہانہ شمارے اور دیگر جریدے شامل ہیں۔ جو اطلاع اور معلومات فراہم کرتی ہیں وہ قابل قدر ہیں۔ الیکٹرانک میڈیا کے دور میں پرنٹ میڈیا کی اہمیت آج بھی برقرار ہے۔
- اخبارات ہماری روزمرہ زندگی میں اہم رول ادا کرنے ہیں۔ کئی محققین کا ماننا ہے کہ چین کے پeking gazette پہلا اخبار ہے جو 618ء میں شروع ہوا۔ ابتداء میں یہ اخبار ہاتھوں سے لکھا جاتا تھا۔ بعد میں یہ پرنٹ اشاعت کیا جانے لگا۔
- جدید نقطہ نظر سے پرنٹ / طبع ہونے والا اخبار Oxford Gazzette ہے جو 1655ء میں آکسفورڈ لندن سے شائع ہوا تھا امریکہ میں پہلا اخبار Public Occurrences 1690ء میں شائع ہوا۔ کلکتہ میں پہلا اخبار بنگال گزٹ کے نام سے 1780ء میں شائع ہوا۔ Calcutta Advertiser کے نام سے بھی جانا جاتا تھا۔
- ایڈین گزٹ، کلکتہ گزٹ اور بنگال جرنل ہندوستان کے دوسرے تیسرے اور چوتھے اخبارات تھے جو کلکتہ سے شائع ہوتے تھے، تلگو کا پہلا اخبار کرشنا پتیکا ہے۔ جس کے مدیر مٹھوری کرشنا راؤ تھے۔
- تکنیکی انقلاب نے پرنٹ میڈیا کو جدت بخشی، کئی دنوں تک اخبارات ہاتھ سے کمپوز کئے جاتے تھے۔ بعد میں Monstyp اور Linotype کے طرز میں شائع ہونے لگے۔ اس اتنا میں کی بورڈ مشین Keyboard machine کے ذریعہ چھپوائی کا کام ہونا لگا۔ بعد میں یہ طریقہ بھی قدیم ثابت ہوا۔

- کئی مجاہدین آزادی ان اخبارات کے مدیر تھے، امرت بازار پتریکا 1868ء میں شروع ہوا جس کے مدیر سیرس کمار گھوش تھے۔ Benegalee اخبار 1833ء میں شروع ہوا، مدیر سیرس بندرنا تھے، بنرجی تھے۔
- 1878 The Hindumء میں شروع ہوا، مدیر سیرانیم ایر تھے۔ اخبار کیسری 1881ء میں شروع ہوا، جس کے مدیر بال گنگا دھر تلک تھے۔ ان لوگوں نے اپنے خیالات کا اظہار اخبارات کے ذریعہ کیا۔
- مہاتما گاندھی کثرت سے لکھتے تھے وہ 1918ء میں Young Indian سے وابستہ ہوئے اور گجراتی میں ایک جریدہ ”نوجیون“ نکالا۔ مہادیوی دیسائی کی ادارت میں شائع ہونے والے جریدہ ”ہریجن“ میں بھی خوب لکھا۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) تلگو میں پہلی خاموش فلم بھیشما پرتگنہ تھی جب کہ پہلی بولتی فلم بھکتا پر بلا دا جو 1931 میں ریلیز ہوئی جس کے پروڈیوسر کون تھے۔
(1) رگھوپتی ونگیا (2) ایچ ایم۔ ریڈی (3) مٹھوری کرشنا راؤ (4) پرکاشم پنتلو
- (2) پہلی ہندی بولتی فلم کونسی تھی جو 1931ء میں ریلیز ہوئی جس کو Ardeshar Irani نے بنایا تھا۔
(1) بھکتا پر بلا دا جو (2) سکندر اعظم (3) عالم آراء (4) سکندر اعظم
- (3) بابائے تلگو فلم ہیں۔
(1) رگھوپتی ونگیا (2) سبرانیم ایر (3) مٹھوری کرشنا راؤ (4) پرکاشم پنتلو
- (4) فلم ’کومر مہیم‘ جولائی کے کونسے سال میں ریلیز ہوئی۔
(1) 2011 (2) 2010 (3) 80 (4) آصف الدولہ
- (5) جدید نقطہ نظر سے پرنٹ / طبع ہونے والا اخبار Oxford Gazzette ہے جو 1655ء میں کس شہر سے شائع ہوا تھا۔
(1) وینٹن سٹی (2) نیویارک (3) پیرس (4) لندن
- (6) کئی محققین کا ماننا ہے کہ کونسے ملک کے The peking gazette پہلا اخبار ہے جو 618ء میں شروع ہوا۔ ابتداء میں یہ اخبار ہاتھوں سے لکھا جاتا تھا۔ بعد میں یہ پرنٹ اشاعت کیا جانے لگا۔
(1) امریکہ (2) چین (3) جاپان (4) کوریا
- (7) تلگو کا پہلا اخبار کرشنا پتریکا کے مدیر تھے۔
(1) بال گنگا دھر تلک (2) سبرانیم ایر (3) مٹھوری کرشنا راؤ (4) پرکاشم پنتلو
- (8) 1878 The Hinduء میں شائع ہونے والے اخبار کے پہلے مدیر تھے۔
(1) بال گنگا دھر تلک (2) سبرانیم ایر (3) گاندھی جی (4) مہادیوی دیسائی
- (9) اخبار کیسری کے ایڈیٹر تھے۔
(1) بال گنگا دھر تلک (2) نہرو (3) گاندھی جی (4) مہادیوی دیسائی
- (10) نوجیون اخبار کونسی زبان میں شائع ہوتا تھا۔
(1) تلگو (2) ہندی (3) گجراتی (4) اردو
- (11) کس کی ادارت میں کی ادارت میں جریدہ ”ہریجن“ شائع ہوتا تھا۔
(1) بال گنگا دھر تلک (2) نہرو (3) گاندھی جی (4) مہادیوی دیسائی
- (12) تلگو فلمی صنعت کو کہا جاتا ہے۔
(1) ٹالی وو (2) بالی ووڈ (3) ہالی ووڈ (4) تلگو ووڈ

(13) ہندی فلمی صنعت کو کہتے ہیں۔

- (1) ٹالی وو (2) بالی ووڈ (3) بالی ووڈ (4) ہندی نگری
- (14) ہندی فلمی صنعت میں شہنشاہ جذبات کہا جاتا ہے۔
- (1) دلپ کمار (2) ایتا بھ بچن (3) گرو دت (4) ونو دکھنہ
- (15) راموجی فلم سٹی واقع ہے۔
- (1) دہلی (2) ممبئی (3) حیدرآباد (4) بنگلور

جوابات

1-2	2-3	3-1	4-2	5-4	6-2	7-3	8-2	9-1	10-3
11-4	12-1	13-2	14-1	15-3					

6. کھیل، قومیت اور کامرس

- کرکٹ کی ایجاد انگلستان میں ہوئی۔ 19 ویں صدی کے اختتام تک یہ کھیل شریف آدمی (Gentleman) کا بن گیا جو بہت سے زمیندار رکھنے والے لوگ ہوتے تھے۔ اس کھیل سے توقع کی گئی کہ وہ انگلستانی قدریں جیسے شفافیت، نظم و ضبط، شریفانہ صفات کی آئینہ داری کرے گا۔
- انگلستان کے دوسرے کھیلوں جیسے فٹ بال، ہاکی کے برعکس کرکٹ نے ان ممالک میں اپنی جڑیں پیوست کیں جہاں برطانوی حکومت تھی۔ اپنی نوآبادیات میں کرکٹ ایک مقبول عام کھیل کی حیثیت سے تشکیل پایا۔
- اُسے سفید فارم پناہ گزینوں نے (جنوبی افریقہ، زنبابو، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، ویسٹ اینڈیز اور کینیا میں) فروغ دیا۔ اس کے علاوہ مقامی عمائدین شہر نے بھی اپنے نوآبادیاتی کے اعداد و اطوار کی نقل کرنی چاہی۔ ہندوستان میں بھی سب کچھ ایسا ہی ہوا۔
- ہندوستانی کرکٹ کا آغاز ممبئی میں رہا۔ پہلی ہندوستانی کمیونٹی جس نے کرکٹ کھیلنے کا آغاز کیا وہ پارسی تھی۔ پارسی لوگ اپنی تجارتی سرگرمیوں کے باعث برطانوی حکمرانوں سے رابطے میں آئے اور وہ پہلے ہندوستانی طبقے تھے جو مغربی تہذیب کے سانچے میں ڈھل گئے۔
- پارسیوں نے پہلا ہندوستانی کرکٹ کلب ممبئی میں 1848ء میں اور نیٹل کرکٹ کلب کے نام سے قائم کیا۔ پارسی تاجروں جیسے ٹاننا اور واڈیا نے پارسی کلبوں منڈمہار کیا اور ان کی سرپرستی کی۔
- ہندوستان میں رہنے والے انگریزوں نے پرجوش پارسیوں کی مدد نہیں کی۔ درحقیقت سفید فارم افراد کے ممبئی جم خانہ اور کرکٹ کھیلنے والے پارسیوں کے درمیان عوامی چمن کے استعمال پر جھگڑا بھی ہوا۔
- جب یہ بات صاف ہو گئی کہ نوآبادیاتی حکمران انگریزوں کی تائید میں جانبدار ہیں تو پارسیوں نے کرکٹ کھیلنے کے لیے الگ سے جم خانہ تعمیر کیا۔
- پارسیوں اور نسل پرست ممبئی کے جم خانے کی رقابت کا اختتام ہندوستانی کرکٹ کے اولین معماروں کے لیے خوش آئند ثابت ہوا۔ پارسیوں کی ایک ٹیم نے 1889ء میں کھیلے گئے کرکٹ میں ممبئی جم خانہ کو شکست دی۔ یہ واقعہ 1885ء میں انڈین نیشنل کانگریس کے قیام کے صرف چار سال بعد ہی پیش آیا تھا۔
- پارسی جم خانہ کا قیام دیگر ہندوستانیوں کے لیے ایک مثال بن گیا۔ انہوں نے بھی مذہبی کمیونٹی کی بنیاد پر کلبوں کو قائم کیا۔ 1890ء تک ہندو اور مسلمان چمنوں کی وصولی میں مصروف ہو گئے اور وہ ہندو جم خانہ اور اسلامی جم خانہ کی تائید کے حصول میں جٹ گئے۔
- جم خانہ کرکٹ کی تاریخ میں فرقہ وارانہ اور نسلی خطوط پر فرسٹ کلاس کرکٹ کی تشکیل عمل میں آئی۔ نوآبادیاتی ہندوستانی ہمیں کرکٹ کے

- عظیم الشان اور مشہور مقابلوں میں وائی ٹیمیں علاقائی نمائندگی نہیں کرتی تھی۔ جیسے کہ موجودہ دور میں دائی ٹرائی میں کیا جاتا ہے۔
- ٹیمیں مذہبی طبقوں کی نمائندگی کرتے تھے۔ ان کھیلوں کے مقابلے کو مخمس کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں پانچ ٹیموں نے حصہ لیا تھا۔ یورپی، پارتی، ہندو، مسلمان اور دیگر لوگوں نے حصہ لیا تھا۔
- 1930ء کے آخری اور 1940ء کی ابتداء میں صحیفہ نگاروں، کرکٹ کھلاڑیوں اور سیاست دانوں نے مخمس کھیل کے مقابلوں کی نسلی اور فرقہ وارانہ بنیادوں پر نکتہ چینی کا آغاز کر دیا۔
- جدید کرکٹ پر ٹسٹ اور ایک دن کے بین الاقوامی کھیل کا غلبہ ہے۔ یہ قومی ٹیموں کے درمیان ہوتا ہے۔ وہ کھلاڑی جنھوں نے اپنے ملک کے لیے کھیلا وہ بہت مشہور ہوئے اور وہ کرکٹ دیکھنے والے لوگوں کے حافضے میں رہتے ہیں۔
- آزادی سے 15 سال قبل 1932ء میں ہندوستانی کرکٹ ٹیم ٹسٹ دنیاوی میں 1932ء میں داخل ہوئی۔ کرکٹ ٹیسٹ میاچ اپنی ابتداء یعنی 1877ء سے آزاد قوموں کے بجائے برطانوی قلم رو کے مختلف حصوں میں مقابلے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ کرکٹ کے کھیل کے ذریعے ایک طرح سے نوآبادیاتی حکمرانوں سے مساوات کا مطالبہ تھا اور ان کے لیے ایک لگا رکھی۔
- 1970ء وہ دہائی جس میں کرکٹ تبدیل ہو گیا۔ یہ وہ وقت تھا جب ایک روایتی کھیل بدلتی ہوئی دنیا کے لائق بن گیا۔ 1970ء ہی میں جنوبی افریقہ کو بین الاقوامی کرکٹ سے علیحدہ کر دیا گیا۔
- 1971ء ایک یادگار سال ہے۔ پہلا بین الاقوامی ایک دن کا کھیل ملبورن میں انگلینڈ اور آسٹریلیا کے درمیان کھیلا گیا۔ مختصر ترین کھیل کی نوعیت کو بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی اور اس وجہ سے 1975ء میں کامیابی کے ساتھ پہلے عالمی کپ کا مقابلہ منعقد ہوا۔
- جب 1977ء میں کرکٹ کے ٹیسٹ میچوں کا 100 سالہ جشن منایا جا رہا تھا اس وقت یہ کھیل ہمیشہ کے لیے تبدیل ہو گیا۔ اس میں تبدیلی کھلاڑی یا کرکٹ کے ناظم نے نہیں لائی۔ ایک تاجر کریپا کر (Kerry packer) نے انقلابی قدم اٹھایا۔ اس کا تعلق آسٹریلیا سے تھا۔
- اس نے محسوس کیا کہ کرکٹ میں ٹیلی ویژن کھیل کی حیثیت سے دولت پیدا کرنے کی طاقت ہے۔ اس نے قومی کرکٹ بورڈ کی خواہشات کے خلاف دنیا کے سرکردہ 51 کرکٹ کھلاڑیوں سے معاہدہ کیا اور تقریباً دو سال تک ورلڈ سیریز کرکٹ کے نام سے غیر سرکاری ٹیسٹ اور ایک دن کا بین الاقوامی میاچ کھیلا گیا۔ اس زمانے میں پاکر کی ٹیم کو سرکس کے نام سے موسوم کیا گیا تھا۔
- سڈنی میں ہونے والے کھیلوں کو سورت میں من وعن دیکھا جاسکتا ہے اس سادہ صداقت نے کرکٹ کے معاملہ میں طاقت کے توازن کو تبدیل کر دیا۔ اس کا عمل برطانوی شہنشاہیت کے نکھراؤ سے شروع ہوا تھا۔ وہ عالمیانہ کے منطقی اختتام تک پہنچا۔ (چونکہ ہندوستان میں کھیل دیکھنے والوں کی کثیر آبادی ہے۔ کرکٹ کھیلنے والی قوموں میں اس کی تعداد زیادہ ہے اور اس کی کرکٹ کی دنیا میں وسیع مارکٹ ہے)۔
- اسی لیے کھیل کی مرکزیت جنوبی ایشیاء میں منتقل ہو گئی۔ اب انڈین کرکٹ کلب (ICC) کے صدر مقام کولندن سے بے محصول دہلی میں منتقل کر دیا گیا۔ یہ اقدام بڑی تبدیلی کی علامت تھا۔
- مرکزی مقام کی تبدیلی کی ایک اور علامت قدیم انگریز آسٹریلیائی محور کی بھی تبدیلی تھی۔ کرکٹ میں کی گئی موجودہ تبدیلیاں برصغیر ہندوستان، پاکستان اور سری لنکا سے وقوع پذیر ہوئیں۔
- پاکستان نے گیند بھینکنے میں دونی چیزوں (Reverse swing) گیند بھینکنے کی اختراع کی۔ یہ ہنرمندیاں بھی برصغیر کے حالات میں فروغ پائیں۔ اسپن گیند بازی کو جدید وزنی بلوں سے خطرہ ہو گیا تھا۔
- اس لیے جارمانہ ہے بازوں کے خلاف اسپن گیند بازوں نے Doosra روشناس کروایا۔ پشت سے لہرا کر گیند کو کھلے آسمان کے نیچے، گرد آلود رد عمل ظاہر نہ کرنے وکٹوں پر پھینک رہے تھے۔ ابتداء میں برطانیہ اور آسٹریلیا جیسے ممالک نے دو اختراعوں کا خیر مقدم کیا لیکن انہیں اس تکنیک کے تعلق سے شک و شبہ تھا۔

- اُن ممالک نے انہیں کرکٹ کے قوانین کو درپردہ غیر قانونی انداز میں توڑنے موڑنے سے تعبیر کیا۔ لیکن گیند پھینکنے کے اس نئے طرز کو تسلیم کر لیا گیا۔ کرکٹ کے قوانین کو صرف برطانیہ اور آسٹریلیا ہی اپنی مرضی کے مطابق نہیں بنا سکتے۔ یہ نیا انداز نیا طریقہ ساری دنیا میں تمام گیند پھینکنے والوں (باؤلرز) کی تکنیک کا حصہ بن گیا۔
- 150 سال پہلے ہندوستان کے پہلے کرکٹ کھلاڑی پارسیوں کو کھیلنے کے لیے کھلے میدان کے حصول کے لیے جدوجہد کرنی پڑی۔ لیکن آج ہندوستانی کھلاڑیوں کے لیے عالمی منڈی کھل چکی ہے۔ انہیں بہت پیسہ دیا جا رہا ہے۔ انہیں شہرت بھی مل رہی ہے اور اُن کے لیے ساری دنیا ایک اسٹیج بن چکی ہے۔
- ہاکی ملک کا ایک مشہور (Popular) کھیل ہے۔ ہندوستانی ٹیم نے نوآبادیاتی دور میں بھی بہت سے مقابلے جیتے۔
- ہندوستان 1980ء تک بین الاقوامی ہاکی کے کھیلوں میں غلبہ رکھتا تھا۔ تاہم، پچھلی دہائیوں میں اس کا انحطاط ہوا۔ کرکٹ کے برعکس ہاکی کو میڈیا یا تجارتی گھرانوں کی تائید حاصل نہیں ہو سکی۔
- کبڈی بھی ہندوستان کا ایک روایتی کھیل ہے۔ یہ دس برس قبل سے بین الاقوامی سطح پر کھیلی جا رہی ہے۔ اس میں کامیابی۔ دوسرے کھیلوں جیسے تیراندازی، بیٹ منٹن، بے بازی، وزن اٹھانا، شطرنج، ٹینس وغیرہ میں بھی ہندوستانی کھلاڑیوں نے بین الاقوامی مقابلوں میں کئی تمغے حاصل کیے۔

کثیر جوابی سوالات

- (1) کرکٹ کی ایجاد ہوئی۔
- (1) ہندوستان (2) انگلستان (3) جنوبی آفریقہ (4) نیوز لینڈ
- (2) انیسویں صدی کے اختتام تک یہ کھیل شریف آدمی (Gentleman) کا کھیل بن گیا۔
- (1) کرکٹ (2) فٹبال (3) کبڈی (4) ٹینس
- (3) ہندوستانی کرکٹ کا ماخذ ہے۔
- (1) دہلی (2) ممبئی (3) حیدرآباد (4) کولکتہ
- (4) پہلی ہندوستانی کمیونٹی جس نے کرکٹ کھیلنے کا آغاز کیا وہ تھی۔
- (1) بدھت (2) ہندو (3) مسلم (4) پارسی
- (5) آزادی سے کتنے سال قبل 1932ء میں ہندوستانی کرکٹ ٹیم ٹسٹ دنیاوی میں داخل ہوئی۔
- (1) 19 (2) 17 (3) 16 (4) 15
- (6) پہلا بین الاقوامی ایک دن کا کھیل بلورن میں انگلینڈ اور کس کے درمیان کھیلا گیا۔
- (1) آسٹریلیا (2) جنوبی آفریقہ (3) نیوز لینڈ (4) پاکستان
- (7) ونڈے کرکٹ کا پہلا عالمی کپ کونسے سال منعقد ہوا۔
- (1) 1975ء (2) 1976ء (3) 1970ء (4) 1972ء
- (8) 1970ء ہی میں کونسی ٹیم کو بین الاقوامی کرکٹ سے علیحدہ کر دیا گیا۔
- (1) جنوبی آفریقہ (2) ویسٹ انڈیز (3) ہندوستان (4) بنگلہ دیش
- (9) کونسے ملک نے گیند پھینکنے میں دوئی چیزوں (doosra) اور پشت سے ہرا کے (Reverse swing) گیند پھینکنے کی اختراع کی۔
- (1) ویسٹ انڈیز (2) ہندوستان (3) آسٹریلیا

(4) پاکستان
ICC کا ہیڈ کوارٹر واقع ہے۔

(1) ممبئی (2) دہلی (3) سڈنی (4) کیپ ٹاؤن

جوابات

1-2	2-1	3-2	4-4	5-4	6-1	7-1	8-1	9-4	10-2
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

طریقہ تدریس - سماجی مطالعہ

I. سماجی مطالعہ کی نوعیت اور وسعت (Nature and Scope of Social Studies): یہ انسان اور اس کے ماحول سے جڑا ہوا مطالعہ ہے۔ ہندوستان میں سماجی مطالعہ کی شروعات 1937 میں گاندھی جی کی بنیادی تعلیم (Basic Education) سے ہوئی۔

Definition: جیمس ہیمنگ (James Hamming) کے مطابق فرد کے تعلقات و بین تعلقات سماجی، جغرافیائی، تاریخ کا مطالعہ سماجی مطالعہ ہے۔ "Study of relations and Inter relations Historical, Geographical & Social" مختصراً سماجی مطالعہ یہ ہے:

1. سماجی مطالعہ کا مواد مختلف سماجی علوم جیسے تاریخ، جغرافیہ، شہریت و معاشیات سے لیا گیا ہے۔
2. طلباء کو مستقبل میں اچھا شہری بنانے کے لئے سماجی مطالعہ مددگار ہے۔
3. یہ مطالعہ سماجی مہارت، رجحانات، دلچسپی اور جمہوریت میں یقین پر اہمیت دیتا ہے۔
4. طلباء میں تمام تر صلاحیتیں سماج میں رہنے کے لئے فروغ دیتا ہے۔

سماجی مطالعہ کی وسعت (Scope of Social Studies): سماجی مطالعہ کا دائرہ کافی وسیع اور گہرا ہے۔ سماج کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔ سماج کے مختلف اداروں جیسے خاندان، پڑوسی، ذات پات، تہذیب اور مختلف علاقوں کے رسومات کے بارے میں مطالعہ کیا جاتا ہے۔ کس طرح سماج وجود میں آیا اور پروان چڑھا اس کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔

II. سماجی مطالعہ کے مقاصد و اقدار (Aims, Objectives & Values of Social Studies): برتاؤ میں تبدیلی لانا سماجی مطالعہ کا اہم مقصد ہے۔ مقصد حقیقی اور حاصل ہونے والا ہونا چاہئے۔ اچھے شہری کو فروغ دینا اس کا اہم مقصد ہے۔

عام مقاصد:

1. سماجی مہارت کو فروغ دینا
2. شہریت کی تربیت دینا
3. مکمل شخصیت کو فروغ دینا
4. سماجی قابلیت کی تعمیر کرنا
5. امن عالم کو فروغ دینا
6. فرصت کے اوقات کا صحیح استعمال کرنا
7. قومی یکجہتی کو فروغ دینا
8. حب الوطنی کا جذبہ پروان چڑھانا
9. غیر مذہبیت کی تربیت دینا

10. جمہوری اقدار کو فروغ دینا

سماجی مطالعہ کے اقدار Values of Social Studies

1. سماجی مساوات اور یکجہتی۔
2. سماجی مسائل کو سمجھنے اور حل کرنے کے مثبت رجحانات کو فروغ دینا۔
3. جمہوری طرز زندگی میں عادات اور اقدار کی تربیت
4. سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔
5. فرد کے مقام کو سمجھنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔
6. ماضی کے شہری میں حب الوطنی اور قومیت کو فروغ دینا۔
7. جمہوری طرز کے سماج میں طلباء کو چست و چالاک بنانا۔
8. طلباء میں ملک کی معاشی ترقی میں مددگار ہونے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔
9. طلباء میں جدیدیت کے جذبہ کو فروغ دینا۔
10. طلباء میں مذہبی رواداری کو فروغ دینا۔
11. طلباء میں اپنے حقوق کا استعمال اور فرائض کی انجام دہی کی تربیت دینا۔

III. سماجی مطالعہ کے طریقہ تدریس (Methods & Techniques of Social Studies): نصاب کو طلباء کی نفسیاتی اور ماحولیاتی پہلو پر غور کرتے ہوئے پیش کرنا طریقہ تدریس کہلاتا ہے۔

اچھے طریقہ تدریس کی خصوصیات (Qualities of Good Methods)

1. طلباء کو حریکیاتی مواقع فراہم کرنا۔
2. طلباء کی مہارتوں کو فروغ دینا۔
3. طلباء کو مدرسہ میں حاصل کی ہوئی تعلیم کو روزمرہ زندگی میں استعمال کرنے کے قابل بنانا۔
4. طریقہ تدریس طلباء کی ذہنی قابلیت کے مطابق ہونا۔
5. طلباء میں تجسس کو فروغ دینا۔

لکچر میتھڈ (بیانیہ) Lecture Method: یہ طریقہ تدریس مدرسے کے طلباء کے لئے موزوں نہیں ہے۔ اس میں ”معلم“ چست اور طلبا سست“ ہوتے ہیں۔ طلباء میں دیر تک لکچر سننے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ ان کا دماغ ادھر ادھر بھٹک جاتا ہے اور وہ حرکت کرنا پسند کرتے ہیں۔ خاموش بیٹھ کر سننا اور ذہن نشین کرنا یا سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ اس طریقہ تدریس کو بہتر بنانے کے لئے معلم مختلف تدریسی آلات کا استعمال اور طلباء کو مشاغل مہیا کر کے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس طریقہ کو معلم مرکوز طریقہ بھی کہا جاتا ہے۔

لکچر کی دو قسمیں ہیں: (1) Formal (2) Informal

ماخذی طریقہ (Source Method): سماجی مطالعہ کی وسعت و وسیع ہے اس کے مواد کو حاصل کرنے کے لئے مختلف ذرائع کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ذرائع کی دو قسمیں ہیں (1) ابتدائی (Primary) (2) ثانوی (Secondary)

ابتدائی ذرائع: اس میں First hand مواد حاصل ہوتا ہے۔ یعنی سبق آندھرا پر دیش کی تفریح گا ہیں پڑھانے کے لئے سالار جنگ میوزیم لے جانا اس ذریعہ میں آتا ہے۔ درسی کتاب رسالوں کے ذریعے طلباء اچھی طرح سمجھ نہیں سکتے جو ذرائع مہیا ہیں اس کا استعمال کرنا ابتدائی ذرائع میں آتا ہے۔

ثانوی ذرائع: رسالوں، اخباروں اور دوسرے ذرائع سے مواد حاصل کرنا۔ مثلاً سڑک پر پیش آئے حادثے کے بارے میں اخبار میں پڑھنا ثانوی ذریعہ ہے۔ یعنی مشاہدہ کرنا ابتدائی ذریعہ ہے۔

اسی طریقہ سے طلباء میں تجسس، سوچنے سمجھنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت اور خود سے مطالعہ کرنے کی صلاحیت پروان چڑھتی ہے جو کہ ایک جمہوری شہری کے لئے ضروری ہے۔

مختلف اقسام کے ذرائع:

1. مادی ذرائع (Material Sources): مثلاً عمارتیں، استعمال کی چیزیں۔
2. تحریری ذرائع (Written or Printed): اخبار، رسائل، عدالت کے فیصلے۔
3. زبانی ذرائع (Oral Sources): گیت، رسم و رواج، رہن سہن۔

اس طریقہ کے استعمال میں مشکلات:

تمام ذرائع قدیم زبانوں سنسکرت، پالی اور فارسی میں ہیں۔ ان ذرائع کا استعمال طلباء کے لئے مشکل ہے۔

Socialized Recitation Method: یہ جمہوری طرز کا طریقہ ہے۔ اس میں طلباء کو گروپ میں تقسیم کر کے کام دیا جاتا ہے۔ لیڈر منتخب کیا جاتا ہے جس سے طلباء میں لیڈرشپ کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے جو جمہوری طرز کے لئے مفید ہے۔ سابقہ طریقہ میں طلباء کو یاد دہانی پر اہمیت دی جاتی تھی اور اسی پر جانچ کر کے نمبرات دیئے جاتے تھے جس میں طلباء کی سمجھ سوچ کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔

اس طریقہ میں طلباء کو مختلف مشاغل میں حصہ لینے کا موقع ملتا ہے۔ چونکہ طلباء گروپ میں کام کرتے ہیں ایک دوسرے سے میل ملاپ، مدد کرنے، مل جل کر رہنے کی صلاحیتیں اُجاگر ہوتی ہیں جو ایک سماج میں رہنے کے لئے ضروری ہے۔ یہ طریقہ جمہوری طرز کا ہے اس طریقہ کے اقسام: سیمینار، پینل تبصرہ، سمپوزیم اور ورک شاپ ہے۔

اس طریقہ میں طلباء ٹھیک سے پلان کرنا اور معلم ٹھیک سے رہبری کرنا ضروری ہے۔ معلم ایک رہبر دوست اور صلاح دینے والا ہوتا ہے۔

Supervised Study Method: اس طریقہ میں طلباء کو کام دیا جاتا ہے معلم ان کی نگرانی کرتا ہے کمرہ جماعت میں الگ الگ قابلیت کے طلباء پائے جاتے ہیں قابل طلباء اپنا کام خود کر لیتے ہیں۔ کمزور طلباء جو سمجھ نہیں سکتے ان پر توجہ دینے کا پورا موقع معلم کو ملتا ہے۔ اس طریقہ میں معلم تمام طلباء پر انفرادی توجہ دینے کے قابل ہوتا ہے۔ اس طریقہ سے طلباء میں خود پڑھنے کی صلاحیت اُجاگر ہوتی ہے اور خود اعتمادی فروغ پاتی ہے۔

Project Method: اس کو کلچرک (Kilpatric) نے شروع کیا اور ڈیوی (Dewey) نے تکمیل کو پہنچایا۔ یہ طریقہ فلسفہ افادیت (Prgramatism) پر منحصر ہے۔ یہ طفل مرکوز طریقہ ہے۔ اس میں طلباء کو زیادہ سے زیادہ سرگرمیاں دی جاتی ہیں۔ طلباء کو کام دیا جاتا ہے اور رہبری کی جاتی ہے۔ اس کا عنوان حقیقی زندگی سے جڑا ہوتا ہے۔ تاکہ مدرسہ میں حاصل کی ہوئی تعلیم روزمرہ زندگی میں استعمال کر سکے۔ طلباء میں کام کرنے، سوچنے، سمجھنے اور منصوبہ بنانے اور اس پر عمل کرنے کی صلاحیت فروغ پاتی ہے۔

اس طریقہ کے چند اہم اقدامات یہ ہیں:

1. طلباء کو عنوان سے واقف کرانا۔
2. عنوان کا انتخاب خود طلباء کرنا۔
3. منصوبہ بنانا۔
4. منصوبہ کو عملی جامہ پہنانا۔
5. عنوان کا تنقیدی جائزہ لینا
6. یہ تمام اقدامات تفصیلی ریکارڈ بک میں لکھنا۔

اس طریقہ میں معلم ایک دوست، رہبر اور فلاسفر ہوتا ہے۔ اس طریقہ کو حریکیاتی طریقہ بھی کہا جاتا ہے۔ تمام کام طلباء کرتے ہیں۔ یہ طریقہ بچے کی فطرت پر ہے کیونکہ بچے فطری طور پر حرکت پسند ہوتے ہیں۔

Problem Solving Method: اس میں مسائل کو حل کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ زندگی خود ایک مسئلہ ہے ایسی تعلیم جو زندگی کے مسائل کو حل کرنے کے قابل نہ ہو وہ تعلیم نہیں ہے۔ اس طریقے میں طلباء کو گروپ میں تقسیم کر کے عنوان کے ذریعے مواد حاصل کرنے اور مسئلہ کا حل کرنے میں معلم مدد کرتے ہیں۔

اس طریقہ میں بھی چند اقدامات ہیں:

1. مسئلہ کا انتخاب

2. موزوں مواد کو جمع کرنا

3. مواد کو ترتیب دینا

4. نتیجہ اخذ کرنا

اس طریقہ میں بھی معلم کا ایک اہم مقام طلبا کی رہبری کرنے میں ہوتا ہے۔ ہر قدم پر طلبا کی ٹھیک سے دوستانہ انداز میں مدد کرنا رہبری کرنا ہے۔
منصوبائی اور مسائلی طریقہ کا درمیانی فرق: منصوبائی حرکیاتی Practical اور مسائلی Theoretical تھیوریٹیکل ہے۔

مسلسل جامع جانچ (C.C.E)۔ سماجی علم

1. تصوراتی ادراک

2. مطالعہ۔ ادراک اور ترجمانی

3. معلوماتی مہارتیں

4. سماجی مسائل پر رد عمل ظاہر کرنا/سوالات کرنا

5. نقشہ جاتی مہارتیں

6. توصیف و تحسین

بچوں کی شراکت۔ رد عمل

- ❖ کمرہ جماعت میں تدریسی و اکتسابی مشاغل انجام دینے وقت بچوں کے درمیان گفتگو کے انداز کا مشاہدہ کرنا۔
- ❖ نقشہ کا مشاہدہ کرنا اور وضاحت کرنے کے طریقہ کا جائزہ لینا۔
- ❖ مواد مضمون کو مقامی موضوعات سے ربط بتلا کر تجربات کے تبادلہ کا مشاہدہ کرنا۔
- ❖ مسئلہ سے متعلق رد عمل، ستائش و غیرہ کر رہے ہیں یا نہیں سوال کرنا۔
- ❖ بچوں کے گروہی کام میں حصہ لینے کے طرز کا مشاہدہ کرنا۔
- ❖ معلم کے پوچھے گئے سوالات پر بچوں کا جواب دینے کا طریقہ۔
- ❖ بحث و مباحثہ میں بچوں کے حصہ لینے کا مشاہدہ کرنا۔
- ❖ سبق کے دوران، آخر میں موجود مشقوں کے جوابات معلوم کرنے کی کوشش میں جدوجہد کا مظاہرہ دیکھنا۔

مضمون واری تحریر کردہ نکات:

- ❖ نوٹ بکس میں عنوانات کے تسلسل کے ساتھ مکمل کر کے رہنا۔
- ❖ معلوماتی جدول پُر کر کے رکھنا۔
- ❖ درسی کتب میں موجود مشقوں کی خانہ پری کر کے رہنا۔
- ❖ نقشہ میں مقامات شناخت کر سکنا (آؤٹ لائن میپ) خاکہ اتار سکنا۔
- ❖ بچوں کے پورٹ فولیو، دیواری رسالہ میں سماجی علم کے موضوعات موجود رہنا۔
- ❖ سبق کے درمیان، آخر میں دیئے گئے سوالات، مشقوں کے جوابات اپنے طور پر تحریر کر سکنا۔ گائیڈ اور دیگر اسٹڈی میٹریل میں دیکھ کر نقل نہیں کرنا۔

منصوبہ کام:

- ❖ منصوبہ کی تشکیل۔
- ❖ منصوبہ کام سے متعلق معلومات اکٹھا کرنا۔ اکٹھا کردہ معلومات کو سلیقہ سے درج کرنا۔
- ❖ درج کردہ معلومات کا مظاہرہ کرنا، تجزیہ کرنا، وضاحت کرنا۔
- ❖ رپورٹ تیار کر کے پیشکش کرنا۔

بچوں کی شمولیت، رد عمل:

- معلم کو چاہیے کہ کمرہ جماعت میں دوران تدریس یا دیگر مواقع پر بچوں کا مشاہدہ کریں۔ مشاہدے کے ذریعہ انہیں مختلف گریڈ دیئے جائیں۔ آئیے بچوں کی مضمون میں شمولیت، رد عمل سے متعلق مشاہدہ کیے جانے والے امور پر غور کریں۔
- ❖ کمرہ جماعت میں تدریسی مشاغل کے دوران بچوں کے سوالات کرنے، گفتگو کرنے اور تبصرہ کرنے کا مشاہدہ کرنا۔
 - ❖ نقشوں کا مشاہدہ کرنا وضاحت کرنے کے طریقے کا مشاہدہ۔
 - ❖ موضوعات کو مقامی نکات سے مربوط کرنا، تجربات کے تبادلہ خیال کا مشاہدہ کرنا۔
 - ❖ مسائل پر رد عمل، توصیف وغیرہ کے اظہار کا مشاہدہ کرنا۔
 - ❖ بچے گروہ ہی مشاغل میں حصہ لینے کے طریقہ کا مشاہدہ کرنا۔
 - ❖ معلم کے پوچھے گئے سوالات ہر بچے کے جواب دینے کا طریقہ۔
 - ❖ مباحثہ کے نکات پر بچوں کے حصہ لینے کا طریقہ کار۔
 - ❖ سبق کے دوران، سبق کے اختتام پر موجود سوالات کے جواب معلوم کرنے کے لیے کمرہ جماعت میں کی جانے والی گفتگو میں حصہ لینے، جواب دینے کا طریقہ۔

مضمون داری تحریری شواہد:

- بچوں کے نوٹ بکس، گھر کے کام کی کتابیں، درسی کتب میں لکھے گئے نکات کی تصحیح اور ہدایات دینا۔
- ❖ تمام موضوعات سے متعلق تفصیلات نوٹ بک میں لکھے ہوئے ہوں۔
 - ❖ معلومات اور جدول کی تکمیل کی گئی ہو۔
 - ❖ درسی کتاب میں موجود مشقوں کی تکمیل کی گئی ہو۔
 - ❖ نقشوں میں مختلف مقامات کی نشاندہی کرنا اور Outline نقشہ اتارنا۔
 - ❖ بچوں کے پورٹ فولیو، دیواری رسالہ میں سماجی علم سے متعلق نکات شامل ہوں۔
 - ❖ سبق کے دوران، اختتام پر دیئے گئے سوالات، مشقوں کے جواب از خود لکھنا۔ گائیڈس، Study Material وغیرہ دیکھ کر جواب نہ لکھیں۔

منصوبہ کام:

- ❖ منصوبہ کی تیاری۔
- ❖ تفویض کردہ منصوبہ کام سے متعلقہ معلومات اکٹھا کرنا۔
- ❖ اکٹھا کردہ معلومات کو ترتیب وار درج کرنا۔
- ❖ درج کردہ معلومات کا مظاہرہ، تجزیہ، تشریح کرنا۔
- ❖ رپورٹ تیار کر کے پیش کرنا، مباحثہ کرنا، سطح کی بہتری و سدھار۔

جانچ کے آلات:

سلسلہ	استعداد	تدریسی و اکتسابی طریقہ	جانچ کے آلات	شواہد
1	مضمون کا فہم	اہم سوالات پوچھنا۔ غور و فکر کے ذریعہ بچوں سے بات کروانا۔ تصویراتی خاکوں (Mindmapping) کی تشکیل کرنا۔ درسی کتاب کے مطالعہ کے بعد گروہی مباحثہ کرنا۔ سبق کے مطابق انفرادی و گروہی مشاغل کا انعقاد کرنا۔ مظاہرے، مباحثہ اور فہم۔	مشاہدات۔ زبانی امتحان۔ تحریری امتحان۔ Slip test نوٹ بکس۔ گروہی رپورٹس	مسلم کی ڈائری۔ نوٹ بکس۔ گروہی رپورٹ۔ جوابی بیاضات۔ CCE رجسٹر۔
2	دیے گئے نکات کا مطالعہ کر کے فہم کے ساتھ اظہار کرنا۔	سوچ کو ابھارنے والے سوالات کرنا۔ گروہوں میں مباحثہ کروانا۔ درسی کتاب کے عنوان کو انفرادی اور گروہوں میں مطالعہ کروانا۔ مطالعہ کے لیے مواد کی بنیاد پر خیالات کا اظہار کرنا۔ انفرادی طور پر لکھوانا۔	مشاہدات۔ زبانی امتحان۔ تحریری امتحان۔ Slip test نوٹ بکس۔ رپورٹس۔	جوابی بیاضات۔ معلم کی ڈائری۔ نوٹ بکس۔ رپورٹس۔ بچوں کی ڈائری۔ CCE رجسٹر۔
3	منصوبہ کام معلومات کو اکٹھا کرنے کی مہارتیں	مسائل کی شناخت کرنا۔ مسئلہ کے متعلق بحث کرنا۔ معلومات کو اکٹھا کرنا۔ جدول تیار کرنا۔ ایک نتیجہ پر پہنچنا۔ مظاہرہ، مباحثہ، تجزیہ۔ رپورٹس لکھوانا۔	معلم کی ڈائری۔ رپورٹس۔ نوٹ بکس۔ مشاہدات۔ زبانی امتحان۔ تحریری امتحان۔ Slip test	معلم کی ڈائری۔ معلوماتی جدول۔ نوٹ بکس۔ پراجیکٹ رپورٹس۔ CCE رجسٹر۔

4	دور حاضر کے موضوعات پر عمل	دور حاضر کے موضوعات کی نشاندہی کرنا۔ غور و فکر جگانے والے سوالات کرنا۔ مسائل کی نشاندہی۔ مسائل پر بحث۔ مسائل کے وجوہات کی پہچان۔ مسائل کے حل کے اشارے۔ دور حاضر کے موضوعات پر اپنے خیالات کو ظاہر کرنا۔ خودی سے تحریر کرنا۔	سمینار۔ گروہی بحث۔ زبانی امتحان۔ تجزیہ۔ زبانی امتحان۔ تحریری امتحان۔ Slip test	بچوں کی ڈائری۔ جوابی پرچے۔ تجاویز۔ استاد کی ڈائری۔ CCE رجسٹر۔
5	نقشہ جاتی مہارتیں۔	سبق کو پڑھنا۔ منڈل، ضلع، ریاست، ملک، دنیا کے نقشوں کا مشاہدہ کرنا۔ نقشے کا مطالعہ کرنا۔ نقشے کے علاقوں کی نشاندہی کرنا۔ نقشہ کھینچنا، درست کرنا۔ نئے نقشے بنانا۔ نقشوں پر کہنا۔	تجزیہ۔ زبانی امتحان۔ تحریری امتحان۔ Slip test بیان کرنا۔	استاد کی ڈائری۔ بچوں کی ڈائری۔ نوٹ بکس۔ جوابی پرچے۔ نقشے۔ CCE رجسٹر۔
6	توصیف، جمالیاتی حسن اور اقدار	درسی کتب کے مضمون کو مقامی موضوعات سے جوڑنا۔ (مکمل جماعتی بحث) موضوعات کی اہمیت کو گروہوں میں بحث کرنا۔ مقامی موضوعات سے ربط کرتے ہوئے تجاویز تیار کریں۔ ثقافتی روایتوں کو ورثاتی طور پر جاری رکھنے کے لیے مناسب فکر کی ترتیب، تعریف و توصیف کرنا۔	مظاہرے۔ پورٹ فولیو۔ آئٹھ ڈوٹس۔ چک لسٹ۔ تجاویز۔ تجزیات۔ زبانی امتحان۔ تحریری امتحان۔ Slip test	اسکراب بک۔ لبس۔ پورٹ فولیو۔ آئٹھ ڈوٹس۔ جوابی پرچے۔ تجاویز۔ چک لسٹ۔ اساتذہ کی ڈائری۔ CCE Register

سماجی مطالعہ - کثیر جوابی سوالات

1. سماجی علم کی یہ تعریف کس نے کی "سماجی علم انسان کے طبعی اور سماجی ماحول کا مطالعہ کرتا ہے" Mahatma Gandhi (4) Wesley & Ronskey (3) James Hemming (2) John V. Michals (1)
2. سماجی علم کی تعریف "سماجی علم سے مراد وہ علم ہے جس کے ذریعہ طلباء اس میں سماجی چاہت سے واقفیت حاصل کریں گے اور سماجی علم ایک ایسا مضمون ہے جو دوسرے علوم سے تعلق پیدا کرے گا" کس نے کہا

3. سماجی علم کی تعریف ”معاشرتی علوم کی مختصر سی شکل جو تدریس کے لئے ہے اس کو سماجی علم کہتے ہیں۔“ کس نے کہا
CABE (4) NIEPA (3) NCERT (2) SCERT (1)
Wesley & Adams (2) Committee for Social Studies (1)
J.M. Forester (4) Wesley & Ronskey (3)
4. سماجی علم کی تعریف ”سماجی علم ایک مطالعہ کے طور پر تعلیمی نصاب کا ایک حصہ ہے اور مختلف مضامین کا وفاق ہے“ کس نے کہا
John Michals (2) James Hemming (1)
Wesley & Adams (4) Committee for Social Studies (3)
5. مضمون سماجی علم کا آغاز ہوا
(1) امریکہ سے (2) انگلینڈ سے (3) ہندوستان سے (4) اٹلی سے
6. امریکہ میں قومی کونسل برائے سماجی علم کا قیام عمل میں لایا گیا
1911 (1) 1912 (2) 1910 (3) 1810 (4)
7. Economics کس زبان کے الفاظ سے لیا گیا
(1) انگلش (2) یونانی (3) لاطینی (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں
8. History کو کس زبان سے اخذ کیا گیا
(1) انگلش (2) لاطینی (3) یونانی (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں
9. Geography کو کس زبان کے الفاظ سے لیا گیا
(1) یونانی (2) لاطینی (3) انگلش (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں
10. Civics کو کونسی زبان سے اخذ کیا گیا
(1) یونانی (2) لاطینی (3) انگلش (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں
11. بہت طویل ہوتے ہیں
(1) تصریحات (2) اغراض (3) مقاصد (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں
12. مقاصد تک پہنچنے کے لئے جو مرحلے بنائے جاتے ہیں کہلاتے ہیں
(1) تصریحات (2) مقاصد (3) قدم (4) اغراض
13. مقاصد کی پیمائش کی گنجائش ہے
(1) کم (2) ہرگز نہیں (3) ہمیشہ کی جاسکتی ہے (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں
14. مہارت کا تعلق کس مملکت سے ہے
(1) ذہنی مملکت (2) عملی مملکت (3) جذباتی مملکت (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں
15. ماڈل کو تیار کرنے کا تعلق کس غرض سے ہے
(1) دلچسپی (2) اطلاق (3) مہارت (4) رویہ
16. حب الوطنی کا مظاہرہ کرنے کا تعلق کس غرض سے ہے
(1) دلچسپی (2) معلومات (3) فہم (4) رویہ
17. سماجی شہری کاموں میں دوسروں کی مدد کرنے کا تعلق اس غرض سے ہے
(1) رویہ (2) اطلاق (3) قدردانی (4) دلچسپی
18. سماجی مسائل کے متعلق کتابوں اور رسالوں کو پڑھنا کا تعلق کس غرض سے ہے

19. (1) قدردانی (2) دلچسپی (3) جذباتی میدان (4) معلومات
غلطیوں کی نشاندہی کرنا کس غرض سے تعلق رکھتا ہے
20. (1) معلومات (2) اطلاق (3) فہم (4) مہارت
مقابلہ کرنے کا تعلق کس غرض سے ہے
21. (1) معلومات (2) مہارت (3) ذہنی میدان (4) فہم
مسئلہ کا تجزیہ کرنا کا تعلق کس مملکت سے ہے
22. (1) ذہنی مملکت (2) عملی مملکت (3) معلوماتی مملکت (4) جذباتی مملکت
بچان اہلس بلوم نے تدریسی اغراض کی اس سال میں درجہ بندی کی
23. (1) 1956 (2) 1856 (3) 1986 (4) 1915
غلطیوں کی نشاندہی کرنا۔ کا تعلق کس میدان سے ہے
24. (1) جذباتی میدان (2) مہارت (3) ذہنی میدان (4) فہم
درجہ بندی کرنا کا تعلق کس غرض سے ہے
25. (1) معلومات (2) مہارت (3) اطلاق (4) فہم
تقابل کرنا کا تعلق کس مملکت سے ہے
26. (1) جذباتی (2) عملی (3) ذہنی (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں
مثالیں پیش کرنے کا تعلق کس غرض سے ہے
27. (1) اطلاق (2) دلچسپی (3) مہارت (4) فہم
نئے راستے دریافت کرنے کا تعلق کس میدان سے ہے
28. (1) ذہنی (2) جذباتی (3) قدردانی (4) عملی
مسئلہ کا تجزیہ کرنا کا تعلق کس غرض سے ہے
29. (1) اطلاق (2) قدردانی (3) فہم (4) مہارت
نتیجہ اخذ کرنے کا تعلق کس غرض سے ہے
30. (1) معلومات (2) فہم (3) اطلاق (4) دلچسپی
مدرسہ کی نمائش گاہوں کو بہتر انداز میں منظم کرنے کا تعلق کس غرض سے ہے
31. (1) رویہ (2) قدردانی (3) دلچسپی (4) اطلاق
”سماجی مسائل کے متعلق رسالے پڑھنا“ اس کا تعلق کس مملکت سے ہے
32. (1) ذہنی مملکت (2) عملی مملکت (3) جذباتی مملکت (4) مہارت
سماج میں ہونے والے سماجی کاموں میں حصہ لینا غرض کا تعلق رکھتا ہے
33. (1) رویہ (2) دلچسپی (3) قدردانی (4) مہارت
تاریخی جغرافیائی مقامات کا مشاہدہ کرنا کا تعلق اس مملکت سے ہے
34. (1) ذہنی مملکت (2) عملی مملکت (3) جذباتی مملکت (4) قدردانی
حب الوطنی کا مظاہرہ کرنا۔ اس غرض کا تعلق ہے
35. (1) رویہ (2) مہارت (3) قدردانی (4) دلچسپی
دوسروں کی رائے کا احترام کرنا۔ کا تعلق اس مملکت سے ہے

36. (1) ذہنی مملکت (2) عملی مملکت (3) جذباتی مملکت (4) مہارتی مملکت
قوانین کا احترام کرنا۔ کا تعلق اس غرض سے ہے
37. (1) رویہ (2) فہم (3) قدردانی (4) دلچسپی
عام افراد کے مسائل سے ہمدردی دکھانا۔ اس کا تعلق کس مملکت سے ہے
38. (1) ذہنی (2) اطلاقی (3) جذباتی (4) فہم
نئی تبدیلیوں کا استقبال کرنا۔ کا تعلق اس مملکت سے ہے
39. (1) ذہنی (2) فہم (3) عملی (4) جذباتی
مختلف نسلوں تو موموں کے طرز زندگی کا احترام کرنا کس میدان سے تعلق رکھتا ہے
40. (1) ذہنی میدان (2) اطلاقی میدان (3) عملی میدان (4) جذباتی میدان
تحقیقات کی قدر کرنا۔ کس میدان سے تعلق ہے
41. (1) ذہنی میدان (2) قدردانی میدان (3) جذباتی میدان (4) عملی میدان
مختلف قوموں و ملکوں کے درمیان رشتوں کی تعریف کرنا۔ کس غرض سے تعلق رکھتا ہے
42. (1) دلچسپی (2) اطلاق (3) رویہ (4) قدردانی
نقشے۔ چارٹس۔ گراف کو صحیح طور پر اُتارنا کس میدان سے تعلق رکھتا ہے
43. (1) جذباتی میدان (2) فہم (3) عملی میدان (4) اطلاق
ماڈلس کو تیار کرنا۔ کس میدان سے تعلق رکھتا ہے
44. (1) عملی میدان (2) جذباتی میدان (3) ذہنی میدان (4) اطلاق
مختلف آلوں کو مہارت کے ساتھ استعمال کرنا۔ کس غرض سے تعلق رکھتا ہے
45. (1) مہارت (2) معلومات (3) اطلاق (4) فہم
کھیلوں سے صلاحیتوں کو جوڑ کر پڑھانے کے طریقہ کو کہتے ہیں
46. (1) کہانی کا طریقہ (2) کھیل کے ذریعہ تدریس (3) ماخذی طریقہ (4) ماحول کے ذریعہ تدریس
موضوع سے متعلق سوالات کرنے کے ذریعہ سبق پڑھانے کے طریقہ کو کہتے ہیں
47. (1) لکچر طریقہ (2) مباحثہ کا طریقہ (3) سوالات کے ذریعہ تدریس (4) تجرباتی طریقہ
وہ طریقہ تدریس جس میں طلبا کو کوئی مسئلہ دیا جاتا ہے۔ طلبا اس مسئلہ کے مطابق مواد کو حاصل کر کے تجزیہ کر کے مسئلہ کا حل ڈھونڈتے ہیں کہلاتا ہے
48. (1) سوالات کے ذریعہ تدریس (2) ماخذی طریقہ (3) روایتی طریقہ (4) مسائل کے حل کا طریقہ
کل پیائٹک نے پراجکٹ کی تعریف اس طرح کی
49. (1) مقصد کے حصول کے لئے سماجی ماحول میں اپنی مرضی سے عمل کئے گئے تجرباتی مشغلے (2) دیئے گئے مشغلے کو تکمیل کرنا
(3) دیا گیا کام اپنے بڑوں سے پوچھ کر تکمیل کرنا
(4) قدرتی ماحول میں تکمیل شدہ مسائلی مشاغل
50. (1) تاریخ میں گذرے ہوئے واقعات کو ان کے ماخذی ذرائعوں کی مدد سے پڑھانا کونسا طریقہ تدریس کہلاتا ہے
(2) لکچر کا طریقہ (3) ماخذی طریقہ (4) پراجکٹ طریقہ
(5) محرکہ پیدا کرنے کے لئے حسب ذیل طریقہ تدریس کو استعمال کیا جاتا ہے
51. (1) ماحول کے ذریعہ تدریس (2) کہانی کہنے کا طریقہ (3) تجرباتی طریقہ (4) لکچر طریقہ
وہ طریقہ تدریس جس میں سننے کے ساتھ ساتھ نوٹس لکھنے کی تربیت ہوتی ہے

- (1) یونٹ طریقہ (2) پراجکٹ طریقہ (3) لکچر طریقہ (4) تجرباتی طریقہ
52. وہ طریقہ جس میں کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات ہوتی ہیں
- (1) ماحول کے ذریعہ تدریس (2) ماخذی طریقہ (3) کہانی کہنے کا طریقہ (4) لکچر طریقہ
53. وہ طریقہ جس میں مواد بنانا یا ہوا ملتا ہے
- (1) مباحثہ کا طریقہ (2) یونٹ طریقہ تدریس (3) لکچر طریقہ (4) تجرباتی طریقہ
54. کس امریکی ماہر تعلیم نے منصوبہ طریقہ تعلیم کے نظریہ کو پیش کیا
- (1) جان ڈیوی (2) جیمس ہیمنگ (3) ویسلی (4) میگل
55. ماخذی طریقہ کی شروعات کہاں ہوئی
- (1) برطانیہ (2) اٹلی (3) امریکہ (4) ہندوستان
56. ماخذی طریقہ کی شروعات کب ہوئی
- (1) اٹھارویں صدی (2) سترہویں صدی (3) بیسویں صدی (4) انیسویں صدی
57. ماخذی T.L.M کے طور پر استعمال کر کے پڑھایا جانے والا طریقہ
- Project Method (2) Play way Method (1)
Problem Solving Method (4) Source Method (3)
58. ”حقیقی زندگی سے جڑے ہوئے طریقہ سے طلباء حاصل کئے ہوئے مقصدی مشاغل کو پراجکٹ کہتے ہیں“ کس نے تعریف کی
- (1) اسٹیوین سن (2) Wasely (3) کل پیٹرک (4) اے۔سی۔ بینگ
59. منصوبہ کی تعریف ”قدرتی ماحول میں تکمیل شدہ مسائلی مشاغل“ کس نے کی
- (1) اسٹیوین سن (2) Wasely (3) کل پیٹرک (4) اے۔سی۔ بینگ
60. ماخذی طریقہ تدریس سے پڑھانے کے لئے بہت مناسب ہے
- (1) جغرافیہ (2) معاشیات (3) شہریت (4) تاریخ
61. واکراورہپ کنناما ماہرین تعلیم 1985 میں ڈیٹا جمع کرنے کے عمل کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا
- (1) 1 (2) 2 (3) 3 (4) 4
62. کسی مسئلہ کے تعلق سے معلومات حاصل کر کے جائزہ لینے کو کہتے ہیں
- (1) Role Play (2) مشاہدہ (3) سروے (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں
63. میگا سٹھینز کے سفر نامے کے لکھے ہوئے ایک حصہ T.L.M کی حیثیت سے استعمال کر کے حسب ذیل طریقہ تدریس کو اپنایا جاسکتا ہے
- (1) تجرباتی طریقہ (2) کھیل کے ذریعہ تدریس (3) ماخذی طریقہ (4) منصوبہ طریقہ
64. زمین کی شکل کا نمونہ ہے
- (1) چارٹ پر دنیا کا نقشہ (2) زمین پر نقشہ اُتارنا (3) گلوب (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں
65. Cone of experience کو کس نے بتایا؟
- (1) مہاتما گاندھی (2) ارسطو (3) Edgar dale (4) سقراط
66. Geneology Chart کو اس نام سے بھی کہا جاتا ہے
- (1) Tree Chart (2) Organisation Chart (3) Time line Chart (4) Flow Chart
67. Chronology Chart کا دوسرا نام ہے
- (1) Tree Chart (2) Time Line Chart (3) Organisation Chart (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں

68. Flow Chart کو اس نام سے بھی کہا جاتا ہے
- Table Chart (4) Organisation Chart (3) Genealogy Chart (2) Strip tease chart (1)
69. فلم اسٹریپ کا اکثر سائیز ہوتا ہے
- 70mm (4) 35mm (3) 20mm (2) 40mm (1)
70. ایسے سہ ابعادی نقشے جس میں میدان۔ پہاڑ۔ وادیاں۔ بلند و پست تفصیلات کے تیار کئے ہوتے ہیں۔ کہلاتے ہیں
71. چارٹس پر لگے گئے نکات کو ایک پتلے کا غدی ٹکڑے سے ڈھانپ کر رکھا جاتا ہے ضرورت کے لحاظ سے ایک ایک ٹکڑے کو نکال کر نکات کے بارے میں بتلایا جاتا ہے۔ یہ چارٹ کہلاتا ہے۔
72. سالانہ منصوبہ کا مطلب
- (1) اسٹیج میا پ چارٹ (2) ٹیبل چارٹ (3) ریلیف میا پ چارٹ (4) اسٹریپ ٹیر چارٹ
73. سالانہ منصوبہ تیار کرنے کے بعد بنائے جانے والا منصوبہ
- (1) تعلیمی سال کا منصوبہ جو کہ جنوری سے ڈسمبر تک بنایا جاتا ہے (2) تعلیمی سال کا منصوبہ جو کہ جون سے جون تک بنایا جاتا ہے
- (3) تعلیمی سال کا منصوبہ جو کہ اپریل سے اپریل تک بنایا جاتا ہے (4) تعلیمی سال کا منصوبہ جو کہ جون سے اپریل تک بنایا جاتا ہے
74. وہ منصوبہ جس میں معلم ایک پیریڈ میں انجام دیئے جانے والے مشاغل ترتیب سے لکھا جاتا ہے۔ کہلاتا ہے
- (1) پیریڈ پلان (2) یونٹ پلان (3) منصوبہ ساعت (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں
75. اس منصوبے میں مختلف مہینوں کے نام اور ان میں لئے جانے والے گھنٹوں کی تعداد درج ہوتے ہیں۔
- (1) سالانہ منصوبہ (2) پیریڈ منصوبہ (3) منصوبہ یونٹ (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں
76. اس منصوبہ میں تمام پراجکٹ، قدریں اور پیریڈس کی تعداد درج کی جاتی ہے
- (1) یونٹ منصوبہ (2) سالانہ منصوبہ (3) منصوبہ ساعت (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں
77. وہ منصوبہ جس میں منٹوں، منٹوں میں کیا جانے والا کام ترتیب وار درج کیا جاتا ہے۔ کہلاتا ہے
- (1) سالانہ منصوبہ (2) یونٹ منصوبہ (3) پیریڈ پلان (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں
78. Retrospective Observation کا مطلب
- (1) حال کا مشاہدہ (2) مشغلہ انجام دیتے وقت مشاہدہ (3) ماضی کے ریکارڈ کا مشاہدہ (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں
79. Case Study اُن طالب علموں پر کیا جاتا ہے جو
- (1) جو عام طور پر سب سے مل جل کر رہتے ہیں (2) ایک جماعت کے تمام طلباء پر
- (3) جو عام طور پر Adjust نہیں ہوتے (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں
80. Cumulative record میں ہوتا ہے
- (1) طالب علم کے Physical، Mental، Moral، Social کے بارے میں
- (2) طالب علم کے مختلف مضامین میں حاصل کردہ نشانات
- (3) طالب علم کے تعلیمی نفسیات کے معلومات (4) اوپر کے تمام
81. کسی سبق کی تدریس سے پہلے طلباء کی کی جانے والی جانچ کہلاتی ہے
- Summative evaluation (2) Formative evaluation (1)
- Diagnostic evaluation (4) Programme evaluation (3)

82. وہ جانچ جو کسی سبق کے درس و تدریس کے عمل آوری کے دوران کی جاتی ہے کہلاتی ہے
- Diagnostic evaluation (2) Summative evaluation (1)
Formative evaluation (4) Programme evaluation (3)
83. درس و تدریس کا عمل مکمل ہونے پر کی جانے والی جانچ کہلاتی ہے
- Programme evaluation (2) Formative evaluation (1)
Diagnostic evaluation (4) Summative evaluation (3)
84. کسی پروگرام کے اختتام پر متوقع نشانے کس حد تک پورے ہوئے معلوم کرنے والی جانچ کہلاتی ہے
- Remedial evaluation (2) Summative evaluation (1)
Programme evaluation (4) Formative evaluation (3)
85. کمرہ جماعت کے طلباء کی تعلیمی قابلیت کی پیمائش کرنے کے لئے استعمال ہونے والے امتحانات کہلاتے ہیں
- Standardise test (1) Parent mode test (2) Teacher mode test (3) ان میں سے کوئی بھی نہیں
86. اس میں طلباء کے آپسی تعلقات اور دوستانہ طریقہ کار کا مشاہدہ کیا جاتا ہے
- Check list (1) SAT (2) Sociometry (3) ان میں سے کوئی بھی نہیں
87. تلفظ کی جانچ اس میں ہوتی ہے
- زبانی ٹسٹ (1) عملی ٹسٹ (2) صحیح/غلط ٹسٹ (3) ان میں سے کوئی بھی نہیں
88. کسی بھی ضلع یا ریاست کے تمام طلباء کی تعلیمی سطح اور معلومات کی جانچ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے
- Teacher mode test (1) Standardise test (2) Oral test (3) ان میں سے کوئی بھی نہیں
89. تدریسی طریقہ بدلنے اکتساب کے حصول میں درپیش مشکلات کو دور کرنے کے باوجود تدریسی مقاصد حاصل کرنے میں چند طلباء کا کام ہوں تو کی جانے والی جانچ کہلاتی ہے
- Remedial evaluation (1) Diagnostic evaluation (2)
Programme evaluation (3) Summative evaluation (4)
90. اقل ترین اکتسابی سطحوں کو ترتیب دیا
- H.R. John (1) (2) اوسط
- Veslay (3) (4) آر-ایچ-دو بے
91. آر-ایچ-دو بے نے قومی سطح پر اقل ترین اکتسابی سطح کو ترتیب دیا
- 1980 (1) 1970 (2) 1990 (3) 1960 (4)
92. اس کے مطابق قومی سطح پر اقل ترین اکتسابی سطح کو ترتیب دیا گیا
- قومی تعلیمی پالیسی 1986 (1) کوٹھاری کمیشن (2) انڈین ایجوکیشن کمیشن (3) ایڈور بھائی پائل کمیٹی (4)
93. استعداد فروغ پائی یا نہیں دیکھنے کے لئے مدد کرنے والی جانچ
- Competency based evaluation (1) Remedial evaluation (2)
Random evaluation (3) ان میں سے کوئی بھی نہیں
94. معیاری امتحانات ہوتے ہیں

95. (1) صرف تحریری (2) صرف زبانی (3) تحریری اور زبانی (4) صرف پراجکٹ
 معیاری امتحانات کے سوالات تیار کئے جاتے ہیں
96. (1) ایک عام معلم کے ذریعہ (2) ماہر مضمون کے ذریعہ (3) صدر مدرس کے ذریعہ (4) تعلیمی کمیٹی کے ذریعہ
 Teacher mode test ان کے لئے ہوتے ہیں
97. (1) ایک ریاست کے طلباء کے لئے (2) ایک ضلع کے طلباء کے لئے
 (3) ایک منڈل کے طلباء کے لئے (4) ایک مدرسہ کی ایک جماعت کے لئے
 جماعت اول تا پنجم ہر جماعت میں پرچہ سوالات میں ہوتا ہے
98. (1) صرف زبانی (2) صرف تحریری (3) صرف پراجکٹ (4) زبانی، تحریری اور پراجکٹ
 جماعت اول تا پنجم ہر جماعت کے لئے ذیل کے لئے مساوی نشانات ہوتے ہیں
99. (1) پراجکٹ کام (2) زبانی (3) تحریری (4) زبانی، تحریری اور پراجکٹ
 طلباء کو اچھا شہری بنانے میں خاص رول نبھاتا ہے
100. (1) ریاضی کا معلم (2) سائنس کا معلم (3) سماجی علم کا معلم (4) انگلش کا معلم
 سماجی علم کے معلم کو خاص طور پر
- (1) سیاسی مسائل میں خاص شوق ہونا (2) سماجی مسائل میں خاص شوق ہونا
 (3) سیاسی اور سماجی مسائل میں خاص شوق ہونا (4) ان میں سے کوئی بھی نہیں
101. (1) تاریخ کا مطالعہ (2) فطرت کا مطالعہ اور انسانی سماج کی تاریخ
 (3) فطرت کا مطالعہ (4) انسانیت کا مطالعہ
 سوشیا لوجی میں ہوتا ہے
102. Curriculum کو اس زبان کے لفظ سے لیا گیا
 (1) یونانی (2) انگریزی (3) عربی (4) لاطینی
103. ”طلباء کو مدرسہ کے انتظامیہ کے ذریعہ مہیا کئے جانے والے تجربوں کے مجموعہ کو ہی Curriculum کہتے ہیں“ کس نے کہا؟
 (1) Rugg (2) Albertee (3) Leunard Irving (4) Anderson
104. ”کریکولم وہ ذریعہ ہے جو فرد کو زندگی کے لئے تیار کرتا ہے“ کس نے کہا
 (1) Albertee (2) Kanning Home (3) Leunord Irving (4) Rugg
105. ”Curriculum مدرسہ کی ان تمام سرگرمیوں کا نام ہے جو مدرسہ اپنے طلباء کے لئے فراہم کرتا ہے“
 (1) Rugg (2) Leunard Irving (3) Albertee (4) Secondary education commission
106. ایک موضوع کو لے کر اُس کے متعلق تمام معلومات کو ایک ہی جماعت میں شامل کیا جائے دوسری جماعتوں میں نہیں دہرایا جائے۔ کہلاتا ہے
 (1) Topical approach (2) Concentric approach (3) Spiral approach (4) ان میں کوئی بھی نہیں
107. کسی موضوع کے متعلق تمام بنیادی معلومات کو مختصر ایک جماعت میں پڑھایا جائے پھر آگے کی جماعتوں میں اس موضوع کی تفصیلی باتوں کو پیش کیا

جاتا ہے۔ کہلاتا ہے

- (1) Spiral approach (2) Topical approach (3) Concentric approach (4) ان میں کوئی بھی نہیں
108. ایک موضوع کو چند حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر حصہ کی سطح کو آسان اور مشکل کے مطابق مناسب جماعتوں میں پیش کیا جاتا ہے۔ کہلاتا ہے
- (1) Spira approach (2) Topical approach (3) Concentric approach (4) ان میں کوئی بھی نہیں
109. فرد اور اس کے اطراف و اکناف کے ماحول کا مطالعہ یہ ہے
- (1) سائنسی مطالعہ (2) ریاضی (3) سماجی مطالعہ (4) لسانیات
110. ہندوستان میں سماجی مطالعہ کی ابتدا اس سنہ میں ہوئی
- (1) 1947 (2) 1937 (3) 1950 (4) 1940
111. سماجی مطالعہ کی بنیاد اس پر ہوئی
- (1) Basic Education (2) Kothari Commission (3) Secondary Education Commission (4) Mudhair Commission
112. امریکہ میں سماجی مطالعہ پہلی بار اس سنہ میں شروع ہوا
- (1) 1918 (2) 1916 (3) 1920 (4) 1940
113. سماجی مطالعہ سماجی تاریخ اور جغرافیائی تعلق اور بین تعلق کا مطالعہ ہے۔ انھوں نے کہا
- (1) Maffat (2) Wesley (3) Hammings (4) Michaelis
114. سماجی مطالعہ کی وسعت یہ ہے
- (1) محدود (2) لامحدود (3) مختصر (4) فرد کا مطالعہ
115. سماج کا ایک اچھا فرد ملک کا ایک اچھا شہری بنانا اس مضمون کا مقصد ہے
- (1) ریاضی (2) سائنس (3) اخلاقیات (4) سماجی مطالعہ
116. سماجی مطالعہ کے مقصد کو حاصل کرنے کا وقت یہ ہے
- (1) طویل مدتی (2) قلیل مدتی (3) اوسط مدتی (4) درمیانی مدتی
117. سماجی مطالعہ کو پڑھانے کا مقصد یہ ہے
- (1) ایک اچھا ڈاکٹر بنانا (2) ایک اچھا قانون داں بنانا (3) سماجی قابلیت کو فروغ دینا (4) ایک اچھا مفکر بنانا
118. Taxonomy of Educational Objectives کو انھوں نے لکھا
- (1) Allen (2) Thorndike (3) Skinner (4) Benjamin Bloom
119. نقشے میں اضلاع کی نشاندہی کرنا اس مقصد کے تحت آتا ہے
- (1) تفہیم (2) مہارت (3) اعادہ (4) معلومات
120. معلم چست طالب علم سے اس طریقہ کی تدریس میں ہوتا ہے
- (1) بیانیہ (2) ماخذی (3) قصہ گوئی (4) زیر نگرانی
121. Taxonomy of Educational Objectives تدریسی مقاصد کی درجہ بندی اس میں کی گئی
- (1) 4 (2) 6 (3) 5 (4) 3

122. یہ طریقہ تدریس مدرسہ کے طلباء کے لئے موزوں نہیں ہے
 (1) قصہ گوئی (2) ماخذی (3) بیانیہ (4) منصوبائی
123. احساسات، جذبات سے تعلق رکھنے والا Domain یہ ہے
 (1) Cognitive (2) Psychomotor (3) Evaluation (4) Affective
124. مہارتوں کی جانچ اس مقصد سے کی جاتی ہے
 (1) Cognitive (2) Psychomotor (3) Affective (4) Education
125. Psychomotor کا تعلق طلباء کے جسم کے اس حصہ سے ہوتا ہے
 (1) دل (2) دماغ (3) آنکھ (4) ہاتھ
126. سماجی مطالعہ سب سے پہلے اس ملک میں شروع ہوا
 (1) چین (2) جاپان (3) امریکہ (4) روس
127. ابتدائی دور میں سماجی مطالعہ میں یہ حصہ نصاب تھا
 (1) اخلاقیات و دینیات (2) تاریخ و جغرافیہ (3) سماجیات و عمریات (4) شہریات و معاشیات
128. سماجی مطالعہ کو مدرسہ میں پڑھانے کا مقصد یہ ہے
 (1) مذہبی معلومات میں اضافہ کرنا (2) قصہ کہانیاں سنانا
 (3) سماج میں انسانی تعلق کو بہتر بنانا (4) مشق و مہارت پیدا کرنا
129. سبق 1857 پہلی جنگ آزادی ہند کو اس طریقہ تدریس سے بہتر طور پر پڑھایا جاسکتا ہے
 (1) منصوبائی (2) بیانیہ (3) قصہ گوئی (4) عنوانی طریقہ
130. سماجی علم میں تہذیب و تمدن کو اس حصہ میں پڑھایا جاتا ہے
 (1) جغرافیہ (2) تاریخ (3) معاشیات (4) اخلاقیات
131. سبق گرام پنچایت کی تدریس کے لئے یہ طریقہ تدریس بہتر ہے
 (1) رول پلے (2) لکچر کے ذریعے (3) چارٹ کے ذریعے (4) بورڈ کے ذریعے
132. زمین کی شکل بتانے کے لئے یہ تدریسی آلہ استعمال ہوتا ہے
 (1) اٹلس (2) گلوب (3) نقشہ (4) تختہ سیاہ
133. سماجی مطالعہ کی تدریس کے دوران طلباء کو گروپ میں تقسیم کر کے پڑھانے کا طریقہ یہ ہے
 (1) بیانیہ (2) یونٹ (3) منصوبائی (4) ماخذی
134. یہ طریقہ تدریس جمہوریت کے طرز پر ہے
 (1) Source Method (2) Socialized Recitation Method
 (3) Supervised Study Method (4) Lecture Method
135. اس طریقہ تدریس میں تمام طلباء کو انفرادی توجہ دی جاتی ہے
 (1) ماخذی (2) بیانیہ (3) قصہ گوئی (4) زیر نگرانی
136. سمینار، تبصرہ، سمپوزیم، ورک شاپ اس طریقہ تدریس کے اقسام ہیں

Source Method (2)	Socialized Recitation Method (1)
Lecture Method (4)	Supervised Study Method (3)
	.137 اس طریقہ تدریس میں معلم ایک رہبر، دوست اور مفکر ہوتا ہے
زیر نگرانی (4)	(1) قصہ گوئی (2) ٹیم چنگ
	.138 یہ طریقہ تدریس فلسفہ افادیت پر ہے
زیر نگرانی (4)	(1) مسائلی (2) منصوبائی
	.139 اس طریقہ تدریس کو گلپٹرک نے شروع کیا اور جان ڈیوی نے تکمیل کو پہنچایا
لکچر (4)	(1) ماخذی (2) مسائلی (3) منصوبائی
	.140 اس طریقہ تدریس کو حرکیاتی طریقہ کہتے ہیں
لکچر (4)	(1) منصوبائی (2) مسائلی (3) ماخذی
	.141 اس طریقہ تدریس میں سوچنے، سمجھنے کی صلاحیت کو فروغ دیا جاتا ہے
منصوبائی (4)	(1) ماخذی (2) زیر نگرانی (3) مسائلی
	.142 ماخذی طریقہ تدریس کا مقصد یہ ہے
	(1) درسی کتاب کے ذریعے تدریس (2) تفریحات کے ذریعے تدریس
	(3) تدریسی آلات کے ذریعے (4) اعادہ کے ذریعے
	.143 حالات حاضرہ کو پڑھانے کے لئے یہ طریقہ بہتر ہے
بیانیہ (4)	(1) سوال جواب (2) کونز کا طریقہ
	.144 ٹیم چنگ اس کو کہتے ہیں
	(1) طلباء کو گروپ میں کام دینا (2) طلباء میں دلچسپی پیدا کرنا
	(3) مضمون میں ماہر اساتذہ لکرتدریس دینا (4) تدریسی آلات کا استعمال کرنا
	.145 Treasure Vault of Ideas اس کو کہا جاتا ہے
لاہیری (4)	(1) میوزیم (2) لیاب (3) انزی میوشن
	.146 اسٹیڈی سرکل (Study Circle) کا مطلب یہ ہے
	(1) اساتذہ کا گروپ میں تدریس دینا (2) طلباء کو گروپ میں پڑھائی کا موقع دینا
	(3) طلباء کھیل کھیل میں تعلیم حاصل کرنا (4) درسی کتاب کی مدد سے تدریس دینا
	.147 یہ ہمارا حقیقی لیاب ہے
کھیل کا میدان (4)	(1) مدرسہ (2) سماج (3) خاندان
	.148 سماجی مطالعہ کا کلب اس مقصد کے تحت ہوتا ہے
	(1) سماجی سرگرمیاں (2) کھیل کود کی سرگرمیاں
	(3) سماجی مطالعہ کو موثر بنانے کی سرگرمیاں (4) آرٹس و سائنس کی سرگرمیاں
	.149 تمثیلی پارلیمنٹ (Mock Parliament) سے یہ فروغ دیا جاتا ہے

- (1) وقت کا صحیح استعمال
(2) پارلیمنٹ کے لڑائی جھگڑے بتانا
- (3) طلباء میں دلچسپی پیدا کرنا
(4) طلباء میں لیڈرشپ کی صفت کو فروغ دینا
150. فیلڈ ٹریپ (Field Trip) کا مطلب یہ ہے
(1) طلباء کو تفریح کرانا
(2) طلباء میں دلچسپی پیدا کرنا
(3) تعلیمی مقصد کے تحت تفریح کرانا
(4) طلباء کو مدرسہ سے باہر لے جانا
151. حالات حاضرہ کو دلچسپ بنانے کا طریقہ یہ ہے
(1) درسی کتاب کے ذریعے
(2) تختہ سیاہ کے ذریعے
(3) گلوب کے ذریعے
(4) بولیٹن بورڈ پر اخباری کٹنگ چسپاں کر کے
152. قومی یکجہتی کو فروغ دینا ان کا اولین فرض ہے
(1) خاندان
(2) لیڈر
(3) معلم
(4) سماج
153. تعلیم کا مقصد یہ ہے
(1) پڑھنا لکھنا سکھانا
(2) تمام تر شخصیات کی ترقی
(3) ملک کی ترقی
(4) علاقہ کی ترقی
154. جمہوریت ہمارے ملک کے لئے موزوں ہے یا غیر موزوں پڑھانے کے لئے یہ طریقہ تدریس بہتر ہے
(1) لکچر میٹھڈ
(2) مسابلی
(3) بحث و مباحثہ
(4) ماخذی
155. تاریخ کی تدریس کا مقصد یہ ہے
(1) طلباء کو جنگوں کے بارے میں معلوم کرنا
(2) مختلف مقامات سے واقف کرانا
(3) طلباء میں مہارت پیدا کرنا
(4) طلباء کو ماضی کے حالات بتاتے ہوئے مستقبل میں فیصلہ کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا
156. سبق کی تیاری (Lesson plan) کا مقصد یہ ہے
(1) نصاب کی جلد تکمیل
(2) طلباء میں اچھے نشانات حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا
(3) کیا پڑھانا، کیوں پڑھانا اور کیسے پڑھانا کے لئے
(4) معلم کی سہولت کے لئے
157. اشارات سبق کے اقدامات یہ ہے
(1) 6
(2) 3
(3) 4
(4) 5
158. اعلان سبق اس اقدام کے تحت آتا ہے
(1) اعادہ
(2) تفہیم
(3) تمہید
(4) پیش کش
159. یہ سہ ابعادی تدریسی آلہ ہے
(1) چارٹ
(2) تختہ سیاہ
(3) نقشہ
(4) گلوب
160. یہ ایک سمعی آلہ (Audio Aid) ہے
(1) رسالہ
(2) ٹی وی
(3) ریڈیو
(4) گلوب
161. گراف کے ذریعے اس سبق کو پڑھایا جاتا ہے
(1) تاریخ
(2) جغرافیہ
(3) معاشیات
(4) شہریت
162. Improved Teaching Aid کا مقصد یہ ہے

- (1) الیکٹرانک آلہ (2) گلوب
- (3) زیادہ خرچ کا خوبصورت آلہ (4) کم خرچ میں ناکارہ اشیاء سے تیار کیا گیا آلہ
163. سمعی و بصری آلات کی درجہ بندی Cone of Experiences کرنے والا یہ ہے
- (1) ادگر ڈیل (2) فروبل (3) آلن (4) تھارن ڈائیک
164. سب سے اہم تدریسی آلہ یہ ہے
- (1) گلوب (2) تختہ سیاہ (3) نقشہ (4) درسی کتاب
165. یہ اعادہ کی اہم خصوصیت ہے
- (1) سابقہ معلومات کی جانچ (2) عنوان اخذ کرنا (3) سبق کے اختتام پر جانچ کرنا (4) معلومات فراہم کرنا
166. زیر تربیت معلم کو یہ ٹریننگ دی جاتی ہے
- (1) Inservice (2) Long service (3) Micro Teaching (4) Teaching Learning
167. مسلسل جامع جانچ (Continuous comprehensive Evaluation) یہ ہے
- (1) یونٹ کے ختم پر جانچ (2) مسلسل تمام سرگرمیاں کی جانچ (3) سال کے اختتام پر جانچ (4) مختلف امتحانات
168. M.L.L سے مراد یہ ہے
- (1) اقل ترین اکتساب (2) درمیانی اکتساب (3) ابتدائی اکتساب (4) اوسط ترین اکتساب
169. چارٹس اس تدریسی آلہ کی مثال ہے
- (1) سمعی Audio (2) بصری Visual (3) سمعی بصری (4) الیکٹرانک
170. سماجی جنگلات (Social Forestry) کا مطلب یہ ہے
- (1) درخت لگانا (2) درخت کاٹنا (3) گروپ میں لگانا (4) درخت کی حفاظت کرنا
171. ہمارے ملک کو سونے کی چڑیا اس لئے کہا گیا
- (1) تہذیب و تمدن (2) وافر قدرتی وسائل (3) گنجان آبادی (4) ذیلی براعظم
172. سبق اکبر اعظم پڑھانے کے لئے موزوں ہے
- (1) ڈرامہ (2) رول پلے (3) قصہ گوئی (4) لکچر میٹھڈ
173. ہندوستان کو آزادی کب ملی۔ یہ سوال اس مقصد کے تحت ہے
- (1) معلومات (2) تفہیم (3) اعادہ (4) مہارت
174. نقشے میں بنیادی مہارت یہ ہے
- (1) نقشہ اتارنا (2) نقشے میں رنگ بھرنا (3) نقشہ پڑھنا (4) نقشے میں مقامات کی نشاندہی کرنا
175. یہ دو بعدی (Two Dimension) تدریسی آلہ ہے
- (1) گلوب (2) چارٹ (3) ماڈل (4) نمونہ
176. مائیکرو ٹیچنگ کے لئے درکار وقت یہ ہے
- (1) 10 سے 15 منٹ (2) 7 سے 10 منٹ (3) 5 سے 7 منٹ (4) 10 سے 12 منٹ
177. کمیونٹی طرز کی تعلیم یہ ہے
- (1) کمیونٹی کے ذریعے سے (2) کمیونٹی کی مداخلت نہ ہو (3) کمیونٹی کے اصول اور مقاصد کے تحت (4) کمیونٹی کی مدد سے

178. میکرو ٹیچنگ کا مقصد یہ ہے
 (1) طلباء میں دلچسپی پیدا کرنا
 (2) زیر تربیت معلم میں مہارتوں کو فروغ دینا
 (3) طلباء میں مہارتوں کو فروغ دینا
 (4) طلباء میں رجحانات کو فروغ دینا
179. نقشے میں پہاڑوں کو اس رنگ سے بتایا جاتا ہے
 (1) کالا
 (2) لال
 (3) ہرا
 (4) چاکلیٹی
180. Formative Evaluation اس کو کہتے ہیں
 (1) سبق کے اختتام پر جانچ کرنا
 (2) سبق شروع کرنے سے پہلے جانچ کرنا
 (3) دوران سبق مسلسل جانچ کرنا
 (4) شخصیت کی جانچ
181. SAT کے ذریعے اس کی جانچ ہوتی ہے
 (1) شخصیت کی جانچ
 (2) پڑھائے گئے اسباق کی جانچ
 (3) آرٹ اینڈ کرافٹ کی جانچ
 (4) کھیل کود کی جانچ
182. منصوبہ سبق میں اعادہ اس اقدام میں آتا ہے
 (1) تمہید
 (2) تفہیم
 (3) سبق کے اختتام پر
 (4) سبق کے دوران
183. محرکہ (Motivation) اس کو کہتے ہیں
 (1) طلباء کو تفریح کرانا
 (2) طلباء کو کھیل کود کرانا
 (3) طلباء کو سبق کے طرف راغب کرنا
 (4) طلباء کو تجربات کرانا
184. تدریسی پیشہ اختیار کرنے سے پہلے یہ کورس کیا جاتا ہے
 (1) In service course
 (2) Pre service course
 (3) Computer course
 (4) Refresher course
185. مشاغل پر مبنی تدریس کا مقصد یہ ہے
 (1) طلباء کی شخصیت میں تمام تر ترقی
 (2) ملک کی معاشی ترقی
 (3) قومی مقاصد کا حصول
 (4) ملک کی سائنسی ترقی
186. تدریسی آلات کی تیاری انہیں کرنا چاہئے
 (1) مدرسہ
 (2) طلباء
 (3) معلم
 (4) والدین
187. کمرہ جماعت میں سیکھی ہوئی چیزوں کا روزمرہ زندگی میں استعمال اس مقصد کے تحت ہوتا ہے
 (1) معلومات
 (2) اطلاق
 (3) تفہیم
 (4) مہارت
188. دنیا کے نقشے میں سمندر کو اس رنگ سے ظاہر کیا جاتا ہے
 (1) لال
 (2) ہرا
 (3) نیلا
 (4) پیلا
189. گلوب کے استعمال سے یہ مقصد حاصل ہوتا ہے
 (1) تفہیم
 (2) معلومات
 (3) اطلاق
 (4) مہارتیں
190. تہنائی درجہ پر سماجی مطالعہ کی تدریس کا طریقہ یہ بہتر نہیں ہے
 (1) لکچر طریقہ
 (2) ماخذی طریقہ
 (3) منصوبائی طریقہ
 (4) مسائلی طریقہ
191. اٹلس میں یہ ظاہر ہوتے ہیں
 (1) مختلف مقامات
 (2) طبعی و سیاسی نقشہ جات
 (3) پہاڑوں کا دریاؤں کا اندراج
 (4) تاریخی واقعہ

192. Traffic sense سڑک پر چلنے کے اصول کے سبق کو اس طریقہ پر پڑھانا موزوں ہوگا
 (1) ماخذی (2) لکچر طریقہ (3) منصوبائی (4) عنوانی
193. 14 سال کی عمر تک تمام طلباء کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرنا اس آرٹیکل کے تحت آتا ہے
 (1) آرٹیکل 42 (2) آرٹیکل 45 (3) آرٹیکل 44 (4) آرٹیکل 43
194. Right to Education اس تاریخ کو نافذ ہوا
 (1) جنوری 2010 (2) مئی 2010 (3) اپریل 2010 (4) مارچ 2010
195. ایک ہی عنوان کے تحت مختلف جماعتوں میں ان کے معیار کے لحاظ سے طلباء کو درس دینا یہ کہلاتا ہے
 (1) چکر دار طریقہ (2) قصہ گوئی (3) لکچر (4) منصوبائی
196. اس میں کونسا مقصد سماجی علم کو پڑھانے کا نہیں ہے
 (1) معلومات میں اضافہ کرنا (2) تہذیب و تمدن سے واقفیت (3) طبعی ماحول سے واقفیت (4) ملازمت کا حصول
197. تاریخی جنگوں کے بارے میں درس کے دوران معلم کو اس پر زیادہ اہمیت دینی ہوگی
 (1) جنگوں کی اہمیت (2) جنگ کے سماج پر اثرات (3) بادشاہوں کی قابلیت (4) سلطنت کی وسعت
198. علم جغرافیہ میں کسی مقام اور وقت کے تعین میں مددگار ہوتے ہیں
 (1) خط استوا (2) خط جدی (3) خطوط طول بلد و عرض بلد (4) خط سرطان
199. سماجی علم میں جغرافیہ پڑھانے کا مقصد یہ ہے
 (1) پہاڑوں اور دریاؤں کی نشاندہی (2) انسانی زندگی میں جغرافیائی حالات کس طرح کارآمد ہوتے ہیں
 (3) مقامات کی حد بندی (4) مشق و مہارت
200. شہریت پڑھانے والے معلم میں پائی جانے والی اہم خصوصیت
 (1) سماجی خدمت (2) مضمون سے دلچسپی (3) بلند کردار (4) حب الوطنی
201. بنیادی حقوق کو اس حصہ میں پڑھایا جاتا ہے
 (1) تاریخ (2) شہریت (3) معاشیات (4) جغرافیہ
202. اقوام متحدہ (UNO) کو پڑھانے کا مقصد یہ ہے
 (1) قومی یکجہتی کو فروغ دینا (2) دوسرے ممالک کے بارے میں جاننا
 (3) بین الاقوامی مفاہمت (4) دوسرے ممالک سے تجارت
203. قومی اور بین الاقوامی خبروں کو اس پر لگایا جاتا ہے
 (1) تختہ سیاہ (2) بیلیٹن بورڈ (3) نوٹس بورڈ (4) آپریشنل بلاک بورڈ
204. لفظ Curriculum اس زبان سے لیا گیا
 (1) انگریزی (2) یونانی (3) لاطینی (4) فرانسیسی
205. حفظانِ صحت کے لئے ڈاکٹر کو مدرسہ میں طلباء کا طبی معائنہ کرانا یہ ہے

(1) کمرہ جماعت کو سماج کے پاس لے جانا

(2) سماج کو کمرہ جماعت میں لانا

(3) طلبا کو سماجی ذرائع سے واقف کرانا

(4) ان میں سے کوئی نہیں

206. SUPW کا مقصد یہ ہے

(1) سماجی معلومات (2) تفریحی مشاغل (3) سماجی استعمال میں آنے والا کام (4) ذہنی مہارت کا کام

207. یہ ایک سمعی بصری (Audio Visual) آلہ ہے۔

(1) ریڈیو (2) چارٹ (3) ماڈل (4) ٹیلی ویژن

208. Blueprint بلو پرنٹ اس میں بنایا جاتا ہے

(1) مائیکرو ٹیچنگ (2) تدریسی آلات (3) SAT کے لئے (4) Project کے لئے

جوابات KEY

1	1	16	4	31	3	46	3	61	3	76	1	91	3	106	1
2	2	17	1	32	2	47	4	62	3	77	3	92	1	107	3
3	3	18	2	33	3	48	1	63	3	78	3	93	1	108	1
4	4	19	3	34	1	49	2	64	3	79	3	94	1	109	3
5	1	20	4	35	3	50	4	65	3	80	4	95	2	110	2
6	2	21	1	36	1	51	3	66	1	81	4	96	4	111	1
7	3	22	1	37	3	52	4	67	2	82	4	97	4	112	2
8	3	23	3	38	4	53	3	68	3	83	3	98	1	113	3
9	1	24	4	39	4	54	1	69	3	84	4	99	3	114	2
10	2	25	3	40	3	55	3	70	1	85	3	100	3	115	4
11	3	26	4	41	4	56	4	71	4	86	3	101	2	116	1
12	4	27	1	42	3	57	3	72	4	87	1	102	4	117	3
13	1	28	1	43	1	58	4	73	2	88	2	103	3	118	4
14	2	29	3	44	1	59	1	74	2	89	1	104	4	119	2
15	3	30	3	45	2	60	4	75	3	90	4	105	4	120	1
121	4	132	2	143	2	154	3	165	3	176	3	187	2	198	3
122	3	133	3	144	3	155	4	166	3	177	3	188	3	199	2
123	4	134	2	145	4	156	3	167	2	178	2	189	4	200	4
124	2	135	4	146	2	157	2	168	1	179	4	190	1	201	2

125	4	136	1	147	2	158	3	169	2	180	3	191	2	202	3
126	3	137	4	148	3	159	4	170	3	181	2	192	3	203	2
127	2	138	2	149	4	160	3	171	2	182	3	193	2	204	3
128	3	139	3	150	3	161	3	172	2	183	3	194	3	205	2
129	1	140	1	151	4	162	4	173	1	184	2	195	1	206	3
130	2	141	3	152	3	163	1	174	3	185	1	196	4	207	4
131	1	142	2	153	2	164	2	175	2	186	3	197	2	208	3

aaa

MODEL PAPER - 2016

TET

Time: 3 Hours

PAPER - II

Max. Marks: 150

وقت : 2 گھنٹے 30 منٹ

نشانات : 150

ہدایات:

1. بک لٹ حاصل کرنے کے بعد آپ کا ہال ٹکٹ نمبر بائیں جانب کے باکس میں لکھئے۔
2. اوپر دی گئی صفحات کی تعداد، بک لٹ میں موجود صفحات کی تعداد سے چیک کیجئے۔
3. تمام صفحات پر کتابت ہوئی، چیک کیجئے کوئی صفحہ بک لٹ سے نہ نکالئے۔
4. دیئے گئے OMR جواب شیٹ میں ہی آپ کے جوابات کی نشاندہی کیجئے۔ OMR جوابی شیٹ کے دونوں جانب دی گئی ہدایات کو پڑھ کر اس پر عملی کیجئے۔ ٹکٹ بک لٹ میں جوابات مت لکھئے۔
5. یہ بک لٹ 150 کثیر انتخابی سوالات پر مشتمل ہے۔ تمام سوالات کے جوابات دیجئے۔
6. بک لٹ میں کوئی بھی رقم نہ کریں۔ بک لٹ کے آخر میں دیئے گئے سادہ کاغذ پر ہی رقم کام کیجئے۔
7. امتحان کی تکمیل کے بعد OMR جوابی شیٹ کو اپنے ہال سپرنٹنڈنٹ کے حوالے کیجئے۔
8. کوئی بھی امیدوار کو امتحان ہال سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہے جب تک کہ امتحان کا وقت مکمل نہ ہوں۔

PART - I

CHILD DEVELOPMENT AND PEDAGOGY

1. بدلتے حالات میں اپنے جذبات و احساسات کو قابو میں رکھنا کہلاتا ہے۔
(1) خود احتسابی (2) خود محرک (3) خود آگاہی (4) خود ضبطی
2. مسئلے کے حل میں اکتساب کیلئے مدد کرنا جو محسوسیت معلم طلباء کی آزادانہ نشوونما کی اجازت دیتا ہے۔
(1) ہدایتی گفتگو (2) اسکیفولڈنگ
(3) زون آف پراسیمیل ڈیولپمنٹ (4) خود کار ہدایتیں
3. اس طریقہ میں بچہ کو سمجھنے کیلئے معلم فطری ماحول میں اس کے طرز عمل کا مشاہدہ کر کے اس کا ریکارڈ رکھتا ہے۔
(1) ریٹنگ اسکیل (2) اینک ڈونل (3) کیس اسٹڈی (4) تجرباتی
4. نوزائیدہ بچے کا وزن اتنے میں چار گنا ہو جاتا ہے۔
(1) 1 سال (3) 6 مہینوں (3) 2 سالوں (4) 3 سالوں
5. عالمی قواعد (Universal Grammar) جس کو چامسکی نے بیان کیا۔
(1) ضابطوں کے ذخیرے کا جز جس کو تمام جانوروں کے زبانوں پر استعمال کرتے ہیں۔
(2) ضابطوں کے ذخیرے کا جز جس کو تمام بچوں پر استعمال کرتے ہیں۔
(3) ضابطہ کے ذخیرے کا جز جس کو تمام انسانی زبانوں پر استعمال کرتے ہیں۔
(4) فروغ پائے ہوئے ضوابط جس کو دنیا کے تمام جانداروں کے زبانوں پر استعمال کرتے ہیں۔

6. سماجی پختگی کا عمل اس دور سے شروع ہوتا ہے۔
- (1) بچپن (2) بلوغیت (3) عنفوان شباب (4) لڑکپن
7. دسویں جماعت کا ایک طالب علم سبق کے مکرر اکتساب کے لئے (یکساں) اتنی ہی تعداد میں کوشش کرتا ہے۔ طالب علم کا بچت اسکور ہے۔
- (1) 100 (2) 25 (3) 50 (4) 0
8. اس معذوریت والے بچوں کی تدریس کیلئے ہونٹوں کی پڑنے والی (lip reading) تکنیک استعمال ہوتی ہے۔
- (1) اکتسابی معذور (2) سریرل پالسی (3) سمعی معذور (4) بصارتی معذور
9. رہنمائی کا بنیادی مقصد ہوتا ہے۔
- (1) طلباء کو بڑوں کے فرمانبردار بنانا۔
(2) طلباء جو مسائل کا سامنا کرتے ہیں ان کی شناخت کرنا۔
(3) طلباء میں رہنمائی کے تعلق سے آگاہی پیدا کرنا۔
(4) طلباء کو اپنی پسند کے انتخاب میں مدد کرنا تاکہ وہ آزادانہ طور پر خود سے فیصلہ لے سکیں۔
10. مسلسل جامع جانچ میں 'جامع' حسب ذیل علاقے میں فرد کی جانچ کو ظاہر کرتا ہے۔
- (a) ادراک کی (b) تاثراتی (c) نفسی و حرکی
- (1) (c) اور (a) (2) (a) اور (b) (3) (a) اور (b) (4) (b) اور (c)
11. ایبنگ ہاس کے مطابق بھولنے کی رفتار کی شرح اس کے فوری بعد زیادہ ہوتی ہے۔
- (1) اکتساب کے تین دن کے وقفہ سے
(2) 31 دن کے وقفہ سے
(3) اکتساب کے 20 منٹ کے وقفہ سے
(4) اکتساب کے دو دن کے وقفہ سے
12. فرد کی نشوونما حسب ذیل کے باہمی ربط پر منحصر ہوتی ہے۔
- (a) جسمانی (b) ذہنی (c) جذباتی
- (1) (c) (a) (2) (a) (b) اور (c) (3) (a) (b) اور (c) (4) (b) (c) اور (a)
13. اس قسم کے محرکے میں محرکہ تا دیر قائم رہتا ہے۔
- (1) بیرونی (2) غیر حقیقی (3) خارجی (4) داخلی
14. 2009 کے تعلیمی حق کے ایکٹ کے مطابق 14 سال تک کی عمر والے بچے جو ان کے دائرہ اختیار میں قیام پذیر ہوتے ہیں ان بچوں کے ریکارڈس رکھنے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔
- (1) لوکل اتھارٹی (2) ہیڈ ماسٹر (3) منڈل ایجوکیشن آفیسر (4) ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر
15. حسب ذیل ایک 10 سالہ لڑکی کو سیکھنے میں موثر مدد کرتی ہے۔
- (1) اکتساب اور آمادگی (2) آمادگی، پختگی اور اکتساب (3) اکتساب اور پختگی (4) پختگی اور آمادگی
16. مختلف زبانوں کو بولنے والے لوگ ایک گاؤں میں رہتے ہیں۔ مشمولی تعلیمی پالیسی کے مطابق اس گاؤں میں اس قسم کے ایلیمینٹری اسکول کے قیام کی ضرورت ہے۔
- (1) تمام کے لیے مشترک اسکول
(2) اسکول جس میں زیادہ بولی جانے والی زبان ذریعہ تعلیم ہو
(3) ہر زبان پر مبنی علیحدہ اسکول
(4) واحد اسکول جس میں ہر زبان کے سیکشن ہوں

17. DAT کا پھیلاؤ ہے۔
- (1) متفرق اہلیتوں کا ٹسٹ (2) متفرق رویوں کا ٹسٹ (3) متفرق تحصیلی ٹسٹ (4) متفرق رجحانی ٹسٹ
18. NCF - 2005 کے مطابق معلم کو استعمال کرنا چاہیے۔
- (1) درسی کتب کو صرف مقامی زبان میں فروغ دیں
(2) صرف ریاستی حکومت کے جانب سے شائع ہونے والی مضمون کے لیے واحد درسی کتب
(3) مضمون کے لیے واحد درسی کتاب
(4) مضمون کے لیے کئی درسی کتابیں
19. جب بے بی بھوک کی وجہ سے روتی یا بے چینی محسوس کرتی ہے اور ہر وقت والدین کا فوری رد عمل ظاہر کرنا اس کو یہ سمجھاتا ہے کہ والدین اس کی تمام ضرورتوں کو پورا کریں گے۔ اس کے نتیجے میں حسب ذیل ایک، بے بی میں نشوونما پانا شروع ہوتا ہے۔
- (1) پہل کرنا (2) شناخت (3) اعتماد (4) خود مختاری
20. حسب ذیل ایک تدریس کے تعلق سے صحیح نہیں ہے۔
- (1) دلچسپی (2) زور آوری (3) ہدایت (4) محرکہ
21. مدرسہ میں کمرہ جماعت کے لیے اکتسابی ماحول کی تخلیق کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔
- (1) طلباء کا قائد (2) لوکل اتھارٹی (3) معلم (4) منڈل ایجوکیشن آفیسر
22. حسب ذیل ایک عنفوان شباب کے دور میں Havighurst's کے نشوونما کا کام (تفویض) ہے۔
- (1) خود کی جسمانی ساخت کو قبول کرتے ہوئے اپنے جسم کا موثر استعمال
(2) روزمرہ زندگی کے لیے ضروری تصورات کی تشکیل
(3) جنسی فرق اور جنسی پاکبازی کا اکتساب
(4) بحیثیت نشوونما پانے والے فرد کے خود کی جانب صحت بخش رویوں کی تعمیر۔
23. وہ مہج کے درمیان فرق کی شناخت ہے۔
- (1) تعلیم (2) اعلیٰ سطح کی مشروطیت (3) مسدودی (4) تمیز
24. پیاجے کے مطابق اس کے دوران زبان کا فروغ تیزی سے انجام پاتا ہے۔
- (1) حسی حرکی (2) ماقبل تفاعل (3) مقرون عملیات (4) رسمی عملیات
25. ”اظہار خیال کی آزادی“ ہے۔
- (1) حق اطفال ہے (2) صرف مدرسہ جانے والے تمام بچوں کا حق ہے
(3) حقوق اطفال نہیں ہے (4) صرف ذہنی صحت مند بچوں کا حق ہے
26. تسکین کا وہ احساس جو طرز عمل کے دوبارہ آنے کی ترتیب کو بڑھاتا ہے، کہلاتا ہے۔
- (1) قانون آمدگی (2) قانون تسلسل (3) قانون مشق (4) قانون تاثر
27. بچے کے انگوٹھے پر کڑوے مادے کا استعمال انگوٹھا چوسنے کی عادت کو چھڑانے کے لیے ہے۔
- (1) سزا (2) صفر کمک (3) منفی کمک (4) مثبت کمک
28. وہ تدریسی حکمت عملی جس میں جمہوری طرز شامل نہیں ہے۔
- (1) ٹیٹوریل حکمت عملی (2) ذہن کو جھنجھوڑنے والی حکمت عملی (3) گروہی مباحثہ کی حکمت عملی (4) منصوبائی حکمت عملی

29. حسب ذیل ایک داخلی انفرادی تفاوت کی مثال ہے۔
- (1) کھیل اور تعلیم دونوں میں دلچسپی کے باوجود 'A' ہمیشہ کھیل میں برتری حاصل کرتا ہے۔
- (2) 'B' ہمیشہ اپنے ہم عصر طلباء سے جھگڑا کرتا ہے جبکہ 'A' خاموش اور پرسکون رہتا ہے۔
- (3) 'A' اور 'B' مل کر سنگیت کرتے ہیں جس میں 'B' کو برتری حاصل ہے۔
- (4) یکساں گھنٹوں کی تعداد میں پڑھنے کے باوجود 'A' تصور (مفہوم) کو سیکھنے میں 'B' کے بہ نسبت زیادہ وقت لیتا ہے۔
30. فرد کی شخصیت اس کا نتیجہ ہوتی ہے۔

- (1) سماجی ڈھانچہ
- (2) جینی جبلی صلاحیتیں اور ماحولی پر دور
- (3) جینی جبلی صلاحیتیں
- (4) بچوں کی پرورش

PART - II

LANGUAGE - I : URDU

31-36 دی گئی نظم کو پڑھ کر سوالات کے جوابات دیجیے۔

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
شفا اپنی تقدیر ہی میں نہ تھی
وہ کیا چیز ہے، آہ، جس کے لیے
جبیں سجدہ کرتے ہی کرتے گئی
کہیں کیا جو پوچھے کوئی ہم سے میر
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے
کہ مقدور تک تو دوا کر چلے
ہر اک چیز سے دل اٹھا کر چلے
حق بندگی ہم ادا کر چلے
جہاں میں تم آئے تھے کیا کر چلے

31. 'دعا'، 'دوا' الفاظ کہلاتے ہیں۔

- (1) ردیف (2) قافیہ (3) مطلع (4) مقطع
32. شاعر کی تقدیر میں کیا نہیں؟
- (1) دوا (2) دعا (3) شفا (4) ادا
33. جبیں کے معنی
- (1) رُخ (2) گال (3) پیشانی (4) ہونٹ
34. میر نے کیسا مزاج پایا؟
- (1) امیرانہ (2) فقیرانہ (3) رئیسانہ (4) درویشانہ
35. شاعر نے حق بندگی کس طرح ادا کیا؟
- (1) صدایتے ہوئے (2) دوا دیتے ہوئے (3) سجدہ کرتے ہوئے (4) دعا کرتے ہوئے
36. 'جہاں میں تم آئے تھے کیا کر چلے' اس شعر کا مصرعہ ہے۔
- (1) مطلع کا (2) شاہ بیت کا (3) حسن مطلع کا (4) مقطع کا

37-42 دیئے گئے پیرا گراف کو پڑھ کر سوالات کے جوابات دیجیے۔

غالب، ذوق، مومن اس پر آشوب دور کے شعراء ہیں جس میں ہنگامہِ اندر نے رہی شاہی بساط بھی اُلٹ دی تھی۔ ان شعراء کے لفظ لفظ میں سوز و گداز اور حرف حرف میں درد مندانہ کیفیت موجود ہے۔ جو بات کہتے ہیں دل سے نکلی ہوئی ہے اور اثر میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ان کا عشق سچا ہے، اُن کا معشوق حسن ہے، کوئی حسین نہیں۔ تعریف حسن کی ہے کسی حسین کی نہیں۔ غرض یہ کہ عشق و حسن کے ظاہری لوازمات پر ان کی نظر نہیں ٹھہرتی۔ دہلی کے شعراء کے کلام میں داخلیت کا غلبہ بھر پور نظر آتا ہے۔ جذبات میں شدت اور روحانیت پائی جاتی ہے۔ زبان میں سادگی، متانت، اختصار، فارسی ترکیبیں اور شکستگی بھی پائی جاتی ہے۔ دہلی میں شاعری اپنی مصنوعی حیثیت سے ایسی بنیادوں پر کھڑی ہوتی ہے جو انسانی زندگی کے ساتھ ہمیشہ وابستہ اور قائم رہنے والی ہے۔ دبستانِ دہلی میں ایسی کیفیت ہے جو ہمیشہ لطف دینے والی، ہمیشہ قائم رہنے والی اور ہمیشہ نئے رنگ و روپ دینے کی ضرورت ہے۔ دہلی کا اس زمانے کا ماحول تغزل کے لیے بے حد موزوں تھا۔ دہلی کی پوری فضاء غزل کے نغموں سے گونج اٹھی اور اس دبستان کی شاعری میں داخلیت کا عنصر زیادہ ہے۔

37. دبستانِ دہلی کے ایک شاعر
- (1) ناسخ (2) آتش (3) دبیر (4) مومن
38. دبستانِ دہلی میں اس بات کا عنصر زیادہ ہے۔
- (1) داخلیت (2) خارجیت (3) حسیت (4) معنویت
39. 'بساط' کے لغوی معنی
- (1) وساطت (2) انبساط (3) وسعت (4) چوسر اور شطرنج کھیلنے کا کپڑا تختہ
40. دبستانِ دہلی کی شاعری معنوی حیثیت سے ان بنیادوں پر کھڑی ہے۔
- (1) انسانی زندگی کے ساتھ دیر پا قائم نہیں رہنے والی (2) انسانی زندگی کے ساتھ ہمیشہ وابستہ اور قائم رہنے والی
- (3) اندر کے حالات پر ہی قائم رہنے والی (4) وقت اور حالات کے ساتھ بدلنے والی
41. اندر کے حالات اور دہلی کا زمانہ اس صنف کے لئے بہت موزوں تھا۔
- (1) قصیدہ (2) غزل (3) مرثیہ (4) مثنوی
42. دبستانِ دہلی سے وابستہ شعراء کے کلام میں حرف حرف یہ کیفیت ملتی ہے۔
- (1) عقیدت مندانہ کیفیت (2) رعب اور بد بول والی کیفیت (3) درد مندانہ کیفیت (4) غنائی کیفیت
43. پڑھانا سکھانے کے اس طریقے میں بکری کی تصویر دکھا کر بکری کا تلفظ کراتے ہیں۔ پھر ب کا تلفظ بتا کر ب کی شکل کی مشق کراتے ہیں۔
- (1) صوتیاتی طریقہ (2) صوتی طریقہ (3) ابجدی طریقہ (4) جملے کا طریقہ
44. ایک طالب علم الفاظ، محاوروں اور ضرب المثل کا مفہوم سمجھتا ہو تو اردو تدریس کے اس ادا کی مقصد کی تکمیل ہوتی ہے۔
- (1) تفہیم (2) اطلاق (3) ترکیب (4) معلومات
45. لنگوانون ہے۔
- (1) عکس کو پردے پر بڑا کر کے دکھانے والا آلہ (2) پروگرام کو راست نشر کرنے والا آلہ
- (3) مشاعروں کی سی ڈیز بتلانے والا آلہ (4) تلفظ درست کرنے کا آلہ

46. ”معلومات کا باب الداخلہ“ کہتے ہیں۔
 (1) کمپیوٹر (2) کتاب (3) حواس (4) ذہن
47. صحیح جوڑ ملائیے۔
 (1) سرسید احمد خاں - غبارِ خاطر (3) مشتاق احمد یوسفی - موج تبسم
 (3) ڈاکٹر ذاکر حسین - چودہ کہانیاں (4) شوکت تھانوی - چراغ تلے
48. خون کارنگ کے گیت کار ہیں۔
 (1) حفیظ جالندھری (2) بیکل اُتساہی (3) اختر شرانی (4) میراجی
49. ”میں مضمون لکھتا ہوں۔“ خط کشیدہ لفظ ضمیر کی کونسی قسم ہے؟
 (1) ضمیر تنکیر (2) ضمیر موصولہ (3) ضمیر اشارہ (4) ضمیر شخصی
50. بازو میں نہ تو میرے گرہ باندھ
 سمجھاؤں جو پند اسے گرہ باندھ اس شعر میں شاعر نے کونسی صنعت استعمال کی ہے؟
 (1) صنعت تینیس (2) صنعت مبالغہ (3) صنعت کنایہ (4) صنعت استعارہ
51. ”دھوپ بارش کھرے کی ردا میں کاٹ کر“ خط کشیدہ لفظ کے معنی۔
 (1) شبنم (2) کھر (3) بادل (4) چادر
52. اسم ظرف سے ظاہر ہوتا ہے۔
 (1) حالت (2) زماں و مکاں (3) کیفیت (4) صفت
53. ”واہ شیر! تم نے میدان مار لیا“ اس کی مثال ہے۔
 (1) تضاد (2) تشبیہ (3) تضاد (4) مبالغہ
54. وہ اسم جو کسی صفت یا خاصیت کی وجہ سے مشہور ہو جائے۔
 (1) لقب (2) تخلص (3) خطاب (4) عرف
55. ’ملک‘ کی جمع ہے۔
 (1) ملائکہ (2) ملوک (3) ممالک (4) املاک
56. حروف قمری کی نشاندہی کیجئے۔
 (1) ط ظ ل ن (2) ا ب ج ح (3) و ڈ ر ز (4) س ش ص ض
57. ”پیروں تلے روندنا“ کے معنی۔
 (1) دوڑنا (2) ریگنا (3) پیروں سے کچلنا (4) پیروں پر چلنا
58. اے خدا!، سنو! حروفِ فجائیہ کی یہ صورت ہے۔
 (1) ندائیہ (2) استعجابیہ (3) تحسین (4) آفریں
55. لمسی اشارے ہیں۔
 (1) کہنی مارنا (2) سیٹی بجانا (3) تالی بجانا (4) چنگلی بجانا
56. اس کے تحت اعلیٰ ثانوی (ہشتم تا دہم) تین زبانوں کی تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔
 (1) مدھ لیا کمیشن (2) کوٹھاری کمیشن (3) سرلسانی فارمولہ (4) (4)

PART - II (A)

GENERAL ENGLISH

61-65: Read the following passage.

If you look around and observe common people, you'll recognise that, they too have a big dream. They ignore it. They deny it. They even bury it. It also happens due to lack of knowledge and ignorance about the power of learning.

If you look around and observe excellent people, you'll recognise that, they have a big dream. They never ignore it, nor do they deny it. If they had done mistakes in the past, they free themselves from self-contempt. They live their dream by extracting more and more knowledge from the nature, surroundings, environment, past experience and most importantly of all..... their failure. They act in a more mature way by accepting that nobody is perfect! There is always a room for doing things in a better way.

Excellent people are those who face tremendous setbacks. They don't succeed because they have an absence of problems, but because they have an abundance of strategies to implement and rise above setbacks.

Not surprisingly, excellent people don't blame themselves or others for setbacks or don't even believe in excuses, they believe in results and only results. They know this truth of life that it is a big world out there and in terms of opportunity, it's getting bigger all the time.

If you are not fulfilled or as successful or as prosperous as you know you could be, stop making excuses and stop blaming your parents, your education, your surroundings and take full responsibility for your circumstances. Get up and look for the situation you want and if you can't find it, make it.

61. Common people do not realise their dreams due to the ignorance about
 (1) the power of learning (2) The power of money
 (3) the power of people (4) the power of light
62. Excellent people live their dreams by extracting from
 (1) nature, social circle and failure (2) nature, money and failure
 (3) nature, environment and personal charm
 (4) nature, past experience and failure
63. Excellent people.....
 (1) never face setbacks (2) face setbacks
 (3) are always perfect (4) are self-contemptuous
64. The truth of life is in.....
 (1) term of opportunity (2) term of power
 (3) terms of people (4) terms of excuses
65. If you can't find the situation you want, you have to.....

- (1) give up (2) look around for help + (3) make it (4) postpone it

66-70: The following passage contains numbered blanks. Identify the correct option for each of the blanks from those against each number.

If possible find a quiet place to study. You.....(66) to spend a reasonable amount of time for home study. Two to three hours on working days will be(67) sufficient if you are in your postgraduate or professional studies. There is(68) of common sense in the proverb(69). Good students usually have as their friends other good students. Xavier was(70) students but in standard IX, he began to improve fast. The reason he gave was that Vincent, who came into his life, was a good student.

66. (1) should (2) need (3) has (4) was
67. (1) usually (2) frequently (3) always (4) often
68. (1) better (2) enough (3) a lot (4) sufficient
69. (1) birds of same feather flock together. (2) be a Roman while in Rome.
(3) do good and be good.
(4) a bird in hand is better than two in the bush.
70. (1) a indifferent (2) the indifferent
(3) much indifferent (4) an indifferent
71. 'Curriculum Vitae' gives information about
(1) the waiting ability of the person (2) the speaking ability of the person
(3) the holistic personality (4) the need of the person
72. Presentation of ideas with clarity, connectivity and thoroughness is.....
(1) comparison (2) cohesion
(3) comprehension (4) revision
73. Frequency and usefulness form the basis of one of the following.
(1) Grammar translation method (2) Language games
(3) Situational approach (4) Structural approach
74. Remedial teaching is essential for...
(1) any learner with a gap (2) gifted learners
(3) good learners (4) slow learners
75. Continuous Comprehensive evaluation focusses on....
(1) process evaluation (2) product evaluation
(3) achievement evaluation (4) basics, evaluation
76. The paradigm shift in learning in National Curriculum Framework 2005 is.....
(1) teacher centered learning (2) exploratory learning
(3) discovery learning (4) activity based learning
77. Micro teaching is.....
(1) a method (2) a device

- (3) an approach (4) a technique
78. Public address is an example of....
 (1) linguistic skill (2) communicative skill
 (3) language skill (4) readiness skill
79. "Why haven't you gone to school today? He Said to her.
 When you changed the above sentence into the reported speech, you wiall get the following.
 (1) He asked her why she hadn't gone to school that day.
 (2) He asked why you hadn't gone to school that day.
 (3) He asked her why you hadn't gone to school today.
 (4) He asked her why she hadn't gone to school today.
80. Pick out the correct sentence among the following.
 (1) No sooner than I had put the phone down, it rang again.
 (2) No sooner I had put the phone down, it rang again.
 (3) No sooner had I put the phone down than it rang again.
 (4) No sooner than I had put the phone down, it rang again.
81. You must buy a ticket to see the picture
 Change the above sentence into a compound form.
 (1) Buy a ticket and you can see the picture.
 (2) Unless you buy a ticket, you cannot see the picutre.
 (3) If you buy a ticket, you can see the picture.
 (4) Buy a tikcet, then you can see the picture.
82. No one can do anyhting.
 This sentence can mean.
 (1) Anything is done. (2) Nothing can be done.
 (3) Anything can be done (4) Anything could not be done.
83. My family has been living in Hyderabad for hundredsof years. Identify the auxillary verb.
 (1) Living (2) For (3) Has (4) Been
84. Shall I wait till you come?
 The function of the modal in the above sentence is.....
 (1) Order (2) Suggestion (3) Obligation (4) Offer
85. I went to the station by say good bye to my grandmother.
 Choose the correct pharasal verb instead of the underlined word.
 (1) Put off (2) Dash off (3) See off (4) Drop off
86. Fitness regime should be a part and parcel of everyday life.
 The underlined phrase means.....
 (1) livelihood (2) an integral part (3) dedicated (4) help one anohter
87. Nick managed to pull through to become an international symbol of triumph over adversity.
 The underlined word means.....

- (1) difficulties (2) opposition (3) disability (4) movement
88. In which of the following words is "H" pronounced?
 (1) Honest (2) Honour (3) Hour (4) Howl
89. One of the following is NOT a plural form.
 (1) Boys (2) Cats (3) Roses (4) Boy's
90. When one is looking up for the departure of the train in the newspaper, one is....
 (1) scanning (2) skimming
 (3) reading (4) looking for information

PART - IV (b)

SOCIAL STUDIES

91. اس روز سورج خطِ سرطان پر ہوتا ہے۔
 (1) 21 جون (2) 23 دسمبر (3) 21 مارچ (4) 22 ستمبر
92. دریائے نیل یہاں سے بہتی ہے۔
 (1) تھار ریگستان (2) صحراء عرب (3) کلہاری ریگستان (4) صحرا سہارا
93. اینڈلس علاقہ میں مقامی سرد ہوائیں کہلاتی ہیں۔
 (1) پیپسرو (2) لو (3) پونا (4) مسٹرال
94. Climograph کو اسے ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
 (1) پہاڑیوں (2) سمندروں (3) موسم (4) آبادی
95. آسام میں شیوالک سلسلہ کو کہتے ہیں۔
 (1) جموں پہاڑیاں (2) کپار پہاڑیاں (3) مٹھی پہاڑیاں (4) پٹنکائی پہاڑیاں
96. چینی کی اشیاء کی تیاری میں استعمال ہونے والا خام مال ہے۔
 (1) فیلڈ اسپار (2) تانبہ (3) مائیکا (4) لوہا
97. بدھ کے استوپا کا گنبد اس کو ظاہر کرتا ہے۔
 (1) کائنات (2) سمندر (3) زمین (4) جنت
98. فضاء میں موجود غیر مرئی آبی بخارات کی مقدار کہلاتی ہے۔
 (1) تبخیر (2) تکثیف (3) رطوبت (4) ترسیب
99. دریائے نیل کا مبداء یہ جھیل ہے۔
 (1) نیاسا جھیل (2) آئیرے جھیل (3) ہیوران جھیل (4) وکٹوریہ جھیل
100. چولا سلطنت کو ان میں تقسیم کیا گیا تھا۔
 (1) منڈلم، دیہاتوں اور اضلاع میں (2) اضلاع، منڈلم اور دیہاتوں میں
 (3) منڈلم، والا ناڈو اور ناڈو (4) ونکا، آنگانم اور دیہاتوں میں
101. ریاست حیدرآباد میں آصف جاہی خاندان حکومت کے بانی تھے۔

- (1) نظام الملک (2) مظفر چنگ (3) سالار جنگ (4) میر محبوب علی پاشا
102. یہ عمارت سلاطین کے فن تعمیر کی وضع اور طریقہ کار کے نمونہ کے طور پر تیار کی گئی۔
- (1) ہشت بہشت (2) پنج محل (3) کنول محل (4) ہمایوں کا مقبرہ
103. لفظ 'Tekton' یونانی زبان سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں۔
- (1) سنار (2) بڑھئی (3) کمہار (4) انجینئر
104. ربر کی فصل کی نمو کے لئے درکار درجہ حرارت۔
- (1) 21°C سے 27°C کے درمیان (2) 25°C سے زیادہ (3) 30°C سے 50°C کے درمیان (4) 25°C سے کم
105. اس سال فرانس جمہوریہ بن گیا۔
- (1) 1815 (2) 1793 (3) 1830 (4) 1871
106. اس سمندر کے اطراف ہندوستان کا تجارتی راستہ عربوں نے بند کر دیا تھا۔
- (1) بحر روم (2) بحر اسود (3) بحر احمر (4) بحر عرب
107. ریاست تلنگانہ میں لوک سبھا کے حلقہ انتخابات کی تعداد ہے۔
- (1) 25 (2) 20 (3) 14 (4) 17
108. ریاست حیدرآباد کے نظام کے وزیر اعظم کہلاتے تھے۔
- (1) دیوان (2) وزیر (3) قاضی (4) نواب
109. کاؤکیشن پہاڑ ان دو سمندروں کے درمیان واقع ہے۔
- (1) بحر کیپسین اور بحر اسود (2) بحر شمالی اور بحر عرب (3) بحر روم اور بحر اسود (4) بحر عرب اور بحر کیپسین
110. شاعرانہ کلام 'آملتا ملیاڑا' کو مرتب کیا۔
- (1) تنالی راما کرشنا (2) پنگالی سروانا (3) الہاسانی پیدنا (4) کرشنا دیورایا
111. مرد ڈانسر جو بونا لوجوس کے ساتھ ہوتا ہے وہ کہلاتا ہے۔
- (1) عوامی فنکار (2) کٹھناراجو (3) مہاراجو (4) پوتھاراجو
112. شملہ سطح سمندر سے..... میٹر بلندی پر واقع ہے۔
- (a) 2000 mts (2) 900 mts (3) 2200 mts (4) 1000 mts
113. شمالی الاسکا سے لے کر گرین لینڈ تک اسکیموس کی بولی جانے والی اہم زبان۔
- (1) Inupiaq (2) Azores (3) Aleut (4) Yupik
114. انڈین نیشنل کانگریس کے پہلے اجلاس میں شرکت کرنے والے نمائندوں کی تعداد۔
- (1) 110 (2) 115 (3) 88 (4) 72
115. وہ تنظیم جو واحد عظیم خدا کے اصول کی بنیاد پر آفاقی مذہب پر ایتقان رکھتی ہو۔
- (1) ستیہ شودھک سماج (2) برہو سماج (3) پرارتھنا سماج (4) آریہ سماج
116. چوری، ڈاکہ زنی، رشوت خوری، ملاوٹ کرنا اس جرم کے تحت آتا ہے۔

- (1) فرقہ وارانہ (2) عدالت برائے نابالغان (3) فوجداری (4) دیوانی
.117 وہ مادے جو گلشیر کے ذریعہ نہیں لے جائے جاتے اور وہیں گلشیر پر جمع ہو جاتے ہیں، کہلاتے ہیں۔
- (1) sea cliff (2) sea arch (3) stacks (4) moraines
.118 Agro-based صنعت کی مثال ہے۔
- (1) جوٹ کی صنعت (2) کیمیائی صنعت (3) سمنٹ کی صنعت (4) فریٹلائزر کی صنعت
.119 C.P.I کا پھیلاؤ ہے۔
- (1) عام افراد کا نرخ نامہ (2) دہی ہوئی قیمتوں کا نرخ نامہ
(3) خود قیمتوں کا نرخ نامہ (4) صارفین کی قیمتوں کا نرخ نامہ
.120 کروپ خاندان (Krupp Family) کا تعلق اس سے ہے۔
- (1) مواصلاتی ٹکنالوجی سے (2) سماجی اصلاحات سے (3) کونکہ کی کان کنی سے (4) ہتھیاروں کی تیاری سے
.121 فرانس کا سماجی مفکر جس نے مرکزی منصوبہ بندی کے ذریعے جائیداد پر عوامی کنٹرول کی وکالت کی۔
- (1) فریڈرچ اینجلس (2) تھامس مور (3) کارل مارکس (4) سینٹ ساٹمن
.122 اس ملک کی باغیوں کی تائید میں مجلس اقوام متحدہ نے اس ملک کو 'No fly zone' قرار دیا۔
- (1) میانمار (2) مصر (3) لیبیا (4) یمن
.123 یہ گھریلو تشدد کے تحت نہیں آتا۔
- (1) غیر اخلاقی جسم فروشی (2) فحش فلمیں بنانا (3) بے عزتی کرنا (4) نقصان پہنچانے کی دھمکی دینا
.124 وہ آدی واسی جنھوں نے جھارکھنڈ میں سن 1856ء میں انگریز حکومت کے خلاف مظاہرہ کیا۔
- (1) ماریا اور مرزے (2) کولام (3) کویا (4) سننتھال
.125 ان پر کارپوریٹ ٹیکس عائد کیا جانا چاہئے۔
- (1) سودی آمدنی (2) کرایہ آمدنی (3) منافع آمدنی (4) ذاتی آمدنی
.126 'Kyoto Protocol' اس سال منظور کیا گیا۔
- (1) 1997 (2) 2005 (3) 2010 (4) 1995
.127 ہندوستان ان دو عرض بلد کے درمیان واقع ہے۔
- (1) 8° and 37° N (2) 8° and 37° S (3) 18° and 37° N (4) 10° and 42° N
.128 پہلی جنگ عظیم کا اختتام..... کو ہوا۔
- (1) 25 ستمبر 1918 (2) 20 اپریل 1918 (3) 11 نومبر 1918 (4) 13 مارچ 1918
.129 ایجنٹ آرٹج ہے۔
- (1) مہک بم (2) وزنی ہتھیار (3) مہک زہر (4) رازدارانہ سمجھوتہ
.130 فی الحال اقوام متحدہ کے اراکین ممالک کی تعداد۔
- (1) 217 (2) 197 (3) 193 (4) 158
.131 لفظ 'میرا بانی' کے معنی ہیں۔

132. (1) خاموش وادی (2) مشعل برادر (3) گڑبڑ زدہ علاقہ (4) مسلح افواج
ممالک کا تیز رفتار عمل ارتباط کہلاتا ہے۔
133. (1) عالمیانہ (2) کثیر قومیت (3) سیاسی پھیلاؤ (4) اشتراکی نظام
دستور ساز اسمبلی میں ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے ہندوستان کے دستور کا مسودہ پیش کیا۔
134. (1) 4 نومبر 1948 (2) 13 ڈسمبر 1947 (3) 26 جنوری 1949 (4) 26 جنوری 1950
قومی کمیشن برائے خواتین کے صدر کی مدت ہوتی ہے۔
135. (1) 4 سال (2) 6 سال (3) 5 سال (4) 3 سال
اس سال زربھیا قانون وجود میں آیا۔
136. (1) جنوری 2012 (2) ڈسمبر 2015 (3) اپریل 2013 (4) جون 2014
صدر جمہوریہ کی جانب سے راجیہ سبھا کے لئے نامزد اراکین کی تعداد ہوتی ہے۔
137. (1) 14 (2) 12 (3) 6 (4) 16
اس سلطان نے مشہور سومنا تھ مندر کو تباہ کیا تھا۔
138. (1) محمود غزنوی (2) علاء الدین خلجی (3) محمد غوری (4) نادر شاہ
حوض سلطانی کو یہ بھی کہتے تھے۔
- (1) ہمایوں کا مقبرہ (2) کنول محل (3) ملکہ کی مزار (4) بادشاہی تالاب

SOCIAL STUDIES - METHODOLOGY

139. سماجی علم کے نصاب کے فروغ میں سب سے پہلا اور اولین قدم ہے۔
(1) اکتسابی تجربات کی تنظیم (2) ابتدائی درسی کتب کا مکمل طور پر پڑھنا
(3) تدریسی مقاصد کی تشکیل (4) حسب خواہش تدریسی تجربات کا انتخاب
140. سماجی علوم کی وسعت کا رقبہ تیسری سطح پر پھیلتا ہے۔
(1) قومی (2) مقامی کمیونٹی (3) ریاست (4) ضلعی
141. یہ مقصد جس کا حصول جب ایک طالب علم جو نقشہ جاتی زبان کی لفظی زبان میں ترجمانی کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔
(1) تنہیم (U) (2) اطلاق (A) (3) معلومات (K) (4) دلچسپی (In)
142. کل پیٹرک کے مطابق ”مکمل دلی طور پر مقصدی مشغلہ جو سماجی ماحول میں تدریسی عمل کرتا ہے۔“
(1) پروجیکٹ (2) رول پلے (3) سماجی کام (4) کمیونٹی پروگرام
143. ”ایک جماعت / کلاس جس کو بیانیہ طریقہ سے پڑھا یا جائے تو ایسا لگتا ہے ڈالہ اور طوفان چھوٹے چھوٹے پودوں پر برستے ہیں۔“ انھوں نے کہا ہے۔
(1) ڈی۔ ایس۔ کوٹھاری (2) جی۔ کرشنا مورتی (3) گاندھی جی (4) رابندر ناتھ ٹیگور
144. طلباء میں طبعی اور ذہنی قابلیتوں کی پہچانی، اس طریقہ کے ذریعہ ممکن ہے۔
(1) ٹیم ٹپنگ (2) منصوبہ جاتی طریقہ (3) بحث و مباحثہ کا طریقہ (4) مسائل کو حل کرنے کا طریقہ
145. وہ طریقہ جو ایک اصول کے قیام کے بعد اس اصول کی تصدیق کے لئے فائدہ مند ہے۔

- (1) استقرائی۔ استخراجی طریقہ (2) منصوبہ جاتی طریقہ (3) استقرائی طریقہ (4) استخراجی طریقہ
146. ”ہندوستان کی تحریک آزادی“ کو پڑھانے کیلئے ایک سماجی علم کا ٹیچر ٹائم لائن کا استعمال کرتا ہے۔ یہ گراف ہے۔
(1) لکیری ترسیم ایک محور کا استعمال کرتے ہوئے (2) لکیری ترسیم چار محور کا استعمال کرتے ہوئے
(3) لائن گراف (لکیری ترسیم) دو محور کا استعمال کرتے ہوئے (4) لکیری ترسیم تین محور کا استعمال کرتے ہوئے
147. ذیل کے لئے صحیح جزوی تدریس دور ہے۔
(1) تدریس۔ بازرسی۔ منصوبہ بندی۔ مکرر
(2) بازرسی۔ منصوبہ بندی۔ تدریس۔ مکرر
(3) منصوبہ بندی۔ تدریس۔ مکرر۔ منصوبہ بندی
(4) منصوبہ بندی۔ تدریس۔ بازرسی۔ مکرر
148. منصوبہ جاتی طریقہ اس فلسفہ پر مبنی ہے۔
(1) زندگی کا تصور / وجود (2) قدرت پرستی / فطرت (3) عملیت (4) تصویریت
149. سرخی بصری امدادی وسائل جو minatures حقیقت کو ظاہر کرتے اور ڈسپلے کرتے ہیں۔
(1) ڈائوراماس (2) ایپی ڈیو اسکوپ (3) ماڈلس (4) سلائیڈس
150. مدرسہ میں مختلف سماجی خدمت کے پروگراموں کی تنظیم اس کی مثال ہے۔
(1) تفریحی مشاغل (2) والدین۔ اساتذہ کا اتحاد
(3) مدرسہ کمیونٹی کی جانب لے جانا (4) کمیونٹی کو مدرسہ میں لانا

جوابات

2	136	4	121	1	106	1	91	2	76	1	61	3	46	2	31	1	16	4	1
1	137	3	122	4	107	4	92	4	77	4	62	3	47	3	32	4	17	2	2
4	138	1	123	1	108	3	93	2	78	2	63	2	48	3	33	4	18	2	3
3	139	4	124	1	109	3	94	1	79	1	64	4	49	2	34	3	19	3	4
3	140	3	125	4	110	2	95	3	80	3	65	1	50	3	35	2	20	3	5
1	141	1	126	4	111	1	96	1	81	2	66	4	51	4	36	3	21	1	6
1	142	1	127	3	112	1	97	2	82	1	67	2	52	4	37	1	22	4	7
4	143	3	128	1	113	3	98	4	83	3	68	3	53	1	38	4	23	3	8
2	144	3	129	4	114	4	99	4	84	1	69	1	54	4	39	2	24	4	9
1	145	3	130	2	115	3	100	3	85	4	70	4	55	2	40	1	25	2	10
1	146	2	131	3	116	1	101	2	86	3	71	2	56	2	41	4	26	3	11
4	147	1	132	4	117	3	102	1	87	2	72	3	57	3	42	3	27	2	12
3	148	1	133	1	118	2	103	4	88	4	73	1	58	2	43	1	28	4	13
1	149	4	134	4	119	3	104	4	89	1	74	1	59	1	44	1	29	1	14
4	150	3	135	4	120	4	105	1	90	3	75	3	60	4	45	2	30	2	15